وما آتاكم الرسول فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا

الحمد للہ والصلوۃ علی نبیہ کہ کتاب مستطاب کنوز حدیث برائے افادہ عامہ مسلمانان ہدایت کافہ اہل ایمان مسمی بہ

الهدى المحمود

ترجمہ

سنن ابی داود

از تالیف لطیف نگار زمان مولوی وحید الزمان صاحب ابن مولوی مسیح الزمان صاحب مرحوم

باہتمام شیخ محی الدین تاجر کتب
مطبع رفاہ عام [illegible]
در ضلع لاہور مطبوع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللھم لک الحمد حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ والصلوٰۃ والسلام علی نبیک محمد والہ واصحابہ صلوٰۃ دائمۃ قائمۃ لا انقطاع فیہا **بعد** حمد اور صلوٰۃ کے فقیر حقیر کمترین زمان **وحید الزمان** خدمت مین متبعین کتاب وسنت کے عرض کرتا ہے کہ شروع سنہ ۱۲۹۶ ہجری مین اللہ جل جلالہ کے فضل وانعام سے منجملہ صحاح ستہ ترجمہ موطا اور ترمذی شریف سے فراغت حاصل ہوئی ہرچند دل یہہ چاہتا تہا کہ اب ترجمہ صحیح بخاری علیہ الرحمہ کا شروع کیا جاوے کیونکہ حیات مستعار کا اعتبار نہین ہے معلوم نہین کہ عمر میری ان کتابون کے ترجمہ کے لئے مکتفی ہوتی ہے یا نہین اور جناب نواب فیضماب قامع بدعت مروج سنت نواب والاجاہ امیر الملک بہادر کا بہی یہی منشا تہا لیکن چونکہ ان دنون مین مین قطع نظر صعوبات سفر کے افکار گوناگون مین مبتلا تہا اور منجملہ کتب ضروری کے کوئی کتاب ہمراہ نرکہتا تہا اور صحیح بخاری علیہ الرحمہ کے ترجمہ کے واسطے بہت سامان شروح اور حواشی کا درکار تہا اور دل نے نہ مانا کہ اس کتاب عزیز القدر کا ترجمہ یون ہی بطور سرسری کر دیا جاوے اسواسطے حسب اجازت نواب صاحب ممدوح سنن ابو داؤد کا ترجمہ شروع کیا اور سنن ابو داؤد ایک ایسی کتاب ہے جو عامل بالحدیث کے لئے گوہر بے بہا ہے گویا خزینۃ الفقہ ہے تمام احادیث متعلقہ مسائل ضروریہ موجود ہین یہانتک کہ ابن الاعرابی نے کہا اگر کسیکو اللہ جل جلالہ کی کتاب کا علم ہوجاوے اور سنن ابو داؤد کا تو اوسکو کفایت کرتا ہے اور بعضون نے کہا کہ منصف حق پرست کو ایک اللہ تعالیٰ کی کتاب اور ایک سنن ابو داؤد کافی ہے پہر تیسری کتاب کی احتیاج نہین ہے اور فی الواقع یہ کتاب تمام صحاح ستہ مین احادیث فقہیہ کی جمع مین ممتاز ہے سنن ابو داؤد کے نسخے قلمی اور مطبوع اسقدر آپس مین اختلاف رکہتے ہین اور تقدیم وتاخیر کہ دیکہنے والے کو ایک حیرت ہوتی ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ ابو داؤد علیہ الرحمہ سے اس کتاب کو مشہور چار آدمیون نے روایت کیا ہے ایک حافظ ابو بکر بن محمد بن بکر بن عبد الرزاق تمار بصری نے جو ابن داسہ کے نام سے معروف ہین یہ روایت

اور روایتون کی نسبت بہت کمل اور جامع ہے دوسرے ابو علی محمد بن احمد بن عمرو لولوئی بصری ان کا نسخہ ابن داسہ
کے نسخہ سے قریب قریب ہی مگر تقدیم و تاخیر اور قلیل کمی بیشی بہی ہی تیسرے ابو سعید احمد بن محمد بن زیاد بن بشر جو ابن
اعرابی معروف ہین انکا نسخہ بہت صغیر ہے اور ابن داسہ اور لولوئی کے نسخے سے کم ہے چنانچہ کتاب الفتن اور ملاحم اور
حروف اور خاتم اور قریب لنصف کتاب اللباس اور بہت سے احادیث متعلقہ وضو اور صلوۃ اور نکاح اس نسخے مین مذکور نہین
چوتہی ابو عیسی اسحاق بن موسی بن سعید رملی کاتب ابی داؤد یہ نسخہ رائج نہین ہے اور نہ نظر مین آیا البتہ پہلے تین نسخے
پائے جاتے ہین لیکن نسخہ ابن داسہ کا تو بلاد مغرب مین زیادہ رائج ہے اور نسخہ لولوئی بلاد ہند اور عرب مین مروج ہے
اور ہندوستان مین جو سنن ابوداؤد مطبوع ہوا ہے وہ بروایت لولوئے ہے مگر کہین کہین اختلاف روایت ابن داسہ کا
حاشیے پر چڑہا دیا ہے اور مطبوعہ مصر بہی بروایت لولوئی ہے - اس کتاب کے ترجمہ کی وقت تین نسخے سنن ابوداؤد کے
میرے پاس موجود تہے ایک[1] نسخہ مطبوعہ دہلی جو اغلاط سے چندان محفوظ نہین ہے دوسرے[2] نسخہ مطبوعہ مصر جو بہ نسبت
اوسکے زیادہ صحیح ہے اور اکثر مقامات مین اس ترجمہ مین اوسی پر اعتماد کیا ہے تیسرے[3] نسخہ قلمی مصحح حافظ عبد الغنی
بن اسمعیل بن نابلسے جسکا مقابلہ دس بارہ نسخون سے سنہ ۱۱۹۹ ہجری مین کیا گیا یہ نسخہ بہ نسبت اون دونون نسخون کے
زیادہ تر صحیح اور جامع تہا - ہر چند شروح سنن ابوداؤد کی شہر حیدرآباد مین تلاش کئے گئے پر افسوس کوئی شرح
دستیاب نہین ہوئی سب سے عمدہ اور معتبر اور قدیم شرح اس کتاب کی معالم السنن ہی خطابی علیہ الرحمہ کی اور ایک
شرح ہے شیخ محی الدین نووی کی اور ایک حاشیہ ہی حافظ زکی الدین منذری کا اور ایک حاشیہ ہی علامہ ابن
القیم رح کا جو تحقیقات لاائقہ سے بہرا ہوا ہے لیکن مختصر ہے اور ایک شرح ہے حافظ مغلطائی کی اور ایک شرح ہے
شیخ ولی الدین عراقی کی مگر یہہ دونون کامل نہین ہوئین اور ایک شرح ہے جلال الدین سیوطی کی مسمے مرقاۃ الصعود
وہ بڑی تلاش سے دستیاب ہوئی بعض مقامات مین اوسی سے نقل کیا ہے - پر بہ حال ترجمہ شروع ہوتے وقت
ہے انشاءاللہ تعالے اگر اثناے ترجمے مین کچہ اور حواشی اور شرح ملجاوینگے تو اون سے ہی نقل کیا جاویگا - اس
کتاب کے ترجمے مین مینے اختصار کے رعایت بہت رکہی اور حتی المقدور تطویل کلام سے بڑا پرہیز کیا ہے اسی وجہ سے
اختلاف مذاہب اور اقوال مجتہدین بالکل متروک کیئے الا ماشاءاللہ اگر کہین ہونگے تو قلیل قلیل ہونگے صرف ترجمہ
محاورے کے زبان مین حدیث کا کیا ہے اگر اوسمین کہین اغلاق یا اشکال ہے تو فائدہ لکھکر اوسکو رفع کر دیا ہے
اور میری نظر مین تو کوئی مقام مینے ایسا نہین چہوڑا جسمین اشکال رہگیا ہو اور اوسکو رفع نہین کیا ہو جہانتک
ہوسکا آسانی عبارت اور مطلب مین کی گئی کہ ہر عامی ناواقف حدیث کے مضمون اور مطلب کو سمجہہ جاوے اور
بلا دقت اوسپر عمل کر سکے - خداوند کریم سے امید ہے کہ اس کتاب کے ترجمے سے عمل بالحدیث بہت رائج ہوگا
اور حالت قدیمہ جو صحابہ اور تابعین کے عہد مین تہی اور اب نسیا منسیا ہوگئی اوسکا پہر ظہور ہوگا اوسکے ظہور سے

متعصبانہ تقلید کی ظلمت اور تاریکی بالکل دور ہو جاویگی کیا عجب ہے جو بعد ترجمہ ہو جانے صحاح ستہ کے تمام اہل ہند کی معمول بہ کسی زمانے میں یہی کتابیں ہو جاویں علی الخصوص زمانہ امام مہدی علیہ السلام میں جو آ بلحاظ کیفیت اور حالت اعمال کی نہایت قریب معلوم ہوتا ہے - ایک روز میں سر جھکا کر عالم خلوت میں تصور ذات الٰہی میں مصروف تھا دفعتًہ الہام ہوا کہ یہ ترجمہ صحاح ستہ ایک وقت میں نہایت مقبول ہوگا اور اہل اسلام ہند کے واسطے ایک سند محکم شمار کیا جاویگا - اور ضرور ہے کہ امام مہدی علیہ السلام اگر ہماری حیات میں پیدا ہوں تو ان ترجموں کو دیکھکر بہت خوش ہونگے اور نہایت پسند کرینگے اور اگر ہماری موت کی بعد ظاہر ہوں تو اور مسلمانوں کو ہماری یہہ وصیت ہے کہ ان کتابوں کو حضرت کے ملاحظہ میں لیجاویں انشاء اللہ تعالیٰ مطبوع طبع ہونگی اور حضرت ممدوح اپنی دعای مستجاب سے مؤلف اور مترجم اور باعث ترجمہ کو محروم نہ فرماوینگے واللہ الموفق والمعین اب کچھہ تھوڑا سا احوال اس کتاب کے مؤلف کا بیان کیا جاتا ہے امام ابو داود

کا حال کنیت انکی ابو داؤد ہے اور نام انکا سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشر بن شداد بن عمرو بن عمران ازدی سجستانی ہے سجستان معرب ہے سیستان کا جو ایک ملک ہے درمیان میں سندہ اور ہرات کے متصل قندہار کے اس زمانے میں اوسکو بلوچستان کہتے ہیں - ابن خلکان نے جو لکھا ہے کہ سجستان یا سجستانہ ایک قریہ ہے بصرے کے قریوں میں سے یہہ غلط ہے اور خطا ہوا ان سے اون کا تولد سنہ دو سو ہجری میں ہوا یعنی امام بخاری کے تولد سے چھہ سال بعد اور علم حدیث کی حاصل کرنیکے لیے بلاد مصر اور شام اور حجاز اور عراق اور خراسان وغیرہ میں پھرتے رہے اور خوب حاصل کیا اس علم کو حفظ حدیث اور اتقان روایت اور عبادت اور تقوی اور صلاح واحتیاط میں بہت بلند پایہ رکھتے تھے - بعضوں نے کہا ہے کہ ابو داؤد ایک دامن بڑا رکھتے تھے اور ایک چھوٹا لوگوں نے اسکی وجہ پوچھی اونہوں نے کہا ایک دامن کشادہ میں نے حدیث کی اجزا کے واسطے رکھا ہے اور دوسرے دامن کا کشادہ رکھنا کیا ضرور ہے بالکل اسراف ہی بڑے بڑے شیخ ابو داؤد کے امام احمد بن حنبل اور ابو الولید طیالسی اور عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی اور موسی بن اسمعیل اور مسدد بن مسرہد اور مسلم بن ابراہیم اور رہناد اور محمد بن بشار اور قتیبہ بن سعید اور عثمان بن ابی شیبہ وغیر ہم ہیں اور ائمہ ستہ میں سے ترمذی اور نسائی نے انسے روایت کی ہے ابو داؤد نے اس کتاب کو پانچ لاکھہ حدیثوں میں سے انتخاب کیا - اس کتاب میں چار ہزار آٹھہ سو حدیثیں درج کیں جو صحیح ہیں یا حسن اور جو اونمیں سے منکر تھے یا ضعیف اوسکو بیان کر دیا ہے اور جس حدیث سے ابو داؤد نے سکوت کیا ہے وہ مقبول ہے - ابو داؤد نے اس کتاب کو تصنیف کر کے امام احمد حنبل کے روبرو پیش کیا انہوں نے بہت پسند کیا حافظ ابو بکر خطیب نے کہا ابو داؤد بصرے میں رہے اور کئی بار بغداد میں آئے اور اپنی سنن کو وہاں نقل کیا اور لوگوں نے اونسے اس کتاب کو روایت کیا کتاب سنن ابو داؤد ایک بڑی

درجی کی کتاب ہے کہ علم دین مین اوسکے مثل کوئی کتاب مرتب نہین ہوئی اور بہت لوگون نے اسکو قبول کیا اور تمام
فقہا اور اہل مذاہب کے دلائل اس کتاب مین موجود ہین اور اسی کتاب پر اعتماد ہی اہل عراق اور مصر اور مغرب کا
اور قبل سنن ابوداؤد کے جو اور کتابین تصنیف ہوئین تہین اونمین سنن اور احکام اور اخبار اور قصص اور مواعظ
سب موجود تہی مگر یہہ کتاب بالکل سنن اور احکام سے مالامال ہے ابن اعرابی نے کہا کہ کلام اللہ اور سنن ابوداؤد کے
بعد پہر تیسری کتاب کی احتیاج نہین ہے خطابی نے کہا اسمین کچہہ شک نہین ہے اس کتاب مین اصول
علم اور دلائل مسائل اور احکام فقہ اسقدر موجود ہین جو کسی کتاب مین نہین ہین نہ متقدم کی نہ متاخر کی نووی
نے کہا جو مسائل فقہیہ کو حاصل کیا چاہے اوسکو سنن ابوداؤد دیکہنا چاہیے کیونکہ اکثر احادیث احکام
اوسمین موجود ہین ابو العلا نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا خواب مین آپنے فرمایا جو سنن
سیکہا چاہے تو ابوداؤد کی کتاب دیکہے حافظ ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن منده نے کہا ابوداؤد اور
نسائی کی شرط یہہ ہے اون لوگون سے روایت کرتے ہین جن کے ترک پر لوگون نے اجماع نہین کیا اور حدیث
صحیح ہو باتصال سند نہ اوسمین قطع ہو نہ ارسال - خطابی نے کہا ابوداؤد کی کتاب جامع ہے صحیح اور حسن
کو اور سقیم مین سے موضوع اور مقلوب اور مجہول سے ابوداؤد کی کتاب خالی ہے ابوداؤد نے کہا مین
نے اس کتاب مین ایسی حدیث نہین لکہی جسکے ترک پر لوگون نے اجماع کیا ہو - چونکہ بعض اقسام حدیث
کا ذکر اس مقام پر آگیا اور آگے ابوداؤد بہی بعض حدیثون کے بعد اوسکی صحت اور سقم سے بحث کرتے ہین
اس لیے مجملاً کچہہ تعریف چند اقسام حدیث کی لکہی دیتا ہون تاکہ پڑہنے والی کو اوسکے سمجہنے مین دقت نہو اور
مفصل رسالہ اس باب مین انشاء اللہ تعالی جداگانہ بزبان اردو تالیف کیا جاویگا **تعریفات اقسام**
حدیث صحیح وہ حدیث ہے جسکی سند راوی سے لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک متصل ہو کوئی
چہوٹ نہ گیا ہو اور اوسکے سب راوی سچے اور یاد کے پکے ہون اور اوسمین شذوذ یعنی لوگون کے روایت کا
خلاف اور علت یعنی پوشیدہ اسباب طعن کے نہون اور یہہ اعلی مرتبہ ہے **ضعیف** وہ حدیث ہے
جسکی راویون مین سے کوئی راوی دروغ گو یا فاسق یا اور کسیطرح سے مطعون ہو **حسن** وہ حدیث
ہے جسکے راویون مین کسی پر تہمت جہوٹہہ کی نہوئی ہو نہ شاذ ہو اور وہی الفاظ حدیث کی دوسری طرح سے
ہی مروی ہون اسکا رتبہ صحیح کے رتبہ سے کم ہے **مرفوع** وہ ہی جو خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول
یا فعل یا مقرر رکہا ہو **متصل** وہ حدیث ہی جسکے سند برابر ملی ہوئی ہو کوئی راوی چہوٹا نہو **مسلسلہ**
وہ حدیث ہی جسکے راویونکی نام مذکور نہون **مشہور** وہ حدیث ہی جسکے لیے طریقے دو سے زیادہ ہون اور حد تواتر کو نہ پہونچی ہو
متواتر وہ حدیث ہے کہ اوسکے راوی اس کثرت سے ہون کہ اونکا اتفاق جہوٹ پر عادۃً محال ہو

موقوف وہ قول و فعل ہے جو کسی صحابی سی روایت کیا جاوے خواہ سند متصل ہو خواہ کوئی راوی چھوٹ گیا ہو **مرسل** وہ حدیث ہی جو تابعی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرے کہ آپنے ایسا کہا یا ایسا کیا یعنی ذکر صحابی نکرے **منقطع** وہ حدیث ہے جسکے اسناد برابر نہو شروع مین سے یا بیچ مین سے خواہ اوپر سے کوئی راوی چھوٹ گیا ہو مگر اکثر اوس حدیث کو کہتے ہین جو تبع تابعے صحابی سے روایت کرے **غریب** وہ حدیث ہے جسکا راوی کسی جگہ پر روایت مین اکیلا ہوا اور اگر ہر زمانہ مین ایک ہی ہوگا تو وہ فرد کہلاتی ہے **عزیز** وہ حدیث ہی جسکے راوی ہر جگہ پر دو ہون **شاذ** وہ حدیث ہی جو کوئی ثقہ اور معتبر شخص لوگون کی روایت کے خلاف بیان کرے اور مقابل اوسکے ہی محفوظ **تعلیق** اوس فعل کو کہتی ہین جسکے اسناد کی شروع مین ایک یا زیادہ راویون کو چھوڑ دیا جاوے **تدلیس** حدیث مین اوس فعل کو کہتے ہین کہ راوی جس شخص سی روایت کرے اوس سی ملاقات کی ہو یا اوسکا ہمعصر ہو مگر اوس سے اوس روایت کو سُنا نہو اور ایسی لفظون سی بیان کرے کہ جس سی یہ وہم ہو کہ سُنا ہو کہتا ہے **معلل** وہ حدیث ہی کہ ظاہر مین تو عیوب سی پاک معلوم ہوتی ہو مگر اوسمین پوشیدہ سبب طعن کے پائے جاتے ہون **موضوع** وہ حدیث ہے جسمین طعن ساتھ کذب راوی کی ہو **احاد** اوسکو کہتے ہین جسکے روایت مین اسقدر کثرت نہو اور آحاد تین قسم ہے مشہور اور غریب اور عزیز احاد مین بعضے روایت مقبول ہے اور بعضے مردود اگر راوی کی راستی اور صدق معلوم ہووے تو مقبول ورنہ مردود ہے **معضل** اوسکو کہتے ہین جسمین دو راوی برابر ساقط ہون **متروک** وہ ہے جسکے راوی پر تہمت جھوٹ کی لگے **مضطرب** وہ ہے جسمین راویون نے اختلاف کیا ہو سند یا متن مین **مدرج** وہ ہے جسمین راویون نے کچھ اپنا کلام بھی حدیث مین شامل کر دیا ہووے **مقطوع** وہ ہے جسکے اسناد تابعے تک پہنچے **معنعن** وہ ہے جو برابر ایک دوسرے سے روایت کی ہو **منکر** وہ ہے کہ روایت کرے اوسکو راوی ضعیف مخالف اوس کسیکی کہ ضعف اوسکا کمتر ہووے اور مقابل منکر کے معروف ہی **مقلوب** وہ حدیث ہے جسکے اسناد یا متن مین اولٹ پلٹ ہوا ہو ۞

تتمہ احوال ابوداؤد

ابراہیم حربے نے کہا کہ ابوداؤد کے لئے حدیث نرم ہوگئی تھی جیسے لوہا حضرت داؤد علیہ السلام کے لئے نرم ہوگیا - یحیے بن زکریا ساجی نے کہا اصل دین اسلام کی کتاب اللہ ہے اور ستون اسلام کا سنن ابی داؤد ہے - لوگو اختلاف ہے کہ ابوداؤد شافعی تھے یا حنبلی بعض شافعی کہتے ہین اور بعض حنبلی اور تاریخ ابن خلکان مین ہے کہ شیخ ابو اسحاق شیرازی نے طبقات الفقہا مین اونکو امام احمد کے اصحاب مین سے ذکر کیا ہے - حق یہ ہے کہ اگلے زمانے مین اس قسم کی تقلید اندھا دھند جیسے اس زمانے مین مروج ہے نہ تھی اگر کوئی مقلد تھا وہ بھی برای نام مذہب کے طرف منسوب تھا لیکن ہر بات مین خواہ حدیث کے خلاف ہو یا موافق پابند اپنی مذہب کا نہوتا بلکہ جو

معلوم ہوتا اوسکا اتباع کرنا سنہ ہجری تک یہی حال رہا بعد اوسکے لوگون نے یہ تقلید اختیار کی اور جدا جدا ہوگئی اور حدیث سے استدلال کرنا چھوڑ دیا وفات ابوداؤد کے سولہوین شوال ۲۷۵ سنہ دوسو پچہتر ہجری مین ہوئی اور ... ہجری مین دفن ہوئے عمر اونکی تہتر سال کی تہی **مصطلحات مترجم** اس کتاب کے ترجمے مین چند باتون کا التزام کیا گیا ایک اختصار عبارت کا دوسرے بامحاورہ زبان کا ترجمہ لفظی کی رعایت نہین ہے تیسرے رفع اشکال اور اجمال کے لیئے فواید ضروری کا بڑہانا چوتہے مذاہب فقہا سے کہین تعرض نہین کیا مگر کسی کسی جگہہ شاذ نادر پانچوین اختلاف روایات مین اگر بہت کہلم کہلا اختلاف ہو تو ان روایات کی الفاظ نقل کرکے ترجمہ کیا ہے ورنہ صرف ترجمہ پر اکتفا کیا ہے اور اختلاف اسانید کو بالکل چہوڑ دیا ہے کیونکہ اس سے کچہ مقصود نہین ہے اگر کسی لفظ کی تفسیر منظور ہوتی ہے یا کوئی عبارت اثنای ترجمہ مین بڑہائی ہوتی ہے کبہی **ف** لکہکر اوسکو بڑہا دیا ہے بعد اوسکے پہر ترجمہ **ت** لکہکر شروع کیا ہے اور کبہی دو خط تفسیری اس طرح سے ( ) کہکے اونکے مابین مین لکہہ دیا ہے تاکہ دیکہنے والے کو معلوم ہوجاوے کہ یہہ عبارت حدیث کی نہین ہے حل مطلب یا اور کسی ضرورت سے بڑہائی گئی ہے ۔ اس کتاب کے بتیس ۳۲ پارے حافظ ابوبکر خطیب نے کئے ہین ہمنے ہر ایک پارے کو علیحدہ علیحدہ کردیا اور ہر ایک پارہ کی فہرست مکمل جامع ابواب اوسکے آخر مین شامل کردی تاکہ کسی مطلب کے نکالنے مین دقت نہو ۔ ہر حدیث کا مطلب ٹہیک ٹہیک لکہکر کمال آزادی سے اوسکے حکم پر بحث کی ہے کسی کے مذہب کی رعایت نہین کی نہ کسی مذہب کی مخالفت مضر سمجہی ہے اگر ائمہ اربعہ نے کسی حدیث کے خلاف کیا ہے تو وہان لکہہ دیا ہے کہ ائمہ اربعہ نے اسپر عمل نہین کیا مگر حدیث ہر طرح سے جائز العمل ہے اوسپر عمل نہ کرنے سے وہ حدیث غلط نہین ہوسکتی نہ عمل کرنیوالی پر کچہ طعن ہوسکتا ہے اسواسطے کہ سب امام اور علما خطا سے معصوم نہین ہین گو کیسی سے ماہر اور واقف ہون پر غلطی کا ہونا اونسے بعید نہین برخلاف پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے دین کے کامون مین آپ ہرگز غلطے پر قایم نہین رہ سکتے تہے اللہ جل جلالہ اوسیوقت مطلع کردیتا اور غلطے اور بہول چوک کی صلاح فرماتا یہہ رتبہ کسی امام یا مجتہد کو عطا نہین ہوا جو شخص کسی مجتہد کے ہر قول یا فعل کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قول فعل کیطرح واجب الاتباع جانے اور اوسکے پیروی ضرور سمجہے اوسنے رسالت اور اجتہاد مین تمیز نہین کی اور پیغمبر کے درجے اور مرتبہ کو نہ سمجہا اللہ جل جلالہ سب مسلمانون کو حق کی پیروی عطا فرماوے اور حدیث و قرآن کی محبت دل مین ڈالے وما علینا الا البلاغ ۔

سند کتاب

ہر چند اسانید اس کتاب کی چارون نسخون کے علیحدہ علیحدہ ہین اور تحویلات بہت ہین مگر یہان پر ابو علی لولوی کے نسخے کی سند جسطرح سے مترجم کو حاصل ہے لکہدی جاتی ہے کیونکہ اب وہی نسخہ مروج ہے اور اوسیکا ترجمہ

بدست اور دوسری بھی سندیں ہیں مگر صرف ایک سند یہاں مرقوم ہوتی ہے تفصیل کی گنجائش نہیں ہے اجازت
دی مجھکو سنن ابی داؤد کی سیدی شیخ عالم علامہ شیخ احمد بن عیسی بن ابراہیم شرقی حنبلی نے اونکو اجازت دی شیخ محمد
بن عبداللطیف بن عبدالرحمن بن حسن نے اونکو اجازت دی شیخ محمد بن محمود جزایری نے اونکو اجازت دی اونکے دادا
محمد بن حسین عنابی نے اونکو اجازت دی اونکے باپ حسین بن محمد نے اونکو اجازت دی مصطفی بن رمضان عنابی
نے اونکو اجازت دی ابو عبداللہ محمد بن شقرون منتری نے اونہوں نے ابوالحسن علی الاجہوری انہوں نے عمر بن الجای
الحنفی سے انکو اجازت دی شیخ الاسلام زکریای انصاری نے اونکو اجازت دی حافظ شیخ الاسلام احمد بن علی بن حجر
عسقلانی نے اس سند میں مترجم سے حافظ ابن حجر رح تک دس واسطے ہیں پھر علامہ ابن حجر نے روایت کیا اوسکو
ابو علی محمد بن احمد بن علی بن عبدالعزیز سے جو ابن المطرز مشہور ہیں اونکو خبر دی ابوالمحاسن یوسف بن عمر بن حسین
نے اونکو خبر دی حافظ زکی الدین ابو محمد عبدالعظیم منذری نے اور ابوالفضل محمد بن محمد بکری نے اون دونوں
نے کہا خبر دی ہمکو ابو حفص عمر بن محمد بن معمر بن طبرزد بغدادی نے اونکو خبر دی شیخ ابو بکر ابراہیم بن محمد بن منصور
کرخی نے اور شیخ ابوالفتح مفلح بن احمد بن محمد رومی نے ان دونوں کو خبر دی حافظ شیخ الاسلام ابو بکر احمد بن علی
بن ثابت نے جو خطیب بغدادی مشہور ہیں انہوں نے سنا ابو عمر قاسم بن جعفر بن عبدالواحد ہاشمی سے
اونہوں نے سنا ابو علی محمد بن احمد بن عمرو لولوئی سے انہوں نے سنا امام ہمام شیخ الاسلام
زین المحدثین ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی سے جو مؤلف ہیں اس
کتاب کے حافظ ابن حجر سے ابو داؤد تک آٹھ واسطے ہیں۔

اور مترجم کتاب سے ابو داؤد علیہ الرحمہ
تک اٹھارہ واسطے ہیں اللہ راضی
ہوا ان سب بزرگواروں سے
اور ہمارا حشر اونکی ساتھ کرے
آمین یا رب العالمین
فقط

لوگون کے شان مین اُتری ہے فیہ رجال یحبون ان یتطہروا واللہ یحب المطہرین یعنی اُس مسجد مین وہ لوگ ہین جو چاہتے ہین خوب پاکی کرنا اور اللہ چاہتا ہے خوب پاکی کرنیوالون کو۔ مسجد قبار کے لوگ پانی سے آبدست کیا کرتے تھے جب انکی شان مین آیۃ اُتری **باب** الرجل یدلک یدہ بالارض اذا استنجی بعد استنجا کے اپنے ہاتھ کو زمین پر رگڑ دینا **عن** ابی ہریرۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی الخلاء اتیتہ بماء فی تور او رکوۃ فاستنجی ثم مسح یدہ علی الارض ثم اتیتہ باناء اخر فتوضاء **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پاخانہ کو جاتے تو مین پانی لیکر آتا پیالے یا چھاگل مین آپ استنجا کرتے پھر اپنا ہاتھ زمین پر رگڑتے بعد اُسکے مین دوسری برتن مین پانی لاتا آپ وضو کرتے **باب** السواک باب مسواک کے بیان مین **عن** ابی ہریرۃ یرفعہ قال لولا ان اشق علی المؤمنین لامرتہم بتاخیر العشاء والسواک عند کل صلاۃ **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر مشکل نہ جانتا مین اپنی اُمت پر البتہ حکم کرتا انکو عشار کے تاخیر کرنے کا اور ہر نماز کے واسطے مسواک کرنیکا **عن** زید بن خالد الجہنی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لولا ان اشق علی امتی لامرتہم بالسواک عند کل صلاۃ قال ابو سلمۃ فرایت زیدا یجلس فی المسجد وان السواک من اذنہ موضع القلم من اذن الکاتب فکلما قام الی الصلاۃ استاک **ترجمہ** زید بن خالد جہنی سے روایت ہو سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے آپ اگر شاق نہ ہوتا میری اُمت پر تو مین حکم کرتا انکو ہر نماز پر مسواک کرنیکا **ف** اکثر احادیث مین اسی طرح ہے اسواسطے ہر نماز پر مسواک کرنا مستحب ہے بعضون کے نزدیک ہر وضو پر مستحب ہے **ت** ابو سلمہ نے کہا مینے دیکھا زید کو مسجد مین بیٹھے رہتے تھے اور مسواک اُنکے اُس مقام پر لگی رہتی تھی جہان پر قلم لگا رہتا ہے کاتب پاس (یعنی کان پر) جب نماز کو اُٹھتے مسواک کر لیتے **عن** عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر قال قلنا ارایت توضئ ابن عمر لکل صلوۃ طاہرا وغیر طاہر عم ذاک فقال حدثتنیہ اسماء بنت زید بن الخطاب ان عبد اللہ بن حنظلۃ بن ابی عامر حدثہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بالوضوء لکل صلوۃ طاہرا وغیر طاہر فلما شق ذلک علیہ امر بالسواک لکل صلوۃ فکان ابن عمر یری ان بہ قوۃ وکان لا یدع الوضوء لکل صلوۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر سے روایت ہو محمد بن یحیی بن حبان نے اُن سے کہا کیا وجہ ہے جو عبد اللہ بن عمر ہر نماز کے لئے وضو کرتے ہین خواہ باوضو ہون یا بے وضو عبد اللہ بن عبد اللہ نے کہا مجھسے نقل کیا اسماء بنت زید بن خطاب نے کہ عبد اللہ بن حنظلہ نے اُن سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا وضو کا ہر نماز کے لئے خواہ وضو ہو یا نہو پھر جب یہ لوگون پر دشوار ہوا تو آپنے حکم کیا مسواک کا ہر نماز کے وقت عبد اللہ بن عمر اپنے مین طاقت پاکر ہر نماز کے لئے وضو کرتے تھے **ف** پہلے حکم ہوا ہر نماز کے لئے وضو کرو پھر دشواری کے سبب سے اوس مین تخفیف ہوئی اور صرف مسواک ہر نماز کے لئے کافی ٹھہری **باب** کیف یستاک کس طرح مسواک کرے **عن** ابی بردۃ عن ابیہ

ابی موسی اشعری

قال مسدد قال اتینا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نستحملہ فرایتہ یستاک علی لسانہ قال
ابوداؤد وقال سلیمان قال دخلت علی النبی صلے اللہ علیہ وسلم وھو یستاک وقد وضع السواک
علی طرف لسانہ وھو یقول اہ اہ یتھوع ترجمہ ابو بردہ سے روایت ہے انہوں نے اپنے باپ سے یعنی ابو موسی
اشعری رض سے روایت کی ہم آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس سواری مانگنے کو میں نے دیکھا آپ مسواک کر رہے
تھے اپنے زبان پر یہ مسدد کی روایت ہے اور سلیمان کی روایت میں ہے کہ میں گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
آپ مسواک کر رہے تھے اور مسواک کو اپنی زبان کے کنارہ پر رکھکر فرماتے تھے اح اح جیسے کوئی قی کرتا ہے ف جب مسواک
کو زبان پر یا حلق کی رطوبت نکالنے کو تو اسی قسم کی آواز نکلتی ہے باب فی الرجل یستاک بسواک غیرہ
ایک آدمی دوسرے کی مسواک کرے عن عایشۃ قالت کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یستن و
عندہ رجلان احدھما اکبر من الاخر فاوحی الیہ فی فضل السواک ان کبر اعط السواک اکبرھما
قال احمد ھو ابن حزم قال لنا ابو سعید ھو ابن الاعرابی ھذا مما تفرد بہ اھل المدینۃ ترجمہ
حضرت ام المومنین عایشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کر رہے تھے اور آپ کے پاس دو شخص تھے ایک بڑا
ایک چھوٹا آپ پر وحی آئی مسواک کی فضیلت میں اور حکم ہوا بڑے کو مسواک دینے کا ف شاید یہ قصہ خواب میں ہو جیسے ابن
عمر کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا اپنے تئیں مسواک کرتے ہوئے اتنے میں
دو آدمی میرے پاس آئے ایک بڑا تھا دوسرے سے میں مسواک چھوٹے کو دی حکم ہوا بڑے کو دینے کا میں نے بڑے کو دیدی
کہا ابوداؤد نے کہا احمد بن حزم نے کہا ہم سے ابو سعید بن اعرابی نے اس حدیث کو صرف اہل مدینہ نے نقل کیا ہے

باب غسل السواک مسواک دھونیکا بیان عن عایشۃ انھا قالت کان نبی اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یستاک فیعطینی السواک لاغسلہ فابدأ بہ فاستاک ثم اغسلہ وادفعہ الیہ ترجمہ حضرت
عایشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کر کے مجھکو دیدیتے تھے دھونیکو میں اس سے مسواک کرتی پھر
دھوکر آپ کو دیدیتی باب السواک من الفطرۃ مسواک پیدایشی سنت ہے عن عایشۃ قالت قال رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عشر من الفطرۃ قص الشارب واعفاء اللحیۃ والسواک والاستنشاق بالماء
وقص الاظفار وغسل البراجم ونتف الابط وحلق العانۃ وانتقاص الماء یعنی الاستنجاء بالماء
قال زکریا قال مصعب ونسیت العاشرۃ الا ان تکون المضمضۃ ترجمہ حضرت عایشہ سے روایت ہے
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس چیزیں پیدایشی سنت ہیں ایک تو خوب مونچھ کترانا دوسری داڑھی
چھوڑنا بقدر قبضہ تیسری مسواک کرنا چوتھی پانی سے ناک صاف کرنا۔ پانچویں ناخن کاٹنا۔ چھٹی انگلیوں
کے جوڑوں کو دھونا تاکہ میل نہ جم رہے۔ ساتویں بغل کے بال اکھاڑنا آٹھویں زیر ناف کے بال مونڈنا نویں

پیشاب کی بعد پانی سے استنجا کرنا مصعب نے کہا کہ مین دسوین چیز بہول گیا مگر یہ کہ کُلی ہو یعنی خوب یاد نہین لیکن قرینہ سے معلوم ہوتا ہے کہ دسوین چیز شاید کلی کرنا مراد ہو **عن** عمار بن یاسر قال ان رسول الله صلے الله علیه وسلم قال ان من الفطرة المضمضة والاستنشاق فذکر نحوه ولم یذکر اعفاء اللحیة زاد والختان قال والانتضاح ولم یذکر انتقاص الماء یعنی الاستنجاء **ترجمہ** عمار بن یاسر سے روایت ہے فرمایا رسول الله صلی الله علیه وسلم نے پیدایشی سنتوں سے کلی کرنا ہے اور ناک مین پانی ڈالنا اور بیان کیا حدیث عایشہ کی مانند جو ابھی گزری مگر عمار نے ڈاڑہی چہوڑنے کو ذکر نہین کیا اور ختنے کو ذکر کیا اور پانی چہڑکنے کو ازار پر بعد استنجا کے تا کہ وسواس قطرے کا نہ رہے اور استنجے کو بیان نہین کیا۔ کہا ابو داود نے اسی کی مانند ابن عباس سے مروی ہے انہوں نے پانچ سنتین بیان کین مین سب سر مین ہین اُن مین سے ایک مانگ نکالنا ہے اور ڈاڑہی چہوڑنا اسمین نہین ہے۔ کہا ابو داود نے طلق بن حبیب اور مجاہد اور ابو بکر بن عبد الله مزنی سے یہ حدیث منقول ہے انہین کا قول اسمین ڈاڑہی چہوڑنا نہین ہے اور محمد بن عبد الله بن ابی مریم کی روایت مین ابو سلمہ سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی الله علیه وسلم سے ڈاڑہی چہوڑنا موجود ہے اور ابراہیم نخعی سے بہی ایسا ہی مروی ہے اسمین ڈاڑہی چہوڑنا ہے اور ختنہ کرنا **ف** ان چیزوں کو پیدایشی سنت اس لئے فرمایا کہ یہ سنت قدیمی ہے اور انبیا سے چلی آتی ہے اور اُن کے طریقے پر چلنے کا ہمکو حکم ہوا ہے الله جل جلالہ نے فرمایا فبهداهم اقتده اُن کے راہ کی پیروی کر بعضوں نے کہا یہ سنتین حضرت ابراہیم علیه السلام کی ہین

باب السواك لمن قام بالليل جو رات کو بیدار ہو مسواک کرے

عن حذیفة ان رسول الله صلے الله علیه وسلم کان اذا قام من اللیل یشوص فاه بالسواك **ترجمہ** حذیفہ سے روایت ہے کہ رسول الله صلی الله علیه وسلم جب رات کو اُٹہتے اپنا مونہہ دہوتے مسواک سے **عن** عایشة ان النبي صلی الله علیه وسلم کان یوضع له وضوءه وسواکه فاذا قام من اللیل تخلی ثم استاك **ترجمہ** حضرت عایشہ سے روایت ہے رسول الله صلی الله علیه وسلم کیواسطے وضو کا پانی اور مسواک رکہدی جاتی جب آپ رات کو اُٹہتے استنجے کو جاتے پہر مسواک کرتے **عن** عایشة ان النبي صلی الله علیه وسلم کان لا یرقد من لیل ولا نهار فیستیقظ الا یتسوك قبل ان یتوضاء **ترجمہ** حضرت ام المومنین عایشہ رض سے روایت ہے کہ نبی صلی الله علیه وسلم نہین اُٹہتے تہے سو کر رات کو یا دن کو مگر مسواک کرتے تہے وضو سے پہلے **ف** پہر وضو کیوقت نہ کرتے تہے یا وضو کے وقت پہر کر لیتے تہے کیونکہ پہلی مسواک بیداری کی تہی جب نیند سے ہوشیار ہو تو مسواک کرنا سنتوں سے ہے **عن** عبد الله بن عباس قال بت لیلة عند النبي صلی الله علیه وسلم فلما استیقظ من منامه اتی طهوره فاخذ سواکه فاستاك ثم تلا هذه الایات ان في خلق السموات والارض واختلاف اللیل والنهار لایات لاولی الالباب حتی قارب ان یختم السورة او ختمها ثم توضاء فاتی مصلاه فصلی ركعتین

ثم رجع الی فراشه فنام ماشاء الله ثم استيقظ ففعل مثل ذلك ثم رجع الی فراشه فنام ثم استيقظ
ففعل مثل ذلك كل ذلك يستاك ويصلي ركعتين ثم اوتر **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہے میں ایک
رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہا حضرت میمونہ کے مکان میں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی
اور عبداللہ بن عباس کی خالہ تھیں آپ سو کر بیدار ہوئے اور وضو کا پانی لیکر مسواک کرنے لگے پھر آپ نے یہ آیتیں
پڑھنا شروع کیں ان فی خلق السموات والارض واختلاف اللیل والنہار یہاں تک کہ قریب ہوا
سورت ختم ہو جاوے یا ختم کر دی بعد اسکے آپ نے وضو کیا اور نماز پڑھنے کی جگہ پر آئے اور دو رکعتیں پڑھیں
پھر اپنے بچھونا پر جا کر سو رہے جبتک کہ خدا کو منظور تھا پھر جاگے اور ایسا ہی کیا بعد اسکے اپنے بچھونے پر سو رہے
پھر جاگے اور ایسا ہی کیا ہر بار مسواک کرتے تھے اور دو رکعتیں پڑھتے تھے بعد اسکے آپ نے وتر پڑھا۔ کہا ابوداؤد
نے اس حدیث کو ابن فضیل نے حصین سے روایت کیا اسمیں یہ ہے آپ نے وضو کیا اور مسواک کی اور آپ یہ آیتیں
پڑھ رہے تھے یہانتک کہ سورت کو ختم کیا **عن** شريح بن هانی قال قلت لعائشة بای شیء کان یبدء
رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا دخل بیته قالت بالسواك **ترجمہ** شریح ابن ہانی سے روایت ہے
میں نے حضرت عائشہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر میں تشریف لاتے تو پہلے کیا کرتے حضرت عائشہ نے
کہا پہلے مسواک کرتے

باب فرض الوضوء وضو کا فرض ہونا

عن ابی الملیح عن ابیه عن
النبی صلی الله علیه وسلم قال لا یقبل الله صدقة من غلول ولا صلوة بغیر طهور
ترجمہ ابوالملیح نے روایت کیا اپنے باپ سے (اسامہ بن عمیر) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں قبول
کرتا اللہ صدقہ چوری کے مال سے اور نہیں قبول کرتا ہے نماز بغیر طہارت کے **عن** ابی هریرة قال قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یقبل الله صلوة احدکم اذا احدث حتی یتوضاء **ترجمہ**
ابوہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں قبول کرتا اللہ نماز کسی کے تم میں سے جب وہ
بےوضو ہو یہانتک کہ وضو کرے **ف** اگر پانی موجود ہو اور کوئی عذر نہ ہو ورنہ تیمم کرے **عن** علی رضی الله
عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم مفتاح الصلوة الطهور وتحریمها التکبیر وتحلیلها
التسلیم **ترجمہ** حضرت علی رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کی کنجی طہارت ہے اور
تحریم اسکی تکبیر ہے (یعنی جب تکبیر تحریمہ کہی تو جتنے افعال نماز کے منافی ہیں نادرست ہو گئے) اور تحلیل اسکی سلام ہے
(یعنی جب سلام پھیرا تو سب افعال درست ہو گئے)

باب الرجل یجدد الوضوء من غیر حدث

وضو پر وضو کرنیکا بیان **عن** ابی غطیف الهذلی قال کنت عند عبدالله بن عمر فلما نودی بالظهر
توضا فصلی فلما نودی بالعصر توضا فقلت له فقال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من

توضأ علی طہر کتب اللہ لہ عشر حسنات ترجمہ ابی غطیف ہذلی نے کہا مین عبداللہ بن عمر کے پاس تہا
ظہر کی اذان ہوئی اُنہون نے وضو کیا اور نماز پڑہی پہر عصر کی اذان ہوئی پہر اونہون نے وضو کیا مین نے اُن سے کہا اب نیا
وضو کرنیکا کیا سبب ہے اُنہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی وضو پر وضو کرے تو اللہ جل جلالہ
اُسکے لئے دس نیکیان لکہیگا **باب** ماینجس الماء پانی کا بیان **عن** عبداللہ بن عمر قال سئل
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الماء وماینوبہ من الدواب والسباع فقال صلی اللہ علیہ وسلم
اذا کان الماء قلتین لم یحمل الخبث **ت** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا
جو پانی ایسا ہو جس پر جانور اور درندے آتے جاتے ہون (اسمین سے پیتے ہون اور اسمین پیشاب کرتے ہون اُسکا
حکم کیا ہے) آپ نے فرمایا جب پانی دو قلون کے برابر ہو وہ ناپاکی نہ اُٹھاویگا **ف** یعنی ناپاک نہ ہوگا دوسری
روایت مین اسی کتاب کے ہے اذا کان الماء قلتین فانہ لاینجس جب پانی دو قلون کے برابر ہو تو نجس نہ ہوگا
اس حدیث کو احمد اور ترمذی اور نسائی اور دارمی نے بہی روایت کیا مگر اختلاف کیا محدثین نے اسکی صحت اور ضعف
مین اکثر علماء کے نزدیک یہ حدیث صحیح واجب العمل ہے امام شافعی کا مذہب یہی ہے۔ قلہ بڑے مٹکے کو کہتے ہین جسمین
اڑہائی مشک پانی آتا ہے دو قلون مین پانچ مشکین پانی ہوا وزن کے حساب سے سوا پانچ من پانی ہے تفصیل
اس حدیث کی حاشیہ ابن قیم مین جو اس کتاب پر ہے موجود ہے **باب** ماجاء فی بیر بضاعۃ بیر بضاعہ کا بیان
عن ابی سعید الخدری انہ قیل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انتوضأ من بیر بضاعۃ وہی
بیر یطرح فیہا الحیض ولحم الکلاب والنتن فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الماء طہور لا
ینجسہ شیء **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگون نے کہا کیا وضو کرین
ہم بیر بضاعہ سے اور وہ ایسا کنوان ہے جسمین ڈالے جاتے ہین حیض کے لتے اور کتے اور گندگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا پانی پاک ہے اُسکو کوئی چیز نجس نہین کرتی **ف** قلیل ہو یا کثیر جبتک اُسکی اوصاف نہ بدلین یعنی رنگ بو مزہ یہی
مذہب صحیح ہے اور اسکو اختیار کیا ہے محققین علماء نے اور یہ حدیث پانی کے باب مین سب حدیثون سے بہتر ہے +
عن ابی سعید الخدری قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو یقال لہ انہ یستقی
لک من بیر بضاعۃ وہی بیر یلقی فیہا لحوم الکلاب والمحایض وعذر الناس فقال رسول اللہ صلی اللہ
ان الماء طہور لاینجسہ شیء **ترجمہ** ابی سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگون نے
کہا آپ کے لیے پانی لایا جاتا ہے بیر بضاعہ سے حالانکہ اُس کنوئین مین کتون کے گوشت اور حیض کے لتے اور گوہ غلیظ پڑتا ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک پانی پاک ہے اُس کو کوئی چیز نجس نہین کرتی **کہا** ابوداؤد نے مین نے سنا
قتیبہ بن سعید سے وہ کہتے تہے مین نے بیر بضاعہ کے متولی سے پوچہا اوسمین کہانتک پانی ہے اُس نے کہا بہت ہے

تو زیر ناف تک سینو کہا جب کم ہوتا ہے تو اُس نے کہا ستر سے کم (یعنی گہٹنون تک) یا اُس سے کم کہا ابوداؤد نے
مینے بیر بضاعہ کو اپنی چادر سے ناپا تو چہہ ہاتہہ اُسکا عرض نکلا اور مینے باغ والے سے پوچھا کیا اِس کنوئین کا حال کچہہ بدل گیا
ہے پہلے کی نسبت اُس نے کہا نہین اور مینے دیکہا اُسکے پانی کا رنگ بدلا ہوا تہا **ف** اِس سے معلوم ہوا جن لوگون
نے یہ توجیہ کی ہے کہ بیر بضاعہ کا پانی جاری تہا یا وہ دہ در دہ تہا تو اونہون نے غلطی کی **باب** الماء لا یجنب
پانی جو بچ رہے غسل جنابت کے بعد وہ نجس نہین ہے **عن** ابن عباس قال اغتسل بعض ازواج النبی صلی الله علیه وسلم
فی جفنة فجاء النبی صلی الله علیه وسلم لیتوضأ منها او یغتسل فقالت له یا رسول الله انی
کنت جنبا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الماء لا یجنب **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بی بی (میمونہ) نے غسل کیا ایک لگن سے یعنی چلمچی سے پانی لیکر اتنے مین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قصد کیا بچے ہوئے پانی سے وضو یا غسل کرینگا وہ بی بی بولین آپ نہین یا رسول اللہ مین
جنب تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی جنب نہین ہوتا **ف** یعنی جو پانی بچ رہا بعد غسل جنابت کے وہ پاک ہے
اُس سے وضو یا غسل درست ہے دوسری حدیث مین جو اسکی ممانعت آئی ہے وہ تنزیہاً ہے **باب** البول فی الماء
الراکد ٹہرے ہوئے پانی مین پیشاب کرنیکا بیان **عن** ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال
لا یبولن احدکم فی الماء الدائم ثم یغتسل منه **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا نہ پیشاب کرے کوئی تم مین سے ٹہرے ہوئے پانی مین پہر اُسمین غسل کرے **ف** ہرچند وہ پانی نجس نہ ہوگا جبتک
اُسکے اوصاف نہ بدل جاوین مگر یہہ کراہتہً ہے باتفاق علماء **عن** ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم لا یبولن احدکم فی الماء الدائم ولا یغتسل فیه من الجنابة **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پیشاب کرے کوئی تم مین سے ٹہرے ہوئے پانی مین اور نہ غسل کرے اُسمین جنابت کا **ف** یعنی پانی کے
اندر اُتر کر ملکیا باہر کہڑا ہوکر نہائے یہ ممانعت بہی بطور ادب اور تنزیہ کے ہے **باب** الوضوء بسؤر الکلب کتے کے
جہوٹے کا بیان **عن** ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال طهور اناء احدکم اذا ولغ فیه
الکلب ان یغسل سبع مرات اولٰهن بالتراب **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جب تمہارے کسی برتن مین کتا منہ ڈالکر اپنی زبان سے پانی پیئے تو اُس برتن کی پاکی یون ہوگی کہ سات
بار دہویا جاوے پہلے بار مٹی سے **ف** اکثر علماء کا عمل ظاہر حدیث پر ہے جب کتا کسی برتن کو چاٹ جاوے یا اُس مین پانی
پی جاوے تو اُسکو سات بار دہونا چاہیے یہی قول ہے شافعی اور مالک اور احمد کا مگر ابو حنیفہ کے نزدیک تین بار دہونا
کافی ہے **عن** ابی هریرة بمعناه وزاد اذا ولغ الهرة غسل مرة **ترجمہ** ابوہریرہ سے ایسا ہی روایت کیا
اور لوگون نے مگر اس روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ جب بلی پی جاوے تو ایک بار دہونا کافی ہے **ف** یہ ایکبار بہی

دھونا استحباباً ہو نہ وجوباً کیونکہ بلی کا جھوٹا پاک ہی جیسا آگے آویگا عن ابی ہریرۃ ان نبی اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال اذا ولغ الکلب فی الاناء فاغسلوہ سبع مرات السابعۃ بالتراب ترجمہ ابو ہریرہ سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کتا کسی برتن مین مونہہ ڈالکر زبان گہنگہولے تو اسکو سات بار
دہوؤ ساتوین بار مٹی لگاکر دہوؤ عن ابن مغفل ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بقتل الکلاب
ثم قال ما لہم ولہا فرخص فی کلب الصید وفی کلب الغنم وقال اذا ولغ الکلب فی الاناء فاغسلوہ سبع
مرار والثامنۃ عفروہ بالتراب ترجمہ ابن مغفل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کتون
کے قتل کا پہر فرمایا وہ کیا بگاڑتے ہین اور رخصت دی آپ نے شکاری کتے مین اور گلہ کے کتے کی اور فرمایا آپ نے
جب برتن مین کتا مونہہ ڈالے تو اسکو سات بار دہو ڈالو اور آٹھوین بار سوکی مٹی سے پانچوان باب سور الہرۃ
بلی کے جوٹھے کا بیان عن کبشۃ بنت کعب بن مالک وکانت تحت ابن ابی قتادۃ ان ابا قتادۃ
دخل فسکبت لہ وضوءً فجاءت ہرۃ فشربت منہ فاصغی لہا الاناء حتی شربت قالت کبشۃ
فرآنی انظر الیہ فقال اتعجبین یا ابنۃ اخی فقلت نعم فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال انہا لیست بنجس انہا من الطوافین علیکم او الطوافات ترجمہ کبشہ بنت کعب بن مالک سے روایت
ہی وہ ابن ابی قتادہ کے نکاح مین تہین کہ ابو قتادہ آئے مین نے انکے واسطے وضو کا پانی رکہا بلی آئی تو اسمین سے
پینے لگی ابو قتادہ نے برتن جہکا دیا کبشہ کہتی ہین ابو قتادہ نے مجہکو دیکہا مین انکو دیکہہ رہی تہی تو ابو قتادہ نے
کہا کیا تو تعجب کرتی ہی اے بہتیجی میری مینے کہا ہان ابو قتادہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلی
نجس نہین ہے وہ تو پہرا کرتی ہی تمہارے اوپر ف یعنی شب و روز آتی جاتی رہتی ہی اس سے احتیاط کہان ہو سکتی
ہے اسواسطے اسکا جوٹھا پاک ہوا عن داؤد بن صالح بن دینار التمار عن امہ ان مولاتہا ارسلتہا
بہریسۃ الی عائشۃ رضی اللہ عنہا فوجدتہا تصلی فاشارت الی ان ضعیہا فجاءت ہرۃ فاکلت
منہا فلما انصرفت اکلت من حیث اکلت الہرۃ فقالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال انہا لیست بنجس انما ہی من الطوافین علیکم وقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یتوضأ بفضلہا ترجمہ داؤد بن صالح بن دینار التمار سے روایت ہی اس نے نقل کی اپنی مان سے کہ ان کی
مولاۃ نے (آزاد کرنیوالی) انکو ہریسہ دیکر (ہریسہ ایک کہانا ہوتا ہے) حضرت عائشہ پاس بہیجا جب وہ گئین
تو دیکہا حضرت عائشہ نماز پڑہ رہی ہین انہون نے اشارہ سے کہا رکہدے اتنے مین بلی آئی اور اسمین سے کہایا جب
حضرت عائشہ نماز سے فارغ ہوئین تو جہان سے بلی نے کہایا تہا وہین سے کہانے لگین اور کہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلی ناپاک نہین ہے وہ تو پہرتی رہتی ہی تمپر اور مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

لو دیکھا آپ وضو کرتے تھے بلی کے جوٹھے سے **باب** الوضوء بفضل المراۃ عورت کے بچے ہوئے پانی سے
وضو کرنے کا بیان **عن** عائشة قالت کنت اغتسل انا و رسول الله صلى الله عليه وسلم من اناء
واحد ونحن جنبان **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
دونوں ملکر نہاتے تھے ایک برتن سے اور دونوں جنب ہوتے تھے **ف** یعنی اس برتن سے دونوں آدمی پانی لیتے
جاتے تھے **عن** عائشة قالت اختلفت یدی و ید رسول الله صلى الله عليه وسلم في الوضوء
من اناء واحد **ترجمہ** حضرت عائشہ نے کہا میرا ہاتھ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ ایک برتن میں پڑتا
تھا وضو کیواسطے **عن** ابن عمر قال کان الرجال والنساء یتوضؤن في زمان رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال مسدد من الاناء الواحد جميعا **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے زمانے میں مرد اور عورت ایک برتن سے وضو کیا کرتے تھے سب ملکر **عن** عبد الله بن عمر قال کنا
نتوضأ نحن والنساء على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم من اناء واحد ندلي فيه ايدينا
ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ہم اور عورتیں ملکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں وضو کرتے تھے
ایک برتن سے سب اپنے ہاتھ اسی برتن میں ڈالتے تھے **باب** النهي عن ذلك اسکی ممانعت کا بیان **عن**
حمید الحمیری قال لقیت رجلا صحب النبي صلى الله عليه وسلم اربع سنين كما صحبه ابو هريرة
لم یعرف اسمہ ۱۲
قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان تغتسل المراة بفضل الرجل ويغتسل الرجل
بفضل المراة زاد مسدد وليغترفا جميعا **ترجمہ** حمید حمیری سے روایت ہے میں نے ایک شخص سے سنا جو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہا تھا چار برس تک جیسے ابو ہریرہ رہے تھے وہ کہتا تھا منع کیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اس بات سے کہ غسل کرے عورت اس پانی سے جو مرد کے غسل سے بچ رہے یا مرد غسل کرے اس پانی سے
جو عورت کے غسل سے بچ رہے مسدد کی روایت میں اتنا زیادہ ہے دونوں ایک ساتھ چلو لیتے جاویں **ف** یعنی جورو
اور خاوند اگر دونوں ملکر نہاویں تو ایک ہی برتن سے انہیں ہاتھ ڈال ڈالکر پانی لیتے جانا درست ہے **عن**
الحکم بن عمرو وهو الاقرع ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى ان يتوضأ الرجل بفضل طهور
المراة **ترجمہ** حکم بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اس امر سے کہ وضو کرے مرد اس
پانی سے جو عورت کے وضو یا غسل سے بچ رہا ہو **ف** کہا خطابی نے اہل حدیث کے نزدیک ممانعت کی روایات صحیح نہیں
ہیں اگر ہوں بھی تو منسوخ ہیں **باب** الوضوء بماء البحر سمندر کے پانی سے وضو کا بیان **عن**
ابي هريرة يقول سال رجل النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله انا نركب البحر و
نحمل معنا القليل من الماء فان توضأنا به عطشنا افنتوضأ بماء البحر فقال رسول الله صلى الله

عليه وسلم هو الطهور ماءه والحل ميتته ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہو ایک شخص نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یا رسول اللہ ہم سمندر مین سوار ہوا کرتے ہین اور پینے کے لئے تہوڑا سا پانی اپنے ساتھ رکھ لیتے ہین اگر اس سے وضو کرین تو پیاسے مرین کیا ہم وضو کرلین سمندر کے پانی سے آپ نے جواب دیا سمندر کا پانی پاک ہے اور مردہ اسکا حلال ہے **ف** اُن لوگون نے صرف پانی کا سوال کیا تھا آپ نے کھانے کی بھی آسانی کر دی بسبب کمال شفقت اور رحمت کے شاید جیسے سمندر مین پانی تمام ہو جاتا ہے کھانا بھی اخیر ہو جاوے تو سمندر کے جانور کھاوے۔ بعض علما کے نزدیک یہہ مچھلی سے خاص ہے دریا کے جانورون مین صرف مچھلی درست ہے باقی جانور درست نہین ہین اور بعض علما کے نزدیک دریا کے تمام جانور درست ہین کیونکہ یہہ حدیث عام ہے اور کلام اللہ مین بھی لفظ عام مذکور ہے احل لكم صيد البحر وطعامه حلال ہے تمہارے واسطے شکار دریا کا اور کھانا دریا کا **باب** الوضوء بالنبيذ نبیذ سے وضو کرنیکا بیان **ف** نبیذ کہتے ہین کھجور کے شربت کو یعنی کھجورین پانی مین بھگو دی جاوین ایک رات یا ایک دن اور وہ پانی رنگین اور شیرین ہو جاوے اُسمین شدت اور تیزی نہ ہو۔ نبیذ سے وضو کرنا اکثر علما کے نزدیک درست نہین ہے مگر ابو حنیفہ رح کے نزدیک درست ہے **عن** عبد الله بن مسعود ان النبي صلى الله عليه وسلم قال له ليلة الجن ما في اداوتك قال نبيذ قال تمرة طيبة وماء طهور **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اُن سے لیلۃ الجن مین **ف** لیلۃ الجن وہ رات ہے جسمین آپ جنون کی تعلیم اور ہدایت کے لئے شہر کے باہر تشریف لیگئے تھے صحیح یہ ہے کہ یہ رات کئی بار واقع ہوئی مگر عبد اللہ بن مسعود کے ساتھ ہونے مین اختلاف ہے مسلم نے روایت کیا عبد اللہ بن مسعود سے کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ تھا لیلۃ الجن کو **ت** تمہاری چھاگل مین کیا ہے اونہون نے کہا نبیذ ہے آپ نے فرمایا کھجور پاک ہے اور پانی پاک کرنیوالا ہے **ف** احمد اور ترمذی کی روایت مین ہے پھر آپ نے اُس سے وضو کیا مگر اس حدیث کی اسناد مین ابو زید ہے جو محدثین کے نزدیک مجہول ہے اور اسوجہ سے یہ حدیث قابل عمل کے نہین ہے علی الخصوص جب ابن مسعود سے بسند صحیح معارضہ اسکا ثابت ہو جیسا کہ آگے آتا ہے **عن** علقمة قال قلت لعبد الله بن مسعود من كان منكم مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة الجن فقال ما كان معه منا احد **ترجمہ** علقمہ سے روایت ہے مین نے عبد اللہ بن مسعود سے کہا تم مین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کون تھا لیلۃ الجن مین اُنہون نے کہا ہم مین سے کوئی نہ تھا آپ کے ساتھ **ف** اس روایت سے اُس حدیث کا ضعف ثابت ہوا مگر ابن ابی شیبہ نے عبد اللہ بن مسعود کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہونا لیلۃ الجن مین روایت کیا ہے اور ابن شاہین نے بھی ایسا ہی نقل کیا ہے **عن** عطاء انه كره الوضوء باللبن والنبيذ وقال ان التيمم اعجب الي منه **ترجمہ** عطاء مکروہ جانتے تھے وضو کرنیکو دودھ سے اور نبیذ سے اور کہتے تھے تیمم اس سے بہتر ہے **عن** ابي خلدة قال سالت ابا العالية عن رجل اصابته جنابة وليس

عنده ماء وعنده ماء يغتسل به قال لا ترجمہ ابو خلدہ سے روایت ہے میں نے ابو العالیہ سے پوچھا ایک شخص کو نہانے کی حاجت ہوئی اُسکے پاس پانی نہیں ہے مگر نبیذ ہے کیا اُس سے غسل کرے کہا نہیں

باب

ایصلی الرجل وهو حاقن پیشاب یا پاخانہ کی حاجت ہو اور اسی حالت میں آدمی نماز پڑھے تو کیا حکم ہے

عن عبد الله بن ارقم انه خرج حاجا او معتمرا ومعه الناس وهو يؤمهم فلما كان ذات يوم اقام الصلوة صلوة الصبح ثم قال ليتقدم احدكم وذهب الخلاء فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا اراد احدكم ان يذهب الخلاء وقامت الصلوة فليبدء بالخلاء **ترجمہ** عبد اللہ بن ارقم سے روایت ہے وہ حج کو نکلے یا عمرے کو اور اُن کے ساتھ لوگ تھے وہ انکی امامت کیا کرتے تھے ایک دن نماز ہونے لگی صبح کی اونہوں نے کہا کوئی اور تم میں سے امامت کرے اور وہ پاخانہ کو گئے اور کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جب کسی کو تم میں پاخانہ کی حاجت ہو اور نماز کھڑی ہو تو چاہیے پہلے پاخانہ کو جاوے **عن** عبد الله بن محمد بن ابی بكر اخی القاسم بن محمد قال كنا عند عايشة فجيء بطعامها فقام القاسم يصلي فقالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يصلي بحضرة الطعام ولا وهو يدافعه الاخبثان **ترجمہ** عبد اللہ بن محمد سے جو بھائی ہیں قاسم بن محمد کے روایت ہے کہ ہم تھے حضرت عائشہ رض پاس اتنے میں اُنکا کھانا آیا تو قاسم کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے حضرت عائشہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب کھانا حاضر ہو تو نماز نہ پڑھی جاوے کھانا چھوڑ کر اور نہ پڑھی جاوے نماز جس حالت میں آدمی کو پاخانہ یا پیشاب لگا ہو **عن** ثوبان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاث لا يحل لاحد ان يفعلهن لا يؤم رجل قوما فيخص نفسه بالدعاء دونهم فان فعل فقد خانهم ولا ينظر في قعر بيت قبل ان يستاذن فان فعل فقد دخل ولا يصلي وهو حقن حتى يتخفف **ترجمہ** ثوبان سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتیں کسی آدمی کو کرنا درست نہیں ایک تو جب امام ہو تو خاص اپنے واسطے دعا کرنا دوسروں کے واسطے نہ کرنا اگر ایسا کریگا تو اُن کی خیانت کی (بلکہ چاہیے کہ اپنے واسطے اور مقتدیوں کے واسطے بھی دعا کرے) دوسری کسی کے گھر میں جھانکنا بغیر اُسکی اجازت کے اگر ایسا کیا تو گویا اُسکے گھر میں گھس گیا بغیر اجازت کے تیسری نماز پڑھنا پاخانہ یا پیشاب روکے ہوئے جب تک ہلکا نہ ہو جاوے پاخانہ یا پیشاب سے فارغ ہو کر **عن** ابی هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يحل لرجل يؤمن بالله واليوم الآخر ان يصلي وهو حقن حتى يتخفف ثم ساق نحوه على هذا اللفظ قال ولا يحل لرجل يؤمن بالله واليوم الآخر ان يؤم قوما الا باذنهم ولا يختص نفسه بدعوة دونهم فان فعل فقد خانهم **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں درست ہے اُس شخص کو جو ایمان لاوے اللہ پر اور قیامت کے دن پر کہ نماز پڑھے پیشاب یا پاخانہ

روکے ہوئی اور نہین درست ہی اُس شخص کو جو ایمان لاوے اللہ اور پچھلے دن پر کہ امامت کرے کسی قوم کی مگر اُسکے اذن سے یا خاص کرے اپنے تئین دعا مین اگر ایسا کریگا تو گویا اُن کی چوری کی۔ کہا ابو داؤد نے یہ حدیث شام والون کی ہے اور کوئی اسمین شریک نہین **باب** ما یجزی من الماء فی الوضوء وضو کیواسطے کتنا پانی کافی ہے **عن** عایشة ان النبی صلے اللہ علیه وسلم کان یغتسل بالصاع ویتوضاء بالمد **ترجمہ** حضرت ام المومنین عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے تھے ایک صاع سے اور وضو کرتے تھے ایک مد سے **ف** صاع چار مد کا ہوتا ہی اور مد دو طرح کا ہی ایک اہل حجاز کا وہ ایک رطل اور ثلث رطل ہوتا ہے قریب تین پاؤ کے دوسری اہل عراق کا وہ دو رطل ہوتا ہے سیر بھر اسی حساب سے صاع کو بھی سمجھنا چاہیے تو صاع اہل حجاز کا قریب تین سیر کے ہوا۔ اس حدیث سے یہ غرض ہے کہ اڑھائی تین پاؤ پانی وضو کے لیے اور تین چار سیر پانی غسل کے لیے کافی ہے اگر اسمین نہ ہو سکے تو کچھ زیادہ ہی مگر بہت پانی بہانا اور وسواس دل مین رکھنا ممنوع ہی۔ **عن** جابر قال کان النبی صلی اللہ علیه وسلم یغتسل بالصاع ویتوضاء بالمد **ترجمہ** جابر رضہ روایت ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے تھے ایک صاع سے اور وضو کرتے ہی ایک مد سے **عن** ام عمارة ان النبی صلے اللہ علیه وسلم توضاء فاتی باناء فیه ماء قدر ثلثی المد **ترجمہ** ام عمارہ سے روایت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا ایک برتن سے جسمین دو ثلث مد پانی تہا **ف** یعنی قریب ڈیڑہ پاؤ پانی کے اسّی روپیہ کے سیر سے **عن** انس قال کان النبی صلے اللہ علیه وسلم یتوضاء باناء یسع رطلین ویغتسل بالصاع ؁ **ترجمہ** انس سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے وضو کرتے تھے جسمین دو رطل پانی آتا تہا اور غسل کرتے تھے ایک صاع پانی سے۔ کہا ابو داؤد نے روایت کیا اس حدیث کو شعبہ نے انہون نے عبد اللہ بن جبر سے اونہون نے انس سے مگر اسمین یہ ہی کہ وضو کرتے تھے آپ ایک مکوک سے **ف** مکوک بفتح میم اور تشدید کاف ایک پیمانہ ہی جسمین ڈیڑہ صاع آتا ہی بغوی نے کہا یہان مراد مکوک سے ایک مد ہی اور صاحب نہایہ نے بھی یہی کہا اور قرطبی نے اسکو صحیح رکھا بدلیل دوسری روایت کے جسمین صراحۃً مد مذکور ہی **ف** کہا ابو داؤد نے روایت کیا اسکو یحیی بن آدم نے شریک سے مگر اس روایت مین بجائے عبد اللہ بن جبر کے ابن جبر بن عتیک ہی اور روایت کیا اسکو سفیان نے عبد اللہ بن عیسی سے اسمین جبر بن عبد اللہ ہی کہا ابو داؤد نے سنا مین نے امام احمد رضہ سے سنا کہتے تھے صاع پانچ رطل کا ہوتا ہے یعنی صاع حجازی اور وہی مراد ہی احادیث مین کہا ابو داؤد نے یہی صاع تہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا **باب** الاسراف فی الوضوء وضو مین پانی ضرورت سے زیادہ بہانیکا بیان **عن** ابی نعامة ان عبد اللہ بن مغفل سمع ابنه یقول اللهم انی اسئلك القصر الابیض عن یمین الجنة اذا دخلتها فقال ای بنی سل اللہ الجنة وتعوذ به من النار فانی سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیه وسلم یقول انه سیکون فی هذه الامة

قوم یعتدون فی الطہور والدعاء ترجمہ ابی نعامہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مغفل نے سنا اپنے بیٹے کو کہتا تھا
الٰہی اے پروردگار میں تجھ سے سفید محل چاہتا ہوں بہشت کی داہنی طرف عبداللہ بن مغفل نے کہا بیٹا اللہ سے
جنت مانگ اور جہنم سے پناہ مانگ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے قریب ہے اس امت
میں وہ لوگ پیدا ہوں گے جو طہارت میں حد سے زیادہ مبالغہ کرینگے اسیطرح دعا میں **ف** طہارت میں مبالغہ
یہ ہے جو اس زمانہ میں عام اور خاص میں مروج ہے پیشاب کے بعد ضرور بالضرور ڈھیلا لینا گھڑیوں ڈھیلا سکھاتے
ہوئے کھڑے پھرنا لنگڑانا الٹ پلٹ ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ صحابہ کرام سے بعد پیشاب ڈھیلا لینا منقول ہے
صرف پانی سے استنجا کرنا ثابت ہے البتہ ابن ابی شیبہ نے باسناد ضعیف ایک اثر حضرت عمر سے نقل کیا ہے جسمیں
یہ عبارت ہے کان عمر اذا بال مسح ذکرہ بحایط او حجر ولم یمسہ ماء اس سے صرف دیوار یا پتھر پر رگڑ دینا ثابت
ہوتا ہے نہ یہ کہ گھنٹوں ڈھیلا لئے ہوئے پھرنا یا پانی ہوتے ہوئے ڈھیلا لینا ضرور جاننا۔ وضو میں پانی حد سے زیادہ بہانا
اسی طرح غسل میں پابدست میں۔ جو حد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے یعنی پاؤ پانی وضو کے لئے اور اڑھائی
سیر پانی غسل کے لئے کافی ہے اس سے زیادہ بے ضرورت اسراف کرنا بدعت اور ممنوع ہے۔ دعا میں مبالغہ یہ ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں چھوڑ کر اور لوگوں کی دعائیں جو تکلفات سے اور تحسین عبارات سے بھری ہوئی
ہیں پڑھنا **باب** فی اسباغ الوضوء وضو پورا کرنے کا بیان **عن** عبداللہ بن عمرو ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم رای قوما واعقابہم تلوح فقال ویل للاعقاب من النار **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک قوم کو جنکی ایڑیاں وضو میں سوکھی رہتی تھیں آپ نے فرمایا خرابی ہے ایڑیوں کی
جہنم کی آگ سے **ف** یعنی ایڑیاں وضو میں اگر سوکھی رہ جاوینگی تو جہنم میں جلائی جاوینگی اسبغوا الوضوء پورا کرو وضو کو
باب الوضوء فی آنیۃ الصفر کانسی کے برتن میں وضو کا بیان **عن** عایشۃ قالت کنت اغتسل انا
ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی تور من شبہ **ترجمہ** حضرت ام المومنین عایشہ رض سے روایت ہے
میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے تھے ایک کھڑے سے جو کانسی کا تھا **عن** عبداللہ بن زید قال
جاءنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخرجنا لہ ماء فی تور من صفر فتوضاء **ترجمہ** عبداللہ بن زید سے
روایت ہے ہمارے پاس آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو ہم نے پانی نکالا آپ کے واسطے ایک پیتل کے پیالہ میں آپ نے
اسی سے وضو کیا **باب** فی التسمیۃ علی الوضوء وضو کے شروع میں بسم اللہ کہنے کا بیان **عن** ابی ہریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا صلوۃ لمن لا وضوء لہ ولا وضوء لمن لم یذکر اسم اللہ علیہ
ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز نہ ہوگی اسکی جسکو وضو نہیں ہے اور وضو نہ ہوگا
اسکا جس نے اللہ کا نام نہ لیا اس پر **ف** یعنی شروع میں بسم اللہ الرحمن الرحیم نہ کہے۔ ظاہر حدیث سے وضو بغیر

بسم اللہ کہنی کی ثابت ہوتی ہے اور یہی قول ہے ایک جماعت علماء کا اور بعض کے نزدیک مسنون ہے۔
ربیعہ نے اس حدیث کی تفسیر یوں کی ہے کہ جس وضو یا غسل میں نیت نہ کیجاوے وہ درست نہیں ہوتا۔ مگر یہ تفسیر
ظاہر حدیث سے کچھ تعلق نہیں رکھتی نیت کی فرضیت دوسری حدیث سے ثابت ہے **باب** فی الرجل یدخل
یدہ فی الاناء قبل ان یغسلہا جو شخص سو کر اوٹھے وہ اپنا ہاتھہ پانی کے برتن میں نہ ڈالے جبتک اسکو دہو لیوے
عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام احدکم من اللیل فلا یغمس یدہ
فی الاناء حتی یغسلہا ثلاث مرات فانہ لا یدری این باتت یدہ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تم میں سے کوئی رات کو سو کر بیدار ہو تو اپنا ہاتھہ پانی کے برتن میں نہ ڈبووے جبتک
اسکو تین بار نہ دہو لیوے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہاں رہا ہاتھہ اسکا **ف** یہ حکم امام احمد اور اصحاب حدیث کے نزدیک وجوبًا
ہے اُس شخص کے لئے جو رات کو سو کر بیدار ہوا ہو اور باقی آئمہ کے نزدیک استحبابًا ہے اب اگر بغیر دہوئے ہاتھہ پانی میں ڈالیگا تو
اسحاق اور داؤد اور طبری کے نزدیک اور ایک روایت میں امام احمد سے وہ پانی نجس ہوجاویگا اسکو بہا دینا چاہئے
کیونکہ ایک روایت میں ہے اگر ڈبو دیا اُس نے ہاتھہ اپنا دہونے سے پہلے تو بہا دے اُس پانی کو روایت کیا اُس کو ابن عدی نے
مگر یہ زیادت منکر ہے محفوظ نہیں ہے۔ نووی نے کہا کہ اکثر عرب پاخانہ پہرکر ڈہیلے سے استنجا کرکے سو رہتے تہے اسواسطے
آپنے ہاتھہ دہونیکو فرمایا کہ شاید وہاں ہاتھہ لگ گیا ہو اور یہ بہی ہو سکتا ہے کہ رات کو احتلام ہوا ور ہاتھہ بہر جاوے۔
زرقانی نے کہا کہ یہ ممانعت چہوٹے برتن میں ہے اگر بڑا حوض ہو تو اُسمیں ہاتھہ ڈالنا ممنوع نہیں ہے **عن**
ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھذا الحدیث قال مرتین او ثلاثا ولم یذکر ابا رزین **ترجمہ**
ایک روایت میں ابو ہریرہ کے یہ ہے جب تک اسکو تین بار یا دو بار نہ دہو لیوے شک کے طور پر **عن** ابی ھریرۃ
یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا استیقظ احدکم من نومہ فلا یدخل یدہ فی
الاناء حتی یغسلہا ثلث مرات فان احدکم لا یدری این باتت یدہ او این کانت تطوف یدہ **ترجمہ** ابو ہریرہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے جب کوئی تم میں سے جاگے سو کر (یہ روایت مطلق ہے
رات کو ہو یا دن کو) تو اپنا ہاتھہ برتن میں نہ ڈالدے جبتک اسکو تین بار نہ دہو لے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہاں رہا
ہاتھہ اسکا یا کدہر پہرتا رہا ہاتھہ اسکا **باب** صفۃ وضوء النبی صلی اللہ علیہ وسلم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
وضو کا بیان **عن** حمران بن ابان مولی عثمان بن عفان قال رأیت عثمان بن عفان توضأ فافرغ
علی یدیہ ثلاثا فغسلہما ثم مضمض واستنثر ثم غسل وجہہ ثلاثا وغسل یدہ الیمنی الی المرفق ثلاثا
ثم الیسری مثل ذلک ثم مسح رأسہ ثم غسل قدمہ الیمنی ثلاثا ثم الیسری مثل ذلک ثم قال رأیت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توضأ مثل وضوئی ھذا ثم قال من توضأ مثل وضوئی ھذا ثم صلی رکعتین

لا یحدث فیہما نفسہ غفر اللہ لہ ما تقدم من ذنبہ ترجمہ حمران ابن ابان سے روایت ہے مینے
حضرت عثمان کو دیکھا آپ نے وضو کیا تو پہلے اپنے دونوں ہاتھوں پر تین بار پانی ڈالا اور اون کو دہویا پہر کلی
کی اور ناک میں پانی ڈالا پہر موںہہ کو تین بار دہویا اور داہنے ہاتہہ کو کہنی تک تین بار دہویا پہر بایاں ہاتہہ کو اسی طرح پہر سر پر مسح کیا پہر داہنا
پانوں تین بار دہویا پہر بایاں پانوں اسیطرح پہر کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اسیطرح آپنے وضو کیا بعد اسکے فرمایا جو شخص اسطرح وضو کرے پہر
دو رکعتیں (تحیۃ الوضو) پڑہے اُن میں کچہہ دنیا کا خیال اور وسوسہ نہ آوے تو بخشدیگا اللہ جل جلالہ اُسکے اگلے گناہوں کو
عن حمران قال رأیت عثمان بن عفان توضاء فذکر نحوہ ولم یذکر المضمضۃ والاستنشاق وقال فیہ
ومسح رأسہ ثلاثا ثم غسل رجلیہ ثلاثا ثم قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توضأ ھکذا وقال
من توضأ دون ھذا کفاہ ولم یذکر امر الصلوۃ ترجمہ دوسری روایت میں حمران سے ہے کہ مینے حضرت
عثمان کو وضو کرتے دیکھا پہر ویسا ہی بیان کیا مگر کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا اس روایت میں نہیں ہے اور اس روایت
میں یہہ ہے کہ مسح کیا آپ نے سر پر تین بار پہر دونوں پانوں تین بار دہوئے بعد اسکے کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو اسی طرح وضو کرتے دیکہا اور آپ نے فرمایا جو اس سے کم وضو کریگا (یعنی ایک ایک بار اعضا کو دہوئیگا یا دو دو بار)
تو بہی کافی ہے اور نماز کا ذکر نہیں کیا عن عثمان بن عبد الرحمن التیمی قال سئل ابن ابی ملیکۃ عن الوضوء فقال
رأیت عثمان بن عفان سئل عن الوضوء فدعا بماء فاتی بمیضاۃ فاصغاھا علی یدہ الیمنی ثم ادخلھا فی الماء
فتمضمض ثلاثا واستنثر ثلاثا وغسل وجہہ ثلاثا ثم غسل یدہ الیمنی ثلاثا وغسل یدہ الیسری ثلاثا ثم ادخل
یدہ فاخذ ماء فمسح برأسہ واذنیہ فغسل بطونھما وظھورھما مرۃ واحدۃ ثم غسل رجلیہ ثم قال این السائلون
عن الوضوء ھکذا رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتوضأ ترجمہ عثمان بن عبد الرحمن تیمی سے روایت ہے
کہ ابن ابی ملیکہ سے سوال ہوا وضو کا انہوں نے کہا مینے حضرت عثمان رض کو دیکھا اُن سے کسی نے وضو کو پوچہا انہوں نے پانی منگوایا
ایک بدہنا آیا پہلے انہوں نے اُس بدہنے کو اپنے داہنے ہاتہہ پر جہکایا (یعنی داہنا ہاتہہ دہویا) پہر داہنے ہاتہہ کو اُس برتن
کے اندر ڈالکر پانی لیا اور تین بار کلی کی اور تین بار ناک میں پانی ڈالا اور تین بار مُنہہ دہویا پہر داہنا ہاتہہ تین بار دہویا اور
بایاں ہاتہہ تین بار دہویا پہر ہاتہہ پانی کے اندر ڈالکر پانی لیا اور اپنے سر اور کانوں پر مسح کیا اندر اور باہر ایک بار پہر فرمایا
کہاں ہیں پوچہنے والے وضو کے مینے اسی طرح دیکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے۔ کہا ابو داود نے
حضرت عثمان سے جو صحیح حدیثیں وضو کے باب میں مروی ہیں اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ سر کا مسح ایکبار ہے کیونکہ سر کے مسح کا
کوئی عدد بیان نہیں کیا جیسے اور ارکان میں بیان کیا عن ابی علقمۃ ان عثمان دعا بماء فتوضأ فافرغ بیدہ
الیمنی علی الیسری ثم غسلھما الی الکوعین قال ثم مضمض واستنشق ثلاثا وذکر الوضوء ثلاثا قال ثم مسح برأسہ
ثم غسل رجلیہ وقال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توضأ مثل ما رأیتمونی توضأت ثم ساق نحو حدیث الزھری

واثر ترجمہ ابوعلقمہ سے روایت ہے حضرت عثمان نے پانی منگوایا اور وضو کیا تو پہلے داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی
ڈالا اور دونوں ہاتھوں کو پہونچوں تک دھویا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا تین بار اور بیان کیا وضو تین تین بار اور مسح
کیا سر پر پھر پانوں دھوئے۔ کہا میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کیا آپ نے جس طرح تم نے مجھے دیکھا وضو کرتے ہوئے
اور بیان کیا مثل روایت زہری کے پورا پورا **عن** شقیق بن سلمۃ قال رأیت عثمان بن عفان غسل ذراعیہ
ثلاثا ثلاثا ومسح رأسہ ثلاثا ثم قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعل ہذا **ترجمہ** شقیق بن سلمہ
سے روایت ہے میں نے حضرت عثمان کو دیکھا انہوں نے دونوں ہاتھ وضو میں تین تین بار دھوئے اور سر پر مسح کیا تین بار پھر
کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہی کرتے دیکھا **عن** عبد خیر قال اتانا علی رضی اللہ عنہ وقد صلی
فدعا بطہور فقلنا ما یصنع بالطہور وقد صلی ما یرید الا ان یعلمنا فاتی باناء فیہ ماء وطست فافرغ من
الاناء علی یمینہ فغسل یدیہ ثلاثا ثم تمضمض واستنثر ثلاثا فمضمض ونثر من الکف الذی یاخذ فیہ ثم
غسل وجہہ ثلاثا ثم غسل یدہ الیمنی ثلاثا وغسل یدہ الشمال ثلاثا ثم جعل یدہ فی الاناء فمسح برأسہ
مرۃ واحدۃ ثم غسل رجلہ الیمنی ثلاثا ورجلہ الشمال ثلاثا ثم قال من سرہ ان یعلم وضوء رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فہو ہذا **ترجمہ** عبد خیر سے روایت ہے ہمارے پاس حضرت علی رض آئے اور آپ نماز
پڑھ چکے تھے پانی منگوایا ہم لوگوں نے کہا اب پانی کیا کرینگے نماز تو پڑھ چکے ہیں شاید ہمکو سکھانا مقصود ہے خیر ایک
برتن میں پانی آیا اور ایک طشت آیا تو برتن سے پہلے داہنے ہاتھ پر پانی ڈالا اور دونوں ہاتھوں کو (پہونچوں تک)
تین بار دھویا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا تین بار لیکن ایک ہی چلو سے آدھے میں کلی کرتے اور آدھا ناک میں ڈالتے
ف ایک ہی چلو سے کلی بھی کرنا بقیہ پانی ناک میں ڈالنا جائز ہے اور علحدہ علحدہ چلو لینا ہر ایک کے لئے افضل ہے
ف پھر تین بار مونہہ دھویا پھر تین بار داہنا ہاتھ دھویا اور بایاں ہاتھ بھی تین بار دھویا پھر ہاتھ برتن کے اندر ڈالکر
سر پر ایکبار مسح کیا پھر داہنا پانوں تین بار دھویا اور بایاں پانوں تین بار دھویا پھر کہا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
وضو کا طریقہ معلوم کرنے سے خوش ہو تو وہ یہی ہے۔ دوسری روایت میں یوں ہے کہ حضرت علی رض صبح کی نماز پڑھ کر رحبہ
میں گئے (جو ایک مقام ہے کوفے میں) اور آپ نے پانی منگوایا ایک لڑکا پانی کا برتن اور طشت لیکر آیا آپ نے پانی کا برتن داہنے
ہاتھ میں لیا اور بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور دونوں پہونچوں کو تین بار دھویا پھر داہنا ہاتھ برتن کے اندر ڈالکر پانی لیا) اور کلی
کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر بیان کیا قریب قریب پہلی روایت کے پھر مسح کیا اپنے سر پر آگے اور پیچھے ایکبار پھر اسی طرح حدیث
کو نقل کیا۔ تیسری روایت میں یوں ہے عبد خیر نے کہا میں نے دیکھا ایک کرسی آئی حضرت علی رض اس پر بیٹھے پھر ایک
کوزہ پانی کا آیا آپ نے تین بار اپنا ہاتھ دھویا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا ایک ہی ایک چلو سے اور ذکر کیا آخر حدیث
تک۔ چوتھی روایت میں یوں ہے کہ حضرت علی رض سے سوال ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح وضو کرتے تھے

پھر یہی حدیث بیان کی اور کہا کہ مسح کیا اپنے سر پر ایسا کہ پانی ٹپکنے کو تھا اور دونوں پاؤں تین بار دھوئے پھر کہا ایسا ہی تھا وضو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ۔ پانچویں روایت میں عبد الرحمن ابن ابی لیلی سے یوں ہے میں نے حضرت علی رض کو دیکھا انہوں نے وضو کیا تو مونہہ کو تین بار دھویا اور ہاتھوں کو تین بار اور مسح کیا سر پر ایک بار پھر کہا کہ ایسا ہی وضو کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھٹی روایت میں ابی حیہ سے یوں ہے میں نے حضرت علی کو دیکھا انہوں نے وضو کیا ... بیان کیا پھر مسح کیا سر پر پھر دھوئے دونوں پاؤں ٹخنوں تک پھر کہا مجھے منظور تھا کہ میں تمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو دکھلاؤں

عن ابن عباس قال دخل علی علی یعنی ابن ابی طالب وقد اھراق الماء فدعا بوضوء فاتیناہ بتور فیہ ماء حتی وضعناہ بین یدیہ فقال یا ابن عباس الا اریک کیف کان یتوضأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت بلی قال فاصغی الاناء علی یدہ فغسلہا ثم ادخل یدہ الیمنی فافرغ بہا علی الاخری ثم غسل کفیہ ثم تمضمض واستنثر ثم ادخل یدیہ فی الاناء جمیعا فاخذ بہما حفنۃ من ماء فضرب بہا علی وجہہ ثم القم ابہامیہ ما اقبل من اذنیہ ثم الثانیۃ ثم الثالثۃ مثل ذلک ثم اخذ بکفہ الیمنی قبضۃ من ماء فصبہا علی ناصیتہ فترکہا تستن علی وجہہ ثم غسل ذراعیہ الی المرفقین ثلاثا ثلاثا ثم مسح راسہ وظہور اذنیہ ثم ادخل یدیہ جمیعا فاخذ حفنۃ من ماء فضرب بہا علی رجلہ وفیہا النعل ففتلہا بہا ثم الاخری مثل ذلک قال قلت وفی النعلین قال وفی النعلین قال قلت وفی النعلین قال وفی النعلین قال قلت وفی النعلین قال وفی النعلین **ترجمہ**

ابن عباس سے روایت ہے میرے پاس حضرت علی رض تشریف لائے اور استنجا کر چکے تھے انہوں نے وضو کے لئے پانی مانگا ہم ایک پیالہ میں پانی لیکر آئے اور انکے سامنے رکھہ دیا انہوں نے کہا اے ابن عباس میں تمہیں بتلاؤں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح وضو کرتے تھے میں نے کہا ہاں حضرت علی نے برتن کو جھکا کر ہاتھہ پر پانی ڈالا اور اسکو دھویا پھر داہنا ہاتھہ پانی کے برتن میں ڈالکر پانی لیا اور بائیں ہاتھہ پر ڈالکر دونوں پہونچوں کو دھویا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر دونوں ہاتھہ ملا کر برتن کے اندر ڈالے اور چلو بھر کر پانی لیا اور اپنے مونہہ پر مارا **ف** پانی مونہہ پر زور سے مارنا منع ہے شاید یہاں مراد پانی ڈالنا ہو (مرقاۃ) **ت** پھر دو انگوٹھوں کو کانوں کے اندر پھیر لیئے سامنے سے کے رخ پر **ف** نووی نے کہا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مونہہ کے ساتھہ کانوں کے اندر کا رخ دھو لیوے پھر بعد مسح سر کے اُن کے باہر کے رخ پر مسح کرے **ت** پھر دوسری بار ایسا ہی کیا پھر تیسری بار ایسا ہی کیا پھر داہنے ہاتھہ میں ایک چلو پانی لیکر پیشانی پر ڈالا **ف** نووی نے کہا اسکا مطلب معلوم نہیں ہوتا کیونکہ جب تین بار مونہہ دھو چکے پھر چوتھی بار پیشانی پر پانی ڈالنا کیا معنی اگر یہ کہا جاوے کہ مونہہ کو چار بار دھویا تو یہ خلاف اجماع کے ہے شاید کوئی مقام پیشانی میں سوکھا رہگیا ہوگا اسوجہہ سے اسکو تر کر لیا ۔ مترجم کہتا ہے کہ یہہ تاویل بالکل غلط ہے اور لایق التفات نہیں ہے حق یہ ہے کہ بعد تین بار مونہہ دھونے کے یہ بھی ایک سنت ہے کہ تھوڑا سا پانی لیکر ماتھے پر بہا لیوے **ت** اور اسکو چھوڑ دیا وہ بہ رہا تھا مونہہ پر پھر دونوں ہاتھہ ...

پھر مسح کیا سر پر اور کانوں کی پشت پر پھر دونوں ہاتھ پانی میں ڈالکر ایک چلو بھر لیا اور اپنے پاؤں پر مارا اور پاؤں
میں چپل پہنے تھے **ف** عرب کا جوتا صرف ایک تلہ ہوتا ہے جسکو چپل کہتے ہیں جب پانی پاؤں پر مارا تو وہ سب طرف
پہنچ گیا ہوگا **ف** پھر دوسرے پاؤں پر بھی اسی طرح مارا۔ مینے کہا جوتا پہنے پہنے آپ نے فرمایا ہاں جوتا پہنے پہنے مینے
کہا جوتا پہنے پہنے آپ نے فرمایا ہاں جوتا پہنے پہنے مینے کہا جوتا پہنے پہنے آپ نے فرمایا ہاں جوتا پہنے پہنے کہا
ابو داؤد نے روایت ابن جریج کی شیبہ سے مشابہ ہے حضرت علی کی حدیث سے اُس روایت میں حجاج نے ابن جریج
سے نقل کیا کہ مسح کیا اپنے سر پر ایک بار اور ابن وہب نے ابن جریج سے نقل کیا کہ مسح کیا تین بار **عن** عمرو بن یحیی
المازني عن ابيه انه قال لعبد الله بن زيد وهو جد عمرو بن يحيى هل تستطيع ان تريني كيف كان رسول الله صلى الله عليه
وسلم يتوضأ فقال عبد الله بن زيد نعم فدعا بوضوء فافرغ على يديه فغسل يديه ثم تمضمض واستنثر ثلاثا ثم
غسل وجهه ثلاثا ثم غسل يديه مرتين مرتين الى المرفقين ثم مسح راسه بيديه فاقبل بهما وادبر بدأ
بمقدم راسه ثم ذهب بهما الى قفاه ثم ردهما حتى رجع الى المكان الذي بدأ منه ثم غسل رجليه **ترجمہ**
عمرو بن یحیی مازنی سے روایت ہے اُنہوں نے اپنے باپ سے سنا اُنہوں نے عبداللہ بن زید سے کہا جو دادا تھے عمرو بن
یحیی کے کیا تم مجھے دکھا سکتے ہو کیونکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے تھے عبداللہ بن زید نے کہا ہاں اُنہوں نے
پانی منگوایا اور اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی ڈالا پھر اُن کو دھویا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا تین بار پھر مونہہ کو دھویا
تین بار پھر دونوں ہاتھ دو دو بار دھوئے کہنیوں تک پھر سر پر مسح کیا دونوں ہاتھوں سے آگے سے لیگئے پیچھے کو اور پیچھے
سے لائے آگے کو پہلے شروع کیا مسح سامنے سے اور لیگئے ہاتھوں کو گدی تک پھر لوٹا لائے جہاں سے لیگئے تھے پھر دونوں
پاؤں دھوئے **عن** عبد الله بن زيد بن عاصم بهذا الحديث قال فمضمض واستنشق من كف واحد يفعل
ذلك ثلثا ثم ذكر نحوه **ترجمہ** دوسری روایت میں یوں ہے عبداللہ بن زید نے کلی کی اور ناک میں پانی
ڈالا ایک ہی چلو سے تین بار ایسا ہی کیا باقی حدیث پہلی کی سی ہے **عن** عبد الله بن زيد بن عاصم المازني يذكر
انه راى رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر وضوءه قال ومسح راسه بماء غير فضل يديه وغسل رجليه حتى
انقاهما **ترجمہ** عبداللہ بن زید سے ایک روایت یوں ہے اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کو بیان کیا
تو مسح کیا سر پر نیا پانی لیکر اُس پانی سے نہ کیا جو ہاتھ دھونے کے بعد لگا رہ گیا تھا اور دونوں پاؤں کو دھویا یہاں تک کہ
اُن کو صاف کیا (یعنی میل کچیل سے) **عن** المقدام بن معديكرب الكندي قال اتي رسول الله صلى الله عليه وسلم
بوضوء فتوضأ فغسل كفيه ثلثا ثم تمضمض واستنشق ثلثا وغسل وجهه ثلثا ثم غسل ذراعيه ثلثا ثلثا ثم
مسح براسه واذنيه ظاهرهما وباطنهما **ترجمہ** مقدام بن معدیکرب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس وضو کا
پانی آیا آپ نے وضو کیا تو دونوں پہونچے دھوئے تین بار پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا تین بار اور مونہہ تین بار دھویا پھر دونوں

ہاتھ دھوئے تین تین بار پھر مسح کیا سر پر اور کانون کے باہر او اندر **ف** باہر وہ رخ ہے جو سر سے ملا ہوا ہے
اور اندر وہ رخ جو منھہ سے ملا ہوا ہے **عن** المقدام ابن معدیکرب قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
توضأ فلما بلغ مسح راسه وضع كفيه على مقدم راسه فامرهما حتى بلغ القفاء ثم ردهما الى المكان الذي
بدأ منه **ترجمہ** مقدام بن معدیکرب سے روایت ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا وضو کرتے ہوئے جب
مسح کرنے لگے تو دونون ہتھیلیون کو پیشانی پر رکھ کر انکو لے چلے گئے گدی تک پھر وہین لے آئے جہان سے لیگئے تھے
وبهذا الاسناد قال فمسح باذنيه ظاهرهما وباطنهما زاد هشام وادخل اصابعه في صماخ اذنيه **ترجمہ**
دوسری روایت مین یہ ہے کہ مسح کیا آپ نے کانون کے باہر اور اندر اور ہشام کی روایت مین یہ ہے کہ انگلیون کو کان
کے سوراخ مین ڈالا **عن** المغيرة بن فروة ويزيد بن ابي مالك ان معاوية توضأ للناس كما رأى رسول الله صلى الله
عليه وسلم يتوضأ فلما بلغ راسه غرف غرفة من ماء فتلقاها بشماله حتى وضعها على وسط راسه حتى قطر الماء
او كاد يقطر ثم مسح من مقدمه الى مؤخره ومن مؤخره الى مقدمه **ترجمہ** مغیرہ ابن فردہ اور یزید بن ابی مالک
سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ نے وضو کیا لوگون کو دکھانے کے لئے جیسے دیکھا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
وضو کرتے ہوئے جب سر کے مسح تک پہنچے تو ایک چلو پانی لیکر بائین ہاتھ سے چندیا پر ڈالا یہان تک کہ پانی بہنے لگا یا قریب
بہنے کے ہوا پھر مسح کیا آگے سے پیچھے تک اور پیچھے سے آگے تک **عن** الوليد بهذا الاسناد قال فتوضأ ثلاثا
ثلاثا وغسل رجليه بغير عدد **ترجمہ** ولید سے روایت ہے اسی حدیث مین کہ معاویہ رض نے وضو کیا تین تین بار
اور دونون پانون دھوئے بے گنتی **عن** الربيع بنت معوذ بن عفراء قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
يأتينا فحدثتنا انه قال اسكبي لي وضوءا فذكرت وضوء رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت فيه فغسل كفيه
ثلاثا ووضأ وجهه ثلاثا ومضمض واستنشق مرة ووضأ يديه ثلاثا ثلاثا ومسح براسه مرتين يبدأ بمؤخر راسه
ثم بمقدمه وباذنيه كلتيهما ظهورهما وبطونهما ووضأ رجليه ثلاثا ثلاثا **ترجمہ** ربیع بنت معوذ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آیا کرتے ایک بار آپ نے کہا وضو کے واسطے پانی لاؤ انہون نے بیان
کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے دونون پہونچے دھوئے تین بار اور منھہ کو دھویا تین بار اور کلی کی اور ناک
مین پانی ڈالا ایک بار اور دھوئے دونون ہاتھ تین تین بار اور مسح کیا سر پر دو بار پہلے پیچھے سے شروع کیا پھر آگے سے
پھر دونون کانون پر مسح کیا اوپر اور اندر اور دونون پانون تین تین بار دھوئے۔ دوسری روایت مین یون ہے
کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا تین بار **عن** الربيع بنت معوذ بن عفراء ان رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ
عندها فمسح الراس كله من قرن الشعر كل ناحية لمنصب الشعر لا يحرك الشعر عن هيئته **ترجمہ** ربیع بنت معوذ
بن عفراء سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا ان کے پاس تو سارے سر پر مسح کیا اوپر سے سر کے

مسح شروع کرتے تھے اور ہر کونے میں نیچے تک لیجاتے تھے بالوں کی روش پر اور نہیں حرکت دیتے تھے بالوں کو اپنی حالت سے **ف** یعنی ہر ایک جانب میں اوپر سے نیچے تک مسح کیا اور بالوں کو اپنی جگہہ سے اولٹ پلٹ نہیں کیا **عن** الربیع بنت معوذ بن عفراء قالت رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتوضا قالت فمسح رأسه ومسح ما اقبل منه وما ادبر وصدغیه واذنیه مرة واحدة **ترجمہ** ربیع بنت معوذ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا وضو کرتے ہوئے آپ نے مسح کیا سر پر آگے اور پیچھے اور کنپٹیوں پر اور کانوں پر ایکبار **عن** الربیع ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مسح برأسه من فضل ماء کان فی یده **ترجمہ** ربیع سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسح کیا سر پر اُس تری سے جو بچی تھی اُن کے ہاتھ میں **عن** الربیع بنت معوذ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم توضا فادخل اصبعیه فی حجری اذنیه **ترجمہ** ربیع سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور اپنی انگلیوں کو کانوں کے سوراخ میں ڈالا **عن** طلحة بن مصرف عن ابیه عن جده قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمسح رأسه مرة واحدة حتی بلغ القذال وهو اول القفا وقال مسدد مسح رأسه من مقدمه الی مؤخره حتی اخرج یدیه من تحت اذنیه **ترجمہ** طلحہ بن مصرف نے روایت کی اپنے باپ سے (مصرف سے) اُنہوں نے اُن کے دادا سے (عمرو بن کعب یامی یا کعب بن عمرو) کہ میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسح کرتے تھے سر کا ایک بار یہاں تک کہ گردن کے سر تک پہونچ جاتے تھے اور مسدد کی روایت میں یوں ہے کہ مسح کیا آپ نے اپنے سر پر آگے سے پیچھے تک یہانتک کہ نکالا اپنے دونو ہاتھوں کو کانوں کے تلے سے **ف** بعض لوگوں نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے گردن کے مسح پر اور یہ استدلال درست نہیں کیونکہ جو لوگ اس مسح کے استحباب کے قایل ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ سر کے مسح سے فارغ ہو کر کانوں کے مسح کے بعد گردن پر مسح کرے اور یہ کیفیت اس حدیث سے ثابت نہیں ہے نہ گردن کا مسح ثابت ہے بلکہ جب سر کا مسح پورا پورا ہوگا تو ہاتھ گردن کے شروع تک آجاویگا علاوہ اسکے یہ حدیث ضعیف ہے طلحہ بن مصرف کے دادا کا حال معلوم نہیں کہ وہ صحابی تھے عبد الحق اور ابن القطان اور ابن ابی حاتم اور ابو زرعہ نے اس اسناد کو غیر قابل اعتبار بیان کیا ہے اور ابن الہمام نے فتح القدیر میں جو حدیث مسح گردن کی ترمذی سے نقل کی ہے وہ نقل صحیح نہیں ہے بعد تلاش کے معلوم ہوا کہ یہ حدیث جامع ترمذی میں نہیں پائی جاتی سوا اسکے جو اور احادیث ہیں وہ سب ضعیف بلکہ قریب بہ موضوع ہیں کہا مسدد نے میں نے یہ حدیث یحیی سے بیان کی اُنہوں نے اُسکو منکر کہا کہا ابو داؤد نے میں نے امام احمد سے سُنا وہ کہتے تھے ابن عیینہ نے اس حدیث کا انکار کیا اور کہا یہ کیا ہے طلحه عن ابیه عن جده **ف** یعنی طلحہ کے باپ اور دادا دونوں مجہول الحال ہیں شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے کہا کہ گردن کے مسح کے باب میں حضرت سے کوئی حدیث صحیح نہیں ہوئی ہے اور اسلئے جمہور علماء نے مانند شافعی و مالک و احمد کے اسکو مستحب نہیں جانا ہے اور جس نے مستحب کہا ہے اُس نے اسباب میں اعتماد کیا ہے ابو ہریرہ کے اثر پر یا حدیث ضعیف پر کہ وہ یہ ہے انه مسح رأسه حتی بلغ القذال اور یہ دونوں امر دلیل ہونیکی صلاحیت نہیں رکھتے ہیں کذا فی فتاوی

عن ابن عباس رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم يتوضأ فذكر الحديث كله ثلثا ثلثا قال ومسح برأسه واذنيه مسحة واحدة ترجمہ عبداللہ بن عباس نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے تو ساری حدیث بیان کی تین تین بار اور سر کا مسح کیا ایک بار عن ابي امامة ذكر وضوء النبي صلى الله عليه وسلم قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يمسح المأقين قال وقال الاذنان من الرأس ترجمہ ابو امامہ نے ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا تو کہا کہ آپ ملتے تھے آنکھوں کے کویوں کو اور کہا دونوں کان سر میں داخل ہیں۔ کہا حماد نے نہیں جانتا ہوں کہ کان ہی سر میں سے ہیں یہہ قول ابی امامہ کا ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا

باب الوضوء ثلثا ثلثا تین تین بار وضو کرنیکا بیان عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال ان رجلا اتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله كيف الطهور فدعا بماء في اناء فغسل كفيه ثلثا ثم غسل وجهه ثلثا ثم غسل ذراعيه ثلثا ثم مسح براسه وادخل اصبعيه السباحتين في اذنيه ومسح بابهاميه على ظاهر اذنيه وبالسباحتين باطن اذنيه ثم غسل رجليه ثلثا ثلثا ثم قال هكذا الوضوء فمن زاد على هذا او نقص فقد اساء وظلم او ظلم واساء ترجمہ عمرو بن شعیب سے روایت ہے اُنہوں نے سنا اپنے باپ سے (شعیب بن محمد بن عبداللہ بن عمرو بن العاص سے) اُنہوں نے اپنے دادا سے (عبداللہ بن عمرو بن عاص سے)۔ بہت محدثین نے اس روایت کو ضعیف کیا ہے اور بعضوں نے مقبول رکہا ہے۔ ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور عرض کی یا رسول اللہ وضو کیونکر کرنا چاہئے آپ نے ایک برتن میں پانی منگوایا اور دونوں پہونچوں کو تین بار دہویا پہر مُنھ کو تین بار دہویا پہر دونوں ہاتھوں کو تین بار دہویا پہر سر پر مسح کیا اور دونوں کلمے کی انگلیوں کو کانوں کے اندر کیا اور انگوٹھوں سے اُنکے ظاہر کا مسح کیا (یعنی کانوں کے اندر کلمے کی انگلی ڈالکر مسح کیا اور باہر انگوٹھوں سے مسح کیا) پہر دونوں پانوں تین تین بار دہوئے بعد اسکے فرمایا وضو اس طرح ہے جو اس سے بڑہاوے یا گہٹاوے اُس نے بُرا کیا اور حد سے گذرا یا حد سے گذرا اور بُرا کیا ف شیخ ولی الدین نے کہا تین بار سے زیادہ بڑہانا تو مکروہ ہے مگر گہٹانا کیونکر بُرا ہوگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو دو بار اور ایک ایک بار اعضا کا دہونا ثابت ہے اور سب علما نے اجماع کیا ہے ایکبار کے جواز پر اور طحاوی اور بزار اور طبرانی نے باسناد صحیح اسکو عبداللہ بن عمرو سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک بار وضو کیا جواب سکا یہہ ہے کہ گہٹانیکا لفظ وہم ہے راوی سے احمد اور نسائی اور ابن ماجہ کی روایت میں اسی قدر ہے جو اس سے بڑہاوے اُس نے بُرا کیا اور ظلم کیا اور یہہ نہیں ہے جو اس سے گہٹاوے اُس نے بُرا کیا۔ بعضوں نے کہا گہٹانے سے یہہ مراد ہے کہ کسی عضو کو نہ دہووے یا پورا نہ دہووے

باب الوضوء مرتين دو دو بار وضو کرنیکا بیان

عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم توضأ مرتين مرتين ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا دو دو بار عن عطاء بن يسار قال قال لنا ابن عباس اتحبون ان اريكم كيف

كان رسول الله صلے الله عليه وسلم يتوضأ فدعا بإناء فيه ماء فاغترف غرفة بيده اليمنى فتمضمض واستنشق ثم اخذ اخرى فجمع بها يديه ثم غسل وجهه ثم اخذ اخرى فغسل بها يده اليمنى ثم اخذ اخرى فغسل بها يده اليسرى ثم قبض قبضة من الماء ثم نفض يده ثم مسح بها راسه واذنيه ثم قبض قبضة اخرى من الماء فرش على رجله اليمنى وفيها النعل ثم مسحها بيديه يد فوق القدم ويد تحت النعل ثم صنع باليسرى مثل ذلك

ترجمہ عطاء بن یسار سے روایت ہے ابن عباس نے کہا کیا مین تمکو دکہلاؤن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر وضو کرتے تہے پہر ایک برتن منگوایا جسمین پانی تہا اور ایک چلو پانی داہنے ہاتہہ سے لیکر کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا پہر ایک اور چلو دونون ہاتہون مین لیکر منہہ دہویا پہر ایک چلو لیکر داہنا ہاتہہ دہویا پہر ایک چلو لیکر بایان ہاتہہ دہویا پہر ایک مٹہی مین پانی لیکر اسکو ڈالدیا اور سر اور کانون کا مسح کیا پہر ایک مٹہی پانی لیکر داہنے پانون پر چہڑک لیا اور جوتا پہنے ہوئے تہے پہر ایک ہاتہہ پانون کے اوپر پہیر دیا اور ایک جوتے کے نیچے پہر بائین پانون سے بہی ایسا ہی کیا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مسح کرنا پانون پر درست ہے شاید یہہ اُس حالت مین ہو جب وہ موزے پہنے ہوئے تہے ایسی ہی تاویل کی ہے بعض علمانے اور حضرت علی کی بہی حدیث اسی قسم کی اوپر گذر چکی **باب** الوضوء مرة ایک ایکبار وضو کرنے کا بیان **عن** ابن عباس قال الا اخبركم بوضوء رسول الله صلے الله عليه وسلم فتوضأ مرة مرة **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس نے کہا کیا مین تمکو بتاؤن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو کیونکر تہا تو وضو کیا اُنہون نے ایک ایکبار **باب** في الفرق بين المضمضة والاستنشاق کلی اور ناک مین پانی ڈالنے مین جدائی کرنا یعنی پہلے کلی کرنا پہر نیا پانی لیکر ناک مین پانی ڈالنا حنفیہ کے نزدیک یہی اولی ہے مگر اکثر علما اسکے مخالف ہین اُنکے نزدیک ایک ہی چلو لیکر آدہی سے کلی کرے اور آدہا ناک مین ڈالے اور روایات صحیحہ اسی کے مؤید ہین **عن** طلحة عن ابيه عن جده قال دخلت يعني على النبي صلے الله عليه وسلم وهو يتوضأ والماء يسيل على وجهه ولحيته على صدره فرايته يفصل بين المضمضة والاستنشاق **ترجمہ** طلحہ نے روایت کی اپنے باپ سے اُنہون نے اُنکے دادا سے کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا آپ وضو کر رہے تہے اور پانی آپ کی ڈاڑہی اور منہہ سے سینے پر بہہ رہا تہا اور آپ جدائی کرتے تہے کلی مین اور ناک مین پانی ڈالنے مین **ف** یہہ حدیث ضعیف ہے کیونکہ طلحہ کے باپ اور دادا مجہول الحال ہین **باب** في الاستنثار ناک چہنکنے کا بیان **عن** ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا توضأ احدكم فليجعل في انفه ماء ثم لينثر **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے وضو کرے تو اپنے ناک مین پانی ڈالکر ناک چہنکے **عن** ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم استنثروا مرتين بالغتين او ثلاثا **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناک چہنکو دو بار اچہی طرح سے یا تین بار **عن**

لقیط بن صبرة قال كنت وافد بني المنتفق او في وفد بني المنتفق الى رسول الله صلی الله علیه وسلم قال فلما قدمنا على
رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم نصادفه في منزله وصادفنا عائشة ام المؤمنين قال فامرت لنا
بخزيرة فصنعت لنا قال واتينا بقناع ولم يقل قتيبة القناع والقناع الطبق فيه تمر ثم جاء رسول الله
صلى الله عليه وسلم فقال هل اصبتم شيئا او امر لكم بشيء قال فقلنا نعم يا رسول الله قال فبينا نحن
مع رسول الله صلى الله عليه وسلم جلوسا اذ دفع الراعي غنمه الى المراح ومعه سخلة تيعر فقال ما ولدت
يا فلان قال بهمة قال فاذبح لنا مكانها شاة ثم قال لا تحسبن ولم يقل لا تحسبن انا من اجلك ذبحناها
لنا غنم مائة لا نريد ان تزيد فاذا ولد الراعي بهمة ذبحنا مكانها شاة قال قلت يا رسول الله ان لي امرأة وان
في لسانها شيئا يعني البذاء قال فطلقها اذا قال قلت يا رسول الله ان لها صحبة ولي منها ولد قال فمرها
يقول عظها فان يك فيها خير فستفعل ولا تضرب ظعينتك كضربك أميتك فقلت يا رسول اخبرني عن الوضوء
قال اسبغ الوضوء وخلل بين الاصابع وبالغ في الاستنشاق الا ان تكون صائما **ترجمہ** لقیط بن صبرہ سے
روایت ہے مین سردار تھا اُن لوگون کا جو بنی منتفق (ایک قوم ہے) مین سے آئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پاس یا اُن لوگون مین تھا جب ہم آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس دیکھا تو آپ اپنی جگہہ مین نہین ہین مگر ام
المومنین عائشہ رض ہین اُنہون نے حکم کیا ہمارے لئے خزیرہ تیار کرنیکا **ف** خزیرہ اسکو کہتے ہین گوشت کے چھوٹے
چھوٹے ٹکڑے کرکے چڑھا دین بہت سا پانی ڈالکر جب وہ پک جاوے تو اوپر سے آٹا ڈالین اگر نرا آٹا ہو گوشت نہ ہو تو
اسکو عصیدہ کہتے ہین بعضون نے کہا خزیرہ ایک قسم کا حریرہ ہے بعضون نے کہا اگر آٹا اور گھی کا بناوین تو حریرہ ہے
اگر بھوسی کا بناوین تو خزیرہ ہے **ت** وہ تیار کیا گیا اور ہمارے سامنے ایک طبق کھجور کا لایا گیا بعد اسکے رسول اللہ
علیہ وسلم تشریف لائے آپ نے فرمایا تم نے کچھہ کھایا یا یہہ فرمایا تمہارے کہانیکے واسطے کچھہ تیار کیا گیا ہمنے کہا ہان
یارسول اللہ لقیط نے کہا ہم بیٹھے ہوئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس یکایک چرواہا بکریان مراح کیطرف لیکر
چلا (مراح اُس مقام کو کہتے ہین جہان بکریان رات کو رہتی ہین) اور اُسکے پاس ایک بچہ تھا جو چلا رہا تھا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا پیدا ہوا ہے وہ بولا بچی پیدا ہوئی (آپ نے یہہ پوچھا کہ نر پیدا ہوا یا مادہ پیدا ہوئی اُس نے
جواب دیا مادیان ہوئی) آپنے فرمایا تو اُسکے بدلے ایک بکری ہمارے لئے ذبح کر پھر فرمایا لَا تَحْسِبَنَّ بدلا تَحْسَبَنَّ **ف**
مطلب یہہ ہے کہ راوی نے اس حدیث کو لفظاً لفظاً نقل کیا ہے بدون کسی قسم کے تصرف کے یہانتک کہ اعراب مین
بھی فرق نہین کیا **ت** یعنی تو یہہ نہ سمجھہ کہ ہم اس بکری کو تیرے لئے ذبح کرتے ہین بلکہ ہمارے پاس سو بکریان
ہین ہم بڑہانا نہین چاہتے تو جب کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے ہم اُسکے عوض مین ایک بکری کاٹ ڈالتے ہین لقیط نے
کہا یا رسول اللہ میرے ایک بی بی ہے جسکی زبان دراز ہے آپ نے فرمایا اُسکو طلاق دیدے لقیط نے کہا ایک مدت تک

میرا اسکا ساتھہ رہا اور میری اولاد بہی ہے اُس سے آپنے فرمایا اسکو نصیحت کر اور سمجہا اگر اسمین بھلائی ہے تو سمجہہ جاویگی اور مت مار اپنی جورو کو جیسے تو اپنی لونڈی کو مارتا ہے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ ضرب خفیف زوجہ کو درست ہی اگر کہنے اور سمجہانے سے نہ سمجہے **ت** مینے کہا یا رسول اللہ خبر کیجئے مجہہ کو وضو سے آپ نے فرمایا پورا کر وضو کو اور خلال کر انگلیون مین (تاکہ انگلیون کے اندر سوکہا نہ رہ جاوے) اور خوب پہنچا پانی ناک مین مگر جبکہ تو روزہ دار ہو (اُسوقت ناک مین آہستہ پانی ڈال تا دماغ مین نہ پہونچے) ۔ دوسری روایت مین یہہ ہے کہ لقیط بن صبرہ سردار تہے بنی المنتفق کے وہ آئے حضرت عایشہ پاس آخر حدیث تک نہورٹی دیر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آگے کو جہکتے ہوئے **ف** یعنی جلد جلد چلتے ہوئے آئے بعضون نے یہہ کہا ہے کہ چلنے مین داہنے بائین جہکتے جاتے تہے مگر یہہ صحیح نہین ہے کیونکہ یہہ مغرورون کی چال ہے **ت** اس روایت مین خزیرہ کی جگہہ عصیدہ ہے **ف** یعنی عصیدہ تیار کرنیکا حکم دیا عصیدہ کے معنی اوپر گزر چکے **ت** تیسری روایت مین ابن جریج سے یہہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو وضو کرے تو کلی کر **باب** تخليل اللحية ڈاڑہی کے خلال کا بیان **عن** انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا توضأ اخذ كفا من ماء فادخله تحت حنكه فخلل به لحيته وقال هكذا امرني ربي **ترجمه** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو کرتے تو ایک چلو پانی لیکر اُسکو ٹہوڑی کے نیچے لیجاتے اور خلال کرتے ڈاڑہی کا اور فرماتے ایسا ہی حکم کیا مجہکو میرے پروردگار نے **باب** المسح على العمامة عمامہ پر مسح کرنیکا بیان **ف** اکثر علماء کے نزدیک مسح عمامہ پر درست نہین جبتک سر پر مسح نہ کرے مگر امام احمد اور اصحاب حدیث کے نزدیک درست ہے **عن** ثوبان قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم سرية فاصابهم البرد فلما قدموا على رسول الله صلى الله عليه وسلم امرهم ان يمسحوا على العصائب والتساخين **ترجمه** ثوبان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چہوٹا سا لشکر بہیجا اُنکو سردی ہوگئی جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے تو آپ نے اُنکو حکم کیا مسح کرنیکا عماموں اور موزون پر **عن** انس بن مالك قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يتوضأ وعليه عمامة قطرية فادخل يده من تحت العمامة فمسح مقدم راسه فلم ينقض العمامة **ترجمه** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مینے دیکہا وضو کرتے ہوئے اور آپکے سر مبارک پر عمامہ قطریہ کا تہا (قطر ایک بستی ہے وہان کا بنا ہوا) تو آپنے اپنا ہاتہہ عمامہ کے نیچے لیجا کر سر کے سامنے کیجانب مسح کیا اور عمامہ کو نہ توڑا **باب** في غسل الرجل پاؤن دہونیکا بیان **عن** المستورد بن شداد قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا توضأ يدلك اصابع رجليه بخنصره **ترجمه** مستورد ابن شداد سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا جب وضو کرتے تہے تو اپنی پاؤن کی انگلیون کو ملتے تہے

چھنگلیا سے **ف** امام احمد کی روایت مین ہی خلال کرتے تہے **باب** المسح علی الخفین **ف** موزون پر مسح کرنیکا بیان - اہلسنت نے اسکے جواز پر اتفاق کیا ہے اور ابن عبد البر نے کہا کہ مین نے کسی سے اسکا انکار نہین دیکھا مگر امام مالک سے ایک روایت مین انکار منقول ہے پر وہ روایت صحیح نہین ہے اور احادیث مسح علی الخفین کی متواتر ہین کرخی نے کہا جو اسکے جواز کا قایل نہ ہو اسپر کفر کا خوف ہے - امام مالک کے نزدیک اس مسح کی کوئی مدت مقرر نہین ہے جبتک موزے نہ اتارے مسح کرتا چلا جاوے اور جمہور علماء کے نزدیک مسافر کیواسطے تین دن رات اور مقیم کے واسطے ایک دن رات تک درست ہے پہر اتار کر پانون دہونا چاہے **عن** المغیرة بن شعبة یقول عدل رسول الله صلی الله علیه وسلم وانا معه فی غزوة تبوك قبل الفجر فعدلت معه فاناخ النبی صلی الله علیه وسلم فتبرز ثم جاء فسکبت علی یده من الاداوة فغسل کفیه ثم غسل وجهه ثم حسر عن ذراعیه فضاق کما جبته فادخل یدیه فاخرجهما من تحت الجبة فغسلهما الی المرفق ومسح براسه ثم توضا علی خفیه ثم رکب فاقبلنا نسیر حتی نجد الناس فی الصلوة قد قدموا عبد الرحمن بن عوف فصلی بهم حین کان وقت الصلوة ووجدنا عبد الرحمن وقد رکع بهم رکعة من صلوة الفجر فقام رسول الله صلی الله علیه وسلم فصف مع المسلمین فصلی وراء عبد الرحمن بن عوف الرکعة الثانیة ثم سلم عبد الرحمن فقام رسول الله صلی الله علیه وسلم فی صلوته ففزع المسلمون فاکثروا التسبیح لانهم سبقوا النبی صلی الله علیه وسلم بالصلوة فلما سلم رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لهم قد اصبتم او قد احسنتم **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راستہ چہوڑ کر ایک طرف کو چلے غزوہ تبوک مین قبل فجر کے مین بہی آپ کے ساتہہ چلا آپنے اونٹ بٹہایا اور پاخانہ پھرا پہر آئے تو مین نے چہاگل سے پانی ڈالا آپکے ہاتہہ پر آپنے دونون پہونچون کو دہویا پہر منہہ کو دہویا پہر آپ نے دونون ہاتہہ آستین سے نکالنا چاہے مگر آستینین تنگ تہین اسواسطے آپ نے جبے کے نیچے سے ہاتہہ نکال لئے اور دونون ہاتہون کو دہویا کہنیون تک اور مسح کیا سر پر اور مسح کیا موزون پر پہر سوار ہوئے اور ہم چلے جب ہم آئے تو ہم نے لوگون کو نماز پڑہتے ہوئے پایا اور انہون نے امام بنایا تہا عبد الرحمن بن عوف کو اور عبد الرحمن نے نماز شروع کر دی تہی معمولی وقت پر (یعنی جسوقت آپ نماز فجر کی پڑہا کرتے تہے وہ وقت آیا تو صحابہ نے نماز شروع کر دی) اور ایک رکعت پڑہ چکے تہے فجر کی دو رکعتون مین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانون کے ساتہہ صف مین شریک ہوئے اور ایک رکعت عبد الرحمن بن عوف کے پیچہے پڑہی پہر عبد الرحمن نے سلام پہیرا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رکعت جو باقی رہ گئی تہی پڑہنے کو کہڑے ہوئے مسلمان گہبرا گئے اسوجہہ سے کہ انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے نماز پڑہ لی تو انہون نے تسبیح کہنی شروع کی **ف** اس خیال سے کہ شاید ہماری نماز نہ ہوئی ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشارہ کر دین ہم پہر آپ کے پیچہے پڑہ لیوین **ت**

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو فرمایا تم نے ٹھیک کیا یا تم نے اچھا کیا ف اس حدیث
سے بہت سے مسایل معلوم ہوئے ایک یہہ کہ جب نماز کا وقت ہو جاوے تو امام کا انتظار لازم نہین ہے
دوسری افضل کی اقتدا اکمتر کے پیچھے درست ہے تیسری پیغمبر کی اقتدا اپنے امتی کے پیچھے درست ہے بزار نے
ابو بکر صدیق سے مرفوعًا روایت کیا کہ کوئی نبی نہین مرا جبتک اسکا امام ایک امتی اسکا نہ ہو گیا چوتھی مسبوق جب
اُٹھے کہ امام سلام پھیر چکے علی ہذا سوا اس مقام کے اور ایک امامت جبرئیل علیہ السلام کی اور کہین ثابت نہین
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کے پیچھے نماز پڑہی ہو عن المغیرة بن شعبة ان رسول الله صلی الله
علیه وسلم توضأ ومسح ناصیته وذکر فوق العمامة وفی روایة اخری ان النبی صلی الله علیه وسلم کان
یمسح علی الخفین وعلی ناصیته وعلی عمامته ترجمہ مغیرہ ابن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے وضو کیا اور مسح کیا پیشانی پر اور اوپر عمامے کے دوسری روایت مین ہے کہ مسح کرتے تھے آپ موزون پر
اور پیشانی پر اور عمامے پر عن المغیرة بن شعبة قال کنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی رکبة ومعی
اداوة فخرج لحاجته ثم اقبل فتلقیته بالاداوة فافرغت علیه فغسل کفیه ووجهه ثم اراد ان یخرج ذراعیه
وعلیه جبة من صوف من جباب الروم ضیقة الکمین فضاقت فادرعهما ادراعًا ثم اهویت الی الخفین لا
نزعهما فقال لی دع الخفین فانی ادخلت القدمین الخفین وهما طاهرتان فمسح علیهما ترجمہ مغیرہ بن شعبہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم تھے چند سوارون مین میرے ساتھ ایک چھاگل تھی
آپ حاجت کو جا کر آئے مین چھاگل لیکر پہونچا اور پانی ڈالا آپ نے دونون پہنچون کو اور منہ کو دہویا پھر بانہین نکالنا چاہین
اور آپ ایک اونی جبہ روم کے جبون مین سے پہنے ہوئے تھے جسکی آستینین تنگ تہین تو ہاتھ آپکے انمین سے نہ نکل سکے
آپ نے نیچے نکال لئے پھر مین جہکا موزے آپکے پانون سے اتار لے کو آپ نے فرمایا چھوڑ دے موزون کو
مینے انکو طہارت پر پہنا ہے ف موزون پر مسح اسوقت درست ہے جب پورا وضو کر کے باوضو انکو پہنے ت پھر
آپ نے موزون پر مسح کیا عن المغیرة بن شعبة قال تخلف رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکر هذه القصة
قال فاتینا الناس وعبد الرحمن بن عوف یصلی بهم الصبح فلما رای النبی صلی الله علیه وسلم اراد ان یتاخر
فاومی الیه ان یمضی قال فصلیت انا والنبی صلی الله علیه وسلم خلفه رکعة فلما سلم قام النبی صلی الله
علیه وسلم فصلی الرکعة التی سبق بها ولم یزد علیها شیئًا قال ابو داود ابو سعید الخدری وابن الزبیر وابن عمر
یقولون من ادرک الفرد من الصلوة علیه سجدتا السهو ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ایکبار پیچھے رہ گئے جماعت سے پھر بیان کیا یہہ سب قصہ بعد اسکے کہا جب ہم آئے تو دیکھا عبد الرحمن بن عوف
لوگون کی امامت کر رہے ہین فجر کی نماز مین جب انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا پیچھے ہٹنا چاہا آپ نے اشارہ

[illegible] مغیرہ نے کہا پہر مین نے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبدالرحمن بن عوف کے پیچہے ایک رکعت
پڑہی جب عبدالرحمن نے سلام پہیرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ رکعت ادا کی جو عبدالرحمن پہلے پڑہ چکے تہے
اور کچہہ زیادہ نہین کیا - ابوداؤد نے کہا جو شخص امام کے ساتہہ طاق رکعتین پاوے (مثلا ایک رکعت یا تین رکعتین)
تو ابوسعید خدری اور ابن الزبیر اور ابن عمر کہتے تہے وہ دو سجدے کرے سہو کے) مگر اکثر علماء کے نزدیک سجدۂ سہو
اس صورت مین لازم نہین آتا عن عبدالرحمن بن عوف یسال بلالا عن وضوء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال کان
یخرج یقضی حاجته فآتیه بالماء فیتوضأ ویمسح علی عمامته وموقیه ترجمہ عبدالرحمن ابن عوف پوچہتے
تہے بلال رض سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا حال بلال نے کہا پہلے نکلتے تہے حاجت کو جب حاجت سے
ہو آتے پہر مین پانی لاتا آپ وضو کرتے اور مسح کرتے اپنے عمامے اور موزون پر عن ابی زرعة بن عمرو بن جریر ان
جریرا بال ثم توضأ فمسح علی الخفین وقال ما یمنعنی ان امسح وقد رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمسح
قالوا انما کان ذلک قبل نزول المائدة قال ما اسلمت الا بعد نزول المائدة ترجمہ ابوزرعہ بن عمرو سے
روایت ہے کہ جریر بن عبداللہ بجلی نے پیشاب کیا پہر وضو کیا تو مسح کیا موزون پر اور کہا کیا وجہ ہے جو مین مسح نہ کرون
مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسح کرتے دیکہا لوگون نے کہا یہہ فعل آپکا قبل سورہ مایدہ کے اُترنے کے ہوگا
ف کیونکہ سورہ مایدہ آخر مین اُتری ہے اور اسمین پانون دہونیکا حکم ہے ت جریر نے کہا مین تو اسلام لایا
بعد اُترنے سورہ مایدہ کے ف تو یہہ فعل آپ کا لامحالہ بعد سورہ مایدہ کے نزول کے ہوا - اس سے معلوم ہوا
کہ سورہ مایدہ مین جو آیت پانون دہونیکی ہے وہ خاص اُس صورت سے ہے جب پانون مین موزے نہ ہون اگر موزے
ہونگے تو موزون پر مسح درست ہے بدلیل احادیث صحیح متواترہ کے - ابوزرعہ عمرو کے بیٹے ہین اور عمرو جریر بن
عبداللہ بجلی کے بیٹے ہین نام ابوزرعہ کا ہرم ہے یا عمرو یا عبداللہ یا عبدالرحمن یا جریر ثقہ ہین تابعین مین سے اور اُنکے
دادا جریر بن عبداللہ بجلی صحابی مشہور ہین سنہ ۵۱ مین انکا انتقال ہوا یا بعد اسکے عن بریدة بن الحصیب الاسلمی
ان النجاشی اهدی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خفین اسودین ساذجین فلبسهما ثم توضأ ومسح علیهما
ترجمہ بریدہ رض سے روایت ہے کہ نجاشی (بادشاہ حبشہ) نے ہدیہ بہیجے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو موزے
سادے سیاہ آپ نے اُنکو پہنا پہر وضو کیا اور مسح کیا اُن موزون پر - کہا ابوداؤد نے اس حدیث کو صرف بصرہ والون
نے نقل کیا ہے عن المغیرة بن شعبة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسح علی الخفین فقلت یا رسول اللہ
انسیت قال بل انت نسیت بهذا امرنی ربی ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے مسح کیا موزون پر مین نے کہا یا رسول اللہ آپ بہول گئے آپ نے فرمایا تو بہول گیا مجہکو تو ایسا ہی حکم کیا میرے
مالک نے باب التوقیت فی المسح مسح کی مدت کا بیان عن خزیمة بن ثابت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قال المسح على الخفين للمسافر ثلثة ايام وللمقيم يوم وليلة قال ابو داؤد رواه منصور بن معتمر عن ابراهيم التيمي باسناده قال فيه ولو استزدناه لزادنا **ترجمہ** خزیمہ بن ثابت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موزون کے مسح کی مدت مسافر کو تین دن کی دی اور مقیم کو ایک دن کی دوسری روایت مین یون ہے کہ اگر ہم آپ سے زیادہ مدت مانگتے تو آپ زیادہ دیتے **عن** ابي بن عمارة قال يحيى بن ايوب وكان قد صلى مع رسول الله صلى الله عليه وسلم القبلتين انه قال يا رسول الله امسح على الخفين قال نعم قال يوما قال يوما قال ويومين قال ويومين قال وثلاثة قال نعم وما شئت **ترجمہ** ابی بن عمارہ سے روایت ہے یحیی ابن ایوب نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (اور انہون نے دونون قبلون کیطرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ نماز پڑہی تہی) یا رسول اللہ مین مسح کرون موزون پر آپ نے فرمایا ہان پہر یحیی نے کہا ایکدن تک آپنے کہا ایکدن تک پہر یحیی نے کہا دو دن تک آپنے کہا دو دن تک پہر یحیی نے کہا تین دن تک آپنے کہا ہان تین دن تک اور جہانتک تو چاہے کہا ابو داؤد نے دوسری روایت مین یہہ ہے کہ یحیی نے سات روز تک کہا اور آپ ہان فرمائے گئے اور یہی کہے گئے جہانتک تو چاہے لیکن اس حدیث کی اسناد مین اختلاف ہے اور یہہ روایت قوی نہین **ف** بلکہ صحیح وہی ہے جو مسلم نے شریح بن ہانی سے روایت کیا کہ مینے حضرت علی رض سے پوچہا موزون پر مسح کرنیکو انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن اور تین راتین مسافر کیواسطے مقرر کین اور ایک دن رات مقیم کے لئے اور روایت کیا اثرم نے سنن مین اور ابن خزیمہ اور دارقطنی نے ابوبکرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی مسافر کے لئے مسح کرنیکی تین دن تین رات تک اور مقیم کو ایک دن ایک رات تک جب وضو کرکے موزے پہنے ہون خطابی نے کہا اسکی اسناد صحیح ہے - ترمذی اور نسائی نے صفوان بن عسال سے روایت کیا کہ جب ہم مسافر ہوتے تہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو حکم کرتے تہے موزے نہ اتارنیکا تین دن تین رات تک مگر جنابت سے لیکن پاءخانہ یا پیشاب یا سونیسے موزے نکالنے کا حکم نہ کرتے کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** المسح على الجوربين جراب پر مسح کرنیکا بیان **ف** قاموس مین ہے جورب کہتے ہین پانون کے لفافہ کو جسکو ہندی مین جراب کہتے ہین مقصود اس سے یہہ ہوتا ہے کہ پانون سردی سے بچے **عن** المغيرة بن شعبة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ ومسح على الجوربين والنعلين **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور مسح کیا جرابون پر اور جوتون پر **ف** مثلاً جوتا جراب کے اوپر ہوگا تو مسح کیا ان دونون پر یا مراد یہہ ہے کہ علیحدہ علیحدہ مسح کیا کبہی جرابون پر مسح کیا کبہی جوتون پر - کہا ابو داؤد نے عبد الرحمن بن مہدی اس حدیث کو بیان نہین کرتے تہے (اس لئے کہ یہہ منکر ہے) مشہور مغیرہ سے یہہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسح کیا

سنے مسح کیا موزون کے ظاہر پر چوتہی روایت مین یون ہے مین تلوون کا مسح پانون کے اوپر کے مسح سے
بہتر جانتا ہون یہانتک کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے اوپر مسح کرتے دیکہا وکیع نے کہا یعنی موزون کے
اوپر پانچوین روایت مین عبد خیر سے یون ہے مینے حضرت علی کو دیکہا انہون نے وضو کیا تو دونو پانون کے اوپر
کی جانب دہوئے اور کہا اگر مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے نہ دیکہا ہوتا آخر حدیث تک عن
المغیرۃ بن شعبۃ قال وضأت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ تبوک فمسح اعلی الخفین واسفلہما ترجمہ
مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے مینے وضو کرایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غزوہ تبوک مین تو آپ نے مسح کیا موزون
کے اوپر اور نیچے کہا ابو داود نے یہہ حدیث منقطع ہے ثور نے اس حدیث کو رجاء بن حیوۃ سے نہین سنا
ف ترمذی نے کہا یہہ حدیث معلول ہے اور کہا پوچہا مینے ابا زرعہ اور محمد ابن اسمعیل بخاری سے اس حدیث کا
حال ان دونون نے کہا یہہ حدیث صحیح نہین ہو

باب فی الانتضاح شرمگاہ پر پانی چہڑک لینے کا بیان

ف وضو کے بعد تہوڑا سا پانی پاجامہ کے میانی پر چہڑک لیوے تاکہ قطرے کا وسواس جاتا رہے یہہ وسوسہ
دور کرنیکی عمدہ تدبیر ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو سکہلائی عن سفیان بن الحکم الثقفی
او الحکم بن سفیان الثقفی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا بال یتوضأ وینتضح ترجمہ سفیان
بن حکم یا حکم بن سفیان سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پیشاب کرتے وضو کرکے پانی چہڑک لیتے
(اپنی شرمگاہ پر) کہا ابو داود نے بعضون نے حکم بن سفیان کہا ہے بعضون نے سفیان بن حکم
کہا ہے ف ابن حبان نے کہا اسکے دونون نام ہین اور راوی چوک گئے ہین اسکے نام مین اور اسکے باپ کے
نام مین منذری نے کہا اختلاف ہو کہ اس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی یا نہین ابن عبد البر نے کہا اس
سے ایک ہی حدیث مروی ہے وہ بہی مضطرب الاسناد ہو خطابی نے کہا مراد یہان پانی چہڑکنے سے یہہ ہو کہ پانی
سے استنجا کرنا کیونکہ صحابہ اکثر ڈہیلون پر اکتفا کرتے تہے بعضون نے کہا مراد یہہ ہو کہ بعد استنجا کے تہوڑا سا پانی
شرمگاہ پر چہڑک لینا وسوسہ دور کرنیکے لئے نووی نے کہا جمہور علماء نے یہی مراد لیا ہے عن مجاہد عن رجل
من ثقیف عن ابیہ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بال ثم نضح فرجہ ترجمہ مجاہد نے روایت
کیا ایک شخص ثقفی سے وہ حکم بن سفیان ہے اس نے اپنے باپ سے سنا وہ کہتا تہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو دیکہا آپ نے پیشاب کیا پہر پانی چہڑکا اپنی شرمگاہ پر عن الحکم او ابن الحکم عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم بال ثم توضأ ونضح فرجہ ترجمہ حکم بن سفیان یا سفیان بن حکم سے روایت ہو انہون نے اپنے باپ سے
سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب کیا پہر وضو کیا اور پانی چہڑکا شرمگاہ پر ف احمد اور دارقطنی نے روایت
کیا زید بن حارثہ سے کہ اوائل زمانہ وحی مین جبرئیل آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور وضو سکہایا اور نماز سکہائی

تو جب وضو سے فارغ ہوئے ایک چلو پانی لیکر شرمگاہ پر چھڑک لیا **باب** ما یقول الرجل اذا توضأ وضوء کے بعد کیا دعا پڑہے عن عقبة بن عامر قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدام انفسنا نتناوب الرعایة رعایة ابلنا فکانت علیّ رعایة الابل فروحتها بالعشی فادرکت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب الناس فسمعته یقول ما منکم من احد یتوضأ فیحسن الوضوء ثم یقوم فیرکع رکعتین یقبل علیهما بقلبه ووجهه الا قد اوجب فقلت بخ بخ ما اجود هذه فقال رجل من بین یدی التی قبلها یا عقبة اجود منها فنظرت فاذا هو عمر بن الخطاب فقلت ما هی یا ابا حفص قال انه قال آنفا قبل ان تجیٔ ما منکم من احد یتوضأ فیحسن الوضوء ثم یقول حین یفرغ من وضوءه اشهد ان لا اله الا اللہ وحده لا شریک له وان محمدا عبده ورسوله الا فتحت له ابواب الجنة الثمانیة یدخل من ایها شاء **ترجمہ** عقبہ بن عامر سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنا کام آپ کرتے تھے باری باری اونٹ چراتے تھے یعنی اپنے اونٹوں کو ایکدن میری باری تھی مین انکو لیکر چلا تیسرے پہر کو مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ خطبہ پڑھ رہے ہین مینے سنا آپ فرماتے تھے کوئی تم مین ایسا نہین ہے جو وضو کرے اچھی طرح (تمام آداب و سنن سے) پھر کھڑے ہو کر دو رکعتین پڑہے دل لگا کر نگاہ نیچے کئے ہوئے **ف** یعنی دل کو بھی متوجہ رکھے اور موتھہ کو بھی ادھر اُدھر نہ پھیرے نیچے دیکھتا رہے غرض یہہ ہے کہ قلب سے بھی خشوع و خضوع ہو اور اعضا سے بھی **ف** مگر جنت اسکے واسطے واجب ہو جاتی ہے مین نے کہا واہ واہ کیا اچھا نسخہ ہے ایک شخص میرے سامنے تھا وہ بولا اے عقبہ اس سے پہلے جو آپ نے بیان کیا وہ اس سے بھی بڑھ کے تھا مینے دیکھا تو وہ عمر بن خطاب تھے مینے پوچھا وہ کیا ہے اے ابا حفص (کنیت ہے حضرت عمرؓ کی) اُنہون نے کہا ابھی تیرے آنیسے پیشتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مین سے کوئی ایسا نہین ہے جو وضو کرے اچھی طرح پھر وضو سے فارغ ہو کر کہے اشهد ان لا اله الا اللہ وحده لا شریک له وان محمدا عبده ورسوله **ف** اللهم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطهرین تو مذی **ف** مگر قیامت کے روز اسکے واسطے آٹھون دروازے جنت کے کہلے ہون گے جس دروازے سے چاہے جاوے **ف** نسائی اور حاکم کی روایت مین اتنا اور ہے سبحانک اللهم وبحمدک اشهد ان لا اله الا انت استغفرک واتوب الیک پوری دعا کے معنے یہہ ہین گواہی دیتا ہون مین اس بات کی کہ نہین ہے کوئی معبود سچا سوائے اللہ جل جلالہ کے وہ اکیلا ہے اُسکا کوئی شریک نہین (نہ ذات مین نہ صفات مین نہ اوسکا سا کسی کو علم ہے نہ اُسکی سی کسیکو قدرت ہے نہ اُسکی طرح کوئی سنتا ہے نہ اُسکی طرح کوئی دیکھتا ہے) اور بیشک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُسکے بندے ہین اور اسکے بہیجے ہوئے ہین اے خدا تو مجھہ کو توبہ کرنیوالون مین سے اور پاک ہونیوالون مین سے کر تو خود پاک ہے ہر عیب سے اے میرے مالک شکر ہے تیرا مین گواہی دیتا ہون اس بات

کی سوا تیرے کوئی سچا معبود نہین ہے اور تجہہ سے معافی چاہتا ہون اور توبہ کرتا ہون تجہہ سے۔ دوسری روایت مین ابو داؤد کے اونٹون کے چرانیکا ذکر نہین ہے اور اتنا اور زیادہ ہے کہ اچہی طرح وضو کرے پہر اپنی آنکہہ آسمان کیطرف اُٹہاوے اور کہے اشہدان لا الہ الا اللہ آخر تک ف آنکہہ آسمان کیطرف اُٹہاوے کیونکہ ہمارا مالک اور مولا اللہ جل جلالہ آسمانون کے اوپر عرش پر ہے اُسکی طرف توجہہ ہوجاوے باب الرجل یصلی الصلوات بوضوء واحد کئی نمازون کو ایک وضو سے پڑہنے کا بیان عن ابی اسد محمد بن عمرو قال سألت انس بن مالک عن الوضوء فقال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتوضأ لکل صلوۃ وکنا نصلی الصلوات بوضوء واحد ترجمہ محمد بن عمرو نے پوچہا انس بن مالک رض سے وضو کا حال اُنہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لئے وضو کرتے تہے اور ہم لوگ کئی نمازون کو ایک وضو سے پڑہا کرتے تہے عن بریدۃ بن الحصیب الاسلمی قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الفتح خمس صلوات بوضوء واحد ومسح علی خفیہ فقال له عمر انی رایتک صنعت شیئا لم تکن تصنعه قال عمدا صنعته ترجمہ بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے روز پانچ نمازون کو ایک وضو سے پڑہا اور مسح کیا موزون پر حضرت عمر رض نے اُن سے کہا مینے آج آپکو وہ کام کرتے دیکہا جو کبہی آپ نہین کرتے تہے (یعنی ایک وضو سے کئی نماز پڑہنا حالانکہ ہمیشہ آپ ہر ایک نماز کے لئے وضو کرتے تہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مینے جان بوجہہ کر یہہ کام کیا ہے (تاکہ میری اُمت پر آسانی ہو) باب تفریق الوضوء وضو مین کہین خشک رہ جانیکا بیان عن انس ان رجلا جاء الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد توضأ وترک علی قدمه مثل موضع الظفر فقال له رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارجع فاحسن وضوءک ترجمہ انس رض سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس وضو کئے اور ایک ناخون برابر اُس نے سوکہا چہوڑ دیا تہا اپنے پاؤن مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوٹ جا اچہی طرح وضو کر کہا ابو داؤد نے یہہ حدیث معروف نہین ہے صرف ابن وہب نے اسکو روایت کیا اور حضرت عمر رض سے بہی ایسا ہی مروی ہے اُسمین یہہ ہے لوٹ جا اچہی طرح وضو کر عن بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رای رجلا یصلی وفی ظہر قدمه لمعة قدر الدرہم لم یصبہا الماء فامرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یعید الوضوء والصلوۃ ترجمہ بعض صحابہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکہا نماز پڑہتے ہوئے اور اُسکے پاؤن مین ایک درہم برابر سوکہا رہ گیا تہا آپنے اُسکو حکم کیا وضو اور نماز لوٹانے کا ف اِس حدیث کی اسناد ضعیف ہے باب اذا شک فی الحدث جب وضو ٹوٹنے مین شک ہو تو کیا کرے عن عبد اللہ بن زید بن عاصم المازنی شکی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الرجل یجد الشیء فی الصلوۃ حتی یخیل الیه

فقال لا ينفتل حتى يسمع صوتا او يجد ريحا ترجمہ عبد اللہ بن زید نے شکایت کی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے آدمی کو کبھی نماز میں ایسا شبہ ہوتا ہے گویا وضو اسکا ٹوٹ گیا ہے آپ نے فرمایا نماز نہ توڑے جب
تک آواز نہ سنے یا بو نہ سونگھے عن ابی هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا كان احدكم
في الصلوة فوجد حركة في دبره احدث اولم يحدث فاشكل عليه فلا ينصرف حتى يسمع صوتا او يجد ريحا
ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو نماز میں
سرین کے اندر کچھ حرکت معلوم ہو پھر یقین نہ ہو کہ وضو ٹوٹا یا نہ ٹوٹا تو وہ نماز نہ توڑے جب تک آواز نہ سنے یا بو نہ سونگھے

باب الوضوء من القبلة عورت کو بوسہ لینے سے وضو نہیں ٹوٹتا عن عائشة ان النبي صلى الله عليه
وسلم قبلها ولم يتوضأ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو پیار کیا
پھر وضو نہیں کیا۔ کہا ابو داؤد نے یہ حدیث منقطع ہے ابراہیم تیمی نے حضرت عائشہ سے نہیں سنا عن
عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم قبل امرأة من نسائه ثم خرج الى الصلوة ولم يتوضأ قال عروة
فقلت لها من هي الا انت فضحكت ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اپنی کسی بی بی کو بوسہ دیا پھر نماز کو نکلے اور وضو نہیں کیا عروہ نے کہا میں نے حضرت عائشہ سے کہا وہ بی بی
کون ہوگی سوا تمہارے تو وہ ہنسنے لگیں۔ کہا ابو داؤد نے یحیی بن سعید القطان نے ایک شخص سے
کہا تو مجھ سے نقل کر یہ دونوں حدیثیں ضعیف ہیں ایک تو یہ حدیث اعمش کی حبیب سے بوسہ کے باب میں دوسری
مستحاضہ کے باب میں ثوری نے کہا حبیب نے ہم سے صرف عروہ مزنی سے حدیث بیان کی یعنی عروہ بن
زبیر سے کوئی حدیث بیان نہیں کی۔ کہا ابو داؤد نے لیکن حمزہ زیات نے حبیب سے انہوں نے عروہ بن الزبیر سے
انہوں نے عائشہ سے ایک حدیث صحیح نقل کی ہے

باب الوضوء من مس الذكر ذکر کے چھونے سے
وضو ٹوٹ جانیکا بیان عن عروة بن الزبير يقول دخلت على مروان بن الحكم فذكرنا ما يكون منه الوضوء
فقال مروان ومن مس الذكر فقال عروة ما علمت ذلك فقال مروان اخبرتني بسرة بنت صفوان انها
سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من مس ذكره فليتوضأ ترجمہ عروہ بن الزبیر سے
روایت ہے میں مروان بن الحکم (جو حاکم تھا مدینہ کا پھر آخر میں خلیفہ ہو گیا بنی امیہ میں سے تھا) پاس گیا اور ہم نے
بیان کیا ان چیزوں کو جن سے وضو ٹوٹتا ہے مروان نے کہا مس ذکر سے بھی عروہ نے کہا یہ مجھے معلوم نہیں
مروان نے کہا مجھے بسرہ بنت صفوان نے خبر دی اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے
آپ جو مس کرے اپنے ذکر کو وہ وضو کرے ف یہی قول ہے احمد اور شافعی اور مالک کا اور حق یہ ہے
کہ یہ حکم استحبابا ہے نہ وجوبا اور وضو نہ کرنا رخصت ہے

باب الرخصة في ذلك ذکر کے چھونے سے وضو نہ ٹوٹنے کا بیان

عن طلق بن علي قال قدمنا على نبي الله صلى الله عليه وسلم فجاء رجل كانه بدوي فقال يا نبي الله
ما ترى في مس الرجل ذكره بعد ما يتوضأ فقال هل هو الا مضغة منه او قال بضعة منه ترجمہ
طلق بن علی سے روایت ہے ہم آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اتنے مین ایک شخص آیا گویا بدو تہا اور پوچہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ای نبی اللہ کے کیا کہتے ہو تم جب کوئی شخص چہوے اپنے ذکر کو بعد وضو کے
آپنے فرمایا نہین ہے ذکر مگر ایک ٹکڑا یا ٹکڑہ اوسکے بدن کا ف یعنی جیسے اور بدن چہونیسے وضو نہین جاتا ویسے
ہی ذکر کے بہی چہونیسے وضو نہین جاتا۔ محدثین نے اختلاف کیا ہے اس مقام پر بعضون نے بسرہ کی حدیث
کو ترجیح دی ہے بعضون نے طلق کے حدیث کو (وللناس فیما یعشقون مذاہب) ہر ایک آدمی کا جدا جدا مسلک
اور طریقہ ہے عامل بالحدیث کو گنجایش ہے وسعت اور راحت کیوقت بسرہ کی حدیث پر عمل کرے وقت اور
ضرورت کیوقت طلق کی حدیث پر چلے۔ صحابہ بہی مختلف رہے اس مسئلے مین بعض قایل تہے اس امر کے کہ مس ذکر
سے وضو لازم ہے جیسے جابر اور ابو ہریرہ اور ام حبیبہ اور عبد اللہ بن عمر اور زید بن خالد اور ابن عباس وغیرہم بعض
کہتے تہے وضو لازم نہین آتا جیسے حضرت علی اور عبد اللہ بن مسعود رض اور عمار اور حذیفہ وغیرہم راضی ہو اللہ ان سب سے

باب الوضوء من لحوم الابل اونٹ کی گوشت کہانیسے وضو لازم ہونیکا بیان

عن البراء بن عازب قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الوضوء من لحوم الابل فقال توضأوا منها وسئل عن لحوم الغنم
فقال لا تتوضأوا منها وسئل عن الصلوة في مبارك الابل فقال لا تصلوا في مبارك الابل فانها من الشياطين
وسئل عن الصلوة في مرابض الغنم فقال صلوا فيها فانها بركة ترجمہ براء ابن عازب سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا اونٹ کی گوشت کہا کر وضو کرنیسے آپ نے فرمایا وضو کرو اس سے
اور سوال ہوا بکری کے گوشت کہا کر وضو کرنیسے آپ نے فرمایا نہ وضو کرو اس سے اور سوال ہوا اونٹون کے
بیٹہنے کی جگہہ مین نماز پڑہنے سے آپنے فرمایا نماز نہ پڑہو اونٹون کے بیٹہنے کی جگہہ مین وہ شیطانون کی جگہہ ہے
ف یعنی اونٹ شریر ہوتے ہین ایسا نہ ہو یہ نماز پڑہتا ہو وہ اوٹہین حرکت کرین یہ دب جاوے یا مار کہاوے ت
اور سوال ہوا بکریون کے رہنے کی جگہہ مین نماز پڑہنے سے آپ نے فرمایا نماز پڑہو وہان وہ برکت کی جگہہ ہے

باب الوضوء من مس اللحم النيء وغسله کچے گوشت چہونیسے یا کچے گوشت دہونیسے وضو لازم نہ ہونیکا بیان

عن ابي سعيد ان النبي صلى الله عليه وسلم مر بغلام وهو يسلخ شاة فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم
تنح حتى اريك فادخل يده بين الجلد واللحم فدحس بها حتى توارت الى الابط ثم مضى فصلى للناس ولم يتوضأ
قال ابو داؤد زاد عمرو في حديثه يعني لم يمس ماء ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گذرے ایک لڑکے
پر جو کہال اوتار رہا تہا ایک بکری کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو ہٹ جا مین بتاتا ہون آپ نے اپنا ہاتہہ

کہال اور گوشت کے اندر ڈالا اتنا کہ بغل تک چلا گیا پہر آپ چلے اور نماز پڑہائی اور وضو نہ کیا عمرو کی روایت مین اتنا زیادہ ہے یعنی پانی سے نہ دہویا **باب** ترك الوضوء من مس المیتة مُردے کو چہو کر وضو نہ کرنیکا بیان

عن جابر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم مر بالسوق داخلا من بعض العالیة والناس کنفتیه فمر بجدی اسك میت فتناوله فاخذ باذنیه ثم قال ایکم یحب ان هذا له وساق الحدیث **ترجمہ** جابر سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بازار مین گئے آرہے تہے عالیہ کے دیہات سے **ف** عالیہ وہ گانو ہین جو مدینہ کے اطراف ہین بلندی کیطرف **ف** اور دونون طرف لوگ آپ کے ساتہہ تہے راہ مین ایک بکری کا بچہ دونون کان پیوستہ ملا آپنے اسکے کان پکڑ کر اُسکو اُٹہایا اور فرمایا کون شخص تم مین سے اسکو لینا چاہتا ہے اور بیان کیا آخر حدیث تک **ف** صحیح مسلم مین پوری حدیث یون ہے حضرت نے فرمایا تم مین سے کون چاہتا ہے کہ یہہ بکری کا بچہ مردہ چہوٹے کان والا اُسکو ایک درم کے بدلے مین ملے صحابہ نے کہا ہم نہین چاہتے کہ یہہ ہمکو کسی چیز کے بدلے مین ملے اور ہم کیا کرین گے اسکو حضرت نے فرمایا کیا چاہتے ہو کہ یہہ تمکو ملے اصحاب نے کہا خدا کی قسم اگر زندہ ہوتا تو اسمین عیب تہا کہ اسکے کان نہایت چہوٹے ہین یا ملے ہوئے ہین یا مفقود ہین یا کٹے ہوئے ہین تو بہلا اب کیا حال ہوگا جب وہ مُردہ ہے اسمین جان نہین حضرت نے فرمایا خدا کی قسم مقرر دنیا خدا کے نزدیک اِس سے زیادہ تر ذلیل اور خوار ہے یعنی اگر تم مُردار سے پرہیز کرتے ہو تو دُنیا سے زیادہ تر کنارہ کرو اسواسطے کہ دُنیا خدا کے نزدیک مُردار سے بہی زیادہ تر ذلیل اور ناپاک ہے ۞ تمام ہوا پارہ پہلا سنن ابوداوُد کے بتیس پارون مین سے شکر ہی اللہ جل جلالہ کا اب شروع ہوتا ہی پارہ دوسرا اُسکے فضل اور انعام پر اعتماد کرکے ۞

تم الجزء الاول ویتلوه الجزء الثانی من فیض الطیب رحمه الله

فہرست ابواب پارۂ اول سنن ابو داؤد علیہ الرحمۃ

الجزء الثانی (پارہ دوسرا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب فی ترک الوضوء مما مست النار آگ کی پکی ہوئی چیز کہانیسے وضو لازم نہ آنا **ف** ابتداے اسلام مین یہہ حکم تہا کہ آگ سے جو چیز پکے اُسکے کہانیسے وضو جاتا رہتا تہا بعد اُسکے یہہ حکم منسوخ ہوگیا مگر اونٹ کے گوشت کہانیسے وضو بعض علماء کے نزدیک لازم آتا ہے امام احمد کا مذہب یہی ہے **عن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکل کتف شاۃ ثم صلی ولم یتوضأ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کے دست کا گوشت کہایا پہر نماز پڑہی اور وضو نہ کیا **عن** المغیرۃ بن شعبۃ قال ضفت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلۃ فامر بجنب فشوی واخذ الشفرۃ فجعل یحز لی بہا منہ قال فجاء بلال فاذنہ بالصلوۃ قال فالقی الشفرۃ وقال مالہ تربت یداہ وقام یصلی زاد الانباری وکان شاربی وفی فقصہ لی علی سواک او قال اقصہ لک علی سواک **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے مین مہمان گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک رات آپ نے حکم کیا بکری کی ایک ران بہوننے کا وہ بہونی گئی اور آپ چہری لیکر میرے لئے گوشت کاٹ رہے تہے اتنے مین بلال آئے اور نماز کے واسطے بلایا آپنے چہری ڈالدی اور کہا کیا ہوگیا اُسکو خاک آلودہ ہون ہاتہ اُسکے اور کہڑے ہوکر نماز پڑہنے لگے انباری کی روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ میری موچہین بڑہ گئی تہین آپ نے ایک مسواک مونچہون کے تلے رکہکر انکو کتر دیا **عن** ابن عباس قال اکل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتفا ثم مسح یدہ بمسح کان تحتہ ثم قام فصلی **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دست کا گوشت پہر پونچہ لیا اپنا ہاتہ فرش سے جو اُسکے نیچے بچہا ہوا تہا پہر کہڑے ہوکر نماز پڑہنے لگے **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم انتہش من کتف ثم صلی ولم یتوضأ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دست مین سے کچہہ گوشت کہایا پہر نماز پڑہی اور وضو نہ کیا **عن** جابر بن عبد اللہ یقول قربت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم خبزا ولحما فاکل ثم دعا بوضوء فتوضأ بہ ثم صلی الظہر ثم دعا بفضل طعامہ فاکل ثم قام الی الصلوۃ ولم یتوضأ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے روٹی اور گوشت پیش کیا آپ نے کہایا بعد اُسکے وضو کا پانی منگوایا اور وضو کیا پہر نماز پڑہی ظہر کی بعد نماز کے جو کہانا تہا اُسکو منگایا اور کہایا پہر کہڑے ہوکر نماز پڑہی اور وضو نہین کیا **عن** جابر قال کان آخر الامرین من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترک الوضوء مما غیرت النار **ترجمہ** جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اخیر فعل یہہ تہا کہ آگ کی

۵۔ پانی کے ساتھ وضو کرنے کا حکم ... ان کو کہانے سے [illegible] عبد اللہ بن عبد اللہ [illegible]

پکی ہوئی چیز ون سے وضو نہین کرتے تہے کہا ابوداؤد نے یہہ خلاصہ ہو حدیث اول کا **عن** عبید
بن ثمامة المرادی قال قدم علینا مصر عبد الله بن الحارث بن جزء من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم
فسمعته یحدث فی مسجد مصر قال لقد رأیتنی سابع سبعة او سادس ستة مع رسول الله صلی الله
علیه وسلم فی دار رجل فمر بلال فناداه بالصلاة فخرجنا فمررنا برجل وبرمته علی النار فقال رسول
الله صلی الله علیه وسلم اطابت برمتك قال نعم بابی انت وامی فتناول منها بضعة فلم یزل یعلکها
حتی احرم بالصلاة وانا انظر الیه **ترجمہ** عبید بن ثمامة المرادی سے روایت ہو کہ عبد اللہ بن حارث
بن جزء مصر مین ہمارے پاس آئے وہ حدیث بیان کر رہے تہے مسجد مین انہون نے کہا مجہہ سمیت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ سات آدمی تہے یا چہہ ایک گہر مین اتنے مین بلال آئے اور نماز کے واسطے بلایا ہم جب نکلے
راستہ مین ایک شخص پر گذرے جسکی ہانڈی آگ پر چڑہی ہوئی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کیا تیری ہانڈی پک گئی وہ بولا ہان میرے باپ اور مان آپ پر فدا ہون آپ نے اس گوشت مین سے
ایک ٹکڑا لیا اور اسکو چباتے رہے یہان تک کہ تکبیر کہی نماز کی اور مین دیکہہ رہا تہا **باب** التشدید فی ذلك
آگ کی پکی ہوئی چیز سے وضو لازم ہونا **عن** ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
الوضوء مما انضجت النار **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو لازم
ہوتا ہے اس کہانیسے جو آگ سے پکایا جاوے **عن** ابی سفیان بن سعید بن المغیرة انه دخل علی
ام حبیبة فسقته قدحا من سویق فدعا بماء فتمضمض فقالت یا ابن اختی الا توضأ ان النبی صلی الله علیه وسلم
قال توضؤا مما غیرت النار او قال مما مست النار **ترجمہ** ابی سفیان بن سعید بن مغیرہ سے روایت ہے
وہ ام المومنین ام حبیبہ پاس گئے انہون نے ایک پیالہ ستو کا انکو پلایا پہر ابو سفیان نے پانی منگا کر کلی
کی ام حبیبہ نے کہا وضو کیون نہین کرتا اے بہانجے میرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو کرو ان
کہانون سے جو آگ سے پکے ہون **باب** فی الوضوء من اللبن دودہ پی کر کلی کرنیکا بیان **عن** ابن عباس
ان النبی صلی الله علیه وسلم شرب لبنا فدعا بماء فتمضمض ثم قال ان له دسما **ترجمہ** ابن عباس سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودہ پیا پہر پانی منگا کر کلی کی اور فرمایا اسمین چکنائی ہوتی ہے
باب الرخصة فی ذلك اس باب مین رخصت کا بیان **عن** انس بن مالك یقول ان رسول الله
صلی الله علیه وسلم شرب لبنا فلم یمضمض ولم یتوضأ وصلی قال زید دلنی شعبة علی هذا الشیخ **ترجمہ**
انس بن مالک کہتے تہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودہ پیا پہر نہ کلی کی اور نہ وضو کیا اور نماز پڑہی
ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دودہ پیکر کلی کرڈالنا بہتر ہے اگر نہ کرے تو بہی درست ہے —

باب الوضوء من الدم خون نکلنے سے وضو نہ ٹوٹنے کا بیان **عن** جابر قال خرجنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم یعنی فی غزوة ذات الرقاع فاصاب رجل امرأة رجل من المشرکین فحلف ان لا انتهی حتی اهریق دما فی اصحاب محمد فخرج یتبع اثر النبی صلی الله علیه وسلم فنزل النبی صلی الله علیه وسلم منزلا فقال من رجل یکلؤنا فانتدب رجل من المهاجرین ورجل من الانصار فقال کونا بفم الشعب قال فلما خرج الرجلان الی فم الشعب اضطجع المهاجری وقام الانصاری یصلی واتی الرجل فلما رأی شخصه عرف انه ربیئة للقوم فرماه بسهم فوضعه فیه فنزعه حتی رماه بثلاثة اسهم ثم رکع وسجد ثم انتبه صاحبه فلما عرف انهم قد نذروا به هرب ولما رأی المهاجری ما بالانصاری من الدم قال سبحان الله الا انبهتنی اول ما رمی قال کنت فی سورة اقرؤها فلم احب ان اقطعها **ترجمہ** جابر بن عبداللہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے غزوہ ذات الرقاع میں ایک شخص نے کسی مشرک کی عورت کو مار ڈالا اس نے قسم کھائی میں باز نہ آؤں گا جبتک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی کو قتل نہ کروں گا تو وہ ڈھونڈھنے نکلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نشان پر اور آپ ایک منزل میں اترے اور فرمایا کون ہماری حفاظت کریگا ایک شخص مہاجر اور ایک انصاری مستعد ہوئے آپ نے فرمایا جاؤ گھاٹی کے سرے پر رہو دونوں آدمی گھاٹی کے سرے پر پہنچے وہاں جاکر مہاجر لیٹ رہے اور انصاری کھڑے ہوکر نماز پڑھنے لگے وہ شخص آیا اور اس نے دیکھا کہ یہ چوپایہ محافظ ہے قوم کا اس نے ایک تیر مارا وہ لگا اونہوں نے نکال لیا یہانتک کہ اس نے تین تیر مارے اسوقت اونہوں نے رکوع اور سجدہ کرکے اپنے ساتھی کو ہوشیار کیا جب اس شخص کو معلوم ہوگیا کہ یہ لوگ ہوشیار ہوگئے تو وہ بھاگ گیا مہاجر نے انصاری سے پوچھا تو نے پہلے تیر میں کیوں مجھے ہوشیار نہیں کیا انصاری بولا میں ایک سورت پڑھ رہا تھا میرا جی نہ چاہا توڑنے کو **ف** سبحان اللہ نماز میں اگر خشوع خضوع ہو تو ایسا ہو جب ادنی ادنی صحابیوں کا یہ حال تھا تو جانے صحابہ کی نماز کیسی ہوگی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خون نکلنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی نہ وضو ٹوٹتا ہے **باب** فی الوضوء من النوم سونے سے وضو نہ ٹوٹنے کا بیان **عن** عبداللہ بن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم شغل عنها لیلة فاخرها حتی رقدنا فی المسجد ثم استیقظنا ثم رقدنا ثم استیقظنا ثم رقدنا ثم خرج علینا فقال لیس احد ینتظر الصلوة غیرکم **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکدن دیر کی عشا کی نماز میں یہانتک کہ ہم سو رہے مسجد میں پھر جاگے پھر سو رہے پھر جاگے پھر سو رہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور فرمایا سوا تمہارے اور کوئی نماز کا انتظار نہیں کرتا **ف** پھر آپ نے نماز پڑھی عشا کی اور صحابہ نے بھی پڑھی مگر وضو نہ کیا **عن** انس قال کان

اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینتظرون العشاء الآخرۃ حتی تخفق رؤسہم ثم یصلون ولا یتوضؤن
ترجمہ انس رض سے روایت ہے کہ تھے صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انتظار کرتے تھے عشا کی نماز کا یہانتک
کہ جہک جاتے تھے سر اونکے (یعنی بیٹھے بیٹھے سو جاتے تھے) پہر نماز پڑہتے تھے اور وضو نہین کرتے تھے
عن انس بن مالک قال اقیمت صلوٰۃ العشاء فقام رجل فقال یا رسول اللہ ان لی حاجۃ فقام یناجیہ
حتی نعس القوم او بعض القوم ثم صلی بہم ولم یذکر وضوء ا ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے
کہ عشا کی نماز کی تکبیر ہوئی اتنے مین ایک شخص کہڑا ہوا اور بولا یا رسول اللہ مجہے آپ سے کچہ کہنا ہے اور آپ سے
سرگوشی کرنے لگا یہانتک کہ بعض لوگ سو گئے پہر آپ نے نماز پڑہی اُن لوگون کے ساتہہ اور وضو کا ذکر نہین
کیا عن ابن عباس ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کان یسجد وینام وینفخ ثم یقوم فیصلی ولا یتوضأ
قال فقلت لہ صلیت ولم تتوضأ وقد نمت فقال انما الوضوء علی من نام مضطجعا زاد عثمان وھناد فانہ اذا
اضطجع استرخت مفاصلہ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے
تہے اور سو جاتے تہے یہانتک کہ خراٹون کی آواز آتی تہی پہر نماز پڑہتے تہے اور وضو نہین کرتے تہے ایک بار
مینے کہا آپنے نماز پڑہی اور وضو نہین کیا حالانکہ آپ سو گئے تہے آپ نے فرمایا وضو اُس شخص پر لازم آتا ہے جو
کروٹ لیکر سو جاوے عثمان اور ہناد کی روایت مین اتنا زیادہ ہے کیونکہ جب کروٹ پر لیٹ کر سوویگا تو اُسکے
جوڑ ڈہیلے ہو جاوینگے ف اور احتمال ہوگا وضو ٹوٹ جانیکا اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ سو نیسے وضو نہین ٹوٹتا
مگر چونکہ سونے مین احتمال ہے حدث ہو جانیکا اسواسطے وضو لازم آتا ہے یہہ جب ہے کہ کروٹ پر سووے لیٹ کر یا چت
سووے۔ اگر بیٹہے بیٹہے یا کہڑے کہڑے یا رکوع یا سجدے مین سو جاوے تو وضو نہ ٹوٹیگا۔ کہا ابو داؤد نے وضو
اُس شخص پر ہے جو کروٹ لیکر سو جاوے یہہ حدیث منکر ہے ف یعنی اور ثقات نے ایسا نقل نہین کیا ت
نہین روایت کیا اسکو مگر یزید دالانی نے قتادہ سے اور حدیث مین سے اول عبارت ایک جماعت نے ابن عباس
سے روایت کی مگر اُنمین یہہ مضمون نہین ہے ابن عباس نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم محفوظ تہے اُس خواب سے
جیسا لوگ خواب کرتے ہین ف یعنی جسطرح لوگون کو غفلت ہو جاتی ہے سونے مین ویسی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو نہ ہوتی تہی ت اور حضرت عایشہ نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری دونون آنکہین سوتی
ہین پر دل نہین سوتا شعبہ نے کہا قتادہ نے ابو العالیہ سے صرف چار حدیثین سنی ہین ایک حدیث یونس بن
متی دوسری حدیث ابن عمر صلوٰۃ مین تیسری حدیث القضاۃ ثلثۃ چوتھی حدیث ابن عباس حدثنی رجال مرضیون
منہم عمر وارضاھم عندی عمر ف اور یہہ حدیث بہی قتادہ عن ابی العالیہ سے ہے تو یہہ دوسرا نقص ہوا اس حدیث
مین کہ منقطع ہے ت کہا ابو داؤد نے مین نے یہہ حدیث یزید دالانی کی احمد بن حنبل سے بیان کی انہون نے

سبب جھڑک دیا اس معاملے کو برا سمجھ کر **ف** اس خیال سے کہ یہ حدیث موضوع نہ ہو تو اسکے بیان مین گناہ لازم
آوے **ف** اور کہا مزید والانی کو کیا ہوا جو اصحاب قتادہ پاس گیا اور کچھہ اعتبار نہین کیا اس حدیث کا **عن**
علی بن ابیطالب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکاء السہ العینان فمن نام فلیتوضأ **ترجمہ**
علی ابن ابیطالب سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقعد کا ڈاٹ گویا آنکھین ہین (یعنی جبتک
آدمی جاگتا ہے تو خبردار رہتا ہے اور مقعد اپنے اختیار مین رہتا ہے) جو شخص سو جاوے وہ وضو کرے
باب فی الرجل یطاء الاذی برجلہ آدمی نجاستون پر چلکر جاوے تو کیا حکم ہے **عن** شقیق قال قال
عبداللہ کنا لا نتوضأ من موطیٔ ولا نکف شعرا ولا ثوبا **ترجمہ** شقیق سے روایت ہے عبداللہ بن مسعود نے کہا
ہم نہین دہوتے تہے پاؤن راہ مین چلکر (یعنی اسی طرح نماز پڑھ لیتے پاؤن نہ دہوتے سبحان اللہ ہمارے دین مین
کیا آسانی ہے) اور نہین سمیٹتے تہے بالون کو اور نہ کپڑون کو نماز مین (گرد و غبار سے بچانیکے لئے) **باب** من یحدث
فی الصلوٰۃ نماز مین وضو ٹوٹ جانیکا بیان **عن** علی بن طلق قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذا فسا احدکم فی الصلوٰۃ فلینصرف فلیتوضأ ولیعد الصلوٰۃ **ترجمہ** علی بن طلق سے روایت ہے
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پہسکی مارے کوئی تم مین سے نماز مین تو چاہیئے کہ لوٹے اور وضو کرے
اور اعادہ کرے نماز کا **باب** فی المذی مذی کے بیان مین **ف** منی وہ پانی ہے جو انزال کے
وقت نکلتا ہے اور اُس سے شہوت کم ہو جاتی ہے اور مذی وہ رطوبت ہے جو بوسہ و کنار اور دواعی جماع
کے وقت سر ذکر پر ظاہر ہوتی ہے اور اس سے شہوت تیز ہو جاتی ہے اور ودی وہ پانی ہے جو
بعد پیشاب کے یا قبل پیشاب کے کبہی نکل آتا ہے **عن** علی قال کنت رجلا مذاء فجعلت اغتسل حتی تشقق
ظہری فذکرت ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم او ذکر لہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تفعل اذا رایت
المذی فاغسل ذکرک وتوضأ وضوءک للصلوٰۃ فاذا فضخت الماء فاغتسل **ترجمہ** حضرت علی سے روایت
ہے میری مذی بہت نکلا کرتی تہی تو مین غسل کیا کرتا یہانتک کہ پیٹ پہٹ گئی (یعنی پانی کی سردی سے
نہاتے نہاتے پشت کی کہال ترخ گئی جیسے ہاتہہ پاؤن سردی مین پہٹ جاتے ہین) تو مین نے یہہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا یا کسی اور نے آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا نہ کر جب مذی نکلے تو ذکر کو دہو ڈال اور وضو کر لے
جیسے نماز کیواسطے وضو کرتے ہین اور جب منی نکلے تو البتہ غسل کر **عن** المقداد بن الاسود ان علی بن
ابیطالب رضی اللہ عنہ امرہ ان یسال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الرجل اذا دنا من اہلہ
فخرج منہ المذی ماذا علیہ فان عندی ابنتہ وانا استحیی ان اسالہ قال المقداد فسالت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک فقال اذا وجد احدکم ذلک فلینضح فرجہ ولیتوضأ وضوءہ للصلوٰۃ

ترجمہ حضرت علی رض نے مقداد بن اسود کو حکم کیا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو اگر کوئی شخص اپنی بی بی پاس جاوے اور مذی نکل آوے تو کیا کرے کیونکہ میرے نکاح مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی ہین (حضرت فاطمہ زہرا رض) اسوجہہ سے مجھے شرم آتی ہے آپ سے یہہ مسئلہ پوچھتے مین مقداد نے کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ مسئلہ پوچھا آپ نے فرمایا جب کسیکو تم مین سے ایسا ہو (یعنی مذی نکل آوے) تو اپنی شرمگاہ کو دہو ڈالے اور وضو کرلے جیسا نماز کے لئے وضو ہوتا ہے دوسری روایت مین یون ہے آپ نے فرمایا اپنی شرمگاہ اور فوطون کو دہو ڈالے اور ابن اسحاق کی روایت مین فوطون کا ذکر نہین ہے عن سهل بن حنيف قال كنت القى من المذى شدة وكنت اكثر منه الاغتسال فسالت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ذلك فقال انما يجزيك من ذلك الوضوء قلت يا رسول الله فكيف بما يصيب ثوبي منه قال يكفيك بان تاخذ كفا من ماء فتنضح بها من ثوبك حيث ترى انه اصابه ترجمہ سہل بن حنیف سے روایت ہے مجھے مذی سے بڑی تکلیف ہوتی تھی مین اکثر نہایا کرتا تھا آخر مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکو پوچھا آپ نے فرمایا مذی نکلنے سے وضو کرنا کافی ہے مین نے کہا یا رسول اللہ کپڑے مین جو لگ جاوے اُسکو کیا کرون آپ نے فرمایا ایک چلو پانی لیکر اُس پر چھڑک دے جہان پر تجھے معلوم ہو مذی لگ گئی ہے عن عبد الله بن سعد الانصاری قال سالت رسول الله صلى الله عليه وسلم عما يوجب الغسل وعن الماء يكون بعد الماء فقال ذاك المذى وكل فحل يمذى فتغسل من ذلك فرجك وانثييك وتوضأ وضوءك للصلاة ترجمہ عبد اللہ بن سعد الانصاری سے روایت ہے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کس چیز سے غسل واجب ہوتا ہے اور جو پانی بعد نہانے کے ذکر مین سے نکل آوے تو کیا کرے آپ نے فرمایا اُسی کو مذی کہتے ہین ہر نر کی مذی نکلتی ہے جب مذی نکلے تو اپنی شرمگاہ اور فوطون کو دہو ڈال اور وضو کرلے جیسے نماز کیواسطے وضو ہوتا ہے عن حرام بن حكيم عن عمه انه سال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما يحل من امراتى وهى حائض قال لك ما فوق الازار وذكر مؤاكلة الحائض ايضا وساق الحديث ترجمہ حرام بن حکیم نے اپنے چچا سے روایت کیا اُنہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا جب میری بی بی حائضہ ہو تو مجھے کیا درست ہے آپ نے فرمایا تہہ بند سے اوپر تجھے درست ہے ف یعنی بوسہ اور کنار اور مساس چہاتیون وغیرہ کا درست ہے جماع درست نہین ہے ف اور بیان کیا حائضہ کو ساتھہ کہانا کہلانے کا اور ذکر کیا آخر حدیث تک عن معاذ بن جبل قال سالت رسول الله صلى الله عليه وسلم عما يحل للرجل من امراته وهى حائض قال ما فوق الازار والتعفف عن ذلك افضل ترجمہ معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا مرد کو عورت سے کیا فائدہ اٹھانا درست ہے جب وہ حائضہ ہو آپ نے فرمایا تہہ بند

اوپر منہ اوٹھانا درست ہی اور اس سے بہی بچنا افضل ہے کہا ابوداؤد نے یہہ حدیث قوی نہین ہی
راسکی اسنادمین بقیۃ بن الولید ہے اور وہ ضعیف ہی) **باب** فی الاکسال ذکر کو فرج کے اندر ڈالنے
سے غسل واجب ہوتا ہی یا نہین **عن** ابی بن کعب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما جعل ذلک
رخصۃ للناس فی اول الاسلام لقلۃ الثیاب ثم امر بالغسل ونہی عن ذلک **ترجمہ** ابی بن کعب سے روایت ہے
ابتدائے اسلام مین یہ رخصت تہی کہ اگر کوئی دخول کرے اور انزال نہ ہو تو غسل واجب نہ ہوتا تہا کپڑون کی
کمی کیوجہہ سے پہر حکم ہوا غسل کا دخول سے اور منع کیا گیا غسل نہ کرنے سے **ف** پہلے یون کہا کرتے تہے انما الماء
من الماء غسل جب ہے کہ منی نکلے بعد اسکے یہہ حکم منسوخ ہو ایا خاص ہوا احتلام سے بیداری کی حالت مین
دخول ہوتی ہی غسل واجب ہوتا ہے اگرچہ انزال نہ ہو اور حدیث مذکور مین جو رخصت مذکور کی علت قلت ثیاب
بیان کی گئی ہے وہ سمجہہ مین نہین آتی ہے فلیتامل فیہ **عن** ابی بن کعب ان الفتیا التی کانوا یفتون ان الماء
من الماء کانت رخصۃ رخصہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بدء الاسلام ثم امر بالاغتسال بعد
ترجمہ ابی بن کعب کہتے تہے یہہ جو فتوی دیا کرتے تہے نہانا واجب ہوتا ہی کہ منی نکلے ایک رخصت تہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی دی ہوئی ابتدائے اسلام مین پہر آپنے حکم کیا غسل کرنیکا بعد اسکے (بمجرد دخول کے اگرچہ
انزال نہ ہو) **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قعد بین شعبہا الاربع والزق الختان
بالختان فقد وجب الغسل **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مرد بیٹہہ
جاوے عورت کی چارون شاخون مین (یعنی دو پنڈلیان اور دو رانون کے درمیان) اور مرد کا ختنہ عورت
کے ختنہ سے ملجاوے (یعنی حشفہ فرج کے اندر چلا جاوے) تو غسل واجب ہوگیا **عن** ابی سعید الخدری
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الماء من الماء وکان ابوسلمۃ یفعل ذلک **ترجمہ** ابوسعید خدری
سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی پانی سے ہی (یعنی غسل واجب ہوتا ہے پانی نکلنے سے)
اور ابوسلمہ ایسا ہی کرتے تہے **ف** انکے نزدیک اس حکم کا نسخ ثابت نہین ہوا اور بعض صحابہ اسی طرف گئے ہین
جیسے سعد بن ابی وقاص وغیرہ **باب** فی الجنب یعود جنب غسل سے پہلے دوسرا جماع کرسکتا ہی **عن** انس
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طاف ذات یوم علی نسائہ فی غسل واحد **ترجمہ** انس سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن اپنی تمام عورتون کے پاس ہو کر آئے ایک ہی غسل سے **باب**
الوضوء لمن اراد ان یعود جو شخص جنب ہو اور پہر جماع کا ارادہ کرے تو وضو کر لیوے **عن** ابی رافع ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم طاف ذات یوم علی نسائہ یغتسل عند ہذا وعند ہذا قال فقلت یا رسول اللہ الا تجعلہ غسلا
واحدا قال ہذا ازکی واطیب واطہر **ترجمہ** ابورافع سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایکدن اپنی

تمام عورتوں پاس گئے ہر ایک کے پاس غسل کرتے تھے میں نے کہا یا رسول اللہ آپ سب سے فارغ ہو کر ایک بار
غسل کیوں نہیں کر لیتے آپ نے فرمایا یہ پاکیزہ ہے اور بہتر ہے اور نہایت پاک ہے یعنی ہر ایک جماع کے بعد
غسل کرنا۔ کہا ابو داؤد نے یہ حدیث انس کی اس سے زیادہ صحیح ہے **عن** ابی سعید الخدری عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اتی احدکم اهله ثم بدا له ان یعاود فلیتوضا بینهما وضوءا **ترجمہ** ابو سعید
خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے اپنی بی بی سے صحبت کر کے
پھر دوبارہ صحبت کرنا چاہے تو وضو کر لیوے **باب** الجنب ینام جنب اگر غسل سے پہلے سونا چاہے تو کیا کرے
عن عبد اللہ بن عمر انه قال ذکر عمر بن الخطاب لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انه تصیبه الجنابة
من اللیل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توضأ واغسل ذکرک ثم نم **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت
ہے حضرت عمر رض نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ مجھے رات کو نہانے کی حاجت ہوتی ہے آپ نے
فرمایا وضو کر لیا کر اور شرمگاہ دھو لیا کر پھر سو رہا کر **باب** الجنب یاکل جنب کھانا کھاوے **عن** عائشة
قالت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اراد ان ینام وهو جنب توضأ وضوءه للصلاة **ترجمہ**
حضرت ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے کا قصد فرماتے حالت جنابت
میں تو وضو کر لیتے جیسے نماز کے لئے وضو کرتے ہیں۔ دوسری روایت میں یوں ہے واذا اراد ان یاکل وهو جنب
غسل یدیه جب ارادہ فرماتے کھانے کا حالت جنابت میں تو دونوں ہاتھ دھو ڈالتے **باب** من قال الجنب
یتوضأ جنب کو کھاتے وقت یا سوتے وقت وضو کرنا چاہیے **عن** عائشة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
کان اذا اراد ان یاکل او ینام توضأ تعنی وهو جنب **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانے کا یا سونے کا قصد کرتے تو وضو کر لیتے یعنی حالت جنابت میں **عن** عمار بن
یاسر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رخص للجنب اذا اکل او شرب او نام ان یتوضأ **ترجمہ** عمار بن یاسر
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی جنب کو کھاتے یا پیتے یا سوتے وقت وضو کر لینے کی
یعنی اگر غسل نہ ہو سکے تو وضو کر کے کھانا یا پینا سو رہنا درست ہے۔ کہا ابو داؤد نے (یہ اسناد منقطع ہے) یحیی
بن یعمر اور عمار بن یاسر کی بیچ میں ایک شخص اور ہے اور حضرت علی رض اور عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن عمرو
کہتے تھے جنب جب کھانے کا قصد کرے تو وضو کر لیوے **باب** فی الجنب یؤخر الغسل جنب نہانے
میں دیر کر سکتا ہے **عن** غضیف بن الحارث قال قلت لعائشة ارایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کان یغتسل من الجنابة فی اول اللیل او فی آخره قالت ربما اغتسل فی اول اللیل وربما اغتسل فی آخره قلت اللہ اکبر
الحمد للہ الذی جعل فی الامر سعة قلت ارایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یوتر اول اللیل ام فی آخره

قالت ربما اوتر فی اول اللیل و ربما اوتر فی اخرہ قلت اللہ اکبر الحمد للہ الذی جعل فی الامر سعۃ قلت ارایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یجھر بالقران ام یخفت بہ قالت ربما جھر بہ و ربما خفت قلت اللہ اکبر الحمد للہ الذی جعل فی الامر سعۃ

ترجمہ غضیف بن حارث سے روایت ہے مین نے حضرت عایشہ سے کہا کیا تمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے جنابت کا غسل کرتے ہوئے اول شب مین یا آخر شب مین حضرت عایشہ نے کہا کبھی آپ غسل کرتے اول شب مین اور کبھی غسل کرتے آخر شب مین مین نے کہا اللہ اکبر شکر ہی اوس خدا کا جس نے کام آسان کیا پھر مین نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول شب مین وتر پڑہتے یا آخر شب مین حضرت عایشہ نے کہا کبھی آپ وتر پڑہتے تھے اول شب مین اور کبھی آخر شب مین مین نے کہا اللہ اکبر شکر ہے اوس خدا کا جس نے کام آسان کیا پھر مین نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قران پکار کر پڑہتے یا آہستہ پڑہتے حضرت عایشہ نے کہا کبھی پکار کر پڑہتے اور کبھی آہستہ پڑہتے مین نے کہا اللہ اکبر شکر ہے اوس خدا کا جس نے کام آسان کیا عن علی بن ابی طالب رض عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تدخل الملائکۃ بیتا فیہ صورۃ ولا کلب ولا جنب ترجمہ علی ابن ابی طالب رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اوس گھر مین نہین جاتے جسمین صورت ہو یا کتا یا جنب ہو ف خطابی نے کہا مراد فرشتون سے رحمت اور برکت کے فرشتے ہین نہ حفاظتی فرشتے کیونکہ وہ کسی وقت مین جدا نہین ہوتے - اس حدیث سے جنب کو غسل مین دیر کرنا ممنوع ہوا مگر مراد یہہ ہی جو عادت سے زیادہ دیر کرے یا نماز ترک کرے اور کئی دنون تک جنب رہا کرے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل مین تاخیر کی ہے - اور کتے سے مراد وہ کتا ہی جو شکاری نہو اور جانورون اور کھیتون کے محافظت کی بھی نہو ورنہ درست ہی اور صورت سے مراد وہ تصویر ہے جو مجسم ہو یا غیر مجسم کسی دیوار یا چھت یا کپڑے پر اور بعضون نے خاص کیا ہی مجسم سے عن عایشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینام وھو جنب من غیر ان یمس ماء ترجمہ حضرت عایشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو رہتے جنابت کی حالت مین بغیر نہائے ہوئے بھی ابوداود نے مجھسے حسن بن علی واسطی نے بیان کیا کہا سنا مین نے یزید بن ہارون سے وہ کہتے تھے یہ حدیث وہم ہے ابی اسحاق سے ف ترمذی نے کہا من غیر ان یمس آدیہہ غلطی ہے ابی اسحاق سبیعی کی

باب فی الجنب یقرأ

جنب کلام اللہ نہ پڑہے عن عبد اللہ بن سلمۃ قال دخلت علی علی رض انا و رجلان رجل منا و رجل من بنی اسد احسب فبعثھما علی رض وجھا و قال انکما علجان فعالجا عن دینکما ثم قام فدخل

المخرج ثم خرج فدعا بماء فاخذ منه حفنة فتمسح بها ثم جعل يقرأ القرآن فانكروا ذلك فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يخرج من الخلاء فيقرئنا القرآن ويأكل معنا اللحم ولم يكن يحجبه وقال يحجزه عن القرآن شئ ليس الجنابة ترجمہ عبد اللہ بن سلمہ سے روایت ہے میں حضرت علی رضی کے پاس آیا اور دو آدمی میری ساتھ اور تھے ایک بنی اسد میں سے شاید اور ایک ہم میں سے حضرت علی نے ان دونو آدمیوں کو ایک طرف بھیجا اور کہا تم قوی ہو زور آور تو قوت کروا پنے دین کی لئے بعد اوس کے پاخانہ کو گئے پھر وہاں سے آن کر پانی منگوایا اور ایک چلو سے منہ پونچھ کر قرآن پڑھنے لگے لوگوں نے ہمکو برا جانا جب حضرت علی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاخانہ سے نکلکر ہمکو قرآن پڑھاتے اور ہمارے ساتھ گوشت کھاتے اور کوئی امر آپ کو نہ روکتا قرآن سے سوا جنابت کے باب فی الجنب یصافح جنب مصافحہ کرے عن حذیفة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لقیه فاهوی الیه فقال انی جنب فقال ان المسلم لا ینجس ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون سے ملے تو اون کے طرف جھکے یعنے مصافحہ کرنے کو یا ملنے کو۔ حذیفہ نے کہا میں جنب ہوں آپ نے فرمایا مسلمان نجس نہیں ہوتا یا مسلمان نجس نہیں ہے ف یعنی جنابت نجاست حکمی ہے اوس سے آدمی کا بدن یا پسینا نجس نہیں ہو سکتا اسی واسطے جنب کے ساتھ ملنا بیٹھنا کھانا درست ہے عن ابی هریرة قال لقینی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی طریق من طرق المدینة وانا جنب فاختنست فذهبت فاغتسلت ثم جئت فقال این کنت یا ابا هریرة قال قلت انی کنت جنبا فکرهت ان اجالسک علی غیر طهارة فقال سبحان اللہ ان المسلم لا ینجس قال وفی حدیث بشر ثنا حمید حدثنی بکر ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے ملے راہ میں مدینہ کے اور میں جنب تھا تو میں پیچھے ہٹ گیا اور چلا گیا غسل کرکے پھر آیا آپنے پوچھا تو کہاں تھا اے ابو ہریرہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں جنب تھا تو مجھے برا معلوم ہوا کہ آپ پاس بیٹھوں بغیر طہارت کے آپنے فرمایا سبحان اللہ مسلمان نجس نہیں ہوتا ف اور کافر نجس ہے لیکن مراد کافر کی نجاست سے نجاست معنوی ہے نہ ظاہری بدلیل قول اللہ جل جلالہ کے انما المشرکون نجس کیونکہ اگر نجس حقیقی ہوتا تو اللہ یوں فرماتا فلا تمسوهم یعنے اون سے مت لگو [illegible] گے مسجد حرام کے جیسے دوسری آیت میں بتوں کو نجس فرمایا [illegible] اجتنبوا قول الزور اور خمر اور قمار اور انصاب اور ازلام کو رجس کہا تیسری [illegible] رجس من عمل الشیطان فاجتنبوه۔ اگر کافر [illegible] بھی پاک نہ ہوتا حالانکہ وہ صرف اسلام سے پاک ہو جاتا

پر بعض علما کے نزدیک مشرک حقیقۃً نجس ہے جیسے سور ابن عباس سے بھی ایسا ہی منقول ہے اور حسن بصری سے مروی ہے جو مشرک سے مصافحہ کرے وہ وضو کرے بخاری مسلم نے روایت کیا عمران بن حصین سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اونکے اصحابون نے وضو کیا ایک مشرکہ عورت کے پکھال سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوت کہائی یہودیہ کی اور آپ قبول کرتے تھے کافرون کی دعوت اور تحفون کو واللہ اعلم **باب** الجنب یدخل المسجد جنب مسجد مین نجاوے **عن** عائشۃ تقول جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ووجوہ بیوت اصحابہ شارعۃ فی المسجد فقال وجھوا ھذہ البیوت عن المسجد ثم دخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولم یصنع القوم شیئا رجاء ان ینزل فیہم رخصۃ فخرج الیہم بعد فقال وجھوا ھذہ البیوت عن المسجد فانی لا احل المسجد لحائض ولا جنب **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے تو دیکہا اصحاب کے گہرون کے رخ مسجد کے طرف ہین - یعنی دروازے اون گہرون کے مسجد کی طرف ہین تاکہ ہر وقت جلدی سے مسجد کو جاسکین اور ایک رخ والے دوسری رخ والے مکانون مین مسجد سے ہو کر چلے جاوین - آپ نے فرمایا ان گہرون کا رخ مسجد سے پہیر دو پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور لوگون نے ابہی تک کچہہ نہین کیا تہا اس امید سے کہ شاید اون کے باب مین رخصت نازل ہو جب آپ دوبارہ آئے تو آپ نے فرمایا ان گہرون کا رخ مسجد کے طرف سے پہیر دو کیونکہ مسجد کو مین حلال نہین کرتا حایضہ اور جنب کے واسطے **ف** اور جب گہرون کا رخ مسجد کے طرف ہوگا تو لوگ خواہ مخواہ اور عورتین مسجد مین سے ہو کر ایک گہر سے دوسرے گہرون کو جاوینگی **باب** فی الجنب یصلی بالقوم وھو ناس جنب بہولے سے نماز پڑہانے کو کہڑا ہو جاوے تو کیا کرے **عن** ابی بکرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل فی صلوۃ الفجر فاومی بیدہ ان مکانکم ثم جاء وراسہ یقطر فصلی بہم **ترجمہ** ابو بکرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز شروع کردی پہر ہاتہہ سے اشارہ کیا تم سب اپنی جگہہ پر رہو (اور آپ چلے گئے گہر مین) پہر آئے اور بالون سے آپ کے پانی ٹپک رہا تہا - آپ نہانا بہول گئے تہے اسواسطے نہا کر آئے - بعد اسکے آپ نے نماز پڑہائی - دوسری روایت مین یہہ ہے کہ آپ تکبیر تحریمہ کہہ چکے تہے پہر جب آپ نے دوبارہ آنکر نماز پڑہائی اور نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا مین بہی آدمی ہون مجہے نہانے کی حاجت تہی تیسری روایت مین یون ہے ابو ہریرہ سے کہ آپ کہڑے ہوئے مصلی پر اور ہمنے انتظار کیا تکبیر کا اتنے مین آپ چلے اور فرمایا تم اسی طرح جیسے رہو

چوتھی روایت مین یون ہے کہ آپ نے تکبیر کہہ لی پھر اشارہ کیا لوگون کو بیٹھہ جاؤ آپ گئے اور غسل کرکے آئے اور امام مالک نے اس حدیث کو عطاء بن یسار سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نماز کی تکبیر کہی آخر حدیث تک عن ابی ھریرۃ قال اقیمت الصلوٰۃ وصف الناس صفوفھم فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اذا قام فی مقامہ ذکر انہ لم یغتسل فقال للناس مکانکم ثم رجع الی بیتہ فخرج علینا ینطف رأسہ قد اغتسل ونحن صفوف وھذا لفظ ابن حرب وقال عیاش فی حدیثہ فلم نزل قیاما ننتظرہ حتی خرج علینا وقد اغتسل ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نماز کہڑی ہوئی اور لوگون کی صفین باندہ لین اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے جب اپنے مقام مین کہڑے ہوئے تو آپ کو یاد آیا مین نے غسل نہین کیا آپ نے لوگون سے کہا تم یہین جمے رہو پہر آپ گہر مین گئے جب گہر سے آئے تو نہا کر آئے آپ کے سر مبارک سے پانی ٹپک رہا تہا اور ہم صف باندہے کہڑے تہے یہہ ابن حرب کی روایت ہے عیاش کی روایت مین یون ہے ہم اوسیطرح کہڑے کہڑے آپ کا انتظار کرتے رہے جبتک آپ نکلے تو غسل کرکے نکلے باب فی الرجل یجد البلۃ فی منامہ آدمی سوکر جب اوٹھے اور ازار مین تری دیکہے تو غسل کرے عن عایشۃ قالت سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الرجل یجد البلل ولا یذکر احتلاما قال یغتسل وعن الرجل یری انہ قد احتلم ولا یجد البلل قال لا غسل علیہ فقالت ام سلیم المرأۃ تری ذلک اعلیہا غسل قال نعم انما النساء شقایق الرجال ترجمہ حضرت عایشہ سے روایت ہے پوچہے گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے ایک شخص بیدار ہوکر تری دیکہے اور خواب یاد نہو آپ نے فرمایا غسل کرے اور ایک شخص کو خواب یاد ہو مگر تری نہ دیکہے آپ نے فرمایا اوسپر غسل نہین ہے ام سلیم نے کہا یا رسول اللہ اگر عورت بہی ایسا ہی مرد کے دیکہے (یعنے اوسکو بہی احتلام ہو اور تری پاوے) کیا غسل اوسپر لازم ہوتا ہے آپنے فرمایا ہان عورتین تو جوڑا ہین مردون کی ف یعنی مثل مردون کے ہین خلقت اور طبیعت مین کیونکہ عورت مرد ہی سے پیدا ہوئی ہے اصل خلقت اور ابتدای آفرینش مین باب المرأۃ تری ما یری الرجل عورت کو احتلام ہونیکا بیان عن ام سلیم الانصاریۃ وھی ام انس بن مالک قالت یا رسول اللہ ان اللہ عزوجل لا یستحیی من الحق ارأیت المرأۃ اذا رأت فی النوم ما یری الرجل اتغتسل ام لا قالت عایشۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم نعم فلتغتسل اذا وجدت الماء قالت عایشۃ فاقبلت علیہا فقلت لہا اف لک وھل تری ذلک المرأۃ فاقبل علی رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم فقال تربت یمینك یا عایشة ومن این یکون الشبه ترجمہ ام سلیم نے جو ماں ہین انس بن مالک کی کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیشک اللہ جل جلالہ نہین شرم کرتا ہے حق سے کیا اگر عورت بھی سوتے مین ایسا دیکھے جیسا مرد دیکھتا ہے وہ غسل کرے یا نہین آپ نے فرمایا ہان ضرور غسل کرے جب پانی موجود ہو حضرت عایشہ نے کہا مین ام سلیم پاس آئی اور کہا وای ہے تجھکو کیا عورت کو بھی مثل مرد کی احتلام ہوتا ہی اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے (میرا کہنا سنکر) فرمایا مٹی لگی تیرے داہنے ہاتھ کو ای عایشہ **ف** یہہ کلمہ زبان عرب مین موضوع ہی بددعا کے لیئے یعنی تجھپر محتاجی آوی اور فقیری مگر یہان پر مراد بددعا نہین ہے بلکہ تعجب ہے **ف** پہر کہان سے مشابہت ہوتی ہے (بچے کو مان سے) **ف** یعنی کبھی بچہ مان کے مشابہ ہوتا ہی کبھی باپ کے اس سے معلوم ہوا کہ دونون کا نطفہ اوسمین شریک ہوتا ہے جو غالب ہوا بچہ اوسکے مشابہ ہوا یہہ مضمون مسلم کی روایت مین مصرح ہے **باب** مقدار الماء الذی یجزی بہ الغسل جتنا پانی غسل کے لیئے کافی ہے اوس کا بیان **عن** عایشة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یغتسل من اناء واحد ھو الفرق من الجنابة ترجمہ حضرت ام المومنین عایشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے تہے ایک برتن سے وہ فرق ہے جنابت سے **ف** فرق وہ برتن ہے جسمین سولہ رطل پانی آتا ہی اہل حجاز کے تین صاع اوسمین آتے ہین یا بارہ مد قریب ساڑہی سات سیر پانی کے ہوا اسی روپیہ کے سیر سے ۔ اس حدیث سے مراد ہے کہ آپ ایسی برتن سے غسل کیا کرتے جسمین اتنا پانی آتا یہ مقصود نہین کہ اوسے بہر کر پانی سے نہاتے یعنے وہ کل پانی غسل مین صرف کرتے ورنہ منافی ہوگا دوسرے حدیث کی کہ آپ ایک صاع سے غسل کیا کرتے اور ایک مد سے وضو کیا کرتے یا اکثر آپ ایک صاع سے نہاتے ہون گے کبھی کسی وجہ سے ایک فرق سے بہی غسل کرتے ہون گے یا حضرت عایشہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دونون ملکر ایک فرق سے نہاتے ہون گے ۔ جیسے کہا ابوداود نے معمر نے زہری سے اس حدیث کو روایت کیا اوسمین یہ ہے کہ مین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونون ملکر ایک برتن پانی سے غسل کرتے جو فرق کے برابر تہا کہا ابوداود نے ابن عیینہ نے بھی مثل امام مالک کے روایت کیا ہی ۔ کہا ابوداودنے مین نے احمد بن حنبل سے سنا کہتے تھے فرق سولہ رطل کا ہوتا ہے اور صاع ابن ابی ذیب کا پانچ رطل اور تہائی رطل کا تہا (یہی صاع ہی اہل حجاز کا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور یہی مراد ہے صاع سے تمام احادیث مین)

ورجسنے کہا صاع آٹھ رطل ہے وہ غیر محفوظ ہے۔ ابو داؤد نے کہا مین نے امام احمد سے سنا کہتے
تھے جس شخص نے صدقہ فطر ہمارے رطلون سے پانچ رطل اور ثلث رطل دیا اوسنے پورا دیا لوگون
نے کہا صیحانی (ایک قسم کی کھجور ہے مدینے مین) بھاری ہوتی ہے کہا صیحانی بہتر ہے کہا مجھے معلوم
نہین باب فی الغسل من الجنابۃ غسل جنابت کیونکر کرے عن جبیر بن مطعم انھم ذکروا
عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الغسل من الجنابۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اما انا فافیض علی راسی ثلاثا واشار بیدیہ کلتیھما ترجمہ جبیر بن مطعم سے روایت ہے صحابہ
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر کیا غسل جنابت کا آپ نے فرمایا مین تو تین چلو اپنے
سر پر ڈالتا ہون اور دونون ہاتھون سے اشارہ کیا عن عایشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اذا اغتسل من الجنابۃ دعا بشیء نحو الحلاب فاخذ بکفہ فبدا بشق راسہ الایمن ثم الایسر
ثم اخذ بکفیہ فقال بھما علی راسہ ترجمہ ام المومنین عایشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت کرتے تو ایک برتن منگواتے جیسے دودھ نچوڑنے کا برتن پھر پانی
اپنے ہاتھ مین لیکر سر کے داہنے جانب پر پانی ڈالتے پھر بائین جانب پر پھر دونون ہاتھون سے پانی
لیکر بیچ سر پر ڈالتے ف حلاب اس حدیث مین حاء حطی سے ہے جو ایک ظرف کا نام ہے
جسمین اونٹنی کا دودھ نچوڑا جاتا ہے بعضون نے اس سے خوشبو مراد لی ہے چنانچہ بخاری نے ترجمہ
باب مین یہہ بھی ذکر کیا ہے بعضون نے اوسکو جلاب جیم سے کہا ہے واللہ اعلم عن جمیع بن
عمیر احد بنی تیم اللہ بن ثعلبۃ قال دخلت مع امی وخالتی علی عایشۃ رض فسالتہا احدنھما
کیف کنتم تصنعون عند الغسل فقالت عایشۃ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یتوضا وضوءہ للصلوۃ ثم یفیض علی راسہ ثلاث مرات ونحن نفیض علی رءوسنا
خمسا من اجل الضفر ترجمہ جمیع بن عمیر سے روایت ہے کہ مین اپنی ماں اور خالہ کے ساتھ حضرت عایشہ پاس گیا او نمین سے ایک نے حضرت
عایشہ سے پوچھا تم کیونکر غسل کرتی تہین اونہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے وضو
کرتے تھے جیسے نماز کے لیئے وضو کرتے ہین پھر اپنے سر پر تین بار پانی ڈالتے تھے اور ہم پانچ بار ڈالتے
تھے چوٹیون کے سبب سے ف یعنی ہمارے سر پر بال زیادہ ہوتے تھے اور چوٹیان بندہی
رہتین تہین اس وجہ سے ہم پانچ بار پانی ڈالتے تھے تاکہ پانی خوب بالون کی جڑون مین پہونچ
جاوے عن عایشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اغتسل من الجنابۃ قال
سلیمان یبدا فیفرغ من یمینہ علی شمالہ وقال مسدد غسل یدیہ یصب الاناء علی یدہ الیمنی

ثم اتفقا ایغسل فرجہ قال مسدد یفرغ علی شماله وربما کنت عن الفرج ثم یتوضاء وضوءہ للصلوٰۃ ثم یدخل یدیه فی الاناء فیخلل شعرہ حتی اذا رای انه قد اصاب البشرۃ او انقی البشرۃ افرغ علی رأسه ثلاثا فاذا فضل فضلة صبها علیه ترجمہ حضرت ام المومنین عایشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل کرتے جنابت کا یا غسل شروع کرتے تو پہلے داہنے ہاتھ سے بائین پر پانی ڈالتے مسدد کی روایت مین ہے دونو ہاتھ دہوتے برتن کو داہنے ہاتھ پر ڈالتے پھر شرمگاہ دہوتے مسدد کی روایت مین ہے بائین ہاتھ پر پانی ڈالتی کبھی حضرت عایشہ نے شرمگاہ کو کنایہ کے طور پر بیان کیا ہے پھر وضو کرتے تھے جیسے نماز کے لیئے وضو کرتے ہین پھر دونو ہاتھ برتن مین ڈالکر بالون کا خلال کرتے جب آپ کو معلوم ہو جاتا کہ پانی تمام بدن پر پہونچ گیا یا بدن صاف ہو گیا اپنے سر پر تین بار پانی ڈالتے پھر جسقدر پانی بچ رہتا اوسکو اپنے اوپر بہا لیتے عن عایشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اذا اراد ان یغتسل من الجنابۃ بدا بکفیه فغسلها ثم غسل مرافغه وافاض علیه الماء فاذا انقاهما اهوی بهما الی حائط ثم یستقبل الوضوء ویفیض الماء علی راسه ترجمہ حضرت عایشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل کا ارادہ کرتے پہلے دونو پہونچون کو دہوتے پھر جوڑون کو دہوتے (جیسے چڈھی اور کہنیان اور بغلین جہان اکثر میل جم جاتا ہے) یہ اوس صورت مین ہے جب حدیث مین مرافغہ ہو جو جمع ہے رفغ کی اور بعض نسخون مین مرافقہ ہے یعنے کہنیون کو دہوتے مگر پہلا نسخہ صحیح ہے اور اون پر پانی ڈالتے جب وہ صاف ہو جاتے اونکو دیوار پر ملتے پھر وضو شروع کرتے اور اپنے سر پر پانی ڈالتے عن عایشۃ قالت لان شئتم لاریتکم اثر ید رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فی الحائط حیث کان یغتسل من الجنابۃ ترجمہ حضرت عایشہ نے کہا اگر تم چاہو تو مین تمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کا نشان تبلا دون دیوار مین جہان آپ غسل کیا کرتے تھے جنابت کا عن میمونۃ قالت وضعت للنبی صلی اللہ علیه وسلم غسلا یغتسل به من الجنابۃ فاکفا الاناء علی یدہ الیمنی فغسلها مرتین او ثلاثا ثم صب علی فرجه فغسل فرجه بشماله ثم ضرب بیدہ الارض فغسلها ثم مضمض واستنشق وغسل وجهه ویدیه ثم صب علی راسه وجسدہ ثم تنحی ناحیة فغسل رجلیه فناولته المندیل فلم یاخذہ وجعل ینفض الماء عن جسدہ فذکرت ذلک لابراهیم فقال کانوا لا یرون بالمندیل باسا ولکن کانوا یکرهون العادۃ ترجمہ ام المومنین میمونہ رض سے روایت ہے مین نے رسول اللہ

بالغین المعجمۃ

صلی اللہ علیہ وسلم کے لیئے نہانے کا پانی رکھا جنابت سے نہانے کے واسطے آپ نے برتن کو جھکا کر داہنے
ہاتھ پر پانی ڈالا دو بار یا تین بار اوسکو دہویا پہر اپنی شرمگاہ پر پانی ڈالا اور بائین ہاتھ سے شرمگاہ
کو دہویا پہر اپنا بایان ہاتھ زمین پر ملکر دہویا پہر کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا اور منہہ اور ہاتھ دہوئے
پہر اپنے سر پر اور سارے بدن پر پانی بہایا بعد اوسکے اوس مقام سے جدا ہوکر اپنے پانون دہوئے
مین نے کپڑا دیا بدن پونچھنے کو آپ نے نہ لیا ف اس لیئے کہ پونچھنا افضل ہے یا جلدی کی لیئے
یا وقت گرمی کا تہا تراوٹ اوس وقت اچہی معلوم ہوتی ہوگی یا اوس کپڑے مین کچھہ شبہہ ہوگا نجاست
کا اس سے پونچھنے کی ممانعت ثابت نہین ہوتی ف اور اپنے بدن سے پانی جہاڑنے لگے
اعمش کہتے ہین مین نے ابراہیم سے یہہ بیان کیا انہون نے کہا صحابہ کپڑے سے بدن پونچھنا برا
نہین سمجھتے تہے لیکن اسکی عادت کرلینا برا جانتے تہے عن شعبۃ قال ان ابن عباس کان اذا اغتسل
من الجنابۃ یفرغ بیدہ الیمنی علی یدہ الیسری سبع مرار ثم یغسل فرجہ فنسی مرۃ کم افرغ فسالنی
کم افرغت فقلت لا ادری فقال لا ام لک وما یمنعک ان تدری ثم یتوضأ وضوءہ للصلاۃ
ثم یفیض علی جلدہ الماء ثم یقول ھکذا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتطہر ترجمہ شعبہ
سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عباس جب غسل کرتے جنابت کا داہنے ہاتھ سے پانی ڈالتے بائین ہاتھ پر
سات بار پہر شرمگاہ دہوتے ایک بار وہ بہول گئے کئی بار پانی ڈالا تو مجھہ سے پوچھا مین نے کتنے بار پانی
ڈالا مین نے کہا مجھے یاد نہین ہے انہون نے کہا تیری ماں نہو ف یہہ ایک کلمہ ہے عرب مین
تعجب کے وقت کہا کرتے ہین لا ام لک لا اب لک ف تو نے کیون یاد نہ رکھا پہر وضو کرتے جیسے
جیسے نماز کے لیئے وضو کرتے ہین پہر اپنے بدن پر پانی بہاتے تہے پہر کہتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اسیطرح طہارت کرتے تہے عن عبداللہ بن عمر قال کانت الصلاۃ خمسین والغسل من الجنابۃ
سبع مرار وغسل البول من الثوب سبع مرار فلم یزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسال
حتی جعلت الصلاۃ خمسا والغسل من الجنابۃ مرۃ وغسل البول من الثوب مرۃ ترجمہ عبداللہ
بن عمر سے روایت ہے کہ پہلے پچاس نمازین فرض ہوئین تہین اور جنابت سے سات بار غسل کرنیکا حکم ہوا
اسیطرح پیشاب کپڑے مین لگ جاوے تو سات بار دہونیکا حکم تہا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ہمیشہ پروردگار سے دعا کرتے رہے (اور اپنی امت پر تخفیف چاہتے رہے) یہانتک کہ نمازین پانچ
رہ گئین اور جنابت سے غسل ایک بار رہ گیا اور پیشاب سے کپڑا دہونا ایک بار رہ گیا ف اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ اگر کپڑے مین پیشاب لگ جاوے تو ایک بار دہو ڈالنا کافی ہے عن ابی جعفر

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تحت کل شعرۃ جنابۃ فاغسلوا الشعر وانقوا البشر ترجمہ ابی ہریرہ رضہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر بال کے تلے جنابت ہے تو دہو بالون کو اور صاف کرو بدن کو۔ کہا ابوداؤد نے حارث بن وجیہ اسکے اسناد مین ضعیف ہے اور حدیث اوسکی منکر ہے عن علی قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من ترک موضع شعرۃ من جنابۃ لم یغسلھا فعل بھا کذا وکذا من النار قال علی فمن ثم عادیت راسی فمن ثم عادیت راسی فمن ثم عادیت راسی وکان یجز شعرہ رضی اللہ عنہ ترجمہ حضرت امیر المومنین علی رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے ایک بال برابر چھوڑ دیا غسل جنابت مین اوسکو جہنم کا ایسا ایسا عذاب ہوگا حضرت علی رضہ نے کہا اسی وجہ سے مین اپنے سر کا دشمن ہوا اسی وجہ سے مین اپنے سر کا دشمن ہوا اسی وجہ سے مین اپنے سر کا دشمن ہوا وہ اپنے بال کترایا کرتے تھے راضی ہوا اللہ جل جلالہ اونسے باب الوضوء بعد الغسل بعد غسل کے وضو کرنے کا بیان عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغتسل ویصلی الرکعتین وصلوۃ الغداۃ ولا اراہ یحدث وضوءا بعد الغسل ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے تھے اور دو رکعتین پڑہتے تھے اور صبح کی نماز پڑہتے تھے مگر مین اونکو غسل کے بعد پہر تازہ وضو کرتے نہ دیکھتی تھی ف کیونکہ غسل جنابت کے اندر خود وضو موجود ہی باب المرأۃ ھل تنقض شعرھا عند الغسل غسل کے وقت عورت اپنے بال جو گندہے ہوے ہون نہ کہولے عن ام سلمۃ قالت ان امرأۃ من المسلمین وقال زھیر انھا قالت یا رسول اللہ انی امرأۃ اشد ضفر راسی افانقضہ للجنابۃ قال انما یکفیک ان تحفنی علیہ ثلاثا وقال زھیر تحثی علیہ ثلاث حثیات من ماء ثم تفیضی علی سائر جسدک فاذا انت قد طھرت ترجمہ ایک عورت نے یا ام سلمہ نے پوچھا رسول اللہ صلعم سے یا رسول اللہ مین اپنی چوٹی مضبوط باندہتی ہون کیا غسل جنابت کے لیئے اوسکو توڑون آپنے فرمایا تجہکو کافی ہے تین چلو پانی سر پر ڈال لینا اور زہیر کی روایت مین ہے تین چلو بہر کر پانی سر پر ڈال پہر سارے بدن پر پانی بہا بس تو پاک ہوگئی۔ دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہے واغمزی قرونک عند کل حفنۃ ہر چلو ڈال کر اپنی لٹون کو نچوڑ ڈال عن عائشہ قالت کانت احدانا اذا اصابتھا جنابۃ اخذت ثلاث حفنات ھکذا تعنی بکفیھا جمیعًا فتصب علی راسھا واخذت بید واحدۃ فصبتھا علی ھذا الشق والاخری علی الشق الاخر ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے ہم مین سے جب کسی کو نہانے کی

حاجت ہوتی تو تین چلو دونو ہاتہہ سے لیکر اپنے سر پر ڈالتے اور ایک ہاتہہ سے چلو لیکر ایک سر کے
اس جانب پر اور دوسرا چلو سر کے اوس جانب پر ڈالتے عن عایشة قالت کنا نغتسل و علینا
الضماد و نحن مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محلات و محرمات ترجمہ حضرت ام المومنین
عایشہ رض سے روایت ہے ہم غسل کرتے تھے لیپ لگائے ہوتے (سر پر بالون کے جمانے کے لیئے یا
خوشبو کے واسطے یا پٹی باندہی ہوتی) رسول اللہ صلعم کے ساتہہ احرام مین اور غیر احرام مین عن
شریح بن عبید قال افتانی جبیر بن نفیر عن الغسل من الجنابة ان ثوبان حدثہم انہم
استفتوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک فقال اما الرجل فلینشر راسہ فلیغسلہ
حتی یبلغ اصول الشعر و اما المراۃ فلا علیہا ان لا تنقضہ لتغرف علی راسہا ثلث غرفات
بکفیہا ترجمہ شریح بن عبید سے روایت ہے کہ جبیر بن نفیر نے مجھے فتوی دیا غسل جنابت مین
یہ کہ ثوبان نے اون سے حدیث بیان کی انہون نے پوچہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے غسل
جنابت کو آپ نے فرمایا مرد تو اپنا سر کہولے اور بالون کو دہووے یہانتک کہ پانی جڑون تک
پہونچ جاوے اور عورت کو سر نہ کہولنا برا نہین ہے وہ اپنے سر پر تین چلو دونو ہاتہون سے ڈال
لیوے باب فی الجنب یغسل راسہ بالخطمی ایجزیہ ذلک جنب اپنا سر خطمی سے دہو ڈالے
تو کافی ہے عن عایشہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یغسل راسہ بالخطمی و ھو
جنب یجتزی بذلک ولا یصب علیہ الماء ترجمہ حضرت ام المومنین عایشہ رض سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر خطمی سے دہوتے تھے جنابت مین پہر پانی نہین بہاتے
تہے باب فیما یفیض بین الرجل و المراۃ من الماء عورت اور مرد کے درمیان جو پانی بچے
اوس کا بیان ف یعنی مرد اور عورت نہاتے مین جو پانی ہاتہہ سے لین اور وہ پانی بہ کر برتن مین
پڑے تو نجس نہین ہے۔ بعضون نے اسکے معنی یہ بیان کئے ہین کہ مرد اور عورت کے ملنے سے جو منی
کپڑے وغیرہ مین لگ جاوے اوسکو کس طرح دہووے واللہ اعلم عن عایشة فیما یفیض بین الرجل
و المراۃ من الماء قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاخذ کفا من ماء یصب علی الماء ثم یاخذ کفا من ماء ثم یصبہ علیہ ترجمہ
حضرت عایشہ سے روایت ہے اس باب مین جو پانی مرد اور عورت کے درمیان بہی۔ انہون نے کہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ایک چلو پانی کا لیکر اوسکو پانی ہی مین ڈالدیتے پہر دوسرا چلو لیکر اپنے بدن پر ڈالتے ف
تو چلو لینے سے وہ پانی جلو کا گندا نہین ہو گیا نہ اوس پانی کے برتن مین ڈالنے سے باقی پانی کو کچہہ نقصان ہے
سوا ہمارے اساتذہ سے یہی تفسیر اس حدیث کی منقول ہے ... السنن مین احسن ہے

متعلق کچھ نہین لکھا سیوطی نے مرقاۃ الصعود مین لکھا ہے شیخ ولی الدین نے کہا ظاہر معنی اس حدیث کے یہ ہین جب آپکے بدن پر یا کپڑے پر منی لگ جاتی آپ ایک چلو پانی لیکر اوس پر ڈالتے پھر دوسرا چلو لیکر اوس پر ڈالتے تاکہ خوب صاف ہوجاوے واللہ اعلم **باب** مواکلۃ الحایض ومجامعتہا حایضہ عورت کے ساتھ کہانا کہانا یا اوس سے ملکر بیٹھنا درست ہے **عن** انس بن مالک ان الیہود کانت اذا حاضت منہم امراۃ اخرجوھا من البیوت ولم یواکلوھا ولم یشاربوھا ولم یجامعوھا فی البیت فسئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک فانزل اللہ سبحانہ ویسالونک عن المحیض قل ھو اذی فاعتزلوا النساء فی المحیض الآیۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جامعوھن فی البیوت واصنعوا کل شیء غیر النکاح فقالت الیہود ما یرید ھذا الرجل ان یدع شیئا من امرنا الا خالفنا فیہ فجاء اسید بن حضیر وعباد بن بشر الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالا یا رسول اللہ ان الیہود تقول کذا وکذا افلا ننکحہن فی المحیض فتمعر وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی ظننا ان قد وجد علیہما فخرجا فاستقبلتہما ھدیۃ من لبن الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبعث فی آثارھما فسقاھما فظننا انہ لم یجد علیہما **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے کہ یہود کی عورتون مین جب کسی کو حیض آتا اوسکو گہر سے نکال باہر کرتے نہ اوسکو ساتھہ کہلاتے نہ ساتھہ پلاتے نہ اوسکے ساتھہ ایک گہر مین رہتے لوگون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب مین سوال کیا اوس وقت اللہ جل جلالہ نے یہ آیتین اوتارین پوچھتی ہین تجھسے لوگ حیض کو تو کہہ حیض ایک پلیدی ہے تو جدا رہو عورتون سے حیض مین اور ست جماع کرو اون سے جبتک وہ پاک ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اونکے ساتھہ رہو ایک گہر مین اور سب کام کرو (یعنی ساتھہ کہاؤ پیو بیٹہو اوٹہو پیار مساس کرو) سوا جماع کے یہود نے یہ سنکر کہا یہ شخص (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) چاہتا ہے کہ کوئی امر نہ چہوڑے جسمین ہمارا خلاف نکرے اتنے مین اسید بن حضیر اور عباد بن بشر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور کہا یا رسول اللہ یہود ایسی ایسی باتین کرتے ہین اگر فرمایئے تو ہم حایضہ عورتون کے ساتھہ جماع کیا کرین یہ سنکر رسول اللہ صلعم کا چہرہ مبارک متغیر ہوا (آپ کو غصہ اس بات پر آیا کہ تحصیل مخالفت ساتھہ ارتکاب معصیت کے جایز نہین ہے) ہمکو گمان ہوا شاید آپ کو ان دونو آدمیون پر غصہ آیا بعد اوسکے وہ دونون چل نکلے اوسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کہین سے دودہ کا ہدیہ آیا آپ نے اونکو بلا بہیجا اور دودہ پلایا جب ہمکو معلوم ہوا آپ کا غصہ اون پر نہ تہا **عن** عایشۃ قالت کنت اتعرق العظم وانا حایض فاعطیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

فیضع فمه فی الموضع الذی فیه وضعت واشرب الشراب فاناوله فیضع فمه فی الموضع الذی
کنت اشرب منه ترجمہ حضرت عایشہ رض سے روایت ہے مین ہڈی چوستی تہی حیض کی حالت مین
پہر مین اوس ہڈی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتی آپ بھی اپنا موہنہ اوس ہڈی مین اوسی مقام
پر لگاتے جہان مین نے لگایا تہا اور مین پانی پیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتی آپ اپنا موہنہ اوسی
جگہہ رکہکر پیتے جہان سے مین نے پیا تہا عن عایشة قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضع
راسه فی حجری فیقرا وانا حایض ترجمہ حضرت ام المومنین عایشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر مبارک میری گود مین رکہکر (قران شریف) پڑہتے اور مین حایضہ ہوتی باب
الحایض تناول من المسجد حایضہ عورت مسجد مین سے کوئی چیز اوٹہالے باہر رہ کر تو درست ہے عن
عایشة قالت قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناولینی الخمرة من المسجد فقلت انی حائض
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان حیضتك لیست فی یدك ترجمہ حضرت عایشہ رض سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہسے کہا مسجد سے بوریا نماز پڑہنے کا اوٹہالے مین نے کہا مین
حایضہ ہون آپ نے فرمایا تیرا حیض تیرے ہاتہہ مین نہین ہے باب فی الحایض لا تقضی الصلوة
حایضہ عورت کو بعد پاک ہونے کے نماز کی قضا پڑہنا نہ چاہیے عن معاذة ان امرأة سألت عایشة
اتقضی الحایض الصلاة فقالت احرورية انت لقد کنا نحیض عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فلا نقضی ولا نؤمر بالقضاء ترجمہ معاذہ سے روایت ہے ایک عورت نے پوچہا حضرت عایشہ سے
کیا حایضہ نماز کی قضا کرے انہون نے کہا کیا تو حروریہ ہے ف حروریہ ایک قوم ہے خوارج مین سے اونکی
نزدیک حایضہ کو قضا نماز کی لازم آتی ہے منسوب ہین حرورا کیطرف جو ایک موضع ہے قریب کوفے کے
اونکا سردار وصم خارجی تہا حضرت علی نے اون کا مقابلہ کیا۔ کرمانی ت ہم کو حیض آتا تہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس ہم قضا نہین کرتے تہے نماز کی نہ ہمکو حکم ہوتا تہا قضا کا دوسری روایت مین یون
ہے ہمکو حکم ہوتا تہا روزون کے قضا کرنے کا نہ نماز کے قضا کرنے کا باب فی اتیان الحایض حیض
مین جماع کرنیکا کفارہ عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الذی یاتی امراته وهی حائض
قال یتصدق بدینار او بنصف دینار ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جماع کرے اپنی عورت سے حالت حیض مین وہ شخص ایک دینار صدقہ کرے
یا آدہا دینار عن ابن عباس قال اذا اصابها فی اول الدم فدینار واذا اصابها فی انقطاع الدم فنصف
دینار ترجمہ ابن عباس نے کہا جب جماع کرے حیض کے شروع مین (جب خون بہت آتا ہو) تو ایک

دینار صدقہ دیوے اور جب جماع کرے حیض بند ہونے وقت تو آدہا دینار صدقہ دیوے **ف** یہ عبداللہ بن عباس نے پہلی حدیث کی تفسیر بیان کی **عن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا وقع الرجل باهله وهي حايض فليتصدق بنصف دينار **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص صحبت کرے اپنی عورت سے حیض میں تو آدہا دینار صدقہ کرے۔ کہا ابوداؤد نے علی بن بذیمہ نے مقسم سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کو مرسلاً روایت کیا ہے اور اوزاعی نے یزید بن ابی مالک سے انہوں نے عبدالحمید بن عبدالرحمن سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اور یہہ معضل ہے **ف** کیونکہ دو راوی ساقط ہو گئے ہیں ایک مقسم دوسرے ابن عباس **باب**

فی الرجل یصیب منها ما دون الجماع جماع کے سوا اور سب کام حایضہ سے کر سکتا ہے **عن** میمونة قالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم كان يباشر المرأة من نسائه وهي حائض اذا كان عليها ازار الى نصف الفخذين او الركبتين تحتجز به **ترجمہ** حضرت میمونہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی عورتوں سے مباشرت کرتے تہے (یعنی اختلاط اور مساس وغیرہ) اور وہ حایضہ ہوتیں تہیں۔ جب ایک تہبند باندہ لیتی تہیں نصف رانوں تک یا گھٹنوں تک آڑ کر لیتی تہیں اوس سے **عن** عایشة قالت كان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يامر احدانا اذا كانت حائضا ان تتزر ثم يضاجعها زوجها وقال مرة يباشرها **ترجمہ** حضرت عایشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ہم میں سے کوئی حائضہ ہوتی تو اوسکو حکم کرتے تہبند باندہنے کا پہر اوسکے ساتہہ لیٹنے اور مباشرت کرنے کی اوسکے خاوند کو اجازت دیتے **عن** عایشہ تقول كنت انا و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبيت في الشعار الواحد وانا حايض طامث فان اصابه مني شئ غسل مكانه ولم يعده ثم صلى فيه وان اصاب تعني ثوبه منه شئ غسل مكانه ولم يعده ثم صلى فيه **ترجمہ** حضرت عایشہ سے روایت ہی میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کپڑے میں رات کو رہا کرتے اور میں حیض سے تہی اگر میرا خون آپ کے بدن میں لگ جاتا تو آپ صرف اوسی مقام کو دہو ڈالتے پہر نماز پڑہتے اور اگر کپڑے میں آپ کے لگ جاتا تو آپ اوسی جگہہ کو فقط دہو کر پہر اوسی کپڑے میں نماز پڑہتے **عن** عمارة بن غراب قال ان عمة له حدثته انها سالت عايشة قالت احدنا تحيض وليس لها ولزوجها الا فراش واحد قالت اخبرك بما صنع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل فمضى الى مسجده تعني مسجد بيته فلم ينصرف حتى غلبتني عيني واوجعه البرد فقال ادني مني فقلت اني حائض فقال وان اكشفي عن فخذيك فكشفت فخذي فوضع خده وصدره على فخذي وحنيت عليه حتى دفئ ونام **ترجمہ** عمارہ بن غراب کی پہوپہی نے حضرت ام المومنین عایشہ رضی سے پوچہا ہم میں سے کسیکی

حیض آتا ہو اور اوسکے پاس جو رو اور خاوند کے لئے ایک ہی بچھونا ہوتا ہو وہ کیا کرے حضرت عائشہ نے کہا میں تجھکو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حال سناتی ہون آپ گہر مین تشریف لائے اور نماز پڑھنے کی جگہہ مین چلی گئی پھر آپ
فارغ نہین ہوے یہانتک کہ مین اونگھنے لگی اور آپ کو سردی نے ستایا آپنے فرمایا میرے پاس آ اور مین حائضہ تھی اسکے بعد
تو آپ نے فرمایا اپنی رانین کہول مین نے اپنی ران کہولی آپنے اپنا مونہہ اور سینہ میری ران پر رکھہ دیا اور مین اوپر سے
آپ پر جھک گئی یہانتک کہ آپ گرم ہوگئے اور سو رہے عن عایشۃ انہا قالت کنت اذا حضت نزلت
عن المثال علی الحصیر فلم نقرب رسول اللہ صلی اللہ ولم ندن منہ حتی نطہر ترجمہ حضرت
ام المومنین عایشہ صدیقہ رض سے روایت ہے مین جب حائضہ ہوتی تو فرش پر سے بوریئے پر چلی آتی پھر ہم آپ سے
نزدیک نہ ہوتی جبتک پاک نہ ہوتی عن بعض ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم کان اذا اراد من الحایض شیئا القی علی فرجہا ثوبا ترجمہ بعض بی بیون سے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی روایت ہے آپ جب بی بی سے حالت حیض مین کچھہ کرنا چاہتے (یعنی مساس وغیرہ) تو اوسکے فرج
پر ایک کپڑا ڈالدیتے عن عایشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامرنا فی فوح حیضنا
ان نتزر ثم یباشرنا وایکم یملک اربہ کما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یملک اربہ ترجمہ
حضرت ام المومنین عایشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو حکم کرتے تہے حیض کے شروع مین جب شدت
ہوتی تھی تہ بند باندہنے کا پھر ہم سے مباشرت کرتے تہے اور تم مین سے کون اپنی شہوت کا مالک ہے جیسے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اپنی خواہش کا اختیار رکہتے تہے ف اس مین اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ جوان مرد کو جو اپنے
رونکنے پر قادر نہو حائضہ سے مباشرت کرنا بہتر نہین ہے ایسا نہو ندرک سکے باب فی المراۃ تستحاض و
من قال تدع الصلوۃ فی عدۃ الایام التی کانت تحیض استحاضہ کا بیان اور مستحاضہ کو ایام حیض مین
نماز مین چھوڑ دینے کا بیان ف استحاضہ وہ خون ہے جو بند نہو ہمیشہ آیا کرے جو عورت اس بیماری
مین مبتلا ہو اوسکو چاہیئے کہ اپنی عادت قدیم کے موافق حیض کے دنون مین نماز ترک کرے پھر پڑہا کرے عن
ام سلمۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان امراۃ کانت تہراق الدماء علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فاستفتت لہا ام سلمۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لتنظر عدۃ اللیالی والایام التی
کانت تحیضہن من الشہر قبل ان یصیبہا الذی اصابہا فلتترک الصلوۃ قدر ذلک من الشہر فاذا خلفت
ذلک فلتغتسل ثم لتستثفر بثوب ثم لتصل ترجمہ حضرت ام سلمہ سے روایت ہے ایک عورت کا خون
بہتا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین (یعنی استحاضہ ہوگیا تہا) حضرت ام سلمہ نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے اوسکا ذکر کیا آپ نے فرمایا اوسکو چاہیئے کہ قبل اس بیماری کے ہر مہینے مین جتنے دن اور

رات اوسکو حیض آیا کرتا تہا اوسکو شمار کرلے اوتنے دنون ہر مہینے مین نماز چھوڑ دیا کرے جب وہ دن گذر جاوین تو غسل کرے پہر لنگوٹ باندہے ایک کپڑے کا اور نماز پڑہے **ف** اب نماز پڑہتے مین جو خون نکلیگا اوس سے نہ وضو ٹوٹیگا نہ نماز جاویگی — دوسری روایت مین ہر جب وہ دن گذر جاوین اور نماز کا وقت آوے تو غسل کرے **عن** عائیشۃ انہا قالت ان ام حبیبۃ سالت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الدم فقالت عائیشۃ رایت مرکنہا ملان دما فقال لہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امکثی قدر ما کانت تحبسک حیضتک ثم اغتسلی **ترجمہ** حضرت عائیشہ رض سے روایت ہر ام حبیبہ نے سوال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی خون آنے کا حضرت عائیشہ نے کہا مین نے اونکی پانی کا برتن خون سے بہرا ہوا دیکہا (یعنی اس کثرت سی خون آتا ہے کبہی بند نہین ہوتا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جتنے دنون تک تجہے حیض نماز سے روکتا تہا اوتنے دنون تک رکی رہ پہر غسل کر ڈال **عن** فاطمۃ بنت ابی حبیش انہا سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فشکت الیہ الدم فقال لہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما ذلک عرق فانظری اذا اتی قرءک فلا تصلی فاذا مر قرءک فتطہری ثم صلی ما بین القرء الی القرء **ترجمہ** فاطمہ بنت ابی حبیش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی خون آنے کی شکایت کی آپنے فرمایا یہہ ایک رگ ہے **ف** یعنی یہہ خون حیض کا نہین ہے بلکہ کوئی رگ کہل گئی ہے اوسمین سے آتا ہے **ف** تو دیکہا کر جب تیری حیض کے دن آوین نماز مت پڑہ پہر جب حیض کے دن گذر جاوین پاک ہوجا (یعنی غسل کر) پہر نماز پڑہا کر دوسرے حیض تک **عن** عروۃ بن الزبیر قال حدثتنی فاطمۃ بنت ابی حبیش انہا امرت اسماء او اسماء حدثتنی انہا امرتہا فاطمۃ بنت ابی حبیش ان تسال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فامرہا ان تقعد الایام التی کانت تقعد ثم تغتسل **ترجمہ** عروہ بن الزبیر سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت ابی حبیش نے مجہسے حدیث بیان کی انہون نے حکم کیا اسما بنت ابی بکر کو یا اسمانے مجہسے حدیث بیان کی اونکو حکم کیا تہا فاطمہ بنت ابی حبیش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہنے کا آپنے حکم فرمایا کہ جتنے دن پہلے حیض کے لیے بیٹہتی تہی اب بہی بیٹہے بعد اوسکے غسل کر لیوے کہا ابو داؤد نے روایت کیا اس حدیث کو قتادہ نے عروہ بن الزبیر سے انہون نے زینب بنت ام سلمہ سے کہ ام حبیبہ بنت جحش کو استحاضہ ہو گیا آپنے حکم کیا ایام حیض مین نماز چہوڑ دینے کا پہر غسل کرنے کا اور نماز پڑہنے کا کہا ابو داؤد نے ابن عیینہ نے زہری کی روایت مین انہون نے عمرہ سے اونہون نے عائیشہ سے اتنا زیادہ کیا کہ ام حبیبہ کو استحاضہ تہا اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا آپ نے حکم کیا نماز چہوڑ دینے کا حیض کے دنون مین کہا ابو داؤد نے

یہہ وہم ہے سفیان بن عیینہ سے اور یہہ عبارت اور حفاظ کی روایتوں میں زہری سے نہیں ہے مگر سہیل بن
ابی صالح کی روایت میں اور حمیدی نے اس حدیث کو ابن عیینہ سے روایت کیا اوسمیں یہہ نہیں ہے کہ نماز
چھوڑدے ایام حیض میں اور قمیر بنت عمرو مسروق کی بی بی نے حضرت عائشہ سے روایت کیا مستحاضہ نماز
چھوڑدے ایام حیض میں پھر غسل کرے اور عبدالرحمن بن قاسم نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اونکو حکم کیا نماز چھوڑدینے کا ایام حیض میں اور ابوبشر جعفر بن ابی وحشیہ نے عکرمہ سے انہوں نے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی روایت کیا کہ ام حبیبہ بنت جحش کو استحاضہ ہوا آخر حدیث تک اور شریک نے
ابوالیقظان سے انہوں نے عدی بن ثابت سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے دادا سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے روایت کیا کہ مستحاضہ اپنے ایام حیض میں نماز چھوڑدے پھر غسل کرے اور نماز پڑھے اور علاء بن مسیب
نے حکم سے روایت کیا انہوں نے ابی جعفر سے کہ سودہ کو استحاضہ ہوا آپ نے اونکو حکم کیا جب ایام حیض گذر گئے غسل
کرینگی اور نماز پڑھینگی اور سعید بن جبیر نے علی اور ابن عباس سے روایت کیا کہ مستحاضہ اپنی ایام حیض میں بیٹھی
رہے (یعنی نماز نہ پڑھے) اور ایسا ہی روایت کیا عمار مولی بنی ہاشم اور طلق بن حبیب نے ابن عباس سے اور
ایسا ہی روایت کیا اوسکو معقل خثعمی نے حضرت علی سے اور ایسا ہی روایت کیا شعبی نے قمیر مسروق کی جورو
سے انہوں نے حضرت عائشہ سے کہا ابوداود نے یہی قول ہے حسن اور سعید بن المسیب اور عطا اور مکحول
اور ابراہیم اور سالم اور قاسم کا کہ مستحاضہ اپنے ایام حیض میں نماز چھوڑدیوے کہا ابوداود نے قتادہ نے عروہ سے
نہیں سنا عن عائشۃ ان فاطمۃ بنت ابی حبیش جاءت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت انی امرأۃ
استحاض فلا اطہر افادع الصلوۃ قال انما ذلک عرق ولیست بالحیضۃ فاذا اقبلت الحیضۃ فدعی
الصلوۃ واذا ادبرت فاغسلی عنک الدم ثم صلی ترجمہ حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت ابی
حبیش آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا کہ میں ایک عورت ہوں مستحاضہ کبھی پاک نہیں ہوتی کیا
میں نماز چھوڑدوں آپ نے فرمایا یہہ ایک رگ ہے اور حیض نہیں ہے جب حیض آوے تو نماز چھوڑدے پھر جب
حیض کے دن نکل جاویں تو خون دھوکر نماز پڑھ دوسری روایت میں ہے جب حیض کے دن آوے تو نماز چھوڑدے
پھر جب اوس قدر دن اندازہ سے گذر جاویں تو خون دھوڈال اور نماز پڑھ عن بہیۃ قالت سمعت امرأۃ
تسأل عائشۃ عن امرأۃ فسد حیضہا واہریقت دما فامرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان
آمرہا فلتنظر قدر ما کانت تحیض فی کل شہر وحیضہا مستقیم فلتعتد بقدر ذلک الایام ثم لتدع الصلوۃ
فیہن او بقدرہن ثم لتغتسل ثم لتستثفر بثوب ثم لتصلی ترجمہ ایک عورت نے حضرت عائشہ سے
پوچھا جس عورت کا خون بگڑجاوے اور برابر جاری رہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے کہا تم

تم اسکو نکم کرے اتنے دنون کو شمار کرے جتنے دنون اسکو ہر مہینے مین حیض آتا تہا جب حیض اُسکا درست تہا پہر اُتنے دن تک انتظار کرے اور نماز چھوڑ دے اُن دنون مین بعد اُس کے غسل کرے اور ایک لنگوٹ باندہ کر نماز پڑہے عن عایشة قالت ان ام حبیبة بنت جحش ختنة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتحت عبد الرحمن بن عوف استحیضت سبع سنین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ھذہ لیست بالحیضة ولکن ھذا عرق فاغتسلی وصلی ترجمہ حضرت ام المومنین عایشہ رض سے روایت ہے کہ ام حبیبہ بنت جحش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سالی (زینب بنت جحش ام المومنین کی بہن) عبد الرحمن بن عوف کے نکاح مین تہین اُنکو استحاضہ رہا سات برس تک آپنے فرمایا یہہ حیض نہین ہے مگر ایک رگ ہے تو غسل کر اور نماز پڑہ کہا ابوداود دوسری روایت مین یون ہے جب حیض آوے تو نماز چھوڑ دے پہر جب چلا جاوے تو غسل کر اور نماز پڑہ لیکن اِس عبارت کو سوا اوزاعی کے اور کسی نے اصحاب زہری مین سے نہین کہا البتہ ابن عیینہ نے اتنا زیادہ کیا ہے کہ نماز چھوڑ دے حیض کے دنون مین مگر یہہ وہم ہے اُن سے انتہی مختصرا عن فاطمة بنت ابی حبیش انھا کانت تستحاض فقال لھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان دم الحیضة فانه دم اسود یعرف فاذا کان ذلک فامسکی عن الصلوة فاذا کان الآخر فتوضای وصلی فانما ھو عرق ترجمہ فاطمہ بنت ابی حبیش کو استحاضہ ہو گیا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا جب حیض کا خون آوے اُس کی پہچان یہہ ہے وہ سیاہ ہوتا ہے تو نماز چھوڑ دے جب دوسری طرح کا خون آنے لگے تو وضو کر اور نماز پڑہ وہ ایک رگ سے آتا ہے کہا ابوداؤد نے کہا محمد بن مثنی نے پہلے اِس حدیث کو ابن ابی عدی نے اپنی کتاب سے بیان کیا پہر حفظ بیان کیا محمد بن عمرو سے اُنہون نے زہری سے اونہون نے عروہ سے اُنہون نے عایشہ سے مانند اسکے کہا ابوداؤد نے انس بن سیرین نے ابن عباس سے روایت کیا مستحاضہ مین اذا رات الدم البحرانی فلا تصلی واذا رات الطہر ولو ساعة فلتغتسل وتصلی یعنی جب خون دیکہے نہایت سُرخ کثرت سے تو نماز نہ پڑہے اور جب پاکی دیکہے اگرچہ ایک ساعت ہو تو غسل کرے اور نماز پڑہے ۔ مکحول نے کہا عورتون پر حیض چھپا نہین رہتا حیض کا خون غلیظ اور سیاہ ہوتا ہے جب سیاہی اور غلظت موقوف ہو جاوے اور زردی اور رقت آجاوے تو وہ مستحاضہ ہے غسل کرے اور نماز پڑہے ۔ کہا ابوداؤد نے حماد بن زید نے یحیی بن سعید سے روایت کیا اُنہون نے قعقاع بن حکیم سے اُنہون نے سعید بن المسیب سے کہ مستحاضہ کو جب حیض آوے

نماز چھوڑ دے جب موقوف ہو جاوے تو غسل کرے اور نماز پڑہے اور سمی وغیرہ نے سعید بن المسیب سے روایت کیا کہ ایام حیض مین بیٹھی رہے ایسا ہی روایت کیا حماد بن سلمہ نے یحیی بن سعید سے انہون نے سعید بن المسیب سے۔ کہا ابوداؤد نے روایت کیا یونس نے حسن سے کہ جب حائضہ کا خون بہتا چلا جاوے حیض سے ایک دن یا دو دن زیادہ تک تو وہ مستحاضہ ہے اور تیمی نے قتادہ سے روایت کیا جب حیض سے پانچ دن بڑہ جاوے تو وہ نماز پڑہے کہا تیمی نے مین پانچ دن سے کم کرنے لگا یہان تک کہ دو دن تک پہنچا قتادہ نے کہا جب دو دن بڑہے تو وہ حیض ہی مین شمار کیا جاویگا اور محمد بن سیرین سے اسکا سوال ہوا اونہون نے کہا عورتین اسکو خوب جانتی ہین عن حمنة بنت جحش قالت كنت استحاض حيضة كثيرة شديدة فاتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم استفتيه واخبره فوجدته في بيت اختي زينب بنت جحش فقلت يا رسول الله اني امرأة استحاض حيضة كثيرة شديدة فما ترى فيها قد منعتني الصلاة والصوم فقال انعت لك الكرسف فانه يذهب الدم قالت هو اكثر من ذلك قال فاتخذي ثوبا فقالت هو اكثر من ذلك انما اثج ثجا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سامرك بامرين ايهما فعلت اجزاء عنك من الآخر وان قويت عليهما فانت اعلم فقال لها انما هذه ركضة من ركضات الشيطان فتحيضي ستة ايام او سبعة ايام في علم الله ثم اغتسلي حتى اذا رايت انك قد طهرت واستقاءت فصلي ثلاثا وعشرين ليلة او اربعا وعشرين ليلة وايامها وصومي فان ذلك يجزئك وكذلك فافعلي كل شهر كما تحيض النساء وكما يطهرن ميقات حيضهن وطهرهن وان قويت على ان تؤخري الظهر وتعجلي العصر فتغتسلين وتجمعين بين الصلاتين الظهر والعصر وتؤخرين المغرب وتعجلين العشاء ثم تغتسلين وتجمعين بين الصلاتين فافعلي وتغتسلين مع الفجر فافعلي وصومي ان قدرت على ذلك قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وهذا اعجب الامرين الي **ترجمہ** حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا کہ مجھے بہت سخت استحاضہ تہا تو آئی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کہ پوچھون مین اُن سے اور خبر دون مین انکو تو آنحضرت مجہکو میری بہن کے گہر مین ملے جنکا نام زینب بنت جحش تہا پھر مینے کہا اے رسول خدا کے مجہے بہت سخت استحاضہ ہوتا ہے تو آپ کیا حکم کرتے ہین مجہے تو اس نے نماز اور روزہ سے روک دیا ہے آپ نے فرمایا مجہے مناسب معلوم ہوتا ہے تو روئی رکہا کر وہ خون سکہا دیتی ہے حمنہ نے کہا یا رسول اللہ مجہے بہت خون آتا ہے آپ نے فرمایا تو کپڑا رکہا کر

حمنہ نے کہا اس سے بھی کچھ نہین ہونا میرا خون تو پانی کی طرح بہتا ہے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین تجھہ کو دو کامون کا حکم کرتا ہون اُن مین سے جو تو کر لیوے کافی ہے اور جو دونون کر سکے تو تجھے اپنا حال خوب معلوم ہے آپ نے فرمایا یہہ ایک لات ہے شیطان کی لاتون مین سے **ف** یعنی اسکے سبب سے شیطان تیری طہارت اور نماز مین فساد ڈالتا ہے اور ضرر پہنچاتا ہے **ت** تو چھہ دن یا سات دن اپنی حیض کے ٹھہرا جتنے خدا کے علم مین ہون **ف** شاید وہ اپنے عادات کے دن بہول گئی ہون گی یا اُنکو شک ہو گیا ہوگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دن زیادہ مروج ہین ٹھہرا دئے اکثر عورتون کی عادت چھہ سات دن ہوتی ہے بلاد عرب مین اور بلاد ہند مین مختلف ہے جنوبی ہندوستان مین اکثر عادت پانچ چار روز کی ہوتی ہے اور شمالی غربی مین چھہ سات روز کی اس سے کم و بیش بھی ہوتا ہے **ت** پھر غسل کرے جب تو سمجھے مین پاک اور صاف ہو گئی تو تئیس رات دن (اگر عادت سات روز قرار پاوے یا چاند اونتیس کا ہو) یا چوبیس رات دن (اگر عادت چھہ روز قرار پاوے اور چاند تیس کا ہو) نماز پڑھ اور روزے رکھہ یہہ تجھکو کافی ہے اسیطرح ہر مہینے مین کیا کر جیسے اور عورتون کو حیض آتا ہے اور پاک ہوتی ہین اگر تجھہ سے ہو سکے ظہر مین دیر کر اور عصر مین جلدی کر تو ایک غسل کر کے دونو نمازین پڑھ لے ظہر اور عصر اور دیر کر مغرب مین اور جلدی کر عشا مین پھر غسل کر اور جمع کر دونون نمازون کو پھر غسل کر فجر کے واسطے اور روزہ رکھہ اور اگر تجھے طاقت ہو تو ایسا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ مجھے بہت پسند ہے **ف** کیونکہ یہہ آسان ہے اس مین دو نمازین ایک غسل مین ادا ہو جاتی ہین برخلاف امر اول کے اسمین حیض سے پاک ہوتے وقت غسل کر کے پھر ہر نماز کے لئے غسل کرنا ہوتا ہے تو ایک دن ایک رات مین پانچ غسل ہوئے اور امر ثانی مین تین ہی غسل ہوئے بعض علماء کا یہی مذہب ہے کہ مستحاضہ ہر نماز کے لئے غسل کرے لیکن اسمین بڑی دشواری ہے آسان یہہ مذہب ہے کہ حیض سے پاک ہوتے وقت غسل کر لے پھر ہر نماز کے لئے وضو کیا کرے اور اس سے بھی یہہ آسان ہے کہ ایک وضو سے ظہر اور عصر پڑھ لیا کرے اور دوسرے وضو سے مغرب اور عشا ادا کیا کرے جمع کرے ظہر عصر اور مغرب عشا مین اور فجر کے لئے ایک وضو کیا کرے۔ کہا ابو داؤد نے اس حدیث کو عمرو بن ثابت نے ابن عقیل سے روایت کیا اُس مین ہے کہ حمنہ نے کہا یہہ امر مجھے بہت پسند ہے نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

باب ما روی ان المستحاضة تغتسل لکل صلوٰة

مستحاضہ کو ہر نماز کے لئے غسل کرنیکا بیان **عن** عایشة زوج النبیّ صلّی اللّٰہ علیہ

وسلم ان ام حبیبة بنت جحش ختنة رسول الله صلی الله علیه وسلم وتحت
عبد الرحمن بن عوف استحیضت سبع سنین فاستفتت رسول الله صلی الله علیه وسلم
فی ذلک فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان هذه لیست بالحیضة ولکن هذا عرق
فاغتسلی وصلی قالت عایشة فکانت تغتسل فی مرکن فی حجرة اختها زینب بنت جحش
حتی تعلو حمرة الدم الماء **ترجمہ** حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ ام حبیبہ بنت جحش
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سالی کو جو عبد الرحمن بن عوف کے نکاح مین تہین سات برس تک
استحاضہ آیا اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب مین پوچھا آپنے فرمایا یہہ حیض نہین ہے
ایک رگ کہل گئی ہے تو غسل کیا کر اور نماز پڑہا کر حضرت عایشہ کہتی ہین وہ غسل کرتی تہین ایک بڑے
کونڈے مین اپنی بہن زینب بنت جحش کے حجرے مین اور خون کی سرخی پانی کے اوپر آجاتی
دوسری روایت مین ہے قالت عایشة فکانت تغتسل لکل صلوة کہا حضرت عایشہ نے وہ
غسل کیا کرتی تہین ہر نماز کے واسطے تیسری روایت مین بہی ایسا ہی ہے ابن عیینہ نے بہی ایسا
ہی روایت کیا مگر اسمین یہہ نہین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک نماز کے واسطے غسل کرنیکا
انکو حکم دیا **عن** عایشة ان ام حبیبة استحیضت سبع سنین فامرها رسول الله صلی
الله علیه وسلم ان تغتسل فکانت تغتسل لکل صلوة **ترجمہ** حضرت عایشہ سے روایت
ہے کہ ام حبیبہ کو استحاضہ آیا سات برس تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو حکم کیا غسل کرنیکا
وہ غسل کرتی تہین ہر نماز کے لئے **عن** عایشة ان ام حبیبة بنت جحش استحیضت فی عهد
رسول الله صلی الله علیه وسلم فامرها بالغسل لکل صلاة وساق الحدیث **ترجمہ**
حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ ام حبیبہ بنت جحش کو استحاضہ ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
زمانہ مین رسول اللہ علیہ وسلم نے انکو حکم کیا ہر نماز کے واسطے غسل کرنیکا اور بیان کیا آخر حدیث تک۔
کہا ابو داود نے روایت کیا اسکو ابو الولید طیالسی نے پر مین نے ان سے نہین سنا اونہون نے
سلیمان بن کثیر سے انہون نے زہری سے انہون نے عروہ سے اونہون نے عایشہ سے کہا
استحاضہ ہوا زینب بنت جحش کو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا غسل کر ہر نماز کیواسطے اور
بیان کیا حدیث کو۔ کہا ابو داود نے روایت کیا اسکو عبد الصمد نے سلیمان بن کثیر سے اس مین ہے
کہ وضو کر واسطے ہر نماز کے مگر یہہ وہم ہے عبد الصمد سے اور صحیح ابو الولید کی روایت ہے یعنی غسل کرنا
واسطے ہر نماز کے **عن** یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلمة قال اخبرتنی زینب بنت ابی سلمة ان امرأة کانت

تہراق الدم وکانت تحت عبد الرحمن بن عوف ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
امرہا ان تغتسل عند کل صلاۃ وتصلی واخبرنی ان ام بکر اخبرتہ ان عایشۃ قالت ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی المراۃ ترٰی ما یریبہا بعد الطہر انما ہی او قال
انما ہو عرق او قال عروق **ترجمہ** یحیی بن کثیر سے روایت ہے انہون نے سنا ابو سلمہ سے
انہون نے کہا خبر دی مجھکو زینب بنت ابی سلمہ نے کہ ایک عورت کا خون بہا کرتا تہا اور وہ عبد الرحمن
بن عوف کے نکاح مین تہین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ہر ایک نماز کے لئے غسل
کرنے کا اور غسل کر کے نماز پڑہنے کا حکم دیا یحیی بن ابی کثیر نے کہا مجھے خبر دی ابو سلمہ نے کہا
خبر دی مجھکو ام بکر نے کہ حضرت عایشہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس عورت
کو جب وہ شک مین پڑے بعد طہر کے (یعنی حیض کے ایام گذر جانیکے بعد پہر جو خون آوے)
وہ ایک رگ ہے یا رگین ہین۔ **کہا** ابو داؤد نے ابن عقیل کے حدیث مین دو امر (جنمین رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار دیا تہا) یہہ تہی کہ اگر ہو سکے تو ہر نماز کے لئے غسل کرے نہین
تو جمع کر لے جیسے قاسم نے اپنی حدیث مین ذکر کیا ہے اور یہہ قول مروی ہے سعید ابن جبیر
سے انہون نے حضرت علی اور ابن عباس سے روایت کیا **باب** من قال تجمع بین
الصلوتین وتغتسل لہما غسلا۔ مستحاضہ دو نمازون کو جمع کرے ایک غسل سے **عن** عایشۃ
قالت استحیضت امراۃ علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فامرت ان تعجل العصر و
تؤخر الظہر وتغتسل لہما غسلا وان تؤخر المغرب وتعجل العشاء وتغتسل لہما غسلا
وتغتسل لصلاۃ الصبح غسلا فقلت لعبد الرحمن اعن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال
لا احدثک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بشیء **ترجمہ** حضرت عایشہ سے روایت ہے ایک
عورت کو استحاضہ ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین اسکو حکم ہوا کہ عصر کی نماز جلدی
پڑہے اور ظہر کی نماز مین دیر کرے اور دونون نمازون کے لئے ایک غسل کر لے اور دیر کرے
مغرب مین اور جلدی کرے عشا مین اور دونون کے لئے ایک غسل کرے اور صبح کی نماز کے لئے
ایک غسل کرے شعبہ نے کہا مینے عبد الرحمن بن قاسم سے کہا کیا یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل
کرتے ہو انہون نے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین نقل کرتا **ف** یعنی مین یہ نہین کہتا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا حکم کیا تہا مگر آپ کے زمانہ مین اس عورت کو ایسا حکم ہوا
تہا ایک نسخہ مین یہ ہے کہ مین سمجہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سنانا چہوڑ دیتا ہون

عایشة قالت ان سهلة بنت سهیل استحیضت فاتت النبیّ صلی اللّٰه علیہ وسلم فامرھا
ان تغتسل عند کل صلاة فلمّا جھدھا ذالك امرھا ان تجمع بین الظّھر والعصر بغسل
والمغرب والعشاء بغسل وتغتسل للصبح **ترجمہ** حضرت ام المومنین عایشہ رضہ سے روایت ہے
کہ سہلہ بنت سہیل کو استحاضہ ہوا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئین آپ نے حکم کیا غسل کرنیکا
ہر نماز کے واسطے جب یہہ اُن پر دشوار ہوا تو آپ نے حکم کیا جمع کرنیکا ظہر اور عصر مین ایک غسل سے
اور مغرب عشا مین ایک غسل سے اور فجر کے لئے ایک غسل کرنیکا **عن** اسماء بنت عمیس قالت
قلت یا رسول اللہ ان فاطمة بنت ابی حبیش استحیضت منذ کذا وکذا فلم تصل فقال
رسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم سبحان اللّٰہ ان ھذا من الشیطان لتجلس فی مرکن فاذا رأت
صفرة فوق الماء فلتغتسل للظھر والعصر غسلا واحدا وتغتسل للمغرب والعشاء غسلا واحدا
وتغتسل للفجر غسلا واحدا وتتوضأ فیما بین ذلك **ترجمہ** اسماء بنت عمیس سے روایت ہے مین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ فاطمہ بنت ابی حبیش کو استحاضہ ہو گیا ہے اتنی مدت سے
اوس نے نماز ہی نہین پڑہی آپ نے فرمایا سبحان اللہ یہ تو شیطان کی شرہے ایک تہالی مین
بیٹہہ جاوے جب پانی پر زردی دیکہے تو ظہر اور عصر کے لئے ایک غسل کرے اور مغرب عشا کے
لئے ایک غسل کرے اور فجر کے لئے ایک غسل کرے اسکے درمیان مین وضو کرتی رہے **کہا** ابوداؤد
نے اسکو مجاہد نے روایت کیا ابن عباس سے جب غسل اسپر دشوار ہوا تو آپ نے حکم کیا جمع
کا کہا ابوداؤد نے روایت کیا اسکو ابراہیم نے ابن عباس سے اور یہی قول ہے ابراہیم نخعی اور
عبداللہ بن شداد کا **باب** من قال تغتسل من طھر الی طھر مستحاضہ جب حیض سے پاک ہو تو غسل کرے
پہر جب حیض سے پاک ہو غسل کرے بیچ مین ہر نماز کیواسطے وضو کر لیا کرے **عن** عدی بن ثابت عن ابیه عن
جدہ عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی المستحاضة تدع الصّلاة ایام اقرائھا ثم تغتسل
وتصلّی والوضوء عند کل صلوة **ترجمہ** عدی بن ثابت سے روایت ہے اونہون نے
اپنے باپ سے سُنا اُنہون نے اپنے دادا سے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مستحاضہ کے
حق مین فرمایا نماز چہوڑ دیوے ایام حیض مین پہر غسل کرے اور نماز پڑہے اور وضو کیا کرے
ہر نماز کے واسطے **کہا** ابوداؤد نے زیادہ کیا عثمان نے روزہ رکہے اور نماز پڑہے **عن**
عایشة قالت جاءت فاطمة بنت ابی حبیش الی النبیّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فذکر خبرھا
وقال ثم اغتسلی ثم توضئ لکل صلاة وصلّی **ترجمہ** حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ فاط

بنت ابی حبیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئین پہر اُن کا حال بیان کیا آپ نے حکم کیا غسل
کر پہر وضو کیا کر ہر نماز کیواسطے اور نماز پڑہا کر **عن** عایشة فی المستحاضة تغتسل یعنی مرة واحدة
ثم توضأ الی ایام اقرائها **ترجمہ** حضرت عایشہ نے مستحاضہ کے حق مین فرمایا ایک بار غسل
کرے (حیض سے پاک ہوتے وقت) پہر وضو کیا کرے دوسرے حیض تک **عن** عایشة مثله
ترجمہ حضرت عایشہ سے ایسا ہی مروی ہے - کہا ابوداؤد نے عدی بن ثابت کی حدیث اور
یہ حدیثین عایشہ رض کی سب ضعیف ہین مگر تین روایتین صحیح ہین ایک قمیر کی حضرت عایشہ سے
اور ایک عمار مولی بنی ہاشم کی ابن عباس سے اور ایک ہشام بن عروہ کی اپنے باپ عروہ سے وہ سب
موقوف ہین اُسمین وضو ہے ہر نماز کے واسطے اور پہر قمیر نے حضرت عایشہ سے ہر روز غسل
کرنا ہی روایت کیا ہے اور ابن عباس سے بہی غسل معروف ہے انتہی مختصراً **باب** من قال
المستحاضة تغتسل من ظهر الی ظهر مستحاضہ ظہر کی نماز کے وقت غسل کرے دوسری ظہر تک بیچ
مین وضو کیا کرے **عن** سمی مولی ابی بکر ان القعقاع وزید بن اسلم ارسلاه الی سعید
بن المسیب یسأله کیف تغتسل المستحاضة فقال تغتسل من ظهر الی ظهر وتوضأ لکل صلوة
فان غلبها الدم استثفرت بثوب **ترجمہ** قعقاع اور زید بن اسلم نے سمی کو بہیجا سعید بن
المسیب پاس مستحاضہ کیونکر غسل کرے پوچہنے کو سعید نے کہا غسل کرے ایک ظہر سے دوسری ظہر
تک اور وضو کرے ہر نماز کے واسطے اگر خون بہت آوے تو لنگوٹ باندہ لے ایک کپڑے کا - کہا
ابوداؤد نے ابن عمر اور انس بن مالک سے یون ہی مروی ہے غسل کرے ظہر سے دوسری ظہر تک
اور ایسا ہی روایت کیا داؤد اور عاصم نے شعبی سے اُنہون نے ایک عورت سے اونہون نے قمیر
سے اُنہون نے عایشہ سے مگر داؤد نے ہر روز غسل کہا ہے اور عاصم نے ہر ظہر پر - یہی مذہب
ہے سالم بن عبد اللہ اور حسن اور عطا کا اور کہا مالک نے مین سمجہتا ہون سعید بن المسیب کی حدیث
یون ہوگی غسل کرے ایک طہر سے دوسری طہر تک لوگون نے اسکو ظہر کر ڈالا اور اسمین وہم
ہوگیا مسور بن عبد الملک نے من طهر الی طهر روایت کیا ہے اور کہا لوگون نے اُسکو من ظهر الی
ظهر کر ڈالا **باب** من قال تغتسل کل یوم مرة ولم یقل عند الظهر مستحاضہ ہر روز ایک بار غسل
کیا کرے **عن** علی قال المستحاضة اذا انقضی حیضها اغتسلت کل یوم واتخذت صوفة
فیها سمن او زیت **ترجمہ** حضرت علی نے کہا جب مستحاضہ کا حیض گذر جاوے تو ہر روز غسل
کیا کرے - اور ایک کپڑا گھی یا روغن زیتون لگا کر شرمگاہ مین رکہ لیوے **ف** کیونکہ

یہہ خون کو کم کریگا اور عروق کی تشنج کو جو باعث ہی خون نکلنے کا نرم کر دیگا **باب** من قال
تغتسل بین الایام مستحاضہ غسل کیا کرے درمیان ایام کے **عن** محمد بن عثمان انہ سال
القاسم بن محمد عن المستحاضۃ فقال تدع الصلوٰۃ ایام اقرائہا ثم تغتسل فتصلی ثم
تغتسل فی الایام **ترجمہ** محمد بن عثمان نے قاسم بن محمد سے پوچھا مستحاضہ کو انہون نے
کہا ایام حیض مین نماز چھوڑ دے پھر غسل کرے اور نماز پڑہے پھر غسل کرے ایام مین **باب**
من قال توضأ لکل صلوٰۃ مستحاضہ ہر نماز کے واسطے وضو کر لیا کرے **عن** فاطمۃ بنت
ابی حبیش انہا کانت تستحاض فقال لہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان دم الحیض
فانہ دم اسود یعرف فاذا کان ذلک فامسکی عن الصلوٰۃ فاذا کان الآخر فتوضئی وصلی
ترجمہ فاطمہ بنت ابی حبیش کو استحاضہ آتا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے کہا
جب حیض کا خون آوے وہ سیاہ ہوتا ہے پہچان پڑتا ہے تو نماز چھوڑ دے جب دوسری
طرح کا خون آنے لگے تو وضو کر اور نماز پڑہ ۔ شعبہ نے اِس حدیث کو موقوفاً روایت کیا ہے ۔
باب من لم یذکر الوضوء الا عند الحدث مستحاضہ کو ہر نماز کے وقت وضو کرنا ضرور
نہین مگر جب کوئی حدث اور لاحق ہو تو وضو کرے **عن** علکرمۃ قال ان ام حبیبۃ بنت
جحش استحیضت فامرہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان تنتظر ایام اقرائہا ثم تغتسل
وتصلی فان رات شیئا من ذالک توضأت وصلت **ترجمہ** عکرمہ سے روایت ہی کہ ام حبیبہ بنت
جحش کو استحاضہ ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو حکم کیا ایام حیض تک انتظار کرینگا پھر غسل
کر کر نماز پڑہینگا اگر کوئی حدث دیکہے تو وضو کرے اور نماز پڑہے **عن** ربیعۃ انہ کان لا یری
علی المستحاضۃ وضوءا عند کل صلوٰۃ الا ان یصیبہا حدث غیر دم فتوضأ **ترجمہ**
ربیعہ بن ابی عبد الرحمن کہتے تہے مستحاضہ ہر نماز کے لئے وضو نہ کرے مگر جب اسکو کوئی اور حدث
ہو جاوے سوا استحاضہ کے تو وضو کرے ۔ کہا ابو داؤد نے مالک بن انس کا یہی قول ہے
یہ مذہب سب سے زیادہ آسان اور سہل ہے **باب** فی المرأۃ تری الصفرۃ والکدرۃ بعد الطہر
عورت حیض سے پاک ہو جانیکے بعد زردی یا تیرگی دیکہے **عن** ام عطیۃ وکانت بایعت النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قالت کنا لا نعد الکدرۃ والصفرۃ بعد الطہر شیئا **ترجمہ** ام عطیہ
سے روایت ہے اُس نے بیعت کی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ہم زردی اور تیرگی کو
حیض سے پاک ہو جانیکے بعد کچہہ نہ سمجہتے تہے **ف** یعنی حیض مین شمار نہ کرتے تہے **باب** المستحاضۃ

يغشاها زوجها مستحاضہ سے اُسکا خاوند جماع کرسکتا ہے **عن** عكرمة قال كانت ام حبيبة تستحاض فكان زوجها يغشاها **ترجمہ** عکرمہ سے روایت ہے ام حبیبہ مستحاضہ تہین اور خاوند اُن کے اُن سے صحبت کرتے تہے **عن** حمنة بنت جحش انها كانت مستحاضة وكان زوجها يجامعها **ترجمہ** حمنہ بنت جحش مستحاضہ تہین اُن کے خاوند اُن سے جماع کرتے تہے ؛ ؛

باب ما جاء في وقت النفساء نفاس کا (یعنی اُس خون کا جو زچگی کے بعد آتا ہے) بیان

عن ام سلمة قال كانت النفساء على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم تقعد بعد نفاسها اربعين يوما او اربعين ليلة وكنا نطلي على وجوهنا الورس يعني من الكلف **ترجمہ** ام سلمہ رض سے روایت ہو کہ نفاس والی عورتین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین چالیس دن یا چالیس راتین زچگی کے بعد بیٹھی رہتی تہین اور ہم اپنے مونہہ پر ورس (ایک گہاس ہے خوشبودار) ملا کرتے تہے چہائین کے دفع کرنے کو (جو چہرہ پر نمود ہوتی ہین گرمی کی وجہ سے **عن** مسة الازدية قالت حججت فدخلت على ام سلمة فقلت يا ام المومنين ان سمرة بن جندب يامر النساء تقضين صلوة المحيض فقالت لا تقضين كانت المرأة من نساء النبي صلى الله عليه وسلم تقعد في النفاس اربعين ليلة لا يامرها النبي صلى الله عليه وسلم بقضاء صلوة النفاس **ترجمہ** مسة الازدیہ سے روایت ہے مینے حج کیا تو ام سلمہ رض پاس گئی اور مینے کہا اے ام المومنین سمرہ بن جندب رض حکم کرتے ہین عورتون کو حیض کے نمازون کو قضا کرنیکا ام سلمہ نے کہا نہ قضا کرین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عورتون مین کوئی عورت بیٹہتی تہی نفاس مین چالیس راتون تک آپ اسکو نماز قضا کرنیکا حکم نہ دیتے تہے

باب الاغتسال من الحيض حیض کا خون کیونکر دہووے اور غسل حیض سے کیونکر کرے **عن** امية بنت ابي الصلت عن امرأة من بني غفار قد سماها لي قالت اردفني رسول الله صلى الله عليه وسلم على حقيبة رحله قالت فوالله لنزل رسول الله صلى الله عليه وسلم الى الصبح فاناخ ونزلت عن حقيبة رحله فاذا بها دم مني وكانت اول حيضة حضتها قالت فتقبضت الى الناقة واستحييت فلما راى رسول الله صلى الله عليه وسلم ما بي وراى الدم قال لعلك نفست قلت نعم قال فاصلحي من نفسك ثم خذي اناء من ماء فاطرحي فيه ملحا ثم اغسلي ما اصاب الحقيبة من الدم ثم عودي لمركبك قالت فلما فتح رسول الله صلى الله عليه وسلم خيبر رضخ لنا من الفيء قالت وكانت لا تطهر من حيضة الا جعلت في طهورها ملحا واوصت به ان يجعل في غسلها حين ماتت

ترجمہ امیہ بنت ابی صلت سے روایت ہے انہوں نے ایک عورت سے سنا بنی غفار میں سے (نام انکا لیلیٰ تہا یا آمنہ بی بی ابو ذر غفاری رض کی) کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہے اپنے پیچہے اونٹ پر چڑہا لیا پالان کے حقیبے پر **ف** حقیبہ اسکو کہتے ہین جو اونٹ کے پیچہے پالان کے آخر مین باندہ دیا جاوے اُسپر کوئی آدمی بیٹہہ جاوے **ف** پہر قسم خدا کی آپ اُترے صبح کے وقت جب اونٹ آپنے بٹہایا اور مین حقیبے پر سے اُتری تو اُسمین خون کا نشان پایا اور یہہ میرا پہلا حیض تہا تو مین اونٹ سے لگ گئی اور شرم کرنے لگی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ حال دیکہا اور خون بہی دیکہا تو فرمایا شاید تجہے حیض آگیا مین نے کہا ہان آپ نے فرمایا اپنے تئین درست کرلے (یعنی کچہہ باندہ لے کہ خون باہر نہ نکلے) پہر ایک برتن پانی کا لیکر اُسمین نمک ملا اور حقیبے مین جو خون بہر گیا ہے اُسکو دہو ڈال پہر اُسی جگہہ سوار ہو جا اُس عورت نے کہا جب آپ نے خیبر کو فتح کیا تو ہم کو بہی ایک حصہ دیا مال غنیمت مین سے پہر وہ عورت جب حیض سے طہارت کیا کرتی تو پانی مین نمک ڈالا کرتی اور جب مرنے لگی تو وصیت کر گئی کہ غسل کے پانی مین نمک ڈالنا **عن** عایشۃ قالت دخلت اسماء علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ کیف تغتسل احدانا اذا طہرت من الحیض قال تاخذ سدرہا وماءہا فتوضأ ثم تغتسل رأسہا وتدلکہ حتی یبلغ الماء اصول شعرہا ثم تفیض علی جسدہا ثم تاخذ فرصتہا فتطہر بہا قالت یا رسول اللہ کیف اتطہر بہا قالت عایشۃ فعرفت الذی یکنی عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت لہا تتبعین بہا آثار الدم **ترجمہ** اسماء بنت شکل انصاریہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور پوچہا یا رسول اللہ جب ہم مین سے کوئی حیض سے پاک ہو تو کیونکر غسل کرے آپ نے فرمایا بیری ملا ہوا پانی لیکر پہلے وضو کرے پہر سر دہووے اور اُسکو ملے یہانتک کہ پانی بالون کے جڑہون تک پہنچ جاوے پہر اپنے سارے بدن پر پانی ڈالین پہر اپنا فرصہ لیکر (فرصہ وہ ٹکڑا ہے روئی کا یا اونی کپڑے کا اُس سے شرمگاہ کو صاف کرتے ہین بعضون نے اُسکو قرصہ یا قرضہ بہی پڑہا ہے) اُس سے طہارت کرے اسماء نے کہا یا رسول اللہ کیونکر طہارت کرون اُس سے حضرت عایشہ نے کہا مین سمجہہ گئی اُس مطلب کو جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کنائے کے طور پر کہا تہا مینے اُس سے کہدیا جہان جہان خون لگا ہو اُس سے صاف کر ڈال (یعنی فرج کے اندر اُس کپڑے کو ڈال کر خون کی لگاوٹ کو صاف کر ڈال) **عن** عایشۃ انہا ذکرت نساء الانصار فاثنت علیہن وقالت لہن معروفا قالت دخلت امرأۃ منہن علی رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم فذكر معناه الا انه قال فرصة ممسكة قال مسدد كان ابو عوانة يقول فرصة وكان ابوالاحوص يقول قرصة ترجمہ حضرت عایشہ نے انصاریون کی عورتونکا ذکر کیا تو اُن کی تعریف کی اور کہا انکا احسان ہے سب پر ف سارے جہان کی عورتون پر انہون سنے دین کی بات مین شرم نہ کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بے تکلف سب مسایل پوچھے اور تحقیق کئے اور اور عورتون کو بتلائے ف ایک عورت اُن مین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی پہر وُہی حدیث بیان کی جو اوپر گذری مگر اسمین اتنا زیادہ ہے کہ فرصہ ممسکہ یعنی فرصہ مشک لگاہوا کہا مسدد نے ابو عوانہ نے فرصہ کہا اور ابوالاحوص نے قرصہ یعنی تہوڑا سا ٹکڑا

عن عايشة ان اسماء سالت النبي صلى الله عليه وسلم بمعناه قال فرصة ممسكة قالت كيف اتطهر بها قال سبحان الله تطهري بها واستتري بثوب وزاد وسالته عن الغسل من الجنابة فقال تاخذين ماءك فتطهرين احسن الطهور وابلغه ثم تصبين على راسك الماء ثم تدلكينه حتى يبلغ شؤون راسك ثم تفيضين عليك الماء قال وقالت عايشة نعم النساء نساء الانصار لم يكن يمنعهن الحياء ان يسالن عن الدين و يتفقهن فيه ترجمہ حضرت عایشہ سے روایت ہو کہ اسماء بنت شکل نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہر بیان کیا حدیث کو جیسے اوپر گذری پہر آپ نے فرمایا اپنا فرصہ لے جو مشک لگا ہولے وہ بولی کیونکر طہارت کرون اُس سے آپ نے فرمایا سبحان اللہ اُس سے پاک کرلے اور ایک کپڑا اوڑہانپ لے اِس روایت مین اتنا زیادہ ہے یعنے آپ سے پوچھا غسل جنابت کو آپ نے فرمایا پانی لے اور اچھی طرح طہارت کر عمدہ طور سے (یعنی اچھا وضو کر) پہر سر پر پانی ڈال پہر بالون کو مل یہانتک کہ مانگون مین پہنچ جاوے پہر اپنے بدن پر پانی ڈال حضرت عایشہ نے کہا کیا اچھی عورتین ہین انصار کی وہ مسئلہ دین کا سمجھنے اور پوچھنے مین شرم نہ کرتین تہین

باب التيمم

تیمم کا بیان

عن عايشة قالت بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم اسيد بن حضير واناسا معه في طلب قلادة اضلتها عايشة فحضرت الصلوة فصلوا بغير وضوء فاتوا النبي صلى الله عليه وسلم فذكروا ذلك له فانزلت اية التيمم زاد ابن نفيل فقال لها اسيد بن حضير يرحمك الله ما نزل بك امر تكرهينه الا جعل الله للمسلمين ولك فيه فرجا ترجمہ حضرت عایشہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسید بن حضیر اور کئی لوگون کو انکے ساتھ بہیجا مالا ڈہونڈہنے کو جو حضرت عایشہ نے گم کردی تہی تو نماز کا وقت آگیا لوگون نے نماز

پڑھی بغیر وضو کے **ف** اور بغیر تیمم کے اسواسطے کہ تیمم کی آیت ابہی تک اتری نہین تہی
اس حدیث سے معلوم ہوا جو شخص نہ وضو کرسکے نہ تیمم وہ بلا طہارت نماز پڑہ لیوے چنانچہ بخاری
نے اس حدیث سے ہی استنباط کیا ہے **ف** پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور آپ سے
بیان کیا اُس وقت تیمم کی آیت اُتری ابن نفیل نے زیادہ کیا اسید بن حضیر نے حضرت عایشہ سے کہا
رحم کرے تم پر اللہ جب تمپر کوئی ایسا کام آن پڑتا ہے جسکو تم برا جانتے ہو اللہ تمہارے لئے اور مسلمانون
کے لئے اسمین بہلائی اور آسانی کرتا ہے **ف** دوسری روایت مین ہے پہر سب لوگ چلے تو وہ مالا
حضرت عایشہ کے اونٹ کے تلے سے نکلا **عن** عمار بن یاسر انہم تمسحوا وہم مع رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بالصعید لصلوۃ الفجر فضربوا باکفہم الصعید ثم مسحوا وجوہہم مسحۃ واحدۃ
ثم عادوا فضربوا باکفہم الصعید مرۃ اخری فمسحوا بایدیہم کلہا الی المناکب والاباط من
بطون ایدیہم **ترجمہ** عمار بن یاسر سے روایت ہے کہ صحابہ نے تیمم کیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ مٹی سے فجر کی نماز کے لئے تو پہلے اپنے ہتھیلیون کو مارا مٹی پر اور مونہہ پر پہیرا
ایک بار پہر دوبارہ مارا اور ہاتہون پر پہیرا مونڈہون اور بغلون تک ہتیلیون سے **ف** شاید یہہ
اوایل کا ہے جب تک صحابہ کو تیمم کی کیفیت حاصل نہین ہوئی تہی - دوسری روایت مین ہے قام
المسلمون فضربوا باکفہم التراب ولم یقبضوا من التراب شیئا فذکر نحوہ مسلمان کہڑے
ہوئے اونہون نے اپنی ہتہیلیون کو مٹی پر مارا لیکن مٹی کو اُٹہایا نہین پہر ویسا ہی بیان کیا اور مونڈہون
اور بغلون کا ذکر نہین کیا ابن اللیث نے کہا مسح کیا ہاتہون کا کہنیون سے اوپر تک **عن** عمار
بن یاسر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرس باولات الجیش ومعہ عایشۃ فانقطع
عقد لہا من جزع ظفار فحبس الناس ابتغاء عقدہا ذلک حتی اضاء الفجر ولیس مع الناس
ماء فتغیظ علیہا ابو بکر وقال حبست الناس ولیس معہم ماء فانزل اللہ تعالی علی رسولہ صلی اللہ
علیہ وسلم رخصۃ التطہر بالصعید الطیب فقام المسلمون مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضربوا
بایدیہم الی الارض ثم رفعوا ایدیہم ولم یقبضوا من التراب شیئا فمسحوا بہا وجوہہم وایدیہم
الی المناکب ومن بطون ایدیہم الی الاباط **ترجمہ** عمار بن یاسر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم (غزوہ بنی المصطلق مین) رات کو اُترے اولات الجیش مین (ایک موضع ہے مکے اور مدینے
کے درمیان بعضون نے اُسکو ذات الجیش کہا ہے) اور آپ کے ساتھ حضرت عایشہ تہین اُن کے
گلے کی مالا جو ظفار عقیق کی تہی (ظفار ایک بستی ہے یمن کے ساحل پر) گرپڑی اُسکی تلاش نے لوگوں کو

کو روک رکھا یہان تک کہ روشنی ہو گئی اور ان کے ساتھہ پانی نہ تھا ابو بکر صدیق رض حضرت عائشہ
پر غصہ ہوئے اور کہا تونے لوگون کو روک رکھا ہے اور ان کے ساتھہ پانی نہین ہے اسوقت
اللہ جل جلالہ نے خاک پاک سے طہارت کرنیکی آیتین اوتارین مسلمان کھڑے ہوئے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ اُنہون نے اپنی ہاتہون کو زمین پر مارا پہر ہاتہہ اُٹھا لیے مٹی نہ اُٹھائی
اور موہنہ پر پہیرا اور ہاتہون پر مونڈھون تک اور ہتہیلیون سے مسح کیا بغلون تک **ف** ابن یحیی
کی روایت مین اتنا زیادہ ہے ابن شہاب نے کہا ان لوگون کے فعل کا اعتبار نہین ہے (کیونکہ
یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین سکہایا تہا کہ بغلون اور مونڈھون تک مسح کرین انہون نے
اپنی رای سے ایسا کیا) ایک روایت مین دوبار ہاتہہ مارنا بھی آیا ہے کذا فی الاصل **عن** شقیق قال
کنت جالسا بین عبد اللہ وابی موسی فقال ابو موسی یا ابا عبد الرحمن ارایت لو ان رجلا اجنب
فلم یجد الماء شہرا اما کان یتیمم فقال لا و ان لم یجد الماء شہرا فقال ابو موسی فکیف
تصنعون بہذہ الآیۃ التی فی سورۃ المایدۃ فلم تجدوا ماء فتیمموا صعیدا طیبا فقال
عبد اللہ لو رخص لہم فی ہذا لاوشکوا اذا برد علیہم الماء ان یتیمموا بالصعید فقال لہ
ابو موسی وانما کرہتم ہذا لہذا قال نعم فقال لہ ابو موسی الم تسمع قول عمار لعمر بعثنی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حاجۃ فاجنبت فلم اجد الماء فتمرغت فی الصعید کما تمرغ
الدابۃ ثم اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ذلک لہ فقال انما کان یکفیک ان تصنع
ہکذا فضرب بیدہ علی الارض فنفضہا ثم ضرب بشمالہ علی یمینہ وبیمینہ علی شمالہ علی الکفین
ثم مسح وجہہ فقال لہ عبد اللہ اولم تر عمر لم یقنع بقول عمار **ترجمہ** شقیق سے روایت ہے
مین بیٹہا تہا بیچ مین عبد اللہ بن مسعود اور ابو موسی اشعری رض کے ابو موسی نے کہا اے ابا عبد الرحمن
(کنیت ہے ابن مسعود کی) کیا اگر کسی کو نہانیکی حاجت ہو اور ایک مہینے تک پانی نہ پاوے وہ تیمم کیا کرے
عبد اللہ بن مسعود نے کہا نہین اگرچہ ایک مہینے تک پانی نہ ملے پر تیمم نہ کرے ابو موسی نے کہا پہر تم کیا
کرتے ہو اس آیت مین جو سورہ مایدہ مین ہے فلم تجدوا ماء فتیمموا صعیدا طیبا (یعنی اگر تم سفر مین ہو
یا بیمار ہو یا تم مین سے کوئی پاخانہ پہر کر آوے یا عورتون سے مساس کرے پہر پانی نہ پاؤ تو تیمم کرو پاک
خاک پر) عبد اللہ بن مسعود نے کہا اگر لوگون کو تیمم کی رخصت دی جاوے قریب ہے کہ جب پانی ٹہنڈا ہو
تو وہ تیمم کرنے لگین ابو موسی نے کہا تو اس لیئے تمنے تیمم سے منع کیا عبد اللہ نے کہا ہان **ف**
اصل یہ ہے کہ عمر رض کو جنب کیواسطے تیمم کا جایز ہونا معلوم نہین ہوا وہ جنب کے لئے غسل ضرور جانتے

تہے عبداللہ بن مسعود بہی اس مسئلے مین حضرت عمرؓ کے تابع تہے اور آیۃ لامستم النساء کو جماع پر محمول نہ کرتے تہے بلکہ بوس وکنار پر جو ناقض وضو ہے بعضون کے نزدیک اور جمہور صحابہ کا مذہب اسکے برخلاف تہا اور احادیث بہی جمہور صحابہ کے موافق ہین تیمم محدث اور جنب دونون کو درست ہے

ف ابو موسےٰ نے کہا کیا تمنے عمار ابن یاسر کی حدیث نہین سنی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہے روانہ کیا کسی کام کو مین راہ مین جنب ہوا اور پانی نہ پایا تو مٹی مین لوٹا جیسے جانور لوٹتا ہے جب آپ پاس آیا اور آپ سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا تجہکو کافی تہا اس طرح کرنا پہر آپ نے اپنا ہاتہہ زمین پر مارا اور مٹی پہونک دی پہر بائین ہاتہہ کو داہنے ہاتہہ پر مارا اور داہنے کو بائین پر دونون پہونچون پر پہر مسح کیا منہ کا ف یعنی ایک ہاتہہ زمین پر مارا اوس مین جو مٹی لگی اسکو دوسری ہاتہہ کی ہتہیلی سے بہی لگا لیا اور پہونچون پر مسح کیا پہر اونہی ہاتہون کو مونہہ پر پہیر لیا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ تیمم مین ایک ضرب کافی ہے اسی سے دونون پہونچون کا اور مونہہ کا مسح کرے کہنیون تک مسح کرنا یا دو ضرب لگانا ضرور نہین ہے ت عبداللہ نے کہا کیا تم نہین جانتے حضرت عمر نے اس باب مین عمار کے قول پر قناعت نہ کی ف اسیواسطے حضرت عمر جنب کیواسطے تیمم کو جایز نہین سمجہتے تہے اور عبداللہ بن مسعود بہی ایسا ہی کہتے تہے لیکن اور جمہور صحابہ نے اسکو جایز رکہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکا جواز ثابت ہے عمر اور عبداللہ بن مسعود کے عمل نہ کرنے سے وہ حدیثین غلط نہین ہوسکتی اسیواسطے جمہور علماء نے تیمم جنب کیلئے جایز رکہا ہے اس روایت سے معلوم ہوا کہ کبہی بڑے بڑے عالم اور مجتہدون پر بعضی اونی بات مخفی رہجاتی ہے حضرت عمر اور عبداللہ بن مسعود کی کثرت اور وسعت علم مشہور ہے باوجود اسکے یہہ مسئلہ اُن پر پوشیدہ رہا عن عبد الرحمن بن ابزی قال کنت عند عمر فجاء رجل فقال انا نکون بالمکان الشھر او الشھرین فقال عمر اما انا فلم اکن اصلی حتی اجد الماء قال فقال عمار یا امیر المؤمنین اما تذکر اذ کنت انا وانت فی الابل فاصابتنا جنابۃ فاما انا فتمعکت فاتینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ذلك لہ فقال انما کان یکفیك ان تقول ھکذا وضرب بیدہ الی الارض ثم نفخھما ثم مسح بھما وجھہ ویدیہ الی نصف الذراع فقال عمر یا عمار اتق اللہ فقال یا امیر المؤمنین ان شئت واللہ لم اذکرہ ابدا فقال عمر کلا واللہ لنولینك من ذلك ما تولیت ترجمہ عبد الرحمن بن ابزی سے روایت ہے مین حضرت عمر کے پاس تہا اتنے مین ایک شخص آیا اور بولا کہین ہمکو ایک ایک دو دو مہینے رہنا ہوتا ہے (اور وہان جنابت ہوتی ہے اور پانی نہین ملتا) حضرت عمر نے کہا مین تو نماز نہین پڑہتا

تہا جب تک پانی نہ پاتا تہا عمار نے کہا یا امیر المومنین کیا تمکو یاد نہیں ہے جب مین اور تم اونٹون مین تہے (یعنی جنگل مین) تو مجہہ کو نہانے کی حاجت ہوئی مین مٹی مین لوٹا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا تجہے کافی تہا یہہ دونون ہاتہہ اپنے زمین پر مارتے پہر اُنکو پہونکدیا اور اپنے مونہہ پر پہیرتے اور دونون ہاتہون پر آدہی ہاتہہ تلک حضرت عمر نے کہا اے عمار ڈر خدا سے عمار نے کہا اے امیر المومنین اگر تم کو منظور ہو تو مین اس حدیث کو کبہی بیان نہ کرون عمر رضی نے کہا قسم خدا کی جو تو بیان کریگا ہم اُسکو تجہی پر ڈالینگے **عن** عمار بن یاسر فی هذا الحدیث فقال یا عمار انما کان یکفیك هکذا ثم ضرب بیدیه الارض ثم ضرب احداهما علی الاخری ثم مسح وجهه والذراعین الی نصف الساعدین ولم یبلغ المرفقین ضربة واحدة **ترجمہ** عمار بن یاسر سے روایت ہے آپ نے فرمایا اے عمار تجہہ کو کافی تہا یہہ پہر مارے دونون ہاتہہ اپنے زمین پر پہر ایک کو دوسرے پر مارا بعد اُسکے مونہہ پر مسح کیا اور دونون ہاتہون پر آدہی بانہہ تک کہنیون تک نہین کیا اور ایک ہی بار ہاتہہ مارا **عن** عمار بهذه القصة فقال انما کان یکفیك وضرب النبی صلی الله علیه وسلم بیده الی الارض ثم نفخ فیها ومسح بها وجهه وکفیه شك سلمة قال لا ادری فیه الی المرفقین او الی الکفین **ترجمہ** ایک روایت مین عمار بن یاسر سے یہہ ہے آپ نے فرمایا تجہے کافی تہا یہ اور مارا آپ نے ہاتہہ اپنا زمین پر پہر اُسکو پہونک دیا اور مسح کیا اُس ہاتہہ سے مونہہ پر اور دونون پہونچون پر لیکن سلمہ کو شک ہے اس روایت مین پہونچون تک کہا یا کہنیون تک **عن** شعبة باسناده بهذا الحدیث قال ثم نفخ فیها ومسح بها وجهه وکفیه الی المرفقین او الذراعین قال شعبة کان سلمة یقول الکفین والوجه والذراعین فقال له منصور ذات یوم انظر ما تقول فانه لا یذکر الذراعین غیرك **ترجمہ** شعبہ نے اس حدیث کو روایت کیا اُس مین یہ ہے کہ آپ نے ہاتہہ مارکر پہونکا اور مونہہ پر مسح کیا اور دونون ہاتہون پر پہونچون تک یا بانہون تک شعبہ نے کہا سلمہ کہا کرتے تہے پہونچون پر اور مونہہ پر اور بانہون پر منصور نے اُن سے ایک دن کہا سمجہہ کر کہو سوائے تمہارے اور کوئی بانہون کا ذکر نہین کرتا **عن** عمار فی هذا الحدیث قال فقال یعنی النبی صلی الله علیه وسلم انما کان یکفیك ان تضرب بیدیك الی الارض وتمسح بهما وجهك وکفیك وساق الحدیث **ترجمہ** عمار سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجہے کافی تہا دونون ہاتہہ مارنا زمین پر پہر مونہہ پر اور دونون پہونچون پر مسح کرنا ایک روایت مین ہے دونون ہاتہہ زمین پر

مارے اور انکو ہونکا **عن** عمار بن یاسر قال سالت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن التیمم فامرنی ضربۃ واحدۃ للوجہ والکفین **ترجمہ** عمار بن یاسر سے روایت ہی بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تیمم کو آپ نے حکم دیا ایک بار ہاتھہ مارنیکا مونہہ اور پہونچوں کے لئے **ف** اہل حدیث کا عمل اسی حدیث پر ہے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور بعض لوگوں کا قول یہہ ہے کہ دو ضرب لگاوے ایک ضرب سے مونہہ پر مسح کرے اور دوسری ضرب سے دونو ہاتھوں پر کہنیوں تک کیونکہ روایتین اُن کے ضعیف ہین **عن** عمار بن یاسر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الی المرفقین **ترجمہ** عمار بن یاسر سے روایت ہی آپ نے فرمایا دونوں کہنیوں تک اسکی اسناد مجہول ہے زیادہ ہے اسمین تدلیس کے ہی

باب التیمم فی الحضر حضر مین تیمم کرنیکا بیان

عن عمیر مولی ابن عباس انہ سمعہ یقول اقبلت انا وعبد اللہ بن یسار مولی میمونۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی دخلنا علی ابی الجہیم بن الحرث بن الصمۃ الانصاری فقال ابو الجہیم اقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نحو بئر جمل فلقیہ رجل فسلم علیہ فلم یرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیہ السلام حتی اتی علی جدار فمسح بوجہہ ویدیہ ثم رد علیہ السلام **ترجمہ** عمیر سے جو مولی ہین عبد اللہ بن عباس کے روایت ہے ہین اور عبد اللہ بن یسار جو مولی تہے حضرت میمونہ ام المومنین کے آئے ابو الجہیم بن حارث بن صمہ انصاری پاس ابو الجہیم نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیر جمل (ایک موضع ہے مدینہ کے پاس) کیطرف سے آئے ایک شخص ملا اُس نے سلام کیا آپ نے جواب نہ دیا یہانتک کہ ایک دیوار پاس آپ آئے اور مسح کیا اپنے مونہہ اور دونو ہاتہون پر پہر سلام کا جواب دیا

عن نافع قال انطلقت مع ابن عمر فی حاجۃ الی ابن عباس فقضی ابن عمر حاجتہ فکان من حدیثہ یومئذ ان قال مر رجل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سکۃ من السکک وقد خرج من غائط او بول فسلم علیہ فلم یرد علیہ حتی اذا کاد الرجل ان یتواری فی السکۃ ضرب بیدیہ علی الحائط ومسح بہما وجہہ ثم ضرب ضربۃ اخری فمسح ذراعیہ ثم رد علی الرجل السلام وقال انہ لم یمنعنی ان ارد علیک السلام الا انی لم اکن علی طہر **ترجمہ** نافع سے روایت ہی مین عبد اللہ بن عمر کے ساتہہ ایک کام کو گیا عبد اللہ بن عباس پاس ابن عمر نے اپنا کام پورا کیا اسدن عبد اللہ بن عباس یہہ حدیث بیان کرتے تہے ایک شخص گذرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کسی گلی کوچہ مین اور آپ پاخانہ یا پیشاب سے فارغ ہو کر نکلے تہے اُس نے سلام کیا آپ نے جواب نہ دیا جب قریب ہوا وہ شخص کہ راہ مین غایب ہو جاوے آپ نے اپنے دونو ہاتہہ دیوار پر مارے اور مسح کیا مونہہ پر پہر مارے دوسری بار

اور مسح کیا دونون ہاتھون پر بعد اُسکے سلام کا جواب دیا اور فرمایا مینے اسواسطے جواب نہین دیا تہا تجہ کو کہ مین طاہر نہ تہا۔ کہا ابوداوٗد نے مینے احمد بن حنبل سے سنا وہ کہتے تہے محمد ابن ثابت نے یہہ حدیث منکر روایت کی ہے ابوداوٗد نے کہا اور کسی نے محمد بن ثابت کی متابعت نہین کی اور دو بار ناقل نہین کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بلکہ ابن عمر کا فعل روایت کیا ہے عن ابن عمر قال اقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الغائط فلقیہ رجل عند بیر جمل فسلم علیہ فلم یرد علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اقبل علی الحائط ثم مسح وجہہ ویدیہ ثم رد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الرجل السلام ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاخانہ ہوکر آئے ایک شخص آپ سے ملا بیر جمل پاس اُس نے سلام کیا آپ نے جواب نہ دیا یہانتک کہ آپ ایک دیوار پاس آئے اور مسح کیا اپنے مونہہ اور ہاتہون پر پہر آپ نے سلام کا جواب دیا اُس شخص کو باب جنب یتیمم جنب کو تیمم کرنا درست ہے جب پانی نہ ملے عن ابی ذر قال اجتمعت غنیمۃ عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا اباذر ابد فیہا فبدوت الی الربذۃ فکانت تصیبنی الجنابۃ فامکث الخمس والست فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابو ذر فسکت فقال ثکلتک امک اباذر لامک الویل فدعا لی بجاریۃ سوداء فجاءت بعس منہ ماء فسترتنی بثوب واستترت بالراحلۃ واغتسلت فکانی القیت عنی جبلا فقال الصعید الطیب وضوء المسلم ولو الی عشر سنین فاذا وجدت الماء فامسہ جلدک فان ذلک خیر وقال مسدد غنیمۃ من الصدقۃ ترجمہ ابی ذر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچہہ بکریان جمع ہوگئین آپ نے فرمایا اے ابوذر جنگل مین اُن کو لیجا مین جنگل کو گیا ربذہ کی طرف (ربذہ ایک قریہ ہے مدینہ کے قریب) وہان مجہے نہانے کی حاجت ہوا کرتی اور مین پانچ پانچ چہہ چہہ روز یونہی رہا کرتا (یعنی غسل نہ کرتا پانی نہ ہونیکی وجہہ سے اور نماز پڑہ لیا کرتا) جب مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا (آپ سے یہہ امر بیان کیا) آپ نے فرمایا ابوذر مین چپ ہو رہا آپ نے فرمایا کہو دے تجہ کو مان تیری اور خرابی ہو تیری ف یہہ ایک مثل ہے عرب مین جو غصے یا رنج یا افسوس کے وقت کہا کرتے ہین اس سے بددعا مقصود نہین ہے آپ نے افسوس کیا اُن پر بغیر طہارت کے نماز پڑہنے پر اور تیمم کرکے نہ پڑہنے پر ف پہر آپ نے ایک کالی لونڈی کو بلایا جو ایک پیالے مین پانی لیکر آئی اُس نے ایک کپڑے کی آڑ کی اور دوسری طرف سے مین نے اونٹ کی آڑ کی اور مین نہایا گویا ہٹا میرے اوپر سے اُتر گیا پہر آپ نے فرمایا پاک مٹی وضو ہے مسلمان کے لئے اگرچہ دس برس تک

تک پانی نہ پاوے جب پانی ملے تو اسکو اپنے بدن پر لگا لے یہہ بہتر ہے۔ مسدد کی روایت مین ہے کہ وہ بکریان صدقے کی تہین **عن** رجل من بنی عامر قال دخلت فی الاسلام فاهمنی دینی فاتیت اباذر فقال ابوذر انی اجتویت المدینة فامرلی رسول الله صلی الله علیه وسلم بذود وبغنم فقال لی اشرب من البانها قال واشك فی ابوالها هذا قول حماد فقال ابوذر فسکنت اعزب عن الماء ومعی اهلی فتصیبنی الجنابة فاصلی بغیر طهور فاتیت رسول الله صلی الله علیه وسلم بنصف النهار وهو فی رهط من اصحابه وهو فی ظل المسجد فقال ابوذر فقلت نعم هلکت یارسول الله قال وما اهلکك قلت انی کنت اعزب عن الماء ومعی اهلی فتصیبنی الجنابة فاصلی بغیر طهور فامرلی رسول الله صلی الله علیه وسلم بماء فجاءت به جاریة سوداء بعس یتخضخض ماهو بملاٰن فتسترت الی بعیری فاغتسلت ثم جئت فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا اباذر ان الصعید الطیب طهور وان لم تجد الماء الی عشر سنین فاذا وجدت الماء فامسه جلدك **ترجمہ** ایک شخص سے جو بنی عامر مین سے تہا روایت ہے (وہ ابو المهلب جرمی ہے) مین مسلمان ہوا مجہے دین کے کامون کے سیکہنے کا شوق ہوا تو مین اباذر پاس آیا اونہون نے کہا مجہے مدینے کی ہوا موافق نہین آئی یا مجہے بیماری ہوگئی پیٹ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہے حکم کیا چند اونٹون اور بکریون کے دودہ پینے کا حماد نے کہا مجہہ شک ہے شاید یہہ بہی کہا اُن کے پیشاب پینے کا ابوذر نے کہا مین پانی سے دور رہا کرتا تہا اور میرے ساتہہ میرے گہر کے لوگ بہی تہے مجہے نہانے کی حاجت ہوتی تو مین نماز پڑہ لیا کرتا بغیر طہارت کے جب مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا دوپہر کا وقت تہا اور آپ چند صحابہ کے ساتہہ بیٹہے تہے مسجد کے سایہ مین آپنے فرمایا ابوذر مینے کہا ہان تباہ ہوگیا مین یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کیون مینے کہا مین پانی سے دور تہا میرے ساتہہ میری بی بی تہی مجہے نہانیکی حاجت ہوتی مین نماز پڑہ لیا کرتا بغیر طہارت کر آپنے حکم دیا میرے واسطے پانی منگوانیکا ایک کالی لونڈی پانی لیکر آئی پیالے مین وہ ہل رہا تہا پیالہ بہرا ہوا نہ تہا مین نے ایک اونٹ کی آڑ کی اور غسل کیا پہر آپ پاس آیا آپ نے فرمایا اے ابوذر پاک مٹی پاک کرنیوالی ہے اگرچہ تو دس برس تک پانی نہ پاوے جب پانی ملے تو اپنے بدن پر بہالے۔ کہا ابوداؤد نے حماد بن زید نے اس حدیث کو ایوب سے روایت کیا اور اسمین پیشاب پینے کا ذکر نہین کیا اور پیشاب کا ذکر فقط انس کی حدیث مین ہے جسکو صرف اہل بصرہ نے روایت کیا ہے

باب اذا خاف الجنب البرد ایتیمم جب جنب کو سردی کا خوف ہو تو تیمم کرے

نماز پڑہ لیوے **عن** عمرو بن العاص قال احتلمت فی لیلة باردة فی غزوة ذات السلاسل فاشفقت ان اغتسلت ان اہلك فتیممت ثم صلیت باصحابی الصبح فذکروا ذلك للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا عمرو صلیت باصحابك وانت جنب فاخبرته بالذی منعنی من الاغتسال وقلت انی سمعت اللہ یقول ولا تقتلوا انفسکم ان اللہ کان بکم رحیما فضحك رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولم یقل شیئا **ترجمہ** عمرو بن العاص سے روایت ہے مجھے احتلام ہوا ایک رات کو اور سردی بہت تھی غزوہ ذات السلاسل مین (جو ایک پانی کا نام ہے) مین ڈرا اگر غسل کیا تو مرجاؤن گا مین نے تیمم کرکے صبح کی نماز پڑہا ئی اپنے ساتہہ والون کی اُنہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے مجہہ سے فرمایا اے عمرو تو جنب تہا اور نماز پڑہائی تو نے اپنی لوگون کی مین نے غسل نہ کرنیکا سبب بیان کیا اور مین نے کہا اللہ جل جلالہ فرماتا ہے مت قتل کرو اپنے تئین اور تم پر رحم کرنے والا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسنے لگے اور کچہہ نہ کہا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سردی کی حالت مین اگر خوف ہو ضرر کا غسل سے تو غسل نہ کرے تیمم کرکے نماز پڑہ لیوے پہر دن نکلے غسل کر لے نماز قضا نہ کرے دوسری روایت مین ہے فغسل مغابنه وتوضأ وضوءه للصلوة ثم صلی بهم اپنے جوڑ دہوئے اور وضو کیا اور نماز پڑہائی اوزاعی کے روایت مین ہے تیمم کیا **باب** المجروح یتیمم زخمی تیمم کرسکتا ہے **عن** جابر قال خرجنا فی سفر فاصاب رجلا منا حجر فشجه فی راسه ثم احتلم فسال اصحابه فقال هل تجدون لی رخصة فی التیمم فقالوا ما نجد لك رخصة وانت تقدر علی الماء فاغتسل فمات فلما قدمنا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخبر بذلك فقال قتلوه قتلهم اللہ الا سألوا اذ لم یعلموا فانما شفاء العی السؤال انما کان یکفیه ان یتیمم ویعصر او یعصب شك موسی علی جرحه خرقة ثم یمسح علیها ویغسل سائر جسده **ترجمہ** جابر سے روایت ہی کہ ہم سفر کو نکلے ہم مین سے ایک شخص کے پتہر لگا اُس کا سر پہوٹ گیا پہر اُسکو احتلام ہوا اُس نے لوگون سے پوچہا تم میرے لئے تیمم کی رخصت دیتے ہو اُنہون نے کہا نہین تیمم کیونکر درست ہوگا جب تو پانی پر قادر ہے اُس نے غسل کیا اور مرگیا جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا ناحق اُن لوگون نے اوسکو قتل کیا اللہ اُن کو قتل کرے جب اُن کو مسئلہ معلوم نہ تہا تو پوچہ لیا تہا کیونکہ نہجاننے کا علاج پوچہنا ہے اس شخص کو کافی تہا تیمم کرلیتا اور اپنے زخم پر ایک کپڑا باندہ کر اُس پر مسح کرتا اور باقی سارا بدن دہو ڈالتا **ف** اس سے معلوم ہوا کہ تیمم فقط کافی تہا اُسکے ساتہہ

ین کا دہونا ہی ضرور ہو اعن عبد اللہ بن عباس قال اصاب رجلا جرح فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ثم احتلم فامر بالاغتسال فاغتسل فمات فبلغ ذلک رسول اللہ صلعم فقال قتلوہ قتلہم اللہ الم یکن شفاء العی السوال
ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی ایک شخص زخمی ہوگیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین اسکو احتلام ہوا
لوگون نے اسکو نہانیکا حکم کیا وہ نہایا اور مرگیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکی خبر پہنچی آپ نے فرمایا
مار ڈالا اسکو مارے انکو اللہ کیا نہ جاننے کا علاج تو پوچھنا نہین ہے ف یعنی ان لوگون کو جنہون نے
خواہ مخواہ غسل کا حکم دیا اگر مسئلہ معلوم نہ تہا تو پوچھکر حکم دینا تہا بے سمجھے بوجھے فتوی دیدیا اور ایک
شخص کا خون ہوگیا باب المتیمم یجد الماء بعد ما یصلی فی الوقت جو شخص تیمم کرکے
نماز پڑہ لیوے پہر پانی پاوے اور وقت باقی ہو تو کیا کرے عن ابی سعید الخدری قال خرج
رجلان فی سفر فحضرت الصلوۃ ولیس معہما ماء فتیمما صعیدا طیبا فصلیا ثم وجدا
الماء فی الوقت فاعاد احدہما الصلوۃ والوضوء ولم یعد الآخر ثم اتیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فذکرا ذالک فقال للذی لم یعد اصبت السنۃ واجزاتک صلوتک وقال للذی
توضأ واعاد لک الاجر مرتین ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے دو شخص سفر مین تہے نماز کا
وقت آگیا اور پانی نہ ملا دونون نے تیمم کرکے نماز پڑہ لی پہر پانی ملا اور وقت باقی تہا ایک شخص نے
وضو کیا اور نماز پہر پڑہی دوسرے نے پہر نہ پڑہی بعد اسکے دونون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
آئے آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا اس شخص سے جس نے دوبارہ نہ پڑہی تو نے سنت پر عمل کیا
اور تیری پہلی نماز کافی تہی اور جس شخص نے وضو کرکے پہر پڑہی تہی اس سے فرمایا تجہے دوہرا ثواب ہے
ف اس سے معلوم ہوا کہ نماز پہر لوٹانا ضرور نہین ہے اگر پڑہ لیوے دوبارہ تو ثواب ہے ابو داؤد
نے کہا ابو سعید خدری کا ذکر اس حدیث مین محفوظ نہین ہے سوا ابن نافع کے اور کسی نے ان کا
نام نہین لیا بلکہ اسکو مرسلا روایت کیا ہے عطاء ابن یسار سے باب فی الغسل للجمعۃ جمعہ
کے غسل کا بیان عن ابی ہریرۃ ان عمر بن الخطاب بینا ہو یخطب یوم الجمعۃ اذ دخل رجل
فقال عمر اتحتبسون عن الصلوۃ فقال الرجل ما ہو الا ان سمعت النداء فتوضأت فقال
عمر والوضوء ایضا اولم تسمعوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا اتی احدکم الی
الجمعۃ فلیغتسل ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہی کہ عمر بن خطاب خطبہ پڑہ رہے تہے جمعہ کے روز
اتنے مین ایک شخص آئے (عثمان بن عفان) حضرت عمر نے کہا تم نماز سے کیا رک گئے وہ شخص بولا
مین نے کچھ دیر نہین کی مگر اذان سنکر مینے وضو کیا حضرت عمر نے کہا وضو ہی پر اکتفا کیا

(یعنی ایک تو دیر مین آئے دوسرے یہ قصور کیا کہ فقط وضو کرکے چلے آئے) کیا تمنے سنا نہین رسول الله صلی الله علیہ وسلم فرماتے تہے جب کوئی تم مین سے جمعہ کو آوے تو غسل کرے **عن** ابی سعید الخدری ان رسول الله صلی الله علیہ وسلم قال غسل یوم الجمعۃ واجب علی کل محتلم **ترجمہ** ابی سعید خدری سے روایت ہے فرمایا رسول الله صلی الله علیہ وسلم جمعہ کے دن نہانا واجب ہے ہر بالغ پر **عن** حفصۃ عن النبی صلی الله علیہ وسلم قال علی کل محتلم رواح الجمعۃ وعلی من راح الی الجمعۃ الغسل **ترجمہ** ام المومنین حفصہ رض سے روایت ہی کہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا ہر بالغ پر جمعہ کے لئے جانا واجب ہی اور جو جمعہ کو جاوے اسپر نہانا لازم ہے۔ کہا ابوداؤد نے جب کوئی غسل کرے بعد طلوع فجر کے تو وہ جمعہ کے غسل سے کافی ہو جاویگا اگرچہ وہ غسل جنابت کا ہو (یعنی پہر جمعہ کے لئے دوسرا غسل کرنا ضرور نہین ہے **عن** ابی سعید الخدری وابی هریرۃ قالا قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم من اغتسل یوم الجمعۃ ولبس من احسن ثیابہ ومس من طیب ان کان عندہ ثم اتی الجمعۃ فلم یتخط اعناق الناس ثم صلی ما کتب الله لہ ثم انصت اذا خرج امامہ حتی یفرغ من صلوٰتہ کانت کفارۃ لما بینها وبین الجمعۃ التی قبلها۔

ترجمہ ابو سعید خدری اور ابو ہریرہ سے روایت ہے دونون نے کہا فرمایا رسول الله صلی الله علیہ وسلم جو شخص غسل کرے جمعہ کے روز اور اچہے کپڑے اپنے کپڑون مین سے پہنے اور خوشبو اگر اُس کے پاس ہو تو لگاوے پہر جمعہ کے لئے (مسجد مین آوے) لوگون کی گردنین نہ پہاندے (یعنی جہان جگہ ملے وہان ٹہر جاوے) پہر جو الله نے اُسکی قسمت مین لکہا ہے اُسقدر نماز پڑہے اور چپ رہے جب امام نکلے خطبے کو یہان تک کہ فارغ ہو نماز سے تو وہ کفارہ ہوگا اُسکے گناہون کا جو اِس جمعے اور پہلے جمعہ کے درمیان ہوئے ہین **ف** یعنی جس ساعت کو جمعہ پڑہا ہے اُس ساعت سی لیکر پہلے جمعہ کی اُسی ساعت تک جتنے گناہ ہون گے معاف کردئے جاوینگے یہہ سات دن ہوئے ابو ہریرہ نے کہا تین دن کے اور گناہ معاف ہون گے کیونکہ ایک نیکی کا ثواب دس گنا ہوتا ہے تو دس روز کے گناہ معاف ہونگے **عن** ابی سعید الخدری ان النبی صلی الله علیہ وسلم قال الغسل یوم الجمعۃ علی کل محتلم والسواک ویمس من الطیب ما قدر لہ **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن غسل ہر بالغ پر اور مسواک لازم ہے اور خوشبو لگاوے جو اُسکو نصیب ہو دوسری روایت مین ہے اگرچہ عورت ہی کی خوشبو ہو **عن** اوس بن اوس الثقفی قال سمعت رسول الله صلی الله علیہ وسلم یقول من غسل یوم الجمعۃ واغتسل ثم بکر وابتکر ومشی ولم

یرکب ودنا من الامام فاستمع ولم یلغ کان له بکل خطوة عمل سنة اجر صیامها وقیامها ترجمہ
اوس بن اوس ثقفی سے روایت ہے سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو شخص
نہلاوے جمعہ کے روز اور نہاوے (یعنی اپنی بی بی سے صحبت کرے اسکو بھی نہلاوے آپ بھی
نہاوے) پھر سویرے جاوے اور اول ہی سے خطبہ پاوے اور پیدل جاوے سوار نہ ہووے
اور امام سے نزدیک ہوکر خطبہ سنے اور بیہودہ بات نہ بکے تو اسکو ہر قدم پر ثواب ملیگا ایک برس کے
روزون کا اور شب بیداری کا **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
انہ قال من اغتسل یوم الجمعة ومس من طیب امراته ان کان لها ولبس من صالح ثیابه ثم لم
یتخط رقاب الناس ولم یلغ عند الموعظة کانت کفارة لما بینهما ومن لغا وتخطی رقاب الناس
کانت له ظهرا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو شخص غسل کرے جمعہ کے روز اور اپنی عورت پاس اگر خوشبو ہو اسکو لگاوے اور اچھے کپڑے پہنے
پھر لوگون کی گردنین نہ پھاندے نہ بیہودہ باتین کرے خطبے کیوقت تو وہ جمعہ کفارہ ہوگا اسکے گناہ
کا پہلے جمعہ تک اور جو بیہودہ بکیگا اور لوگون کی گردنین پھاندیگا وہ جمعہ اسکے لئے ایسا ہوگا
جیسے ظہر کی نماز **عن** عائشة ان النبی صلی اللہ علیه وسلم کان یغتسل من اربع من الجنابة
ویوم الجمعة ومن الحجامة ومن غسل المیت **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کیا کرتے تھے چار چیزون سے ایک جنابت سے دوسرے جمعہ کیواسطے
تیسرے پچھنے لگاکر چوتھے میت کو نہلاکر **عن** علی بن حوشب قال سألت مکحولا عن هذا القول
غسل واغتسل قال غسل راسه وجسده **ترجمہ** علی بن حوشب نے کہا مین نے مکحول سے پوچھا
راوس بن ابی اوس کی حدیث مین ہے غسل واغتسل اسکے کیا معنے ہین اونہون نے کہا دھووے
اپنے سر کو اور بدن کو سعید نے بھی اسکے معنی یہی بیان کئے ہین بعضون نے کہا دونون کے معنے
ایک ہین بعضون نے کہا غسل کے معنی یہ ہین دوسرے کو نہلاوے اغتسل کے معنی آپ نہاوے یعنی
اپنی بی بی سے صحبت کرے جیسا اوپر گذرا **عن** ابی هریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم
قال من اغتسل یوم الجمعة غسل الجنابة ثم راح فکانما قرب بدنة ومن راح فی الساعة الثانیة
فکانما قرب بقرة ومن راح فی الساعة الثالثة فکانما قرب کبشا اقرن ومن راح فی الساعة
الرابعة فکانما قرب دجاجة ومن راح فی الساعة الخامسة فکانما قرب بیضة فاذا خرج الامام حضرت الملئکة
یستمعون الذکر **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو نہایا جمعہ کے دن جیسے ناپاکی

کے لئے نہاتے ہین (یعنی خوب نہایا پاک صاف کرکے اور ہر جگہہ پانی پہنچایا) پہر دوپہر ڈہلتی اول وقت
مسجد مین آیا تو جیسے اُس نے ایک اونٹ قربانی کیا اور جو دوسری گہڑی آیا تو اُس نے جیسی ایک گائی قربانی
کی اور جو تیسری گہڑی آیا تو اُس نے جیسے سینگ والا دنبہ قربانی کیا اور جو چوتھی گہڑی مین آیا تو اُس نے
جیسی مرغی قربانی کی اور جو پانچوین گہڑی مین آیا تو اُس نے جیسے ایک انڈا خدا کی راہ مین دیا پہر جب
امام خطبہ پڑہنے کے واسطے نکلا تو فرشتے خطبہ اور نماز کے سُننے کو دروازہ چہوڑ کر مسجد مین آجاتے ہین
ف فرشتے جمعہ کے دن مسجدون کے دروازون پہ لکہتے جاتے ہین کہ کون آگے آیا اور کون پیچہے
اور خطبے کے وقت مسجد مین آجاتے ہین مسلمانون کو لازم ہے کہ جمعہ کے واسطے جلد مسجد مین آیا کرین
جتنا جلد آوینگے اتنا بہت ثواب پاوینگے **باب** الرخصة فی ترك الغسل یوم الجمعة جمعہ کے
دن نہ نہانیکی اجازت **عن** عایشة قالت کان الناس مهان انفسهم فیروحون الی الجمعة بهیئتهم
فقیل لهم لو اغتسلتم **ترجمہ** حضرت ام المومنین عایشہ رض سے روایت ہے لوگ اپنا کام آپ
کیا کرتے تہے تو جمعہ کے لئے اُسی شکل سے جاتے اُن سے کہا جاتا کاش تمنے غسل کیا ہوتا تو بہتر تہو
عن عکرمة ان ناسا من اهل العراق جاؤا فقالوا یا ابن عباس اتری الغسل یوم الجمعة واجبا
قال لا ولکنه اطهر وخیر لمن اغتسل ومن لم یغتسل فلیس علیه بواجب سا خبرکم کیف
بدا الغسل کان الناس مجهودین یلبسون الصوف ویعملون علی ظهورهم وکان مسجدهم ضیقا مقارب
السقف انما هو عریش فخرج رسول الله صلی الله علیه وسلم فی یوم حار وعرق الناس فی ذلك
الصوف حتی ثارت منهم ریاح آذی بذالك بعضهم بعضا فلما وجد رسول الله صلعم
تلك الریح قال ایها الناس اذا کان هذا الیوم فاغتسلوا ولیمس احدکم افضل ما یجد من دهنه
وطیبه قال ابن عباس ثم جاء الله بالخیر ولبسوا غیر الصوف وکفوا العمل ووسع مسجدهم وذهب
بعض الذی کان یوذی بعضهم بعضا من العرق **ترجمہ** عکرمہ سے روایت ہی کچہہ لوگ عراق کے رہنے
والے آئے اور کہا اے ابن عباس کیا تم جمعہ کے دن نہانے کو واجب جانتے ہو ابن عباس نے
کہا نہین لیکن بہتر ہے اور بہت پاک ہونیکا باعث ہے اور جو غسل نہ کرے اُسپر واجب نہین ہے اور مین
تمکو بتاتا ہون کس لئے غسل کا حکم شروع ہوا لوگ مفلس تہے کمبل پہنا کرتے تہے اپنے پیٹہون پر بوجہہ
لادتے تہے مسجد بہی تنگ تہی چہت اُسکی نیچی تہی وہ تو ایک منڈوا تہا کہجور کی شاخون کا ایک بار
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے گرمی کے دن اور لوگون کو کملون مین پسینا آیا اور بدبوئین پہیلین
ایک کو دوسرے کی وجہہ سے تکلیف ہوئی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہہ بو پہنچی آپ نے فرمایا اے لوگو

جب دین پھیلا ہوا کری یعنی جمعہ کا نونہانا اگر دا ور اچھی سے اچھا تیل یا خوشبو میسر ہو لگایا کر۔ ابن عباس نے کہا پھر اللہ نے لوگون کو مالدار کر دیا اور سوا کمل کے اور کپڑے پہننے لگے اور محنت تنگی کی (یعنی غلام لونڈیون سے کام لینے لگے) اور مسجد بھی کشادہ ہو گئی اور وہ جو پسینے کی بو سے ایک کو دوسرے سے تکلیف ہوتی تھی وہ بھی جاتی رہی اسواسطے اب غسل میں اختیار ہے مگر غسل کرنا اولی ہے لیکن واجب نہین ہے عن سمرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من توضأ فبها ونعمت ومن اغتسل فهو افضل ترجمہ سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے وضو کیا (دن جمعہ کے ترمذی) تو اسنے رخصت کو لیا یا فرض کو لیا یا سنت کو لیا اور یہ رخصت اچھی ہے اور جس نے غسل کیا تو غسل افضل ہے (وضو سے) تمام ہوا پارہ دوسرا سنن ابو داؤد کے بتیس پارون مین سے شکر ہے اللہ جل جلالہ کا اب شروع ہوتا ہے پارہ تیسرا اسکی فضل اور انعام پر اعتماد کر کے والله الموفق والمعين

تم الجزء الثاني ويتلوه الجزء الثالث

فہرست ابواب پارہ ثانی سنن ابو داؤد علیہ الرحمۃ

الجزء الثالث

پارہ تیسرا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب في الرجل يسلم فيؤمر بالغسل جو کافر مسلمان ہو اُسکو غسل کرنا چاہیے **عن** قیس ابن عاصم قال اتيت النبي صلى الله عليه وسلم اريد الاسلام فامرني ان اغتسل بماء وسدر **ترجمہ** قیس بن عاصم سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا مسلمان ہونیکو آپ نے حکم کیا مجھے بیری کے پتے اور پانی سے نہانے کا **عن** عثیم ابن کلیب عن ابيه عن جده انه جاء النبي صلى الله عليه وسلم فقال قد اسلمت فقال له النبي صلى الله عليه وسلم الق عنك شعر الكفر يقول احلق قال واخبرني آخر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لآخر معه الق عنك شعر الكفر واختتن **ترجمہ** عثیم بن کلیب سے روایت ہے اُس نے اپنے باپ سے سنا (کثیر سے) اُس نے دادا سے اُسکے (کلیب سے کیونکہ اصل نسب اوس کا یہ ہے عثیم بن کثیر بن کلیب اور کبھی نسبت کرتے ہیں دادا کیطرف تو اُسکو عثیم بن کلیب کہتے ہیں یہ راوی مجہول ہے سوا ابوداؤد کے اور کسی نے اس سے روایت نہیں کی اور ابوداؤد نے بھی یہی حدیث بروایت کی مگر ابن حبان نے اُسکو ثقات میں بیان کیا ہے) کہ وہ آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا میں مسلمان ہوا آپ نے فرمایا اچھا کفر کے بالوں کو نکال ڈال یعنی سر منڈوا اور ایک اور شخص جو اُسکے ساتھ تھا اُس سے فرمایا کہ کفر کے بال نکال ڈال اور ختنہ کر

باب المراة تغسل ثوبها الذي تلبسه في حيضها عورت اپنے اُس لباس کو جو حالت حیض میں پہنی تھی دھووے یا نہ دھووے **عن** معاذة قالت سالت عايشة رضي الله عنها عن الحايض يصيب ثوبها الدم قالت تغسله فان لم يذهب اثره فلتغيره بشيء من صفرة قالت ولقد كنت احيض عند رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاث حيض جميعا لا اغسل لي ثوبا **ترجمہ** معاذہ سے روایت ہے انہوں نے حضرت عائشہ سے پوچھا اگر حائضہ کا خون کپڑے میں لگ جاوے انہوں نے کہا اُسکو دھو ڈالے اگر اُسکا رنگ نہ جاوے تو تھوڑی زردی اُسپر لگاوے **ف** جیسے زعفران کسم وغیرہ **ت** حضرت عائشہ نے کہا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس حیض آتا تو تین تین حیض تک کسی کپڑے کو نہ دھوتی **ف** کیونکہ اُن کپڑوں میں خون نہیں بھرتا تھا جس کپڑے میں خون نہ لگا ہو اُسکا دھونا ضرور نہیں صرف اس خیال سے کہ حالت حیض میں وہ کپڑا پہنتا تھا کیونکہ حائضہ کا بدن اور پسینا ناپاک نہیں ہے **عن** مجاهد قال قالت عايشة ما كان لاحدانا الا ثوب واحد تحيض فيه

فاذا اصابہ شی من دم بلتہ بریقہا ثم قصعتہ بریقہا ترجمہ مجاہد سے روایت ہے
حضرت عایشہ نے کہا ہمارے پاس ایک ہی ایک کپڑا تہا اُسکو حیض کی حالت مین بہی پہنتے اگر اسمین
کہین حیض کا خون بہر جاتا تو اُسکو تہوک لگاکر رل ڈالتے ناخون سے ف کیونکہ وہ خون گاڑہا اور جما ہوا
ہوتا ہے تہوک لگنے سے تر ہوجاتا ہے پہر ناخون سے کہرچ ڈالو تو صاف ہوجاتا ہے عن بکار بن یحیی
حدثتنی جدتی قالت دخلت علی ام سلمۃ فسئلتہا امرءۃ من قریش عن الصلوۃ فی ثوب الحایض
فقالت ام سلمۃ قد کان یصیبنا الحیض علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتلبث احدانا
ایام حیضہا ثم تطہر فتنظر الثوب الذی کانت تقلب فیہ فان اصابہ الدم غسلناہ وصلینا فیہ
وان لم یکن اصابہ شیٔ ترکناہ ولم یمنعنا ذلک من ان نصلی فیہ واما الممتشطۃ فکانت احدانا
تکون ممتشطۃ فاذا اغتسلت لم تنقض ذلک ولکنہا تحثن علی راسہا ثلاث حفنات فاذا رات
البلل فی اصول الشعر دلکتہ ثم افاضت علی سایر جسدہا ترجمہ بکار بن یحیی نے کہا میری
دادی حضرت اُم المومنین ام سلمہ پاس گئی اُن سے قریش کی ایک عورت نے سوال کیا حیض کے
کپڑون مین نماز پڑہنے کا اُم سلمہ نے کہا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین حیض آتا تہا
تک حیض آیا کرتا ٹہرے رہتی جب پاک ہوجاتی تو اُن کپڑون کو دیکہتی جو پہنی رہتی اگر اسمین کہین خون
لگ گیا ہوتا اسکو دہو ڈالتی پہر اُنہین کپڑون مین نماز پڑہتی اور جو کچہہ نہ لگا ہوتا تو چہوڑ دیتی اور اُنہی
مین نماز پڑہا کرتے اور جس عورت کے بال گندہے ہوتے وہ جب غسل کرتی تو اپنی چوٹی نہ کہولتی
البتہ تین لپ پانی کے لیکر اپنی سر پر ڈالتی جب تری بالون کے جڑون مین پہنچ جاتی تو ملتی اُن کو پہر اپنے
سارے بدن پر پانی بہاتی عن اسماء بنت ابی بکر قالت سمعت امراۃ تسأل رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کیف تصنع احدانا بثوبہا اذا رأت الطہر أتصلی فیہ قال تنظر فان رات فیہ دما فلتقرصہ
بشیٔ من ماء ولتنضح ما لم تر ولتصلی فیہ ترجمہ اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہے مینے سنا ایک
عورت نے پوچہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب ہم مین سے کوئی حیض سے پاک ہو تو اپنے کپڑون
کو کیا کرے اُنمین نماز پڑہے آپ نے فرمایا اُن کپڑون کو دیکہہ لیوے اگر اُنمین خون لگا ہو تو مل ڈالے
ناخون سے پہر دہو ڈالے پانی سے اور جہان خون معلوم نہ ہو وہان پانی چہڑک دے پہر اُنہی کپڑون
مین نماز پڑہے عن اسماء بنت ابی بکر انہا قالت سألت امراۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فقالت یا رسول اللہ ارأیت احدانا اذا اصاب ثوبہا الدم من الحیضۃ کیف تصنع قال اذا اصاب
احداکن الدم من الحیض فلتقرصہ ثم لتنضحہ بالماء ثم لتصلی ترجمہ اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہے

ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا یا رسول اللہ اگر کپڑے مین حیض کا خون لگجاوے تو کیا کرین آپ نے فرمایا جب تم مین سے کسی کے کپڑے مین حیض کا خون لگجاوے تو اسکو چٹکیون سے ملڈ الے پہر پانی سے دہوڈالے بعد اسکے اُسی کپڑے سے نماز پڑہے دوسری روایت مین یون ہے حتیہ ثم اقرصیہ بالماء ثم انضحیہ یعنی کہرچ ڈال اسکو پہر پانی ڈال کر مل پہر دہو ڈال عن ام قیس بنت محصن تقول سالت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن دم الحیض یکون فی الثوب قال حکیہ بضلع واغسلیہ بماء وسدر ترجمہ ام قیس بنت محصن سے روایت ہے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا حیض کا خون کپڑے مین لگ جاوے تو کیا کرین آپ نے فرمایا ایک لکڑی سے چہڑا ڈال اور بیری کے پتے اور پانی سے دہو ڈال ف خطابی نے کہا لکڑی سے چہڑانیکو اسواسطے کہا کہ وہ جما ہوا خون چہٹ جاوے پہر پانی سے دہونے سے بالکل اثر جاتا رہے عن عایشۃ قالت قد کان یکون لاحدانا الدرع فیہ تحیض وفیہ تصیبہا الجنابۃ ثم تری فیہ قطرۃ من دم فتقصعہ بریقہا ترجمہ حضرت عایشہ رض سے روایت ہی ہم مین سے کسی کے پاس ایک کرتہ ہوتا اُسی کو حیض مین پہنتے اُسی مین جنابت ہوتی اگر کہین اسمین ایک قطرہ خون کا لگا ہوتا تو تہوک لگا کر اسکو مل ڈالتی **باب** الصلوۃ فی الثوب الذی یصیب اہلہ فیہ جس کپڑے مین اپنی بی بی سے جماع کرے اُسی کپڑے مین نماز پڑہنا کیسا ہے عن معاویۃ بن ابی سفیان انہ سال اختہ ام حبیبۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہل کان رسول اللہ صلعم یصلی فی الثوب الذی یجامعہا فیہ فقالت نعم اذا لم یر فیہ اذی ترجمہ معاویہ بن ابی سفیان نے اپنی بہن ام حبیبہ سے جو بی بی تہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پوچہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُس کپڑے سے نماز پڑہتے تہے جو پہنکر ان سے صحبت کرتے تہے ام حبیبہ نے کہا ہان جب اسمین نجاست معلوم نہ ہوتی **باب** الصلوۃ فی شعر النساء عورتون کے کپڑون پر نماز نہ پڑہنے کا بیان عن عایشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصلی فی شعرنا او لحفنا ترجمہ حضرت عایشہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے شعار یا لحاف مین نماز نہین پڑہتے تہے ف شعار وہ کپڑا ہے جو عورت کے بدن سے لگا رہے لحاف اوڑہنے کی چادر کو کہتے ہین۔ آپ نے اسواسطے اُن کپڑون پر نماز نہین پڑہی شاید ان مین حیض کا خون لگ گیا ہو عن عایشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یصلی فی ملاحفنا ترجمہ حضرت عایشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری چادرون پر نماز نہین پڑہتے تہے ف یہ حدیث

ضعیف ہے اِس وجہ سے کہ محمد بن سیرین نے خود حضرت عایشہ سے تو سُنا ہی نہین اور جس سے سُنا
اُسکا حال معلوم نہین کہ ثقہ ہے یا غیر ثقہ۔ حماد نے سعید بن ابی صدقہ سے سنا اُنہون نے محمد بن سیرین
سے اِس حدیث کو پوچھا اُنہون نے بیان نہین کیا اور کہا مینے اُسکو ایک مدت ہوئی سُنا تہا معلوم نہین
جس سے سنا تہا وہ ثقہ ہے یا نہین تو اُسکی تحقیق کرو **باب** الرخصۃ فی ذلک عورتون کے کپڑون پر
نماز پڑہنے کی اجازت **عن** میمونۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی وعلیہ مرط وعلی بعض ازواجہ
منہ وھی حائض وھو یصلی وھو علیہ **ترجمہ** میمونہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے نماز پڑہی ایک چادر اوڑہ کر جسکو ایک بی بی آپ کی اوڑہی ہوئین تہین اور وہ حایضہ تہین **ف**
یعنی ایک ہی چادر تھی ایک طرف سے بی بی اوڑہی تہین اور کچہہ اُسمین سے آپ اوڑہے ہوئے نماز پڑہتے
تہے **عن** عایشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی باللیل وانا الی جنبہ وانا حائض
وعلی مرط وعلیہ بعضہ **ترجمہ** حضرت اُم المومنین عایشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو
نماز پڑہتے تہے اور مین حیض کی حالت مین آپ کے پہلو مین تھی اور ایک چادر تھی کچہہ میرے پر پڑی
تہی کچہہ آپ پر **باب** للمنی یصیب الثوب منی کپڑے مین لگ جاوے تو کیا کرنا چاہیئے **عن**
ھمام بن الحارث انہ کان عند عایشۃ فاحتلم فابصرتہ جاریۃ لعایشۃ وھو یغسل اثر الجنابۃ من
ثوبہ او یغسل ثوبہ فاخبرت عایشۃ فقالت لقد رایتنی وانا افرکہ من ثوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم **ترجمہ** ہمام بن حارث حضرت عایشہ رضہ پاس تھے انکو احتلام ہوا ایک لونڈی نے حضرت عایشہ
کی اُنکو دیکہہ لیا کپڑا دہوتے ہوئے منی سے اُس نے حضرت عایشہ سے کہدیا اونہون نے کہا تونے
مجہہ کو دیکہا تہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے اُسکو مل ڈالتی تہی **ف** یعنی کہرچ ڈالتی
تہی کیونکہ آپ کی منی گاڑہی ہوگی۔ اکثر علماء کے نزدیک منی نجس ہے لیکن گاڑہی اگر ہو تو اُسکا کہرچ ڈالنا
کافی ہے اور رقیق کو دہونا چاہیئے اور بعض علماء کے نزدیک منی پاک ہے جیسے ناک کا پانی شافعی کا یہی
قول ہے **عن** عایشۃ قالت کنت افرک المنی من ثوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیصلی فیہ
ترجمہ حضرت عایشہ سے روایت ہو کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کہرچ ڈالتی
تہی پہر آپ اُسی کپڑے سے نماز پڑہتے تہے **عن** عایشۃ تقول انہا کانت تغسل المنی من ثوب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت ثم اری فیہ بقعۃ او بقعا **ترجمہ** حضرت عایشہ کہتی ہین مین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی دہو ڈالتی تہی پہر دہونیکا ایک نشان یا کئی نشان آپ
کے کپڑے مین دیکہتی تہی **باب** بول الصبی یصیب الثوب لڑکا کپڑے پر پیشاب کردے تو کیا کرنا

چاہئے عن ام قيس بنت محصن انها اتت بابن لها صغير لم ياكل الطعام الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاجلسه رسول الله صلى الله عليه وسلم في حجره فبال على ثوبه فدعا بماء فنضحه ولم يغسله ترجمہ ام قیس بنت محصن ایک اپنے بچے کو جو چھوٹا تھا اور ابھی کہانا نہین کہاتا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لیکر آئین آپ نے اُسکو اپنی گود مین بٹھایا اُس نے آپ کے کپڑون پر پیشاب کر دیا آپ نے پانی منگوا کر اُس پر چھڑک دیا اور دہویا نہین ف یہہ حدیث اور اسکے سوا مئی بہت حدیثین دلالت کرتی ہین اس بات پر کہ جو لڑکا کہانا نہ کہاتا ہو اُسکا پیشاب ایسا نجس نہین ہے جس سے کپڑا دہونا پڑے صرف پانی چھڑک دینا کفایت کرتا ہے۔ اس مسئلے سے عورتون کو ضرور خبردار رہنا چاہئے کیونکہ وہ سمجھتی ہین بچے کا پیشاب بالکل نجس ہے بغیر دہوئے ہوئے پاک نہین ہوتا اور دہونے کے وقت سے نماز قضا کر دیتے ہین عن لبابة بنت الحارث قالت كانت حسين بن علي رضي الله عنه في حجر رسول الله صلى الله عليه وسلم فبال عليه فقلت البس ثوبا واعطني ازارك حتى اغسله قال انما يغسل من بول الانثى وينضح من بول الذكر ترجمہ لبابہ بنت الحارث سے روایت ہے کہ حسین بن علی رض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گود مین بیٹھے ہوے تہے اُنہون نے آپ پر پیشاب کر دیا مینے کہا آپ کوئی اور کپڑا پہن لیجئے اور اپنا تہ بند مجھے دیجئے مین وہو ڈالون آپنے فرمایا لڑکی کے موت سے دہونا چاہئے اور لڑکے کے موت سے پانی چھڑک دینا کافی ہے عن ابي السمح قال كنت اخدم النبي صلى الله عليه وسلم فكان اذا اراد ان يغتسل قال ولني قفاك فاوليه قفائي فاستره به فاتي بحسن او حسين رضي الله عنهما فبال على صدره فجئت اغسله فقال يغسل من بول الجارية ويرش من بول الغلام ترجمہ ابو السمح (انکا نام ایاد ہے یہی ایک حدیث اُن سے مروی ہے) سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تہا جب آپ غسل کا قصد کرتے تو مجھ سے فرماتے پیٹ موڑ کر کہڑا ہو جا مین پیٹ موڑ کر کہڑا ہوتا اور آڑ کئے رہتا ایک بار حسن یا حسین آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک پر پیشاب کر دیا مین دہونے کے لئے آیا آپنے فرمایا لڑکی کا پیشاب دہونا چاہئے اور لڑکے کے پیشاب پر پانی چھڑک دینا کافی ہے۔ کہا ابو داؤد نے حسن سے منقول ہے کہ پیشاب سب برابر ہین عن علي رض قال يغسل بول الجارية وينضح بول الغلام ما لم يطعم ترجمہ حضرت علی رض نے کہا لڑکی کا پیشاب دہویا جاویگا اور لڑکے کا پیشاب (دہونا ضرور نہین) پانی اسپر چھڑک دینا کافی ہے جب تک وہ کہانا نہ کہاوے۔ دوسری روایت مین ما لم يطعم نہین ہے اور اس قدر زیادہ ہے قتادہ نے کہا یہہ حکم جب تک ہے دونون کہانا نہ کہاتے ہون جب کہانا کہانے لگین تو دونون کا پیشاب دہونا

ضرور ہے **عن** الحسن عن امه انها ابصرت ام سلمة تصب على بول الغلام ما لم يطعم فاذا طعم غسلته وكانت تغسل بول الجارية **ترجمہ** حسن نے روایت کیا اپنی ماں سے انہوں نے دیکھا حضرت ام سلمہ رض کو لڑکے کے پیشاب پہ پانی چھڑک دیتی تہین جبتک وہ کہانا نہ کہاتا تہا جب کہانا کہانے لگا تو اسکو دہوتین اور لڑکی کے پیشاب کو ہمیشہ دہوتین **باب** الارض يصيبها البول زمین پر پیشاب پڑجاوے تو کیا کرنا چاہئے **عن** ابي هريرة ان اعرابيا دخل المسجد ورسول الله صلى الله عليه وسلم جالس فصلى قال ابن عبدة ركعتين ثم قال اللهم ارحمني ومحمدا ولا ترحم معنا احدا فقال النبي صلى الله عليه وسلم لقد تحجرت واسعا ثم لم يلبث ان بال في ناحية المسجد فاسرع الناس اليه فنهاهم النبي صلى الله عليه وسلم وقال انما بعثتم ميسرين ولم تبعثوا معسرين صبوا عليه سجلا من ماء او قال ذنوبا من ماء **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہو ایک اعرابی مسجد مین آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے اُس نے دو رکعتین پڑہین پہر کہا یا اللہ رحم کر محمد پر اور مجھہ پر اور کسی پہ ہمارے ساتھہ رحم نہ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے کشادہ کو تنگ کیا (یعنی اللہ کی رحمت وسیع تھی سب کو شامل تھی اُسکو خاص کر دیا دو آدمیوں سے) تہوڑی دیر نہین ہوئی تھی کہ ایک کونے مین مسجد کے اُس نے پیشاب کر دیا لوگ اُسکی طرف دوڑے (اُسکے منع کرنیکو یا نکالنے کو) آپ نے لوگون کو منع کیا (اس وجہ سے کہ پیشاب کرتا ہوا بہاگے گا تو بہت سی زمین گندی ہوگی اب تو ایک ہی جگہہ گندی ہوئی یا پیشاب رکنے سے اُسکو کچھہ عارضہ ہو جاویگا) اور فرمایا تم اس واسطے بھیجے گئے کہ آسانی کرو لوگو پر اور اسلئے نہین ہو کہ دشواری کرو ایک ڈول پانی کا اُس مقام پہ بہادو **ف** صحیحین کی روایت مین ہے آپ نے اُسکو پہر بُلایا اور کہا مسجدین پیشاب پاخانہ کے واسطے نہین بنی ہین وہ تو اللہ کی یاد کے واسطے اور قرآن پڑہنے کے واسطے بنائی گئین ہین **ف** دوسری روایت مین یون ہے آپ نے فرمایا وہان کی مٹی اٹہا کہ پھینکدو اور اُسجگہہ پانی بہادو مگر یہہ روایت مرسل ہے عبداللہ بن معقل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین سنا **باب** في طهور الارض اذا يبست زمین سوکھ کر پاک ہو جاتی ہے **عن** ابن عمر قال كنت ابيت في المسجد في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم وكنت فتى شابا عزبا وكانت الكلاب تبول وتقبل وتدبر في المسجد فلم يكونوا يرشون شيئا من ذلك **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہو مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین رات کو مسجد مین رہا کرتا اور مین جوان مجرد تہا اور کتے آتے جاتے مسجد مین پیشاب کرتے تہے کوئی ان پر پانی نہ بہاتا تہا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زمین پر اگر پیشاب وغیرہ پڑجاوے پہر وہ زمین سوکہہ جاوے تو پاک ہو جاتی ہے اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ مسجد مین

سونا درست ہی **باب** الاذی یصیب الذیل پلّو مین نجاست لگ جانیکا بیان **عن** ام ولد لابراهیم بن عبد الرحمن بن عوف انها سالت ام سلمة زوج النبی صلی الله علیه وسلم فقالت انی امراة اطیل ذیلی وامشی فی المکان القذر فقالت ام سلمة قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یطهره ما بعده **ترجمہ** ام سلمہ رضہ سے پوچھا ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف کی ام ولد نے میرا پلّو بہت لمبا لٹکتا رہتا ہے اور مین پلید مکان مین چلا کرتی ہون ام سلمہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعد اُسکے جو پاک زمین آتی ہے وہ اُسکو پاک کر دیتی ہے **ف** یعنی اُس پلید جگہہ کے آخر پاک جگہہ بھی آویگی وہان بھی پلو لگیگا پاک ہو جاویگا جیسے پہلی جگہہ سے ناپاک ہو گیا تہا۔ اِس حدیث سے بڑی آسانی عورتون کے لئے نکلی **عن** امراة من بنی عبد الاشهل قالت قلت یا رسول الله ان لنا طریقا الی المسجد منتنة فکیف نفعل اذا مطرنا قال الیس بعدها طریق هی اطیب منها قالت قلت بلی قال فهذه بهذه **ترجمہ** ایک عورت نے بنی عبد الاشہل مین سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمارا راستہ مسجد مین جانیکا غلیظ ہے تو ہم کیا کرین جب پانی برسے آپ نے فرمایا اُس سے آگے پہر کوئی پاک راستہ بہی ہے مینے کہا ہان آپنے فرمایا بس یہہ اسکا جواب ہے **ف** یعنی اُس راستے مین چلنے سے کپڑا پاک ہو جاویگا جیسے پہلی راستے سے ناپاک ہو گیا تہا **باب** الاذی یصیب النعل جوتی مین نجاست لگ جاوے تو کیا کرے **عن** ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا وطیء احدکم بنعله الاذی فان التراب له طهور **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے اپنی جوتی سے پلیدی پر چلے تو مٹی اُسکو پاک کر دیگی **ف** جوتی مین کسی قسم کے نجاست پہر جاوے جب اُسکو زمین پر رگڑ دیا وہ پاک ہو گیا اُسکو پہنکر نماز پڑہنا درست ہے یہی مذہب ہے علما محققین کا **عن** ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم بمعناه قال اذا وطیء الاذی بخفیه فطهورهما التراب **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کسی کے موزون مین نجاست بہر جاوے تو مٹی اُسکو پاک کر دیگی حضرت عائشہ سے بھی ایسا ہی روایت ہی **باب** الاعادة من النجاسة یکون فی الثوب نجاست بہرے کپڑے سے نماز پڑہ لینے کا بیان **عن** ام جحدر العامریة انها سالت عائشة عن دم الحیض یصیب الثوب فقالت کنت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم وعلینا شعارنا وقد القینا فوقه کساء فلما اصبح رسول الله صلی الله علیه وسلم اخذ الکساء فلبسه ثم خرج فصلی الغداة ثم جلس فقال رجل یا رسول الله هذه لمعة من دم فقبض رسول الله صلی الله علیه وسلم علی ما یلیها فبعث بها الی مصرورة فی ید الغلام فقال اغسلی

هذا واجفيها ثم ارسلي بها الى فدعوت بقصعتي فغسلتها ثم اجففتها فاحرتها اليه فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم بنصف النهار وهي عليه **ترجمہ** ام محجد عامریہ نے پوچھا حضرت عائشہ سے خون حیض کا اگر کپڑے مین لگ جاوے تو کیا کرنا چاہیے اُنہون نے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ تھی اپنا کپڑا اوڑھی ہوئے تھی اور اوپر سے ایک کمبل ڈال لیا تھا جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُس کمل کو اوڑھکر چلیگئے اور صبح کی نماز پڑھی پھر آپ بیٹھے تو ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ یہہ خون کا نشان ہے آپ نے اُسکے آس پاس مٹھی سے پکڑ کے غلام کے ہاتھہ مین دیکر اسی طرح میرے پاس بھیجا اور کہا اسکو دہوکر سکھا کر میرے پاس بھیجدو مینے پانی کا کونڈہ منگا کر اُسکو دھویا پھر سکھایا بعد اُسکو آپ کو بھیجادیا پھر آپ دوپہر کو تشریف لائے وُہی کمل اوڑھے ہوئے **ف** نماز کے اعادے کا اس حدیث مین ذکر نہین ہے شاید اسواسطے ذکر نہ ہو گا کہ حضرت عائشہ گھر مین تہین انکو خبر نہ ہوئی مگر یہ احتمال ضعیف ہے کیونکہ حضرت عائشہ نے نماز تو آپ کے پیچھے پڑھی ہوگی پھر نماز لوٹانے کا حکم بنا ضرور تھا بعضون نے کہا شاید اونہون نے اُسدن نماز آپ کے ساتھہ نہ پڑھی ہو۔ بعضون نے کہا وہ نجاست قلیل تھی اس سے اعادہ لازم نہین ہے یہی قول صحیح اور اقرب بالقیاس ہے بعضون نے کہا اگر نجس کپڑے سے بے خبری مین نماز پڑھ لی جاوے تو اعادہ لازم نہین آتا واللہ اعلم **باب** البزاق یصیب الثوب تھو اگر کپڑے مین لگ جاوے تو کیسا ہے **عن** ابی نضرۃ قال بزق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ثوبه وحك بعضه ببعض **ترجمہ** ابو نضرہ (منذر بن مالک) سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کپڑے مین تھوکا اور اُسی مین مل ڈالا۔ دوسری روایت موسی بن اسمعیل سے اونہون نے حماد سے اونہون نے حمید سے اونہون نے انس سے آنہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح ہے۔ آخر کتاب الطہارۃ تمام ہوئی کتاب طہارت کی ۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اول کتاب الصلوٰۃ

نماز کی کتاب شروع ہوئی **عن** طلحۃ بن عبید اللہ یقول جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اهل نجد ثائر الراس یسمع دوی صوته ولا یفقه ما یقول حتی دنا فاذا هو یسال عن الاسلام فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم خمس صلوات فی الیوم واللیلۃ قال هل علی غیرهن قال لا الا ان تطوع قال وذکر له رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم صیام شهر رمضان قال هل علی غیرہ قال لا الا ان تطوع قال وذکر له رسول اللہ صلی اللہ

عَلَیہِ وسلم الصدقۃ قال فھل علی غیرھا قال لا الا ان تطوع فادبر الرجل وھو یقول واللہ لا ازید

علی ھذا ولا انقص فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افلح ان صدق **ترجمہ** طلحہ بن عبید اللہ سے روایت
ھی ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس نجد کا رہنے والا (نجد ایک ملک ہے عرب مین) اسکے سر کے بال پریشان
تھے اوسکے آواز کی گنگناہٹ معلوم ہوتی تھی پر بات سمجھ مین نہین آتی تھی یہانتک کہ وہ نزدیک آیا تب معلوم
ہوا کہ اسلام کو پوچھتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پانچ نمازین ہین رات دن مین اوس
نے پوچھا اوسکے سوا اور کچھ نماز ہے آپنے فرمایا نہین مگر نفل **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وتر اور نماز عید
واجب نہین ہے سنت ہے جیسا وہ قول ہی اکثر علمای محققین کا **ت** راوی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اوسکو رمضان کے روزے بتلائے اوس نے پوچھا اسکے سوا اور بھی کوئی روزہ مجھپر ہے آپنے فرمایا نہین مگر
نفل راوی نے کہا پھر آپنے اوسکو زکوٰۃ بتلائی اوس نے پوچھا اسکے سوا اور بھی کوئی صدقہ مجھپر ہے آپ نے
فرمایا نہین مگر نفل **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صدقہ واجب نہین ہو سنت ہو **ت** راوی نے کہا پھر وہ
شخص پیٹھ موڑکر چلا اور کہنے لگا قسم خدا کی مین نہ اس سے زیادہ کرونگا نہ کم آپنے فرمایا اگر سچ کہتا ہے تو مراد پائی۔ دوسری
روایت مین ہے اگر سچ کہتا ہی تو مراد پائی قسم ہے باپ کی داخل ہوگا جنت مین قسم میرے باپ کے اگر سچ کہتا ہے
ف خطابی نے کہا شاید یہہ عادت کے طور پر قسم آپ نے کہائی یا قبل نہی کے ورنہ دوسری حدیث مین ہے مت
قسم کہاؤ اپنے باپ دادون کے جس شخص کو تم مین سے قسم کہانا منظور رہو وہ اللہ جل جلالہ کی قسم کہاوی یا چپ رہے
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مطلق غیر اللہ کی قسم کہانا شرک نہین ہے بلکہ جب خدا کی مثل اوس شئے کو بزرگ جانکر قسم کہاوی
تو شرک ہوگی جیسے اس زمانے مین بعضے لوگون کو اللہ کی قسم کھانی مین کچھ باک نہین ہے پر پیر کی قسم کہانی مین بڑی احتیاط
کرتے ہین یہہ لوگ در حقیقت مشرک ہین اور مطلق غیر اللہ کے قسم کہانا کیونکر شرک ہو سکتی ہی جب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے پدر بزرگوار کے قسم کہائی البتہ جب دوسرے حدیث مین آپ نے سوا خدا کے اور چیزون
کی ساتھہ قسم کہانے سے منع فرمایا تو غیر اللہ کی قسم ممنوع ہوگئی **باب** المواقیت نماز کے وقتون
کا بیان **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امنی جبرائیل علیہ السلام عند

البیت مرتین فصلی بی الظھر حین زالت الشمس وکانت قدر الشراک وصلی بی العصر
حین کان ظلہ مثلہ وصلی بی یعنی المغرب حین افطر الصائم وصلی بی العشاء
حین غاب الشفق وصلی بی الفجر حین حرم الطعام والشراب علی الصائم
فلما کان الغد صلی بی الظھر حین کان ظلہ مثلہ وصلی بی العصر
حین کان ظلہ مثلیہ وصلی بی المغرب حین افطر الصائم وصلی بی العشاء

الی ثلث اللیل وصلی الفجر فاسفر ثم التفت الی فقال یا محمد هذا وقت الانبیاء من قبلک

الوقت ما بین هذین الوقتین ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امامت کی میری جبرئیل نے خانہ کعبہ پاس دوبار ف تو آپ نے نماز حضرت جبرئیل علیہ السلام کے پیچھے پڑھی پہر یا انہار عبد الرحمن بن عوف کے پیچھے جیسا کتاب الطہارت میں گذرا اور کسی کے پیچھے پڑھنا ثابت نہیں ہے ف تو نماز پڑھی ظہر کی جب آفتاب ڈہل گیا اور سایہ جوتی کے تسمے کے برابر ہوا اور عصر کی نماز پڑھی جب سایہ اوسکا اوس کے برابر ہوا ف یعنی ایک مثل کے بعد اس سے صاف معلوم ہوا کہ ایک مثل کے بعد عصر کا وقت آجاتا ہے ف اور نماز پڑھی مغرب کی جس وقت روزہ دار روزہ کہولتا ہے اور نماز پڑھی عشا کی جب شفق غائب ہو گئی ف یعنی سرخی جاتی رہے اور سیاہی گئی ف اور نماز پڑھی فجر کی جب روزہ دار کو کہانا پینا حرام ہو جاتا ہے (یعنی صبح صادق کو نکلتی ہے) پہر دوسرے روز نماز پڑھی ظہر کی جب ہر چیز کا سایہ اوس کے برابر ہوا ف یعنی برابر ہونے کے قریب ہوا یا برابر ہو گیا سایہ اصلی سمیت اور ف اور نماز پڑھی عصر کی جب سایہ ہر چیز کا دو چند ہوا اور نماز پڑھی مغرب کی جب روزہ دار روزہ کہولتا ہے اور نماز پڑھی عشا کی تہائی رات پر اور نماز پڑھی فجر کی روشنی میں پہر میری طرف متوجہ ہوئے (حضرت جبرئیل علیہ السلام) اور کہا اے محمد صلعم یہی وقت ہے تیرے پہلے پیغمبروں کا اور نماز کا وقت ان دونوں وقتوں کے درمیان میں ہے ف ایک روز حضرت جبرئیل علیہ السلام نے سب نمازوں کو اول وقت پڑہا دوسرے روز آخر وقت اس لیے کہ آپ کو وقت کا شروع اور اخیر معلوم ہو جاوے

عن ابن شہاب ان عمر بن عبد العزیز کان قاعدا علی المنبر فاخر العصر شیئا فقال له عروة بن الزبیر اما ان جبریل علیه السلام قد اخبر محمدا صلی الله علیه وسلم بوقت الصلوٰة فقال له عمر اعلم ما تقول فقال عروة سمعت بشیر بن ابی مسعود یقول سمعت ابا مسعود الانصاری یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول نزل جبریل صلی الله علیه وسلم فاخبرنی بوقت الصلوٰة فصلیت معه ثم صلیت معه ثم صلیت معه ثم صلیت معه ثم صلیت معه یحسب باصابعه خمس صلوات فرایت رسول الله صلی الله علیه وسلم یصلی الظهر حین تزول الشمس وربما اخرها حین یشتد الحر ورایته یصلی العصر والشمس مرتفعة بیضاء قبل ان تدخلها الصفرة فینصرف الرجل من الصلوٰة فیاتی ذا الحلیفة قبل غروب الشمس ویصلی المغرب حین تسقط الشمس ویصلی العشاء حین یسود الافق وربما اخرها حتی یجتمع الناس وصلی الصبح مرة بغلس ثم صلی مرة اخری فاسفر بها ثم کانت صلاته بعد ذلک التغلیس حتی مات لم یعد الی ان یسفر ترجمہ

ابن شہاب سے روایت ہے حضرت عمر بن عبد العزیز (خلیفہ عادل) منبر پر بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے عصر کی نماز میں دیر کی عروہ بن زبیر نے کہا کیا تمکو معلوم نہیں حضرت جبرئیل علیہ السلام نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کا وقت بتا دیا عمر بن عبد العزیز نے کہا سمجھ کر کہو ف عمر بن عبد العزیز کو شبہہ ہوا اس روایت میں کیونکہ عروہ نے اوسکو بلا سند بیان کیا یا یہ شبہہ ہوا کہ کہیں یہ روایت ضعیف نہو یا یہ شبہہ ہوا کہ اوقات نماز تو پروردگار نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا توسط شب معراج میں بتلائے

حضرت جبرئیل کا ذریعہ اوس مین کہان تہا یا یہہ شبہہ ہوا کہ حضرت جبرئیل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کیونکر امامت کی حالانکہ
حضرت جبرئیل علیہ السلام تعلیم مین جناب رسالتمآب سے کم تہی اسواسطے عروہ نے پھر اس روایت کو سند کے ساتھ بیان کرنا شروع کیا ف
عروہ نے کہا بشیر بن ابی مسعود سے سنا وہ کہتے تہے مین نے ابو مسعود انصاری سے سنا وہ کہتے تہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
سنا آپ فرماتے تہے حضرت جبرئیل اوترے اور اونہون نے مجھے نماز کا وقت بتلایا مین نے اونکے ساتھ نماز پڑہی پھر اونکے ساتھ
نماز پڑہی پھر اونکے ساتھ نماز پڑہی پھر اونکے ساتھ نماز پڑہی پھر اونکے ساتھ نماز پڑہی اونگلیون پر اپنی شمار کیا پانچ نمازون کو
تو مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے ظہر کے نماز پڑہی آفتاب ڈھلتے ہی اور کبھی دیر کے جب گرمی کی شدت ہوتی
اور مین نے دیکھا آپ کو عصر کے نماز پڑہتے ہوئے اور آفتاب بلند تہا سفید اوس مین زردی نہین آئے تہے آدمی عصر کی نماز آپ
کے ساتھ فارغ ہوکر ذوالحلیفہ مین پہونچ جاتا آفتاب ڈوبنے سے پہلے ف حالانکہ ذوالحلیفہ دو فرسخ ہے مدینہ سی یعنی چھ میل ف
اور مغرب کی نماز پڑہتے آفتاب ڈوبتے ہی اور عشا کی نماز پڑہتے جب کنارون مین آسمان کے سیاہی آجاتی اور کبھی عشا مین دیر کرتے
لوگون کے جمع ہونی کے لیے اور فجر کی نماز پڑہتے آپ اندہیرے مین ایکبار روشنی مین پڑہی مگر بعد اسکے آپ ہمیشہ اندہیری مین پڑہتے
رہے یہانتک کہ وفات تک آپ نے کبھی روشنی مین نہین پڑہی ف ایک بار آپ نے روشنی مین پڑہ دی بیان جواز کے لیے ہمیشہ
افضل وقت مین پڑہا کیے عن ابی موسی ان سائلا سال النبی صلی الله علیه وسلم فلم یرد علیه شیئا حتی امر بلالا فاقام
الفجر حین انشق الفجر فصلی حین کان الرجل لا یعرف وجه صاحبه او ان الرجل لا یعرف من الی جنبه ثم امر بلالا
فاقام الظهر حین زالت الشمس حتی قال القائل انتصف النهار وهو اعلم ثم امر بلالا فاقام العصر والشمس بیضاء مرتفعة
وامر بلالا فاقام المغرب حتی غابت الشمس وامر بلالا فاقام العشاء حین غاب الشفق فلما کان من الغد صلی الفجر
وانصرف فقلنا اطلعت الشمس فاقام الظهر فی وقت العصر الذی کان قبله وصلی العصر وقد اصفرت الشمس او
قال امسی وصلی المغرب قبل ان یغیب الشفق وصلی العشاء الی ثلث اللیل ثم قال این السائل عن وقت الصلوة
الوقت فیما بین هذین **ترجمہ** ابو موسی سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے وقتونکا پوچھا آپ نے
جواب نہ دیا اور بلال کو حکم کیا پہر نماز پڑہی فجر کے صبح صادق نکلتی ہے جب کوئی آدمی دوسرے کو نہ پہچان سکتا (یعنی اوس کا موںھ
نہ پہچان سکتا اندہیری کی وجہ سے) یا اپنے پہلو مین جو شخص ہوتا اوسکو نہ پہچان سکتا پہر حکم کیا بلال کو اونہون نے قائم کیا ظہر کو جب
آفتاب ڈہل گیا یہانتک کہ کہنے والے نے کہا کیا دوپہر ہوگئے اور آپ خوب جانتے تہے (یعنی آفتاب ڈہلتے ہی نماز ظہر کے شروع کی یہانتک
تک کہ بعض لوگون کو شبہہ رہا دوپہر ہونیکا وہ پوچھنے لگے) پہر حکم کیا بلال کو اونہون نے قائم کیا عصر کو اور آفتاب سفید بلند تہا
پہر حکم کیا بلال کو اونہون نے قائم کیا مغرب کو جب آفتاب ڈوب گیا پہر حکم کیا بلال کو اونہون نے قائم کیا عشا کو جب شفق ڈوب
گیا جب دوسرا روز ہوا تو آپ نے فجر کی نماز پڑہنے بعد فراغت کے ہم کہنے لگے کیا آفتاب نکل آیا (آپ نے دوسرے روز فجر کی نماز آخر وقت
پڑہی تعلیم کیواسطے) اور ظہر کی نماز اوس وقت پڑہی جس وقت پہلے روز عصر کے پڑہی تہی اور عصر اوس وقت پڑہی جب آفتاب زرد ہوگیا

یا شام ہوگئی اور مغرب قبل شفق غائب ہونیکی پڑہی اور عشا تہائی رات کو پہر کے پہر فرمایا کہاں ہی وہ شخص جو نماز کی اوقات پوچہتا تہا وقت انہ دونو کے بیچ میں ہی **ف** ایک روز آپنے سب نمازین اول وقت پڑہیں دوسرے روز آخر وقت پڑہیں تا لوگون کو نماز کیوقت کی ابتدا اور انتہا معلوم ہوجاوی۔ یہ تعلیم کیواسطی تہا پہر کبہی آپنے فجر روشنی مین نہین پڑہی نہ ظہر کی تاخیر کی اسقدر نہ عصر کی نہ مغرب کی کہا ابو داؤد نے سلیمان بن موسے نے عطا سے انہون نی جابر سے انہون نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مغرب مین ایسا ہی روایت کیا کہا پہر نماز پڑہی عشا کی تہائی رات تک یا نصف رات تک اور ایسا ہی روایت کیا ابن بریدہ نے اپنے باپ سے انہون نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **عن** عبد اللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال وقت الظہر ما لم یحضر العصر ووقت العصر ما لم تصفر الشمس ووقت المغرب ما لم یسقط نور الشفق ووقت العشاء الی نصف اللیل ووقت الفجر ما لم تطلع الشمس **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ظہر کا وقت جبتک ہے کہ عصر کا وقت نہ آوی اور عصر کا وقت جبتک ہے کہ آفتاب زرد نہوا اور مغرب کا وقت جبتک ہی کہ شفق کی روشنی نہ جاوی اور عشا کا وقت نصف شب تک ہی اور فجر کا وقت جبتک ہے کہ آفتاب نہ نکلی

باب

وقت صلوٰۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکیف کان یصلیہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے وقتونکا بیان اور کیونکر آپ پڑہتی تہی **ف** اوپر کا جو باب تہا اوس مین مطلق وقت کا بیان تہا اوسکے اول اور آخر کا اب اوقات مستحبہ کا بیان ہوتا ہے جن وقتون مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کیا کرتی تہے اور اون وقتون مین نماز پڑہنا افضل ہی **عن** محمد بن عمرو بن الحسن قال سألنا جابرا عن وقت صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال کان یصلی الظہر بالہاجرۃ والعصر والشمس حیۃ والمغرب اذا غربت الشمس والعشاء اذا کثر الناس عجل واذا قلوا اخر والصبح بغلس **ترجمہ** محمد بن عمرو بن حسن سے روایت ہی ہم نی جابر بن عبد اللہ انصاری سی پوچہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس وقت نماز پڑہتے تہے انہون نی کہا ظہر کی نماز دوپہر ڈہلی پڑہتی تہی اور عصر کی نماز اوس وقت پڑہتی کہ آفتاب مین جان ہوتی تہے (یعنے اوسکی تیزی اور حرارت باقی ہوتی تہی) اور مغرب کی نماز آفتاب ڈوبتی ہی پڑہتے تہے اور عشا کی نماز جب آدمی بہت ہوتی تہی تو جلدی پڑہتے تہی اور جب کم ہوتے تہی تو دیر مین پڑہتی تہی اور صبح کو اندہیری مین پڑہتے تہے **عن** ابی برزۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الظہر اذا زالت الشمس ویصلی العصر وان احدنا لیذہب الی اقصی المدینۃ ویرجع والشمس حیۃ ونسیت المغرب وکان لا یبالی تاخیر العشاء الی ثلث اللیل قال ثم قال الی شطر اللیل قال وکان یکرہ النوم قبلہا والحدیث بعدہا وکان یصلی الصبح وما یعرف احدنا جلیسہ الذی کان یعرفہ وکان یقرأ فیہا من الستین الی المائۃ **ترجمہ** ابی برزہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے تہے ظہر کی جب آفتاب ڈہل جاتا اور نماز پڑہتے تہے عصر کی اوس وقت کہ ہم مین کوئی آدمی مدینہ کے کنارے پر ہوکر آ جاتا اور آفتاب زندہ ہوتا (یعنے صاف اور تیز رہتا) اور ابو برزہ بہول گیا مغرب کو اور عشا کی دیر کرنی مین آپکو باک نہ تہا تہائی رات تک کبہی آدہی رات تک اور برا جانتی تہی آپ سونے کو عشا کی نماز سے پہلے **ف** شرح السنہ میں ہے

کہ اکثر علمائی مکروہ رکہتی ہین سونیکو عشا سے پہلے اور بعضون نی اجازت دی ہی اور عبداللہ بن عمر سویا کرتی تھی عشا سی
پہلے اور بعضون نی اجازت دی ہی رمضان مین نووی نے کہا اگر نیند غالب ہو اور نماز کے قضا ہو جانی کا خوف نہ ہو تو سونے
مین مضایقہ نہین ف اور باتین کرنیکو عشا کے بعد ف یعنی دنیا کی باتین بیکار اس لیے کہ سونا بھی ایک قسم کی موت ہی
تو ذکر الٰہی پر خاتمہ ہونا بہتر ہی۔ اکثر علما اسکو مکروہ جانتی ہین اور بعضون نی رخصت دی ہی خصوصاً گھر والون یا مہمان
کی ساتھہ باتین کرنیکے واسطے ف اور آپ نماز پڑھتے تھے صبح کے ایسی وقت مین کہ آدمی اپنی ساتھی کو نہ پہچانتا جسکو خوب
پہچانتا ہے ف اندھیری کے وجہ سے ف اور فجر کے نماز مین ساٹھہ آیتون سے لیکر سو آیتون تک پڑھتی باب

وقت صلوٰۃ الظہر نماز ظہر کا وقت عن جابر بن عبد اللہ قال کنت اصلی الظہر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فاخذ قبضۃ من الحصی لتبرد فی کفی اضعہا لجبہتی اسجد علیہا لشدۃ الحر ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت
ہی مین نماز پڑہتا تہا ظہر کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھہ اور ایک مٹھی کنکریان اوٹھا لیتا وہ ٹھنڈی ہو جاتین میری
مٹھی مین جب سجدہ کرتا تو اونکو پیشانی کے تلے رکھہ لیتا اون پر سجدہ کرتا بسبب گرمی کے وجہ سی عن عبد اللہ بن مسعود قال

کانت قدر صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الصیف ثلثۃ اقدام الی خمسۃ اقدام وفی الشتاء خمسۃ اقدام
الی سبعۃ اقدام ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی (ظہر) کی نماز کا اندازہ گرمی مین
تین قدم سے پانچ قدم تک تہا اور جاڑی مین پانچ قدم سے سات قدم تک ف خطابی نے کہا یہ امر مختلف ہی باعتبار اختلاف
اقالیم اور بلدان کے اور مکہ مدینہ اقلیم ثانی مین ہین جو شہر اسی اقلیم مین واقع ہون جیسے حیدرآباد ہندوستان کی شہرون مین
اون مین بھی حکم چلسکتا ہے اب جو شہر اقلیم سوم مین ہین جیسے دہلی یا آگرہ یا اوائل اقلیم سوم مین جیسے لکھنو وغیرہ اون مین
اس سے زیادہ سائے پر یہ وقت آویگا اور اقلیم اول کے شہرون مین جیسے سودان افریقہ عدن وغیرہ اون مین اس سے کم پر
یہ وقت آجاویگا۔ حاصل یہ ہی کہ کمی اور قصر سائے کا اوسی قدر ہوگا جتنا آفتاب سمت الراس سے قریب ہوگا اور جتنا مائل ہوگا
سمت الراس سے اوسی قدر سایہ دراز اور لنبا ہوگا یہانتک کہ جو شہر خاص منطقۃ الشمس کے تحت واقع ہین اون مین نصف النہار کے
وقت سایہ معدوم ہو جاتا ہے اور جہان ذرا بھی سایہ ہوا معلوم ہو جاتا ہی کہ آفتاب ڈھل گیا۔ بہرحال اس حدیث سے اتنا ثابت ہوتا ہی کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز ایک مثل کے بعد نہین پڑہتی تھی کیونکہ ہر ایک آدمی کا قد اوسکے سات قدم کے برابر ہوتا ہے
کبھی اوسی مثل پر پڑہتی تھی کبھی اس سے زیادہ عن ابی ذر یقول کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاراد المؤذن ان یؤذن

الظہر فقال ابرد ثم اراد ان یؤذن فقال ابرد مرتین او ثلثا حتی رأینا فیء التلول ثم قال ان شدۃ الحر من فیح
جہنم فاذا اشتد الحر فابردوا بالصلوٰۃ ترجمہ ابی ذر سے روایت ہی کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ تھے
موذن نی چاہا کہ ظہر کے اذان کہی آپ نی فرمایا ٹھنڈک ہونی دی پھر اوسنے اذان کہنی کا ارادہ کیا تو پھر آپ نی فرمایا ٹھنڈک ہونی دی
اسیطرح دو بار یا تین بار فرمایا یہانتک کہ ٹیلون کا سایہ ہم نے دیکھا پھر آپ نی فرمایا گرمی کے شدت جہنم کی بھاپ سی ہوتی ہی جب

گرمی کی شدت ہو نماز کو ٹھنڈے وقت پڑہو عن ابی ہریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اشتد الحر
فابردوا بالصلاة فان شدة الحر من فیح جہنم ترجمہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جب گرمی بہت ہو تو ٹھنڈے وقت نماز پڑہو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کے اوبال سے ہے ف بعضون نے اسکو معنی حقیقی
اور ظاہری پر محمول کیا ہے دوسری روایت مین صحیحین کے ہے کہ جہنم کی آگ نے شکایت کی پروردگار سے میری بعض اجزا بعض کو
کہا گئے (شدت سے گرمی کی اور گھٹن سے) پروردگار نے اوسکو اجازت دی دو سانس کے ایک جاڑے مین ایک گرمی مین جاڑے
مین سانس اندر لیتی ہے اور گرمی مین باہر لیتی ہے۔ بعضون نے کہا یہ تشبیہ اور کنایہ ہے یعنے دنیا کی گرمی جیسے جہنم کا ایک نمونہ ہے
ایسے وقت مین نماز پڑہنے سے آنے والون کو تکلیف ہوتی ہے اور نماز مین خشوع نہین ہوتا۔ ان حدیثون سے یہ امر ثابت ہوتا ہے
کہ گرمی کی شدت مین ظہر کے تاخیر کرنا بہتر ہے اوسکی تعجیل سے مگر یہ نہین نکلتا کہ ایک مثل کے بعد پڑہے اس لیے کہ حدیث سے مقصود
یہ ہے کہ بہ نسبت دوپہر کی کچھہ ٹھنڈک ہوجاوے اور جب آفتاب زیادہ ڈھل جاتا ہے تو دوپہر کی نسبت کچھہ خنکی ہوجاتی ہے کچھہ یہ غرض نہین کہ
بالکل ٹھنڈک ہوجاوے وہ تو شام تک بہی نہین ہوتی البتہ آدہی رات کے بعد ہوجاتی ہے عن جابر بن سمرة ان بلالا کان
یؤذن الظہر اذا دحضت الشمس ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے بلالؓ اذان دیا کرتے تہے ظہر کے جب آفتاب ڈہل جاتا باب
وقت العصر نماز عصر کا وقت عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی العصر والشمس بیضاء مرتفعة
حیة ویذہب الذاہب الی العوالی والشمس مرتفعة ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کے
نماز ایسے وقت پڑہتے تہے کہ آفتاب سفید اور بلند زندہ ہوتا تہا اور آدمی نماز عصر کی پڑہ کر عوالی کو جاتا وہان پہونچ جاتا (صحیحین)
اور آفتاب بلند رہتا عن الزہری قال والعوالی علی میلین او ثلاثة قال واحسبه قال او اربعة ترجمہ زہری نے
کہا عوالی مدینہ سے دو میل مین یا تین میل مین راوی نے کہا شاید چار میل بہی کہا ف عوالی اون قریون کو کہتے ہین جو مدینہ کے
بلندیون پر واقع ہین صحیحین مین ہے کہ وہ مدینے سے چار میل پر ہین یا اسکے مثل مجمع البحار مین ہے کہ عوالی مین قریب سے قریب جو قریہ ہے
وہ چار میل ہے اور دوری دور نجد کیطرف آٹھہ میل ہے عن عائشة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی العصر والشمس فی
حجرتہا قبل ان تظہر ترجمہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے تہے عصر کے اور دہوپ حجرے مین ہوتی
دیوارون پر چڑہنے سے پہلے ف اس حدیث سے بہت جلد عصر کا پڑہنا ثابت ہوتا ہے عن علی بن شیبان قال قدمنا علی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم المدینة فکان یؤخر العصر ما دامت الشمس بیضاء نقیة ترجمہ علی بن شیبان سے روایت ہے ہم رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس مدینے مین آئے آپ دیر کرتے تہے عصر پڑہنے مین جبتک آفتاب سفید اور صاف رہتا ف یہانتک دیر
کرنے مین کچھہ قباحت نہین ہے عن علی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم الخندق حبسونا عن صلوة الوسطی
صلوة العصر ملأ اللہ بیوتہم وقبورہم نارا ترجمہ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خندق
کی روز فرمایا روکا یا ہمکو انہون نے (کافرون نے) صلوة الوسطی سے عصر کی نماز سے بہر دیوے اللہ انکی گہرون کو اور قبرون کو جہنم

کی اسی **ف** جنگ خندق مین آپ نے مدینہ منورہ کے گرد خندق کہودی تھی آپ مع لشکر صحابہ اوس مین تھے اور کفار اوسکے پرے تہے بسبب اوس جنگ کے آپکی کئی نمازین قضا ہو گئین ظہر عصر مغرب پہر آپ نے اون سب کو عشا کے وقت مین پڑہا۔ کلام اللہ مین ہے حَافِظُوا عَلَی الصَّلَوٰةِ وَالصَّلوٰةِ الْوُسْطٰی وَقُومُوا لِلّٰہِ قَانِتِینَ محافظت کرو نمازون پر اور بیچ کی نماز پر اور کہڑے ہو اللہ کے واسطے چپ چاپ یا خضوع خشوع سے۔ علما کا اختلاف ہی کہ صلوٰۃ الوسطیٰ بیچ کی نماز سے کون سی نماز مراد ہے۔ اکثر کے نزدیک عصر کی نماز مقصود ہے جیسا اس حدیث سے بہی ثابت ہوتا ہی اور بعضون کے نزدیک فجر کی نماز مراد ہے اور بعضون کے نزدیک مغرب کی اور بعضون کے نزدیک عشا کی اور بعضون کے نزدیک ظہر کی غرض وہ مجمل رہی اسواسطے کہ ہر نماز کو صلوٰۃ الوسطیٰ سمجہین اور بجز بے اوسکی حفاظت کرین

عن ابی یونس مولیٰ عائشۃ قال امرتنی عائشۃ ان اکتب لہا مصحفا وقالت اذا بلغت ھذہ الایۃ فاذنی حافظوا علی الصلوات والصلوٰۃ الوسطیٰ فلما بلغتہا اذنتہا فاملت علی حافظوا علی الصلوات والصلوٰۃ الوسطیٰ وصلوٰۃ العصر وقوموا للہ قانتین ثم قالت عائشۃ سمعتہا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** ابی یونس مولیٰ حضرت عائشہ کہتے ہین مجہے حضرت عائشہ نے ایک کلام اللہ لکہنے کا حکم کیا اپنے واسطے اور کہا جب تو اس آیت پر پہونچے حافظوا علی الصلوٰۃ والصلوٰۃ الوسطیٰ تو مجہے خبر دینا جب مین اس آیت تک پہونچا تو مین نے اون سے کہا انہون نے کہا یون لکہہ حافظوا علی الصلوٰۃ والصلوٰۃ الوسطیٰ وصلوٰۃ العصر محافظت کرو نمازون کی اور بیچ والی نماز کے اور عصر کی نماز کی پہر حضرت عائشہ نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا تہا **ف** اس سے معلوم ہوا کہ صلوٰۃ الوسطیٰ عصر کی نماز نہین ہے اور کوئی نماز ہی

عن زید بن ثابت قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الظہر بالہاجرۃ ولم یکن یصلی صلاۃ اشد علی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منہا فنزلت حافظوا علی الصلوات والصلوٰۃ الوسطیٰ وقال ان قبلہا صلاتین وبعدہا صلاتین **ترجمہ** زید بن ثابت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز دوپہر کو پڑہا کرتے تہے اور یہ نماز سب لوگون پر نمازون سے زیادہ سخت تہی اوس وقت یہ آیت اوتری حافظوا علی الصلوٰۃ والصلوٰۃ الوسطیٰ (تو صلوٰۃ وسطیٰ ظہر کی نماز ٹہری) زید نے کہا یہ وسطیٰ اسواسطے ہی کہ اس سے پہلے دو نمازین ہین ایک عشا دوسری فجر اور اسکے بعد دو نمازین ہین ایک عصر دوسرے مغرب

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ادرک من العصر رکعۃ قبل ان تغرب الشمس فقد ادرک ومن ادرک من الفجر رکعۃ قبل ان تطلع الشمس فقد ادرک **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص عصر کے ایک رکعت پالے آفتاب ڈوبنے سے پہلے اوس نے پالیا عصر کو اور جو شخص فجر کی ایک رکعت پالیوے آفتاب نکلنے سے پہلے تو اوس نے پالیا فجر کی نماز کو **ف** یعنی فجر اور عصر دو نمازین ادا سمجہی جاوینگے نہ قضا۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ عصر کا وقت آفتاب ڈوبنے تک رہتا ہی پہر مغرب کا وقت شروع ہوتا ہی مگر بعد آفتاب کے زرد ہو جانے کے مکروہ وقت ہے اور مستحب وقت جبتک رہتا ہے کہ آفتاب مین زردی نہ آوے سفید اور صاف اور بلند رہے۔ ابو حنیفہ نے عصر کی نماز مین اس حدیث سے اتفاق کیا ہی مگر فجر کی نماز مین خلاف کیا ہے اور جو دلیل خلاف کے بیان کی گئی ہے وہ اس قابل نہین ہے کہ حدیث صحیح کی مخالفت اوس سے روا رکہی جاوے اسواسطے حنفیہ کو اس باب مین اپنے امام کا قول ترک کرنا اور حدیث پر عمل

کرنا چاہیے عن العلاء بن عبد الرحمن انه قال دخلنا على انس بن مالك بعد الظهر فقام يصلي العصر فلما فرغ من صلاته ذكرنا
تعجيل الصلوة او ذكرها فقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول تلك صلوة المنافقين تلك صلوة المنافقين تلك
صلوة المنافقين يجلس احدهم حتى اذا اصفرت الشمس وكانت بين قرني شيطان او على قرني الشيطان قام فنقر اربعا
لا يذكر الله فيها الا قليلا ترجمہ علاء بن عبد الرحمن سے روایت ہے ہم انس بن مالک پاس گئے ظہر پڑھ کر وہ عصر پڑھنے کو کھڑے ہوئے
جب نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے تذکرہ کیا نماز اول وقت پڑھنے کا یا انہوں نے ذکر کیا انس نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا آپ فرماتے تھے یہ منافقوں کی نماز ہے یہ منافقوں کی نماز ہے یہ منافقوں کی نماز ہے یعنی تم میں سے کوئی بیٹھا رہے جب آفتاب زرد ہو جائے
لگے اور شیطان کے دونوں چوٹیوں کے بیچ میں آ جاوے یا اوسکی چوٹیوں پر ہو ف خطابی نے کہا علما نے اسکی تاویل میں اختلاف کیا ہے
بعضوں نے کہا ہے درحقیقت شیطان غروب کے وقت اور طلوع کے وقت اپنا سر آفتاب پر رکھ دیتا ہے تاکہ آفتاب پرستوں کا سجدہ اوسکو واقع
ہو اسی واسطے ان اوقات میں نماز پڑھنی سے ممانعت ہوئی بعضوں نے کہا شیطان کی چوٹیوں سے مراد اوسکی قدرت اور طاقت ہے یعنی
اس وقت مشرکوں پر قدرت اور طاقت رکھتا ہے کہ اون سے آفتاب کو سجدہ کراتا ہے بعضوں نے کہا اوسکی چوٹیوں سے مراد اوسکے تابعین ہیں
جو آفتاب کو پوجتے ہیں ف اوس وقت کھڑا ہو اور چار ٹکرین لگا لیوے یا چار ٹھونگین لگا لیوے ف جیسے پرندہ ٹھونگین لگاتے ہیں ویسے
لگاتا ہے بیچ میں ٹھہرتا نہیں ایسا ہی دو سجدوں کے بیچ میں نہ ٹھہرے تو گویا ایک ہی سجدہ ہوا چار رکعتوں میں چار سجدے ہوئے ف
اللہ کی یاد نہ کرے اون میں مگر تھوڑی ف جلدی کی وجہ سے اور بے غفلتی سے عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال الذي تفوته صلوة العصر فكانما وتر اهله وماله ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جس شخص کے عصر کی نماز جاتی رہے ف یعنی آفتاب زرد ہو جاوے یا ڈوب جاوے ف گویا اوسکے لوگ تباہ ہو گئے اور اوسکا
مال لٹ گیا ف یعنی جتنی مصیبت اس امر میں ہوتی ہے اور جتنا آدمی اس سے بچتا ہے ویسی ہی نماز عصر کی نماز فوت ہونے
میں سمجھے اور اوس سے بچے ابو داؤد نے اوزاعی سے روایت کیا عصر جاتی رہنے سے مراد یہ ہے کہ دھوپ زرد ہو جاوے باب
وقت المغرب مغرب کا وقت عن انس بن مالك قال كنا نصلي المغرب مع النبي صلى الله عليه وسلم ثم نرمي فيرى احدنا موضع نبله
ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ہم نماز پڑھا کرتے تھے مغرب کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پھر تیر مارتے تھے تو ہمکو تیر گرنے
کی جگہ دکھلائی دیتی تھی عن سلمة بن الاكوع كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي المغرب ساعة تغرب الشمس اذا غاب حاجبها
ترجمہ سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے کہ رسول اللہ نماز پڑھتے مغرب کی آفتاب ڈوبتے ہی جب ڈوب جاتا اوسکا کنارہ عن مرثد بن عبد الله قال قدم علينا
ابو ايوب غازيا وعقبة بن عامر يومئذ على مصر فاخر المغرب فقام اليه ابو ايوب فقال ما هذه الصلوة يا عقبة فقال شغلنا قال اما سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا تزال امتي بخير او قال على الفطرة ما لم يؤخروا المغرب الى ان تشتبك النجوم ترجمہ مرثد بن عبد اللہ سے روایت ہے ابو ایوب ہمارے
پاس جہاد کے قصد سے آئے اور عقبہ بن عامر ان دنوں مصر کے حاکم تھے انہوں نے مغرب میں دیر کی ابو ایوب نے کھڑے ہو کر کہا بھلا یہ کیا نماز ہے اے عقبہ عقبہ نے
کہا ہمکو کام ہو گیا ابو ایوب نے کہا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا آپ فرماتے تھے ہمیشہ امت میری بہتری سے

رہیگی یا اصلی حالت پر رہیگی جبتک مغرب مین دیر نکرینگے تارے بہتسے آنیتک **باب وقت العشاء الآخرة** عشا کی نماز

کا وقت عن النعمان بن بشير قال انا اعلم الناس بوقت هذه الصلوة صلوة العشاء الآخرة كان رسول الله

صلى الله عليه وسلم يصليها لسقوط القمر لثالثة ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے مین خوب جانتا ہون عشا کی نماز

کا وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتنی رات گئے اسکو پڑھتے تھے جتنی رات کو تیسری تاریخ کا چاند ڈوبتا ہے ف

یعنی نو بجے کیوقت تخمیناً عن عبد الله بن عمر قال مكثنا ذات ليلة ننتظر رسول الله صلى الله عليه وسلم لصلوة

العشاء فخرج الينا حين ذهب ثلث الليل او بعده فلا ندري اشيء شغله ام غير ذلك فقال حين خرج انكم لتنتظرون

هذه الصلوة لولا ان تثقل على امتي لصليت بهم هذه الساعة ثم امر المؤذن فاقام الصلوة ترجمہ عبد الله

بن عمر سے روایت ہے ایک رات کو ہم بیٹھے رہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کرتے ہوے عشا کی نماز کیواسطے آپ نکلے تہائی

رات پر یا کچھہ زیادہ معلوم نہین آپ کسی کام مین مشغول تھے یا یونہین دیر سے جب آپ نکلے تو آپنے فرمایا تم انتظار کر رہے ہو ایسی

نماز کا اگر میری امت پر گران نگزرتا تو مین اسی وقت یہہ نماز پڑہا کرتا پھر آپ نے حکم کیا موذن کو اوسنے تکبیر کہی نماز کے

عن معاذ بن جبل قال ابقينا النبي صلى الله عليه وسلم في صلوة العتمة فتأخر حتى ظن الظان انه ليس بخارج و

القائل منا يقول صلى فانا لكذلك حتى خرج النبي صلى الله عليه وسلم فقالوا له كما قالوا فقال لهم اعتموا بهذه

الصلوة فانكم قد فضلتم بها على سائر الامم ولم تصلها امة قبلكم ترجمہ معاذ بن جبل سے روایت ہے ہم نے رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کیا عشا کی نماز مین آپنے دیر کی یہانتک کہ کسینے سمجھا آپ نہ نکلینگے اور کسینے کہا آپ پڑھ چکے ہم اسی حال

مین تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے لوگون نے جیسا کہہ رہے تھے آپ سے بھی کہا آپنے فرمایا دیر کرکے پڑہو اس نماز کو تم اس نماز کی وجہ سے

فضیلت دیئے گئے سب امتون پر کسی امت نے تمہارے پہلے اس نماز کو نہین پڑہا عن ابي سعيد الخدري قال صلينا مع رسول

الله صلى الله عليه وسلم صلوة العتمة فلم يخرج حتى مضى نحو من شطر الليل فقال خذوا مقاعدكم فاخذنا مقاعدنا

فقال ان الناس قد صلوا واخذوا مضاجعهم وانكم لن تزالوا في صلوة ما انتظرتم الصلوة ولولا ضعف الضعيف

وسقم السقيم لاخرت هذه الصلوة الى شطر الليل ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہے ہم نے نماز عشا کی پڑہنا چاہی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ باہر نہ نکلے یہانتک کہ آدھی رات کے قریب گذری بعد اوسکے نکلے اور فرمایا اپنی اپنی جگہہ بیٹھے

رہو ہم وہین بیٹھے رہے تب آپنے فرمایا لوگون نے (یعنے اور بندون نے خدا کے سوا اس امت کے) نماز پڑھ لی اور اپنی سونے کی جگہون مین

سو رہے اور تم نماز ہی مین رہو گے جبتک نماز کا انتظار کرتے رہو گے اور اگر مجھے ناتوان کی ناتوانی کا اور بیمار کی بیماری کا خیال نہوتا تو مین

اس نماز مین دیر کرتا آدھی رات تک **باب وقت الصبح** فجر کا وقت عن عائشة انها قالت ان كان رسول الله صلى الله

عليه وسلم ليصلي الصبح فينصرف النساء متلفعات بمروطهن ما يعرفن من الغلس ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول

خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑہا کرتے تھے فجر کی نماز بعد اوسکی عورتین نماز سے فارغ ہو کر پلٹتی تھین چادرین لپیٹے ہوے پہچانی نجاتین اندھیرے

اندھیری سے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز اندھیری میں پڑھا کرتے تھے اول وقت عن رافع
بن خدیج قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصبحوا بالصبح فانه اعظم لاجورکم او اعظم للاجر ترجمہ رافع بن خدیج
سے روایت ہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روشن کرو صبح کو (یعنی روشنی میں نماز پڑھو فجر کی) اوس میں زیادہ ثواب ہے ف
جو لوگ فجر کی نماز روشنی میں پڑھنا بہتر جانتے ہیں وہ اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں دوسری روایت میں اسفروا بالفجر تیسری میں
نوروا بالفجر معنے ایک ہیں یعنی روشن کرو فجر کو۔ بعضوں نے اس حدیث کے یہ معنی کیے ہیں کہ قرات لمبی پڑھو نماز فجر میں یہانتک کہ روشنی
ہو جاوے۔ بعضوں نے کہا ہے اصبحوا بالصبح سے مراد یہ ہے کہ صبح صادق کے وقت نماز پڑھو فجر کے اس میں زیادہ اجر ہے اس صورت میں یہ
حدیث دلیل ہوگئے اون لوگوں کے جو تاریکی میں پڑھنا بہتر جانتے ہیں

باب المحافظة علی الصلوات نماز کی محافظت کا بیان

عن عبد اللہ الصنابحی قال زعم ابو محمد ان الوتر واجب فقال عبادة بن الصامت کذب ابو محمد اشهد
انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول خمس صلوات افترضهن اللہ تعالی من احسن وضوءهن وصلاهن لوقتهن
واتم رکوعهن وخشوعهن کان له علی اللہ عهد ان یغفر له ومن لم یفعل فلیس له علی اللہ عهد ان شاء غفر له و
ان شاء عذبه ترجمہ عبد اللہ صنابحی سے روایت ہے ابو محمد نے کہا وتر واجب ہے (ابو محمد صحابی ہیں نام اونکا مسعود بن زید ہے یا مسعود
بن اوس یا قیس بن عبایہ) یہ بات عبادہ بن الصامت رضی کو پہنچی انہوں نے کہا غلط کہا ابو محمد نے گواہی دیتا ہوں میں نے سنا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے پانچ نمازیں ہیں جنکو فرض کیا اللہ عزوجل نے جو شخص اچھے طرح اون کے واسطے وضو کریگا اور وقت
پر ہر ایک کو ادا کریگا اور رکوع پورا کریگا اور خشوع سے پڑھیگا (یعنی دل لگا کر) تو اللہ جل جلالہ پر اوسکا عہد ہوگا مغفرت کا اور جو ایسا نہ
کریگا اوسکا عہد اللہ پر نہیں ہے چاہے اوسکو بخشے چاہے عذاب کرے عن ام فروة قالت سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ای الاعمال افضل قال الصلوة فی اول وقتها ترجمہ ام فروہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کون سا عمل
افضل ہے فرمایا اول وقت نماز پڑھنا عن فضالة بن عبید قال علمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکان فیما علمنی وحافظ
علی الصلوات الخمس قال قلت ان هذه ساعات لی فیها اشغال فمرنی بامر جامع اذا انا فعلته اجزأ عنی فقال حافظ علی
العصرین وما کانت من لغتنا فقلت وما العصران فقال صلوة قبل طلوع الشمس وصلوة قبل غروبها ترجمہ فضالہ بن عبید
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھایا مجھکو تو یہ بھی سکھایا کہ محافظت کر پانچوں نمازوں پر میں نے کہا ان وقتوں میں مجھکو بہت
کام ہوتے ہیں تو ایک ایسی بات بتلائیے جب میں اوسکو کروں کافی ہو جاوے آپ نے فرمایا محافظت کر عصرین پر ہماری زبان میں عصرین مروج
نہ تھا میں نے پوچھا عصرین کیا ہے آپ نے فرمایا دو نمازیں ایک قبل طلوع آفتاب کے ایک قبل غروب آفتاب کے (یعنی فجر اور عصر کی نماز) عن
ابی بکر بن عمارة بن رویبة عن ابیه قال ساله رجل من اهل البصرة فقال اخبرنی ما سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم
قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یقول لا یلج النار رجل صلی قبل طلوع الشمس وقبل ان تغرب قال انت سمعته
منه ثلاث مرات قال نعم کل ذلک یقول سمعته اذنای ووعاه قلبی فقال الرجل وانا سمعته صلی اللہ علیه وسلم یقول ذلک

ترجمہ ابوبکر بن عمارہ بن رویبہ سے روایت ہے ایک شخص نے جو بصرہ والون مین سے تہا عمارہ بن رویبہ سے پوچھا تم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا سنا ہے اُنھون نے کہا مین نے آپ سے سنا فرماتے تھے کبھی جہنم مین نہ جاویگا وہ شخص جو نماز پڑھا کرے آفتاب نکلنے سے پہلے اور آفتاب ڈوبنے سے پہلے اوس شخص نے کہا تم نے سنا ہے تین بار اُنھون نے کہا ہان مین نے سنا میرے کانون نے سنا اور میرے دل نے اوسکو یاد رکہا پھر وہ شخص بولا مین نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ بھی فرماتے تھے عن ابی قتادۃ بن ربعی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ عز وجل انی فرضت علی امتک خمس صلوات وعھدت عندی عھدا انہ من جاء یحافظ علیھن لوقتھن ادخلتہ الجنۃ ومن لم یحافظ علیھن فلا عھد لہ عندی ترجمہ ابو قتادہ بن ربعی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ فرماتا ہے مین نے تیری اُمت پر پانچ نمازین فرض کین اور مینے عہد کیا ہے جو شخص انکی محافظت کریگا اور انکو وقت پر ادا کریگا مین اوسکو جنت مین لیجاؤنگا اور جو ان پر محافظت نہ کریگا اوسکا عہد نہین کرتا **ف** یہہ حدیث نسخہ مطبوعہ مصریہ مین ابو الدرداء کی حدیث کے بعد ہے جو آگے آتی ہے اور نسخہ قلمی مین نہین ہے مگر اوسکے حاشیہ پر کسینے لکھدی ہے اور اکثر نسخون مین ابو داؤد کی یہہ حدیث اور ابو الدرداء کی حدیث جو آگے آتی ہے باب المحافظۃ علی الصلوات مین ہین باب اذا اخر الامام الصلوۃ عن الوقت جو آگے آتی ہے پانی حدیثون مین وہ باب المحافظۃ علی الصلوات مین ہین اور بعضون مین باب اذا اخر الامام الصلوۃ عن الوقت جو آگے آتی ہے نسخہ مطبوعہ دہلی مین جو ان حدیثونکو باب اذا اخر الامام مین ذکر کیا ہے محض غلط ہے عن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمس من جاء بھن مع ایمان دخل الجنۃ من حافظ علی الصلوات الخمس علی وضوئھن ورکوعھن وسجودھن ومواقیتھن وصام رمضان وحج البیت ان استطاع الیہ سبیلا واعطی الزکوۃ طیبۃ بھا نفسہ وادی الامانۃ قالوا یا ابا الدرداء وما اداء الامانۃ قال الغسل من الجنابۃ ترجمہ ابو الدرداء سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ چیزین ہین جو انکو کریگا ایمان کے ساتھ داخل ہوگا جنت مین جو شخص محافظت کرے ہر پانچون نمازون پر اونکی وضو اور رکوع اور سجود اور وقتون پر اور روزے رکھے رمضان کے اور حج کرے خانہ کعبہ کا اگر طاقت رکھے اور زکوۃ دیوے خوشی سے اور ادا کرے امانت کو لوگون نے کہا یا ابا الدرداء امانت ادا کرنے سے کیا مراد ہے کہا غسل کرنا جنابت سے **باب** اذا اخر الامام الصلوۃ عن الوقت جب امام نماز مین دیر کرے تو کیا کرنا چاہیے عن ابی ذر قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا ذر کیف انت اذا کانت علیک امراء یمیتون الصلوۃ او قال یؤخرون الصلوۃ قلت یا رسول اللہ فما تامرنی قال صل الصلوۃ لوقتھا فان ادرکتھا معھم فصلہ فانھا لک نافلۃ ترجمہ ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے ابا ذر تو کیا کریگا جب تیرے اوپر وہ حاکم ہونگے جو نماز مین دیر کرینگے یا نماز کو مار ڈالینگے مینے کہا یا رسول اللہ آپ کیا حکم فرماتے ہین (اوس وقت مین) آپ نے فرمایا تو اپنے وقت نماز پڑھ لیجیو پھر اگر اونکے ساتھ بھی پڑھ لیگا تو وہ تیرے لیے نفل ہوجاوینگے **ف** اول وقت کی فضیلت بھی ہاتھ سے نہ جاویگی اور جماعت کا ثواب بھی ملجاویگا ظاہر حدیث عام ہے ہر نماز کو شامل خواہ فجر ہو یا مغرب یا عصر اور بعضون نے اس حدیث کو خاص کیا ہے ظہر اور عشا سے اور فجر کے بعد اور عصر کے بعد

نفل پڑھنا درست نہین کہا اور مغرب کو مکرر پڑھنے سے وہ جفت ہو جاوی گی جواب اسکا یہ ہے کہ حدیث لا صلوۃ بعد الفجر حتی تطلع
الشمس ولا صلوۃ بعد العصر حتی تغرب الشمس مراد اوس سے یہ ہے کہ اور کوئی نماز جداگانہ نہ پڑھنا چاہیے نہ وہی نماز واسطے فضیلت حاصل
کرنی فضیلت کے قطع نظر اسکے بعد الفجر والعصر سے غرض یہ تھی کہ فجر اور عصر کامل طور سے ادا ہو چکی ہون اور یہان کامل طور سے ادا نہین
ہوئی کیونکہ جماعت فوت ہوگئی تھی پھر بھی ایک نقصان ہے تو اسکی مثال ایسی ہوئی جیسے کوئی فجر یا عصر کے نماز مین کچھ بھول جاوے اور پھر
اوسکا اعادہ کرے یہ بالاتفاق درست ہے اور مغرب جفت نہین ہو سکتی کیونکہ پہلی مغرب ہے فرض ہے اور پچھلی نفل نفل فرض سے مل نہین
سکتا اگر کوئی کہے کہ نفل کے تین رکعتین کیونکر ہو سکتی ہین جواب یہ ہے کہ اوس مین کچھ قباحت نہین ہے وتر نفل ہے متقدمین علما کے نزدیک
اور اوسکی تین رکعتین اور پانچ رکعتین ہو سکتی ہین بلکہ ایک رکعت بھی درست ہے اور جو لوگ وتر کی فرضیت کے قائل ہین اون کے دلیل
مضبوط نہین ہے اور احادیث صحیحہ سے اوسکے وجوب کا ابطال ہوتا ہے یہ تحقیق ہے ہماری مشائخ حدیث رحمہم اللہ کے جو سینہ بسینہ
چلی آتے ہیں عن عمرو بن میمون الاودی قال قدم علینا معاذ بن جبل الیمن رسول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الینا قال فسمعت تکبیرہ مع الفجر رجل اجش الصوت قال فالقیت علیہ محبتی فما فارقتہ حتی دفنتہ بالشام میتا ثم نظرت
الی افقہ الناس بعدہ فاتیت ابن مسعود فلزمتہ حتی مات فقال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف بکم اذا اتت
علیکم امراء یصلون الصلوۃ لغیر میقاتہا قلت فما تامرنی اذا ادرکنی ذلک یا رسول اللہ قال صل الصلوۃ
لمیقاتہا واجعل صلوتک معہم سبحۃ ترجمہ عمرو بن میمون اودی سے روایت ہے کہ آئے ہماری پاس معاذ بن جبل یمن مین رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھیجے ہوئے مین نے فجر کی نماز مین اونکی تکبیر سنی ایک آدمی تھے موٹے آواز والے مجکو اون سے محبت ہوگئی
پھر مینے اونکو نہ چھوڑا اونکے دم تک یہانتک کہ مین نے اونکو شام مین دفن کیا بعد اون کے مینے سوچا اب سب لوگون مین زیادہ
فقیہ جاننے والا کون ہے تو مین عبد اللہ بن مسعود کے پاس آیا اور اونکو نہ چھوڑا یہانتک کہ وہ مر گئے انھون نے مجھ سے کہا رسول اللہ
نے مجھسے فرمایا تم کیا کروگے جب تمپر ایسے امیر ہون گے جو نماز کو اپنے وقت پر نہ پڑھین گے مین نے کہا جب ایسا زمانہ میسر ہو اور پاوے تو مجھ
آپ کیا حکم فرماتے ہین آپ نے فرمایا نماز پڑھ لیا کر اپنے وقت مین اور اون کے ساتھ بھی نفل سمجھکر پڑھ لیا کر عن عبادۃ بن الصامت
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہا ستکون علیکم بعدی امراء تشغلہم اشیاء عن الصلوۃ لوقتہا
حتی یذہب وقتہا فصلوا الصلوۃ لوقتہا فقال رجل یا رسول اللہ اصلی معہم قال نعم ان شئت وقال سفیان
ان ادرکتہا معہم اصلی معہم قال نعم ان شئت ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
میری بعد تمہاری اوپر ایسے امیر ہون گے جو وقت پر نماز نہ پڑھین گے اونکو اونکے کام روکینگے یہانتک کہ وقت گزر جاوے گا تو تم وقت پر نماز
پڑھ لیا کرنا ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ مین اونکے ساتھ نماز پڑھون آپ نے فرمایا ہان پڑھ لے اگر تیرا جی چاہے سفیان کی روایت مین
ہے وہ شخص بولا یا رسول اللہ اگر مین نماز کو اون کے ساتھ پاؤن تو اون کے ساتھ پڑھ لون آپ نے فرمایا ہان پڑھ لے عن قبیصۃ
بن وقاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکون علیکم امراء من بعدی یوخرون الصلوۃ فہی لکم وہی علیہم فصلوا

معهم ما صلوا القبلة ترجمہ قبیصہ بن وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری بعد تم پر ایسی امیر ہونگے
جو نماز دیر میں پڑھیں گے وہ نماز تمہارے لیے فائدہ ہوگی (کیونکہ تم اپنے نماز اول وقت پڑھ چکے ہوگے اب انکے ساتھ پڑھو گے تو بھی ثواب ہوگا) اور اون پر وبال ہوگا اون کے ساتھ نماز پڑھا کرنا جبتک وہ قبلے کے طرف نماز پڑھیں

باب فیمن نام عن صلوٰۃ او نسیہا

جو شخص سو جاوے نماز سے یا بھول جاوے اوسکو کیا کرے

عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین قفل من غزوۃ خیبر فسار لیلۃ حتی اذا ادرکنا الکری عرس وقال لبلال اکلأ لنا اللیل قال فغلبت بلالا عیناہ وهو مستند الی راحلتہ فلم یستیقظ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولا بلال ولا احد من اصحابہ حتی ضربتہم الشمس فکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اولہم استیقاظا ففزع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا بلال فقال اخذ بنفسی الذی اخذ بنفسک بابی انت وامی یا رسول اللہ فاقتادوا رواحلہم شیئا ثم توضأ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وامر بلالا فاقام لہم الصلوٰۃ وصلی بہم الصبح فلما قضی الصلوٰۃ قال من نسی الصلوٰۃ فلیصلہا اذا ذکرہا فان اللہ تعالیٰ قال اقم الصلوٰۃ لذکری قال یونس وکان ابن شہاب یقرأہا کذلک قال احمد قال عنبسۃ یعنی عن یونس فی ہذا الحدیث للذکری قال احمد الکری النعاس ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب لوٹے غزوۂ خیبر سے تو رات کو چلے جب ہم کو نیند آنے لگی تو آپ اتر پڑے اخیر رات میں اور بلال سے فرمایا تم جاگتے رہنا اور رات کا خیال رکھنا بلال کے بھی آنکھیں لگ گئیں وہ اپنے اونٹ سے تکیہ لگائے ہوئے تھے تو نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جاگے اور نہ بلال ہوشیار ہوئے نہ اور کوئی صحابہ میں سے جاگا یہانتک کہ دھوپ پڑنے لگی اوس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے اٹھے اور گھبرا کر اور بلال کو پکارا بلال نے کہا پکڑ کر کہا میری جان کو اوس شخص نے جس نے روک رکھا آپ کے جان کو (یعنے پروردگار عالم نے آپ کو بھی سلا رکھا اور غافل کر دیا مجھے بھی اوسی نے سلا دیا یا نیند نے آپ پر بھی غلبہ کیا مجھ پر بھی غلبہ کیا) فدا ہوں میرے باپ اور مان آپ پر اے رسول خدا کے پھر تھوڑی دور تک اپنے اونٹوں کو وہاں سے لیکر چلے بعد اوسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور بلال کو حکم دیا انہوں نے تکبیر کہی پھر نماز پڑھائی صبح کی جب نماز پڑھ چکے تو آپ نے فرمایا جو شخص بھول جاوے نماز کو تو پڑھ لیوے اوسکو جب یاد آوے اسلئے کہ اللہ جل جلالہ فرماتا ہے قائم کرو نماز کو جب یاد آوے تجھکو ابن شہاب یوں ہی پڑھتے تھے اس آیت کو یعنی بجای لذکری کے للذکری پڑھتے تھے - مشہور قرات میں یوں ہے لذکری یعنے قائم کرو نماز کو میری یاد کیواسطے

عن ابی ہریرۃ فی ہذا الخبر قال فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحولوا عن مکانکم الذی اصابتکم فیہ الغفلۃ قال فامر بلالا فاذن واقام وصلی ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت اسی حدیث میں یہ بھی ہے کہ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس جگہ سے چلنے کو فرمایا جہاں یہ غفلت ہوئی تھی پھر حکم کیا بلال کو انہوں نے اذان دی اور تکبیر کہی اور نماز پڑھی آپ نے - کہا ابو داؤد نے روایت کیا اس حدیث کو مالک اور سفیان بن عیینہ نے اور اوزاعی اور عبد الرزاق نے معمر سے اور ابن اسحاق نے کسی نے اذان کا ذکر نہیں کیا زہری سے مگر اوزاعی اور ابان نے معمر سے

عن ابی قتادۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان

فی سفر له فقال النبی صلی الله علیه وسلم وملت معه فقال انظر فقلت هذا راکب هذان راکبان هؤلاء ثلثة حتی

صرنا سبعة فقال احفظوا علینا صلوتنا یعنی صلوة الفجر فضرب علی اذانهم فما ایقظهم الا حر الشمس

فقاموا فساروا هنیة ثم نزلوا فتوضؤا واذن بلال فصلوا رکعتی الفجر ثم صلوا الفجر ورکبوا فقال بعضهم

لبعض قد فرطنا فی صلوتنا فقال النبی صلی الله علیه وسلم انه لا تفریط فی النوم انما التفریط فی الیقظة فاذا سها

احدکم عن صلوة فلیصلها حین یذکرها ومن الغد للوقت ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سفر میں تھے آپ ایکطرف کو مائل ہوئی میں بھی اوسی طرف چلا آپ نے فرمایا دیکھ میں نے کہا یہ ایک سوار ہے یہ دو ہیں یہ تین ہیں

یہانتک کہ ہم سات آدمی ہوگئے آپ نے فرمایا فجر کی نماز کا خیال رکھنا اونکے کان بند ہوگئے (یعنی سو رہے) کسی چیز نے اونکو نہ جگایا

مگر آفتاب کی تیزی نے پھر اوٹھے اور تھوڑی دیر چلے بعد اسکے اوترے اور وضو کیا اور بلال نے اذان دی اور فجر کی دو سنتوں کو سب نے پڑھا

پھر فرض پڑھے اور سوار ہوئے اب ایک دوسرے سے کہنے لگا ہم نے قصور کیا نماز میں آپ نے فرمایا سونے میں کچھ قصور نہیں قصور یہہ ہے کہ جاگتا

ہو اور نہ پڑھے جب تم میں سے کوئی نماز کو بھول جاوے تو جسوقت یاد کرے اوسکو پڑھ لیوے اور دوسرے دن بھی اپنے وقت پر پڑھے ف یعنی

پھر دوسرے دن احتیاطا وقت پر بھی اوسکو پڑھ لیوے اسکے وجوب کا کوئی قائل نہیں ہوا یا مطلب یہ ہے کہ دوسرے دن خیال رکھے ایسا

نہو کہ پھر قضا ہو جاوے یا قضا کرنیکی عادت ہو جاوے عن ابی قتادة الانصاری فارس رسول الله صلی الله علیه وسلم قال بعث

رسول الله صلی الله علیه وسلم جیش الامراء بهذه القصة قال فلم توقظنا الا الشمس طالعة فقمنا وهلین لصلوتنا فقال

النبی صلی الله علیه وسلم رویدا رویدا حتی اذا تعالت الشمس قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من کان منکم یرکع رکعتی الفجر

فلیرکعهما فقام من کان یرکعهما ومن لم یکن یرکعهما فرکعهما ثم امر رسول الله صلی الله علیه وسلم ان ینادی بالصلوة فنودی

بها فقام رسول الله صلی الله علیه وسلم فصلی بنا فلما انصرف قال الا انا نحمد الله انا لم نکن فی شیء من امور الدنیا یشغلنا

عن صلوتنا ولکن ارواحنا کانت بید الله عز وجل فارسلها انی شاء فمن ادرک منکم صلوة الغداة من غد صالحا فلیقض

معها مثلها ترجمہ ابی قتادہ انصاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لشکر بھیجا اور یہی قصہ بیان کیا ابو قتادہ نے

کہا ہمکو کسی چیز نے ہوشیار نہیں کیا مگر آفتاب نے جب نکل آیا تو ہم اوٹھے گھبرائے ہوئے نماز کے واسطے آپ نے فرمایا ٹھہرو ٹھہرو یہانتک کہ جب

آفتاب بلند ہوگیا آپ نے فرمایا جو شخص تم میں سے فجر کی سنتوں کو پڑھا کرتے تھے وہ اونہیں ادا کریں تو سب لوگ کھڑے ہوگئے جو پڑھا کرتے

تھے اور جو نہیں پڑھتے تھے اور سنت ادا کی بعد اسکے آپ نے حکم دیا اذان دینے کا اذان دی گئی پھر آپ کھڑے ہوئے اور نماز پڑھائی جب فارغ ہوئے

نماز سے آپ نے فرمایا آگاہ ہو ہم شکر کرتے ہیں اللہ جل جلالہ کا ہم کسی دنیا کے کام میں نہیں پھنسے تھے جس نے ہمکو نماز سے باز رکھا لیکن روحیں ہماری

اللہ جل جلالہ کے ہاتھ میں تہیں جب اوس نے چاہا چھوڑا تو جو شخص تم میں سے کل صبح کے نماز بھی وقت پر پاوے وہ کل کے نماز کے ساتھہ ایک اور

نماز بھی پڑھ لیوے عن ابی قتادة فی هذا الخبر قال فقال ان الله قبض ارواحکم حین شاء وردها حین شاء قم فاذن بالصلوة

فقاموا فتطهروا حتی اذا ارتفعت الشمس قام النبی صلی الله علیه وسلم فصلی بالناس ترجمہ ابو قتادہ سے اسی حدیث میں مروی ہے اللہ جل جلالہ

نے روک رکھا تمھاری روحون کو جسطرح چاہا اور پھیر دیا جب چاہا کھڑا ہوا اور اذان دی نماز کے تو سب نے قضاے حاجت کی اور وضو کیا جب آفتاب
بلند ہو گیا آپ بھی کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی دوسری روایت مین ہے آپ نے وضو
کیا جب آفتاب بلند ہو گیا اور نماز پڑھی عن ابی قتادة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس في النوم تفريط انما التفريط في
اليقظة ان تؤخر صلوة حتى يدخل وقت اخرى ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونے مین
کچھ قصور نہین ہے بلکہ قصور جاگتے مین ہے کہ نماز مین دیر کرے یہانتک کہ دوسری نماز کا وقت آ جاوے عن انس بن مالك ان النبي
صلى الله عليه وسلم قال من نسي صلاة فليصلها اذا ذكرها لا كفارة لها الا ذلك ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص بھول جاوے کسی نماز کو تو جب یاد آوے اوسکو پڑھ لیوے سوا اسکے اور کچھ کفارہ اسکا نہین ف
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دوسرے دن وقت پر پھر اوسکو پڑھنا واجب نہین ہے مستحب ہے عن عمران بن حصين ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم كان في مسير له فناموا عن صلوة الفجر فاستيقظوا بحر الشمس فارتفعوا قليلا حتى استقلت الشمس ثم امر مؤذنا
فاذن فصلى ركعتين قبل الفجر ثم اقام ثم صلى الفجر ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سفر مین تھے لوگ سو رہے فجر کے نماز کو نہ اوٹھے جب آفتاب کے گرمی ہوئی تو جاگے پھر تھوڑی دور چلے یہانتک کہ آفتاب بلند ہو گیا
بعد اوسکے آپ نے مؤذن کو حکم دیا اوس نے اذان دی پھر آپ نے دو رکعتین سنت کی پڑھین پھر اوس نے تکبیر کہی آپ نے فجر کی نماز
پڑھی عن عمرو بن امية الضمري قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في بعض اسفاره فنام عن الصبح حتى طلعت
الشمس فاستيقظ رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال تنحوا عن هذا المكان قال ثم امر بلالا فاذن ثم توضؤا و
صلوا ركعتي الفجر ثم امر بلالا فاقام الصلوة فصلى بهم صلوة الصبح ترجمہ عمرو بن امیۃ الضمری سے روایت ہے
ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کسی سفر مین آپ سو گئے فجر کے نماز کو نہ اوٹھے یہانتک کہ آفتاب نکل آیا پھر آپ جاگے
آپ نے فرمایا یہان سے چلدو بعد اوسکے آپ نے حکم کیا بلال کو اذان دینے کا پھر سب نے وضو کیا اور فجر کے دو رکعتین سنت ادا کین پھر
بلال کو حکم دیا انہون نے تکبیر کہی آپ نے صبح کی نماز پڑھائی عن ذي مخبر الحبشي وكان يخدم النبي صلى الله عليه وسلم
في هذا الخبر قال فتوضأ يعني النبي صلى الله عليه وسلم وضوءا لم يلث منه التراب ثم امر بلالا فاذن ثم
قام النبي صلى الله عليه وسلم فركع ركعتين غير عجل ثم قال لبلال اقم الصلوة ثم صلى الفرض وهو غير عجل
ترجمہ ذی مخبر الحبشی خادم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسی قصے مین روایت ہے آپ نے وضو کیا اس قدر پانی سے کہ زمین مین
کیچڑ نہین ہوئی پھر حکم کیا بلال کو اونسے اذان دی بعد اوسکے آپ اوٹھے اور دو رکعتین پڑھین بغیر جلدی کے پھر بلال سے فرمایا تکبیر کہہ
پھر فرض پڑھے بغیر جلدی کے ف یعنی آہستہ ٹھہر ٹھہر کر اطمینان سے پڑھی دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہے فاذن
وهو غير عجل اذان دی بلال نے بغیر جلدی کے عن عبد الله بن مسعود قال اقبلنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم
زمن الحديبية فقال رسول الله صلى الله [عليه وسلم] من يكلؤنا فقال بلال انا فناموا حتى طلعت الشمس فاستيقظ النبي صلى الله عليه وسلم

فقال افعلوا کما کنتم تفعلون قال ففعلنا قال فکذلک فافعلوا لمن نام او نسی ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت
ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آئے صلح حدیبیہ کے زمانے میں آپ نے فرمایا کون ہمکو جگا دیگا بلال نے کہا میں پھر سو رہے ہم یہاں
تک کہ آفتاب نکل آیا اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاگے آپ نے فرمایا کرو تم جیسا تم کیا کرتے تھے یعنی معمول کے موافق نماز پڑھو
ہم نے ویسا ہی کیا پھر فرمایا آپ نے جو کوئی سو جایا کرے یا بھول جاوے وہ ایسا ہی کرے

باب فی بناء المسجد مسجد کے بنانیکا بیان

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما امرت بتشیید المساجد قال ابن عباس لتزخرفنها کما زخرفت الیهود
والنصاری ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم نہیں ہوا مسجدوں کی بلند کرنیکا ابن عباس نے
کہا تم مسجدوں کو ایسا آراستہ کرو گے جیسا یہود اور نصاری نے کیا ہے عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقوم الساعۃ حتی
یتباهی الناس فی المساجد ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہوگی جبتک لوگ مسجدوں پر فخر
نہ کرینگے ف یعنی ایک دوسرے پر فخر کریگا کہ میری مسجد بلند اور عمدہ مزین ہے ۔ ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ ضرورت سے زیادہ مسجدوں
کی آرایش کرنا روشنی کرنا ممنوع ہے ۔ بڑی آرایش مسجد کی یہ ہے کہ وہاں پنجوقتہ نماز باذان و اقامت مطابق سنت کے اپنے وقت پر ہوا
کرے اور ایسے شخص کو مقرر کریں جو عالم متدین خدا ترس قاری ہو موذن ایسا ہو جو اذان پر اجرت نہ لیوے عن عثمان بن ابی العاص ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم امرہ ان یجعل مسجد الطائف حیث کان طواغیتہم ترجمہ عثمان بن ابی العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے انکو حکم کیا طائف میں مسجد بنانے کا جہاں پر مشرکوں کے بت ہوا کرتے تھے عن عبد اللہ بن عمر ان المسجد کان علی عہد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مبنیا باللبن والجرید قال مجاهد وعمدہ خشب النخل فلم یزد فیہ ابو بکر شیئا وزاد فیہ عمر وبناہ علی بنائہ
فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باللبن والجرید واعاد عمدہ قال مجاهد عمدہ خشبا وغیرہ عثمان فزاد فیہ زیادۃ
کثیرۃ وبنی جدارہ بالحجارۃ المنقوشۃ والقصۃ وجعل عمدہ من حجارۃ منقوشۃ وسقفہ بالساج قال مجاهد وسقفہ
الساج ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ مسجد نبوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کچی اینٹ اور کھجور کی شاخوں
سے بنی ہوئی تھی مجاہد نے کہا اوسکے ستون کھجور کے لکڑی کے تھے حضرت ابو بکر نے اوس میں کچھ نہ بڑھایا حضرت عمر نے اوس کو
بڑھایا لیکن جیسے بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تھی ویسی ہی رکھے یعنی کچی اینٹ اور کھجور کے شاخوں کی اور اوس کے
ستون نئی لکڑی کے لگائی اور حضرت عثمان نے اوسکو بالکل بدلا اور بہت بڑھایا اور اوسکی دیواریں چونے اور پتھروں کی تیار کیں
جسمیں نقش بنے ہوئے تھے اور اوس کے ستون نقشی پتھروں کے لگائے اور اوسکا چھت ساگوان کی لکڑی کا بنایا عن ابن عمر ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم کانت سواریہ علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جذوع النخل اعلاہ مظلل بجرید النخل ثم انہا نخرت
فی خلافۃ ابی بکر فبناها بجذوع النخل وبجرید النخل ثم انہا نخرت فی خلافۃ عثمان فبناها بالآجر فلم تزل ثابتۃ
حتی الآن ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ مسجد نبوی کے ستون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کھجور کے لکڑی کی تھی اور چھت
سایہ کر دیا تھا کھجور کے شاخوں سے وہ گل گئیں ابو بکر رض کی خلافت میں انہوں نے اور لکڑیاں کھجور کے نئے لگائیں اور شاخیں بھی

لگا تھین پھر وہ بھی گل گئین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت مین انھون نے مسجد کو پکی اینٹون سے بنایا وہ

ابتک قائم ہے **عن** انس بن مالک رضی اللہ عنہم قال قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم المدینۃ فنزل

فی علو المدینۃ فی حی یقال لھم بنو عمرو بن عوف فاقام فیھم اربع عشرۃ لیلۃ ثم ارسل الی بنی النجار

فجاؤا متقلدین سیوفھم فقال انس فکأنی انظر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی راحلتہ وابو بکر

ردفہ وملاء بنی النجار حولہ حتی القی بفناء ابی ایوب وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یصلی

حیث ادرکتہ الصلاۃ ویصلی فی مرابض الغنم وانہ امر ببناء المسجد فارسل الی بنی النجار ثامنونی

بحائطکم ھذا فقالوا واللہ لانطلب ثمنہ الا الی اللہ عزوجل قال انس وکان فیہ ما اقول لکم

کانت فیہ قبور المشرکین وکانت فیہ خرب وکان فیہ نخل فامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم بقبور المشرکین فنبشت وبالخرب فسویت وبالنخل فقطع فصفوا النخل قبلۃ المسجد

وجعلوا عضادتیہ حجارۃ وجعلوا ینقلون الصخر وھم یرتجزون والنبی صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم معھم وھو یقول + اللھم لا خیر الا خیر الآخرۃ + فانصر الانصار والمھاجرۃ ترجمہ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینے مین تشریف لائے (مکہ

سے ہجرت کرکے) تو مدینہ کے بلند جانب مین اترے ایک محلے مین جنکو بنے عمرو بن عوف کہتے تہے

وہان چودہ راتین رہے پھر آپ نے کسیکو بنو النجار کے پاس بہیجا وہ آے اپنی تلوارین لٹکائے ہوئے

انس نے کہا گویا مین دیکھہ رہا ہون اب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اونٹ پر ابو بکر رضی اللہ عنہ

آپ کے پیچھے ساتہہ سوار تہے بنو النجار کے لوگ آپ کے گرد تہے یہانتک کہ آپ اترے ابو ایوب

کے صحن مین اور رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جہان نماز کا وقت آجاتا تہا نماز پڑہ لیتے تہے

اور بکریون کے رہنے کی جگہہ مین بہی نماز پڑہ لیتے تہے پہر آپ نے حکم کیا مسجد بنانے کا فرمایا اے

بنے النجار تم اپنی اس زمین کی قیمت لے لو اونہون نے کہا قسم خدا کی ہم اسکے قیمت نہ لین گے مگر اللہ

جل جلالہ سے انس نے کہا اوس زمین مین جو چیزین تھین وہ مین تم سے کہی دیتا ہون اوسمین قبرین

تہین مشرکون کی اور کئی کہنڈر سے تہے اور کچھہ درخت تہے کہجور کے آپ نے حکم کیا مشرکون کی قبرین

کہودی گئین (تاکہ اوس مین سے اونکی ہڈیان نکلوا کر پہینک دیے جاوین) اور کہنڈر صاف کیے گئے

اور درخت کاٹے گئے اون کی لکڑیان مسجد کے سامنے لگائی گئین اور اوسکے دروازے کی چوکہٹ

پتھرون سے بنائی گئی صحابہ سب پتھر اوٹھاتے جاتے تہے اور اشعار پڑہتے جاتے تہے آنحضرت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہی اونکے ساتھ تہے اور فرماتے تہے اے پروردگار کوئی بہتری کچھہ نہین

سوا آخرت کے بہتری کے تو مدد کر انصار اور مہاجرین کے عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال کان
موضع المسجد حائطا لبنی النجار فیہ حرث ونخل وقبور المشرکین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم ثامنونی بہ فقالوا لا نبغی بہ ثمنا فقطع النخل وسوی الحرث ونبش قبور المشرکین
وساق الحدیث وقال فاغفر مکان فانصر ترجمہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مسجد
نبوی کی جگہہ ایک باغ تہا بنی نجار کا اوس مین زراعت بہی تہی اور کہجور کے درخت بہی تہی اور مشرکون
کی قبرین تہین آپنے اون سے فرمایا مجہہ سے اسکی قیمت لے لو انہون نے کہا ہم قیمت نہین چاہتے
تو درخت کاٹے گئے اور زراعت برابر کی گئی اور قبرین کہود ڈالی گئین باقی قصہ ویسا ہی بیان کیا جیسا
اوپر گزرا مگر اس حدیث مین مدد کرکے جگہہ بخش تو ہے یعنے آپ فرماتے تہے بخش تو انصار اور مہاجرین
کو **باب اتخاذ المساجد فی الدور** گہرون مین مسجد بنانے کا بیان عن عائشہ رضی اللہ عنہا قالت امر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ببناء المساجد فی الدور وان تنظف وتطیب ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
سے روایت ہے حکم فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجدین بنانی کا گہرون مین یعنے نماز کی جگہہ مقرر کرنے
کا دوسری حدیث مین ہے اپنے گہرون کو قبرین مت بناؤ) اور اونکو پاک اور صاف رکہنے کا اور معطر کرنے کا عن
سمرۃ بن جندب انہ کتب الی بنیہ اما بعد فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کان یامرنا با
المساجد ان نصنعہا فی دورنا ونصلح صنعتہا ونطہرہا ترجمہ سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹون کو
لکہا بعد حمد وصلوۃ کے معلوم ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمکو حکم کرتے تہے مسجدین بنانیکا اپنے گہرون مین
اور اوسکو درست اور پاک رکہنے کا **باب فی السراج فی المساجد** مسجد مین چراغ جلانے کا بیان عن میمونۃ
رض مولاۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہا قالت یا رسول اللہ افتنا فی بیت المقدس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ائتوہ
فصلوا فیہ وکانت البلاد اذ ذاک حربا فان لم تاتوہ وتصلوا فیہ فابعثوا بزیت یسرج فی قنادیلہ
ترجمہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے اس نے کہا یا رسول اللہ بیت المقدس مین آپ کیا حکم دیتے ہین ہمکو
آپنے فرمایا وہان جاؤ اوس مین نماز پڑہو اور اوس زمانے مین سب شہرون مین لڑائی پہیلی ہوئی تہی آپنے
فرمایا اگر وہان نہ جا سکو اور نماز نہ پڑہ سکو تو تیل بہیجو اوسکی قندیلون مین جلایا جاوے **باب فی حصا
المسجد** مسجد کے کنکریون کا بیان عن ابی الولید قال سالت ابن عمر عن الحصی الذی فی المسجد فقال مطرنا
ذات لیلۃ فاصبحت الارض مبتلۃ فجعل الرجل یاتی بالحصی فی ثوبہ فیبسطہ تحتہ فلما قضی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الصلاۃ قال ما احسن ہذا ترجمہ ابی الولید سے روایت ہے مین نے ابن عمر سے
پوچہا مسجد کے کنکریون کو اونہون نے کہا ایک رات کو پانی برسا تو زمین گیلی ہو گئی ایک شخص کنکرے

مین کنکریان لاکر زمین پر بچھاتا تھا اپنے نیچے جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز
پڑھ چکے آپ نے فرمایا کیا اچھا کام کیا اُس نے عن ابی صالح قال کان یقال ان الرجل اذا
اخرج الحصی من المسجد یناشدہ ترجمہ ابو صالح رض نے کہا لوگ کہا کرتے تھے جب کوئی کنکریون
کو مسجد سے نکالتا ہے تو وہ کنکریان اوسکو قسم دیتے ہین (اور کہتے ہین ہمکو نہ نکالو) سبحان اللہ
کنکریان جو جماد ہین اونکو مسجد سے اسقدر الفت اور اللہ جل جلالہ کی یاد سے ایسا ذوق ہے یہ
انسان کو جو عقل اور سمجھ رکھتا ہے اتنی بھی الفت نہین بڑے افسوس کی بات ہے عن ابی ھریرۃ
رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال ان الحصاۃ لتناشد الذی یخرجھا من المسجد
ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کنکری قسم
دیتی ہے اوس شخص کو جو اوسکو نکالتا ہے مسجد سے **باب کنس المسجد** مسجد مین جھاڑو دینے
کا بیان عن انس بن مالک رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرضت علی اجور
امتی حتی القذاۃ یخرجھا الرجل من المسجد وعرضت علی ذنوب امتی فلم ار ذنبا اعظم
من سورۃ من القرآن او آیۃ اوتیھا رجل ثم نسیھا ترجمہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روبرو کیے گئے میرے ثواب میری امت کے یہانتک
کہ کوڑی اور خاک کا مسجد مین سے کوئی اوس کو نکالے اور روبرو کیے گئے میرے گناہ میری امت
کے تو نہ دیکھا مین نے کوئی گناہ بہت بڑا اس سے کسی کو کوئی سورت قرآن کی یا آیت یاد ہو پھر
اوسکو بھلا وسے (یعنے دیکھکر بھی نہ پڑھ سکے) **باب فی اعتزال النساء فی المساجد عن الرجال**
مسجد مین عورتون کا مردون سے جدا رہنا عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم لو ترکنا ھذا الباب للنساء قال نافع فلم یدخل منہ ابن عمر حتی مات قال
غیر عبد الوارث قال عمر وھو اصح ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا (یہہ روایت عبد الوارث کی ہے اور اورون نے کہا حضرت
عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا اور وہی صحیح ہے) اس دروازے کو ہم عورتون کے لیے چھوڑ دین
تو بہتر ہے۔ نافع نے کہا یہہ سنکر عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پھر اوس دروازے سے کبھی نہ گئے مرتے
دم تک۔ دوسری روایت مین نافع سے یہہ ہے کہ یہہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اور یہی صحیح ہے
عن نافع رضی اللہ عنہ قال ان عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کان ینھی ان یدخل من باب النساء
ترجمہ نافع رض سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ منع کرتے تھے مردون کو باب النساء مین داخل ہونے سے

رکہو اور دروازہ مخصوص کر دیا گیا تہا عورتون کے جانے آنے کے واسطے ، **باب** ما یقول الرجل عند

دخوله المسجد مسجد مین جاتے وقت کیا کہے **عن** ابی حمید او ابی اسید الانصاری یقول قال رسول الله

صلی الله علیه واله وسلم اذا دخل احدکم المسجد فلیسلم عن النبی صلی الله علیه واله وسلم ثم

لیقل اللهم افتح لی ابواب رحمتك فاذا خرج فلیقل اللهم انی اسألك من فضلك ترجمه ابی حمید یا ابی

اسید انصاری سے روایت ہے فرمایا رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم نے جب تم مین سے کوئی مسجد مین آوے

توسلام بہیجے رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم پر پہر کہے اللهم افتح لی ابواب رحمتك اے پروردگار کہولدے میرے لیے دروازے

اپنی رحمت کے پہر جب نکلے تو کہے اللهم انی اسئلك من فضلك اے پروردگار مین تیرا فضل چاہتا ہون **عن** حیوة

بن شریح قال لقیت عقبة بن مسلم فقلت له بلغنی انك حدثت عن عبد الله بن عمرو بن العاص عن

النبی صلی الله علیه وآله وسلم انه کان اذا دخل المسجد قال اعوذ بالله العظیم وبوجهه الکریم و

سلطانه القدیم من الشیطان الرجیم قال اقط قلت نعم قال فاذا قال ذلك قال الشیطان

حفظ منی سائر الیوم **ترجمہ** حیوة بن شریح رضی الله تعالی عنه سے روایت ہے مین عقبہ

بن مسلم رضی الله عنه سے ملا مین نے اون سے کہا مجہے خبر پہونچی ہے تم سے کسی نے حدیث بیان کی

ہے عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله عنہما سے اونہون رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم سے جب

آپ مسجد مین تشریف لے جاتے فرماتے پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ الله کے جو بڑا ہے اور ساتہہ اسکے

منہہ کے جو بڑی عزت والا ہے اور ساتہہ اوسکے سلطنت کے جو قدیم ہے شیطان مردود سے عقبہ نے

کہا بس اتنا ہی مین نے کہا ہان عقبہ نے کہا جب کوئی یہہ کہتا ہے تو شیطان کہتا ہے اب مجہسے بچ گیا

تمام دن تک **باب** ما جاء فی الصلوة عند دخول المسجد تحیة المسجد کا بیان **عن** ابی قتادة قال ان

رسول الله صلی الله علیه واله وسلم قال اذا جاء احدکم المسجد فلیصل سجدتین من قبل ان

یجلس ترجمہ ابی قتادہ سے روایت ہے رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم نے فرمایا جب تم مین

سے کوئی مسجد مین جاوے تو بیٹہنے سے پہلے دو رکعتین پڑہ لیوے **عن** ابی قتادة عن النبی صلی الله علیه

وسلم نحوه زاد ثم لیقعد بعد انشاء ولیذهب لحاجته ترجمہ ابی قتادہ سے روایت ہے مثل اوسکی اتنا زیادہ ہے جب دو رکعتین پڑہ چکے

پہر اگر چاہے بیٹہے چاہے اپنے کام مین چلا جاوے **باب** فضل القعود فی المسجد مسجد مین بیٹہے رہنے کی فضیلت کا بیان **عن** ابی هریرة قال ان

رسول الله صلعم قال الملائكة تصلی علی احدکم ما دام فی مصلاه الذی یصلی فیه ما لم یحدث تقول اللهم اغفر له اللهم ارحمه

ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول خدا صلعم نے فرمایا فرشتے دعا کرتے ہین اوس شخص کے لیے جو تم مین سے بیٹہا رہتا ہے اپنے مصلے مین جہان وہ نماز پڑہتا ہے جبتک حدث نہو کوئی

امر نہو تب تک اور وہان سب فرشتے یون کہتے ہین اے پروردگار بخش دے اوسکو اے پروردگار رحم کر اوس پر **عن** ابی هریرة ان رسول الله صلی

الله علیه وسلم قال لا یزال احدکم فی صلوٰة ما کانت الصلوٰة تحبسه لا یمنعه ان ینقلب الی اهله الا الصلوٰة
ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ تم میں سے وہ شخص نماز ہی میں رہتا ہے جبتک نماز اوسکو روکی رہے
اپنے گہر میں نہ جا سکے نماز کے خیال سے عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا یزال العبد فی الصلاة ما کان
فی مصلاه ینتظر الصلاة تقول الملائکة اللهم اغفر له اللهم ارحمه حتی ینصرف او یحدث فقیل ما یحدث قال یفسو
او یضرط ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ بندہ نماز ہی میں رہتا ہے جبتک اپنے مصلے یعنی نماز کی
جگہ میں انتظار کرتا رہے فرشتے کہا کرتے ہیں خداوندا بخش دے اوسکو خداوندا رحم کر اوس پر جبتک فارغ نہ ہو اور نو ہی یا حدث نہ
تو لوگوں نے کہا حدث سے کیا مراد ہے کہا ہوا پہسکی ماری یا گوز لگا دے عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من اتی
المسجد لشیء فهو حظه ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مسجد میں آوے جس کام کے لیے ویسا ہی ملیگا اوسکا
ف یعنی اگر عبادت کے لیے آوے تو ثواب پاویگا اور دنیا کے کاموں کیواسطے آوے تو وبال ہوگا باب فی کراهیة انشاد
الضالة فی المسجد مسجد میں گمی ہوئی چیز نہ ڈہونڈہنا چاہیے عن ابی هریرة یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم
یقول من سمع رجلا ینشد ضالة فی المسجد فلیقل لا اداها الله الیک فان المساجد لم تبن لهذا ترجمہ ابوہریرہ سے
روایت ہے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تہے جو شخص سنے کسیکو گمی ہوئی چیز ڈہونڈہتے ہوئے مسجد میں تو کہے خدا
کرے تیری چیز کبھی نہ ملے مسجدیں اسواسطے نہیں بنی ہیں باب فی کراهیة البزاق فی المسجد مسجد میں تہوکنے کی کراہت عن
انس بن مالک ان النبی صلی الله علیه وسلم قال التفل فی المسجد خطیئة وکفارته ان تواریه ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجد میں تہوکنا خطا ہے اور کفارہ اوسکا یہ ہے کہ اوسکو چہپا دیوے ف جو مسجدیں خام ہوتے
ہیں وہاں تہوکنے میں اندیشہ نہیں تہوک کر اوسکو مٹی میں دبا سکتے ہیں مگر جس مسجد کا صحن پختہ ہو وہاں تہوکنا منع ہے اپنے کپڑے
یا جوتی میں تہوکا ہوے کیونکہ لوگوں کو تکلیف ہوگی عن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم البزاق فی المسجد خطیئة
وکفارتها دفنها ترجمہ انس سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں تہوکنا گناہ ہے اور کفارہ اوسکا یہ ہے کہ اوسکو
دبا دیوے عن انس بن مالک قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم النخاعة فی المسجد فذکر مثله ترجمہ انس سے روایت ہے فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلغم حلق سے نکالکر مسجد میں ڈالنا گناہ ہے اور اوسکو دبا دینا یہ کفارہ ہے اوس کا عن ابی هریرة یقول
قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من دخل هذا المسجد فبزق فیه او تنخم فلیحفر فلیدفنه فان لم یفعل فلیبزق
فی ثوبه ثم لیخرج به ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص جاوے اس مسجد میں پہر تہوکے یا بلغم ڈالے حلق
سے تو چاہیے مٹی کرید کر اوسکو دبا دیوے اگر ایسا نہ کرے تو اپنے کپڑے میں تہوک کر اوسکو لیکر نکلے عن طارق بن عبد الله المحاربی
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا قام الرجل الی الصلوٰة او اذا صلی احدکم فلا یبزق امامه ولا عن یمینه
ولکن عن تلقاء یساره ان کان فارغا او تحت قدمه الیسری ثم لیقل به ترجمہ طارق بن عبد اللہ محاربی سے روایت ہے رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی نماز کو کھڑا ہو یا نماز پڑھتا ہے تو اپنے آگے اور داہنی طرف نہ تھوکے لیکن بائیں طرف اگر جگہ ہو تو تھوک
لیوے یا بائیں قدم کے تلے تھوک کر اوسکو مل دیوے عن ابن عمر قال بینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب یوما اذ رای نخامة
فی قبلة المسجد فتغیظ علی الناس ثم حکها قال واحسبه قال فدعا بزعفران فلطخه به وقال ان اللہ تعالی
قبل وجه احدکم اذا صلی فلا یبزقن بین یدیه ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ایکبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
خطبہ پڑھ رہے تھے ایک ہی ایکا قبلہ کی دیوار میں بلغم لگا ہوا دیکھا ف اس حدیث میں قبلہ سے مراد محراب نہیں ہے کیونکہ آنحضرت صلعم
کے عہد مبارک میں اور خلفائے راشدین کے زمانے میں محراب نہ بنایا گیا تھا اسواسطے تمام سلف نے اوسکو مکروہ جانا ہے اول محراب کو عمر
بن عبد العزیز نے نکالا جب مسجد نبوی کو گرا کر از سر نو تعمیر کیے ولید بن عبد الملک کے زمانے میں ف آپ غصے ہوئے لوگوں
پر پھر اوسکو کھرچ ڈالا اور زعفران منگا کر اوس میں لتھیڑ دی اور فرمایا بیشک اللہ تعالی منہ کے سامنے ہوتا ہے جب کوئی تم میں سے
نماز پڑھے یعنی اوس کے رحمت سامنے ہوتی ہے جیسے دوسرے روایت میں ہے فان الرحمة تواجهه خطابی / تو اپنے سامنے نہ تھوکے
عن ابی سعید الخدری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یحب العراجین ولا یزال فی یده منها فدخل المسجد فرای نخامة
فی قبلة المسجد فحکها ثم اقبل علی الناس مغضبا فقال ایسر احدکم ان یبصق فی وجهه ان احدکم اذا استقبل القبلة
فانما یستقبل ربه عز وجل والملك عن یمینه فلا یتفل عن یمینه ولا فی قبلته ولیبصق عن یساره او تحت
قدمه فان عجل به امر فلیقل هکذا ووصف لنا ابن عجلان ذلك ان یتفل فی ثوبه ثم یرد بعضه علی بعض
ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کے شاخوں کو پسند کیا کرتے تھے اور ہمیشہ آپکے ہاتھ میں ایک شاخ
رہتی ایک روز آپ مسجد میں آئے تو قبلہ کیطرف بلغم لگا دیکھا آپ نے اوسکو کھرچ ڈالا پھر لوگوں پاس آئے غصے میں اور فرمایا کیا تم سے کسی کو اچھا
معلوم ہوتا ہے اپنے منہ پر تھوکنا جب تم میں سے کوئی قبلہ کیطرف منہ کرتا ہے تو اپنے رب عز وجل کے طرف منہ کرتا ہے اور فرشتے اوسکے داہنی طرف
رہتے ہیں تو نہ تھوکے داہنی طرف اور نہ سامنے قبلہ کیطرف بلکہ تھوکے بائیں طرف یا اپنے قدم کے نیچے اگر جلدی ہو تو اسطرح کرے ابن عجلان نے
اوسکو یوں بیان کیا کہ اپنے کپڑے میں تھوک کر اوسکو الٹ پلٹ کر ڈالے عن عبادة بن الولید بن عبادة بن الصامت اتینا جابرا
یعنی ابن عبد اللہ وهو فی مسجده فقال اتانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مسجدنا هذا وفی یده عرجون ابن طاب
فنظر فرای فی قبلة المسجد نخامة فاقبل علیها فحتها بالعرجون ثم قال ایکم یحب ان یعرض اللہ عنه ثم قال ان
احدکم اذا قام یصلی فان اللہ تعالی قبل وجهه فلا یبصقن قبل وجهه ولا عن یمینه ولیبزق عن یساره
تحت رجله الیسری فان عجلت به بادرة فلیقل بثوبه هکذا ووضعه علی فیه ثم دلکه ثم قال ارونی عبیرا
فقام فتی من الحی یشتد الی اهله فجاء بخلوق فی راحته فاخذه رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجعله علی راس
العرجون ثم لطخ به علی اثر النخامة قال جابر فمن هناك جعلتم الخلوق فی مساجدکم ترجمہ عبادہ بن ولید سے روایت ہے
ہم آئے جابر بن عبد اللہ انصاری پاس اور وہ اپنے مسجد میں تھے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے اس مسجد میں آئے اور آپکے

اللہ فرمایا وہ زمین لعنت کی گئی ہی ف کیونکہ وہان بڑے بڑے کافر بادشاہ رہی اور اللہ کا غضب اُنپر نازل ہوا وہ شہر تباہ ہوگیا خطابی نے
کہا اس حدیث کی اسناد مین گفتگو ہی اور مین نہین جانتا کہ کسی عالم نے بابل کے زمین مین نماز کو حرام کیا ہو اور معارض ہی اسکو حدیث صحیح جس سے
کل روئی زمین مین نماز پڑھنا درست ہوتا ہی بعضون نے کہا شاید اس ممانعت سے مقصود یہ ہی کہ بابل مین سکونت اختیار نہ کری بعضون نی
کہا یہ ممانعت خاص تھی علی کیواسطی کیونکہ آپ جانتے تہے کہ وہان کی لوگون سی علی کو ضرر پہونچیگا چنانچہ وہ اُسی ملک مین ابن ملجم ملعون
کے ہاتھ سے شہید ہوئی پھر اور اہل بیت پر آپ کی اوسی ملک مین بڑی بڑی مصیبتین پہونچین عن ابی سعید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال الارض کلھا مسجد الا الحمام والمقبرۃ ترجمہ ابو سعید سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ساری زمین
نماز پڑھنے کی جگہہ ہی سوا حمام اور مقبرہ کے **باب النہی عن الصلوۃ فی مبارک الابل** اونٹون کے بیٹھنے کی جگہہ مین نماز پڑھنی کے
ممانعت عن البراء بن عازب قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الصلوۃ فی مبارک الابل فقال لا تصلوا فی
مبارک الابل فانھا من الشیاطین وسئل عن الصلوۃ فی [illegible]
[illegible] صحابی تھی) سے روایت ہی ایک شخص نے امامت کی ایک قوم کی
اور تھوکا قبلہ کیطرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ رہی تھی جب وہ نماز سی فارغ ہوا تو آپ نے قوم سے کہدیا اب یہ تمہاری امامت
نہ کری بعد اوسکی اوس نے امامت کا قصد کیا لوگون نے منع کیا اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا ہی اوس نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آپ نے فرمایا ہان مین نی منع کیا ہے راوی نی کہا مجھکو گمان ہی آپ نی یہہ بھی فرمایا تو نی ایذا دی
اللہ کو اور اوسکی رسول کو عن مطرف عن ابیہ قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یصلی فبزق تحت قدمہ الیسری
ترجمہ مطرف سی روایت ہی انہون نے سنا اپنی باپ (عبد اللہ بن شخیر بن عوف) سے مین آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور
آپ نماز پڑہ رہی تہے آپ نے تھوکا اپنی بائین قدم کے تلے دوسری روایت مین ہی پھر اپنی جوتے سی مل دیا عن ابی سعید قال
رایت واثلۃ بن الاسقع فی مسجد دمشق بصق علی البوری ثم مسحہ برجلہ فقیل لہ لم فعلت ھذا قال لانی رایت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفعلہ ترجمہ ابی سعید سے روایت ہی مین نی واثلہ بن اسقع کو دیکھا دمشق کے مسجد مین اونہون نے تھوک دیا بوری پر
پھر پاؤن سی مل ڈالا لوگون نی اون سی کہا تم نی ایسا کیون کیا انہون نی کہا اسواسطی کہ مین نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا
ایسا کرتی ہوئی **باب ما جاء فی المشرک یدخل المسجد** مشرک مسجد مین جاسکتا ہی ف اللہ جل جلالہ نے جو فرمایا انما
المشرکون نجس فلا یقربوا المسجد الحرام وہ بطریق وعید اور پیشین گوئی کے ہے یعنی اب مشرکون کا عمل اور تصرف مسجد حرام مین
نہوگا نہ بطور نہی کے اسی طرح نجاست سی مراد نجاست معنوی ہی جو اوسکی قلب مین ہے یعنی کفر کی نجاست دلیل اسکی یہ ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک مشرکہ عورت کی مشک سی وضو کیا نظیر اسکی کلام اللہ شریف مین دوسری جگہہ موجود ہی فاجتنبوا الرجس من
الاوثان بچو تم نجاست سے یعنی بتون کے اللہ نے بتونکو نجس فرمایا حالانکہ اون مین کوئی نجاست ظاہری نہین ہے عن انس بن مالک یقول
دخل رجل علی جمل فاناخہ فی المسجد ثم عقلہ ثم قال ایکم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متکئ بین ظہرانیہم

باب بدء الاذان اذان کیونکر شروع ہوئی **عن ابی عمیر بن انس عن عمومة له من الانصار قال اهتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم** للصلوٰة کیف یجمع الناس لها فقیل له انصب رایة عند حضور الصلوٰة فاذا راوها اذن بعضهم بعضا فلم یعجبه ذلك قال فذکر له القنع یعنی الشبور وقال زیاد شبور الیهود فلم یعجبه ذلك وقال هو من امر الیهود قال فذکر له الناقوس فقال هو من امر النصاری فانصرف عبد اللہ بن زید وهو مهتم لهم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبره یا رسول اللہ انی لبین نائم ویقظان اذ اتانی آت فارانی الاذان قال وکان عمر بن الخطاب قد راٰه قبل ذلك فکتمه عشرین یوما قال ثم اخبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال له ما منعك ان تخبرنی فقال سبقنی عبد اللہ بن زید فاستحییت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا بلال قم فانظر ما یامرك به عبد اللہ بن زید فافعله قال فاذن بلال قال ابو بشر فاخبرنی ابو عمیر ان الانصار تزعم ان عبد اللہ بن زید لولا انه کان یومئذ مریضا لجعله رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مؤذنا **ترجمہ**

فأری الاذان فی منامه قال فغدا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ابو عمیر بن انس سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے چچا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہتمام کیا نماز کا یعنی اسباب کا کہ نماز کیونکر لوگوں کو جمع کیا کرین **ف** یہہ اہتمام ۲ ہجری مین ہوا قبل اسکے بغیر اذان کی نماز ہوا کرتی تھی اور لوگ خود بخود ایک وقت معین پر جمع ہوجایا کرتے تھے **ف** لوگون نے کہا ایک جھنڈا بلند کردیا کیجیے نماز کے وقت اسکو دیکھکر ایک دوسری کو خبر دیگا **ف** کہ نماز کا وقت آگیا **ف** لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہہ رای پسند نہ آئی **ف** اسواسطے کہ اس مین بڑا حرج تہا سفر اور حضر مین ہر ایک مسجد کے واسطے ایک جھنڈا ضرور تہا دوسری یہہ کہ جھنڈا مکانون کے اندر سے کیسے نظر آتا اور اون لوگون کو بھی کہ کہلا نہ دیا جو زمین پر یا بہت نیچے ہوتی **ف** پھر کسی شخص نے کہا یہود یون کیطرح ایک نرسنگا بنا لیجیے **ف** اسکو نماز کیوقت پہونک دینگے سب کو آواز پہنچ جاویگی اور لوگ مطلع ہوجاوینگے **ف** آپ کو یہہ تجویز بھی پسند نہین آئی **ف** اس وجہ سے کہ اس مین یہود کی مشابہت تہی اور ایسی عبادات مین اہل کتاب سے مشابہت پسند نہین فرماتے تہے دوسری یہہ کہ اس مین بھی ایک حرج تھا ہر ایک مسجد کیواسطے ہر ایک قوم کو ایک سینگ رکہنا ہوتا سفر مین بھی ساتہہ لینا پڑتا **ف** اور آپنے فرمایا یہہ تو یہودیون کا کام ہے **ف** اس حدیث سے بعضون نے استدلال کیا ہے یہود و نصاری کے مشابہت ممنوع ہونی پر مگر جب مجبوری آن پڑے چنانچہ ایک روایت مین ہے کہ آخر آپنے مجبور ہوکر ناقوس بنانے کا حکم دیا جو نصاری مین مروج ہے **ف** پھر کسی نے ذکر کیا ناقوس کا **ف** وہ دو لکڑیان ہین ایک بڑی ایک چہوٹی بڑی کو چہوٹے سے مارتے ہین اوس سے آواز پیدا ہوتی ہے **ف** آپنے فرمایا یہہ تو نصاری کا کام ہے پھر عبد اللہ بن زید **ف** بن عبد ربہ بن ثعلبہ انصاری خزرجی ابو محمد مدنی **ف** وہان سے لوٹے لیکن سب کا خیال تہا چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکا خیال تہا اونکو خواب مین اذان بتلائی گئی جب صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپسے کہا یا رسول اللہ مین کچھ سوتا تہا کچھ جاگتا تہا اتنے مین ایک شخص آیا اور مجھے اذان سکھائی راوی نے کہا حضرت عمر نے اس سے بیس روز پیشتر اذان کو خواب مین سیکھی تھی لیکن انہون نے کسی سے نہین کہا جب عبد اللہ بن زید کہہ چکے تو انہون نے بھی کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچہا تم نے پہلے کیون نہ کہا انہون نے کہا مجھسے پہلے عبد اللہ بن زید نے بیان کردیا اسواسطے مجھکو شرم آئی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال سے فرمایا اوٹھ جیسا عبد اللہ

بن زید کہیں اوسطرح کہ بلال نے اذان دی ابو بشر نے کہا مجھ سے ابو عمیر نے بیان کیا۔ انصار یہ سمجھتے تھے کہ اگر عبد اللہ بن زید بیمار
نہ ہوتے اوسدن تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونہی کو موذن بناتے ف لیکن وہ اتفاق سے اون دنوں بیمار تھے اور یہ فضیلت
بلال کے قسمت میں تھی اونھی کو ملی پھر ہمیشہ وہی موذن رہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ کی حیات تک **باب کیف**
الاذان اذان کیونکر دینا چاہیے **عن** عبد اللہ بن زید قال لما امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالناقوس یعمل
لیضرب بہ للناس لجمع الصلوۃ طاف بی وانا نائم رجل یحمل ناقوسا فی یدہ فقلت یا عبد اللہ اتبیع الناقوس
قال وما تصنع بہ فقلت ندعو بہ الی الصلوۃ قال افلا ادلک علی ما ھو خیر من ذلک فقلت بلی قال فقال تقول
اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشھد ان لا الہ الا اللہ اشھد ان لا الہ الا اللہ اشھد ان محمدا رسول اللہ اشھد
ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوۃ حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ
قال ثم استاخر عنی غیر بعید ثم قال و تقول اذا اقمت الصلوۃ اللہ اکبر اللہ اکبر اشھد ان لا الہ الا اللہ اشھد
ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح قد قامت الصلوۃ قد قامت الصلوۃ اللہ اکبر اللہ اکبر
لا الہ الا اللہ فلما اصبحت اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرتہ بما رأیت فقال انھا لرؤیا حق ان شاء اللہ
فقم مع بلال فالق علیہ ما رأیت فلیؤذن بہ فانہ اندی صوتا منک فقمت مع بلال فجعلت القیہ علیہ ویؤذن
بہ قال فسمع ذلک عمر بن الخطاب وھو فی بیتہ فخرج یجر ردائہ ویقول والذی بعثک بالحق یا رسول اللہ م
لقد رأیت مثل ما اری فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فللہ الحمد **ترجمہ** عبد اللہ بن زید سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے ناقوس بنانے کا حکم دیا نماز کی خبر کرنیکو واسطے مجھے سوتے میں ایک شخص دکھائی دیا جو اپنے ہاتھ میں ناقوس لیے ہے میں نے اوس سے
کہا اے خدا کے بندے ناقوس بیچتا ہے وہ بولا تم کیا کروگے میں نے کہا ہم اوس سے لوگوں کو نماز کیواسطے بلایا کرینگے وہ بولا میں تمکو ایسی چیز نہ بتادوں
جو اس سے بہتر ہے **ف** اوس میں کسی چیز کے ساتھ رکھنے کی ضرورت نہیں ہے یہ تو دنیا کی بہتری ہے دین کی بہتری یہ ہے کہ ناقوس بجانے
میں ثواب نہیں ہے اوسمیں ثواب ہے وہ ذکر الٰہی ہے ۔ یہ شخص فرشتہ تھا جو اللہ جل جلالہ کی طرف سے مامور ہوا تھا اذان کی تعلیم کے لیے
ف میں نے کہا کیوں نہیں اوس نے کہا کہو اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشھد ان لا الہ الا اللہ اشھد ان لا الہ الا اللہ اشھد
ان محمدا رسول اللہ اشھد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوۃ حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ
پھر وہ شخص پیچھے ہٹ گیا مگر دور نہیں گیا اور کہا جب نماز کے لیے کھڑا ہو تو کہہ اللہ اکبر اللہ اکبر اشھد ان لا الہ الا اللہ اشھد ان محمدا
رسول اللہ حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح قد قامت الصلوۃ قد قامت الصلوۃ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ جب صبح ہوئی تو میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور جو میں نے خواب میں دیکھا تھا بیان کیا آپ نے فرمایا یہ خواب سچا ہے اگر خدا چاہے تو اوٹھ بلال کے ساتھ
اور جو تو نے سنا ہے اوسکو بتا دے وہ اذان دیگا کیونکہ اوسکی آواز تجھ سے زیادہ بلند ہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ موذن کا بلند
آواز ہونا بہتر ہے **ف** میں بلال کے ساتھ اوٹھ کھڑا ہوا اونکو بتاتا جاتا تھا وہ پکارتے جاتے تھے جب عمر بن خطاب نے یہ سنا وہ اپنے

گهر مین تهی جلدی سی چادر گهسیٹتی هوئی نکل آئے اور کهنی لگے قسم اوس ذات کی جس نے آپکو سچا پیغمبر کیا یا رسول الله مین نی بهی خواب مین ایسے
طرح دیکها رسول الله صلی الله علیه وسلم نے سنکر یهه فرمایا شکر هی خدا کا ف ایک اور گواه هوگیا اب خواب کے سچے هونی مین کوئی
شبهه نهین رها عن ابی محذورة قال قلت یا رسول الله علمنی سنة الاذان قال فمسح مقدم راسی قال تقول الله اکبر
الله اکبر الله اکبر الله اکبر ترفع بها صوتک ثم تقول اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان لا اله الا الله اشهد
ان محمدا رسول الله اشهد ان محمدا رسول الله تخفض بها صوتک ثم ترفع صوتک بالشهادة اشهد
ان لا اله الا الله اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان محمدا رسول الله اشهد ان محمدا رسول الله حی علی الصلوة
حی علی الصلوة حی علی الفلاح حی علی الفلاح فان کان صلوة الصبح قلت الصلوة خیر من النوم الصلوة خیر
من النوم الله اکبر الله اکبر لا اله الا الله ترجمه ابو محذوره (اونکا نام اوس یا سمره یا سلمه یا سلمان هے ابن معیر یا عمیر بن لوذان
کی جمحی) سے روایت هے مین نی کها یا رسول الله مجهی اذان سکهلاو کیونکر کهتے هین آپ نی میری سر پر آگی جانب مین هاتهه پهیرا ف
نسخه مطبوعه مصریه اور مطبوعه دهلی مین یون هی هے اور نسخه قلمی مین فمسح مقدم راسه هے اوسکی دو معنی هو سکتی هین ایک یه که رسول الله صلی
الله علیه وسلم نے اپنی سر مبارک پر هاتهه پهیرا یه اتفاقات سی هوگا دوسری یهه که ابو محذوره کی سر پر هاتهه پهیرا برکت کیواسطی تا که اذان یاد
رهی ف اور فرمایا کهه الله اکبر الله اکبر الله اکبر الله اکبر بلند آواز سی پهر آهسته سی کهه اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان لا اله الا الله
اشهد ان محمدا رسول الله اشهد ان محمدا رسول الله پهر بلند آواز سی کهه اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان محمدا
رسول الله اشهد ان محمدا رسول الله ف اس حدیث سے ترجیع یعنی تکرار شهادتین کے بخوبی ثابت هوئی اور مردود هو گئی وه تاویل که جو واسطی
تعلیم کے تها نه تقریر کے ف حی علی الصلوة حی علی الصلوة حی علی الفلاح حی علی الفلاح اگر صبح کے اذان هو تو اسکی بعد دوبار کهه الصلوة
خیر من النوم الصلوة خیر من النوم (اور جو دوسری کسی نماز کی اذان هو تو یه نه کهه) پهر کهه الله اکبر الله اکبر لا اله الا الله دوسری روایت
مین بهی اسیطرح هے اوس مین بهی الصلوة خیر من النوم پهلی اذان مین هے فجر مین کها ابوداود نی [illegible] کی روایت
اس سے زیاده صاف هے اوس مین یه هے که تکبیر آپ نے دو دو بار سکهائی الله اکبر الله اکبر اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان لا اله الا الله
اشهد ان محمدا رسول الله اشهد ان محمدا رسول الله حی علی الصلوة حی علی الصلوة حی علی الفلاح حی علی الفلاح الله اکبر الله اکبر لا اله الا الله
عبد الرزاق نی کها جب تکبیر کهی تو دوبار کهه قد قامت الصلوة قد قامت الصلوة تو نے سنا هے ابو محذوره اپنی پیشانی کے بال نهین
کترتی تهی نه اونکو جدا کرتی تهی اس سبب سے که رسول الله صلی الله علیه وسلم نے اپنا هاتهه اوس جگهه پهیرا تها عن ابی محذورة ان رسول الله صلی
الله علیه وسلم علمه الاذان تسع عشرة کلمة والاقامة سبع عشرة کلمة الاذان الله اکبر الله اکبر الله اکبر الله اکبر اشهد ان لا اله الا
الله اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان محمدا رسول الله اشهد ان محمدا رسول الله حی علی الصلوة حی علی الصلوة حی علی
الفلاح حی علی الفلاح الله اکبر الله اکبر لا اله الا الله والاقامة الله اکبر الله اکبر الله اکبر الله اکبر اشهد ان لا اله الا
الله اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان محمدا رسول الله اشهد ان محمدا رسول الله حی علی الصلوة حی علی الصلوة حی علی

الفلاح حی علی الفلاح قد قامت الصلوٰۃ قد قامت الصلوٰۃ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ ترجمہ ابو محذورہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اذان سکھلائی انیس کلمے اسطرح سے اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اشہد
ان لا الٰہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اور پھر چاہا اشہد تین پھر حی علی الصلوٰۃ حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح
حی علی الفلاح اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ اور اقامت اسطرح سے سترہ کلمے اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اشہد ان لا الٰہ الا
اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوٰۃ حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح قد قامت الصلوٰۃ
قد قامت الصلوٰۃ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ **ف** اس حدیث سے بھی صاف ترجیع ثابت ہے عن ابی محذورۃ قال القی علی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التاذین ھو بنفسہ فقال قل اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الٰہ الا اللہ
اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ قال ثم ارجع فمد من صوتک اشہد ان
لا الٰہ الا اللہ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوٰۃ حی علی الصلوٰۃ
حی علی الفلاح حی علی الفلاح اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ ترجمہ ابو محذورہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود آپ
مجھ کو اذان بتائی فرمایا کہہ اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان
محمدا رسول اللہ پھر فرمایا دوبارہ بلند آواز سے کہہ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول
اللہ حی علی الصلوٰۃ حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ **ف** اس روایت سے بھی ترجیع ثابت ہے
عن ابی محذورۃ یقول القی علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاذان حرفا حرفا اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد
ان لا الٰہ الا اللہ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اشہد
ان لا الٰہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوٰۃ حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح قال و
کان یقول فی الفجر الصلوٰۃ خیر من النوم ترجمہ ابو محذورہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اذان ایک ایک حرف بتلائی
اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان
لا الٰہ الا اللہ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوٰۃ حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح اور ابی محذورہ
کہا فجر میں کہتے تھے الصلوٰۃ خیر من النوم عن ابی محذورۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علمہ الاذان یقول اللہ اکبر اللہ اکبر
اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ ثم ذکر مثل اذان بحدیث ابن جریج عن عبد العزیز بن عبد الملک و معناہ
فی حدیث مالک بن دینار قال سالت ابن ابی محذورۃ قلت حدثنی عن اذان ابیک عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر فقال
اللہ اکبر اللہ اکبر قط وکذلک حدیث جعفر بن سلیمان عن ابن ابی محذورۃ عن عمہ عن جدہ الا انہ قال ثم ترجع فترفع صوتک
اللہ اکبر اللہ اکبر ترجمہ ایک روایت میں ابو محذورہ سے شروع اذان میں دوبار اللہ اکبر اللہ اکبر آیا ہے دوسری روایت میں بھی ایسا ہی ہے اور
میں بھی آپ نے فرمایا اللہ اکبر اللہ اکبر بس تیسری روایت میں ہے کہ پہلی دوبارہ یوں کہہ اللہ اکبر اللہ اکبر پھر دوبارہ بلند آواز سے کہہ اللہ اکبر اللہ اکبر

ف گویا تکبیر مین بھی ترتیب ہے اسوجہ سی چار بار کہنا چاہیے دو بار پہلے آہستہ آواز سے پھر دو بار بلند آواز سے **عن ابن ابی لیلی قال احیلت**

الصلوة ثلاثة احوال قال وحدثنا اصحابنا ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لقد اعجبنی ان تکون صلوة المسلمین او قال

المؤمنین واحدة حتی لقد هممت ان ابث رجالا فی الدور ینادون الناس بحین الصلوة وحتی هممت ان آمر رجالا یقومون علی

الآطام ینادون المسلمین بحین الصلوة حتی نقسوا او کادوا ان ینقسوا قال فجاء رجل من الانصار فقال یا رسول الله انی لما رجعت

لما رأیت من اهتمامك رأیت رجلا کان علیه ثوبین اخضرین فقام علی المسجد فاذن ثم قعد قعدة ثم قام فقال مثلها الا انه

یقول قد قامت الصلوة ولولا ان تقول الناس قال ابن المثنی ان تقولوا لقلت انی کنت یقظانا غیر نائم فقال رسول الله صلی الله

علیه وسلم وقال ابن المثنی لقد اراك الله عز وجل خیرا ولم یقل عمرو لقد اراك الله خیرا فمر بلالا فلیؤذن قال فقال عمر اما انی قد رأیت مثل

الذی رای ولکنی لما سبقت استحییت قال وحدثنا اصحابنا قال وکان الرجل اذا جاء یسال فیخبر بما سبق من صلاته وانهم قاموا مع

رسول الله صلی الله علیه وسلم من بین قائم وراکع وقاعد ومصل مع رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ابن المثنی قال عمرو وحدثنی بها

حصین عن ابن ابی لیلی حتی جاء معاذ قال شعبة وقد سمعتها من حصین فقال لا اراه علی حال الی قوله کذلك فافعلوا ثم رجعت

الی حدیث عمرو بن مرزوق قال فجاء معاذ فاشاروا الیه قال شعبة وهذه سمعتها من حصین قال فقال معاذ لا اراه

علی حال الا کنت علیها قال فقال ان معاذا قد سن لکم سنة کذلك فافعلوا قال وحدثنا اصحابنا ان رسول الله صلی الله علیه

وسلم لما قدم المدینة امرهم بصیام ثلاثة ثم انزل رمضان وکانوا قوما لم یتعودوا الصیام وکان الصیام علیهم شدیدا

فکان من لم یصم اطعم مسکینا فنزلت هذه الآیة فمن شهد منکم الشهر فلیصمه فکانت الرخصة للمریض والمسافر فامروا

بالصیام قال وحدثنا اصحابنا قال وکان الرجل اذا افطر فنام قبل ان یاکل لم یاکل حتی یصبح قال فجاء عمر بن الخطاب

فاراد امرأته فقالت انی قد نمت فظن انها تعتل فاتاها فجاء رجل من الانصار فاراد الطعام فقالوا حتی نسخن

لك شیئا فنام فلما اصبحوا انزلت علیه هذه الآیة احل لکم لیلة الصیام الرفث الی نسائکم **ترجمہ** ابن ابی لیلی سے

روایت ہی کہ نماز کی تین حالتین بدلین ہماری لوگون نے ہم سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے یہ بات بھلی

معلوم ہوتی ہی کہ سب مسلمان ملکر نماز پڑھا کرین اور مجھے رغبت ہوا کی یہانتک کہ مین نے قصد کیا لوگونکو بھیجا کرون پکار آیا کرین

گھرون پر نماز کا وقت آگیا اور مین نے یہ بھی قصد کیا لوگ بلند مقامون پر کھڑے ہوکر مسلمانون کو پکار دیا کرین نماز کا وقت آگیا

یہان تک کہ وہ ناقوس بجانے لگے یا قریب تھے کہ ناقوس بجالین کہ اتنے مین ایک شخص انصاری آیا اور بولا یا رسول اللہ جب مین آپ پاس سے

گیا مجھے اسی کا خیال تھا جسکا آپ اہتمام کر رہے تھے مین نے ایک شخص کو دیکھا گویا وہ دو کپڑے سبز رنگ کے پہنے ہوئے ہی وہ مسجد پر کھڑا

ہوا اوس نے اذان دی پھر تھوڑی دیر بیٹھ کر پھر کھڑا ہوا اور جو کلمے اذان مین کہے تھے وہی پھر کہے مگر قد قامت الصلوة زیادہ کیا اور

اگر لوگ مجھے جھوٹا نہ کہین تو مین کہہ سکتا ہون مین جاگتا تہا سوتا نہ تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ نے تجھے

بہتر خواب دکھایا تو بلال کو حکم کر وہ اذان دے پھر اتنے مین حضرت عمر نے کہا مین نے بھی ایسا ہی دیکھا لیکن چونکہ وہ پہلے کہہ چکا اسواسطے

مین نے کہنے مین شرم کی۔ اور میری لوگون نے مجھسے حدیث بیان کی کہ پہلے جب کوئی شخص مسجد مین آتا اور دیکھتا جماعت ہو رہی ہے
تو پوچھتا کتنی رکعتین ہوئین مین **ف** اوس شخص سے پوچھتا جو پہلے سے مسجد مین آیا ہے لیکن ابھی نماز مین شریک نہین ہوا یا نماز پڑھنے
والون سے پوچھلیتا اوس وقت تک نماز مین بات کرنا درست ہوگا **ف** پھر وہ بقدر نماز پڑھ کر شریک ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ
وسلم کے پیچھے لوگون کے حال مختلف ہوتے کوئی کھڑا ہے کوئی رکوع مین ہے کوئی قعدے مین ہے کوئی آپکے ساتھ پڑھ رہا ہے **ف** حاصل یہ ہے
کہ مسبوق اپنی گئی ہوئی نماز ادا کرکے پھر آپکے ساتھ شریک ہوتا یہ نہ تھا کہ آتی ہے امام ساتھ شریک ہو کر جب امام سلام پھیرے تو اوس وقت گئی ہوئی
نماز ادا کرلیوے **ف** اتنے مین معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ آئے اونہون نے کہا مین تو جس حال مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھونگا وہی کرونگا
یعنی آتے ہی نماز مین شریک ہو جاونگا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معاذ نے تمھارے واسطے ایک سنت مقرر کی تو ایسا ہی کیا کرو **ف**
جب سے یہ دستور ہوا کہ مسبوق اگر نماز مین شریک ہو جاوے پھر امام کی فراغت کے بعد اپنی باقی نماز پڑھ لیوے **ف** اور میری لوگون نے
مجھسے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب مدینے مین تشریف لائے اونکو تین روزون کا حکم کیا پھر رمضان کے روزے فرض ہوئے اور
ان لوگون کو روزون کی عادت نہ تھی روزہ اون پر نہایت سخت ہوتا تو جو شخص روزہ نہ رکھتا وہ ایک مسکین کو کھانا کھلا دیتا **ف**
اوائل اسلام مین چند روز تک روزہ فرض اختیاری تھا خواہ روزہ رکھے یا فدیہ دیوے اسکے بعد یہ حکم منسوخ ہو گیا **ف** پھر یہ آیت اوتری
جو شخص تم مین سے رمضان کا مہینہ پاوے وہ روزے رکھے پھر رخصت نہ رہی مگر مریض اور مسافر کے واسطے باقی سب لوگون کو روزہ رکھنے کا حکم ہوا
اور میری لوگون نے مجھسے حدیث بیان کی کہ اوائل اسلام مین جب کوئی آدمی روزہ کھولکر سو رہتا اور کھانا نہ کھاتا تو پھر دوسری روزے
کی افطار تک اوسکو کھانا درست نہ ہوتا ایکبار حضرت عمر نے اپنی بی بی سے صحبت کا قصد کیا وہ بولی مین سو گئی تھی **ف** روزہ کھولکر
تو اب وطی جائز ہے **ف** حضرت عمر یہ سمجھے بہانہ کرتی ہے اونہون نے اوس سے جماع کیا اور ایک مرد انصاری نے کھانے کا ارادہ کیا
بعد افطار کے لوگون نے کہا ذرا ٹھہر و ہم کھانا گرم کرلین وہ سو گیا جب صبح ہوئی تو یہ آیت اوتری احل لکم لیلۃ الصیام الآیۃ یعنی حلال ہے تمہارے
واسطے روزون کی راتون مین جماع کرنا اپنی عورتون سے **عن** معاذ بن جبل قال احیلت الصلوۃ ثلاثۃ احوال واحیل الصیام
ثلاثۃ احوال وساق نصر الحدیث بطولہ واقتص ابن المثنی منہ قصۃ صلاتہم نحو بیت المقدس قط قال الحال الثالث ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قدم المدینۃ فصلی یعنی نحو بیت المقدس ثلاثۃ عشر شہرا فانزل اللہ تعالی ہذہ الآیۃ
قد نری تقلب وجہک فی السماء فلنولینک قبلۃ ترضاہا فول وجہک شطر المسجد الحرام وحیث ما کنتم فولوا
وجوہکم شطرہ فوجہہ اللہ تعالی الی الکعبۃ وتم حدیثہ وسمی نصر صاحب الرؤیا قال فجاء عبد اللہ بن زید
رجل من الانصار وقال فیہ فاستقبل القبلۃ قال اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ
اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوۃ مرتین حی علی الفلاح مرتین اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ
ثم امہل ہنیۃ ثم قام فقال مثلہا الا انہ قال زاد بعد ما قال حی علی الفلاح قد قامت الصلوۃ قد قامت الصلوۃ قال
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقنہا بلالا فاذن بہا بلال وقال فی الصوم قال فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

كان يصوم ثلاثة ايام من كل شهر ويصوم يوم عاشوراء فانزل الله تعالى كتب عليكم الصيام كما كتب على الذين من
قبلكم الى قوله طعام مسكين فكان من شاء ان يصوم صام ومن شاء ان يفطر ويطعم كل يوم مسكينا اجزأه ذلك
هذا حول فانزل الله تعالى شهر رمضان الذي انزل فيه القرآن الى ايام اخر فثبت الصيام على من شهد الشهر وعلى المسافر ان
يقضي وثبت الطعام للشيخ الكبير والعجوز اللذين لا يستطيعان الصوم وجاء صرمة وقد عمل يومه وساق الحديث

ترجمہ معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ نماز کی تین حال بدلی اسیطرح روزی کی تین حال بدلے پھر حدیث بیان کی اوسیطرح طول سے اور ابن
مثنی نے بیت المقدس کیطرف نماز پڑھنے کا قصہ بیان کیا تیسرا حال یہہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے میں تشریف لائے آپنے
بیت المقدس کیطرف تیرہ ۱۳ مہینے تک نماز پڑھی پھر اللہ جل جلالہ نے یہہ آیت اوتاری ہم تیرا نظر اوٹھانا آسمان کیطرف دیکھتے ہیں اب
ہم بدلے دیتے ہیں تیرا وہ قبلہ جسکو تو پسند کرتا ہے تو پھیر منہ اپنا مسجد حرام کیطرف اور جہاں پر تم ہوا اوسی طرف منہ پھیرو تو اللہ جل جلالہ
نے منہ آپکا کعبے کیطرف کردیا تمام ہوگئی حدیث ابن مثنی کی اور نصر بن مہاجر نے خواب دیکھنے والے کا نام لیا تو کہا عبد اللہ بن زید ایک
شخص تھے انصار میں سے اس روایت میں یہہ ہے کہ اوس شخص نے منہ کیا قبلے کیطرف اور کہا اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد
ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوة دو بار حی علی الفلاح دو بار اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ
پھر تھوڑی دیر تک ٹھہرا رہا پھر اوٹھا اور ویسا ہی کہا مگر بعد حی علی الفلاح کے قد قامت الصلوة قد قامت الصلوة کہا راوی
نے کہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے کہا بلال کو یہہ سکھا دو بلال نے اذان دی اور روزے میں تین بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ہر مہینے میں تین روزے رکھا کرتے اور عاشورا کے دن روزہ رکھتے تب اللہ تعالی نے یہ آیت اوتاری فرض ہوئے تم پر روزے جیسے فرض
ہوئے اون لوگوں پر جو تم سے پہلے تھے تاکہ بچو تم گناہوں سے چند دنوں تک تو جو شخص تم میں سے بیمار ہو یا مسافر ہو وہ شمار کرلے اور
دنوں میں اوسی حساب سے اور جو لوگ طاقت رکھتے ہیں وہ فدیہ دیں ایک مسکین کا کھانا — پس ہر ایک شخص کو اختیار تھا جو چاہتا تھا
روزہ رکھتا تھا جو چاہتا تھا نہ رکھتا تھا ہر روزے کے بدلے میں ایک مسکین کو کھانا کھلا دیتا تھا ایک سال تک یہی حکم رہا پھر اللہ جل جلالہ
نے یہہ حکم اوتارا شہر رمضان الذي انزل فيه القرآن الآية مہینہ رمضان کا وہ مہینہ ہے جس میں قرآن اوترا عرش سے آسمان دنیا پر
رکھا گیا) جو ہدایت ہے لوگوں کے واسطے اور دلیلیں میں ہدایت کے اور فرق کی درمیان حق اور باطل کے جو شخص تم میں سے پاوے اس مہینے کو
وہ روزہ رکھے اور جو بیمار ہو یا مسافر ہو وہ قضا کرلے اوتنی دنوں کے حساب سے اور دنوں میں پھر فرض ہوگیا روزہ ہر ایک شخص
جو پاوے ماہ رمضان کو اور مسافر پر قضا فرض ہوئی اور فدیہ قائم ہوگیا بڈھے یا بڑھیا کیلیے جو روزہ نہ رکھ سکتے ہوں آخر حدیث تک

باب فی الاقامة تکبیر کے بیان میں

عن انس قال امر بلال ان يشفع الاذان ويوتر الاقامة زاد حماد في حديثه
الا الاقامة ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بلال کو حکم ہوا اذان جفت کہنے کا اور تکبیر طاق کہنے کا ف یعنی ایک ایک بار کہنے کا یہ
ہے اکثر اہل علم کا صحابہ اور تابعین میں سے اور یہی قول ہے مالک اور شافعی کا ف حماد کی روایت میں اتنا زیادہ ہے سوا اقامت کے
یعنی قد قامت الصلوة کے وہ دو بار کہے اسی طرح تکبیر بھی اول و آخر میں دو دو بار کہے باقی سب کلمے ایک ایک بار اسطرح اللہ اکبر اللہ اکبر

اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح قد قامت الصلوۃ قد قامت الصلوۃ اللہ اکبر اللہ اکبر
لا الہ الا اللہ **عن** ابن عمر قال انما کان الاذان علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرتین مرتین والاقامۃ مرۃ مرۃ غیر انہ
یقول قد قامت الصلوۃ قد قامت الصلوۃ فاذا سمعنا الاقامۃ توضانا ثم خرجنا الی الصلوۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اذان دو دو بار ہوتی اور تکبیر ایک ایک بار سوا قد قامت الصلوۃ کے اوسکو دو بار کہتے
تو جب ہم تکبیر سنتے وضو کرتے اور نماز کے لیے آتے **باب** فی الرجل یوذن ویقیم آخر ایک شخص اذان دے دوسرا تکبیر کہے تو درست ہے **عن**
عبد اللہ بن زید قال اراد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الاذان اشیاء لم یصنع منہا شیئا قال فاری عبد اللہ بن زید
الاذان فی المنام فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ فقال القہ علی بلال فالقاہ علیہ فاذن بلال فقال عبد اللہ انا
رایتہ وانا کنت اریدہ قال فاقم انت **ترجمہ** عبد اللہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان میں چند کاموں کے
کرنیکا قصد کیا (جیسے ناقوس بجانا جھنڈا وغیرہ) لیکن کوئی کام نہیں کیا پھر عبد اللہ بن زید کو خواب میں اذان دکھلائی دی وہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور اونکو خبر دی آپ نے فرمایا بلال کو سکھا دے انہوں نے بلال کو سکھا دیا عبد اللہ نے کہا میں نے
خواب میں اذان دیکھی تھی میں چاہتا تھا خود کہوں آپ نے فرمایا تکبیر کہو **عن** زیاد بن الحارث الصدائی قال لما کان اول اذان
الصبح امرنی یعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاذنت فجعلت اقول اقیم یا رسول اللہ فجعل ینظر الی ناحیۃ المشرق الی الفجر فیقول لا
حتی اذا طلع الفجر نزل فبرز ثم انصرف الی وقد تلاحق اصحابہ یعنی فتوضا فاراد بلال ان یقیم فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ان اخا صداء ہو اذن ومن اذن فہو یقیم قال فاقمت **ترجمہ** زیاد بن الحارث صدائی سے روایت ہے پہلی اذان صبح کی میں نے دی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے جب اذان دے چکا بعد اوسکے میں تکبیر کہنا چاہتا تھا آپ پورب کی طرف فجر کی روشنی کو دیکھتے تھے اور فرماتے تھے ابھی نہیں
جب فجر ہو گئی تو آپ اوترے اور وضو کیا آپ کے اصحاب آنکر آپ سے ملگئے بلال نے تکبیر کہنا چاہا آپ نے فرمایا صدائی نے اذان دی ہے جو اذان
دے وہی تکبیر کہے **ف** دوسرا تکبیر کہے اگر ضرورت ہو تو مضایقہ نہیں **ق** صدائی نے کہا پھر میں نے تکبیر کہی **باب**
رفع الصوت بالاذان بلند آواز سے اذان کہنے کا بیان **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المؤذن یغفر لہ مدی صوتہ
ویشہد لہ کل رطب ویابس وشاہد الصلاۃ یکتب لہ خمس وعشرون صلاۃ ویکفر عنہ ما بینہما **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موذن کے لیے بخشا جاتا ہے جہاں تک اوسکی آواز جاتی ہے **ف** یعنی اسقدر مغفرت اوسکے لیے وسیع ہوتی
ہے یا اتنی گناہ اوسکے بخشدیے جاتی ہیں جو اتنی جگہ تک سماویں **ف** اور گواہ ہو جاتی ہیں اوسکے لیے سب چیزیں تر اور خشک اور جو
شخص جماعت میں حاضر ہوتا ہے اوسکو واسطے پچیس نمازوں کا ثواب لکھا جاتا ہے اور ایک نماز سے دوسری نماز تک کے گناہ اوسکے معاف ہو جاتے ہیں
عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا نودی بالصلوۃ ادبر الشیطان ولہ ضراط حتی لا یسمع التاذین
فاذا قضی النداء اقبل حتی اذا ثوب بالصلوۃ ادبر حتی اذا قضی التثویب اقبل حتی یخطر بین المرء ونفسہ ویقول اذکر
کذا اذکر کذا لما لم یکن یذکر حتی یظل الرجل ان لا یدری کم صلی **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اذان

ہوتی ہی تو شیطان پیٹھ موڑ کر پادتا ہوا چلا جاتا ہے تاکہ اذان نہ سنے جب اذان ہو جاتی ہے پھر آتا ہے جب تکبیر ہوتی ہے پھر پیٹھ موڑ کر چلا جاتا ہے جب تکبیر ہو جاتی ہے پھر آتا ہے آدمی کے دل میں ادہر ادہر کے خیالات ڈالتا ہے جو اوسکو کبھی نہ آتی تھیں یہانتک کہ وہ بھول جاتا ہے کتنی رکعتیں پڑھیں۔

باب ما یجب علی المؤذن من تعاهد الوقت مؤذن کو وقت کا خیال رکھنا چاہیے **عن** ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الامام ضامن والمؤذن مؤتمن اللهم ارشد الائمة واغفر للمؤذنین **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امام ضامن ہے **ف** یعنی مقتدیوں کی نماز کی صحت اسکے نماز کی صحت پر موقوف ہے اوسکو چاہیے طہارت میں احتیاط کرے اور نماز کو اچھی طرح ادا کرے یہ مراد نہیں ہے کہ اوس پر اون کی نماز لازم ہو گی **ت** اور مؤذن کی امانت سپرد ہے **ف** لوگ اوسکے آواز پر اعتماد کرکے نماز پڑھ لیتے ہیں روزہ کھول لیتے ہیں اوسکو چاہیے وقت کا خوب خیال رکھے وقت سے پہلے اذان نہ دے نہ دیر کرے **ت** اے پروردگار ہدایت کر اماموں کو (توفیق دے اونکو علم اور عمل کی) اور بخشدے مؤذنوں کو (جو اون سے قصور ہو جاوے بھول چوک میں)

باب الاذان فوق المنارة منارہ کے اوپر اذان دینے کا بیان **عن** امرأة من بنی النجار قال کان بیتی من اطول بیت حول المسجد وکان بلال یؤذن علیه الفجر فیاتی بسحر فیجلس علی البیت ینظر الی الفجر فاذا رآه تمطی ثم قال اللهم انی احمدک واستعینک علی قریش ان یقیموا دینک قالت ثم یؤذن قالت والله ما علمته کان ترکها لیلة واحدة هذه الکلمات **ترجمہ** ایک عورت سے بنی نجار کی روایت ہے میرا گھر سب گھروں میں جو مسجد کے گرد تھے اونچا تھا اور بلال اوس پر فجر کے اذان دیا کرتے تھے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ بلند جگہ پر اذان دینا مینارہ پر مستحب ہے تاکہ آواز دور تک پہونچے **ت** تو وہ پچھلی سے آکر وہاں بیٹھتے صبح صادق ہو جاتی انگڑائی لیتے (جا بجا ہی) کیونکہ بیٹھے بیٹھے تھک جاتے تھے) پھر فرماتے اے پروردگار میں تیرا شکر کرتا ہوں اور تجھ سے مدد مانگتا ہوں قریش پر تاکہ وہ قائم کریں تیرے دین کو (یعنی مسلمان ہو جاویں) پھر اذان دیتے تھے قسم خدا کی میں نے کبھی نہ دیکھا بلال کو یہ کلمات نہ کہیں (یعنی ہر رات کو یہ دعا مانگتے تھے ناغہ نہیں کرتے تھے) **ف** قریش اوس زمانے میں عرب کے ملک میں نہایت قوی اور معزز قوم تھی اور اکثر لوگ اون میں کافر تھے اس سے دین اسلام کو قوت نہوتی تھی بلکہ ضرر پہونچتا رہتا تھا بعد اسکے اللہ جل جلالہ نے یہ دعا قبول کی اور بہت اون میں سے مسلمان ہو گئے اور کچھ مارے گئے کچھ ذلیل و خوار ہوئے مکہ فتح ہو گیا اسلام کی شوکت خوب ہو گئی

باب المؤذن یستدیر فی اذانه مؤذن اذان میں گھوم جاوے یا نہ گھومے **عن** ابی جحیفة قال اتیت النبی صلی الله علیه وسلم بمکة وهو فی قبة حمراء من ادم فخرج بلال فاذن فکنت اتتبع فمه ههنا وههنا قال ثم خرج رسول الله صلی الله علیه وسلم وعلیه حلة حمراء برود یمانیة قطری وقال موسی قال رأیت بلالا خرج الی الابطح فاذن فلما بلغ حی علی الصلاة حی علی الفلاح لوی عنقه یمینا وشمالا ولم یستدر ثم دخل فاخرج العنزة وساق حدیثه **ترجمہ** ابوجحیفہ (وہب بن عبداللہ بن وہب سوائی معروف بہ وہب الخیر) سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس مکہ میں آیا آپ ایک ڈیرہ میں تھے جو سرخ چمڑے کا تھا بلال نکلے انہوں نے اذان دی میں اونکی منہ کو دیکھتا تھا ادہر ادہر دونو طرف پھرتا تھا پھر رسول اللہ صلعم نکلے اور آپ سرخ جوڑا پہنے ہوئے تھے چادریں یمن کی گویا قطر کی بنی ہوئیں تھیں اور یہی تھے موسی بن اسمعیل کی روایت میں کہ میں نے بلال کو دیکھا وہ ابطح کیطرف نکلے جب حی علی الصلوة حی علی الفلاح پر پہونچے تو اپنی گردن داہنی بائیں پھیرے اور گھومے نہیں پھر گئے اور برچھی

آئے بعد اوسکی بیان کیا حدیث کو آخیر تک **باب** فی الدعا بین الاذان والاقامة اذان اور اقامت کے بیچ مین دعا کرنیکا بیان **عن**
انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرد الدعاء بین الاذان والاقامة **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذان اور اقامت کے بیچ مین دعا رد نہین کیجاتی یعنی ضرور قبول ہوتی ہے دنیا مین یا آخرت مین اوسکا ثواب ملتا ہی

باب ما یقول اذا سمع المؤذن اذان کا جواب کیونکر دی **عن** ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا سمعتم
النداء فقولوا مثل ما یقول المؤذن **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سنو تم اذان کو تو
جیسا مؤذن کہے ویسا تم بھی کہو **ف** یعنی جو کلمہ مؤذن کہتا جاوی وہ تم بھی کہتے جاؤ مگر جب مؤذن حی علی الصلوة کہے یا حی علی الفلاح تو
سننے والا لا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم کہے اور جب الصلوة خیر من النوم کہے تو سننے والا صدقت وبررت وبالحق نطقت (مرقاة)

عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل ما یقول ثم صلوا علی فانہ
من صلی علی صلوة صلی اللہ علیہ بہا عشرا ثم سلوا اللہ لی الوسیلة فانہا منزلة فی الجنة لا ینبغی الا لعبد من عباد
اللہ وارجو ان اکون انا ہو فمن سال اللہ لی الوسیلة حلت علیہ الشفاعة **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سنو تم اذان کو تو کہو جو کہتا ہی مؤذن پھر درود بھیجو میری اوپر جو شخص میرے اوپر ایکبار درود
بھیجیگا اللہ جل جلالہ اوس پر دس بار اپنی رحمت نازل کریگا بعد اوسکے اللہ جل جلالہ سے میرے لیے وسیلہ مانگو کیونکہ وسیلہ ایک درجہ ہے جنت
مین جو کسیکو نہ ملیگا سوا ایک بندے کے اور مجھی امید ہے وہ بندہ مین ہونگا **ف** یہ آپ نے اوسوقت فرمایا تھا جب آپ پر وحی نہ اتری تھی بعد
اوسکے آپ کو معلوم ہو گیا کہ وسیلہ میری ہی واسطے ہی اب دعا سے یہہ فائدہ ہی کہ اوس درجے مین اور ترقی ہو نووی نے کہا وسیلہ ایک بڑا
مرتبہ ہے جیسی وزارت کا مرتبہ بادشاہ کے سامنے **عن** عبد اللہ بن عمرو ان رجلا قال یا رسول اللہ ان المؤذنین یفضلوننا فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قل کما یقولون فاذا انتہیت فسل تعطہ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی ایک شخص نے کہا یا
یا رسول اللہ مؤذن کو ہم سے زیادہ فضیلت ہی (تو ہمکو بھی کوئی کام بتایئے جسکی وجہ سے ہم اونکی درجہ کو پہنچین) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہہ جیسا وہ کہتا ہے جب اذان ختم ہو جاوے تو دعا کر جو مانگے گا تجھکو ملیگا **عن** سعد بن ابی وقاص عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال من قال حین یسمع المؤذن وانا اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ رضیت باللہ
ربا وبمحمد رسولا وبالاسلام دینا غفر لہ **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اذان سنکر
کہے مین بھی گواہ ہون اس بات کا کوئی سچا معبود نہین سوا اللہ کے اوسکا کوئی شریک نہین ہے اور محمد اوسکے بندے ہی اور بھیجے ہوئے ہین راضی ہوا
مین اللہ کے رب ہونے سے اور محمد کے رسول ہونے سے اور اسلام دین ہونے سے اوسکے گناہ بخشدیے جاوینگے **ف** جسوقت شہادتین سنے
یہ دعا پڑھے اشہد ان لا الہ الا اللہ الخ **عن** عائشة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا سمع المؤذن یتشہد قال وانا وانا
ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سنتے مؤذن کو شہادتین کہتے ہوئے فرماتے اور مین بھی گواہ ہون مین بھی
گواہ ہون **عن** عمر بن الخطاب ان رسول اللہ صلعم قال اذا قال المؤذن اللہ اکبر اللہ اکبر فقال احدکم اللہ اکبر اللہ اکبر فاذا قال

اشهد ان لا اله الا الله قال اشهد ان لا اله الا الله فاذا قال اشهد ان محمدا رسول الله قال اشهد ان محمدا رسول الله
ثم قال حی علی الصلوٰة قال لا حول ولا قوة الا بالله ثم قال حی علی الفلاح قال لا حول ولا قوة الا بالله ثم
قال الله اکبر الله اکبر قال الله اکبر الله اکبر ثم قال لا اله الا الله قال لا اله الا الله من قلبه دخل
الجنة **ترجمہ** حضرت عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مؤذن اللہ اکبر اللہ اکبر کہے اور سننے والا
بھی اللہ اکبر اللہ اکبر کہے جب اشہد ان لا الہ الا اللہ کہے یہ بھی اشہد ان لا الہ الا اللہ کہے جب اشہد ان محمدا رسول اللہ کہے یہ بھی اشہد
ان محمدا رسول اللہ کہے جب وہ حی علی الصلوٰة کہے یہ کہے لا حول ولا قوة الا باللہ جب وہ حی علی الفلاح کہے یہ کہے لا حول ولا قوة الا باللہ جب پھر وہ اللہ اکبر
اللہ اکبر کہے یہ بھی اللہ اکبر اللہ اکبر کہے جب وہ لا الہ الا اللہ کہے یہ بھی لا الہ الا اللہ کہے اپنے دل سے تو جنت میں جاویگا **باب ما یقول اذا سمع الاقامة**
جب اقامت سنے تو کیا کہے عن ابی امامة او عن بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان بلالا اخذ فی الاقامة فلما ان قال قد
قامت الصلوٰة قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اقامها الله وادامها وقال فی سائر الاقامة کنحو حدیث عمر فی الاذان
ترجمہ ابو امامہ اونکا نام ایاس ہے یا عبد اللہ بن ثعلبہ یا ثعلبہ بن سہل سے یا اور کسی صحابی سے روایت ہے کہ بلال نے تکبیر شروع کی جب
قد قامت الصلوٰة کہنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اقامها اللہ وادامها یعنے قائم رکھے نماز کو اللہ جل جلالہ اور ہمیشہ رکھے اوسکو باقی
کلموں میں تکبیر کے اوسی طرح جواب دیا جیسا ابھی عمر کی حدیث میں گذرا **باب ما جاء فی الدعاء عند الاذان** اذان کے بعد کیا
دعا پڑھے عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال حین یسمع النداء اللهم رب هذه الدعوة التامة
والصلوٰة القائمة ات محمدا الوسیلة والفضیلة وابعثه مقاما محمودا الذی وعدته حلت له الشفاعة
یوم القیٰمة **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اذان سنتے وقت یہہ دعا پڑھے اللهم رب
هذه الدعوة التامة الخ تو اوسکو قیامت میں میری شفاعت پہونچیگی یعنے میں اوسکو بخشواؤنگا۔ اس دعا کے یہہ معنی ہیں اے خدا اس پوری
پکار اور سدا رہنے والی نماز کے صاحب دے محمدؐ کو وسیلہ اور بڑائی اور پہونچا اوسکو مقام محمود پر جسکا تو نے وعدہ کیا ہے۔ پوری پکار یعنے ثواب
کی تاثیر میں پوری ہے سدا رہنے والی نماز یعنی قیامت تک اسکا سلسلہ موقوف نہ ہوگا وسیلہ بہشت میں بہت اونچا مکان ہے کہ وہ خاص حضرت
کے واسطے ہے مقام محمود یعنے سفارش کا رتبہ جب قیامت کی مصیبتوں میں لوگ گرفتار ہونگے اور سب پیغمبر جواب دیدینگے کسی کی سفارش نہ
کر سکینگے اوس وقت ہمارے حضرت تنہا خدا کے سامنے سجدے میں جا دینگے پھر حکم ہوگا اپنا سر اٹھا جو تو مانگے گا ہم دینگے اور جسکی سفارش
کریگا ہم قبول کرینگے اوس وقت آپ سر اوٹھاوینگے اور گنہگاران امت کی شفاعت فرماوینگے۔ یا اللہ تو اپنے اس بندے اور رسول اور حبیب
پر سدا اپنی رحمت کا مینہ نازل فرما اور ہم کو اونکی شفاعت سے محروم نہ فرما۔ بیہقی کی روایت میں بعد وعدته کے انک لا تخلف المیعاد بھی ہے اور یہہ جو
لوگ زیادہ کرتے ہیں وارزقنا شفاعته یا ارحم الراحمین یہہ حدیث کی کتابوں میں نہیں ہے (تحفة الاخیار و مظاهر حق) عن ام سلمة
قالت علمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اقول عند اذان المغرب اللهم ان هذا اقبال لیلک وادبار نهارک و
اصوات دعاتک فاغفر لی **ترجمہ** ام المؤمنین ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو سکھایا میں کہا کروں

مغرب کے اذان کے وقت یا اکی بعد وقت ہی تیسری رات آنی کا اور تیرا دن جانے کا اور آواز ین
ہین اتیرے پکارنے والون کی تو بخش مجھکو - ظاہر یہ ہے کہ یہ دعا بعد جواب
دینے اذان کے پڑہی یا اثنا جواب مین پڑہے - فقط فقط فقط

تمام ہوا پارہ تیسرا سنن ابو داؤد کے بتیس پارون میز
سے شکر ہے اللہ جل جلالہ کا اب شروع
ہوتا ہے پارہ چوتھا اوسکی
فضل اور انعام پر عباد
کر کر دہی عانت
کرنیوالا ہے
اور وہی تمام کرنے والا

تم

الجزء الثالث ويتلوه الجزء الرابع ان شاء الله تعالی

فهرست ابواب پارہ سوم سنن ابو داؤد علیہ الرحمۃ

تمت

الجزء الرابع

پارہ چوتھا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب کراہیۃ الاجر علی التاذین اذان پر اجرت لینے کا بیان عن عثمان بن ابی العاص قال یا رسول اللہ اجعلنی امام قومی قال انت امامہم واقتد باضعفہم واتخذ مؤذنا لا یاخذ علی اذانہ اجرا **ترجمہ** عثمان بن ابی العاص نے کہا یا رسول اللہ مجھکو امام بنا دیجیے اپنی قوم کا آپ نے فرمایا تو اونکا امام ہے لیکن رعایت کر اوس کی جو سب سے کمزور ہو **ف** یعنی جو مقتدیوں سے زیادہ ضعیف ہو اوسکی رعایت سے قرارت کیا کر کہ وہ بھی جماعت میں شریک ہو سکے یعنی چھوٹی چھوٹی سورتیں پڑھا کر مقتدیوں کی حالت اور قوت اور ضعف کے لحاظ سے **ف** اور مؤذن ایسا مقرر کر جو اذان پہ اجرت نہ لیوے

باب فی الاذان قبل دخول الوقت وقت سے پہلے اذان دینی تو کیا کرنا چاہیے عن ابن عمران بلالا اذن قبل طلوع الفجر فامرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یرجع فینادی الا ان العبد نام الا ان العبد نام زاد موسی فرجع فنادی الا ان العبد نام **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے بلال نے اذان دی فجر نکلنے سے پہلے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو حکم کیا پکار دے بندہ سو گیا تھا یہ بندہ سو گیا تھا اسوجہ سے غلطی ہو گئی موسی کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ بلال لوٹے اور پھر پکارا

عن مؤذن لعمر یقال لہ مسروح اذن قبل الصبح فامرہ عمر فذکر نحوہ **ترجمہ** ایک مؤذن تھا حضرت عمر کا اوسکا نام مسروح تھا اوس نے اذان دی قبل صبح صادق کے حضرت عمر نے ایسا ہی حکم کیا

عن بلال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ لا تؤذن حتی یستبین لک الفجر ھکذا ومد یدیہ عرضا **ترجمہ** بلال سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مت اذان دیا کر جبتک فجر کی روشنی تجھے معلوم نہ ہو اسطرح اور پھیلائے ہاتھ کو اپنے عرض میں

باب الاذان للاعمی اندھے کی اذان کا بیان عن عائشۃ ان ابن ام مکتوم کان مؤذنا لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو اعمی **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے عبد اللہ ابن ام مکتوم مؤذن تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حالانکہ اندھے تھے

باب الخروج من المسجد بعد الاذان اذان کے بعد مسجد سے نکلجانا منع ہے عن ابی الشعثاء قال کنا مع ابی ھریرۃ فی المسجد فخرج رجل حین اذن المؤذن للعصر فقال ابو ھریرۃ اما ھذا فقد عصی ابا القاسم علیہ السلام **ترجمہ** ابی الشعثاء سے روایت ہے کہ ہم مسجد میں ابی ہریرہ کے ساتھ تھے ایک شخص جب مؤذن اذان کہہ چکا عصر کے تب باہر چلا ابو ہریرہ نے کہا اس نے نافرمانی کی ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی

باب فی المؤذن ینتظر الامام مؤذن بعد اذان کے امام کے آنیکا انتظار کرے عن جابر بن سمرۃ قال کان بلال یؤذن ثم یمھل فاذا رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد خرج اقام الصلوۃ **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہے بلال اذان دیتے پھر اذان دیکر ٹھہرتے جب دیکھتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے تو تکبیر کہتے

باب فی التثویب تثویب کا بیان **ف** تثویب کہتے ہیں اذان کے بعد پھر لوگوں کو آگاہ کرنا نماز کیواسطے جیسے اس زمانے میں دستور ہے مؤذن امرا اور حکام کے دروازوں پر جاکر کہتے ہیں الصلوۃ رحمکم اللہ یا مسجد میں اذان اور اقامت کے بیچ میں لوگوں سے اسطرح کہتے ہیں کبھی تثویب تکبیر کو بھی کہتے ہیں کبھی الصلوۃ خیر من النوم کو لیکن تکبیر تو ہر نماز کے واسطے سنت ہے اور الصلوۃ خیر

عن مجاهد قال كنت مع ابن عمر فثوب رجل في الظهر او العصر قال
خیر من النوم فجر کی اذان مین سنت ہے اور نمازون مین کہنا بدعت ہے

اخرج بنا فان هذه بدعة ترجمہ مجاہد سے روایت ہے مین عبد اللہ ابن عمر کے ساتھ تہا ایک شخص نے تثویب کی ظہر یا عصر مین
(ترمذی کی روایت) کے پہیر او سلام کیا اور الصلوۃ رحمکم اللہ کہا یا الصلوۃ خیر من النوم کہا) عبد اللہ بن عمر نے کہا نکل چل اس مسجد سے
کیونکہ یہ بدعت ہی (مین سے نکل چل اس بدعتی کے پاس سے) ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدعت کیسی بری چیز ہے اور کیسی ہی
زمانی مین نکالی گئی ہو ہر طرح خبیث اور ناپاک ہے کسی صورت سے جائز نہین ہو سکتی اور بہی علما نے اوس پر اتفاق کیا ہے اور
معلوم ہوا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو بدعت سے کتنی نفرت تہی اتنی ادنی بات پر اوس مسجد سے چلی گئی اور مجاہد کو بہی نکال لیگئی

باب فی الصلوۃ کا تقام ولم يأت الامام ينتظرونه قعودا جب تکبیر ہو جاوی اور امام نہ آوی تو لوگ بیٹہے بیٹہے امام کا انتظار کرین کہڑی ہون

عن ابي قتادة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا اقيمت الصلوة فلا تقوموا حتى تروني ترجمہ ابی قتادہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تکبیر ہو نماز کی تو نہ کہڑی ہو یہانتک کہ مجکو دیکہو اور دوسری روایت مین ہی اتنا ہے کہ ... عن ابي هريرة

ان الصلوة كانت تقام لرسول الله صلى الله عليه وسلم فياخذ الناس مقامهم قبل ان ياخذ النبي صلى الله عليه وسلم ترجمہ ابی ہریرہ سے
روایت ہے جب تکبیر ہوتی نماز کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین تو لوگ اپنی اپنی مقام پر جم جاتے قبل اسکے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی
جگہ پر آوین

عن حميد قال سألت ثابتا البناني عن الرجل يتكلم بعد ما تقام الصلوة فحدثني عن انس اقيمت الصلوة فعرض
لرسول الله صلى الله عليه وسلم رجل فحبسه بعد ما اقيمت الصلوة ترجمہ حمید سے روایت ہے مین نے ثابت بنانی سے پوچہا کوئی شخص
بات کرے بعد تکبیر کے تو کیسا ہے انہون نے حدیث بیان کی انس سے کہ تکبیر ہوئی نماز کی ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپکو
روکے رہا بعد تکبیر کے اور باتین کیا کیا

عن كهمس بن الحسن قال قمنا الى الصلوة بمنى والامام لم يخرج فقعد بعضنا فقال لي شيخ من
اهل الكوفة ما يقعدك قلت ابن بريدة قال هذا السمود فقال الشيخ حدثني عبد الرحمن بن عوسجة عن البراء بن عازب قال كنا نقوم
في الصفوف على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم طويلا قبل ان يكبر قال وقال ان الله وملائكته يصلون على الذين يلون
الصفوف الاول وما من خطوة احب الى الله من خطوة يمشيها يصل بها صفا ترجمہ کہمس بن حسن سے روایت ہے ہم نماز کو کہڑی ہوئی منا
مین اور امام نہین نکلا تہا بعضے لوگ ہم مین سے بیٹہ گئے (مین بہی بیٹہ گیا) ایک شخص کوفہ کا رہنے والا بولا تو کیون بیٹہ گیا مین نے کہا
ابن بریدہ نے کہا امام کی انتظار مین کہڑا رہنا اسکو سمود کہتے ہین ف اور سمود منع ہے ابراہیم نخعی سے مروی ہے کہ صحابہ سمود کو مکروہ
جانتے تہے۔ ایک بار حضرت علی آئے دیکہا لوگ نماز کیلیے کہڑی ہوے اونکا انتظار کر رہے ہین انہون نے فرمایا کیا ہے مین تمکو سمود کرتے
ہوے دیکہتا ہون کلام انتہی ہو وانتم سامدون ای مستکبرون ف وہ شخص بولا مجہسے حدیث بیان کی عبد الرحمن بن عوسجہ نے انہون نے
سنا براء بن عازب سے کہا ہم کہڑی ہوتی تہے صفون مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین دیر تک آپ کی تکبیر کہنے سے پہلے ف مگر اس سے
ثابت نہین ہوتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہان نہ ہوتی تہے شاید یہ فعل آپکے حضور مین ہوگا دوسرے یہ کہ حدیث ضعیف ہے یہ شخص کوفی کا مجہول
تو نہ سمود ثابت ہوگی اوس حدیث کے لاتقوموا حتی تروني ف اور کہا براء نے کہ اللہ عزوجل رحمت اتارتا ہے اور فرشتے دعا کرتی ہین اون لوگون کے

لیے جو نزدیک ہوتی ہیں پہلے سنتوں کی اور احمد کے نزدیک کوئی ایک قدم چلنا اس سے زیادہ پسند نہیں ہے کہ صف میں ٹہر کر لیے چلے
عن انس قال اقیمت الصلوٰۃ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نجی فی جانب المسجد فما قام الی الصلوٰۃ حتی نام القوم ترجمہ انس سے
روایت ہے عشا کی نماز کی تکبیر ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص سے باتیں کر رہے تھے مسجد کے کونے میں آپ نے نماز شروع کی یہانتک
کہ لوگ سو گئے عن سالم ابی النضر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین یقام الصلوٰۃ فی المسجد اذا راہم قلیلا جلس
لم یصل واذا راہم جماعۃ صلی ترجمہ سالم ابی النضر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر ہو جاتی نماز کی اور دیکھتے لوگ
کم آئے ہیں تو بیٹھ جاتے نماز نہیں شروع کرتے اور جب دیکھتے جماعت پوری ہے تو نماز شروع کر دیتے عن علی مثل ذلک ترجمہ
حضرت علی سے بھی ایسا ہی مروی ہے باب التشدید فی ترک الجماعۃ جماعت کی تاکید عن ابی الدرداء قال سمعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من ثلاثۃ فی قریۃ ولا بدو لا تقام فیہم الصلوٰۃ الا قد استحوذ علیہم الشیطان فعلیک
بالجماعۃ فانما یاکل الذئب القاصیۃ ترجمہ ابو الدرداء سے روایت ہے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو تین
آدمی کسی بستی یا جنگل میں ہوں پھر وہ جماعت سے نماز نہ پڑھیں تو شیطان ان پر مسلط ہو جاتا ہے لازم سمجھ جماعت کو کیونکہ بھیڑیا اوسے
بکری کو کھاتا ہے جو ریوڑ سے دور ہو ف اسی طرح شیطان اوسکو کھا لیتا ہے جو اکیلا ہو جماعت پر اوس کا زور نہیں چلتا عن ابی ہریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد ہممت ان آمر بالصلوٰۃ فتقام ثم آمر رجلا فیصلی بالناس ثم انطلق برجال
معہم حزم من حطب الی قوم لا یشہدون الصلوٰۃ فاحرق علیہم بیوتہم بالنار ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے قصد کیا حکم دوں میں نماز کھڑا کرنے کا اور ایک شخص کو نماز پڑھانے کا بعد اوسکے میں جاؤں کئی آدمیوں
کو لیکر جنکے ساتھ لکڑیوں کے گٹھے ہوں ان لوگوں پاس جو جماعت میں نہیں آتے اور جلا دوں انکے گھر انگار سے عن ابی ہریرۃ
یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد ہممت ان آمر فتیتی فیجمعوا حزما من حطب ثم آتی قوما یصلون فی بیوتہم لیست
بہم علۃ فاحرقہا علیہم قلت لیزید بن الاصم یا ابا عوف الجمعۃ عنا او غیرہا قال صمتا اذنای ان لم اکن سمعت
ابا ہریرۃ یاثرہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ذکر جمعۃ ولا غیرہا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے قصد کیا اپنے جوانوں کو لکڑیوں کے گٹھے جمع کرنیکا حکم دوں پھر میں ان لوگوں پاس آؤں جو بغیر عذر کے
اپنے گھر نماز پڑھ لیا کرتے ہیں اونکے گھر انکو جلا دوں یزید بن یزید نے کہا میں نے یزید بن الاصم سے پوچھا اے ابا عوف کیا مراد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی اس جماعت سے جمعہ ہے انہوں نے کہا بہرے کان پھوٹ جاویں اگر میں نے نہ سنا ہو ابوہریرہ سے روایت کرتے تھے وہ رسول اللہ
صلعم سے انہوں نے نہ جمعہ کا ذکر کیا نہ اور کسی کا ف تو معلوم ہوا کہ ہر جماعت مراد ہے اسی واسطے جماعت سے نماز پڑھنا فرض عین ہے اگر بغیر
عذر کے کوئی اکیلے گھر میں نماز پڑھے گا تو درست نہ ہو گی یہ قول ہے عطا اور اوزاعی اور امام احمد اور ابو ثور اور ابن خزیمہ اور ابن منذر اور ابن
حبان کا اور یہی قائل ہیں ظاہریہ اور داؤد ظاہری نے کہا کہ بدون جماعت کے نماز ہوتی ہی نہیں اور طیبی نے کہا کہ ظاہر قول شافعی کا
معلوم ہوتا ہے کہ جماعت فرض کفایہ ہے اور متقدمین شافعیہ اور حنفیہ اور مالکیہ کا قول یہ ہے کہ جماعت سنت مؤکدہ ہے عن عبد اللہ

بن مسعود ذکر احد فضل علی هؤلاء الصلوات الخمس حیث ینادی بهن فانهن من سنن الهدی وان الله شرع لنبیه صلی الله علیه وسلم سنن الهدی ولقد رأیتنا وما یتخلف عنها الا منافق بین النفاق ولقد کان الرجل یؤتی به یهادی بین الرجلین حتی یقام فی الصف وما منکم من احد الا وله مسجد فی بیته ولو صلیتم فی بیوتکم وترکتم مساجدکم ترکتم سنة نبیکم صلی الله علیه وسلم ولو ترکتم سنة نبیکم صلی الله علیه وسلم لکفرتم **ترجمہ** عبد اللہ ابن مسعود سے روایت ہے انہوں نے کہا محافظت کرو پانچون نمازون پر اذان کیوقت کیونکہ یہ نمازین ہدایت کی راہین مین ہم تو یہ سمجھتے تھی کہ جماعت مین کوئی غیر حاضر نہ ہوتا تھا سوا منافق کے جسکا نفاق کھلم کھلا تھا اور ہم دیکھتے تھی کہ بعضے آدمی کو دو آدمیون پر ٹیکہ دیتے ہوئے (بوجہ بیماری وغیرہ کے) لاتی تھی اور اوسکو صف مین کھڑا کر دیتے تھے اور تم مین سے ایسا کوئی نہین ہی جسکے مسجد مین اوسکے گھر مین نہ ہو لیکن اگر تم گھرون مین نماز پڑہا کرو اور مسجدون کو چھوڑ دو تو چھوڑ دوگے تم اپنی نبی کے طریق کو اور اگر چھوڑ دوگے تم اپنے نبی کے طریق کو تو کافر ہو جاؤگے **ف** یعنی کافرون کا سا حال تمہارا بھی ہو جاویگا جیسے اونکو رسول اللہ صلعم کی سنتون سے کچھ کام نہین ہی تم بھی ویسے ہی ہو جاؤگی۔ اس حدیث سے بھی جماعت کی بڑی تاکید ثابت ہوئی

عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من سمع المنادی فلم یمنعه من اتباعه عذر قالوا وما العذر قال خوف او مرض لم تقبل منه الصلوة التی صلی **ترجمہ** عبد اللہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اذان کی آواز سنے پھر کوئی عذر نہ رکھتا ہو اور نماز کو نہ جاوی لوگون نے پوچھا عذر سے کیا مراد ہے آپ نے فرمایا خوف ہو یا مرض تو اوسکی نماز تنہا قبول نہ ہوگی

عن عبد الله بن ام مکتوم انه سال النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله صلی الله علیه وسلم انی رجل ضریر البصر شاسع الدار ولی قائد لا یلائمنی فهل لی رخصة ان اصلی فی بیتی قال هل تسمع النداء قال نعم قال لا اجد لک رخصة **ترجمہ** عبد اللہ بن ام مکتوم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا مین اندہا ہون اور میرا گھر بھی دور ہے اور جو شخص مجھے کھینچ کر لاتا ہے وہ میری تابع نہین ہے آپ مجھکو اجازت دیتے ہین گھر مین نماز پڑہنے کی آپ نے فرمایا تو اذان کی آواز سنتا ہے وہ بولا ہان آپنے فرمایا پھر تو تیری لیے رخصت نہین ملتی

عن ابن ام مکتوم قال یا رسول الله ان المدینة کثیرة الهوام والسباع فقال النبی صلعم تسمع حی علی الصلوة حی علی الفلاح فحی هلا **ترجمہ** ابن ام مکتوم نے کہا یا رسول اللہ مدینے مین کیڑے اور درندے بہت ہین (تو آپ مجھکو اجازت دیجیے گھر مین نماز پڑہنے کی کیونکہ مین اندہا ہون) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو حی علی الصلوة حی علی الفلاح سنتا ہے تو آ ضرور

باب فی فضل الجماعة جماعت کے فضیلت کا بیان

عن ابی بن کعب قال صلی بنا رسول الله صلی الله علیه وسلم یوما الصبح فقال اشاهد فلان قالوا لا قال اشاهد فلان قالوا لا قال ان هاتین الصلاتین اثقل الصلوات علی المنافقین ولو تعلمون ما فیهما لاتیتموهما ولو حبوا علی الرکب وان الصف الاول علی مثل صف الملائکة ولو علمتم ما فضیلته لابتدرتموه وان صلاة الرجل مع الرجل ازکی من صلاته وحده وصلاته مع الرجلین ازکی من صلاته مع الرجل وما کثر فهو احب الی الله تعالی **ترجمہ** ابی بن کعب سے روایت ہے نماز پڑہائی ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکدن فجر کی تو فرمایا کیا حاضر ہے فلانا۔ یعنی نام اسکا لیا صحابہ نے کہا نہین پھر فرمایا کیا حاضر ہے فلانا۔ یعنی کسی اور کا نام لیا صحابہ نے عرض کیا نہین فرمایا

تحقیق بھید ونون نمازین - یعنی فجر اور عشا بہت بہاری ہوتی ہین نمازون مین منافقون پر اور اگر جانتے تم کہ کتنا ثواب ہے ان دونون مین البتہ
آتے تم ان دونون نمازون کو اگرچہ گہٹنون کے بل چلتے ہوئے اور تحقیق پہلی صف مثل فرشتون کی صف کی ہے - یعنی ثواب مین اور اگر جانتے تم کتنا
ثواب ہے اوسکا البتہ جلدی کرتے تم اوس مین ہو بخیز کی لیے اور نماز ایک شخص کی دوسرے کی ساتھ بہتر ہے اکیلے سی اور نماز اوسکی دو
شخصون کے ساتھ بہتر ہے ایک شخص کے ساتھ سے اور جسقدر جماعت کثیر ہو اوسی قدر اللہ کو زیادہ پسند ہے عن عثمان ابن عفان

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی العشاء فی جماعة کان کقیام نصف لیلة ومن صلی العشاء والفجر فی جماعة
کان کقیام لیلة ترجمہ عثمان بن عفان رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص عشا کی نماز جماعت سے ادا کرے
گویا اوسنے آدہی رات تک عبادت کی اور جو شخص عشا اور فجر کو جماعت سے ادا کرے اوسنے گویا ساری رات عبادت کی **باب**

ما جاء فی فضل المشی الی الصلوة نماز کو پیدل جانیکی فضیلت عن ابی ہریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الابعد فالابعد
من المسجد اعظم اجرا ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جتنا مسجد سے دور ہوتا ہے اوسی قدر ثواب
بڑہتا ہے ف کیونکہ اوسی قدر مسجد مین آنے مین قدم زیادہ ہوتے ہین اور نیکیان زیادہ لکھی جاتی ہین عن ابی بن کعب قال کان
رجل لا اعلم احدا من الناس ممن یصلی القبلة من اہل المدینة ابعد منزلا من المسجد من ذلک الرجل وکان لا تخطئه
صلاة فی المسجد فقلت لو اشتریت حمارا ترکبه فی الرمضاء والظلمة فقال ما احب ان منزلی الی جنب المسجد فنمی
الحدیث الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسأله عن قوله ذلک فقال اردت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یکتب لی اقبالی الی
المسجد ورجوعی الی اہلی اذا رجعت فقال اعطاک اللہ ذلک کله انطاک اللہ جل عز ما احتسبت کله اجمع ترجمہ ابی بن کعب سے
روایت ہے کہ ہمیری نظر مین مدینے کے لوگون مین نمازیون مین سے کسیکا مکان مسجد سے اتنا دور نہ تھا جتنا ایک شخص کا تھا اسپر بھی اوسکی جماعت
ناغہ نہوتی تہے ایکبار مین نے اوس سے کہا تم اگر ایک گدہا خرید لو اوس پر سوار ہو کر آیا کرو گرمی مین یا اندھیری مین تو مناسب ہے اوس نے
کہا مین نہین چاہتا ہون میرا گھر مسجد سے ملا ہوا ہو یہہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچے آپ نے اوس شخص سے پوچھا
تیری نیت اس کلام سے کیا تھی وہ بولا یا رسول اللہ میری غرض یہہ تھی کہ مجھے مسجد مین آنیکا اور پھر لوٹ کر جانے کا ثواب ملے آپ نے فرمایا
اللہ جل جلالہ نے تجھے یہہ سب عنایت فرمایا جو تو نے خدا کیواسطے کیا عن ابی امامة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من خرج من بیته
متطہرا الی صلوة مکتوبة فاجره کاجر الحاج المحرم ومن خرج الی تسبیح الضحی لا ینصبه الا ایاه فاجره کاجر المعتمر و
صلوة علی اثر صلوة لا لغو بینهما کتاب فی علیین ترجمہ ابی امامہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اپنے
گھر سے وضو کر کے فرض نماز کے لیے نکلیگا تو اوسکو اتنا ثواب ملیگا جیسے حج کرنیکو نکلے احرام باندہے ہوئے اور جو شخص چاشت کی نماز کے لیے نکلے اور سوا
کے لیے تکلیف اوٹہا دی اوسکو عمرہ کرنے والی کا ثواب ملیگا اور جو نماز ایک نماز کے بعد ہو بیچ مین کوئی برا کام نہو تو وہ لکھی جاوے گی علیین مین
ف علیین ایک دفتر ہے خداوند کریم پاس جس مین اعمال صالحہ لکھے جاتے ہین اور چاشت کی نماز جسکو صلوة الضحی کہتے ہین مراد اوس سے
وہ نفل نماز ہے جو بعد بلند ہونے آفتاب کے پڑہی جاتی ہے جسکو بعض لوگ اشراق کی نماز کہتے ہین اور وہ نماز جو بعد اشراق کے لوگ پڑہا کرتے ہین اور اوسکو

چاشت سمجھ کر مین احادیث صحیحہ سے نہین ہے عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم صلٰوة الرجل فی جماعة تزید علی
صلاته فی بیته وصلاته فی سوقه خمسًا وعشرین درجة وذلك بان احدكم اذا توضأ فاحسن الوضوء واتی المسجد لا یرید
الا الصلٰوة ولا ینهزه الا الصلٰوة لم یخط خطوة الا رفع له بها درجة وحط عنه بها خطیئة حتی یدخل المسجد فاذا
دخل المسجد كان فی صلٰوة ما كانت الصلٰوة هی تحبسه والملائكة یصلون علی احدكم ما دام فی مجلسه الذی صلی فیه یقولون
اللهم ارحمه اللهم تب علیه ما لم یؤذ فیه او یحدث فیه **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کی
نماز جماعت سے بہتر ہے اوسکی اکیلی نماز پڑھنے سے یا بازار مین نماز پڑھنے سے **ف** یعنی اپنی دوکان مین جہان تجارت کے لیے بیٹھتا ہے
ف پچیس درجے زیادہ کیونکہ تم مین سے جب کسی نے وضو کیا اچھی طرح اور مسجد کو چلا صرف نماز ہی کیواسطے نہ اور کسی کام کے لیے تو اب
ہر ایک قدم کے بدلی مین اوسکا ایک درجہ بلند ہوگا اور ایک گناہ معاف ہوگا جبتک مسجد مین پہونچے جب مسجد مین پہونچا تو گویا وہ نماز پڑھ رہا ہے جبتک
نماز کیواسطے رکا ہوا ہے اور فرشتے دعا کرتے ہین اوسکی لیے جبتک اوسی جگہہ بیٹھا ہے جہان اوس نے نماز پڑھی کہتے ہین ای پروردگار بخش دے اوسکو ای پروردگار
رحم کر اوس پر ای پروردگار قبول کر توبہ اوسکی جبتک کسیکو ایذا نہ دے **ف** یعنی لڑے یا جھگڑے یا گالی دے یا مارے پیٹے **ت** یا وضو
نہ ٹوٹے **ف** جب کسیکو ایذا دیوے یا وضو ٹوٹ جاوے یا اوس جگہہ سے اوٹھکر اور کہین جا بیٹھے یا چلا جاوے تو فرشتون کی دعا موقوف ہوجاوے گی

عن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الصلٰوة فی جماعة تعدل خمسًا وعشرین صلاة فاذا صلاها
فی فلاة فاتم ركوعها وسجودها بلغت خمسین صلاة **ترجمہ** ابی سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماعت
کی نماز پچیس نمازون کے برابر ہے اور جب نماز جنگل مین پڑھی جاوے اور رکوع اور سجدہ اچھی طرح سے ادا کیا جاوے تو پچاس نمازون کا ثواب ملے گا
ف جب اذان اور اقامت کہکر نماز پڑھے اسواسطے کہ فرشتے اوسکے ساتھہ شریک ہوجاتے ہین **باب ما جاء فی المشی الی الصلٰوة**
فی الظلم اندھیری راتون مین مسجد مین جانیکی فضیلت عن بریدة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال بشر المشائین فی الظلم الی المساجد
بالنور التام یوم القیامة **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشخبری دے اندھیری مین مسجد جانیوالون کو قیامت
کے دن پوری روشنی کی **ف** یہ اشارہ ہے اس آیت کیطرف نورہم یسعی بین ایدیهم وبایمانهم یقولون ربنا اتمم لنا نورنا یعنی دوڑتا ہوگا نور ان
مومنون کے آگے اور داہنے اونکے کہین گے ای رب ہمارے پورا کر ہمارے لیے نور ہمارا **باب ما جاء فی الهدی فی المشی الی الصلٰوة** جب وضو کرکے
مسجد کو نماز کے لیے جاوے تو کسطرح جاوے عن ابی ثمامة الحناط ان كعب بن عجرة ادركه وهو یرید المسجد ادرك احدهما صاحبه
قال فوجدنی وانا مشبك بیدی فنهانی عن ذلك وقال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا توضأ احدكم
فاحسن وضوءه ثم خرج عامدا الی المسجد فلا یشبكن یدیه فانه فی صلٰوة **ترجمہ** ابو ثمامہ سے روایت ہے کعب بن عجرہ نے انکو
پایا مسجد مین جاتے ہوے اور وہ تشبیک کیے ہوئے تھے **ف** تشبیک کہتے ہین ایک ہاتھ کی انگلیون کو دوسرے ہاتھہ کی انگلیون مین
ڈالنا جیسا ہنسانے کے لیے یا بیکاری رہنے کے سبب سے **ف** تو منع کیا اونکو اس سے اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین
سے کوئی اچھی طرح وضو کرکے مسجد کے قصد سے نکلے تو تشبیک نہ کرے کیونکہ وہ گویا نماز مین ہے **ف** یعنی جو کوئی نماز کے قصد سے نکلا تو

نماز کا ثواب ملتا ہے گویا نماز پڑھ رہا ہے تو کوئی فعل منافی نماز کے نہ کرے جسکی ضرورت نہ ہو عن سعید بن المسیب قال حضر رجلا
من الانصار الموت فقال انی محدثکم حدیثا ما احدثکموہ الا احتسابا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا توضأ
احدکم فاحسن الوضوء ثم خرج الی الصلوٰۃ لم یرفع قدمہ الیمنی الا کتب اللہ عز وجل لہ حسنۃ ولم یضع قدمہ الیسری الا حط
اللہ عز وجل عنہ سیئۃ فلیقرب احدکم او لیبعد فان اتی المسجد فصلی فی جماعۃ غفر لہ فان اتی المسجد وقد صلوا بعضا
وبقی بعض صلی ما ادرک واتم ما بقی کان کذلک فان اتی المسجد وقد صلوا فاتم الصلوٰۃ کان کذلک ترجمہ سعید بن المسیب سے
روایت ہے کہ ایک مرد انصاری کے مرنے لگا اوس نے کہا میں تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں خدا کے واسطے جسکو میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب کوئی تم میں سے اچھی طرح وضو کرکے نماز کو نکلے تو داہنا قدم اوٹھاتے وقت اوسکے لیے اللہ ایک
نیکی لکھیگا اور بایاں قدم رکھتے وقت ایک برائی اوسکی میٹ دیگا اب اختیار ہے تم میں سے جسکا جی چاہے مسجد سے دور رہے یا نزدیک رہے ف
یعنی دوری میں ثواب زیادہ ہے جتنے قدم زیادہ ہوں گے اوتنی نیکیاں زیادہ لکھی جاوینگی اور اوتنی ہی برائیاں محو ہوں گی ف
پھر جب وہ مسجد میں آیا اور جماعت سے نماز پڑھی بخشدیا جاویگا اگر مسجد میں اوس وقت آیا کہ جماعت شروع ہو گئی تھی اور کچھ نماز لوگ پڑھ چکے
تھے اور کچھ باقی تھی اوس نے جتنی پائی جماعت کے ساتھ پڑھی جتنی نہ پائی اوسکو بعد پوری کی تب بھی بخشدیا جاویگا اگر مسجد میں اوس وقت آیا جب
جماعت بالکل ہو گئی اور اوس نے اکیلے اپنی نماز پڑھی تب بھی بخشدیا جاویگا باب فی من خرج یرید الصلوٰۃ فسبق بہا جو شخص
نماز کے لیے جاوے پھر دیکھے جماعت ہو گئی ہے تو اوسکو بھی جماعت کا ثواب ملیگا عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم من توضأ فاحسن وضوءہ ثم راح فوجد الناس قد صلوا اعطاہ اللہ جل وعز مثل اجر من صلاہا وحضرہا لا ینقص
ذلک من اجورہم شیئا ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اچھی طرح سے وضو کرے پھر مسجد کو جاوے جب وہاں
پہونچے تو دیکھے جماعت ہو چکی ہے اللہ جل جلالہ اوسکو اوتنا ہی ثواب دیگا جتنا اوس شخص کو ملا ہے جس نے جماعت سے نماز پڑھی اوس سے کچھ کم
نہ ہوگا باب ما جاء فی خروج النساء الی المساجد مسجد میں عورتوں کا جانا عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال لا تمنعوا اماء اللہ مساجد اللہ ولکن لیخرجن وہن تفلات ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا مت
منع کرو اللہ کی لونڈیوں کو مسجدوں میں جانے سے لیکن وہ جب نکلیں کہ خوشبو نہ لگائے ہوں ف عورت کو خوشبو لگا کر نکلنا ناجائز
ہے اور بغیر خوشبو لگائے نکلنا مختلف فیہ ہے بعضوں نے مطلقا جائز کہا ہے بعضوں نے جوان عورتوں کو منع کیا ہے بڑھیوں کو جائز
رکھا ہے بعضوں نے فجر اور عشا کی نماز میں جائز کہا ہے بعضوں نے مطلقا منع کیا ہے کیونکہ یہ زمانہ فساد کا ہے اور پہلے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عورتوں کا جانا مسائل دین سیکھنے کے لیے ضرورت تھا اب وہ ضرورت جاتی رہی عن ابن عمر قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تمنعوا اماء اللہ مساجد اللہ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت
منع کرو اللہ کی لونڈیوں کو اللہ کی مسجدوں میں جانے سے عن ابن عمر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تمنعوا نساءکم
المساجد وبیوتہن خیر لہن ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت منع کرو اپنی عورتوں

کو مسجد میں آنے سے لیکن وہ نکلیں لیے بہتر ہیں ف نماز ادا کرنیکی واسطے مگر طواف حج یا عمرہ کا کرنا ضرور ہی اوسکی واسطے مسجد میں
جانا جائز ہی اس حدیث کو ابو داؤد نے ضعیف نہیں کہا اور منذری نے بلکہ حاکم نے کہا صحیح ہی شیخین کے شرط پر **عن مجاهد قال قال عبد الله**
بن عمر قال النبي صلى الله عليه وسلم ائذنوا للنساء الى المساجد بالليل فقال ابن له والله لا ناذن لهن فيتخذنه
دغلا والله لا ناذن لهن قال فسبه وغضب وقال اقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ائذنوا لهن وتقول لا ناذن
لهن ترجمہ مجاہد سے روایت ہی عبد اللہ بن عمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اجازت دو عورتوں کو مسجد میں جانیکی رات کو
ایک بیٹا اونکا (بلال) بولا قسم خدا کی ہم کبھی اجازت نہ دینگے اونکو وہ مکر کرینگی (رات کو مسجد کے بہانے سے اور کہیں جایا کرینگی) قسم خدا
کی ہم کبھی اجازت نہ دینگے عبد اللہ بن عمر نے اوسکو بہت سخت سست کہا اور غصے ہوئے کہا میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول
بیان کرتا ہوں اونکو اجازت دو اور تو کہتا ہے ہم اجازت نہ دینگے ف گویا تو مقابلہ کرتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسی گفتگو میں
کفر کا خوف ہے افسوس ہے اس زمانے میں لوگوں کو کچھ پاس نہ رہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل یا قول بیان کرو تو بجائے تسلیم اور رضا
کی مخالفت پر مستعد ہوتے ہیں اور صاف یہ کہتے ہیں ہم اس حدیث پر عمل نہیں کرتے کیونکہ ہمارے امام نے اسپر عمل نہیں کیا۔ میرے نزدیک
یہ کلمہ بہت برا ہے کبرت کلمة تخرج من افواههم ان يقولون الا كذبا۔ اونکے اماموں کا خود یہی قول تھا جب حدیث پاؤ میرا قول چھوڑ دو یہ بیچارے
نہ مانو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث پر عمل کرو۔ ایسے مقلد اپنے امام کے طریقے پر ہرگز نہیں ہیں وہ تو صراحۃً اپنے امام کے ارشاد سے
خلاف کرتے ہیں جسکے دل میں امام کے قول کی وقعت حدیث سے زیادہ ہو یا وہ حدیث کو اوسوقت قابل اعتماد سمجھے کہ اوسکے امام کے موافق
ہو ورنہ قابل اعتماد نہ سمجھے وہ بالکل کافر ہے اوسکا دین میں کچھ حظ نہیں ہے **عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت لو ادرك**
رسول الله صلى الله عليه وسلم ما احدث النساء لمنعهن المسجد كما منعه نساء بني اسرائيل قال يحيى فقلت لعمرة امنعه نساء
بني اسرائيل قالت نعم ترجمہ حضرت عائشہ نے فرمایا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ حال دیکھتے جو اب عورتوں نے نکالا ہے (خوشبو لگانا
زینت کرنا بے پردگی) البتہ منع کر دیتے اونکو مسجد میں آنے سے جیسے منع کی گئیں تھیں بنی اسرائیل کی عورتیں یحیی نے کہا میں نے عمرہ سے کہا کیا
بنی اسرائیل کی عورتیں منع کی گئی تھیں انہوں نے کہا ہاں **عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال صلوة المرأة في بيتها**
افضل من صلاتها في حجرتها وصلاتها في مخدعها افضل من صلاتها في بيتها ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت کی نماز اپنی کوٹھری میں بہتر ہے اوسکی نماز سے گھر میں اور نماز اوسکی چور خانے میں بہتر ہے اوسکے
نماز سے کوٹھری میں ف یعنی جہانتک پردہ اور ستر ہو سکے وہیں تک بہتر ہو گھر سے زیادہ کوٹھری ہے کوٹھری سے زیادہ چور خانہ جو
چھوٹی کوٹھری ہوتی ہے اوسکے اندر احمد اور طبرانی نے روایت کیا ام حمید سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئیں اور کہا میں
چاہتی ہوں آپکے ساتھ نماز پڑھا کروں آپنے فرمایا تو جانتی ہے تیری نماز کوٹھری میں بہتر ہے حجرے سے اور حجرے میں بہتر ہے آنگن سے اور
آنگن میں اپنے گھر کے بہتر ہے محلے کی مسجد سے اور محلے کی مسجد میں بہتر ہے جامع مسجد سے **عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم**
لو تركنا هذا الباب للنساء قال نافع فلم يدخل منه ابن عمر حتى مات ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فرمایا اگر اوس دروازے کو ہم عورتون کے لیے چھوڑ دین تو مناسب ہے نافع نے کہا اوس روز سے عبداللہ بن عمر مرتے دم تک اوس دروازے کر
سے نہ گئے **ف** سبحان اللہ کیا احتیاط تھی اور کتنی پابندی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی۔ کہا ابو داؤد نے روایت کیا
اوسکو اسمعیل بن ابراہیم نے ایوب سے اُنھون نے نافع سے اُنہون نے عبداللہ بن عمر سے کہ عمر بن الخطاب نے یہ کہا اگر اس دروازے کو ہم
عورتون کے لیے چھوڑ دین تو مناسب ہے اور یہی صحیح ہے **باب السعی الی الصلوٰۃ** نماز کیواسطے دوڑنا چاہیے **عن ابی ہریرۃ** قال سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا اقیمت الصلوٰۃ فلا تاتوھا تسعون واتوھا تمشون وعلیکم السکینۃ فما
ادرکتم فصلوا وما فاتکم فاتموا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جب تکبیر
ہو نماز کی تو مت آؤ دوڑتے ہوئے بلکہ آؤ چلتے ہوئے اطمینان سے جو ملجاوے اوسکو پڑھ لو اور جتنی جاتی رہے اوسکو پورا کرلو **عن ابی ہریرۃ**
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ائتوا الصلوٰۃ وعلیکم السکینۃ فصلوا ما ادرکتم واقضوا ما سبقکم **ترجمہ** ابوہریرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آؤ تم نماز کے لیے اطمینان سے پھر جو ملجاوے پڑھ لو اور جو جاتی رہے اوسکو پورا کرلو **باب فی**
الجمع فی المسجد مرتین مسجد میں دوبار جماعت کا بیان **عن ابی سعید الخدری** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابصر رجلا یصلی
وحدہ فقال الا رجل یتصدق علی ھذا فیصلی معہ **ترجمہ** ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک
شخص کو اکیلے نماز پڑھتے دیکھا تو فرمایا کیا کوئی شخص اسکو صدقہ نہین دیتا یعنی اسکے ساتھ نماز پڑھے **ف** گویا پچیس نمازون کا
ثواب اوسکو صدقہ دیا اسواسطے کہ جماعت سے نماز پڑھنے مین ستائیس نمازونکا ثواب لکھا جاتا ہے **باب فیمن صلی فی منزلہ ثم**
ادرک الجماعۃ یصلی معھم جو شخص اپنے گھر مین نماز پڑھ کر جاوے پھر جماعت کھڑی ہو تو دوبار پڑھ لیوے **عن یزید بن الاسود**
انہ صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو غلام شاب فلما صلی اذا رجلان لم یصلیا فی ناحیۃ المسجد فدعا بھما
فجئ بھما ترعد فرائصھما فقال ما منعکما ان تصلیا معنا قالا قد صلینا فی رحالنا فقال لا تفعلوا اذا صلی احدکم
فی رحلہ ثم ادرک الامام ولم یصل فلیصل معہ فانھا لہ نافلۃ **ترجمہ** یزید بن الاسود سے روایت ہے اوس نے نماز پڑھی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور وہ جوان لڑکا تھا جب آپ نے نماز پڑھی تو دو آدمی مسجد کے کونے مین بیٹھے رہے انھون
نے نماز نہین پڑھی آپ نے اونکو بلایا وہ آئے اونکی پسلے کا گوشت پھڑک رہا تھا (ڈر گئے) آپ نے پوچھا تم نے ہماری ساتھ نماز
کیون نہ پڑھی وہ بولے ہم پڑھ چکے تھے اپنے گھرون مین آپ نے فرمایا ایسا مت کیا کرو جب تم مین سے کوئی اپنے گھر مین نماز پڑھ لیوے
پھر امام پاس آوے اور امام نے نماز نہ پڑھی ہو تو پھر اوسکے ساتھ پڑھ لیوے وہ نفل ہو جاویگی **عن یزید بن عامر** قال جئت والنبی
صلی اللہ علیہ وسلم فی الصلوٰۃ فجلست ولم ادخل معھم فی الصلوٰۃ قال فانصرف علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرای
یزید جالسا فقال الم تسلم یا یزید قال بلی یا رسول اللہ قد اسلمت قال فما منعک ان تدخل مع الناس فی صلاتھم
قال انی کنت صلیت فی منزلی وانا احسب ان قد صلیتم فقال اذا جئت الی الصلوٰۃ فوجدت الناس فصل معھم
وان کنت قد صلیت تکن لک نافلۃ وھذہ مکتوبۃ **ترجمہ** یزید بن عامر سے روایت ہے مین آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نماز پڑھ رہے تھے میں بیٹھ گیا اور اونکے ساتھ نماز میں شریک نہیں ہوا جب آپ نماز سے فارغ ہوئے آپ نے یزید کو بیٹھا دیکھا پھر بلایا اور کہا
اے یزید تو مسلمان نہیں ہوا میں نے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہ میں تو اسلام لایا ہوں آپ نے فرمایا پھر تو لوگوں کے ساتھ نماز میں
کیوں شریک نہیں ہوا میں نے کہا میں اپنے مکان میں نماز پڑھ چکا تھا اور مجھکو گمان تھا کہ لوگ بھی پڑھ چکے ہوں گے آپ نے فرمایا
جب تو لوگوں پاس آوے اور اونکو نماز پڑھتے ہوئی دیکھے تو اونکے ساتھ نماز پڑھ لے اگر تو پہلے پڑھ چکا ہوگا وہ نفل ہو جاویگی
یہ فرض ہو گے **عن** رجل من بنی اسد بن خزیمة انه سال ابا ایوب الانصاری فقال یصلی احدنا فی منزله الصلاة ثم
یاتی المسجد و تقام الصلاة فاصلی معهم فاجد فی نفسی من ذلک شیئا فقال ابو ایوب سالنا عن ذلک النبی صلی الله
علیه وسلم فقال ذلک له سهم جمع **ترجمہ** ایک شخص سے (جو قبیلہ بنی اسد بن خزیمہ میں سے ہے) روایت ہے میں نے ابو ایوب انصاری
سے پوچھا ایک شخص ہم میں کا اپنے گھر میں نماز پڑھ لیوے پھر مسجد میں آوے وہاں تکبیر ہو اگر میں اونکے ساتھ پھر پڑھوں تو میرے دل کو اس سے
ایک شبہہ ہوتا ہے ابو ایوب نے کہا ہم نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا اوسکو بھی ایک حصہ ہے غنیمت کا یعنے
اور زیادہ ثواب ہے کچھ قباحت نہیں ہے) **باب** اذا صلی فی جماعة ثم ادرک جماعة یعید اگر جماعت سے نماز پڑھ چکا ہو
تو پھر دوبارہ دوسری جماعت میں شریک ہو یا نہ ہو **عن** سلیمان یعنی مولی میمونة قال اتیت ابن عمر علی البلاط وهم یصلون
فقلت الا تصلی معهم قال قد صلیت انی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا تصلوا صلاة فی یوم
مرتین **ترجمہ** سلیمان سے جو مولی ہیں میمونہ کے روایت ہے میں آیا عبد اللہ بن عمر پاس بلاط میں (ایک مقام ہے مدینہ میں) اور لوگ
نماز پڑھ رہے تھے میں نے کہا آپ کیوں نہیں پڑھتے اونکے ساتھ انھوں نے کہا میں پڑھ چکا ہوں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
سنا آپ فرماتے تھے ایک نماز ایکدن میں دوبار مت پڑھو **ف** دارقطنی نے کہا متفرد ہوا ساتھ اس حدیث کے حسین معلم عمرو بن
شعیب سے تقریب میں ہے کہ حسین بن ذکوان معلم البصری ثقہ ہے مگر کبھی وہم اوسکو ہوتا ہے بیہقی نے کہا اگر یہہ حدیث صحیح ہو تو محمول ہے
اوس صورت کا جب ایکبار جماعت سے نماز پڑھ چکا ہو تو پھر دوسری بار اوسکو نہ پڑھے میں کہتا ہوں معارض ہے اسکی حدیث صحیح کا
ابو سعید خدری کی جس میں آپ نے فرمایا کون صدقہ کرتا ہے اس پر مگر یہہ جواب ہو سکتا ہے کہ دوسری بار جماعت کے ساتھ شریک نہ ہونا
چاہیے اگر شخص اکیلے پڑھتا ہو تو اوسکی ساتھ شریک ہو سکتا ہے واللہ اعلم **باب** فی جماع الامامة و فضلها امامت کے
فضیلت کا بیان **عن** عقبة بن عامر یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من ام الناس فاصاب الوقت فله و لهم
و من انتقص من ذلک شیئا فعلیه و لا علیهم **ترجمہ** عقبہ بن عامر سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے
تھے جو شخص امامت کرے لوگوں کی وقت پر تو اوسکو بھی ثواب ملے گا اور مقتدیوں کو بھی اور جو وقت میں دیر کرے تو اوسکا گناہ امام پر ہوگا
نہ مقتدیوں پر **باب** فی کراهیة التدافع عن الامامة امامت کرنے میں ایکدوسرے سے جھگڑے نہیں **عن** سلامة بنت الحر
قالت سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان من اشراط الساعة ان یتدافع اهل المسجد لا یجدون اماما یصلی
بهم **ترجمہ** سلامہ بنت الحر سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے قیامت کے نشانی ہے یہ بات

ایک دوسری سے امامت کیواسطے کہینگے کوئی امام اونکو نملیگا جو نماز پڑہا وے ف جو آدمی امامت کے لائق ہو اوسکو امامت سے انکار کرنا
اور خواہ مخواہ جھگڑا کرنا اچھا نہیں ہے باب من احق بالامامة امامت کا مستحق کون ہے عن ابی مسعود البدری قال قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم یؤم القوم اقرؤهم لکتاب الله واقدمهم قراءة فان کانوا فی القراءة سواء فلیؤمهم اقدمهم هجرة
فان کانوا فی الهجرة سواء فلیؤمهم اکبرهم سنا ولا یؤم الرجل فی بیته ولا فی سلطانه ولا یجلس علی تکرمته الا
باذنه قال شعبة فقلت لاسمعیل ما تکرمته قال فراشه ترجمہ ابو مسعود بدری سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ امامت کرے قوم کی جو اون میں قرآن کا بڑا قاری ہو اور پرانا قاری ہو سو اگر وے لوگ قراءۃ میں برابر ہون تو امامت
کرے جسنے اون میں سے اول ہجرت کی ہو سو اگر ہجرت میں سب برابر ہون تو اون میں بڑی عمر والا امامت کرے اور نہ امامت کرے اگر دوسرے
کے گھر میں نہ اسکی حکومت کی جگہہ میں اور نہ بیٹھو اوسکے خاص جگہہ پر (یعنی مسند وغیرہ پر جو اوسکی عزت کی جگہہ ہو) بغیر اوسکے اذن کے
ف ہجرت کی تقدیم و تاخیر کا لحاظ صحابہ میں تہا اب اوسکا خیال نہیں بلکہ مستحق امامت کا وہ ہے جو قرآن کو اچھی طرح پڑہتا ہو
جو علم حدیث و قرآن زیادہ جانتا ہے پھر جسکا سن زیادہ ہو بعضونکے نزدیک جو علم کتاب و سنت کا زیادہ رکہتا ہے وہی امامت کا حقدار ہے
اگرچہ قرأت میں کم ہو یہی قول ہے ابو حنیفہ اور شافعی اور مالک کا عن ابی مسعود عن النبی صلی الله علیه وسلم بهذا الحدیث قال
فان کانوا فی القراءة سواء فاعلمهم بالسنة فان کانوا فی السنة سواء فاقدمهم هجرة ولم یقل فاقدمهم قراءة
ترجمہ ابو مسعود سے روایت ہے اسی حدیث میں اگر قرأت میں برابر ہون تو وہ شخص امامت کرے جو حدیث زیادہ جانتا ہو اگر اسمین بھی برابر
ہون تو جسکی ہجرت پہلے ہو اس روایت میں یہہ نہیں ہے کہ جسکی قرأت قدیم ہو عن عمرو بن سلمة قال کنا بحاضر یمر بنا الناس
اذا اتوا النبی صلی الله علیه وسلم فکانوا اذا رجعوا مروا بنا فاخبرونا ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال کذا وکذا
وکنت غلاما حافظا فحفظت من ذلک قرانا کثیرا فانطلق ابی وافدا الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فی نفر من قومه
فعلمهم الصلوة فقال یؤمکم اقرؤکم وکنت اقرأهم لما کنت احفظ فقدمونی فکنت اؤمهم وعلی بردة لی
صغیرة صفراء فکنت اذا سجدت تکشفت عنی فقالت امرأة من النساء واروا عنا عورة قارئکم فاشتروا
لی قمیصا عمانیا فما فرحت بشیء بعد الاسلام فرحی به فکنت اؤمهم وانا ابن سبع سنین او ثمان سنین ترجمہ
عمرو بن سلمہ سے روایت ہے ہم ایسے مقام میں تھے جہان لوگ آتے جاتے ٹھہرتے تھے تو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے لوٹ
کر آتے ہمارے پاس ہوکر جاتے اور ہم سے بیان کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ایسا فرمایا اور میں اوس زمانے میں لڑکا تھا
اچھی حافظے والا تو میں نے (سن سنکر) بہت سا قرآن یاد کرلیا ایک بار میرے باپ چند لوگون کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
گئے آپ نے اونکو نماز سکھلائی اور فرمایا امامت وہ شخص کرے جو سب میں زیادہ قرآن کو جانتا ہو اور میں سب سے زیادہ قرآن جانتا تھا کیونکہ
مجھے بہت یاد تھا اون لوگون نے مجھے امام بنایا میں انکی امامت کرتا تھا اور ایک چادر چھوٹی زرد پہنے ہوئی تھا جب میں سجدہ کرتا تو
میری شرمگاہ کھلجاتی ایک عورت نے کہا اپنے قاری کی شرمگاہ ہم سے چھپاؤ انھون نے میری واسطے ایک کرتہ عمان کا (جو ایک موضع ہے

حرین میں) بنا ہوا تھا میں کسی چیز سے اتنا خوش نہیں ہوا سوا اسلام کے جتنا اس کرتے سے خوش ہوا تو میں اونکی امامت کرتا تھا اور میں چھ یا سات برس کا تھا یا آٹھ برس کا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نابالغ لڑکا امام ہو سکتا ہے فرض اور نفل میں اور یہی قول ہے شافعی اور حسن بصری کا اور جن لوگون کے نزدیک لڑکے کی امامت فرض میں درست نہیں ہے وہ یہ کہتے ہیں کہ یہ فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطلاع سے نہ تھا نہ آپ کے حکم سے تو کچھ حجت نہیں ہے اس میں جیسے بیہقی نے کہا اور یہ اختلاف متفرع ہے دوسرے اختلاف پر وہ یہ ہے کہ فرض پڑھنے والے کی اقتدا نفل پڑھنے والے کے ساتھ درست ہے یا نہیں بعضون کے نزدیک درست ہے بعضون کے نزدیک درست نہیں ہے لیکن احادیث صحیحہ مؤید ہیں مذہب اول کی **عن** عمرو بن سلمة بهذا الخبر قال فكنت أؤمهم في بردة موصلة فيها فتق فكنت إذا سجدت خرجت استي **ترجمہ** عمرو بن سلمہ سے دوسری روایت میں ہے اونکی امامت کیا کرتا تھا ایک چادر سے جسمین جوڑ لگا تھا اور پھٹی ہوئی تھی جب میں سجدہ کرتا تو میری کانڈ کھل جاتی

عن عمرو بن سلمة عن أبيه أنهم وفدوا إلى النبي صلى الله عليه وسلم فلما أرادوا أن ينصرفوا قالوا يا رسول الله من يؤمنا قال أكثركم جمعا للقرآن أو أخذا قال فلم يكن أحد من القوم جمع ما جمعته قال فقدموني وأنا غلام وعلي شملة لي فما شهدت مجمعا من جرم إلا كنت إمامهم وكنت أصلي على جنائزهم إلى يومي هذا **ترجمہ** عمرو بن سلمہ سے روایت ہے اونھون نے اپنے باپ سے سنا وہ گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جب لوٹنے لگے تو پوچھا یا رسول اللہ ہماری امامت کون کرے آپ نے فرمایا جسکو قرآن زیادہ یاد ہو تو میری برابر کسیکو یاد نہ تھا انھون نے مجھکو آگے کیا اور میں ایک تہ بند باندھے تھا پھر میں کسی قبیلہ کے مجمع میں اونکے نہوتا مگر میں ہی اونکا امام ہوتا اور میں اونکے جنازون پر نماز پڑھاتا رہا آجکے دن تک۔ کہا ابو داؤد نے روایت کیا اوسکو یزید بن ہارون نے مسعر بن حبیب سے انھون نے عمرو بن سلمہ سے اوس میں اون کے باپ کا ذکر نہیں ہے اور یہی صحیح ہے کیونکہ امام عمرو بن سلمہ تھے نہ اونکے باپ)

عن ابن عمر انه لما قدم المهاجرون الأولون نزلوا العصبة قبل مقدم النبي صلى الله عليه وسلم فكان يؤمهم سالم مولى أبي حذيفة وكان أكثرهم قرآنا زاد الهيثم وفيهم عمر بن الخطاب وأبو سلمة بن عبد الأسد **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے جب مہاجرین مدینہ منورہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلے آئے تو عصبہ میں اوترے (عصبہ ایک مقام ہے مدینہ میں متصل قبا کے) تو اونکی امامت سالم جو مولی تھے ابو حذیفہ کے کیا کرتے تھے اور اونکو سب سے زیادہ قرآن یاد تھا ہیثم نے اتنا زیادہ کیا کہ اون لوگون میں عمر بن الخطاب اور ابو سلمہ بن عبد الاسد بھی موجود تھے (حالانکہ عمر بن الخطاب کے درجہ کا کوئی شخص انمین نہ تھا مگر اونکو امام نہ بنایا)

عن مالك بن الحويرث أن النبي صلى الله عليه وسلم قال له ولصاحب له إذا حضرت الصلاة فأذنا ثم أقيما ثم ليؤمكما أكبركما وفي حديث مسلمة قال وكنا يومئذ متقاربين في العلم وقال في حديث إسماعيل قال خالد قلت لأبي قلابة فأين القرآن قال إنهما كانا متقاربين **ترجمہ** مالک بن الحویرث سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو یا اونکے ساتھی کو کہا جب نماز کا وقت آوے تو اذان دو اور تکبیر کہو پھر امامت وہ کرے جو تم دونون میں بڑا ہو (یعنی عمر میں) مسلمہ کی روایت میں ہے اون دونون میں

[illegible]

قرآن کہان گیا (یعنی آنحضرت صلعم نے یہ کیون نہ فرمایا وہ امامت کرے جو تم دونون مین قرآن زیادہ جانتا ہو) ابو قلابہ نے کہا قرآن جاننے مین دونو برابر تھے عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليؤذن لكم خياركم وليؤمكم قراؤكم

ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذان وہ لوگ دین تم مین سے جو بہتر ہون یعنی وقت کو خوب پہچانتے ہون اور پرہیزگار ہون) اور امامت وہ لوگ کرین جو قرات کو خوب جانتے ہون ف قرات مین کم سے کم دو باتون کی رعایت ضرور ہے ایک یہہ کہ حروف کو اپنے مخارج سے نکالے دوسری یہہ کہ اخفا اور اظہار وغیرہ کی رعایت بخوبی رکھے اور اوقاف کو خوب پہچانے علی الخصوص وقوف لازمہ کو جہان پر وقف نہ کرنیسے نماز فاسد ہوجاتی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کثیر الاوقاف تھے یعنی وقف بہت کیا کرتی تھے اکثر حروف مین تمیز آسان ہے مگر ضاد مین اور ظا مین اکثر لوگ تمیز نہین کرتے اگر ضاد کو ظای معجمہ کے مشابہہ پڑہے تو نماز ہو جاتی ہے کیونکہ یہہ دو حرف صفات مین بہت مشابہ ہین مگر بعض لوگ ضاد کو دال مفخم ادا کرتے ہین یا بالکل دال پڑہتے ہین یہہ غلط ہے اس مین نماز جانیکا خوف ہے جس کسی سے ضاد اچھی طرح نہ نکل سکے تو وہ اوسکو ظای معجمہ کیطرح پڑہ لیوے - اس زمانے مین یہہ بلا بہت پہیلی ہے اکثر لوگ اکثر ضاد کو دال پڑہتے ہین یا اوسکو تھوڑا سا پر کر دیتے ہین حالانکہ یہہ صوت ضاد کی کسی صورت سے صحیح نہین ہو سکتی

باب امامة النساء عورتون کی امامت کا بیان عن ام ورقة بنت نوفل ان النبي صلى الله عليه وسلم لما غزا بدرا قالت قلت له يا رسول الله ائذن لي في الغزو معك امرض مرضاكم لعل الله ان يرزقني شهادة قال قري في بيتك فان الله تعالى يرزقك الشهادة قال فكانت تسمى الشهيدة قال وكانت قد قرأت القرآن فاستأذنت النبي صلى الله عليه وسلم ان تتخذ في دارها مؤذنا فاذن لها قال وكانت دبرت غلاما لها وجارية فقاما اليها بالليل فغماها بقطيفة لها حتى ماتت وذهبا فاصبح عمر فقام في الناس فقال من عنده من هذين علم او من راهما فليجئ بهما فامر بهما فصلبا فكانا اول مصلوب بالمدينة

ترجمہ ام ورقہ بنت نوفل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بدر کی لڑائی مین گئے مین نے کہا یا رسول اللہ مجہکو اجازت دیجئے آپکے ساتھ جہاد مین چلنے کی جو مجاہدین مین سے بیمار ہوگا اوسکی خدمت کرونگی شاید اللہ جل جلالہ مجہکو بھی شہادت عنایت فرماوے آپ نے فرمایا تو اپنے گھر مین بیٹھی رہ اللہ جل جلالہ تجھے شہادت عطا کریگا راوی نے کہا اُس روز سے اونکا نام شہیدہ ہوگیا اُنہون نے قرآن پڑہا تہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت چاہی اپنے گہر مین موذن مقرر کرنے کی آپ نے اجازت دی اُنہون نے ایک غلام اور ایک لونڈی کو مدبر کیا تہا (یعنی اپنے مرنے کے بعد اونکو آزاد کر دیا تہا) وہ دونو رات کو کھڑے ہوئے اور ایک چادر سے اونکو گھونٹا یہانتک کہ وہ مر گئین پہر دونو چلدیے (یعنی بہاگ نکلے) جب صبح ہوئی حضرت عمر نے کہا (اونکی خلافت کا زمانہ تہا) لوگون مین جس شخص کو ان دونون کا حال معلوم ہو وہ اونکو لاوے پہر وہ پکڑے ہوئے آئے حضرت عمر نے حکم کیا دونون سولی دیے گئے مدینے مین پہلے سولی یہی کو ہوئے دوسرے روایت مین یہ عبارت ہے وکان رسول الله صلى الله عليه وسلم يزورها في بيتها وجعل

لها مؤذنا يؤذن لها وامرها ان تؤم اهل دارها قال عبد الرحمن فانا رأيت مؤذنها شيخا كبيرا ترجمہ رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم اونکی ملاقات کے لیے اونکے گھر تشریف لیجاتے اور اونکے لیے ایک مؤذن مقرر کر دیا تھا جو اذان کہا کرتا اور وہ امامت کرتی تھیں
اپنے گھر والون کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے **ف** یہ حدیث دلیل ہے اس بات کی کہ عورت کو امامت کرنا اپنے گھر والون کی
درست ہے اگرچہ اوس مین مرد بھی ہون کیونکہ ام ورقہ کا مؤذن اور غلام اونھی کے پیچھے نماز پڑھتا ہوگا اور ابن ماجہ نے روایت کیا جابر رض سے
نہ امامت کرے عورت مرد کی آخر حدیث تک لیکن اسناد اوسکا ضعیف ہے اور صحت امامت کے قائل ہین ابو ثور اور مزنی اور طبری لیکن جمہور علما کا
مذہب اسکے خلاف ہے وہ کہتے ہین عورت کو مردونکی امامت درست نہین ہے لیکن عورتون کی امامت بالاتفاق درست ہے الا اس صورت مین
عورت کو صف کے بیچ مین مقتدیون کے برابر کھڑے ہونا چاہیے عبد الرزاق اور ابن ابی شیبہ اور دارقطنی اور بیہقی نے روایت کیا حضرت
عائشہ رض سے انھون نے امامت کی عورتون کی اور کھڑی ہوئین درمیان مین صف کے اسیطرح مرد کو نری عورتون کی امامت درست ہے
ابی بن کعب نے امامت کی عورتون کی صرف تراویح مین روایت کیا اوسکو عبد اللہ بن احمد نے اور ابو یعلی اور طبرانی نے اور اسناد اوسکی حسن ہے

باب الرجل يؤم القوم وهم له كارهون جب مقتدی ناراض ہون کسیکی امامت سے تو امامت کرنا اوسکو درست نہین **عن عبد اللہ بن
عمرو** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول ثلاثة لا یقبل اللہ منهم صلاة من تقدم قوما وهم له كارهون ورجل
اتى الصلاة دبارا والدبار ان يأتيها بعد ان تفوته ورجل اعتبد محررة ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیونکی نماز خدا قبول نہین کرتا ایک وہ جو امامت کرے اور لوگ اوسکی امامت سے ناراض ہون دوسرے وہ شخص جو
نماز کو آوے وقت قضا ہوجانے کے بعد تیسرے وہ شخص جو لونڈی بنالیوے آزاد عورت کو یا غلام بنالیوے آزاد مرد کو

باب امامة البر والفاجر ہر نیک و بد کے پیچھے نماز درست ہونیکا بیان **عن ابی ہریرة** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلوة المكتوبة واجبة
خلف کل مسلم برا کان او فاجرا وان عمل الکبائر ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرض نماز واجب
ہے ہر مسلمان کے پیچھے پڑھ لینا نیک ہو یا بد اگرچہ کبیرہ گناہ کرتا ہو **ف** یہ حدیث صحیح نہین ہے اور اوسکے سب طرق ضعیف ہین بدعتی اور
فاسق کے پیچھے نماز پڑھنا اکثر علما کے نزدیک جائز نہین ہے وہ کہتے ہین صحیح حدیث مین ہے ولیؤمکم خیارکم امامت کرین تم مین وہ لوگ جو
بہتر ہون تم مین روایت کیا اوسکو حاکم نے اور دارقطنی نے روایت کیا اجعلوا ائمتکم خیارکم اپنے امام نیک لوگون کو کرو اور بعض علما کے نزدیک
نماز درست ہوجاوے گی لیکن مکروہ ہوگی اور مشرک کے پیچھے ہرگز نماز درست نہین ہے اگرچہ نام کا مسلمان ہو فقط

باب امامة الاعمى اندھے کی امامت کا بیان **عن انس** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم استخلف ابن ام مکتوم یؤم الناس وهو اعمى ترجمہ انس سے روایت
ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خلیفہ کیا عبد اللہ بن ام مکتوم کو (مدینے مین جب آپ جنگ تبوک مین جانے لگے) وہ لوگون کی امامت کیا کرتے
تھے حالانکہ وہ اندھے تھے

باب امامة الزائر جو شخص ایک قوم کی ملاقات کو آوے وہ اونکی امامت نہ کرے **عن ابی عطیة**
قال کان مالک بن الحویرث یأتینا الی مصلانا هذا فاقیمت الصلوة فقلنا له تقدم فصله فقال لنا قدموا رجلا منکم
یصلی بکم وسأحدثکم لم لا اصلی بکم سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من زار قوما فلا یؤمهم ولیؤمهم رجل

عنهم ثم ترجمہ ابی عطیہ سے روایت ہے مالک بن الحویرث رضہ ہماری نماز پڑھنی کی جگہہ مین آتے تھے ایک روز آئی اور نماز کھڑی ہوئی ہم نی کہا
امامت کرو انھون نی کہا تم اپنے لوگون مین سے کسیکو کہو جو نماز پڑہاوی اور مین تم سے ایک حدیث بیان کرونگا جس وجہ سے مین نماز
نہین پڑہاتا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص کسی قوم کی ملاقات کو جاوی وہ اون کا امام نہ بنے بلکہ وہ اون
مین سے کوئی امامت کرے ف اور اگر وہ لوگ اصرار کرین اور دل سے اسکا امام ہونا چاہین اور یہ شخص امامت کا مستحق بھی ہو تو امامت
کرے باب الامام یقوم مکانا ارفع من مکان القوم امام بلند جگہہ کھڑا ہو اور مقتدی نیچے کھڑے ہوں تو کیسا ہے

عن همام ان حذیفة ام الناس بالمدائن علی دکان فاخذ ابو مسعود بقمیصه فجبذه فلما فرغ من صلاته قال
الم تعلم انهم کانوا ینهون عن ذلك قال بلی قد ذکرت حین مددتنی ترجمہ ہمام سے روایت ہے حذیفہ نے امامت کی لوگون
کی مدائن مین (ایک شہر تھا کوفہ کے پاس) ایک دوکان پر کھڑے ہوکر (اور لوگ نیچے تھے) ابو مسعود نے اونکا کرتہ پکڑ کر اونکو گھسیٹ لیا
جب نماز سے فارغ ہوئے تو کہا تمکو معلوم نہین لوگ اس امر سے منع کیے جاتے تھے انہون نے کہا ہان مجھکو بھی یاد آیا جب تم نے مجھے پکڑکر
گھسیٹا ف امام مقتدیون سے اونچی جگہہ پہ کھڑا ہو اس مین مشابہت ہے یہود سے اونکی امام ایک چبوتری پر کھڑے ہوتے ہین اور مقتدی
نیچی اور امام مقتدیون سے نیچے کھڑا ہو یہ بھی مکروہ ہے اسمین امام کی ذلت ہے جس صورت مین امام کے ساتھہ کچھ مقتدی بھی اونچی یا نیچی پر ہون
پھر مکروہ نہین ہے عن عدی بن ثابت الانصاری حدثنی رجل انه کان مع عمار بن یاسر بالمدائن فاقیمت الصلوٰة فتقدم
عمار وقام علی دکان یصلی والناس اسفل منه فتقدم حذیفة فاخذ علی یدیه فاتبعه عمار حتی انزله حذیفة فلما
فرغ عمار من صلوته قال له حذیفة الم تسمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول اذا ام الرجل القوم فلا یقم فی مکان ارفع
من مقامهم او نحو ذلك قال عمار لذلك اتبعتك حین اخذت علی یدی ترجمہ عدی بن ثابت سے روایت ہے مجھ سے ایک شخص نے
بیان کیا جو عمار بن یاسر کے ساتھ تھا مدائن مین نماز کھڑی ہوئی عمار آگے بڑھے اور ایک دکان پر کھڑے ہوکر نماز پڑھنے لگے اور لوگ نیچے کھڑے
حذیفہ آگے بڑھے اور عمار کے دونون ہاتھ پکڑے عمار نے پیچھے ہٹنا شروع کیا یہان تک کہ دوکان سے اوتار دیا اونکو حذیفہ نے پھر جب نماز سے فارغ
ہوئے حذیفہ نے کہا کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین سنا آپ فرماتے تھے جب کوئی امامت کرے کسی قوم کی تو اون سے بلند مقام
مین کھڑا نہو یا کچھ ایسا ہی فرمایا عمار نے کہا اسیواسطے مین پیچھے ہٹ گیا جب تم نے میرے ہاتھ پکڑے باب امامة من صلی
بقوم وقد صلی تلك الصلوٰة جو شخص نماز پڑھ کر آوی پھر وہی نماز اپنی لوگون کو جاکر پڑھاوے ف یعنی ایک بار اوس نماز کو پڑھ
کر آیا اب پھر اوسی نماز مین دوسری جگہ امامت کرے عن جابر بن عبد الله ان معاذ بن جبل کان یصلی مع رسول الله صلی الله
علیه وسلم العشاء ثم یاتی قومه فیصلی بهم تلك الصلوٰة ترجمہ جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے معاذ بن جبل نماز پڑھتے تھے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ عشا کی پھر اپنی قوم پاس آتے اور عشا کی نماز پڑھاتے ف تو معاذ کی دوسری نماز نفل ہوتی تھی
اور مقتدیون کی فرض اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فرض پڑھنیوالے کو اقتدا نفل پڑھنیوالے کی پیچھے درست ہے عن عمرو بن دینار سمع جابر بن عبد الله
یقول ان معاذا کان یصلی مع النبی صلی الله علیه وسلم ثم یرجع فیؤم قومه ترجمہ عمرو بن دینار سے روایت ہے اونہون نے سنا

جابر بن عبداللہ سے کہتے تھے معاذ بن جبل نماز پڑھ لیتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پھر لوٹ کر جاتے اور اپنی قوم کی امامت
کرتے باب الامام یصلی من قعود امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو مقتدی کیا کریں عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
رکب فرسا فصرع عنه فجحش شقه الایمن فصلی صلوة من الصلوات وهو قاعد فصلینا وراءه قعودا فلما انصرف
قال انما جعل الامام لیؤتم به فاذا صلی قائما فصلوا قیاما واذا رکع فارکعوا واذا رفع فارفعوا واذا قال سمع الله
لمن حمده فقولوا ربنا ولك الحمد واذا صلی جالسا فصلوا جلوسا اجمعون ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے گھوڑی پر پھر گر پڑے آپ گھوڑے سے تو چھل گئی داہنی کروٹ آپ کی نماز پڑھی بیٹھ کر ہم لوگوں نے
بھی آپ کے پیچھے نماز پڑھی بیٹھ کر جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا امام اس لیے ہے کہ اوسکی پیروی کیجاوے جب وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے
تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو اور جب امام رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب سر اوٹھاوے تم بھی سر اوٹھاؤ اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہے
تو تم ربنا ولک الحمد کہو اور جب بیٹھکر نماز پڑھے تم بھی سب بیٹھکر نماز پڑھو ف خطابی نے کہا ابو داؤد نے اس باب میں جتنی حدیثیں
بیان کیں وہ اوائل بیان کیں جو جمہور علما کے نزدیک منسوخ ہیں اور آخری حدیث مرض موت کی جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
بیٹھکر نماز پڑھی اور صحابہ نے آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر پڑھی نقل نہیں کی حالانکہ اکثر فقہا کا یہی مذہب ہے مگر احمد اور اوزاعی کا یہ قول ہے
کہ امام جب بیٹھکر نماز پڑھے تو مقتدی بھی بیٹھکر پڑھیں اگرچہ مقتدیوں کو کوئی عذر نہ ہو عن جابر قال رکب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فرسا بالمدینة فصرعه علی جذم نخلة فانفکت قدمه فاتیناه نعوده فوجدناه فی مشربة لعائشة یسبح
جالسا قال فقمنا خلفه فسکت عنا ثم اتیناه مرة اخری نعوده فصلی المکتوبة جالسا فقمنا خلفه فاشار الینا
فقعدنا قال فلما قضی الصلوة قال اذا صلی الامام جالسا فصلوا جلوسا واذا صلی الامام قائما فصلوا قیاما
ولا تفعلوا کما یفعل اهل فارس بعظمائها ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے گھوڑی پر مدینہ میں
اس نے آپکو گرا دیا ایک درخت کے جڑ پر آپ کے پاؤں میں چوٹ آئی تو ہم آپکی عیادت کے واسطے آئے دیکھا تو آپ حضرت عائشہ کے بالاخانہ پر
تسبیح پڑھ رہے ہیں بیٹھکر ہم بھی آپ کے پیچھے کھڑے ہو رہے آپ چپکے ہو رہے پھر دوسری بار عیادت کو آئے تو آپ نے فرض نماز بیٹھکر ادا کی ہم
لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہوئے آپ نے اشارہ کیا ہم بھی بیٹھ گئے جب نماز پڑھ چکے تو آپ نے فرمایا جب امام بیٹھکر پڑھے تم بھی بیٹھکر پڑھو اور جب امام
کھڑے ہو کر پڑھے تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو اور ایسا مت کرو جیسے فارس کے لوگ اپنے سرداروں سے کرتے ہیں ف وہ بیٹھے رہتے ہیں اور لوگ
کھڑے رہتے ہیں عن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما جعل الامام لیؤتم به فاذا کبر فکبروا ولا تکبروا
حتی یکبر واذا رکع فارکعوا ولا ترکعوا حتی یرکع واذا قال سمع اللہ لمن حمده فقولوا اللهم ربنا لك الحمد قال مسلم
ولك الحمد واذا سجد فاسجدوا ولا تسجدوا حتی یسجد واذا صلی قائما فصلوا قیاما واذا صلی قاعدا فصلوا
قعودا اجمعون ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امام اس لیے ہے کہ اوسکی پیروی کیجاوے جب وہ تکبیر کہے
پھر تم بھی تکبیر کہو جبتک وہ نہ کہے تم بھی نہ کہو جب وہ رکوع کرے تم بھی رکوع کرو جبتک وہ رکوع نہ کرے تم بھی نہ کرو جب سمع اللہ

کہے تم اللھم ربنا لک الحمد کہو مسلم کی روایت مین یون ہے اللھم ربنا ولک الحمد کہو جب وہ سجدہ کرے تم بھی سجدہ کرو جبتک وہ سجدہ نہ کرے تم بھی نہ کرو جب وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو جب وہ بیٹھ کر پڑھے تم بھی سب بیٹھ کر پڑھو دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے واذا قرأ فانصتوا جب امام پڑھے تو تم چپ رہو مگر ابوداؤد نے کہا یہ زیادتی محفوظ نہیں ہے ہمارے نزدیک یہ

وہم ہو گیا ہے ابوخالد سے **عن** عائشة قالت صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم في بيته وهو جالس فصلى وراءه

قوم قياما فاشار اليهم ان اجلسوا فلما انصرف قال انما جعل الامام ليؤتم به فاذا ركع فاركعوا واذا

رفع فارفعوا واذا صلى جالسا فصلوا جلوسا **ترجمہ** حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اپنے گھر مین بیٹھکر لوگون نے آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر پڑھی آپ نے اشارہ کیا بیٹھ جاؤ جب نماز سے فارغ ہوئے فرمایا امام اس لیے ہے کہ اوسکی پیروی کیجاوے جب رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب سر اٹھاوے تم بھی سر اٹھاوٴ اور جب بیٹھ کر نماز پڑھے تم بھی بیٹھکر پڑھو **عن** جابر قال اشتكى النبي صلى الله عليه وسلم فصلينا وراءه وهو قاعد وابو بكر يكبر يسمع

الناس تكبيره ثم ساق الحديث **ترجمہ** جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار تھے ہم نے آپ کے پیچھے نماز پڑھے اور آپ بیٹھے ہوئے تھے اور ابوبکر تکبیر کہتے جاتے تھے تاکہ لوگ آپ کی تکبیر سنین اخیر حدیث تک **عن** اسید بن حضیر

انه كان يؤمهم قال فجاء رسول الله صلعم يعوده فقالوا يا رسول الله ان امامنا مريض فقال اذا صلى قاعدا فصلوا قعودا

ترجمہ اسید بن حضیرؓ سے روایت ہے وہ امامت کیا کرتے تھے (ایک بار بیمار ہوئے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونکی عیادت کو آئے اونھون نے کہا یا رسول اللہ ہمارا امام بیمار ہے آپ نے فرمایا جب امام بیٹھکر پڑھے تم بھی بیٹھکر پڑھو۔ کہا ابوداؤد نے یہ حدیث متصل نہین ہے

باب الرجلين يؤم احدهما صاحبه كيف يقومان جب دو آدمیون مین سے ایک امامت کرے تو دوسرا کہان کھڑا ہو

عن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل على ام حرام فاتوه بسمن وتمر فقال ردوا هذا في وعائه وهذا في

سقائه فاني صائم ثم قام فصلى بنا ركعتين تطوعا فقامت ام سليم وام حرام خلفنا قال ثابت ولا اعلمه الا قال اقامني

عن يمينه على بساط **ترجمہ** حضرت انسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے ام حرام (بنت ملحان بن خالد بن زید بن حرام الانصاری خالہ ہین حضرت انسؓ کے) پاس انھون نے گھی اور کھجور سامنے کیا آپ نے فرمایا کھجور کو اپنے برتن مین ڈالدو اور گھی کو مشک مین پھیر دو مین روزے سے ہون پھر آپ کھڑے ہوئے اور دو رکعتین نفل پڑھین تو ام سلیم (بنت ملحان بن خالد انصاریہ والدہ ہین حضرت انسؓ کی اونکا نام سہلہ ہے یا رمیلہ یا ریثہ یا ملیکہ یا اور کچھ) اور ام حرام ہمارے پیچھے کھڑے ہوئین ثابت نے کہا مین یہی سمجھتا ہون کہ انس نے یہ کہا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی داہنی طرف کھڑا کیا فرش پر **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب امام کے ساتھ ایک ہی مرد ہو تو وہ داہنی طرف کھڑا ہو اور یہ بھی معلوم ہوا کہ نفل پڑھنا جماعت سے درست ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر روزہ دار کو کھانا دینا درست ہے اگرچہ افضل یہ ہے نفل روزہ توڑ ڈالے دعوت کیلئے مگر یہان دعوت نہ تھی اسواسطے آپ نے نہ توڑا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مرد صرف عورتون اور بچون کی امامت کر سکتا ہے کیونکہ انس اسوقت مین نابالغ تھے اور ام سلیم اور ام حرام عورتین تھین **عن** انس ان رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم أمه وامرأة منهم فجعله عن يمينه والمرأة خلف ذلك ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
انکی امامت کی اور ایک عورت کی تو انکو اپنی طرف کھڑا کیا اور عورت کو پیچھے کھڑا کیا عن ابن عباس قال بت في بيت خالتي ميمونة
فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم من الليل فاطلق القربة فتوضأ ثم اوكأ القربة ثم قام الى الصلوة فقمت فتوضأت كما
توضأ ثم جئت فقمت عن يساره فاخذني بيميني فادارني من ورائه فاقامني عن يمينه فصليت معه ترجمہ عبد اللہ
بن عباس سے روایت ہے میں شب کو اپنی خالہ میمونہ کے پاس رہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اوٹھے اور مشک کا منھ کھولکر وضو کیا پھر
اوسمیں ڈاٹ لگا دیا بعد اوسکے نماز کیواسطے کھڑے ہوئے میں بھی اوٹھا اور وضو کیا جیسے آپ نے وضو کیا تھا پھر آیا اور آپ کے بائیں طرف کھڑا ہوا
آپ نے میرا داہنا جانب پکڑکر پیچھے سے پھرا کر داہنی طرف کھڑا کیا میں نے بھی آپکے ساتھ نماز پڑھی دوسری روایت میں ہے فاخذ برأسي
او بذوابتي فاقامني عن يمينه آپ نے میرا سر یا بال پکڑکر مجھے داہنی طرف اپنی کھڑا کیا

باب اذا كانوا ثلثة كيف يقومون جب
تین آدمی ہوں تو کیونکر کھڑے ہوں عن انس بن مالك قال ان جدته مليكة دعت رسول الله صلى الله عليه وسلم لطعام صنعته
فاكل منه ثم قال قوموا فلاصلي لكم قال انس فقمت الى حصير لنا قد اسود من طول ما لبس فنضحته بماء فقام عليه رسول
الله صلى الله عليه وسلم وصففت انا واليتيم وراءه والعجوز من ورائنا فصلى لنا ركعتين ثم انصرف صلى الله عليه وسلم ترجمہ انس بن
مالک سے روایت ہے اسحق بن عبد اللہ کی دادی ملیکہ (جو حضرت انس کے ماں ہیں یا انکی دادی ہیں) نے بلایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
کھانے کے لیے جسکو تیار کیا تھا انھوں نے آپ نے کھایا پھر فرمایا کھڑے ہو میں تمکو نماز پڑھا دوں یا تمھارے واسطے نماز پڑھوں (تاکہ برکت ہو تمھارے
گھر میں) انس نے کہا میں اوٹھا اور ایک بوریا جو ہمارا تھا کام میں آتے آتے کالا ہو گیا تھا اوس پر پانی ڈالا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس پر
کھڑے ہوئے اور میں اور ایک یتیم لڑکا (حضرت انس کا بھائی) آپ کے پیچھے کھڑے ہوئے اور بڑھیا ہمارے پیچھے آپ نے دو رکعتیں پڑھیں پھر فارغ ہوئے
ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر فرش پر نماز پڑھنا درست ہے جبتک اوسکی نجاست بالیقین معلوم نہو اور عورتوں کو لڑکوں کے پیچھے کھڑا
کرنا چاہیے اور اگر ایک مرد ہو اور ایک لڑکا تو وہ لڑکا مرد کے برابر کھڑا ہو عن عبد الرحمن بن الاسود قال استاذن علقمة والاسود
على عبد الله وقد كنا اطلنا القعود على بابه فخرجت الجارية فاستاذنت لهما فاذن لهما ثم قام فصلى بيني وبينه
ثم قال هكذا رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فعل ترجمہ عبد الرحمن بن الاسود سے روایت ہے کہ علقمہ اور اسود نے اجازت چاہی اندر
آنیکی عبد اللہ بن مسعود کے گھر پر اور وہ دیر تک بیٹھے رہے اونکے دروازے پر اتنے میں ایک لونڈی نکلی اور اوس نے اطلاع کی انکی انھوں نے اجازت
دی پھر عبد اللہ بن مسعود نے نماز پڑھی بیچ میں علقمہ اور اسود کے (یعنی ایک طرف علقمہ کو کھڑا کیا اور دوسری طرف اسود کو اور آپ بیچ میں کھڑے
ہوئے) بعد اوسکے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے ویسا ہی کیا **ف** معلوم ہوا کہ جب امام کے ساتھ دو آدمی ہوں تو خواہ امام
آگے بڑھ جاوے اور ان دونوں کو پیچھے کھڑا کرے یا داہنی بائیں انکو کھڑا کرے آپ بیچ میں کھڑا ہو مگر جب تین آدمی ہوں یا زیادہ تو امام کا آگے بڑھنا
ضروری ہے

باب الامام ينحرف بعد التسليم بعد سلام کے امام قبلہ کی طرف سے پھر جاوے عن يزيد بن الاسود قال صليت خلف رسول
الله صلى الله عليه وسلم فكان اذا انصرف انحرف ترجمہ یزید بن اسود سے روایت ہے میں نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے جب آپ

نماز سے فارغ ہوئی تو قبلے کیطرف سے پھر گئی عن البراء بن عازب قال کنا اذا صلینا خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احببنا
ان نکون عن یمینه فیقبل علینا بوجهه صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے
تو ہم چاہتے کہ آپ کی داہنی طرف ہوں آپ ہماری طرف منہ کرتے (سلام کے بعد اور قبلے کیطرف پیٹھ کرتے) **باب**
الامام یتطوع فی مکانه امام نے جہاں فرض پڑھے ہیں وہاں نفل نہ پڑھے عن المغیرة بن شعبة قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم لا یصلی الامام فی الموضع الذی صلی فیه حتی یتحول ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جس جگہ امام نماز پڑھا وے پھر وہاں نماز نہ پڑھے جبتک اس جگہ سے ہٹ جاوے۔ کہا ابو داؤد نے عطاء خراسانی نے مغیرہ
بن شعبہ سے نہیں سنا تو یہ حدیث منقطع ہے **باب** الامام یحدث بعد ما یرفع راسه جب امام اخیر رکعت کے سجدے سے فارغ ہو کر سر
اٹھاوے اور بیٹھ جاوے پھر اسکو حدث ہو تو نماز پوری ہو گئی یا نہیں عن عبد اللہ بن عمرو ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال اذا قضی الامام الصلوٰة وقعد فاحدث قبل ان یتکلم فقد تمت صلاته ومن کان خلفه ممن اتم الصلوٰة ترجمہ
عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام نماز پڑھ چکے اور قعدہ اخیرہ کر لے پھر اسکا وضو ٹوٹ جاوے بات
کرنے سے پہلے اسکی نماز تمام ہو گئی اور مقتدیوں کی نماز بھی تمام ہو گئی جو پورا کر چکے ہیں اپنی نماز کو **ف** اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ لفظ
سلام فرض نہیں ہے یہی ابو حنیفہ کا مذہب ہے اور اکثر علماء کے نزدیک لفظ سلام فرض ہے دلیل انکی وہ حدیث ہے جو آگے آتی ہے عن
علی رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مفتاح الصلوٰة الطهور وتحریمها التکبیر وتحلیلها التسلیم ترجمہ
حضرت علی رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کنجی نماز کی طہارت ہے اور تحریم نماز کی تکبیر ہے **ف** یعنی جب تکبیر کہی
تو جو کام نماز کے منافی تھے وہ حرام ہو گئے اسواسطے اس تکبیر کو تکبیر تحریمہ کہتے ہیں **ف** اور تحلیل نماز کے سلام ہے **ف** یعنی جب سلام
پھیر لیا تو اب جتنے کام حرام ہو گئے تھے وہ سب حلال ہو گئے۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ لفظ سلام فرض ہے **باب** ما یؤمر به
المأموم من اتباع الامام مقتدی کو امام کی متابعت کرنا چاہیے عن معاویة بن ابی سفیان قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم لا تبادرونی برکوع ولا بسجود فانه مهما اسبقکم به اذا رکعت تدرکونی به اذا رفعت انی قد بدنت
ترجمہ معاویہ بن ابی سفیان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے آگے رکوع اور سجود مت کرو جس قدر میں تم سے اول رکوع
میں جاؤنگا اتنا تم پاؤ گے جب میں تم سے پہلے سر اوٹھاؤنگا کیونکہ میں موٹا ہو گیا ہوں **ف** تو جبتک میں سر رکوع سے اٹھاؤں
گا تم رکوع ہی میں رہو گے یہ عوض ہو جاویگا اسقدر دیر کا جو تم بعد میرے رکوع میں گئے تھے عن البراء انهم کانوا اذا رفعوا رؤسهم
من الرکوع مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاموا قیاما فاذا رأوه قد سجد سجدوا ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے جب
صحابہ رکوع سے سر اٹھاتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑے ہو جاتے تھے جب دیکھتے تھے آپ سجدے میں گئے اوس وقت سجدہ کرتے تھے
عن البراء قال کنا نصلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلا یحنو احد منا ظهره حتی یری النبی صلی اللہ علیہ وسلم یضع
ترجمہ براء سے روایت ہے ہم نماز پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوئی ہم میں سے پیٹھ خم نکرتا تھا رکوع کیواسطے جبتک آپ [illegible]

صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھ لیتا رکوع میں عن البراء انهم کانوا یصلون مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فاذا رکع رکعوا واذا قال سمع الله لمن حمده لم نزل قیاما حتی یرونه قد وضع جبهته بالارض ثم یتبعونه صلی الله علیه وسلم **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہے صحابہ نماز پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جب آپ رکوع کرتے تھے وہ بھی رکوع کرتے تھے اور جب آپ سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو وہ کھڑے رہتے تھے جب آپ سجدہ میں جا لیتے اوس وقت وہ بھی سجدہ کرتے

باب التشدید فیمن یرفع قبل الامام ویضع قبله

جو شخص امام سے پہلے سر اوٹھا دے یا رکھ دے اوسکے عذاب کا بیان

عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اما یخشی او لا یخشی احدکم اذا رفع رأسه والامام ساجد ان یحول الله رأسه رأس حمار او صورته صورة حمار **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا نہیں ڈرتا تم میں سے کوئی جب اوٹھاتا ہے سر سجدہ سے اور امام سجدہ میں ہوتا ہے اس بات سے کہ اللہ جل جلالہ اوسکا سر گدہے کا سر کر دیوے یا اوسکی صورت گدہے کی صورت ہو جاوے **ف** یعنی قیامت کے روز یا دنیا میں نقل ہے کہ ایک شخص نے امتحان کے لیے ایسا ہی کیا اوسی وقت اوسکا منہ گدہے کا سا ہو گیا نعوذ باللہ

باب فیمن ینصرف قبل الامام

امام سے پہلے اوٹھ کر چلے جانے کا بیان

عن انس ان النبی صلی الله علیه وسلم حضهم علی الصلوة ونهاهم ان ینصرفوا قبل انصرافه من الصلوة **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو رغبت دلائی جماعت سے نماز پڑھنے کی اور منع کیا اونکو امام سے پہلے جانے سے **ف** آپ نماز پڑھ کر ٹھہرے رہتے جب عورتیں چلی جاتیں اوس وقت آپ اوٹھتے اور مرد بھی اوٹھتے تاکہ مرد عورتوں سے جا نہ ملیں عورتیں اور مرد دونوں کے ایک ہی اوٹھنے سے منع کیا خطابی

باب جماع اثواب ما یصلی فیه

کتنے کپڑوں میں نماز درست ہے

عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم سئل عن الصلوة فی ثوب واحد فقال النبی صلی الله علیه وسلم اولکلکم ثوبان **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کسی نے آپ سے پوچھا ایک کپڑے میں نماز پڑھنے سے آپ نے فرمایا کیا تم میں سے ہر ایک کے پاس دو کپڑے ہیں **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے ایک کپڑے میں نماز درست ہے اسمیں کسیکا خلاف نہیں ہے لیکن دو کپڑوں میں نماز پڑھنا افضل ہے

عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یصلی احدکم فی الثوب الواحد لیس علی منکبیه منه شیء **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ نماز پڑھے کوئی تم میں سے ایک کپڑے میں اس طرح پر کہ کندھے پر اوسکے کچھ نہ ہو **ف** بلکہ اگر ایک ہی کپڑا ہو تو اوس میں ایسا کرے جیسے آگے حدیث میں آتا ہے

عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا صلی احدکم فی ثوب فلیخالف بطرفیه علی عاتقیه **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو اوسکے داہنے کنارے کو بائیں کندھے پر ڈال لیوے اور بائیں کو داہنے پر

عن عمر بن ابی سلمة قال رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم یصلی فی ثوب واحد ملتحفا مخالفا بین طرفیه علی منکبیه **ترجمہ** عمر بن ابی سلمہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے اوس کپڑے کو لپیٹ لیا تھا اس طرح پر کہ بایاں کنارہ اوسکا داہنی بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر اور داہنا کنارہ اوسکا بائیں بغل کے نیچے سے نکال کر داہنے کندھے پر ڈال لیا تھا اسی کو اشتمال کہتے ہیں اور توشیح بھی کہتے ہیں دونوں کناروں کو ملا کر سینے پر گرہ دیتے ہیں

عن طلق بن علی قال قدمنا علی النبی صلی الله علیه وسلم فجاء رجل فقال یا نبی الله ما تری

في الصلوة في الثوب الواحد قال فاطلق رسول الله صلى الله عليه وسلم ازاره طارقه رداءه فاشتمل بهما ثم قام فصلى

بنا نبي الله صلى الله عليه وسلم فلما ان قضى الصلاة قال او كلكم يجد ثوبين **ترجمہ** طلق بن علی سے روایت ہے ہم آئے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم پاس تنے مین ایک شخص آیا اور بولا ای نبی اللہ کیا فرماتی ہین آپ ایک کپڑے مین نماز پڑھنے کو رسول اللہ صلعم نے

اپنے تہبند اور چادر کو ایک کرلیا (یعنی ایک کو دوسری پر منطبق کرلیا) اور اوسکو لپیٹ کر کھڑے ہوئے اور نماز پڑھائی جب نماز پڑھ

چکے تو فرمایا کیا ہر ایک تم مین سے دو کپڑے پاتا ہے **ف** یعنی ہر ایک کو دو کپڑے ملنا دشوار ہے تو ایک کپڑے مین نماز درست

کیونکر نہ ہوگی **باب** الرجل يعقد الثوب في قفاه ثم يصلي ایک شخص کپڑے کو اپنی گردن کے پیچھے باندھ کر نماز پڑھے تو کیسا ہے

عن سهل بن سعد قال لقد رأيت الرجال عاقدي ازرهم في اعناقهم من ضيق الازر خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم

في الصلوة كامثال الصبيان فقال قائل يا معشر النساء لا ترفعن رؤسكن حتى يرفع الرجال **ترجمہ** سہل بن سعد سے روایت

ہے مین نے لوگون کو دیکھا اپنی ازارین (تہبند) اپنی گردنون پر باندھے ہوئے تھے اسقدر تنگ تہین (اگر کشادہ ہوتین تو سینے پر باندھتے)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے لڑکون کیطرح ایک شخص بولا ای عورتو تم اپنا سر مت اوٹھایا کرو جبتک مرد سر نہ اوٹھا دین (ورنہ شاید ستر

پر نظر پڑ جاوے) **باب** الرجل يصلي في ثوب بعضه على غيره ایک شخص نماز پڑھے ایک کپڑے مین جس مین سے کچھ دوسرے شخص پر

ہو **عن** عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى في ثوب بعضه علي **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے نماز پڑھی ایک کپڑے مین جسمین کا ایک حصہ مین اوڑھے تھی **باب** الرجل يصلي في قميص واحد ایک کرتے ہی پہنکر نماز پڑھنا کیسا ہے

عن سلمة بن الاكوع قال قلت يا رسول الله صلى الله عليه وسلم اني رجل اصيد فاصلي في القميص الواحد قال نعم وازرره ولو بشوكة

ترجمہ سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے مین نے کہا یا رسول اللہ مین شکاری ہون ایک کرتے مین نماز پڑھا کرون آپ نے فرمایا ہان لیکن اوسکو باندھ

لے اگرچہ کانٹے سے ہو **ف** تاکہ ستر کھل نہ جاوے **عن** عبد الرحمن بن ابي بكر قال امنا جابر بن عبد الله في قميص ليس له رداء فلما

انصرف قال اني رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي في قميص **ترجمہ** عبد الرحمن بن ابی بکر سے روایت ہے امامت کی ہماری جابر

بن عبد اللہ نے ایک کرتہ پہنکر چادر نہین پہنے تھے جب فارغ ہوئے تو کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کرتے مین نماز پڑھتے دیکھا **ف**

کرتہ جب بڑا ہو کر ستر اوس سے بخوبی ڈھنک جاوے تو پھر دوسرے کپڑے کی ضرورت نہین اوسی سے نماز درست ہے **عن** عبادة بن الوليد بن عبادة

بن الصامت قال اتينا جابرا يعني ابن عبد الله قال سرت مع النبي صلى الله عليه وسلم في غزوة فقام يصلي وكانت علي بردة

ذهبت اخالف بين طرفيها فلم تبلغ لي وكانت لها ذباذب فنكستها ثم خالفت بين طرفيها ثم تواقصت عليها لا تسقط

ثم جئت حتى قمت عن يسار رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخذ بيدي فادارني حتى اقامني عن يمينه فجاء ابن صخر حتى قام

عن يساره فاخذنا بيديه جميعا حتى اقامنا خلفه قال وجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم يرمقني وانا لا اشعر ثم فطنت

به فاشار الي ان اتزر بها فلما فرغ رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يا جابر قال قلت لبيك يا رسول الله قال اذا كان

واسعا فخالف بين طرفيه واذا كان ضيقا فاشدده على حقوك **ترجمہ** عبادہ بن الولید بن عبادہ بن صامت سے روایت ہے ہم آئے

جابر بن عبد اللہ انصاری پاس اُنھون نے بیان کیا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کو گیا آپ کھڑے ہوئے نماز پڑھنے کو میرے
پاس ایک چادر تھی مین اوسکے کنارے ڈالنے لگا (یعنی اشتمال کرنے لگا) اوسمین گنجایش نہین ہوئی (کیونکہ وہ چادر چھوٹی تھی) لیکن اوسکے کنارے
لٹکتے تھے مینے اولٹ کر اوسکو اشتمال کیا اور جھک گیا اور گردن سے اوسکو دبا رکھا کہین گر نہ پڑے پھر مین آنکر آپ کی بائین طرف کھڑا ہوا آپنے میرا
ہاتھ پکڑکے مجھکو گھمرا کر داہنی طرف کھڑا کیا پھر ابن صخر آیا وہ بائین طرف کھڑا ہوا آپنے دونون ہاتھ سے ہم دونون کو پکڑ کر اپنے پیچھے کیا **ف** اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ جب امام کے ساتھ دو آدمی ہون تو امام آگے کھڑا ہو اور مقتدی پیچھے کھڑے ہون اور داہنی بائین ہے کھڑا ہونا درست ہے **ف** اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنکھیون سے مجھے دیکھتے تھے مین سمجھتا نہ تھا پھر مین سمجھ گیا آپنے اشارہ کیا تہبند باندھنے کا (کیونکہ وہ چادر چھوٹی تھی اسواسطے
اشتمال مین تکلیف تھی جھکنا پڑتا تھا ہلنے کے ڈر سے آپ نے اشارہ کیا اوسکو تہبند کرلے) جب آپ نماز سے فارغ ہوئے آپنے فرمایا اے جابر مینے
کہا لبیک یا رسول اللہ آپنے فرمایا جب چادر کشادہ ہو تو اشتمال کر اور جب تنگ ہو تو اوسکو کمر پر باندھ لے **عن ابن مسعود** قال سمعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول من اسبل ازاره فی صلاته خیلاء فلیس من اللہ فی حل ولا حرام **ترجمہ** ابن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے مینے سنا فرماتے تھے جو شخص اپنے تہبند لٹکا دے (ٹخنون سے نیچے) نماز مین غرور کی راہ سے تو اللہ جل جلالہ اوسکے واسطے
جنت حلال کریگا نہ اوس پر دوزخ حرام کریگا یا گناہ اوسکے نہ بخشیگا اور بری کامونسے نہ بچاویگا یا وہ شخص اللہ سے جدا ہو گیا اوسکو حرام حلال سے
کچھ غرض نہ رہی - کہا ابو داؤد نے روایت کیا اس حدیث کو ایک جماعت نے ابن مسعود سے موقوفا اون مین سے ہین حماد بن سلمہ اور حماد بن زید اور
ابو الاحوص اور ابو معاویہ **باب** من قال یتزر به اذا کان ضیقا جب کپڑا تنگ ہو تو اوسکی تہبند کرلے **عن ابن عمر**
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او قال قال عمر رضی اللہ عنہ اذا کان لاحدکم ثوبان فلیصل فیهما فان لم یکن الا ثوب
فلیتزر به ولا یشتمل اشتمال الیهود **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا حضرت عمر نے کہا جب تم مین
کسیکے پاس دو کپڑے ہون تو نماز پڑھے اونکو پہنکر اگر ایک ہی کپڑا ہو تو اوسکا تہبند کرلیوے اور اوسکو یہودیون کیطرح نہ لٹکا دے **ف** یہودی کپڑے
کو لپیٹکر اوڑھ لیتے ہین اور دونو کنارے اوسکے لٹکتے رہتے ہین دونو طرف سے نماز کیوقت **عن بریدة** قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان
یصلی فی لحاف لا یتوشح به والاخر ان یصلی فی سراویل ولیس علیه رداء **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلعم نے نماز پڑھنے
سے ایک چادر مین جب توشح نہ کیجاوے (توشح کے معنے یہ ہین ایک کنارے کو کپڑے کے بائین ہاتھ کے نیچے سے لیکر داہنے کندھے پر ڈالے اور جو بائین
کندھے پر ہو اوسکو داہنے ہاتھ کے نیچے سے لیکر سینے پر گرہ دے لیوے) اور منع کیا آپنے فقط ازار پہنکر نماز پڑھنے سے بغیر چادر کے **عن ابی ہریرة**
قال بینما رجل یصلی مسبلا ازاره اذ قال له رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذهب فتوضأ فذهب فتوضأ ثم جاء ثم قال اذهب
فتوضأ فذهب فتوضأ ثم جاء فقال له رجل یا رسول اللہ ما لک امرته ان یتوضأ فقال انه کان یصلی وهو مسبل ازاره و
ان اللہ تعالی لا یقبل صلوة رجل مسبل ازاره **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا اپنی ازار لٹکائے ہوئے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا جا وضو کر وہ گیا وضو کر کے پھر آیا آپنے فرمایا جا وضو کر کے آ وہ پھر گیا اور وضو کر کے آیا ایک شخص نے کہا یا رسول
اللہ آپنے اوسکو وضو کرنے کا کیون حکم دیا آپنے فرمایا اسواسطے کہ وہ ازار لٹکائے ہوئے نماز پڑھتا تھا اور اللہ قبول نہین کرتا اوس شخص کی نماز

جو اپنی ازار لٹکا دی **ف** وضو کا حکم اسواسطے دیا کہ دل اوسکا ناپاک تھا تکبر اور غرور کی نجاست سے آپ نی طہارت ظاہری کا حکم دیا تاکہ
وہ ذریعہ ہو طہارت باطنی کا بھی **باب** فی کم تصلی المرأة عورت کتنے کپڑون مین نماز پڑھ سکتی ہے **عن** محمد بن زید بن قنفذ
عن امہ انہا سالت ام سلمة ماذا تصلی فیہ المرأة من الثیاب فقالت تصلی فی الخمار والدرع السابغ الذی یغیب ظہور
قدمیہا **ترجمہ** محمد بن زید کی ماں نی حضرت ام المومنین ام سلمہ سے پوچھا عورت کتنے کپڑون مین نماز پڑھ سکتی ہے انھون نے کہا ایک
سربند مین اور ایک کرتی مین پڑھ سکتی ہے جب وہ کرتہ پورا ہو اور نیچا اتنا کہ پانون اوسکے چھپے رہین **عن** ام سلمة انہا سالت النبی
صلی اللہ علیہ وسلم اتصلی المرأة فی درع وخمار لیس علیہا ازار قال اذا کان الدرع سابغا یغطی ظہور قدمیہا **ترجمہ** ام سلمہ نے
پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا عورت نماز پڑھ لے ایک سربند اور ایک کرتے مین آپنے فرمایا ہان جب کرتہ پورا ہو چھپا لے اوسکے پانون کو
(تو ازار کی ضرورت نہین ہے بے ازار نماز ہو جاوے گی ورنہ ازار ضرور ہے) کہا ابوداؤد نی اس حدیث کو مالک بن انس اور بکر بن مضر اور حفص بن غیاث اور
اسمعیل بن جعفر اور ابن ابی ذئب اور ابن اسحاق نے محمد بن زید سے روایت کیا انہون نی اپنی ماں سے انہون نے ام سلمہ سے موقوفا کسی نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قول بیان نہین کیا **باب** المرأة تصلی بغیر خمار عورت کو بغیر سر ڈھانکے نماز درست نہین ہے **عن**
عائشة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لا یقبل اللہ صلوة حائض الا بخمار **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ نہین قبول کرتا نماز جوان عورت کی بغیر سربند کے **ف** کیونکہ سر عورت کا ستر ہے
ابوداؤد نی کہا سعید بن ابی عروبہ نی قتادہ سے اوس نے حسن سے اس حدیث کو مرسلا روایت کیا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **عن** محمد ان
عائشة نزلت علی صفیة ام طلحة الطلحات فرأت بنات لہا فقالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل وفی حجرتی
جاریة فالقی لی حقوہ وقال شقیہ بشقتین فاعطی ہذہ نصفا والفتاة التی عند ام سلمة نصفا فانی لا اراہا
الا قد حاضت او لا اراہما الا قد حاضتا **ترجمہ** محمد سے روایت ہے حضرت عائشہ گئین صفیہ ام طلحہ پاس اونکی لڑکیون کو دیکھا
تو کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری حجرے مین تشریف لائی میرے پاس ایک لڑکی تھی آپ نی اپنی لنگی مجھے دی اور کہا اسی پھاڑ کر
دو ٹکڑے کر ایک ٹکڑا اس لڑکی کو دے اور دوسرا ٹکڑا اوس لڑکی کو دے جو ام سلمہ پاس ہے کیونکہ مین اوسکو بالغ ہونی والون کو جوان سمجھتا ہون
باب السدل فی الصلوة سدل کی ممانعت **ف** خطابی نے کہا سدل یہی کپڑے کو چھوڑ دے کہ وہ زمین تک لٹکتا رہے غرور
اور تکبر سے نہایہ مین ہے سدل اسکو کہتی ہین کپڑا اوپر سے اوڑھ کر چھوڑ دے جیسے چھوڑ دی کیا کرتے ہین بعضون نی کہا سر پر چادر اوڑھ
کر دونو کنارے اوسکے لٹکنے دے بگل نہ مارے بعضون نے کہا سدل یہ ہے کہ جسم مین لپیٹ کے اوسکو اوڑھ لی اور ہاتھ آستینون کے اندر نہ کرے **عن** ابی ہریرة ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن السدل فی الصلوة وان یغطی الرجل فاہ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے منع کیا سدل سے نماز مین اور منہ کو ڈہکنے سے نماز مین **ف** جیسے عادت ہے عرب کی سونہ پر ڈاٹا باندھ لیا کرتے تھے ابن جریج نے کہا مین نے
عطا کو دیکھا سدل کرتے تھے نماز مین وہ سدل کو مکروہ جانتے تھے کہ اصلی پر اور کپڑا ہو **باب** الصلوة فی شعر النساء عورتون کے کپڑے پر نماز نہ پڑھنا **عن**
عائشة قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصلی فی شعرنا او لحفنا قال عبید اللہ شک ابی **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری اندر والی کپڑون یا چادرون پر نماز نہیں پڑھتے تھے **ف** یہہ حدیث کتاب الطہارت مین مع
فائدہ گذر چکی **باب** الرجل یصلی عاقصا شعرہ کوئی شخص جوڑا باندہ کر نماز پڑہے تو کیسا ہی **عن** ابی رافع مولی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم انہ مر بحسن بن علی علیہما السلام وھو یصلی قائما وقد غرز ضفرہ فی قفاہ فحلها ابو رافع فالتفت
حسن الیہ مغضبا فقال ابو رافع اقبل علی صلوتک ولا تغضب فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ذلک
کفل الشیطان یعنی مغرز ضفرہ **ترجمہ** ابو رافع جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مولی تھی امام حسن علیہ السلام پر گزرے اور وہ کھڑے
نماز مین انھون نے اپنی بالون کا جوڑا گردن کی پیچھی باندہ لیا تھا ابو رافع نے اوسکو کھول دیا امام حسن علیہ السلام نے اونکی طرف غصے سے دیکھا
ابو رافع نے کہا نماز پڑہو اور غصہ نہ کرو کیونکہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا یہ شیطان کی بیٹھک ہے **عن** کریب مولی
ابن عباس ان عبد اللہ بن عباس رای عبد اللہ بن الحارث یصلی وراسہ معقوص من ورائہ فقام وراءہ فجعل یحلہ واقر لہ
الآخر فلما انصرف اقبل الی ابن عباس فقال ما لک وراسی قال انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انما مثل ھذا
مثل الذی یصلی وھو مکتوف **ترجمہ** کریب سے جو مولی ہین عبد اللہ بن عباس کی روایت ہی کہ عبد اللہ بن عباس نے عبد اللہ بن الحارث
کو نماز پڑہتے دیکھا اور اونکی سر مین پیچھے جوڑا بندہا تھا عبد اللہ بن عباس اونکے پیچھے کھڑے ہو کر جوڑا کھولنے لگے وہ چپ ہو رہے جب نماز سے فارغ ہوئے
ابن عباس پاس آئے اور کہا تم نے میرا سر کیون چہوا انھون نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جو شخص بالونکا جوڑا
باندہ کر نماز پڑہے اوسکی مثال ایسی ہی جیسے کسی کی ہاتھ پیچھے بندہے ہون اور وہ نماز پڑہے **باب** الصلوة فی النعل جوتی اوتار
کر اور جوتون سمیت نماز پڑہنے کا بیان **عن** عبد اللہ بن السائب قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی یوم الفتح ووضع
نعلیہ عن یسارہ **ترجمہ** عبد اللہ بن السائب سے روایت ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا نماز پڑہتے تھے مکہ جس دن فتح
ہوا اور جوتی اونکی بائین طرف رکھے تھے **ف** اس حدیث کی مناسبت باب سے ظاہر ہی اور اوسکی بعد کے حدیث اس شی کے مناسبت سے
بیان کی گئی یا اسلیے کہ یہہ روایت ضعیف ہی کیونکہ دوسری روایت مین جسکو چند لوگون نے عبد اللہ بن سائب سے روایت کیا جوتی اوتارنی
کا ذکر نہین ہے **عن** عبد اللہ بن السائب قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصبح بمکۃ فاستفتح سورۃ المؤمنین
حتی اذا جاء ذکر موسی وھارون او ذکر موسی وعیسی ابن عباد یشک او اختلفوا علیہ اخذت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سعلۃ فحذف فرکع وعبد اللہ بن السائب حاضر لذلک **ترجمہ** عبد اللہ بن سائب سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
صبح کی نماز پڑہائی جس دن مکہ فتح ہوا تو شروع کیا آپنے سورۃ مومنون کو جب موسی اور ہارون کے قصے پر پہونچے یا عیسی کے (راوی کو شک ہی یا اوس
میں اختلاف ہے سنا یعنی ابن عباد کے اس روایت مین تین شیخ ہین انھون نے اختلاف کیا ہوگا) تو آپ کو کہانسی آئی تو آپنے قرات چھوڑ دی
اور رکوع کیا عبد اللہ بن سائب اوس وقت موجود تھے **عن** ابی سعید الخدری قال بینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی باصحابہ
اذ خلع نعلیہ فوضعهما عن یسارہ فلما رای ذلک القوم القوا نعالهم فلما قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلاتہ
قال ما حملکم علی القائکم نعالکم قالوا رایناک القیت نعلیک فالقینا نعالنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان

جبرئیل صلی اللہ علیہ وسلم اتانی فاخبرنی ان فیہما قذرا وقال اذا جاء احدکم الی المسجد فلینظر فان رای فی نعلیہ
قذرا او اذی فلیمسحہ ولیصل فیہما ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہی ایکبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کے
ساتھ نماز پڑھ رہی تھی آپ نے اپنے جوتی اوتاری اور بائین طرف رکھ لی جب لوگون نے دیکھا اونھون نے بھی اپنی جوتی نکال ڈالی ف
اس خیال سے کہ شاید جوتون سمیت پڑھنا منع ہو گیا ف جب رسول اللہ صلعم نماز پڑھ چکے آپ نے فرمایا تم اپنی جوتی کیون اوتاری
اونھون نے کہا ہم نے دیکھا آپ نے جوتے اوتارے تو ہم نے بھی اوتار ڈالی آپ نے فرمایا جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے اونھون نے بیان
کیا کہ تمھاری جوتون مین نجاست لگی ہے ف اسواسطے مین نے اوتار ڈالا اور نماز کا اعادہ نہ کیا کیونکہ نادانستہ اگر نجس کپڑے یا نجس جوتی
یا نجس جگہہ پر نماز پڑھ لیوے تو نماز ہو جاویگی جیسے قول قدیم ہے شافعی کا اور یہی مستفاد ہے اس حدیث سے ف پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جب تم مین سے کوئی مسجد مین آوے تو دیکھے اپنی جوتون کو اگر اون مین نجاست پاوے تو زمین پر رگڑ دیوے پھر اونکو پھنکر نماز پڑھ لیوے
عن شداد بن اوس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خالفوا الیہود فانہم لا یصلون فی نعالہم ولا خفافہم ترجمہ شداد
بن اوس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خلاف کرو یہودیون کا وہ نماز نہین پڑھتے اپنی جوتون اور موزون مین عن
عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی حافیا ومتنعلا ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے
روایت ہے دیکھا مین نے رسول صلعم کو نماز پڑھتے ہوئے جوتا پہنکر اور ننگے پانون باب المصلی اذا خلع نعلیہ این یضعہما
نمازی اپنی جوتون کو اگر اوتارے تو کہان رکھے عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا صلی احدکم فلا یضع نعلیہ
عن یمینہ ولا عن یسارہ فتکون عن یمین غیرہ الا ان لا یکون عن یسارہ احد ولیضعہما بین رجلیہ ترجمہ ابو ہریرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے نماز پڑھے تو اپنی جوتی داہنے طرف نہ رکھے بائین طرف نہ ہو تو بائین طرف
رکھ لیوے) بلکہ جوتون کو دونون پانو کے بیچ مین رکھے عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا صلی احدکم
فخلع نعلیہ فلا یوذ بہما احدا لیجعلہما بین رجلیہ او لیصل فیہما ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جب کوئی تم مین سے نماز پڑھے اور اپنے جوتے اوتارے تو کسی کو تکلیف نہ دے اون جوتون کے سبب سے بلکہ اونکو اپنے دونون پانون کے
بیچ مین رکھ لیوے یا جوتا پہنے پہنے پڑھے باب الصلوۃ علی الخمرۃ چھوٹے بوریے پر نماز پڑھنے کا بیان عن میمونۃ بنت
الحارث قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی وانا حذاءہ وانا حائض وربما اصابنی ثوبہ اذا سجد کان یصلی علی
الخمرۃ ترجمہ میمونہ بنت حارث سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے اور مین آپکے برابر ہوتی تھی حالت حیض مین کبھی آپکا
کپڑا مجھ سے لگ جاتا جب آپ سجدہ کرتے اور آپ نماز پڑھتے چھوٹے بوریے پر باب الصلوۃ علی الحصیر بوریے پر نماز پڑھنے کا بیان عن
انس بن مالک قال قال رجل من الانصار یا رسول اللہ انی رجل ضخم وکان ضخما لا استطیع ان اصلی معک وصنع له طعاما
ودعاہ الی بیتہ فصل حتی اراک کیف تصلی فاقتدی بک فنضحوا له طرف حصیر لہم فقام فصلی رکعتین قال فلان
ابن الجارود لانس بن مالک اکان یصلی الضحی قال لم ارہ صلی الا یومئذ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ایک شخص انصاری نے

کہا یا رسول اللہ میں موٹا آدمی ہوں مجھے اتنی طاقت نہیں کہ آپکے ساتھہ نماز پڑھا کروں اوس نے آپکے واسطے کہانا تیار کیا اور اپنے گھر بلایا اور
کہا یا رسول اللہ یہاں آپ نماز پڑھیے تا کہ مجھے معلوم ہو جاوے آپ کسطرح نماز پڑھتے ہیں میں آپکی پیروی کیا کروں پھر لوگوں نے ایک بوریے کا کنارہ
دھویا آپ نے کھڑے ہوکر اوسپر دو رکعتیں پڑھیں ابن الجارود نے انس سے کہا کیا آپ صلوٰۃ الضحیٰ پڑھتے تھے انھوں نے کہا میں نے تو آپ کو سوا
اوس دن کے کبھی پڑھتے نہ دیکھا **عن** انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یزور ام سلیم فتدرکہ الصلوۃ احیانا فیصلی
علی بساط لنا وھو حصیر تنضحہ بالماء **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم زیارت کرتے تھے ام سلیم کی کبھی نماز
کا وقت آجاتا تو ہمارا ایک فرش پر جو بوریے کا تھا نماز پڑھ لیتے ام سلیم اوسکو پانی سے دھو ڈالتیں **عن** المغیرۃ بن شعبۃ قال کان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یصلی علی الحصیر والفروۃ المدبوغۃ **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوریے پر
اور چمڑے پر جو دباغت کیا ہوا ہوتا نماز پڑھ لیتے **باب** الرجل یسجد علی ثوبہ کپڑے پر سجدہ کرنے کا بیان **عن** انس بن مالک قال کنا
نصلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی شدۃ الحر فاذا لم یستطع احدنا ان یمکن وجھہ من الارض بسط ثوبہ فسجد علیہ **ترجمہ**
انس بن مالک سے روایت ہے ہم نماز پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ گرمی کی شدت میں جب کوئی ہم میں سے سجدہ نہ کر سکتا زمین
(گرمی کی وجہ سے) تو اپنا کپڑا بچھا کر اوسپر سجدہ کرتا **باب** تسویۃ الصفوف صفیں برابر کرنے کا بیان **عن** جابر بن سمرۃ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا تصفون کما تصف الملائکۃ عند ربھم قلنا وکیف تصف الملائکۃ عند ربھم قال
یتمون الصفوف المقدمۃ ویتراصون فی الصف **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم صفیں
نہیں باندہتے جیسے فرشتے صفیں باندہتے ہیں اپنے پروردگار کے پاس ہم لوگوں نے کہا فرشتے کیونکر صفیں باندہتے ہیں اپنے پروردگار کے پاس
آپ نے فرمایا پہلے پورا کرتے ہیں صف اول کو پھر اوسکے بعد والی کو پھر اوسکے بعد والی کو اسی طرح اور صف میں ایک دوسرے سے ملکر کھڑے
ہوتے ہیں **عن** النعمان بن بشیر یقول اقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الناس بوجھہ فقال اقیموا صفوفکم ثلاثا واللہ
لتقیمن صفوفکم او لیخالفن اللہ بین قلوبکم قال فرأیت الرجل یلزق منکبہ بمنکب صاحبہ ورکبتہ برکبۃ صاحبہ
وکعبہ بکعبہ **ترجمہ** نعمان بن بشیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متوجہ ہوئے لوگوں پر اور فرمایا تین بار برابر کرو اپنی صفوں
کو قسم خدا کی تم اپنی صفوں کو برابر کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں میں پھوٹ ڈالیگا نعمان کہتے ہیں میں نے دیکھا ایک شخص دوسرے شخص کے
مونڈھے سے مونڈھا اور گھٹنے سے گھٹنا اور ٹخنے سے ٹخنا ملا کر کھڑا ہوتا **عن** النعمان بن بشیر یقول کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یسوینا فی الصفوف کما یقوم القدح حتی اذا ظن ان قد اخذنا ذلک عنہ وفقھنا اقبل ذات یوم بوجھہ اذا رجل
منتبذ بصدرہ فقال لتسون صفوفکم او لیخالفن اللہ بین وجوھکم **ترجمہ** نعمان بن بشیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ہمکو برابر کرتے تھے صفوں میں جیسے برابر کرتے ہیں تیر کی لکڑی کو جب آپ کو معلوم ہو گیا کہ ہم سیکھ گئے یا سمجھ گئے ایک بار متوجہ ہوئے دیکھا تو
ایک شخص اپنا سینہ آگے نکالے ہوئے ہے آپ نے فرمایا تم برابر کرو اپنی صفوں کو نہیں تو اللہ پھوٹ ڈالدیگا تمہارے ارادوں میں **ف**
کیونکہ مخالفت ظاہری موجب ہے مخالفت باطنی کو اور ذریعہ ہے اوسکا۔ افسوس اس زمانے میں لوگوں نے صفوں کا اہتمام چھوڑ دیا اللہ تعالیٰ

اوسکی عوض مین اوذ کا جتھا توڑ دیا عن البراء بن عازب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتخلل الصف من ناحیۃ الی ناحیۃ
یمسح صدورنا ومناکبنا ویقول لاتختلفوا فتختلف قلوبکم وکان یقول ان اللہ وملائکتہ یصلون علی الصفوف الاول
ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صف کی اندر آتی تھی ادھر اور ادھر سی اور ہماری سینون اور مونڈھون کو
برابر کرتی تھی اور فرماتی تھی آگی پیچھی مت ہو تمہاری دل بھی مختلف ہو جاوینگی اور فرماتی تھی اللہ جل جلالہ اپنی رحمت بھیجتا ہی اور فرشتی دعا کرتی
ہین پہلی صفون پر عن النعمان بن بشیر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسوی یعنی صفوفنا اذا قمنا للصلوۃ فاذا استوینا
کبّر ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر کرتی تھی ہماری صفون کو جب ہم کھڑی ہوتی تھی نماز کیواسطی جب صفین
برابر ہو جاتی آپ تکبیر کہتی عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اقیموا الصفوف وحاذوا بین المناکب وسدوا
الخلل ولینوا بایدی اخوانکم لم یقل عیسی بایدی اخوانکم ولا تذروا فرجات للشیطان ومن وصل صفا وصلہ اللہ ومن
قطع صفا قطعہ اللہ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا قائم کرو صفون کو اور برابر کرو مونڈھون کو
کو اور بند کرو اون جگہون کو جو خالی رہ جاوین اور نرم ہو جاؤ اپنی بھائیون کی ہاتھون مین ف یعنی اگر کوئی تم کو ہاتھ سی آگی بڑھاوے
یا پیچھی ہٹاوی تو بڑھ جاؤ یا ہٹ جاؤ سختی نہ کرو ف اور شیطان کیواسطی صفون کی بیچمین جگہہ نہ چھوڑو اور جو شخص صف کو ملاویگا
اللہ بھی اوسکو ملاویگا اپنی رحمت سے اور جو صف کو کاٹیگا اللہ بھی اپنی رحمت سے اوسکو کاٹ دیگا عن انس بن مالک عن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال رصوا صفوفکم وقاربوا بینہا وحاذوا بالاعناق فوالذی نفسی بیدہ انی لاری الشیطان یدخل
من خلل الصف کانہا الحذف ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا خوب ملکے کھڑے ہو صفون مین
اور ایک صف دوسری صف سے نزدیک رکھو اور گردنون کو بھی برابر رکھو قسم اوس شخص کی جسکے قبضی مین میری جان ہی مین دیکھتا ہون شیطانکو
صف کی اندر جو جگہہ خالی ہوتی ہے وہان سی گھس آتا ہی گویا وہ بکری کا بچہ ہے عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سووا صفوفکم فان تسویۃ الصف من تمام الصلوۃ ترجمہ انس رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا برابر کرو صفین اپنی
کیونکہ صف کا برابر کرنا نماز کا پورا کرنا ہے ف یعنی صف برابر کرنا فضول نہ سمجھو بلکہ جیسی نماز کا اہتمام کرتی ہو ویسیہی اسکا بھی
اہتمام کرو افسوس ہے کہ حرمین مین اب قبل تحریمہ تکبیر کے مکبر یہ حدیث پڑھ دیتا ہی مگر اسکی موافق تعمیل نہین ہوتی نہ لوگ صف برابر
کرنے کے لیے مقرر مین بارہا حرمین مین دیکھا گیا ہے کہ پہلی صفون مین جگہہ باقی ہے اور لوگ پچھلی صفون مین کھڑے ہین اور صفین
بھی ٹیڑھی سیدھی ہے آگی پیچھی بیچ مین جا بجا فرجہ کوئی نہین پوچھتا نہ اسکا اہتمام کرتا ہی عن محمد بن مسلم بن السائب صاحب المقصورۃ
قال صلیت الی جنب انس بن مالک فقال ہل تدری لم صنع ہذا العود فقلت لا واللہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یضع یدہ علیہ فیقول استووا وعدلوا صفوفکم ترجمہ محمد بن مسلم بن سائب سے روایت ہی مین نے نماز پڑھی انس بن مالک کے پہلو مین
انہون نے کہا تجھے معلوم ہے یہ لکڑی کیون رکھی ہی مین نے کہا نہین انہون نے کہا قسم ہے اللہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا ہاتھ اس لکڑی پر رکھتے تھے اور
فرماتی تھی برابر ہو جاؤ اور سیدھا کرو صفونکو۔ دوسری روایت مین ہی ان رسول اللہ صلعم کان اذا قام الی الصلوۃ اخذہ بیمینہ

ثم التفت فقال اعتدلوا سووا صفوفكم ثم اخذه بيساره فقال اعتدلوا سووا صفوفكم **ترجمہ** رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم جب نماز کی لیے کھڑے ہوتے اس لکڑی کو داہنے ہاتھ میں لیکر متوجہ ہوتے اور فرماتے سیدھے ہو جاؤ برابر کرو صفوں کو پھر بائیں ہاتھ
میں لیکر یہی فرماتے **عن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اتموا الصف المقدم ثم الذی یلیه فما کان من نقص
فلیکن فی الصف المؤخر **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلی اول صف کو پورا کرو پھر اگر کچھ نقص رہے
تو دوسری صف میں رہے **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیارکم الینکم مناکب فی الصلوۃ **ترجمہ**
عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر تم میں وہ لوگ ہیں جنکے مونڈھے نرم ہیں نماز میں **ف**
یعنی کوئی بڑھاتا ہے تو بڑھ جاتے ہیں ہٹاتا ہے تو ہٹ جاتے ہیں بعضوں نے کہا مراد یہ ہے کہ ادھر ادھر نہیں دیکھتے قبلہ کی طرف دیکھا کرتے
ہیں یا دوسری نمازیوں کو تکلیف نہیں پہنچاتے **باب الصفوف بین السواری** ستونوں کے بیچ میں صف کرنیکا بیان **عن**
عبد الحمید بن محمود قال صلیت مع انس بن مالك یوم الجمعة فدفعنا الی السواری فتقدمنا وتاخرنا فقال انس کنا
نتقی هذا علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** عبد الحمید بن محمود سے روایت ہے ہم نے انس بن مالک کے ساتھ جمعہ پڑھا
ہجوم کے سبب سے ہم ستونوں کے بیچ میں ڈالے گئے تو ہم آگے پیچھے ہو گئے انس نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اس سے بچتے تھے

باب من یستحب ان یلی الامام فی الصف وکراهیة التاخر امام کے قریب رہنا مستحب ہے **عن** ابی مسعود قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلینی منکم اولوا الاحلام والنهی ثم الذین یلونهم ثم الذین یلونهم **ترجمہ**
ابو مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا میرے قریب رہیں وہ لوگ جو بالغ ہیں عقلمند پھر جو ان سے قریب ہیں پھر جو ان سے
قریب ہیں **عن** عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثله وزاد ولا تختلفوا فتختلف قلوبکم وایاکم وهیشات
الاسواق **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے ایسا ہی روایت ہے اس میں اتنا زیادہ ہے کہ اختلاف نہ کرو یعنی آگے پیچھے نہ ہو ورنہ تمہارے دلوں میں بھی
اختلاف ہو جاویگا اور بچو تم بازار کیطرح شور مچانے سے یعنی مسجدوں میں غل مت کرو آہستہ سے اگر ضرورت ہو تو بات کرو **عن**
عائشة قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ وملائکته یصلون علی میامن الصفوف **ترجمہ** حضرت عائشہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ جل جلالہ اپنی رحمت اتارتا ہے صف کے داہنے جانب میں اور فرشتے بھی دعا کرتے ہیں
ف حتی المقدور صف اول میں شریک ہو پھر اگر صف اول میں اپنا جانب ملجاوے تو نور علی نور ہے **باب** مقام
الصبیان من الصف لڑکے کہاں پر کھڑے ہوں **عن** ابی مالك الاشعری الا احدثکم بصلاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
فاقام الصلوۃ وصف الرجال وصف خلفهم الغلمان ثم صلی بهم فذکر صلاته ثم قال هکذا صلاۃ قال عبد
الاعلی لا احسبه الا قال صلاۃ امتی **ترجمہ** ابو مالک اشعری نے کہا میں تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز نہ بتا دوں آپ
کھڑے ہوئے نماز کو پہلے مردوں کی صف باندھی پھر لڑکوں کی بعد اسکے آپ نے نماز پڑھی پھر فرمایا میری امت کی نماز یہی ہے **باب**
صف النساء والتاخر عن الصف الاول عورتوں کی صفوں کا بیان اور صف اول میں شریک ہونے کا بیان **عن** ابی هریرۃ قال

قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم خیر صفوف الرجال اولها وشرها اخرها وخیر صفوف النساء اخرها وشرها اولها
ترجمہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا مردوں کی صفوں میں بہتر پہلی صف ہے (کیونکہ وہ زیادہ دور ہے عورتوں سے) اور بری
پچھلی صف ہے (کیونکہ وہ نزدیک ہے عورتوں سے) اور عورتوں کی صفوں میں بری پہلی صف ہے (کیونکہ وہ نزدیک ہے مردوں سے)
اور اچھی پچھلی صف ہے (کیونکہ وہ دور ہے مردوں سے) **عن** عائشة قالت قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم لا یزال قوم
یتاخرون عن الصف الاول حتی یؤخرهم الله فی النار **ترجمہ** حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہمیشہ لوگ صف اول سے پیچھے ہٹتے رہیں گے یہاں تک کہ اللہ بھی انکو جہنم میں سب سے پیچھے کریگا **ف** وہاں عذاب کی شدت زیادہ ہو گے
بہ نسبت آگے کے اس حدیث سے صف اول میں شریک ہونے کی بڑی تاکید نکلے **عن** ابی سعید الخدری ان رسول الله صلی الله علیہ وسلم
رای فی اصحابه تاخرا فقال لهم تقدموا فأتموا بی ولیأتم بکم من بعدکم ولا یزال قوم یتاخرون حتی یؤخرهم الله
عز وجل **ترجمہ** ابی سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو دیکھا صف اول سے پیچھے ہٹتے ہوئے فرمایا آگے
آؤ اور میری پیروی کرو اور تمہارے پیچھے جو لوگ ہیں وہ تمہاری پیروی کریں اور بعض لوگ ہمیشہ پیچھے رہا کرینگے اللہ تعالی بھی انکو پیچھے ڈالیگا

باب مقام الامام من الصف امام کس مقام پر کھڑا ہو صف کے آگے

عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیہ
وسلم وسطوا الامام وسدوا الخلل **ترجمہ** ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچ میں کھڑا کرو امام کو اور بند کرو خالی جگہوں
کو

باب الرجل یصلی خلف الصف وحده جو شخص صف کے پیچھے اکیلا کھڑا ہو کر نماز پڑھے اوسکی نماز درست نہیں ہوتی

عن وابصة
ان رسول الله صلی الله علیہ وسلم رای رجلا یصلی خلف الصف وحده فامره ان یعید قال سلیمان الصلوة **ترجمہ** وابصہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھتے دیکھا آپ نے اوسکو نماز دوہرانے کا حکم کیا **ف** کیونکہ جو شخص صف میں نہ
ہوئے شریک نہ ہوا پیچھے اکیلا کھڑے ہو کر پڑھی اوسکی نماز درست نہ ہوگی امام احمدؒ کا یہی قول ہے اور ائمہ باقیہ کہتے ہیں درست ہو جاویگی
مگر مکروہ ہے

باب الرجل یرکع دون الصف امام کو رکوع میں دیکھکر جلدی کے مارے صف سے پیچھے رکوع نہ کرے

عن
ابی بکرة انه دخل المسجد ونبی الله صلعم راکع قال فرکعت دون الصف فقال النبی صلی الله علیہ وسلم زادک الله حرصا
ولا تعد **ترجمہ** ابو بکرہ سے روایت ہے وہ مسجد میں آئے دیکھا تو آنحضرتؐ رکوع میں ہیں انھوں نے صف کے پیچھے ہی سجدہ کر لیا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اللہ تجھکو اس سے زیادہ حرص دے (نیکی کی) پھر ایسا نہ کرنا **عن** الحسن ان ابا بکرة جاء ورسول الله صلی الله علیہ
وسلم راکع فرکع دون الصف ثم مشی الی الصف فلما قضی النبی صلی الله علیہ وسلم صلوته قال ایکم الذی رکع دون الصف ثم مشی
الی الصف فقال ابو بکرة انا فقال النبی صلی الله علیہ وسلم زادک الله حرصا ولا تعد **ترجمہ** حسن سے روایت ہے ابو بکرہؓ آئے رسول اللہ
رکوع میں تھے انہوں نے صف کے پیچھے رکوع کر لیا پھر صف میں ملنے کے لیے چلے جب آپ نماز پڑھ چکے پوچھا کس نے تم میں سے رکوع کیا تھا صف کے پیچھے پھر
آیا صف میں ابو بکرہؓ نے کہا میں نے آپ نے فرمایا اللہ تجھکو اس سے زیادہ حرص دے پھر ایسا نہ کرنا **ف** بعضوں نے لا تعد کے معنی یہ کیے ہیں
اب مت دوڑنا جیسے دوڑ کے آیا ہے اب وہ نہ کیجیو نماز میں آنے کے واسطے تاکہ پھر اوسکی ضرورت نہ ہو مگر صحیح وہی معنی ہیں جو ہم نے کیے یعنی پھر ایسا نہ کرنا

کہ صف کے پیچھے سیدہ رکوع کر لی بلکہ جبتک صف میں شریک نہو جاوے رکوع نہ کرے **باب ما یستر المصلی** سترہ کا بیان **عن** طلحۃ بن عبید اللہ

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جعلت بین یدیک مثل مؤخرۃ الرحل فلا یضرک من مر بین یدیک **ترجمہ** طلحہ بن عبید اللہ
سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تو اپنے سامنے رکھ لیا پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر تب تجھے سامنے سے جانیوالے کا نقصان نہ پہنچاوے
گا **ف** یعنی تیری نماز نہ توڑیگا اگرچہ سامنے سے جانیوالا گدہا یا کتا یا عورت ہو۔ امام احمد کے نزدیک عورت اور گدہے کی سامنے سے گذرنے سے
نماز مشکوک ہو جاتی ہے اور کالی کتی کے سامنے جانیسے نماز فاسد ہو جاتی ہے اور بعض علما کے نزدیک عورت اور گدہے اور کتے تینوں کے سامنے جانیسے
نماز فاسد ہو جاتی ہے مگر جمہور علما کے نزدیک کسی شے کے سامنے جانیسے نماز فاسد نہیں ہوتے پر سامنے جانیوالا اگر آدمی ہو تو گنہگار ہوتا ہے
سترہ کہڑا کرنیسے اسی سبب سے ایسا ان موقوف ہو جاتی ہیں نماز پڑہنیوالی کے نماز نہیں ٹوٹتے اور سامنے جانیوالا جو سترہ کے پار جاوے
گنہگار نہیں ہوتا **عن** عطاء قال آخرۃ الرحل ذراع فما فوقہ **ترجمہ** عطا نے کہا پالان کی پچھلی لکڑی ایک ہاتھ کی ہوتی ہے یا اس سے کچھ زیادہ

عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا خرج یوم العید امر بالحربۃ فتوضع بین یدیہ فیصلی الیہا والناس
وراءہ وکان یفعل ذلک فی السفر فمن ثم اتخذہا الامراء **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عید کے
روز نکلتے حکم کرتے برچھا لانے کا وہ سامنے کھڑا کیا جاتا آپ اوسکی طرف نماز پڑہتے اور لوگ آپکے پیچھے ہوتے لیکن آپ یہہ سفر میں کرتے اب حاکموں
نے اسی وجہہ سے برچھا ساتھ رکہنا اختیار کیا ہے **ف** اور نماز کو چھوڑ دیا گیا خوب جو چیز اصل تھی وہ بہول گئے اور جو تبع تھی اوسکو ضروری سمجھ لیا
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام کے سامنے اگر سترہ ہو تو کافی ہے مقتدیوں کیواسطے بھی **عن** ابی جحیفۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی بہم
بالبطحاء وبین یدیہ عنزۃ الظہر رکعتین والعصر رکعتین یمر خلف العنزۃ المرأۃ والحمار **ترجمہ** ابی جحیفہ سے روایت ہے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہائی بطحا میں اور آپکے سامنے ایک برچھی تھی ظہر کی دو رکعتیں اور عصر کی دو رکعتیں برچھی کے اوس پار عورتیں جاتی
تھیں اور گدہے جاتے تھے **باب الخط اذا لم یجد عصا** جب لکڑی نہو تو ایک لکیر کرلی زمین پر **عن** ابی ہریرۃ ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا صلی احدکم فلیجعل تلقاء وجہہ شیئا فان لم یجد فلینصب عصا فان لم یکن معہ عصا
فلیخطط خطا ثم لا یضرہ ما مر امامہ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز پڑہے
تو اپنے منہہ کے سامنے کوئی چیز رکہہ لیوے اگر کچہہ نہ پاوے تو ایک لکڑی کہڑی کر لے اگر لکڑی بھی نہو تو ایک لکیر کہینچ لیوے پھر جو چیز سامنے
سے جاوے گی اوسکو نقصان نہ پہونچاویگی **ف** یہہ حدیث ضعیف اور مضطرب ہے اس پر بھی بعض علما کا عمل اسی پر ہے اور بعضوں کے
نزدیک لکیر کہینچنا کافی نہیں ہے لکیر کی کیفیت یہہ ہے مصلی یا یہہ مصلی یا یہہ مصلی کہا سفیان نے ہم نے کوئی دلیل ایسی
پائی جس سے اس حدیث کو مضبوط کریں اور یہہ حدیث نہیں مروی ہے مگر اسی اسناد سے **عن** سفیان بن عیینۃ قال رأیت شریکا صلی بنا
فی جنازۃ العصر فوضع قلنسوتہ بین یدیہ یعنی فی فریضۃ حضرت **ترجمہ** سفیان بن عیینہ سے روایت ہے میں نے شریک کو دیکھا
انہوں نے ہمارے ساتھ ایک جنازے میں عصر کی نماز پڑہی تو اپنی ٹوپی سامنے رکھ لی **باب الصلوۃ الی الراحلۃ** اونٹ کیطرف نماز پڑہنے کا
بیان **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی الی بعیرہ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اونٹ

کیطرف نماز پڑہتے تہے **باب** اذا صلى الى سارية او نحوها اين يجعلها منه ستره کس طرح کہے سامنے مقابل کرے عن المقداد بن

الاسود قال ما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي الى عود ولا عمود ولا شجرة الا جعله على حاجبه الايمن او الايسر ولا يصمد

له صمدا ترجمہ مقداد بن اسود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑہتے لکڑی یا ستون یا درخت کیطرف تو اوسکو اپنے داہنے

ابرو یا بائیں ابرو کے مقابل کرتے اور اوسکو اپنی دونوں آنکھوں کے بیچ میں نہ کرتے ف تاکہ بت پرستوں کی مشابہت نہ ہو۔ اسناد اس حدیث

کی ضعیف ہے **باب** الصلوة الى المتحدثين والنيام جو شخص باتیں کرتا ہو یا سو رہا ہو اوسکے پیچہے نماز پڑہنا کیسا ہے عن عبد الله

بن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تصلوا خلف النائم ولا المتحدث ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا مت نماز پڑہو اوس شخص کے پیچہے جو سو رہا ہو یا باتیں کر رہا ہو **باب** الدنو من السترة سترے سے نزدیک کہڑے

ہونیکا بیان عن سهل بن ابي حثمة يبلغ به النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا صلى احدكم الى سترة فليدن منها لا يقطع الشيطان

عليه صلاته ترجمہ سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے سترے کی آڑ میں نماز پڑہے

تو سترے سے نزدیک ہو جاوے تاکہ شیطان اوسکی نماز نہ توڑے ف کیونکہ اگر سترے سے دور کہڑا ہوگا تو کتا یا عورت یا گدہا اوسکے

اندر ہوکر جاویگا عن سهل قال كان بين مقام النبي صلى الله عليه وسلم وبين القبلة ممر عنز ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم قبلے سے اتنا نزدیک کہڑے ہوتے کہ ایک بکری کی جگہ رہتی **باب** ما يؤمر المصلي ان يدرأ عن الممر بين يديه اگر کوئی

نمازی کے سامنے سے جانے لگے تو اوسکو روکے عن ابي سعيد الخدري ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا كان احدكم

يصلي فلا يدع احدا يمر بين يديه وليدرأه ما استطاع فان ابى فليقاتله فانما هو شيطان ترجمہ ابو سعید خدری سے

روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز پڑہتا ہو تو کسی کو اپنے سامنے سے جانے نہ دے اور جہاں تک ہو سکے اوسکو روکے

اگر وہ نہ مانے تو اوس سے لڑے وہ شیطان ہے ف یعنی شیطان کا سا کام کرتا ہے کہ سے بہی نہیں مانتا اوسکو مارنا بہی جائز ہے عن

ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى احدكم فليصل الى سترة وليدن منها ثم ساق معناه

ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تم میں سے کوئی نماز پڑہے تو سترے کی آڑ میں پڑہے اور اوس سے نزدیک

کہڑا ہو پہر ویسی ہی حدیث بیان کی جیسے اوپر گذری عن ابي عبيد حاجب سليمان قال رأيت عطاء بن يزيد الليثي قائما يصلي

فذهبت امر بين يديه فردني ثم قال حدثني ابو سعيد الخدري ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من استطاع

منكم ان لا يحول بينه وبين قبلته احد فليفعل ترجمہ حاجب بن سلیمان سے روایت ہے میں نے عطاء بن یزید لیثی کو کہڑے

ہوئے نماز پڑہتے دیکہا میں اونکے سامنے سے جانے لگا انہوں نے مجہے پہیر دیا پہر کہا حدیث بیان کی مجہسے ابو سعید خدری نے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم میں سے یہ کر سکے کہ کسی شخص کو اپنے اور قبلے کے بیچ میں سے نکلنے نہ دے تو وہ کرے عن ابي صالح قال قال

ابو سعيد على حديث فقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا صلى احدكم الى شيء يستره من الناس فاراد

احد ان يجتاز بين يديه فليدفع في نحره فان ابى فليقاتله فانما هو شيطان ترجمہ ابو صالح سے روایت ہے ابو سعید نے مروان

پاس گئے اور کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جب کوئی شخص تم میں سے سترہ کی آڑ میں نماز پڑھتا ہے پھر کوئی شخص
اوسکے سامنے سے گذرنا چاہے تو اوسکے سینے پر مارے اگر وہ انکار کرے تو اوس سے لڑے وہ شیطان ہے **ف** اس حدیث سے یہ مراد ہے کہ اوسکو تنبیہ کرے سختی سے سمجھا
دیوے لیکن بعد نماز کے اور اشارہ سے منع کرے **باب ما ینہی عنہ من المرور بین یدی المصلی** نمازی کے سامنے سے جانیکی ممانعت **عن** بسر
بن سعید ان زید بن خالد الجہنی ارسلہ الی ابی جہیم یسألہ ماذا سمع من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المار بین یدی
المصلی فقال ابو جہیم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو یعلم المار بین یدی المصلی ماذا علیہ لکان ان یقف اربعین خیرا لہ من
ان یمر بین یدیہ قال ابو النضر لا ادری قال اربعین یوما او شہرا او سنۃ **ترجمہ** بسر بن سعید کو زید بن خالد نے ابو جہیم پاس بھیجا یہ پوچھنے
کو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا ہے اوس شخص کے حق میں جو نمازی کے سامنے سے گزرے ابو جہیم نے کہا آپ نے فرمایا اگر نمازی کے سامنے سے گذرنے
والا جانے جو اوسپر عذاب ہوگا تو اوسکو چالیس تک کھڑا رہنا بہتر ہے سامنے چلے جانے سے ابو النضر نے کہا مجھے یاد نہیں انہوں نے چالیس دن کہا یا چالیس مہینے
یا چالیس برس **باب ما یقطع الصلوٰۃ** کن چیزوں کے سامنے جانے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے **عن** ابی ذر قال قال رسول اللہ صلعم یقطع صلاۃ
الرجل اذا لم یکن بین یدیہ قید آخرۃ الرحل الحمار والکلب الاسود والمرأۃ فقلت ما بال الاسود من الاحمر من الاصفر من الابیض
فقال یا ابن اخی سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کما سألتنی فقال الکلب الاسود شیطان **ترجمہ** ابی ذر سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا
آدمی کی نماز ٹوٹ جاتی ہے جب اوسکے سامنے کوئی چیز پالان کی پچھلی لکڑی برابر نہ ہو اور گدہا یا کتا یا عورت سامنے سے گذر جاوے میں نے کہا کالے کی کیا
خصوصیت ہے سرخ ہو یا زرد ہو یا سفید ہو تو کیسا انھوں نے کہا اے بیٹے میرے بھائی کے تو نے مجھ سے وہ بات پوچھی جو میں نے رسول اللہ سے پوچھی تھی آپ نے
فرمایا کالا کتا شیطان ہے **عن** ابن عباس رفعہ شعبۃ قال یقطع الصلوٰۃ المرأۃ الحائض والکلب **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز ٹوٹ جاتی ہے جب سامنے سے حائض عورت یا کتا نکل جاوے **ف** اس حدیث کو شعبہ نے اور ہشام اور ہمام نے موقوفا روایت کیا ہے اور شعبہ نے
مرفوعا **عن** ابن عباس قال احسبہ عن رسول اللہ صلعم قال اذا صلی احدکم الی غیر سترۃ فانہ یقطع صلوتہ الکلب والحمار والخنزیر
والیہودی والمجوسی والمرأۃ ویجزئ عنہ اذا مروا بین یدیہ علی قذفۃ بحجر **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے عکرمہ نے کہا میں سمجھتا
ہوں رسول اللہ نے فرمایا ہوگا جب کوئی تم میں سے نماز پڑھے بغیر سترہ کے تو اوسکی نماز ٹوٹ جاتی ہے کتے اور گدہے اور سور اور یہودی اور پارسی اور عورت کے
سامنے نکلجانے سے البتہ اگر یہ چیزیں ایک ڈھیلے کی دوری پر ہو کر نکلیں تو نماز ہو جاویگی **عن** یزید بن نمران قال رأیت رجلا بتبوک مقعدا فقال
مررت بین یدی النبی صلعم وانا علی حمار وہو یصلی فقال اللہم اقطع اثرہ فما مشیت علیہا بعد **ترجمہ** یزید بن نمران سے روایت ہے
میں نے ایک شخص کو تبوک میں دیکھا جو لنجا تھا اوس نے کہا رسول اللہ صلعم نماز پڑھ رہے تھے میں گدہے پر سوار ہو کر آپکے سامنے سے گزرا آپ نے فرمایا اللہ کاٹ
دے پاؤں اوسکا پھر میں اوس سے نہ چل سکا دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے کاٹ دیا اوس نے ہماری نماز کو کاٹ دے اللہ قدم اوسکا **عن** غزوان انہ
نزل بتبوک وہو حاج فاذا ہو برجل مقعد فسألہ عن امرہ فقال سأحدثک حدیثا فلا تحدث بہ ما سمعت انی حی ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نزل بتبوک الی نخلۃ فقال ہذہ قبلتنا ثم صلی الیہا فاقبلت وانا غلام اسعی حتی مررت بینہ
وبینہا فقال قطع صلوتنا قطع اللہ اثرہ فما قمت علیہا الی یومی ہذا **ترجمہ** غزوان سے روایت ہے وہ اوترے تبوک میں حج کے

ارادی سے اُنہون نے ایک شخص آدمی کو دیکھا اوس سے حال پوچھا وہ بولا مین تم سے ایک بات کہتا ہون بشرطیکہ جبتک مین زندہ رہون تم اوسکو کسی سے بیان نہ کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک مین اوترے تھے ایک درخت کی آڑ مین تو آپنے فرمایا یہہ ہمارا قبلہ ہے پھر نماز شروع کی اوسطرف مین آیا دوڑتا ہوا اور جانیکی تیاری مین تھا یہانتک کہ آنحضرت صلعم اور درخت کے بیچ مین سے ہو کر گذری آپنے فرمایا توڑ دی اس نے نماز ہماری کاٹ دی اللہ نے نشان اسکا اوس روز سے مین کھڑا نہ ہو سکا (لنجا ہو گیا)

باب سترة الامام سترة من خلفه امام کا سترہ مقتدیونکو بھی کفایت کرتا ہے **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال هبطنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ثنية اذاخر فحضرت الصلوة يعني فصلى الى جدار فاتخذه قبلة ونحن خلفه فجاءت بهيمة تمر بين يديه فما زال يدارئها حتى لصق بطنه بالجدار ومرت من ورائه او كما قال **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلعم کے ساتھ اوترے اذاخر کی گھاٹی سے (ایک مقام ہے مکے مدینے کے درمیان) نماز کا وقت آگیا آپنے ایک دیوار کیطرف نماز پڑھی اور ہم آپکے پیچھے کھڑے ہوئے ایک چارپایہ آیا سامنے سے جانیکو آپ اوسکو روکتے رہے یہانتک کہ آپنے اپنا پیٹ دیوار سے لگا دیا تاکہ وہ سامنے سے نہ جا سکے آخر وہ آپ کے پیچھے سے چلا گیا **عن** ابن عباس ان النبي صلی اللہ علیہ وسلم كان يصلي فذهب جدي يمر بين يديه فجعل يتقيه **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے ایک بکری کا بچہ سامنے سے جانے لگا آپ اوسکو روکتے رہے

باب من قال المرأة لا تقطع الصلوة عورت کے سامنے جانے سے نماز نہ ٹوٹنے کا بیان **عن** عائشة قالت كنت بين النبي صلعم وبين القبلة قال شعبة احسبها قالت وانا حائض **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے مین بیچ میان مین رسول اللہ صلعم اور قبلے کے تھی شعبہ نے کہا مین سمجھتا ہون انہون نے یہہ بھی کہا اور مین اوس وقت حائضہ تھی۔ کہا ابو داود نے اور بہت لوگون نے اس حدیث کو روایت کیا اون مین یہہ نہین ہے مین حائضہ تھی **عن** عائشة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم كان يصلي صلاته من الليل وهي معترضة بينه وبين القبلة راقدة على الفراش الذي يرقد عليه حتى اذا اراد ان يوتر ايقظها فاوترت **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑھا کرتی اور وہ آپکے اور قبلے کے بیچ مین لیٹی رہتین اوس بچھونے پر جسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوتے تھے جب آپ وتر پڑھنا چاہتے تھے تو اونکو جگا دیتے وہ بھی وتر پڑھ لیتین **عن** عائشة قالت بئسما عدلتمونا بالحمار والكلب لقد رأيت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يصلي وانا معترضة بين يديه فاذا اراد ان يسجد غمز رجلي فضممتها الي ثم يسجد **ترجمہ** حضرت عائشہ نے کہا برا کیا تم نے برابر کر دیا ہمکو گدہے اور کتے کے (تم نے یہہ کہا کہ عورت اور گدہے اور کتے کے سامنے نکلجانے سے نماز جاتی رہتی ہے) مین نے رسول اللہ صلعم کو دیکھا نماز پڑھتے تھے آپ اور مین آپکے سامنے لیٹی تھی جب آپ سجدہ کرنے لگتے میرے پاؤن دبا دیتے مین پاؤن ہٹا لیتی آپ سجدہ کرتے **عن** عائشة انها قالت كنت اكون نائمة ورجلاي بين يدي رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وهو يصلي من الليل فاذا اراد ان يسجد ضرب رجلي فقبضتهما فسجد **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے مین سوتی رہتی تھی اور پاؤن میرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہوتے اور آپ رات کو نماز پڑھا کرتے جب آپ سجدہ کرنا چاہتے تو میرے پاؤن کو مار دیتے تھے مین اونکو سمیٹ لیتی آپ سجدہ کرتے **عن** عائشة انها قالت كنت انام وانا معترضة في قبلة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فيصلي رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا امامه اذا اراد ان يوتر زاد عثمان غمزني ثم اتفقا فقال تنحي **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے مین سوتی تھی سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قبلے کیطرف آپ نماز پڑھا کرتے اور مین آپکے آگے ہوتی جب آپ وتر پڑھنے لگتے فرماتے سرک جا **باب** من قال الحمار لا يقطع الصلوة گدہے کے سامنے جانے سے

فہرست ابواب پارہ چہارم سنن ابوداود

تم الفہرس الجزء الرابع
بعون اللہ تعالیٰ

الجزء الخامس

پاره پانچوان

بسم الله الرحمن الرحيم

باب استفتاح الصلوة نماز شروع کرنیکا بیان **باب رفع الیدین** دونو ہاتہ اوٹہانی کا بیان **ف** احادیث صحیحہ
سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتہ اوٹہانا کئی مقامون پر ثابت ہے پہلے تکبیر تحریمہ کیوقت دوسرے رکوع کرتی وقت تیسرے رکوع سے
کہڑے ہوتی وقت چوتہی تیسری رکعت کو ہاتہ باندہنے سے پہلے اور جو روایتین اسکے خلاف مین آئین ہین وہ ضعیف ہین دوسرے یہ کہ اون روایات سے
رفع یدین کا نہ کرنا بعض اوقات مین ثابت ہوتا ہے۔ یہ نہین نکلتا کہ رفع یدین درست نہین ہے یا کہہ لکہنا چاہیے البتہ یہ روایات اوس وقت ہمارے
خلاف ہوتین جب ہم رفع یدین کو واجب یا فرض جانتے ہم تو اوسکو مستحب کہتے ہین پہر استحباب کا ثبوت صاف عیان ہے جب احادیث صحیحہ سے
کرنا اوس کا رسول اللہ صلعم اور صحابہ کرام اور تابعین سے بخوبی ثابت ہے **عن ابن عمر قال رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا استفتح
الصلوة رفع یدیه حتی یحاذی منکبیه واذا اراد ان یرکع وبعد ما یرفع راسه من الرکوع وقال سفیان مرة واذا رفع
راسه واکثر ما کان یقول وبعد ما یرفع راسه من الرکوع ولا یرفع بین السجدتین** ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے مین نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا جب نماز شروع کرتے دونو ہاتہ اوٹہاتے مونڈہون تک اسیطرح جب رکوع کرتے اور جب اوٹہاتے رکوع
سے اور نہین ہاتہ اوٹہاتے تھے دونو سجدون کے بیچ مین **عن عبد الله بن عمر قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا قام الی الصلوة
رفع یدیه حتی تکونا حذو منکبیه ثم کبر وهما کذلک فیرکع ثم اذا اراد ان یرفع صلبه رفعهما حتی تکونا حذو منکبیه
ثم قال سمع الله لمن حمده ولا یرفع یدیه فی السجود ویرفعهما فی کل تکبیرة یکبرها قبل الرکوع حتی تنقضی صلاته**
ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کہڑے ہوتے دونون ہاتہ اوٹہاتے مونڈہون تک پہر تکبیر
کہتے اور ہاتہ ویسے ہی رہتے پہر رکوع کرتے پہر جب سر اوٹہاتے رکوع سے ہاتہون کو اوٹہاتے مونڈہون تک پہر فرماتے سمع اللہ لمن حمدہ اور
نہین کہ ہاتہ اوٹہاتے تہے دونون سجدون مین بلکہ اوٹہاتے تہے ہر رکعت مین جب تکبیر کہتے رکوع کرنیکو لیے یہانتک کہ پوری ہو جاتی نماز آپ کی
**عن وائل بن حجر قال صلیت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فکان اذا کبر رفع یدیه قال ثم التحف ثم اخذ شماله
بیمینه وادخل یدیه فی ثوبه قال فاذا اراد ان یرکع اخرج یدیه ثم رفعهما واذا اراد ان یرفع راسه من الرکوع رفع
یدیه ثم سجد ووضع وجهه بین کفیه واذا رفع راسه من السجود ایضا رفع یدیه حتی فرغ من صلاته قال محمد
فذکرت ذلک للحسن بن ابی الحسن فقال هی صلاة رسول الله صلی الله علیه وسلم فعله من فعله وترکه من ترکه** ترجمہ وائل
بن حجر سے روایت ہے مین نے نماز پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتہ آپنے جب تکبیر کہی دونون ہاتہ اوٹہائے پہر دونون ہاتہ اندر کر لیے کپڑے
کے **ف** یعنی ہاتہ اوٹہاتی وقت دونو ہاتہون کو باہر نکالا کپڑے سے پہر باندہتے وقت اندر کر لیے سردی کے سبب سے **ف** پہر داہنے
ہاتہ سے بائین ہاتہ کو پکڑا اور دونون ہاتہ کپڑے کے اندر کر لیے جب رکوع کرنا چاہا تو دونون ہاتہ باہر نکال کر اونکو اوٹہایا اسیطرح جب رکوع سے

سر اوٹھاتی انگو دونون ہاتھون کو اوٹھایا پھر سجدہ کیا اور اپنی پیشانی کو دونون ہتھیلیون کے بیچ مین کیا اور جب سجدہ سی سر اوٹھایا دونو
ہاتھون کو اوٹھایا ف صحیح روایت مین سجدون کے بیچ مین ہاتھ اوٹھانا نہین ہی اکثر علماء کے نزدیک منسوخ ہے ف محمد نے کہا ہے
یعنی حسن بن ابی الحسن سے کہا انہون نی کہا یہ نماز ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کرنیوالون نی ایسا ہی کیا اور چھوڑنیوالون نے چھوڑ دیا
وائل بن حجر انه رای رسول الله صلی الله علیه وسلم یرفع یدیه مع التکبیر ترجمہ وائل بن حجر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہاتھ
اٹھاتے دیکھا تکبیر کے وقت عن وائل بن حجر انه ابصر النبی صلی الله علیه وسلم حین قام الی الصلوة رفع یدیه حتی کانتا بحیال منکبیه
وحاذی بابهامیه اذنیه ثم کبر ترجمہ وائل ابن حجر سے روایت ہے انہون نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب نماز کے لیے کھڑے ہوئے
دونو ہاتھ اپنے اٹھائے مونڈھون تک اور انگوٹھے کانون کے برابر کیے پھر تکبیر کہی عن وائل بن حجر قال قلت لانظرن الی صلوة رسول الله
صلی الله علیه وسلم کیف یصلی قال فقام رسول الله صلی الله علیه وسلم فاستقبل القبلة فکبر فرفع یدیه حتی حاذتا اذنیه ثم اخذ
شماله بیمینه فلما اراد ان یرکع رفعهما مثل ذلک ثم وضع یدیه علی رکبتیه فلما رفع راسه من الرکوع رفعهما مثل
ذلک فلما سجد وضع راسه بذلک المنزل من بین یدیه ثم جلس فافترش رجله الیسری ووضع یده الیسری علی فخذه الیسری
وحد مرفقه الایمن علی فخذه الیمنی وقبض ثنتین وحلق حلقة ورایته یقول هکذا وحلق بشر الابهام والوسطی واشار
بالسبابة ترجمہ وائل ابن حجر سے روایت ہے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو قصدا دیکھا آپ کیونکر پڑھتے ہین تو پہلے آپ
کھڑے ہوئے اور قبلہ کی طرف مونھ کیا اور اللہ اکبر کہا دونو ہاتھ اوٹھائے کانون تک پھر بائین ہاتھ کو داہنے ہاتھ سے پکڑا جب رکوع کا قصد کیا
اسی طرح دونو ہاتھون کو اوٹھایا جب سجدہ کیا تو اپنے سر کو دونو ہاتھون کے بیچ مین کیا پھر بیٹھے تو بائین پیر کو بچھایا اور بایان ہاتھ اپنی بائین ران پر رکھا
اور داہنے ہاتھ کی کہنی داہنے ران سے جدا رکھی اور دو انگلیون کو بند کر لیا اور ایک حلقہ بنا لیا (بیچ کی انگلی اور انگوٹھے سے) اور دیکھا انہون
نی اونکو اسطرح کہتی تھی اور بشر نے بتایا انگوٹھے اور بیچ کی انگلی کا حلقہ کیا اور کلمے کی انگلی سے اشارہ کیا ۔ دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہے
ثم وضع یده الیمنی علی ظهر کفه الیسری والرسغ والساعد قال فیه ثم جئت بعد ذلک فی زمان فیه برد شدید فرایت
الناس علیهم جل الثیاب تحرک ایدیهم تحت الثیاب ترجمہ پھر داہنا ہاتھ بائین کف پر رکھا بائین پہونچے پر بائین باہنہ پر روایت
مین یہ بھی ہے پھر مین آیا سخت جاڑے مین تو مین نے لوگون کو دیکھا بہت کپڑے پہنے ہوئے اوسکے اندر اونکے ہاتھ ہلتے تھے (رفع یدین کے وقت)
عن وائل بن حجر قال رایت النبی صلی الله علیه وسلم حین افتتح الصلوة رفع یدیه حیال اذنیه قال ثم اتیتهم فرایتهم
یرفعون ایدیهم الی صدورهم فی افتتاح الصلوة وعلیهم برانس واکسیة ترجمہ وائل ابن حجر سے روایت ہے مین نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے جب نماز شروع کی دونو ہاتھ اٹھائے کانون تک وائل نے کہا پھر جو مین آیا تو مین نے لوگون کو دیکھا اپنے ہاتھ
اٹھاتے تھے سینے تک نماز شروع کرنیکے وقت اور وہ جبے اور کمل اوڑھے تھے

باب افتتاح الصلوة نماز کی شروع کرنیکا بیان

عن وائل بن حجر قال اتیت النبی صلی الله علیه وسلم فی الشتاء فرایت اصحابه یرفعون ایدیهم فی ثیابهم فی الصلوة ترجمہ وائل ابن
حجر سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جاڑے مین آیا مین نے دیکھا آپ کے اصحاب کو اٹھاتے تھے اپنے ہاتھ کپڑون کے اندر ف شروع

پھر دونون ہاتھ اپنے گھٹنون پر رکھے جب رکوع سے سر اوٹھایا اسی طرح دونو ہاتھون کو اوٹھا

کی وجہ سے باہر نہ نکالتی تہے کیونکہ ہاتہون کا باہر نکالنا واجب نہیں ہے مستحب ہے عن ابی حمید الساعدی فی عشرۃ من اصحاب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منہم ابو قتادۃ قال ابو حمید انا اعلمکم بصلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالوا فلم فواللہ
ما کنت باکثرنا لہ تبعۃ ولا اقدمنا لہ صحبۃ قال بلی قالوا فاعرض قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام الی
الصلوۃ یرفع یدیہ حتی یحاذی بہما منکبیہ ثم یکبر حتی یقر کل عظم فی موضعہ معتدلا ثم یقرأ ثم یکبر فیرفع یدیہ
حتی یحاذی بہما منکبیہ ثم یرکع ویضع راحتیہ علی رکبتیہ ثم یعتدل فلا یصب راسہ ولا یقنع ثم یرفع راسہ
فیقول سمع اللہ لمن حمدہ ثم یرفع یدیہ حتی یحاذی منکبیہ معتدلا ثم یقول اللہ اکبر ثم یہوی الی الارض فیجافی یدیہ عن
جنبیہ ثم یرفع راسہ ویثنی رجلہ الیسری فیقعد علیہا ویفتح اصابع رجلیہ اذا سجد ویسجد ثم یقول اللہ اکبر ویرفع
ویثنی رجلہ الیسری فیقعد علیہا حتی یرجع کل عظم الی موضعہ ثم یصنع فی الاخری مثل ذلک ثم اذا قام من الرکعتین
کبر ورفع یدیہ حتی یحاذی بہما منکبیہ کما کبر عند افتتاح الصلوۃ ثم یصنع ذلک فی بقیۃ صلاتہ حتی اذا
کانت السجدۃ التی فیہا التسلیم اخر رجلہ الیسری وقعد متورکا علی شقہ الایسر قالوا صدقت ھکذا کان یصلی
صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ ابی حمید ساعدی سے روایت ہے وہ دس صحابیون مین بیٹھے ہوئے تھے اون مین ابو قتادہ بھی تہے ابو حمید نے کہا
مین تم سب سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو جانتا ہون اون لوگون نے کہا کیونکر قسم خدا کی تم ہم سے زیادہ پیروی نہیں
کرتی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہ ہم سے پہلے آپ کی صحبت مین گئے تہے ابو حمید نے کہا ہان یہ ٹہیک ہے ف مگر یہ ضرور نہیں
کہ تم مجہہ سے زیادہ صحبت رکہتے تھے تو نماز کو مجہہ سے زیادہ جانتے ہو اسلیے ہو سکتا ہے مین نے خوب غور کیا ہوا اور اچھی طرح یاد رکھا ہو اور تم کو اسکا
خیال نہ رہا ہو ف اون لوگون نے کہا اچھا بیان کرو ابو حمید نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کو کھڑے ہوتے دونون ہاتھ اٹھاتے
اپنے مونڈہون تک پھر تکبیر کہتے جب ہر ایک ہڈی اپنے مقام پر آ جاتی اعتدال سے تو آپ قرات شروع کرتے پھر تکبیر کہتے اور دونون ہاتھ اٹھاتے
مونڈہون تک پھر رکوع کرتے اور دونون ہتھیلیان اپنے اپنے گھٹنون پر رکھتے اور پیٹھ سیدہی کرتے (اور سر کو پیٹھ کے برابر کرتے) نہ جھکا
نہ اونچا رکھتے پھر سر اٹہاتے اور فرماتے سمع اللہ لمن حمدہ پھر دونون ہاتھ اٹھاتے اپنے مونڈہون تک سیدہے کھڑے ہو کر پھر اللہ اکبر کہتے اور زمین
کیطرف جھکتے تو دونون ہاتہون کو اپنے پہلوؤن سے جدا رکھتے پھر اٹھاتے اپنا سر سجدہ سے اور بائین پاؤن کو بچھا کر اوسپر بیٹھتے اور سجدہ کیوقت اپنے
انگلیون کو کھلا رکھتے پھر دوسرا سجدہ کرتے اللہ اکبر کہکے پھر سر اٹھاتے سجدہ سے اور بائین پیر کو بچھا کر اوسپر بیٹھتے اتنی دیر تک کہ ہر ایک ہڈی
اپنے ٹھکانے آ جاتی (بعد اوسکے کھڑے ہوتے) اور دوسری رکعت مین بھی ایسا ہی کرتے پھر جب دو رکعتون سے فارغ ہو کر کھڑے ہوتے اللہ اکبر
کہتے اور دونون ہاتھ اوٹھاتے مونڈہون تک جیسا شروع نماز کیوقت اٹھائے تہے پھر باقی نماز مین ایسا ہی کرتے یہانتک کہ جب اخیر سجدہ سے
فارغ ہوتے جسکے بعد سلام ہوتا ہے نکالتے بایان پاؤن اپنا اور بیٹھتے بائین کولہے پر۔ اون صحابہ نے یہ سنکر کہا سچ کہا تو نے اسیطرح رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے عن محمد بن عمرو بن عطاء العامری قال کنت فی مجلس من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتذاکروا
صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابو حمید فذکر بعض ھذا الحدیث وقال فاذا رکع امکن کفیہ من رکبتیہ

وفرج بين اصابعه عن ظهره غير مقنع راسه ولا صافح بخده وقال فاذا قعد في الركعتين قعد على بطن قدمه اليسرى
ونصب اليمنى فاذا كان في الرابعة افضى بوركه اليسرى الى الارض واخرج قدميه من ناحية واحدة ترجمہ محمد بن
عمرو عامری سے روایت ہے میں ایک مجلس میں تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے انہوں نے آپکی نماز کا ذکر کیا ابو حمید نے
پھر وہی حدیث بیان کی اور کہا جب آپ نے رکوع کیا تو اپنی ہتھیلیوں کو گھٹنوں پر جمایا اور انگلیاں کشادہ کہیں پھر پیٹھ کو
خم کیا اور سر کو اونچا نہ رکھا نہ کسی طرف داہنی بائیں منھ کو موڑا (بلکہ سیدھا قبلہ کیطرف رکھا) جب دو رکعتوں کے بعد بیٹھے تو بائیں
پاؤں کے تلوے پر بیٹھے اور داہنے پاؤں کو کھڑا کیا جب چوتھی رکعت کے بعد بیٹھے تو بائیں سرین کو زمین پر رکھدیا اور دونوں پاؤں کو
ایکطرف نکالا۔ حدثنا محمد بن عمرو بن عطاء نحو هذا قال فاذا سجد وضع يديه غير مفترش ولا قابضهما واستقبل
باطراف اصابعه القبلة ترجمہ محمد بن عمرو بن عطاء سے ایسا ہی مروی ہے اس میں یہ ہے جب آپ نے سجدہ کیا تو نہ اپنے ہاتھوں کو بچھایا
زمین پر نہ سمیٹ لیا اور اپنی انگلیوں کا منھ قبلہ کیطرف کیا۔ حدثنا عباس او عياش بن سهل الساعدي انه كان في مجلس فيه ابوه
وكان من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وفي المجلس ابو هريرة وابو حميد الساعدي وابو اسيد بهذا الخبر يزيد او ينقص
قال فيه ثم رفع راسه يعني من الركوع فقال سمع الله لمن حمده اللهم ربنا لك الحمد ورفع يديه ثم قال الله اكبر فسجد فانتصب
على كفيه وركبتيه وصدور قدميه وهو ساجد ثم كبر فجلس فتورك ونصب قدمه الاخرى ثم كبر فسجد ثم كبر فقام ولم
يتورك ثم ساق الحديث قال ثم جلس بعد الركعتين حتى اذا هو اراد ان ينهض للقيام قام بتكبيرة ثم ركع الركعتين
الاخريين ولم يذكر التورك في التشهد ترجمہ عباس یا عیاش بن سہل ساعدی سے روایت ہے کہ وہ ایک مجلس میں تھے جس میں
انکے باپ جو صحابی تھے اور ابو ہریرہ اور ابو حمید ساعدی اور ابو اسید موجود تھے۔ پھر یہی حدیث بیان کی کچھ کم و بیش کہا پھر آپ نے
سر اوٹھایا رکوع سے اور فرمایا سمع اللہ لمن حمدہ اللہم ربنا لک الحمد اور دونوں ہاتھ اوٹھائے پھر فرمایا اللہ اکبر اور سجدہ کیا تو جمایا زمین
پر اپنی ہتھیلیوں کو اور گھٹنوں کو اور انگلیوں کے سروں کو سجدہ میں پھر تکبیر کہی جب بیٹھے تو سرین پر بیٹھے اور ایک قدم کو کھڑا کیا پھر تکبیر کہی
اور دوسرا سجدہ کیا پھر سرین پر نہ بیٹھے اور کھڑے ہو گئے پھر بیان کیا حدیث کو اخیر تک یہاں تک کہ جب بیٹھے دو رکعتیں پڑھ کر جب اوٹھنے
کا ارادہ کیا تکبیر کہی اور کھڑے ہوئے پھر پچھلی دو رکعتیں پڑھیں اور نہیں ذکر کیا تورک کا تشہد میں (تورک کہتے ہیں سرین پر بیٹھنے کو اور
دونوں پاؤں ایکطرف نکال دینے کو) حدثنا عباس بن سهل قال اجتمع ابو حميد وابو اسيد وسهل بن سعد ومحمد بن مسلمة
فذكروا صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ابو حميد انا اعلمكم بصلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر
بعض هذا قال ثم ركع فوضع يديه على ركبتيه كانه قابض عليهما ووتر يديه فتجافى عن جنبيه قال ثم سجد
فامكن انفه وجبهته ونحى يديه عن جنبيه ووضع كفيه حذو منكبيه ثم رفع راسه حتى رجع كل عظم في
موضعه حتى فرغ ثم جلس فافترش رجله اليسرى واقبل بصدر اليمنى على قبلته ووضع كفه اليمنى على ركبته اليمنى
وكفه اليسرى على ركبته اليسرى واشار باصبعه ترجمہ عباس بن سہل سے روایت ہے جمع ہوئے ابو حمید اور ابو اسید اور سہل بن سعد اور

محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہم اور ذکر کیا انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ابو حمید نے کہا مین تم سب سے زیادہ جانتا ہون آپ کی نماز کو پھر بھی حدیث بیان کی بعد اوسکے کہا پھر آپ نے رکوع کیا اور دونو ہاتھون کو دونو گھٹنیون پر رکھا گویا اونکو پکڑ لیا اور دونو ہاتھون کو سیدھا کیا گویا کمان کو چلہ چڑہایا اور جدا رکھا پہلوؤن سے پھر سجدہ کیا اور اپنی ناک اور پیشانی کو زمین پر ٹکایا اور دونو ہاتھون کو جدا رکھا پہلوؤن سے اور دونو ہتھیلیون کو مونڈھون کے برابر رکھا پھر سر اوٹھایا یہان تک کہ ہر ایک ہڈی اپنی ٹھکانے پر آگئی پھر دوسرا سجدہ کیا اور اوس سے فارغ ہوئے پھر بیٹھے بایان پاؤن بچھا کر اور داہنے پاؤن کو کھڑا کیا اور اوسکی انگلیون کو قبلہ کی طرف کیا اور اپنی داہنی ہتھیلی کو داہنے گھٹنے پر رکھا اور بائین ہتھیلی کو بائین گھٹنے پر رکھا اور انگلی سے اشارہ کیا عن ابی

حمید بہذا الحدیث قال واذا سجد فرج بین فخذیہ غیر حامل بطنہ علی شیء من فخذیہ ترجمہ دوسری روایت مین ہے جب سجدہ کیا تو دونو رانون کو کشادہ رکھا اور پیٹ کو رانون سے نہ لگایا عن وائل بن حجر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی

ھذا الحدیث قال فلما سجد وقعتا رکبتاہ الی الارض قبل ان تقع کفاہ قال فلما سجد وضع جبہتہ بین کفیہ

وجافی عن ابطیہ قال حجاج وقال ھمام وحدثنا شقیق حدثنی عاصم بن کلیب عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

بمثل ھذا وفی حدیث احدھما واکبر علمی انہ حدیث محمد بن جحادۃ واذا نہض نہض علی رکبتیہ واعتمد علی فخذہ ترجمہ

وائل بن حجر سے روایت ہے اسی حدیث مین جب آپ سجدہ کرتے تو گھٹنے آپکے زمین پر ہاتھون سے پہلے لگتے جب سجدے مین جاتے تو اپنی پیشانی دونو ہاتھون کے بیچ مین رکھتے اور اپنی بغلین کھلی رکھتے دوسری روایت مین ہے جب آپ اوٹھتے تو اپنی گھٹنون پر اوٹھتے اور بوجھ ڈالتے رانون پر عن

وائل بن حجر قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع ابہامیہ فی الصلوۃ الی شحمۃ اذنیہ ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے مینے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اوٹھاتے تھے اپنی دونو انگوٹھون کو (ہاتھ کے) کانو کے لو تک جب نماز شروع کرتے وقت ابو حنیفہ کا بھی قول ہے عن ابی ھریرۃ انہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کبر للصلوۃ جعل یدیہ حذو منکبیہ

واذا رکع فعل مثل ذلک واذا رفع للسجود فعل مثل ذلک واذا قام من الرکعتین فعل مثل ذلک ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر تحریمہ کہتے تو دونو ہاتھ مونڈھون تک اوٹھاتے جب رکوع کرتے تو ایسا ہی کرتے جب رکوع سے فارغ ہوکر سیدھے کھڑے ہوتے سجدے کیواسطے تو ایسا ہی کرتے جب دو رکعتین پڑھ کر کھڑے ہوتے تو ایسا ہی کرتے عن میمون المکی

انہ رأی عبد اللہ بن الزبیر وصلی بہم یشیر بکفیہ حین یقوم وحین یرکع وحین یسجد وحین ینہض للقیام فیقوم

فیشیر بیدیہ فانطلقت الی ابن عباس فقلت انی رأیت ابن الزبیر صلی صلاۃ لم ار احدا یصلیہا فوصفت لہ ھذہ

الاشارۃ فقال ان احببت ان تنظر الی صلاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاقتد بصلاۃ عبد اللہ بن الزبیر ترجمہ میمون مکی سے روایت ہے انہون نے عبد اللہ بن الزبیر کو دیکھا نماز پڑھائی اور اشارہ کیا اپنے دونون ہاتھون سے رفع یدین کیا کھڑے ہوتے وقت اور رکوع کے وقت اور سجدے کے وقت اور پھر کھڑے ہوتے وقت کھڑے ہوئے اور اشارہ کیا ہاتھون سے وہ گئے عبد اللہ بن عباس کے پاس اور اون سے کہا مینے عبد اللہ بن الزبیر کو اسطرح نماز پڑھتے دیکھا کہ کسیکو اسطرح پڑھتے نہ دیکھا اور مینے بیان کیا ہاتھون سے اشارہ

کرنیکا عبداللہ بن عباس نے کہا اگر تو چاہتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو دیکھنا تو پیروی کر عبداللہ بن الزبیر کی نماز کی عن
النضر بن کثیر یعنی السعدی قال صلی الی جنبی عبد اللہ بن طاؤس فی مسجد الخیف فکان اذا سجد السجدۃ الاولی فرفع رأسه
منها رفع یدیه تلقاء وجهه فانکرت ذلک فقلت لوهیب بن خالد فقال له وهیب بن خالد تصنع شیئا لم ار احدا
یصنعه فقال ابن طاؤس رایت ابی یصنعه وقال ابی رایت ابن عباس یصنعه ولا اعلم الا انه قال کان النبی صلی اللہ علیه
وسلم یصنعه ترجمہ نضر بن کثیر سعدی سے روایت ہے میرے پہلو میں نماز پڑھی عبداللہ بن طاؤس نے مسجد خیف میں جب انہوں نے سجدہ
کیا پہلا اور اپنا سر اٹھایا تو دونوں ہاتھ اٹھائے اپنے منہ کے سامنے میں نے اسکا انکار کیا اور وہیب بن خالد سے ذکر کیا وہیب بن خالد نے
عبداللہ سے کہا تم ایسی بات کرتے ہو جو میں نے کسیکو کرتے نہیں دیکھا عبداللہ بن طاؤس نے کہا میں نے اپنے باپ طاؤس کو یہ کرتے دیکھا
اور طاؤس نے کہا میں نے ابن عباس کو ایسا کرتے دیکھا اور میں نہیں جانتا انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا کرتے
تھے ف اوائل میں پھر آپ نے دونوں سجدوں کے بیچ میں ہاتھ اٹھانا چھوڑ دیا عن ابن عمر انه کان اذا دخل فی الصلوۃ کبر ورفع
یدیه واذا رکع واذا قال سمع اللہ لمن حمده واذا قام من الرکعتین رفع یدیه ویرفع ذلک الی رسول اللہ صلی اللہ
علیه وسلم ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے جب نماز شروع کرتے تو تکبیر کہتے اور دونوں ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع کرتے اور جب سمع اللہ لمن حمده
کہتے اور جب دو رکعتیں پڑھ کر کھڑے ہوتے دونوں ہاتھ اٹھاتے اور بیان کرتے تھے یہ فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ کہا ابوداؤد نے یہ حدیث
موقوفا صحیح ہے مرفوع نہیں ہے دوسری روایت میں یوں ہے واذا قام من الرکعتین یرفعهما الی ثدییه جب دو رکعتیں پڑھ کر
کھڑے ہوتے دونوں ہاتھ اٹھاتے چھاتیوں تک تیسری روایت میں ہے ابن جریج نے کہا میں نے نافع سے پوچھا کیا ابن عمر پہلی بار میں ہاتھ دونوں چھاتیوں تک اٹھاتے
تھے میں نے کہا مجھکو بتاؤ انہوں نے اشارہ کیا چھاتیوں تک یا اس سے بھی کچھ نیچے عن نافع ان عبد اللہ بن عمر کان اذا ابتدأ
الصلوۃ یرفع یدیه حذو منکبیه واذا رفع رأسه من الرکوع رفعهما دون ذلک ترجمہ نافع سے روایت ہے عبداللہ بن عمر
جب نماز شروع کرتے تھے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے تھے مونڈھوں تک اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تھے تو اس سے کم ہاتھوں کو اٹھاتے
تھے۔ کہا ابوداؤد نے یہ سوا مالک کے کسی نے روایت نہیں کیا کہ رکوع سے سر اٹھاتے وقت اس سے کم اٹھاتے تھے ف بلکہ اور لوگوں
نے ایکسان روایت کیا ہے جتنا شروع میں اٹھاتے تھے اتنا ہی بیچ میں عن ابن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اذا قام
فی الرکعتین کبر ورفع یدیه ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دو رکعتیں پڑھ کر اٹھتے تکبیر کہتے اور
دونوں ہاتھ اوٹھاتے عن علی بن ابی طالب عن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم انه کان اذا قام الی الصلوۃ المکتوبة کبر ورفع
یدیه حذو منکبیه ویصنع مثل ذلک اذا قضی قرائته واراد ان یرکع ویصنعه اذا رفع من الرکوع ولا یرفع یدیه فی شیء
من صلوته وهو قاعد واذا قام من السجدتین رفع یدیه کذلک وکبر ترجمہ علی بن ابی طالب سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جب فرض نماز کو کھڑے ہوتے تکبیر کہتے اور دونوں ہاتھ اٹھاتے مونڈھوں تک اور جب قرأت سے فارغ ہوتے اور رکوع کا ارادہ
کرتے تو اسیطرح ہاتھوں کو اوٹھاتے اور . . . .

جب رکوع سے سر اوٹھاتے تو اسیطرح ہاتھونکو اوٹھاتے اور بیٹھنے کیحالت مین ہاتھونکو نہ اوٹھاتے اور جب دو رکعتین پڑھ کر اوٹھتے تو دونو ہاتھ اسی
طرح اوٹھاتے اور تکبیر کہتے - کہا ابو داؤد نے ابو حمید ساعدی کی حدیث مین ہے جب دو رکعتین پڑھ کر کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور دونو ہاتھ
اوٹھاتے مونڈھون تک جیسے تکبیر کہی تھی شروع نماز مین - اسکو بیان کرنیسے یہہ غرض ہے کہ حضرت علی کے روایت مین واذا قام من السجدتین
کے معنی واذا قام من الرکعتین ہین چنانچہ ہم نے اوسی طرح ترجمہ کیا ہے عن مالك بن الحويرث قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم
يرفع يديه اذا كبر واذا ركع واذا رفع رأسه من الركوع حتى يبلغ بهما فروع اذنيه ترجمہ مالک بن الحویرث سے روایت
ہے دیکھا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب تکبیر کہتے آپ دونون ہاتھ اوٹھاتے اور جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اوٹھاتے
یہانتک کہ پہونچتے دونو ہاتھ کانون تک عن بشير بن نهيك قال قال ابو هريرة لو كنت قدام النبي صلى الله عليه وسلم لرأيت
ابطيه زاد ابن معاذ قال يقول لاحق الا ترى انه في الصلوة لا يستطيع ان يكون قدام رسول الله صلى الله عليه وسلم
وزاد موسى يعني اذا كبر رفع يديه ترجمہ ابو ہریرہ نے کہا اگر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے ہوتا تو اونکی بغل دیکھتا (یعنی اتنا
ہاتھ اپنا الگ رکہتے تھے) لاحق نے کہا بہلا نماز مین ابو ہریرہ کیونکر رسول اللہ صلعم سے آگے ہو سکتے تہے موسی نے زیادہ کیا جب آپ تکبیر کہتے
تو دونو ہاتھ اوٹھاتے عن علقمة قال قال عبد الله علمنا رسول الله صلى الله عليه وسلم الصلوة فكبر ورفع يديه فلما
ركع طبق يديه بين ركبتيه قال فبلغ ذلك سعدا فقال صدق اخي قد كنا نفعل هذا ثم امرنا بهذا يعني الامساك
على الركبتين ترجمہ علقمہ سے روایت ہے عبد اللہ بن مسعود رض نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو نماز سکھائی تو تکبیر کہی اور دونو
ہاتھ اوٹھائے جب رکوع کیا تو دونو ہاتھون کو جوڑ کر دونو گھٹنون کے بیچمین رکھ لیا (اسکو تطبیق کہتے ہین اوائل اسلام مین ایسا ہی حکم
تھا پھر منسوخ ہو گیا) جب یہہ خبر سعد بن ابی وقاص کو پہونچی انہون نے کہا سچ کہا میرے بہائی (عبد اللہ بن مسعود) نے پہلے ہم ایسا ہی کیا
کرتے تہے پھر ہمکو حکم ہوا دونو ہاتھ گھٹنون پر رکھنے کا

باب من لم يذكر الرفع عند الركوع رکوع کیوقت ہاتھ نہ اوٹھانیکا بیان

عن علقمة قال قال عبد الله بن مسعود الا اصلي بكم صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فصلى فلم
يرفع يديه الا مرة ترجمہ عبد اللہ بن مسعود رض نے کہا کیا مین تمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھ کر نہ بتاؤن پھر انہون نے
نماز پڑہی تو ہاتھ نہین اوٹھائے مگر ایکبار **ف** یعنی شروع نماز مین امام احمد اور بخاری نے اس حدیث کو ضعیف کیا بوجہ عاصم
بن کلیب کے لیکن توثیق کی ابن معین نے اور حسن کہا اس حدیث کو ترمذی نے لیکن یہہ حدیث معارض نہین ہو سکتی ان احادیث صحیحہ
کثیرہ کی جن سے رفع ثابت ہے اسواسطے کہ رفع یدین مستحب ہے واجب یا فرض نہین ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو ترک بھی کیا ہوگا
عبد اللہ بن مسعود کو وہی یاد رہا دوسری یہہ کہ عبد اللہ بن مسعود کی یاد نہ رکھنے سے لازم نہین آتا کہ اورون کی روایت غلط ہو جاوے
کیونکہ جلا ہی صحابہ نے رفع یدین نقل کیا ہے اون مین سے ہین حضرت عمر اور علی رض اور ابن عباس اور عبد اللہ بن الزبیر وغیرہم بعضون
نے کہا کہ عشرہ مبشرہ نے اسکو روایت کیا ہے بخاری نے کتاب رفع الیدین مین بیان کیا ہے کہ انیس صحابہ نے رفع یدین کی حدیثون کو
نقل کیا ہے اور عبد اللہ بن مسعود پر بعض مسائل مخفی رہ گئے ہین شاید یہہ بھی اون مین سے ہے جیسے تیمم جنب کے واسطے اور تطبیق کا منسوخ

ہونا وغیر ذلک ، باوجود اسکی شک نہین ہو کہ کسیکو عبد اللہ بن مسعود رض کے کثرت اور وسعت علم مین اور اتقہ ہونی مین رضی عبد اللہ بن سے
اور تمام صحابہ سے - دوسری روایت مین ہو ثم رفع یدیه فی اول مرة وقال بعضهم مرة واحدة یعنی ایک ہی بار ہاتھ اوٹھایا یا
پہلی بار مین اوٹھایا عن البراء ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان اذا افتتح الصلوة رفع یدیه الی قریب اذنیه ثم
لا یعود ترجمہ براء سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے اوٹھاتے دونو ہاتھ اپنے کانون کے قریب تک پھر نہ اوٹھاتے
ف اس حدیث کو ضعیف کہا ابن عیینہ اور امام احمد اور دارقطنی نے اور ضعیف کہا اوسکو بخاری نے اور اسکی اسناد مین شریک ہو جو
اکثر غلطی کیا کرتا ہے اوسی نے غلطی سے ثم لا یعود کا لفظ کہدیا سفیان نے روایت کیا یزید سے اوس مین نہین ہو ثم لا یعود لیکن سفیان
نے کہا بعد کو یزید نے کہا کوفے مین ثم لا یعود کہا ابو داؤد نے روایت کیا اس حدیث کو ہشیم اور خالد اور ابن ادریس نے یزید سے اور ثم
لا یعود نہین کہا بخاری نے کتاب رفع الیدین مین کہا کہ وہم کیا اس حدیث مین سفیان نے ثم لا یعود کے نقل کرنے مین اور ابن القطان
نے بھی ایسے کہا اور محمد بن نصر مروزی اور دارقطنی نے کہا ثم لا یعود کی زیادت منکر ہے - مگر سفیان ثوری ثقہ ہین اور زیادتے
ثقہ کی مقبول ہوتی ہو عن البراء بن عازب قال رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم رفع یدیه حین افتتح الصلوة ثم
لم یرفعهما حتی انصرف ترجمہ براء ابن عازب سے روایت ہو کہا دیکھا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپنے ہاتھ اوٹھائی
جب نماز شروع کی پھر نہین اوٹھائے نماز سے فارغ ہونے تک ف ابو داؤد نے کہا یہ حدیث صحیح نہین ہے مگر اسکی صحیح نہونے کے
کوئی وجہ بیان نہین کے عن ابی هریرة قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا دخل فی الصلوة رفع یدیه مدا ترجمہ ابوہریرہ
سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو دونو ہاتھ اوٹھاتے لنبی کرکے

باب وضع الیمنی علی الیسری فی الصلوة

داہنا بائین ہاتھ پر رکھنا نماز مین عن زرعة بن عبد الرحمن سمعت ابن الزبیر یقول صف القدمین ووضع
الید علی الید من السنة ترجمہ زرعہ بن عبد الرحمن سے روایت ہو سنا مین نے عبد اللہ بن الزبیر سے سنا کہتے تھے برابر رکھنا قدمون کا اور ہاتھ کو
ہاتھ پر رکھنا سنت ہو عن ابن مسعود انه کان یصلی فوضع یده الیسری علی الیمنی فرآه النبی صلی الله علیه وسلم فوضع یده الیمنی
علی الیسری ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہو وہ نماز پڑہتے تھے انہون نے اپنا بایان ہاتھ داہنے کے اوپر رکھا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
دیکھا تو اونکا داہنا ہاتھ بائین ہاتھ کے اوپر رکھدیا عن ابی جحیفة ان علیا رضی الله عنه قال السنة وضع الکف علی
الکف فی الصلوة تحت السرة ترجمہ ابی جحیفہ سے روایت ہو کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا سنت ہو رکھنا ہتھیلی کا دوسری
ہتھیلی پر نماز مین ناف کے نیچے ف روایت کیا اس اثر کو احمد اور دارقطنی اور بیہقی نے بھی لیکن اسکی اسناد مین عبد الرحمن بن اسحاق
کوفی ہو اور وہ ضعیف ہے امام الائمہ ابن خزیمہ نے اپنی صحیح مین روایت کیا وائل بن حجر سے کہ نماز پڑہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی ساتھ آپنے اپنا داہنا ہاتھ بائین ہاتھ پر رکھا سینے پر اور معارض ہے اوسکی وہ جو روایت کیا ابن ابی شیبہ نے وائل بن حجر سے
کہ مین نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپنے داہنا ہاتھ بائین ہاتھ پر رکھا ناف کے نیچے - بہرحال سینے پر ہاتھ باندہنا حدیث
صحیح سے ثابت ہو مگر کیفیت اوسکی یہ ہو کہ پورا داہنا ہاتھ بائین ہاتھ پر رکھے اسطرح سے کہ داہنے ہاتھ کی بیچ کی انگلی بائین ہاتھ کے کہنی

اور بایان ہاتھ بغل کے تلے اور یہ کیفیت ظاہر حدیث سہل بن سعد سے نکلتی ہے جسکو بخاری نے روایت کیا عن جریر الضبی قال رأیت

علیا رضی اللہ عنہ یمسک شمالہ بیمینہ علی الرسغ فوق السرۃ ترجمہ جریر ضبی سے روایت ہے حضرت علی رض کو دیکھا وہ

بائین ہاتھ کو داہنی ہاتھ سے پکڑتے تھے پہونچی کو ناف کے اوپر ف یعنی ناف کے اوپر اور سینہ کے نیچے اور شافعی کا یہی مذہب ہے۔ کہا ابو داود

نے سعید بن جبیر سے ناف کے اوپر مروی ہے اور ابو مجلز نے ناف کے نیچے کہا ہے اور ابو ہریرہ سے بھی اس باب مین مروی ہے مگر وہ قوی نہین

عن ابی وائل قال قال ابو ہریرۃ اخذ الاکف علی الاکف فی الصلوۃ تحت السرۃ ترجمہ ابو وائل سے روایت ہے ابو ہریرہ نے

کہا ہاتھ پکڑنا ہاتھ پر یعنی ہاتھ پر ہاتھ رکھنا نماز مین ناف کے نیچے چاہیے ف اسکی اسناد مین بھی عبد الرحمن بن اسحاق ہے۔ کہا ابو داود نے سنا مین احمد

بن حنبل سے ضعیف کہتے تھے عبد الرحمن ابن اسحاق کوفی کو باب ما یستفتح بہ الصلوۃ من الدعاء نماز کی شروع مین کون کون

سی دعا پڑھی جاوے عن علی بن ابی طالب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام الی الصلوۃ کبر ثم قال وجہت وجہی

للذی فطر السموت والارض حنیفا وما انا من المشرکین ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین لا شریک

لہ وبذلک امرت وانا اول المسلمین اللہم انت الملک لا الہ الا انت انت ربی وانا عبدک ظلمت نفسی واعترفت بذنبی

فاغفر لی ذنوبی جمیعا لا یغفر الذنوب الا انت واہدنی لاحسن الاخلاق لا یہدی لاحسنہا الا انت واصرف عنی سیئہا

لا یصرف سیئہا الا انت لبیک وسعدیک والخیر کلہ فی یدیک انا بک والیک تبارکت وتعالیت استغفرک واتوب الیک

واذا رکع قال اللہم لک رکعت وبک امنت ولک اسلمت خشع لک سمعی وبصری ومخی وعظامی وعصبی واذا رفع

قال سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد ملأ السموت والارض وما بینہما وملأ ما شئت من شیء بعد واذا سجد قال

اللہم لک سجدت وبک امنت ولک اسلمت سجد وجہی للذی خلقہ فصورہ فاحسن صورتہ وشق سمعہ وبصرہ ف

تبارک اللہ احسن الخالقین واذا سلم من الصلوۃ قال اللہم اغفر لی ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت

وما اسرفت وما انت اعلم بہ منی انت المقدم والمؤخر لا الہ الا انت ترجمہ حضرت علی رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تکبیر کہتے پھر فرماتے وجہت وجہی للذی فطر السموت والارض اخیر تک یعنی مین نے اپنا منہ کیا اوسکی

طرف جس نے بنائے آسمان اور زمین ایک طرف کا ہو کر اور نہین ہون مین ساجھا رکھنے والون مین سے ف یعنی سوا خدا کے

کسیکی طرف مین توجہ نہین کرتا نہ مین اوسکا شریک یا ساجھی کسیکو سمجھتا ہون ت میری نماز اور قربانی اور جینا اور مرنا اللہ ہی

کے لیے ہے جو مالک ہے ساری جہان کا کوئی اوسکا شریک نہین مجھے اسی کا حکم ہوا اور مین سب سے پہلے تابعدار ہون اے خدا تو ہی بادشاہ

ہے کوئی معبود نہین سچا سوا تیرے تو میرا رب ہے مین تیرا بندہ ہون مین نے ظلم کیا اپنی جان پر اور اقرار کرتا ہون اپنے گناہ کا بخشدے تو

میرے سب گناہون کو نہین بخشتا اور مجھے بتا تو نیک خصلتین کوئی نہین بتاتا نیک خصلتین سوا تیرے اور دور کر مجھ سے بری عادتون

کو کوئی دور نہین کرتا بری عادتون کو سوا تیرے مین حاضر ہون تیری خدمت مین اور بجا لاتا ہون تیرا حکم جتنی بھلائی ہے سب تیرے

اختیار مین ہے مین تیرا ہون اور میرا ٹھکانا تیری ہی پاس ہے تو بڑی برکت والا ہے اور بہت اونچے درجے والا ہے بخشش چاہتا ہون تجھ سے

اور توبہ کرتا ہوں تجھہ پاس آور جب رکوع کرتے تو فرماتے اللھم لک رکعت اخیر تک - اے خدا مین تیرے لیے جھکا اور تجھہ پر یقین لایا اور تابعدار تیرا ہوا
عاجزی مین ہے تیرے واسطے کان میرا اور آنکھہ میری اور دماغ میرا اور ہڈی میری اور پٹھے میرے اور جب سر اوٹھاتے تو فرماتے سمع اللہ لمن حمدہ
اخیر تک سنتا ہے اللہ اوس شخص کے تئین جو اوسکی تعریف کرے اے پروردگار ہمارے تیرے لیے ہے سب تعریف بہرا آسمان بہرا اور زمین بہرا اور آسمان و زمین کے
بیچ جو کچھہ ہے اوس بھر اور پھر جس چیز سے تو چاہے بعد اسکے آور جب سجدہ کرتے فرماتے اللھم لک سجدت اخیر تک اے پروردگار مین نے تیرے واسطے
ماتھا زمین پر رکھہ دیا تجھہ پر یقین لایا اور تیرا تابعدار ہوا میرا منہ زمین سے لگ گیا اوس شخص کے واسطے جس نے اوسکو پیدا کیا اور اوسکی
صورت بنائی پھر اچھی صورت بنائی اور کان آنکھہ کھولی بڑی برکت والا ہے اللہ بہت اچھا بنانے والا آور جب سلام پھیرتے تھے فرماتے
اللھم اغفر لی ما قدمت اخیر تک اے خدا بخش میرے اگلی اور پچھلے اور چھپے اور کھلے گناہ اور جو زیادتی کے مین نے اور جسکو تو مجھہ سے زیادہ جانتا ہے
توہی ہے آگے کرنیوالا ہے توہی پیچھے کرنیوالا ہے کوئی سچا معبود نہین سوا تیرے عن علی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان اذا قام
الی الصلوۃ المکتوبۃ کبر ورفع یدیہ حذو منکبیہ ویصنع مثل ذلک اذا قضی قراءتہ واذا اراد ان یرکع
ویصنعہ اذا رفع من الرکوع ولا یرفع یدیہ فی شیء من صلاتہ وھو قاعد واذا قام من السجدتین رفع یدیہ کذلک
وکبر ودعا نحو حدیث عبد العزیز فی الدعاء یزید وینقص الشیء ولم یذکر والخیر فی یدیک والشر لیس الیک
وزاد فیہ ویقول عند انصرافہ من الصلاۃ اللھم اغفر لی ما قدمت واخرت واسررت واعلنت انت الھی لا الہ
الا انت ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کو کھڑے ہوتے تکبیر کہتے اور دونو ہاتھہ اوٹھاتے مونڈھون
تک اور ایسا ہی کرتے جب قراءت سے فارغ ہوتے اور رکوع کا ارادہ کرتے اور ایسا ہی کرتے جب رکوع سے سر اوٹھاتے اور قعدہ کی حالت مین
ہاتھہ نہ اوٹھاتے اور جب دو رکعتین پڑھکر کھڑے ہوتے دونو ہاتھہ اسی طرح اوٹھاتے اور تکبیر کہتے اور دعا مانگتے جیسی اوپر گذری کچھہ کم و
بیش اسمین یہہ نہین ہے والخیر کلہ فی یدیک والشر لیس الیک اور اسمین اتنا زیادہ ہے کہ جب نماز سے فارغ ہوتے تو کہتے اللھم اغفر لی ما قدمت
واخرت واسررت واعلنت انت الھی لا الہ الا انت عن شعیب بن ابی حمزۃ قال قال لی ابن المنکدر وابن ابی فروۃ وغیرھما
من فقھاء اھل المدینۃ فاذا قلت انت ذاک فقل وانا من المسلمین یعنی قولہ وانا اول المسلمین ترجمہ شعیب
بن ابی حمزہ سے روایت ہے مجھسے ابن منکدر اور ابن ابی فروہ اور سوا انکے اور مدینہ کے فقیہون نے کہا جب تو اس دعا کو پڑھے تو بجاے وانا اول
المسلمین کے وانا من المسلمین پڑھ ف اسلیے کہ اول المسلمین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے نہ یہہ شخص عن انس بن مالک ان رجلا
جاء الی الصلوۃ وقد حفزہ النفس فقال اللہ اکبر الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فلما قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
صلوتہ قال ایکم المتکلم بالکلمات فانہ لم یقل باسا فقال الرجل انا یا رسول اللہ جئت وقد حفزنی النفس فقلتھا
فقال لقد رأیت اثنی عشر ملکا یبتدرونھا ایھم یرفعھا وزاد حمید فیہ واذا جاء احدکم فلیمش نحو ما کان یمشی
فلیصل ما ادرکہ ولیقض ما سبقہ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ایک شخص آیا نماز کو اوسکی سانس پھول گئے تھے (دوڑتا
ہوا آیا تھا) وہ بولا اللہ اکبر الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا جب رسول اللہ صلعم نماز پڑھ چکے آپنے فرمایا کس نے یہہ کہا تھا اوس نے کچھہ برا

نہین کہا اچھا اسوسطے آپ نے فرمایا تاکہ ہنسو الا اقرار کرلی اور ڈری نہین) وہ شخص بولا یارسول اللہ مین نے کہا تہا مین آیا اور مجہکو سانس
پہول گئی تہی تو مین نے اسکو کہا آپ نے فرمایا مین نے بارہ فرشتونکو دیکہا سب جلدی کر رہے تہے کون ان کلمونکو اوٹھا لیجاوی ف یا اللہ جل جلالہ
پاس اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نیک عمل سے فرشتے خوش ہوتے ہین اور ہر ایک یہ چاہتا ہے مین اسکو اوٹھا کر اللہ کے پاس لیجاؤن ف
حمید نے اتنا زیادہ کیا پھر آپ نے فرمایا جب کوئی تم مین سے نماز کو آوے تو معمولی چال سے چلے جو ملے اوسکو پڑہ لیوے اور جو نہ ملے اوسکو بعد ادا
کر لیوے عن جبیر بن مطعم انہ رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی صلاۃ قال عمرو لا ادری ای صلاۃ ہی فقال اللہ اکبر
کبیرا اللہ اکبر کبیرا اللہ اکبر کبیرا الحمد للہ کثیرا الحمد للہ کثیرا سبحان اللہ بکرۃ واصیلا ثلاثا اعوذ باللہ من الشیطان
من نفخہ ونفثہ وہمزہ قال نفثہ الشعر ونفخہ الکبر وہمزہ الموتۃ ترجمہ جبیر بن مطعم سے روایت ہے انہون نے دیکہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی نماز پڑہتے ہوئے عمرو نے کہا مین نہین جانتا کون سی نماز تہی آپ نے فرمایا اللہ اکبر کبیرا اللہ اکبر کبیرا اللہ اکبر کبیرا الحمد
للہ کثیرا الحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ بکرۃ واصیلا تین بار اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم من نفخہ ونفثہ وہمزہ (یعنی پناہ مانگتا ہون مین شیطان
کے غرور اور اشعار اور وسوسے سے۔ دوسری روایت مین ہے کہ آپ نفل نماز مین یہ کہتے تہے عن عاصم بن حمید قال سالت عائشۃ بای
شیء کان یفتتح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیام اللیل فقالت لقد سالتنی عن شیء ما سالنی عنہ احد قبلک کان اذا
قام کبر عشرا وحمد اللہ عشرا وسبح عشرا وہلل عشرا واستغفر عشرا وقال اللہم اغفر لی واہدنی وارزقنی وعافنی و
یتعوذ من ضیق المقام یوم القیامۃ ترجمہ عاصم بن حمید سے روایت ہے مین نے پوچھا حضرت عائشہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کس چیز سے شروع کرتے تہے رات کے نفلونکو انہون نے کہا تم نے مجھ سے ایسی بات پوچھی جو کسی نے نہین پوچھی تم سے پہلے آپ جب کہڑے
ہوتے تو دس بار تکبیر کہتے اور دس بار الحمد للہ کہتے اور دس بار سبحان اللہ کہتے اور دس بار لا الہ الا اللہ کہتے اور دس بار استغفار پڑہتے اور
فرماتے اللہم اغفر لی واہدنی وارزقنی وعافنی اور پناہ مانگتے تہے قیامت کے دن کہڑے ہونیکی تنگی سے عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمن بن
عوف قال سالت عائشۃ بای شیء کان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفتتح صلاتہ اذا قام من اللیل قالت کان اذا قام من اللیل
یفتتح صلاتہ اللہم رب جبرائیل ومیکائیل واسرافیل فاطر السموات والارض عالم الغیب والشہادۃ انت تحکم بین
عبادک فیما کانوا فیہ یختلفون اہدنی لما اختلف فیہ من الحق باذنک انک تہدی من تشاء الی صراط مستقیم
ترجمہ ابی سلمہ بن عبد الرحمن بن عوف سے روایت ہے مین نے حضرت عائشہ سے پوچہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو نماز کے لیے کھڑے
ہوتے تو پہلے کیا دعا پڑہتے انہون نے کہا یہ پڑہتے اللہم رب جبرائیل ومیکائیل واسرافیل فاطر السموات والارض عالم الغیب والشہادۃ انت
تحکم بین عبادک فیما کانوا فیہ یختلفون اہدنی لما اختلف فیہ من الحق باذنک انک انت تہدی من تشاء الی صراط مستقیم۔ ابو داؤد نے
کہا ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا امام مالک نے کہا کچہ قباحت نہین ہے نماز مین دعا کرنے مین خواہ شروع مین کرے یا
بیچ مین یا آخر مین فرض مین ہو یا نفل مین عن رفاعۃ بن رافع الزرقی قال کنا نصلی وراء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فلما رفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الرکوع قال سمع اللہ لمن حمدہ قال رجل وراء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ربنا ولك الحمد حمدا كثيرا طيبا مباركا فيه فلما انصرف رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من المتكلم بها آنفا فقال

الرجل انا يا رسول الله فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لقد رأيت بضعة وثلاثين ملكا يبتدرونها أيهم يكتبها أول

ترجمہ رفاعہ بن رافع زرقی سے روایت ہے ہم نماز پڑھ رہے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے جب آپ نے سر اوٹھایا رکوع سے فرمایا سمع اللہ

لمن حمدہ ایک شخص نے جو آپ کے پیچھے تھا کہا ربنا لک الحمد حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے آپ نے فرمایا کس شخص نے یہ کہا

وہ شخص بولا میں نے یا رسول اللہ کہا تھا آپ نے فرمایا میں نے تیس پر کئی فرشتوں کو دیکھا جلدی کر رہے تھے کون اسکو پہلے لکھے **عن ابن عباس** ان

رسول الله صلی الله علیه وسلم كان اذا قام الى الصلوة من جوف الليل يقول اللهم لك الحمد انت نور السموات والارض ولك الحمد

انت قيام السموات والارض ولك الحمد انت رب السموات والارض ومن فيهن انت الحق وقولك الحق ووعدك الحق ولقاءك

حق والجنة حق والنار حق والساعة حق اللهم لك اسلمت وبك امنت وعليك توكلت واليك انبت وبك خاصمت واليك

حاكمت فاغفر لي ما قدمت واخرت واسررت واعلنت انت الهي لا اله الا انت ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم جب اوٹھتے رات کو نماز پڑھنے کی لیے تو فرماتے اللهم لك الحمد آخر تک دوسری روایت میں ہے جب تہجد کے لیے اوٹھتے تو اللہ اکبر کہکر یہی

دعا پڑھتے **عن رفاعة بن رافع** قال صليت خلف رسول الله صلی الله علیه وسلم فعطست فقلت لم يقل قتيبة رفاعة فقلت

الحمد لله حمدا كثيرا طيبا مباركا فيه مباركا عليه كما يحب ربنا ويرضى فلما صلى رسول الله صلی الله علیه وسلم انصرف

فقال من المتكلم في الصلوة ثم ذكر نحو حديث مالك واتم منه ترجمہ رفاعہ بن رافع سے روایت ہے میں نے نماز پڑھی رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے مجھکو چھینک آئی میں نے کہا الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ مبارکا علیہ کما یحب ربنا ویرضی جب آپ نماز سے فارغ

ہوئے آپ نے کہا کس نے یہ کہا تھا پھر ویسی ہی حدیث بیان کی جیسی گزری اور اوس سے بھی زیادہ **عن عامر بن ربيعة** قال عطس

شاب من الانصار خلف رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو في الصلاة فقال الحمد لله كثيرا طيبا مباركا فيه حتى يرضى

ربنا وبعد ما يرضى من امر الدنيا والاخرة فلما انصرف رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من القائل الكلمة قال فسكت الشاب

ثم قال من القائل الكلمة فانه لم يقل بأسا فقال يا رسول الله انا قلتها لم ارد بها الا خيرا قال ما تناهت دون عرش

الرحمن تبارك وتعالى ترجمہ عامر بن ربیعہ سے روایت ہے ایک جوان انصار میں سے چھینکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز میں تو اوس

نے کہا الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ حتی یرضی ربنا وبعد ما یرضی من امر الدنیا والآخرة جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے

فارغ ہوئے پوچھا کس نے یہ کہا تھا اور کچھ برا نہیں کہا ایک شخص بولا یا رسول اللہ میں نے کہا تھا نیک نیتی سے آپ نے فرمایا کہ

کلمہ چڑھتا چلا گیا اور کہیں نہ ٹھہرا عرش کے تلے بلکہ عرش سے لگ گیا اور رحمن پاس پہونچ گیا

باب من رأى الاستفتاح

بسبحانك جن لوگوں کے نزدیک بعد تکبیر تحریمہ کے سبحانک اللہم پڑھنا چاہیے اونکی دلیل **عن ابی سعيد الخدري** قال كان رسول

الله صلی الله علیه وسلم اذا قام من الليل كبر ثم يقول سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالى جدك ولا اله غيرك

ثم يقول لا اله الا الله ثلاثا ثم يقول الله اكبر كبيرا ثلاثا اعوذ بالله السميع العليم من الشيطان الرجيم من همزه ونفخه

ونفثه ثم يقرأ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو اٹھتے نماز کیواسطے تکبیر کہتے پھر فرماتے
سبحانک اللهم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالی جدک ولا الہ غیرک پھر لا الہ الا اللہ تین بار کہتے پھر اللہ اکبر کبیرا تین بار کہتے اعوذ باللہ
السمیع العلیم من الشیطان الرجیم من ہمزہ ونفخہ ونفثہ بعد اوس کے قرأت کرتے۔ کہا ابوداؤد نے یہہ حدیث علی بن علی کے حسن سے
مرسلاً صحیح ہے وہم کیا اسمین جعفر نے **ف** ترمذی نے کہا کلام کیا گیا ہے اس حدیث کی اسناد مین یحیی بن سعید کلام کرتے
تھے علی بن علی کے حافظہ مین اور کہا احمد نے نہین صحیح ہے یہہ حدیث انتہی مگر توثیق کی علی بن علی کی وکیع اور ابن معین اور
ابوزرعہ نے اور روایت کیا بیہقی نے اس دعا کو انس اور عائشہ اور جابر اور عمر بن مسعود سے **عن** عائشة قالت كان
رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا استفتح الصلوة قال سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالى جدك
ولا اله غيرك **ترجمہ** حضرت عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے فرماتے سبحانک اللهم
وبحمدک وتبارک اسمک وتعالی جدک ولا الہ غیرک۔ کہا ابوداؤد نے اس حدیث کو عبد السلام بن حرب سے کسی نے روایت نہین
کیا سوا طلق بن غنام کے اور بدیل سے سوا عبد السلام کے اور لوگون نے نماز کا حال نقل کیا اوسمین یہہ دعا نہین ہے **ف** عبد السلام
بن حرب کو تقریب مین لکھا ہے ثقہ حافظ لہ مناکیر عبد السلام ثقہ ہے حافظ ہے مگر چند حدیثین خلاف ثقات کی روایت کی نقل کرتا ہے
شاید یہہ حدیث بھی اون مین سے ہو اور شاید نہ ہو اسیواسطے صحیح کہا اس حدیث کو محدث فیروزآبادی نے

باب السکتة عند الافتتاح نماز کی شروع کرنیوقت سکتہ کرنیکا بیان **ف** سفر السعادت مین ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز مین دو جگہ
چپ ہوتے ایک درمیان تکبیر اور فاتحہ کے دوسری درمیان فاتحہ اور سورہ کے۔ پہلے سکتے سے یہہ غرض ہے کہ مقتدی نیت
کرلین اور تکبیر کہہ لین اور اونکو فراغت ہو جاوے پوری فاتحہ کے سننے کیواسطے دوسرے سکتے سے یہہ غرض ہے کہ مقتدی اس
سکتے مین سورہ فاتحہ پڑھ لین بعضون نے کہا کہ دوسرا سکتہ بعد قرأت کے ہوتا رکوع کرنے سے پہلے یہی مذہب ہے امام احمد اور اسحاق
اور اہل حدیث کا اور ابوحنیفہ اور مالک کے نزدیک صرف ایک سکتہ چاہیے یعنی تکبیر تحریمہ کے ثنا پڑھنے کیواسطے **عن** الحسن قال قال
سمرة حفظت سكتتين في الصلوة سكتة اذا كبر الامام حتى يقرأ وسكتة اذا فرغ من فاتحة الكتاب وسورة
عند الركوع قال فانكر عليه عمران بن حصين قال فكتبوا في ذلك الى المدينة الى ابي فصدق سمرة **ترجمہ**
حسن سے روایت ہے کہا سمرہ نے مین نے دو سکتے یاد رکھے۔ یعنی دو جای چپ رہنا نماز مین ایک چپ رہنا تکبیر تحریمہ کے بعد قرأت
تک دوسرے جب فاتحہ اور سورت سے فراغت ہو رکوع کیوقت عمران بن حصین نے اسکا انکار کیا آخر اصحاب نے لکھا مدینہ
مین ابی بن کعب کو انہون نے تصدیق کی سمرہ کی **عن** سمرة بن جندب عن النبي صلى الله عليه وسلم انه كان يسكت
سكتتين اذا استفتح واذا فرغ من القراءة كلها **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو سکتے
کرتے ایک شروع نماز مین دوسرے جب قرأت سے بالکل فارغ ہوتے **عن** الحسن ان سمرة بن جندب وعمران بن حصين
تذاكرا فحدث سمرة بن جندب انه حفظ عن رسول الله صلى الله عليه وسلم سكتتين سكتة اذا كبر وسكتة

اذا فرغ من قراۃ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین فحفظ ذلک سمرۃ وانکر علیہ عمران بن حصین فکتبنا
فی ذلک الی ابی بن کعب فکان فی کتابہ الیہما او فی ردہ علیہما ان سمرۃ قد حفظ **ترجمہ** حسن سے روایت
ہی کہ سمرہ بن جندب اور عمران بن حصین نے ذکر کیا تو سمرہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو سکتے یاد کیے ہیں
ایک سکتہ تحریمہ تکبیر کے بعد دوسرا سکتہ ولا الضالین کے بعد عمران بن حصین نے اسکو نہ مانا دونوں نے ابی بن کعب کو لکھا انہوں
نے جواب دیا کہ سمرہ نے ٹھیک یاد رکھا **عن** سمرۃ قال سکتتان حفظتہما عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
فیہ قال سعید قلنا لقتادۃ ما ہاتان السکتتان قال اذا دخل فی صلاتہ واذا فرغ من القراءۃ ثم قال
بعد واذا قال غیر المغضوب علیہم ولا الضالین **ترجمہ** سمرہ سے روایت ہی مجھے دو سکتے یاد ہیں رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی سعید نے کہا قتادہ سے وہ دو سکتے کونسے ہیں انہوں نے کہا ایک جب نماز شروع کری دوسرے جب قرات سے فارغ
ہو پھر یہ بھی کہا جب ولا الضالین کہہ چکے یعنے قرات سے فارغ ہونے سے بھی مقصود یہی ہے کہ فاتحہ کی قرات سے فارغ ہو یا یہ اور تیسرا
سکتہ ہی **عن** ابی ہریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کبر فی الصلوۃ سکت بین التکبیر والقراءۃ
فقلت لہ بابی انت وامی ارأیت سکوتک بین التکبیر والقراءۃ اخبرنی ما تقول قال اللہم باعد بینی وبین
خطایای کما باعدت بین المشرق والمغرب اللہم نقنی من خطایای کالثوب الابیض من الدنس اللہم اغسلنی
بالثلج والماء البرد **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر تحریمہ کہتے چپ ہو رہتے تھوڑی دیر
پھر قرات کرتے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ فدا ہوں آپ پر میرے ماں باپ آپ کیا کہا کرتے ہیں اس سکتے میں آپ نے فرمایا اللہم
باعد بینی آہ **ف** روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے اوسمیں بجاے انقنی کے نقنی ہے یوں اللہم نقنی من الخطایا
کما ینقی الثوب الابیض من الدنس اللہم اغسل خطایای بالماء والثلج والبرد - یہ حدیث استفتاح کی دعاؤں میں سب سے زیادہ صحیح
ہے اور ہمارے شارح نے اس دعا کو اختیار کیا ہے

باب من لم یر الجہر ببسم اللہ الرحمن الرحیم بسم اللہ الرحمن الرحیم کو پکار
کر نہ پڑھنا بیان **ف** یہی قول ہے ابوحنیفہ اور احمد اور اسحاق اور اکثر اہل حدیث کا اور یہی صحیح ہے باعتبار قوت دلائل اور کثرت
روایات کے اور احادیث جہر کی اکثر ضعیف ہیں **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابابکر وعمر وعثمان کانوا یفتتحون
القراءۃ بالحمد للہ رب العالمین **ترجمہ** انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر اور عثمان قرات شروع
کرتے تھے الحمد للہ رب العلمین کے ساتھ **ف** یعنی بسم اللہ الرحمن الرحیم پکار کر نہیں پڑھتے تھے **عن** عائشۃ قالت کان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفتتح الصلوۃ بالتکبیر والقراءۃ بالحمد للہ رب العالمین وکان اذا رکع لم یشخص راسہ ولم یصوبہ
ولکن بین ذلک وکان اذا رفع راسہ من الرکوع لم یسجد حتی یستوی قائما وکان اذا رفع راسہ من السجدۃ لم یسجد حتی یستوی
قاعدا وکان یقول فی کل رکعتین التحیات وکان اذا جلس یفرش رجلہ الیسری وینصب رجلہ الیمنی وکان ینہی
عن عقب الشیطان وعن فرشۃ السبع وکان یختم الصلوۃ بالتسلیم **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

شروع کرتے تھے نماز کو تکبیر تحریمہ سے اور شروع کرتے تھے قرأت کو الحمد للہ رب العالمین سے اور جب رکوع کرتے تھے تو نہ سر اونچا
رکھتے نہ نیچا۔ بلکہ درمیان میں اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تھے تو سجدہ نہ کرتے تھے جب تک سیدھے نہ کھڑے ہو جاتے اسی طرح جب ایک
سجدہ کر کے سر اٹھاتے تھے تو پھر سجدہ نہ کرتے تھے جب تک سیدھے بیٹھ نہ جاتے تھے اور ہر دو رکعتوں کے بعد التحیات پڑھتے جب
بیٹھتے تو بایاں پاؤں بچھاتے اور داہنا پاؤں کھڑا کرتے اور منع کرتے تھے شیطان کی نشست سے ف وہ یہ ہے کہ دونوں
پاؤں کھڑے کر دے اور چوتڑ زمین پر لگا دے جیسے کتا بیٹھتا ہے بعضوں نے کہا مراد یہ ہے کہ دونوں پاؤں کی ایڑیوں پر سرین رکھے
اور پاؤں کو کھڑا رکھے جلدی کے مارے اور اطمینان سے نہ بیٹھے ف اور جانور کی طرح ہاتھ بچھا دینے سے ف سجدے کے اندر
یعنی ہاتھوں کو زمین پر لگا دے اور کتے کی طرح زمین پر پڑ جاوے ف اور ختم کرتے تھے نماز کو سلام سے عن انس بن مالک یقول

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انزلت علي آنفا سورة فقرأ بسم الله الرحمن الرحيم انا اعطيناك الكوثر حتى
ختمها قال هل تدرون ما الكوثر قالوا الله ورسوله اعلم قال فانه نهر وعدنيه ربي في الجنة ترجمہ انس
بن مالک سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلعم نے ابھی اتری ہے میرے اوپر ایک سورت پھر پڑھا اس کو فرمایا بسم اللہ الرحمن الرحیم انا اعطیناک
الکوثر اخیر تک پھر لوگوں سے پوچھا تم جانتے ہو کوثر کیا چیز ہے انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے فرمایا کوثر ایک
نہر ہے جس کے دینے کا وعدہ کیا ہے میرے پروردگار نے جنت میں ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم سورت کا
جزء ہے تو اس کو پکار کر پڑھنا چاہیے مگر یہ استدلال جب صحیح ہو سکتا ہے کہ آپ نے تبرک اور استحباب کے طور پر نہ پڑھا ہو اور جو اس وجہ سے پڑھا
ہو کہ بسم اللہ کلام اللہ شروع کرتے وقت پڑھنا مسنون ہے تو پھر اس استدلال کی گنجائش نہیں اسی واسطے اس کے بعد کی حدیث لایا
کہ وہاں رسول اللہ صلعم نے کلام اللہ پڑھا اور بسم اللہ نہ پڑھی جواب یہ ہے کہ بسم اللہ شروع سورت میں آپ پڑھا کرتے تھے فصل
کے واسطے تاکہ معلوم ہو یہ دوسری سورت شروع ہوئی عن عروة عن عائشة وذكر الافك قالت جلس رسول الله صلى الله
عليه وسلم وكشف عن وجهه وقال اعوذ بالله السميع العليم من الشيطان الرجيم ان الذين جاءوا بالافك عصبة
منكم الآية ترجمہ عروہ سے روایت ہے انہوں نے نقل کیا حضرت عائشہ سے اور بیان کیا قصہ ان کی تہمت کا انہوں نے کہا
رسول اللہ صلعم بیٹھے اور اپنا منہ کھولا اور فرمایا اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم ان الذین جاءوا بالافک عصبۃ منکم الآیۃ ف
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سورہ کوثر میں بسم اللہ جزو ہے سورت کا ورنہ اگر تبرک کے طور پر پڑھتے تو یہاں بھی پڑھتے۔ کہا ابو داؤد نے
یہ حدیث منکر ہے اس کو ایک جماعت نے زہری سے روایت کیا انہوں نے اس طرح نقل نہیں کیا اور میں ڈرتا ہوں کہ اعوذ باللہ شاید حمید کا قول ہو

باب من جهر بها

بسم اللہ کو پکار کر پڑھنا عن يزيد الفارسي قال سمعت ابن عباس قال قلت لعثمان بن عفان
ما حملكم ان عمدتم الى براءة وهي من المئين والى الانفال وهي من المثاني فجعلتموهما في السبع الطول ولم تكتبوا
بينهما سطر بسم الله الرحمن الرحيم قال عثمان كان النبي صلى الله عليه وسلم مما تنزل عليه الآيات فيدعو بعض من
كان يكتب له ويقول له ضع هذه الآية في السورة التي يذكر فيها كذا وكذا وتنزل عليه الآية والآيتان

مثل ذلک وکانت الانفال من اول ما انزل علیہ بالمدینۃ وکانت براءۃ من اخر ما نزل من القرآن وکانت قصتہا

شبیہۃ بقصتہا فظننت انہا منہا فمن ہناک وضعتہا فی السبع الطول ولم اکتب بینہما سطر بسم اللہ

الرحمن الرحیم ترجمہ یزید فارسی سے روایت ہے میں نے سنا ابن عباس سے کہتے تھے میں نے حضرت عثمان سے کہا تم نے سورہ

برأت کو جو مئین میں سے ہے ف مئین اور سورتوں کو کہتے ہیں جنکی آیتیں دو سو سے زیادہ ہیں ف انفال سے ملا دیا حالانکہ

وہ مثانی میں سے ہے ف مثانی وہ سورتیں جو مئین سے چھوٹی ہیں ف اور تم نے انفال کو سات سورتوں میں کر دیا ف

جنکو ہم طوال کہتے ہیں بقرہ۔ آل عمران۔ نساء۔ مائدہ۔ انعام۔ اعراف۔ توبہ۔ یا۔ یونس مطلب یہ ہے

کہ سورہ انفال چھوٹی سورت تھی اسکو بڑی سورتوں کے بیچ میں کیوں کہہ یا ف اور انفال اور برات کے بیچ میں بسم اللہ کیوں

نہ لکھی حضرت عثمان نے کہا رسول اللہ صلعم پر آیتیں اترا کرتیں آپ کاتب کو بلاتے اور اوس سے فرماتے اس آیت کو فلانی سورت میں

رکھو جسمیں فلاں قصہ مذکور ہے اور آپ پر ایک ایک دو دو آیتیں اترا کرتیں آپ ایسا ہی فرمایا کرتے اور انفال مدینہ کو آنیکے بعد پہلے اتری

اور برأت آخر میں اتری اور برارت کا قصہ انفال کے مشابہ ہے دونوں سورتوں میں جہاد اور متعلقات جہاد کا ذکر ہے

اس وجہ سے گمان ہوا کہ برارت شاید انفال میں داخل ہے اسلیے میں نے انفال کو سبع طوال میں رکھا اور دونوں کے بیچ میں بسم اللہ الرحمن

الرحیم نہیں لکھی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بسم اللہ ہر سورت کی جزو ہے ورنہ ابن عباس اعتراض کیوں کرتے اور کیونکر

چھوڑ دینے پر جواب یہ ہے کہ اسے جزو ہونا نہیں نکلتا بلکہ بسم اللہ فصل کے لیے مقرر ہوئی تھی جیسا آگے آتا ہے۔ دوسری روایت میں ہے

فقبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولم یبین لنا انہا منہا رسول اللہ صلعم کا انتقال ہو گیا اور آپ نے بیان نہیں

کیا کہ سورہ برارت انفال میں سے ہے۔ کہا ابو داؤد نے کہا شعبی اور ابو مالک اور قتادہ اور ثابت بن عمارہ نے کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے بسم اللہ نہیں لکھی یہانتک کہ سورۂ نحل اتری ف کیونکہ بسم اللہ الرحمن الرحیم سورۂ نحل کے جزو میں ہے

نہ اور سورتوں کے عن ابن عباس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یعرف فصل السورۃ حتی تنزل علیہ بسم اللہ

الرحمن الرحیم ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلعم ایک سورت کا جدا شروع ہونا نہیں جانتے تھے یہانتک کہ بسم اللہ الرحمن

الرحیم آپ پر اترتی **باب** تخفیف الصلوۃ للامر یحدث کوئی حادثہ نماز میں پیش آوے تو جلدی پڑھ لینا درست ہے

عن ابی قتادۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انی لاقوم الی الصلوۃ وانا ارید ان اطول فیہا فاسمع

بکاء الصبی فاتجوز کراہیۃ ان اشق علی امہ ترجمہ ابی قتادہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا میں کھڑا ہوتا

ہوں نماز میں اور قصد کرتا ہوں قرات زیادہ کرنیکا یعنی طول صلوۃ کا پھر بچہ کا رونا سنکر نماز کو تمام کر دیتا ہوں تاکہ شاق

نہ گزرے اوسکی ماں پر **باب** ما جاء فی نقصان الصلوۃ نماز میں کمی ہونیکا بیان عن عمار بن یاسر قال سمعت رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الرجل لینصرف وما کتب لہ الا عشر صلاتہ تسعہا ثمنہا سبعہا سدسہا خمسہا ربعہا

ثلثہا نصفہا ترجمہ عمار بن یاسر سے روایت ہے سنا میں نے رسول اللہ سے آپ فرماتے تھے آدمی نماز پڑھ کر لوٹتا ہے حالانکہ دسواں حصہ

کبھی نواں حصہ کبھی آٹھواں حصہ یا ساتواں حصہ یا چھٹا یا پانچواں یا چوتھا یا تیسرا یا النصف اوسکو دسوا لکھا جاتا ہے ف یعنی جیسا نماز میں
کسیطرحکا قصور اوسکی شرائط اور ارکان یا خضوع یا خشوع میں ہوتا ہے تو پوری نماز کا ثواب نہیں لکھا جاتا بلکہ ثواب کم ہوتا ہے
کبھی نماز بالکل اولٹ کر منھ پر پھینک دیجاتی ہے نعوذ باللہ منہ

باب تخفیف الصلوٰۃ نماز کو ہلکا کرنے کا بیان

عن جابر کان معاذ یصلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم یرجع فیؤمنا قال مرۃ ثم یرجع فیصلی بقومہ فاخر النبی صلی اللہ
علیہ وسلم لیلۃ الصلوٰۃ وقال مرۃ العشاء فصلی معاذ مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم جاء یؤم قومہ فقرأ البقرۃ
فاعتزل رجل من القوم فصلی فقیل نافقت یا فلان فقال ما نافقت فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان معاذا یصلی
معک ثم یرجع فیؤمنا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما نحن اصحاب نواضح ونعمل بایدینا وانہ جاء یؤمنا فقرأ بسورۃ
البقرۃ فقال یا معاذ افتان انت افتان انت اقرأ بکذا اقرأ بکذا قال ابو الزبیر بسبح اسم ربک الاعلی واللیل اذا یغشی
فذکرنا لعمرو فقال اراہ قد ذکرہ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے معاذ بن جبل رسول اللہ ﷺ کی ساتھہ نماز پڑھا کرتے تھے پہر لوٹ
کر ہماری امامت کیا کرتے یا لوٹ کر اپنی قوم کی امامت کیا کرتے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ فرض پڑھنیوالے کی اقتدا نفل پڑھنیوالے
کے پیچھے درست ہے **ت** ایکبار رسول اللہ ﷺ نے رات کو نماز میں دیر کی ایک روایت میں ہے عشا کی نماز میں دیر کی معاذ نے رسول اللہ ﷺ
کی ساتھہ نماز پڑھی پھر اپنی قوم کی امامت کرنی آئے تو سورۂ بقرہ کو شروع کیا ایک شخص جماعت سے الگ ہو گیا (اور سلام پھیر کر
اپنی) نماز پڑھ لی (اکیلی) لوگوں نے کہا تو منافق ہوگیا اوسنے کہا میں کبھی منافق نہیں ہوا وہ شخص رسول اللہ صلعم پاس
آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ معاذ آپکے ساتھہ نماز پڑھ کے یہاں سے جاتے ہیں اور ہماری امامت کرتے ہیں اور ہم لوگ دن بھر اونٹوں
سے پانی سینچتے ہیں اور ہاتھوں سے محنت کرتے ہیں (تو تھکے ماندے ہوتے ہیں) اونہوں نے آج سورۂ بقرہ شروع کیے رسول اللہ ﷺ نے معاذ
سے فرمایا اے معاذ تو لوگوں کو فتنے میں ڈالیگا تو لوگوں کو فتنے میں ڈالیگا پڑہ فلان فلان سورت ابو الزبیر نے کہا سبح اسم ربک
الاعلی اور واللیل اذا یغشی **ف** صحیحین میں ہے والشمس وضحٰہا اور دوسری روایت میں ہے اذا السماء انفطرت اور اذا السماء
انشقت اور بروج والطارق عن حزم بن ابی بن کعب انہ اتی معاذ بن جبل وہو یصلی بقوم صلوۃ المغرب فی ہذا
الخبر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا معاذ لا تکن فتانا فانہ یصلی وراءک الکبیر والضعیف وذو الحاجۃ والمسافر
ترجمہ حزم بن ابی بن کعب سے روایت ہے وہ معاذ بن جبل پاس آئے اور وہ نماز پڑھا رہے تھے مغرب کی اسی حدیث میں رسول اللہ صلعم نے فرمایا
اے معاذ تو فتنے میں مت ڈال لوگوں کو تیرے پیچھے بڑے اور ضعیف اور کام کاج والے اور مسافر نماز پڑھتے ہیں عن بعض اصحاب النبی صلی
اللہ علیہ وسلم قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لرجل کیف تقول فی الصلوٰۃ قال اتشہد ثم اقول اللہم انی اسألک الجنۃ
واعوذ بک من النار اما انی لا احسن دندنتک ولا دندنۃ معاذ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم حولہما ندندن
ترجمہ بعض صحابہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک شخص سے تو نماز میں کیا کہتا ہے بولا میں تشہد پڑھتا ہوں پھر کہتا ہوں
یا اللہ مانگتا ہوں میں تجھسے جنت کو اور پناہ مانگتا ہوں تیری جہنم سے لیکن میں نہیں سمجھتا آپکی آواز کو نہ معاذ کی آواز کو۔

کھڑے ہوتے تھے پہلی رکعت میں ظہر کے اتنی دیر تک کہ کسی قسم کی آواز نہ تی **ف** یعنی جو آہٹ ہوتی ہے وہ سب تھک کر نکل جاتی تھی اور پہلے ادب
تخفیف الآخرین پچھلی دو رکعتوں میں تخفیف کرنا **عن** جابر بن سمرة قال قال عمر لسعد قد شکاک الناس فی کل شیء حتی فی
الصلاة قال اما انا فامد فی الاولیین واحذف فی الاخریین ولا آلو ما اقتدیت به من صلوة رسول الله صلی الله علیه وسلم
قال ذاک الظن بک **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہے حضرت عمر بن خطاب نے فرمایا سعد بن ابی وقاص سے لوگ تمہاری شکایت کرتے ہیں ہر بات
میں یہانتک کہ نماز میں بھی انہوں نے کہا میں تو پہلے دو رکعتوں کو لمبا پڑھتا ہوں اور پچھلی رکعتوں کو چھوٹا اور میں کوتاہی نہیں کرتا
رسول اللہ کی پیروی میں حضرت عمر نے کہا تمہارے ساتھ مجھکو بھی گمان ہے **عن** ابی سعید الخدری قال حزرنا قیام رسول الله صلی
الله علیه وسلم فی الظهر والعصر فحزرنا قیامه فی الرکعتین الاولیین من الظهر قدر ثلاثین آیة قدر الم تنزیل السجدة و
حزرنا قیامه فی الاخریین علی النصف من ذلک وحزرنا قیامه فی الاولیین من العصر علی قدر الاخریین من الظهر وحزرنا
قیامه فی الاخریین من العصر علی النصف من ذلک **ترجمہ** ابی سعید خدری سے روایت ہے ہم نے انداز کیا رسول اللہ کتنی دیر
کھڑے ہوتے تھے ظہر اور عصر میں تو معلوم ہوا کہ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں اتنی دیر تک قیام کرتے تھے جتنی دیر میں کوئی تیس آیتیں پڑھے
جیسے سورہ الم تنزیل السجدہ پڑھی اور پچھلی دو رکعتوں میں اسکے نصف اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں ظہر کے پچھلی رکعتوں کے برابر اور
پچھلی رکعتوں میں اسکے نصف **باب** القراءة فی الظهر والعصر ظہر اور عصر میں کون سے سوتیں پڑھے **عن** جابر بن سمرة ان
رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یقرأ فی الظهر والعصر بالسماء والطارق والسماء ذات البروج ونحوهما من السور
ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر میں والسماء والطارق والسماء ذات البروج اور انکے برابر سورتیں
پڑھتے تھے **عن** جابر بن سمرة قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا دحضت الشمس صلی الظهر وقرأ بنحو من واللیل اذا یغشی
والعصر کذلک والصلوات الا الصبح فانه کان یطیلها **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہے جب آفتاب ڈھل جاتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ظہر کی نماز پڑھتے تھے اور جیسے واللیل اذا یغشی ہے ایسی سورتیں پڑھتے سوا فجر کے اوس میں طول کرتے **عن** ابن عمر ان النبی صلی الله علیه
وسلم سجد فی صلوة الظهر ثم قام فرکع فرأینا انه قرأ تنزیل السجدة قال ابن عیسی لم یذکر امیة احد الا معتمر **ترجمہ** عبد اللہ
بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا ظہر کی نماز میں پھر کھڑے ہوئے اور رکوع کیا ہم نے جانا آپ نے الم تنزیل السجدہ
پڑھی ہے **عن** عبد الله بن عبید الله قال دخلت علی ابن عباس فی شباب من بنی هاشم فقلنا لشاب منا سل ابن عباس
اکان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقرأ فی الظهر والعصر فقال لا لا فقیل له فلعله کان یقرأ فی نفسه فقال خمشا هذه
شر من الاولی کان عبدا مأمورا بلغ ما ارسل به وما اختصنا دون الناس بشیء الا بثلاث خصال امرنا ان نسبغ الوضوء
وان لا نأکل الصدقة ولا ننزی الحمار علی الفرس **ترجمہ** عبد اللہ بن عبید اللہ سے روایت ہے عبد اللہ بن عباس پاس بنی ہاشم
کے کئی جوانوں کے ساتھ گیا ہم نے ایک جوان سے کہا تم ابن عباس سے پوچھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر میں قرات کرتے تھے ابن
عباس نے کہا نہیں نہیں لوگوں نے کہا شاید جیکے جیکے پڑھتے ہوں گے انہوں نے کہا برا ہو منہ خدا کرے گھر اجڑ جائے یہ تو پہلی سے

بھی برا ہے آپ ایک بندی تھی خدا کی جو حکم ہوا وہ لوگوں کو پہونچا دیا اور بنجا میں بنے ہاشم کو کوئی حکم نہیں دیا سوا تین باتوں کے ایک تو وضو
کامل کرنیکا دوسری زکوٰۃ نہ لینے کا تیسرے گدہے کو گہوڑی سے جفت نہ کرنیکا ف ابن عباس کو جو حکم سنی کو پہونچے وہ دور کرتی ہے تبھی اونکو معلوم
نہ ہوا کہ رسول اللہ صلعم آہستہ قرات کرتے ہیں ظہر اور عصر میں عن ابن عباس قال لا ادری اکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ
فی الظہر والعصر ام لا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے مجھے نہیں معلوم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر میں کچھ پڑہتے تھے یا نہیں ف
یعنی اسقدر آہستہ پڑہتے تھے بالکل آواز نہیں آتی تھی یہہ حدیث موید ہے اوس تاویل کو جو ابھی مذکور ہوئی باب قدر القراءۃ فی المغرب
مغرب میں کون سی سورتیں پڑہی عن ابن عباس ان ام الفضل بنت الحارث سمعتہ وھو یقرأ والمرسلات عرفا فقالت
یا بنی لقد ذکرتنی بقراءتک ھذہ السورۃ انھا لآخر ما سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ بھا فی المغرب ترجمہ
ابن عباس سے روایت ہے ام الفضل نے اونکو سورہ والمرسلات عرفا پڑہتے سنا تو کہا اے بیٹے یہہ تم نے مجھے یاد دلادیا اس سورت کو پڑہ کر میں نے
یہہ سورت سب سے آخر میں سنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ اوسکو مغرب میں پڑہتے تھے ف ابن حبان نے روایت کیا ابن عمر
سے کہ رسول اللہ صلعم جمعہ کے رات کو مغرب کے نماز میں قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ پڑہتے عن جبیر بن مطعم انہ قال سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ بالطور فی المغرب ترجمہ جبیر بن مطعم سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ
سورۂ طور پڑہتے تھے مغرب میں عن مروان بن الحکم قال قال لی زید بن ثابت ما لک تقرأ فی المغرب بقصار المفصل وقد
رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی المغرب بطولی الطولیین قال قلت ما طولی الطولیین قال الاعراف والاخری
الانعام وسألت انا ابن ابی ملیکۃ فقال لی من قبل نفسہ المائدۃ والاعراف ترجمہ مروان بن الحکم سے زید بن ثابت
نے کہا تم مغرب میں چہوٹی سورتیں کیوں پڑہتے ہو حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب میں دو لمبی چوڑی سورتیں پڑہتے دیکھا مروان نے
کہا وہ کونسی سورتیں ہیں انہوں نے کہا اعراف اور انعام ابن جریج نے کہا میں نے ابن ابی ملیکہ سے پوچھا وہ سورتیں کونسی ہیں انہوں نے اپنے
دل سے کہا مائدہ اور اعراف باب من رأی التخفیف فیہا مغرب میں چہوٹی سورتیں پڑہنے کا بیان عن ہشام بن عروۃ ان اباہ
کان یقرأ فی صلاۃ المغرب بنحو ما تقرؤن والعادیات ونحوھا من السور ترجمہ ہشام بن عروہ سے روایت ہے اونکے باپ عروہ بن الزبیر
مغرب کے نماز میں ایسی ہی سورتیں پڑہتے تھے جیسے تم پڑہتے ہو والعادیات یا مانند اوسکی کہا ابوداود نے اس سے معلوم ہوا کہ وہ حدیثیں سورہ
مائدہ اور اعراف یا انعام پڑہنے کی منسوخ ہیں اور یہ روایت زیادہ صحیح ہے اوس سے عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص انہ قال ما من المفصل
سورۃ صغیرۃ ولا کبیرۃ الا وقد سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یؤم الناس بہا فی المکتوبۃ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص نے
کہا مفصل میں (یعنے سورہ حجرات سے آخر قرآن تک) جتنی سورتیں ہیں چہوٹی یا بڑی میں نے ایک نہ ایک وقت میں اون سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو پڑہتے دیکھا فرض نماز میں عن ابی عثمان النہدی انہ صلی خلف ابن مسعود المغرب فقرأ بقل ھو اللہ احد ترجمہ ابی عثمان
نہدی سے روایت ہے عبد اللہ بن مسعود نے مغرب کے نماز پڑہائی اوس میں قل ہو اللہ احد پڑہی باب الرجل یعید سورۃ واحدۃ
فی الرکعتین پہلے رکعت میں جو سورہ پڑہے اوسکو دوسری رکعت میں پڑہنے کا بیان عن معاذ بن عبد اللہ الجہنی ان رجلا

من جهينة اخبره انه سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقرأ في الصبح اذا زلزلت الارض في الركعتين كلتيهما فلا ادري انسي رسول الله صلى الله عليه وسلم ام قرأ ذلك عمدًا **ترجمہ** معاذ بن عبد اللہ جہنی سے روایت ہے انہوں نے ایک شخص سے سنا جو جہینہ میں سے تھا اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فجر کی نماز میں اذا زلزلت الارض پڑھا دونوں رکعتوں میں یہی سورت پڑھی لیکن معلوم نہیں آپ نے بھول کر ایسا کیا یا قصداً کیا

باب القراءة في الفجر فجر میں کون سے سورتیں پڑھے

عن عمرو بن حريث قال كأني اسمع صوت النبي صلى الله عليه وسلم يقرأ في صلاة الغداة فلا اقسم بالخنس الجوار الكنس **ترجمہ** عمرو بن حریث سے روایت ہے گویا میں سن رہا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز کو آپ فجر کی نماز پڑھتے تھے فلا اقسم بالخنس الجوار الكنس **ف** یعنی یہی آیت پڑھتے تھی یا پوری سورہ اذا الشمس کورت پڑھتے تھے

باب من ترك القراءة في صلاته جو شخص نماز میں سورہ فاتحہ نہ پڑھے یا قرارت نہ کرے اوسکا حکم

عن ابي سعيد قال امرنا ان نقرأ بفاتحة الكتاب وما تيسر **ترجمہ** ابو سعید سے روایت ہے ہمکو حکم ہوا سورہ فاتحہ اور جو آسان ہو قرآن میں سے پڑھنیکا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سورہ فاتحہ کے ساتھ سورت ملانا ضرور ہے بعضوں کے نزدیک مستحب ہے

عن ابي هريرة قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم اخرج فناد في المدينة انه لا صلاة الا بقرآن ولو بفاتحة الكتاب فما زاد ولو بفاتحة الكتاب فما زاد **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جا کر پکار آدمیوں میں نماز درست نہیں ہوتی بغیر سورہ فاتحہ اور کچھ زیادہ کے بغیر سورہ فاتحہ اور کچھ زیادہ کے

عن ابي هريرة قال امرني رسول الله صلى الله عليه وسلم ان انادي انه لا صلوة الا بقراءة فاتحة الكتاب فما زاد **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے مجھ کو حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پکار دینے کا یہ بات نماز درست نہیں بغیر سورہ فاتحہ اور کچھ زیادہ کی

عن ابي هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى صلوة لم يقرأ فيها بام القرآن فهي خداج فهي خداج فهي خداج غير تمام قال فقلت يا ابا هريرة اني اكون وراء الامام قال فغمز ذراعي وقال اقرأ بها يا فارسي في نفسك فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول قال الله تعالى قسمت الصلاة بيني وبين عبدي نصفين فنصفها لي ونصفها لعبدي ولعبدي ما سأل قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقرأوا يقول العبد الحمد لله رب العالمين يقول الله عز وجل حمدني عبدي يقول الرحمن الرحيم يقول الله عز وجل اثنى على عبدي يقول العبد مالك يوم الدين يقول الله عز وجل مجدني عبدي يقول العبد اياك نعبد واياك نستعين يقول الله هذه بيني وبين عبدي ولعبدي ما سأل يقول العبد اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين يقول الله فهؤلاء لعبدي ولعبدي ما سأل **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز پڑھے بغیر سورہ فاتحہ کے اسکی نماز ناقص ہے ناقص ہے ناقص ہے پوری نہیں ہے راوی نے کہا میں نے ابو ہریرہ سے کہا کبھی میں امام کے پیچھے ہوتا ہوں انہوں نے میرا بازو دبا دیا اور کہا اپنے دل میں پڑھ لے اے فارسی **ف** یعنی جب امام کے پیچھے ہو تو آہستہ پڑھ لے - اس مسئلے میں تین مذہب ہیں ایک یہ کہ سورہ فاتحہ پڑھے امام کے پیچھے سری اور جہری نماز میں دوسری یہ کہ سری میں پڑھے اور جہری میں نہ پڑھے - تیسری یہ کہ امام کے پیچھے کسی نماز میں نہ پڑھے محدثین کا

پہلا مذہب ہے اور یہی احوط ہی کیونکہ مین نے سنا رسول اللہ صلعم سے آپ فرماتی تھی اللہ جل جلالہ ارشاد فرماتا ہی نماز بانٹ
دی گئی ہی یا مین نے ادسکو بانٹ دیا ہی اپنی اور بندہ کی درمیان مین آدھوں آدہ آدہی میری ہی اور آدہی بندی کیواسطی ہی اور میری بندہ کو جو
مانگیگا ملیگا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑہو بندہ کہتا ہی الحمد للہ رب العالمین۔ سب تعریف اللہ کو ہی جو پالنیوالا ہی
ساری جہان کا۔ اللہ جل جلالہ کہتا ہی میری بندہ نے میری تعریف کی پھر بندہ کہتا ہی الرحمن الرحیم رحم کرنیوالا نہایت مہربان اللہ
جل جلالہ فرماتا ہے مجہکو سراہا میری بندہ نے۔ پہر بندہ کہتا ہے مالک یوم الدین مالک ہے بدلے کے دن کا پروردگار کہتا ہے
بڑائی کی میری میری بندہ نے پھر بندہ کہتا ہی ایاک نعبد وایاک نستعین ہم تجہکو پوجتے ہین اور تجھہی سی مدد چاہتی ہین۔ یہ آیت
میری اور بندہ میری کے درمیان ہی اور میرا بندہ جو مانگیگا مین دونگا پھر بندہ کہتا ہے اہدنا الصراط المستقیم بتلا ہمکو سیدہی
سچی راہ صراط الذین انعمت علیہم اون لوگونکی راہ جن پر تونی احسان کیا غیر المغضوب علیہم ولا الضالین نہ اون لوگون کی راہ
جن پر تونی غصہ کیا اور نہ اون لوگونکی راہ جو گمراہ ہوگئی یہ تینوں آیتین میری بندہ کی لیے ہین اور میری بندہ کو جو مانگیگا ملیگا

عن عبادة بن الصامت یبلغ بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا صلاۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب فصاعدا قال سفیان
لمن یصلی وحدہ ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نماز نہ ہوگی اوس شخص کے جو سورہ فاتحہ
اور کچھ زیادہ نہ پڑہی۔ سفیان نی کہا یہ حدیث اوسکیواسطی ہی جو تنہا نماز پڑہے عن عبادة بن الصامت قال کنا خلف رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی صلوۃ الفجر فقرأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فثقلت علیہ القرأۃ فلما فرغ قال لعلکم
تقرؤن خلف امامکم قلنا نعم ہذا یا رسول اللہ قال لا تفعلوا الا بفاتحۃ الکتاب فانہ لا صلوۃ لمن لم یقرأ بہا ترجمہ عبادہ
بن صامت سے روایت ہی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑہ رہی تھی فجر کی آپ نی قرأت کی لیکن آپ پر شاق ہوا پڑہنا قرآن کا
جب نماز سی فارغ ہوئے تو آپ نی فرمایا شاید تم پڑھا کرتی ہو اپنے امام کے پیچھے ہم نی کہا ہان یا رسول اللہ ایسا ہی آپ نی فرمایا مت پڑہا کرو
سوا سورہ فاتحہ کے کیونکہ بغیر سورہ فاتحہ کی نماز نہین ہوتی عن نافع بن محمود بن الربیع الانصاری قال نافع ابطأ عبادة بن
الصامت عن صلاۃ الصبح فاقام ابو نعیم المؤذن الصلاۃ فصلی ابو نعیم بالناس واقبل عبادة وانا معہ حتی صففنا
خلف ابی نعیم وابو نعیم یجہر بالقرأۃ فجعل عبادة یقرأ بام القرآن فلما انصرف قلت لعبادة سمعتک تقرأ بام القرآن
وابو نعیم یجہر قال اجل صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعض الصلوات التی یجہر فیہا القرأۃ قال فالتبست علیہ
القرأۃ فلما انصرف اقبل علینا بوجہہ وقال ہل تقرؤن اذا جہرت بالقرأۃ فقال بعضنا انا نصنع ذلک قال
فلا وانا اقول ما لی ینازعنی القرآن فلا تقرؤا بشیء من القرآن اذا جہرت الا بام القرآن ترجمہ نافع محمد بن ربیع الانصاری
سے روایت ہی کہ عبادہ بن الصامت نی دیر کی فجر کی نماز کی واسطی نکلنے مین تو ابو نعیم مؤذن نی تکبیر کہکر نماز پڑہانا شروع کی اتنی مین عبادہ
بہی آگی اور مین بہی اون کے ساتھ تہا ہم نے صف باندہی ابو نعیم کے پیچھے اور ابو نعیم پکار کر قرأت کر رہی تہی عبادہ سورہ فاتحہ پڑہنی لگی جب نماز
سی فارغ ہوئی مین نے عبادہ سے کہا مین نے تمکو سورہ فاتحہ پڑہتے سنا حالانکہ ابو نعیم پکار کر قرأت کرتی تہی عبادہ نی کہا ہان البتہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی نماز پڑہائی جہری آپ قرات سے رکنے لگی (لوگون کی قرات کی سبب سے) جب نماز سے فارغ ہوئے تو ہماری طرف مخاطب ہوئے اور پوچہا کیا تم پڑہا کرتی ہو جب مین پکار کر پڑہتا ہون بعض لوگون نے ہم مین سے کہا ہان ہم تو ایسا ہی کرتے ہین آپنے فرمایا مت پڑہا کرو جب ہی مین کہتا تہا کیا ہوا ہے مجہکو کوئی چہینے لیتا ہے قرآن مجہہ سے تو مت پڑہا کرو قرآن کو جب مین جہر کیا کرون سوا سورہ فاتحہ کے عن عبادة نحو حدیث الربیع بن سلیمان قال فکان مکحول یقرأ فی المغرب والعشاء والصبح بفاتحة الکتاب فی کل رکعة سرا قال مکحول اقرأ فیما جهر به الامام اذا قرأ بفاتحة الکتاب وسکت سرا فان لم یسکت اقرأ بها قبله ومعه وبعده لا تترکها علی حال ترجمہ عبادہ سے دوسری روایت بہی ایسی ہی راوی نے کہا مکحول سورہ فاتحہ پڑہتے تہے مغرب اور عشا اور فجر مین ہر رکعت مین آہستہ سے کہا مکحول نے اگر امام سورہ فاتحہ پڑہ کر سکتہ کرے جہری نماز مین تو اوسوقت سورہ فاتحہ پڑہ لے آہستہ سے اور جو سکتہ نکرے تو امام سے پہلے یا اوسکے ساتہہ یا اوسکے بعد سورہ فاتحہ پڑہ لے چہوڑ دے

باب من رأی القراءة اذا لم یجهر جہری نماز مین قرات نہ کرنیکا بیان عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم انصرف من صلاة جهر فیها بالقراءة فقال هل قرأ معی احد منکم انفا فقال رجل نعم یا رسول الله قال انی اقول مالی انازع القرآن قال فانتهی الناس عن القراءة مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فیما جهر به النبی صلی الله علیه وسلم بالقراءة من الصلوات حین سمعوا ذلك من رسول الله صلی الله علیه وسلم ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز جہری سے فارغ ہوئی آپ نے فرمایا کسی نے تم مین سے میرے ساتہہ قرات کی تہی ابہی ایک شخص بولا ہان یا رسول اللہ آپنے فرمایا جب ہی مین کہتا تہا کیا ہوا ہے مجہکو کوئی قرآن مجہسے چہینے لیتا ہے راوی نے کہا پہر لوگ باز آئے قرات سے جہری نمازمین جب سے یہہ سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ف یعنی سوا سورہ فاتحہ کی اور سورتون کے پڑہنے سے تو موافق ہوئے یہہ حدیث عبادہ کی حدیث سے اور حجت نہین ہے اس مین اوس شخص کی جو فاتحہ پیچہے کو منع کرتا ہو امام کے پیچہے عن ابی هریرة یقول صلی بنا رسول الله صلی الله علیه وسلم صلاة نظن انها الصبح بمعناه الی قوله مالی انازع القرآن ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے نماز پڑہائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شاید فجر کے پہر روایت کیا حدیث کو اوسی طرح جیسی اوپر گزری یہانتک کہ فرمایا کیا ہوا مجہکو مین چہینا جاتا ہون قرآن سے مسدد کے روایت مین ہے فانتهی الناس عن القراءة فیما جهر به رسول الله صلی الله علیه وسلم لوگون نے قرات چہوڑ دی جہری نماز مین ابن السرح نے معمر سے انہون نے زہری سے روایت کیا یہہ قول ابوہریرہ کا اور اوزاعی کے روایت مین یہہ قول زہری کا ہے فاتعظ المسلمون بذلك فلم یکونوا یقرؤن معه فیما یجهر به صلی الله علیه وسلم یعنی اوس روز سے مسلمانون کو نصیحت ہوئی وہ جہری نماز مین قرات نہ کرتے تہے کہا ابوداؤد نے مین نے محمد بن یحیی بن فارس سے سنا کہتی تہی فانتهی الناس زہری کا کلام ہے

باب من رأی القراءة اذا لم یجهر جب جہر نہو تو قرات کرنا چاہیے عن عمران بن حصین ان النبی صلی الله علیه وسلم صلی الظهر فجاء رجل فقرأ خلفه بسبح اسم ربك الاعلی فلما فرغ قال ایکم قرأ قالوا رجل قال قد عرفت ان بعضکم خالجنیها

ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھی ایک شخص نے انکے پیچھے سبح اسم ربک الاعلی پڑھا
جب آپ نماز سے فارغ ہوئے فرمایا کس نے پڑھا تھا لوگوں نے کہا ایک شخص نے آپ نے فرمایا میں سمجھا — تم میں سے کسی نے قرآن مجھ سے
چھین لیا ابو الولید کی روایت میں ہے شعبہ نے کہا میں نے قتادہ سے کہا کیا سعید نے نہیں کہا جب قرآن پڑھا جاوے تو چپ رہو انہوں
نے کہا یہ جب ہے کہ پکار کر پڑھا جاوے ابن کثیر کی روایت میں ہے شعبہ نے کہا قتادہ سے شاید آنحضرتؐ نے قرات کو برا جانا قتادہ
نے کہا اگر برا جانتے تو اس سے منع کرتے عن عمران بن حصین ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی بھم الظھر فلما انفتل
قال ایکم قرأ سبح اسم ربک الاعلی فقال رجل انا فقال علمت ان بعضکم خالجنیھا ترجمہ عمران بن حصین سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھی جب فراغت پائی تو پوچھا سبح اسم ربک الاعلی کس نے پڑھا ایک شخص بولا میں نے
پڑھا آپ نے فرمایا میں سمجھا گویا مجھ سے کلام اللہ چھینا جاتا ہے باب ما یجزئ الامی والاعجمی من القراءۃ امی اور عجمی کو
کتنی قرات کافی ہے ف امی وہ شخص جو ان پڑھ ہے اور عجمی وہ جو عرب کا رہنے والا نہیں ہے اور ملکوں کا ہے عن جابر بن عبد اللہ
قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن نقرأ القرآن وفینا الاعرابی والعجمی فقال اقرؤا فکل حسن و
سیجیء اقوام یقیمونه کما یقام القدح یتعجلونه ولا یتأجلونه ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ہماری اوپر نکلے اور ہم کلام اللہ پڑھ رہے تھے اور ہم میں اعرابی (جنگلی) لوگ بھی تھے اور پردیسی بھی تھے آپ نے فرمایا پڑھو سب
اچھا ہے قریب ہے ایسی قومیں پیدا ہونگی جو قرآن کو تیر کی طرح درست کرینگی (یعنی تجوید میں مبالغہ کرینگی) جلدی پڑھیں گے اور ٹھہر ٹھہر
کر نہ پڑھینگے دنیا جلدی دنیا میں اسکا بدلا پاوینگے اور آخرت میں انکو ثواب نہ ملیگا عن سھل بن سعد الساعدی قال خرج علینا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما ونحن نقترئ فقال الحمد للہ کتاب اللہ واحد وفیکم الاحمر وفیکم الابیض وفیکم
الاسود اقرؤہ قبل ان یقرأہ اقوام یقیمونه کما یقوم السھم یتعجل اجرہ ولا یتأجلہ ترجمہ سھل بن سعد الساعدی سے روایت
ہے رسول اللہ صلعم ہمارے اوپر نکلے ایک دن اور ہم کلام اللہ پڑھ رہے تھے آپ نے فرمایا الحمد للہ اللہ کی کتاب ایک ہے اور پڑھنے والی سرخ اور سفید
اور سیاہ سب طرح کی ہیں پڑھو اسکو اس سے پہلے کہ کتنی قومیں آوینگی اور قرآن کو مضبوط کریں گے جیسے تیر درست کیا جاتا ہے پر دنیا میں
اسکا بدلا لے لینگے عقبے کے لیے نہ رکھینگے عن عبد اللہ بن ابی اوفی قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی لا
استطیع ان اخذ من القرآن شیئا فعلمنی ما یجزئنی منه فقال قل سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر
ولا حول ولا قوۃ الا باللہ قال یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذا للہ فما لی قال قل اللھم ارحمنی وارزقنی وعافنی واھدنی
فلما قام قال ھکذا بیدہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما ھذا فقد ملأ یدہ من الخیر ترجمہ عبد اللہ بن ابی اوفی
سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ صلعم پاس بولا یا رسول اللہ میں قرآن یاد نہیں کر سکتا مجھ کو بھی تو مجھ کو کوئی چیز ایسی بتلائی جو قرآن
سے کافی ہو آپ نے فرمایا کہہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ وہ شخص بولا یہ تو اللہ کی تعریف
ہے میرے فائدے کے لیے بتلائیے آپ نے فرمایا کہہ اللھم ارحمنی وارزقنی وعافنی واھدنی اے پروردگار مجھ پر رحم کر اور مجھ کو روزی دے اور تندرستی

اور ہدایت کر مجھکو جب وہ اوٹھا تو اوس نے ہاتھ سے اشارہ کیا (یعنی مین نے بڑی دولت کمائی) رسول اللہ صلعم نے اشارہ کیا (اسکو یاد رکھنا) پھر فرمایا آپ نے اس شخص نے اپنا ہاتھ بھر لیا خیر سے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا جسکو کوئی سورت قرآن کی یاد نہ ہوسکے وہ نماز مین یہی پڑھ لیا کرے نماز درست ہوجاویگی بعضون نے کہا یہ وردوظیفی کیواسطے ہے نماز مین قرآن تھوڑا بہت پڑھنا ضروری

عن جابر بن عبد اللہ قال کنا نصلی التطوع ندعو قیاما و قعودا و نسبح رکوعا و سجودا **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ نے کہا ہم نفل نماز مین کھڑے اور بیٹھے دعا کیا کرتے تھے اور رکوع سجدے مین تسبیح پڑھتے تھے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ نفل نماز مین قرارت فرض نہین

ہے دوسری روایت مین ہے قال کان الحسن یقرأ فی الظہر والعصر اماما او خلف امام بفاتحۃ الکتاب و یسبح و یکبر و یہلل قدر قاف و الذاریات **ترجمہ** حسن قرارت کرتے تھے ظہر اور عصر مین امام ہونے کی صورت مین یا امام کے پیچھے ہونیکی صورت مین سورہ فاتحہ کی اور تسبیح کہتے تھے اور تکبیر اور تہلیل سورہ قاف اور والذاریات کی مقدار تک

باب تمام التکبیر تکبیر کون کون سے مقام پر کہنی نماز مین

عن مطرف قال صلیت انا و عمران بن حصین خلف علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فکان اذا سجد کبر و اذا رکع کبر و اذا نہض من الرکعتین کبر فلما انصرف اخذ عمران بیدی و قال لقد صلی ہذا او قال لقد صلی بنا ہذا قبل صلوۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** مطرف سے روایت ہے مین نے اور عمران بن حصین نے نماز پڑھی حضرت امیر المومنین مرتضی علی کے پیچھے آپ جب سجدہ کرتے تو تکبیر کہتے اور جب رکوع کرتے تکبیر کہتے اور جب دو رکعتین پڑھ کر اوٹھتے تکبیر کہتے جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو عمران نے میرا ہاتھ پکڑا اور کہا انہون نے ایسی نماز پڑھی جیسی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے

عن ابی بکر بن عبد الرحمن و ابی سلمۃ ان ابا ہریرۃ کان یکبر فی کل صلاۃ من المکتوبۃ و غیرہا یکبر حین یقوم ثم یکبر حین یرکع ثم یقول سمع اللہ لمن حمدہ ثم یقول ربنا و لک الحمد قبل ان یسجد ثم یقول اللہ اکبر حین یہوی ساجدا ثم یکبر حین یرفع راسہ ثم یکبر حین یسجد ثم یکبر حین یرفع راسہ ثم یکبر حین یقوم من الجلوس فی اثنتین فیفعل ذلک فی کل رکعۃ حتی یفرغ من الصلوۃ ثم یقول حین ینصرف والذی نفسی بیدہ انی لاقربکم شبہا بصلاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کانت لصلاتہ حتی فارق الدنیا **ترجمہ** ابے بکر بن عبد الرحمن اور ابی سلمہ سے روایت ہے کہ ابا ہریرہ تکبیر کہتے تھے ہر نماز مین فرض ہین اور غیر فرض مین پہلے تکبیر کہتے تھے جب نماز کو کھڑی ہوتی تھی پھر رکوع کیوقت تکبیر کہتے تھے پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہتے بعد اسکی ربنا و لک الحمد سجدے سے پہلے جب سجدے کو جھکتے اللہ اکبر کہتے پھر جب سجدے سے سر اوٹھاتے اللہ اکبر کہتے پھر جب سجدے مین جاتی تھی اللہ اکبر کہتے پھر سجدے سے سر اوٹھاتے اللہ اکبر کہتے پھر جب دو رکعت پڑھ کر قعدہ کرکے اوٹھتے تو اللہ اکبر کہتے ایسا ہی ہر رکعت مین کرتے تھے نماز سے فارغ ہونے تک بعد اسکی کہتے قسم خدا کی مین تم سب سے زیادہ مشابہ ہون نماز مین رسول اللہ صلعم سے آپ کی نماز تھی یہانتک کہ آپنے دنیا کو رخصت کیا

عن عبد الرحمن بن ابزی انہ صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و کان لا یتم التکبیر **ترجمہ** عبد الرحمن بن ابزی سے روایت ہے انہون نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وہ تمام نہین کرتے تھے تکبیر کو۔ کہا ابوداؤد نے اسکا مطلب یہ ہے کہ جب رکوع سے سر اوٹھاتے تو تکبیر نہین کہتے تھے (بلکہ سمع اللہ لمن حمدہ کہتے) اسی طرح جب سجدہ کا ارادہ کرتے تو تکبیر نہین کہتے تھے جب سجدے سے کھڑے ہوتے

ف پر اس روایت پر عمل نہین ہے سوا رکوع سے سر اوٹھانے کیوقت اور سب حرکات مین اللہ اکبر کہنا ثابت ہے **باب کیف یضع**
رکبتیہ قبل یدیہ سجدہ کرنے وقت پہلے گھٹنون کو زمین پر رکھے یا ہاتھون کو **ف** مالک اور اوزاعی اور بعض ائمہ حدیث کا مذہب
ہے کہ پہلے ہاتھونکو زمین پر رکھے پیچھے گھٹنونکو اور ابو حنیفہ اور شافعی اور احمد بن حنبل اور جمہور علما کا قول یہ ہے کہ پہلے گھٹنون کو
زمین پر رکھے پھر ہاتھونکو سجدہ کرنے وقت **عن** وائل بن حجر قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا سجد وضع رکبتیہ قبل
یدیہ واذا نهض رفع یدیہ قبل رکبتیہ **ترجمہ** وائل بن حجر سے روایت ہے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ
سجدہ کرتے تو دونو گھٹنے ہاتھون سے پہلے زمین پر رکھتے اور جب اوٹھتے تو ہاتھ پہلے اوٹھاتے گھٹنون سے دوسری روایت مین ہے فلما
سجد وقعتا رکبتاہ الی الارض قبل ان یقع کفاہ جب سجدہ کرتے تو آپکے گھٹنے زمین پر پہلے پڑتے ہاتھون سے ایک روایت مین ہے واذا
نهض نهض علی رکبتیہ واعتمد علی فخذہ یعنی جب سجدے سے کھڑے ہوتے تو ٹیکا کرتے اپنے دونو رانون پر اور گھٹنونکے بل اوٹھتے **عن** ابی هریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سجد احدکم فلا یبرک کما یبرک البعیر ولیضع یدیہ قبل رکبتیہ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت
ہے رسول اللہ نے فرمایا جب کوئی تم مین سے سجدہ کرے تو اونٹ کیطرح نہ بیٹھے بلکہ اپنے ہاتھ گھٹنونسے پہلے رکھے **ف** یہہ حدیث مالک اور اوزاعی
کی دلیل ہے کمٹانی نے اسکو ضعیف کیا مگر یہہ ضعیف نہین ہو سکتی رجال اسکے ثقات ہین خطابی نے کہا کہ حدیث وائل بن حجر کی اس سے
زیادہ صحیح ہے۔ اگر کوئی کہے وائل کی حدیث کے اسناد مین شریک قاضی ہے جو ضعیف ہے جواب اوسکا یہ ہے کہ شریک سے روایت کیا مسلم نے
اور توثیق کی اوسکی ائمہ حدیث نے پر یہ کہا وہ کثیر الغلط ہے اور اس حدیث کے دوسرے اور تیسرے طریقے مین شریک نہین ہے سفر السعادت
مین ہے کہ ابو ہریرہ کی حدیث مخالف ہے آخر اوسکا اوسکے اول سے اسلیے کہ جب ہاتھونکو گھٹنے سے پہلے رکھیگا تو اونٹ کا سا بیٹھنا ہوگا اسلیے کہ
اونٹ پہلے ہاتھ ہی رکھتا ہے جواب یہہ ہے کہ چارپایون مین اونکے چارون پانون گنے جاتے مین عرف کے اعتبار سے تو جب گھٹنے پہلے رکھے
اونٹ سے مشابہت ہوئی اسباب مین کہ وہ بھی زمین پر پہلے اپنے پانون رکھتا ہے جنکو تم نے ہاتھ سمجھا ہے۔ بعضون نے ابو ہریرہ کی حدیث
کو منسوخ کہا ہے ابن خزیمہ نے سعد بن ابی وقاص سے روایت کیا پہلے ہم ہاتھ گھٹنون کے پہلے رکھتے تھے پھر حکم ہوا گھٹنے پہلے رکھنے کا واللہ
اعلم **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعمد احدکم فی صلاتہ فیبرک کما یبرک الجمل **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مین سے کوئی شخص نماز مین اسطرح بیٹھتا ہے جسطرح اونٹ بیٹھتا ہے **باب النهوض فی
الفرد** پہلی اور تیسری رکعت پڑھ کر کسطرح اوٹھے **ف** جب پہلی اور تیسری رکعت کے اخیر سجدے سے سر اوٹھاوے تو تھوڑی دیر بیٹھ جاوے پھر
کھڑا ہو اس جلسے کو جلسہ استراحت کہتے ہین شافعی اور ائمہ حدیث کا یہی قول ہے ائمہ ثلاثہ کے نزدیک سجدہ سے اوٹھکر بیٹھنا نہ چاہیے
بلکہ سیدھے کھڑے ہو جانا چاہیے اگرچہ آثار صحابہ کے اسباب مین موجود ہین پر کوئی حدیث مرفوع صحیح سے ائمہ ثلاثہ کے قول کو تائید نہین ہوتی
ایک ابو ہریرہ کی حدیث ہے جسکو ترمذی نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز مین قدمون کے کنارے پر اوٹھتے تھے کہا ترمذی
نے اسپر عمل ہے اہل علم کا مگر یہہ حدیث ضعیف ہے بسبب خالد بن ایاس کے **عن** ابی قلابۃ قال جاءنا ابو سلیمان مالک بن الحویرث
الی مسجدنا فقال واللہ انی لاصلی وما ارید الصلاۃ ولکنی ارید ان اریکم کیف رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی قال قلت

لابی قلابۃ کیف صلی قال مثل صلوٰۃ شیخنا ھذا یعنی عمرو بن سلمۃ امامھم وذکر انہ کان اذا رفع رأسہ من السجدۃ الآخرۃ فی الرکعۃ الاولی قعد ثم قام **ترجمہ** ابی قلابہ نے روایت کی ابوسلیمان مالک بن الحویرث ہماری مسجد میں آئے اُنہوں نے کہا قسم خدا کی میں نماز پڑھونگا اور میں نہیں پڑھتا ہوں مگر اس ارادہ سے کہ تمکو دکھلاؤں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر نماز پڑھتے تھے ایوب نے کہا میں نے ابوقلابہ سے پوچھا پھر کیونکر نماز پڑھتے تھے مالک بن الحویرث نے انہوں نے کہا جیسے ہمارے امام عمرو بن سلمہ پڑھتے ہیں اُنہوں نے یہ بھی بیان کیا کہ جب وہ اپنا سر اٹھاتے تھے دوسرے سجدے سے پہلی رکعت کے تو بیٹھ کر کھڑے ہوتے **عن** ابی قلابۃ قال جاءنا ابو سلیمان مالک بن الحویرث

الی مسجدنا فقال واللہ انی لاصلی وما ارید الصلوٰۃ ولکنی ارید ان اریکم کیف رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی قال فقعد فی الرکعۃ الاولی حین رفع رأسہ من السجدۃ الآخرۃ **ترجمہ** ابی قلابہ سے روایت ہے ہماری مسجد میں مالک بن الحویرث آئے اور کہا نماز پڑھونگا اس نیت سے کہ تمکو بتلاؤں کس طرح دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا راوی نے کہا وہ ایک رکعت پڑھ کر بیٹھے جب سر اٹھایا اخیر سجدہ سے **عن** مالک بن الحویرث انہ رأی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان فی وتر من صلوٰتہ لم ینھض حتی یستوی قاعدًا **ترجمہ** مالک بن الحویرث نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ جب پہلی یا تیسری رکعت سے اوٹھتے تو کھڑے نہ ہوتے جبتک سیدھے بیٹھ نہ لیتے

باب لا اقعاء بین السجدتین دونو سجدون کے بیچ مین اقعا نکرنیکا بیان **ف** خطابی نے کہا یہان اقعا سے یہ مراد ہے کہ سجدہ سے اوٹھکر اطمینان سے نہ بیٹھے بلکہ دونو سرین کو ایڑیون پر رکھے اور پنجون کو کھڑا کرے۔ مشہور معنے اقعا کے یہ ہین دونو پیڈلیان اور رانین کھڑی کردے اور سرین زمین سے لگادے۔ بہرحال اکثر علماء نے اس فعل کو نماز مین مکروہ رکھا ہے اور تاویل کی ہے اس حدیث کی جو آگے آتی ہے اس طرح کہ زمانہ پیری اور ضعف مین یہ فعل مجبوری سے ہوا ہوگا دلیل اوسکی یہ بھی جو روایت کیا ترمذی نے حضرت علی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی مین جو اپنے لیے پسند کرتا ہون تیرے واسطے پسند کرتا ہون اور جو اپنے لیے برا جانتا ہون تیرے واسطے برا جانتا ہون تو اقعا نہ کیا کر دونو سجدون کے بیچ مین **عن** طاؤس یقول قلنا لابن عباس فی الاقعاء علی القدمین

فی السجود فقال ھی السنۃ قال فقلنا انا لنراہ جفاء بالرجل فقال ابن عباس ھی سنۃ نبیک صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** طاؤس سے روایت ہے ہم نے ابن عباس سے ذکر کیا اقعا کا سجدے مین اُنہون نے کہا یہ سنت ہے ہم نے کہا ہم تو اوسکو ظلم جانتے تھے پانون پر **ف** کیونکہ پانون پر سارا زور پڑتا ہے اور پنجے کھڑے رہنے کے سبب سے پانون کو تکلیف ہوتی ہے **ف** ابن عباس نے کہا یہ سنت ہے تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے **باب** ما یقول اذا رفع راسہ من الرکوع جب رکوع سے سر اوٹھاوے تو کیا کہے **عن** عبداللہ

ابن ابی اوفی یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رفع راسہ من الرکوع یقول سمع اللہ لمن حمدہ اللھم ربنا لک الحمد ملء السموات وملء الارض وملء ما شئت من شیٔ بعد **ترجمہ** عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے سر اوٹھاتے فرماتے سمع اللہ لمن حمدہ اللھم ربنا لک الحمد ملء السموات وملء الارض وملء ما شئت من شیٔ بعد **عن** ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول حین یقول سمع اللہ لمن حمدہ اللھم ربنا لک الحمد ملء السماء وملء الارض وملء ما شئت من شیٔ بعد اھل الثناء والمجد احق ما قال العبد وکلنا لک عبد لا مانع

لما اعطیت زاد محمود ولا معطی لما منعت ثم اتفقوا ولا ینفع ذا الجد منک الجد وقال بشر ربنا لک الحمد لم یقل اللهم لم یقل

محمود اللهم قال ربنا لک الحمد ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمع اللہ لمن حمدہ کے بعد کہتے تھے اللهم ربنا لک الحمد

یا ربنا لک الحمد ملأ السماء یا ملأ السموات وملأ الارض وملأ ما شئت الخ عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قال

الامام سمع اللہ لمن حمدہ فقولوا اللهم ربنا لک الحمد فانہ من وافق قولہ قول الملائکۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ ترجمہ

ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تم اللهم ربنا لک الحمد کہو کیونکہ جسکا قول فرشتوں کی

قول سے لڑجاویگا اوسکے اگلے گناہ بخشدیے جاوینگے عن عامر قال لا یقول القوم خلف الامام سمع اللہ لمن حمدہ ولکن یقولون

ربنا لک الحمد ترجمہ عامر نے کہا مقتدی سمع اللہ لمن حمدہ نہ کہیں بلکہ ربنا لک الحمد کہیں باب الدعاء بین السجدتین

دونو سجدون کے درمیان کونسی دعا مانگے عن ابن عباس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول بین السجدتین اللهم اغفرلی وارحمنی

وعافنی واہدنی وارزقنی ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونو سجدون کے بیچ مین فرماتے تھے

اللهم اغفرلی وارحمنی وعافنی واہدنی وارزقنی باب رفع النساء اذا کن مع الامام رؤسہن من السجدۃ عورتین جماعت مین

ہون تو مردون کے بعد سر اوٹہاوین سجدہ سے عن اسماء بنت ابی بکر قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کانت

منکن تؤمن باللہ والیوم الاخر فلا ترفع رأسہا حتی یرفع الرجال رؤسہم کراہیۃ ان یرین من عورات الرجال ترجمہ اسماء بنت ابی بکر

سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتی تھی جو عورت تم مین سے ایمان لائی ہو اللہ اور پچھلے دن پر تو اپنا سر نہ اوٹہاوے جبتک مرد اپنا

سر اوٹہاوین تاکہ نظر نہ پڑے کسی مرد کے ستر پر ف اوسوقت مین تہبند باندہتے تھے اور تہبند مین سجدہ کی حالت مین کبھی کبھی ستر کھلجاتا

اسواسطے عورتونکو مردون سے پہلے سر اٹھانیکو منع فرمایا باب طول القیام من الرکوع وبین السجدتین رکوع سے اوٹھکر کتنی

دیر تک کھڑا رہے اور دونون سجدون کے بیچ مین کتنا بیٹھے عن البراء ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان سجودہ ورکوعہ و

قعودہ ما بین السجدتین قریبا من السواء ترجمہ براء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سجدہ اور رکوع اور دو سجدون کے

بیچ مین بیٹھنا سب قریب برابر برابر کے ہوتا ف یعنی جتنی دیر مین آپ سجدہ کرتے اوتنا ہی یا اوس سے کچھ کم سجدہ سے اوٹھکر بیٹھتے پھر

سجدہ کرتے عن انس بن مالک قال ما صلیت خلف رجل اوجز صلوۃ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی تمام وکان رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم اذا قال سمع اللہ لمن حمدہ قام حتی نقول قد اوہم ثم یکبر ویسجد وکان یقعد بین السجدتین حتی نقول

قد اوہم ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے مین نے کسیکے پیچھے نماز نہین پڑہی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مختصر اور پوری

نماز پڑہتا ہو ف آپ کی نماز مختصر ہوتی اسلیے کہ آپ فرضون مین چھوٹی چھوٹی سورتین پڑہتے اور پوری ہوتی یعنی ارکان کو اچھی

طرح سے ادا کرتے رکوع سے سیدھے کھڑے ہوتے اور ٹہرتے تھوڑی دیر تک پھر سجدہ کرتے دونو سجدون کے بیچ مین بھی اچھی طرح بیٹھتے دم

لیکر دعا کرتے بعضون نے کہا ہے کہ صحابہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز مین ایسا استغراق حاصل ہوتا کہ وہ اوسکو مختصر سمجھتے حالانکہ

وہ نماز ایسی مختصر نہ ہوتی ہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے کھڑے رہتے یہانتک کہ ہم سمجھتے آپ بھول

ف یعنی رکوع بھول گئے پھر قیام میں مصروف ہوتی ف پھر آپ تکبیر کہتے اور سجدہ کرتے اور دونو سجدوں کے درمیان اپنا بیٹھنا ہم سمجھتی آپ بھول گئے **عن البراء بن عازب** قال رمقت محمدا صلی اللہ علیہ وسلم وقال ابو کامل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الصلوۃ فوجدت قیامہ کرکعتہ وسجدتہ واعتدالہ فی الرکعۃ کسجدتہ وجلستہ بین السجدتین وسجدتہ مابین التسلیم والانصراف قریبا من السواء قال ابوداود قال مسدد فرکعتہ واعتدالہ بین الرکعتین فسجدتہ فجلستہ بین السجدتین فسجدتہ فجلستہ بین التسلیم والانصراف قریبا من السواء **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہی میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قصد کرکے دیکھا میں تو میں نے آپکے قیام کو رکوع اور سجود کے مانند اسیطرح رکوع کو سجدی کے مانند اور دونو سجدوں کے درمیان میں بیٹھنا پھر سجدہ کرنا پھر سلام تک بیٹھنا سب قریب برابر برابر کے پایا ف یعنی کچھ بہت فرق نہ تھا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آپ ارکان کو اچھی طرح ادا کرتی تھے اور خوب فاصلہ کرتے تھے درمیان رکوع اور سجدے کے اسی طرح دونو سجدوں کے بیچ میں شافعی اور احمد بن حنبل کے نزدیک تعدیل ارکان فرض ہی بغیر اسکی نماز درست نہیں ہوتی اور اور ائمہ کے نزدیک واجب ہی مگر واجب بھی مثل فرض کے ہے عمل میں

باب صلوۃ من لا یقیم صلبہ فی الرکوع والسجود

جو شخص نماز میں اچھی طرح ٹھہر کر رکوع اور سجدہ نہ کری اوسکی نماز نہیں ہوتی **عن ابی مسعود البدری** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تجزی صلوۃ الرجل حتی یقیم ظہرہ فی الرکوع والسجود **ترجمہ** ابو مسعود بدری سے روایت ہی رسول اللہ صلعم نے فرمایا آدمی کی نماز درست نہیں ہوتی جبتک اپنی پیٹ سیدھی نہ کری رکوع اور سجود میں **عن ابی ہریرۃ** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل المسجد فدخل رجل فصلی ثم جاء فسلم علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال ارجع فصل فانک لم تصل فرجع الرجل فصلی کما کان صلی ثم جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسلم علیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیک السلام ثم قال ارجع فصل فانک لم تصل حتی فعل ذلک ثلاث مرار فقال الرجل والذی بعثک بالحق ما احسن غیر ہذا فعلمنی قال اذا قمت الی الصلوۃ فکبر ثم اقرأ ما تیسر معک من القرآن ثم ارکع حتی تطمئن راکعا ثم ارفع حتی تعتدل قائما ثم اسجد حتی تطمئن ساجدا ثم اجلس حتی تطمئن جالسا ثم افعل ذلک فی صلاتک کلہا قال القعنبی عن سعید بن ابی سعید المقبری عن ابی ہریرۃ وقال فی آخرہ فاذا فعلت ہذا فقد تمت صلاتک وما انتقصت من ہذا فانما انتقصتہ من صلاتک وقال فیہ اذا قمت الی الصلوۃ فاسبغ الوضوء **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی ایک شخص مسجد میں آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تھی اوس شخص نے نماز پڑھی پھر نماز پڑھ کر آیا اور آپکو سلام کیا آپ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا جا پھر نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی وہ شخص گیا اور پھر پڑھ کر آیا جیسے پہلی پڑھی تھی اور سلام کیا آپ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا جا پھر نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی یہانتک کہ تین بار ایسا ہوا جب اوس شخص نے کہا قسم اوس شخص کی جس نے آپ کو بھیجا ہی سچائی کے ساتھ میں تو دوسری طرح نماز پڑھنا نہیں جانتا مجھے سکھا دیجیے آپ نے فرمایا جب تو نماز کے لیے اوٹھی تکبیر کہہ پھر جو کچھ ہو سکی قرآن میں سے پڑھ پھر رکوع کر اطمینان سے پھر اوٹھ سیدھا کھڑا ہو جا پھر سجدہ کر اطمینان سے پھر بیٹھ اطمینان

سے پھر ایسا ہی کر ساری نماز میں قعنبی کی روایت میں ہے جب تو ایسا کر چکا تو تیری نماز تمام ہو گئی اور جو تو نے اس میں سے کم کیا تو گویا
نماز میں سے کم کیا اور اوس میں یہ بھی ہے آپ نے فرمایا جب نماز کو کھڑا ہو تو پورا کر وضو کو **ف** اس حدیث سے تعدیل ارکان کا فرض ہونا
ثابت ہوتا ہے۔ دوسری روایت میں ہے ان رجلا دخل المسجد فذکر نحوہ قال فیہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ لا
تتم صلوۃ لاحد من الناس حتی یتوضأ فیضع الوضوء یعنی مواضعہ ثم یکبر ویحمد اللہ عز وجل ویثنی علیہ و
یقرأ بما شاء من القرآن ثم یقول اللہ اکبر ثم یرکع حتی تطمئن مفاصلہ ثم یقول سمع اللہ لمن حمدہ حتی یستوی
قائما ثم یقول اللہ اکبر ثم یسجد حتی تطمئن مفاصلہ ثم یقول اللہ اکبر ویرفع راسہ حتی یستوی قاعدا ثم
یقول اللہ اکبر ثم یسجد حتی تطمئن مفاصلہ ثم یرفع راسہ فیکبر فاذا فعل ذلک فقد تمت صلوتہ **ترجمہ**
ایک شخص مسجد میں آیا پھر ویسا ہی بیان کیا رسول اللہ صلعم نے فرمایا کسی کے نماز تمام نہیں ہوتی جبتک وضو نہ کرے پورا وضو پھر تکبیر کہے
اور اللہ جل جلالہ کی تعریف کرے اور اوسکو سراہے اور پڑہے جتنا چاہے قرآن میں سے پھر اللہ اکبر کہے اور رکوع کرے اطمینان سے
اسطرح کہ سب جوڑ اپنی جگہہ پر آجاویں پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہے اور سیدہا کھڑا ہو جاوے پھر اللہ اکبر کہے اور سجدہ کرے اطمینان سے
جوڑوں کے پھر اللہ اکبر کہے اور سر اوٹھاوے یہانتک کہ سیدہا بیٹھ جاوے پھر اللہ اکبر کہے اور دوسرا سجدہ کرے اطمینان سے
پھر سر اوٹھاوے اور تکبیر کہے جب ایسا کر چکا تو اوسکے نماز پوری ہو گئی **عن رفاعۃ بن رافع** بمعناہ قال فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم انھا لا تتم صلوۃ احدکم حتی یسبغ الوضوء کما امرہ اللہ تعالی فیغسل وجہہ ویدیہ الی المرفقین ویمسح براسہ
ورجلیہ الی الکعبین ثم یکبر اللہ عز وجل ویحمدہ ثم یقرأ من القرآن ما اذن لہ فیہ وتیسر فذکر نحو حماد قال ثم
یکبر فیسجد فیمکن وجہہ قال ھمام وربما قال جبہتہ من الارض حتی تطمئن مفاصلہ وتسترخی ثم یکبر
فیستوی قاعدا علی مقعدہ ویقیم صلبہ فوصف الصلوۃ ھکذا اربع رکعات حتی فرغ لا تتم صلوۃ احدکم حتی
یفعل ذلک **ترجمہ** رفاعہ بن رافع سے ایسا ہی روایت ہے اوس میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی کے تم میں سے نماز پوری
نہیں ہوتی جبتک وضو پورا نہ کرے جیسا اللہ جل جلالہ نے اوسکو حکم کیا پھر دہووے منہہ اپنا اور ہاتہوں کو کہنیوں تک اور مسح کرے سر کو
اور (دہووے) دونوں پانوں کو ٹخنوں تک پھر تکبیر کہے اللہ جل جلالہ کے اور تعریف کرے اوسکی پھر جہانتک ہو سکے قرآن پڑہے
پھر ویسا ہی بیان کیا بعد اوسکے کہا پھر تکبیر کہے اور سجدہ کرے تو اپنا منہہ زمین پر یا پیشانی زمین پر لگاوے اطمینان سے یہانتک کہ جوڑ
آرام پاویں اور ڈہیلے ہو جاویں پھر تکبیر کہے اور سیدہا بیٹھے اپنی بیٹھک پر اور پیٹ کو سیدہا کرے اسی طرح نماز کو بیان کیا چار
رکعتوں کو فارغ ہونے تک نہیں تمام ہوتی نماز کسی کے تم میں سے جبتک ایسا نہ کرے دوسری روایت میں ہے **عن رفاعۃ بن رافع**
بھذہ القصۃ قال اذا قمت فتوجھت الی القبلۃ فکبر ثم اقرأ بام القرآن وبما شاء اللہ ان تقرأ واذا رکعت
فضع راحتیک علی رکبتیک وامدد ظہرک وقال اذا سجدت فمکن لسجودک فاذا رفعت فاقعد علی فخذک الیسری
ترجمہ رفاعہ بن رافع سے یہی قصہ اوس میں یہ بھی ہے جب تو کھڑا ہوا اور منہہ کرے قبلہ کیطرف تکبیر کہہ اور سورہ فاتحہ پڑہ اور جو اللہ چاہے قرآن

میں سے پڑھ جب رکوع کرے تو اپنے دونوں ہتھیلیوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھ اور اپنی پیٹ کو پھیلا اور برابر رکھ اور جب سجدہ کرے تو ٹھہرا رہ جا اپنے
سجدہ میں جب سر اٹھا تو بیٹھ اپنی بائیں ران پر۔ تیسری روایت میں ہے عن رفاعة بن رافع عن النبي صلى الله عليه وسلم بهذه
القصة قال اذا انت قمت في صلاتك فكبر الله عز وجل ثم اقرأ ما تيسر عليك من القرآن وقال فيه فاذا جلست
في وسط الصلوة فاطمئن وافترش فخذك اليسرى ثم تشهد ثم اذا قمت فمثل ذلك حتى تفرغ من صلوتك ترجمہ
رفاعہ بن رافع سے یہی قصہ اوس میں یہ ہے جب تو نماز کو کھڑا ہو تو تکبیر کہہ اللہ عزوجل کے پھر جو کچھ آسانی سے ہو سکے قرآن پڑھ کہا راوی
نے جب بیٹھے تو بیچ قعدہ میں تو اطمینان سے بیٹھ اور بائیں ران کو بچھا دے پھر تشہد پڑھ پھر جب کھڑا ہو تو ایسا ہی کر یہاں تک کہ
فارغ ہو نماز سے۔ چوتھی روایت میں ہے عن رفاعة بن رافع ان رسول الله صلى الله عليه وسلم فقص هذا الحديث
قال فيه فتوضأ كما امرك الله ثم تشهد فاقم ثم كبر فان كان معك قرآن فاقرأ به والا فاحمد الله عز وجل وكبره
وهلله وقال فيه وان انتقصت منه شيئا انتقصت من صلوتك ترجمہ رفاعہ بن رافع سے یہی قصہ اوس میں یہ ہے
آپ نے فرمایا وضو کر جس طرح اللہ جل جلالہ نے تجھکو حکم دیا پھر تشہد پڑھ بعد اوسکے تکبیر کہہ اور اللہ اکبر کہہ اگر تجھے قرآن یاد ہو تو پڑھ
نہیں تو الحمد للہ اللہ اکبر لا الہ الا اللہ کہہ اگر تو نے اسمیں کچھ کم کیا تو اپنی نماز میں سے کم کیا ف اس حدیث سے معلوم ہوا
جسکو سورہ فاتحہ اور اور کوئی سورت یاد نہ ہو یا یاد نہیں ہو سکتی ہو تو اوسکو یہ سکھا دینا چاہیے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ
الا اللہ واللہ اکبر یہ قائم مقام قرآن کے ہے عن عبد الرحمن بن شبل قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن نقرة الغراب
وافتراش السبع وان يوطن الرجل المكان في المسجد كما يوطن البعير ترجمہ عبد الرحمن بن شبل سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کوے کی طرح ٹھونگ مارنے سے ف یعنی جلدی سی سجدہ کرنا پھر جلدی سے دوسرے سجدہ میں جانا
ف اور درندے کی طرح بازو بچھانے سے ف یعنی سجدہ میں دونوں ہاتھ زمین سے لگا دینا اور پیٹ بھی رانوں سے ملا دینا ف
اور مسجد میں ایک جگہ مقرر کر لینے سے جیسے اونٹ مقرر کر لیتا ہے ف ہر روز اوسی جگہ کھڑے ہو دوسری جگہ نہ پڑھے یہ مکروہ ہے
بعضوں نے کہا مراد یہ ہے کہ اونٹ کی طرح سجدہ میں پہلے دونوں گھٹنے بچھا دے پھر ہاتھ اور اوسکا بیان تفصیل سے اوپر گزر چکا عن
سالم البراد قال اتينا عقبة بن عمرو الانصاري ابا مسعود فقلنا له حدثنا عن صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم
فقام بين ايدينا في المسجد فكبر فلما ركع وضع يديه على ركبتيه وجعل اصابعه اسفل من ذلك وجافى بين مرفقيه
حتى استقر كل شيء منه ثم قال سمع الله لمن حمده فقام حتى استقر كل شيء منه ثم كبر وسجد ووضع كفيه
على الارض ثم جافى بين مرفقيه حتى استقر كل شيء منه ثم رفع رأسه فجلس حتى استقر كل شيء منه ففعل
مثل ذلك ايضا ثم صلى اربع ركعات مثل هذه الركعة فصلى صلاته ثم قال هكذا رأينا رسول الله صلى الله
عليه وسلم ترجمہ سالم سے روایت ہے ہم ابی مسعود یعنی عقبہ بن عمرو الانصاری پاس آئے اور ان سے کہا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
نماز بتا دو وہ ہمارے سامنے کھڑے ہوئے مسجد میں اور تکبیر کہی جب رکوع کیا دونوں ہاتھوں کو دونوں گھٹنوں پر رکھا اور انگلیوں کو

اون سی نیچا کر کہا اور کہنیوں کو جدا رکھا یہانتک کہ ہر ایک عضو اپنے مقام پر جم گیا پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہا اور کہڑے ہوئے یہانتک کہ ہر عضو
تہم گیا پہر اللہ اکبر کہا اور سجدہ کیا اور دونوں ہاتہوں کو زمین پر رکہا اور کہنیاں جدا رکہیں یہانتک کہ ہر عضو تہم گیا پہر سر اوٹہایا اور بیٹہہ
یہانتک کہ ہر عضو اپنے مقام پر تہم گیا پہر دوبارہ ایسا ہی کیا پہر چاروں رکعتین اسی طرح پڑہیں بعد نماز کی کہا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو اسی طرح نماز پڑہتے دیکہا **باب** قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم کل صلوۃ لا یتمہا صاحبہا تتم من تطوعہ
جسکی فرض ناقص ہو گئے تو وہ نقصان نفلوں میں سے پورا کیا جاویگا **عن** انس بن حکیم الضبی قال خاف من زیاد او ابن
زیاد فاتی المدینۃ فلقی ابا ہریرۃ قال فنسبنی فانتسبت لہ فقال یا فتی الا احدثک حدیثا قال قلت بلی رحمک اللہ
قال یونس واحسبہ ذکرہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اول ما یحاسب الناس بہ یوم القیمۃ من اعمالہم
الصلوۃ قال یقول ربنا عز وجل للملائکۃ وھو اعلم انظروا فی صلوۃ عبدی اتمہا ام نقصہا فان کانت تامۃ
کتبت لہ تامۃ وان کان انتقص منہا شیئا قال انظروا ہل لعبدی من تطوع فان کان لہ تطوع قال اتموا لعبدی
فریضتہ من تطوعہ ثم تؤخذ الاعمال علی ذلک **ترجمہ** انس بن حکیم ضبی ابن زیاد یا زیاد کا خوف کر کر مدینہ میں آئے
وہاں ابو ہریرہ سے ملے اُنہوں نے اپنا نسب اونسے لگایا وہ اون سے ملگئے ایکدن ابو ہریرہ نے اون سے کہا اے جوان میں تجہہ سے کوئی
حدیث بیان نکروں اُنہوں نے کہا کیوں نہیں بیان کر واللہ تمپہ رحم کرے یونس نے کہا میں بھی سمجہتا ہوں کہ اُنہوں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کی کہا آپنے فرمایا اول سب عملوں میں قیامت کے دن نماز کا سوال ہوگا تو ہمارا پروردگار
جل جلالہ فرشتوں سے فرماویگا حالانکہ وہ خوب جانتا ہے دیکہو میرے بندے کی نماز کامل ہے یا ناقص اگر کامل ہوگی تو پورا ثواب لکہا جاویگا
اور جو ناقص ہو گئے تو اللہ جل جلالہ فرشتوں سے فرماویگا دیکہو میرے بندہ کے پاس نفل ہیں اگر نفل ہوں تو وہ فرض نفلوں میں سے
پورا کرو پہر تمام اعمال کا یہی حال ہوگا **ف** مثلا زکوۃ اگر ناقص ہوگی تو نفل صدقات سے اور روزہ اگر ناقص ہوگا نفل روزوں سے
اوسکی تکمیل ہو گئے **عن** تمیم الداری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بہذا المعنی قال ثم الزکوۃ مثل ذلک ثم تؤخذ
الاعمال علی حسب ذلک **ترجمہ** تمیم داری سے بھی ایسا ہی روایت ہے اوس میں اتنا زیادہ ہے کہ پہر زکوۃ کا بھی حال ہوگا پہر
تمام اعمال کا حساب اسی طور سے ہوگا **باب** وضع الیدین علی الرکبتین دونوں گھٹنوں پہ ہاتہہ رکہنا رکوع میں **عن** مصعب
بن سعد قال صلیت الی جنب ابی فجعلت یدی بین رکبتی فنہانی عن ذلک فعدت فقال لا تصنع ہذا فانا کنا نفعلہ
فنہینا عن ذلک وامرنا ان نضع ایدینا علی الرکب **ترجمہ** مصعب نے سعد سے روایت ہے میں نے نماز پڑہی اپنے باپ کے پہلو میں
تو میں نے دونوں ہاتہوں کو دونوں گھٹنوں کے بیچ میں رکہہ لیا (اسکو تطبیق کہتے ہیں) میرے باپ (سعد بن وقاص) نے مجہے منع کیا اس
پہر میں نے ویسا ہی کیا اُنہوں نے کہا مت کر ایسا پہلے ہم بھی ایسا ہی کرتے تہے بعد اوسکے ہمکو ممانعت ہوئی اسکی اور حکم ہوا گھٹنوں
پہ ہاتہہ رکہنے کا **عن** عبد اللہ قال اذا رکع احدکم فلیفرش ذراعیہ علی فخذیہ ولیطبق بین کفیہ فکانی انظر الی
اختلاف اصابع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود نے کہا جب کوئی تم میں سے رکوع کرے تو دونوں ہاتہہ رانوں سے

لگالیوی اور دونو ہتھیلیان ملاکر جوڑ لیوی گویا مین اسوقت دیکہہ رہا ہون رسول اللہ صلعم کے انگلیونکی اختلاف کو **ف** اسی کو تطبیق کہتی ہین
اوائل اسلام مین ایسا ہی حکم تہا پہر یہ حکم منسوخ ہوگیا اور گہٹنون پر ہاتہہ رکہنیکا حکم ہوا مگر عبد اللہ بن مسعود کو پچھلا ہی حکم یاد رہا **باب ما یقول**
الرجل فی رکوعہ وسجودہ آدمی رکوع اور سجدی مین کیا کہے **عن** عقبۃ بن عامر قال لما نزلت فسبح باسم ربک العظیم قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجعلوھا فی رکوعکم فلما نزلت سبح اسم ربک الاعلی قال اجعلوھا فی سجودکم **ترجمہ** عقبہ بن عامر
روایت ہی جب یہ آیت اوتری فسبح باسم ربک العظیم یعنی سبحان ربی العظیم کہہ آپنے فرمایا اسکو رکوع مین کہا کرو جب یہ آیت اوتری سبح
اسم ربک الاعلی یعنی سبحان ربی الاعلی کہو آپنے فرمایا اسکو سجدی مین کہا کرو **عن** عقبۃ بن عامر بمعناہ زاد قال فکان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رکع قال سبحان ربی العظیم وبحمدہ ثلاثا واذا سجد قال سبحان ربی الاعلی و
بحمدہ ثلاثا قال ابو داود وھذہ الزیادۃ نخاف ان لا تکون محفوظۃ **ترجمہ** عقبہ بن عامر سے ایسا ہی روایت ہی اور یہ
بہی کہ رسول اللہ جب رکوع کرتی تین بار سبحان ربی العظیم وبحمدہ کہتی اور جب سجدہ کرتے تین بار سبحان ربی الاعلی وبحمدہ کہتے
ابو داؤد نی کہا ہمکو خوف ہی کہ وبحمدہ کی زیادت محفوظ نہو **عن** حذیفۃ انہ صلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکان یقول
فی رکوعہ سبحان ربی العظیم وفی سجودہ سبحان ربی الاعلی وما مر بآیۃ رحمۃ الا وقف عندھا فسأل ولا بآیۃ عذاب
الا وقف عندھا فتعوذ **ترجمہ** حذیفہ سی روایت ہی انہون نی نماز پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ وہ رکوع مین کہتی
سبحان ربی العظیم اور سجدی مین کہتی سبحان ربی الاعلی اور جس آیت مین عذاب کا ذکر ہوتا وہان ٹہرتے اور عذاب سے پناہ مانگتی **عن**
عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول فی سجودہ ورکوعہ سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح **ترجمہ**
حضرت عائشہ سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدی اور رکوع مین سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح کہتی تہی **عن** عوف
بن مالک الاشجعی قال قمت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ فقام فقرأ سورۃ البقرۃ لا یمر بآیۃ رحمۃ الا وقف
فسأل ولا یمر بآیۃ عذاب الا وقف فتعوذ قال ثم رکع بقدر قیامہ یقول فی رکوعہ سبحان ذی الجبروت والملکوت
والکبریاء والعظمۃ ثم سجد بقدر قیامہ ثم قال فی سجودہ مثل ذلک ثم قام فقرأ بآل عمران ثم قرأ سورۃ
سورۃ **ترجمہ** عوف بن مالک اشجعی سی روایت ہی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ ایکرات کوکہڑا ہوا آپ نی سورہ بقرہ پڑہی
جب کسی رحمت کی آیت پر گزرتی تو وہان ٹہرتے اور دعا کرتے اور جب عذاب کی آیت پر گزرتے وہان ٹہرتی اور پناہ مانگتی پہر
آپنے رکوع کیا جتنی دیر تک قیام کیا تہا آپ رکوع مین کہتے تہے سبحان ذی الجبروت والملکوت والکبریاء والعظمۃ پہر سجدہ کیا
جتنی دیر تک قیام کیا تہا پہر سجدی مین ایسا ہی کہا بعد اسکی کہڑے ہوئی اور سورہ آل عمران پڑہی پہر ایک ایک سورت پڑہی **عن**
حذیفۃ انہ رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی من اللیل فکان یقول اللہ اکبر ثلاثا ذو الملکوت والجبروت
والکبریاء والعظمۃ ثم استفتح فقرأ البقرۃ ثم رکع فکان رکوعہ نحوا من قیامہ وکان یقول فی رکوعہ سبحان ربی
العظیم ثم رفع رأسہ من الرکوع فکان قیامہ نحوا من رکوعہ یقول لربی الحمد ثم سجد فکان سجودہ نحوا من قیامہ

نكان يقول في سجوده سبحان ربي الاعلى ثم رفع رأسه من سجوده وكان يقعد فيما بين السجدتين نحوا من سجوده وكان يقول
رب اغفر لي رب اغفر لي فصلى اربع ركعات فقرأ فيهن البقرة وآل عمران والنساء والمائدة او الانعام شك شعبة
ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے انہوں نے دیکھا رسول اللہ صلعم کو رات کو نماز پڑھتے ہوئے آپ نے اللہ اکبر تین بار کہا ذو الملکوت والجبروت والکبریاء
والعظمۃ پھر آپ نے سورہ بقرہ شروع کی بعد اوسکی رکوع کیا قریب قریب قیام کے رکوع میں آپ سبحان ربی العظیم سبحان ربی العظیم کہتے رہے
پھر آپ نے رکوع سے سر اوٹھایا تو قریب قریب اوتنی ہی دیر تک کھڑے رہے لربی الحمد کہا کیے پھر سجدہ کیا قریب قریب قیام کے اور
سجدے میں سبحان ربی الاعلی کہا کیے پھر سجدے سے سر اوٹھایا اور اتنی دیر تک بیٹھے رہے قریب قریب اوسکی جتنی دیر تک سجدے میں رہے
تھے اور رب اغفر لی رب اغفر لی کہتے رہے اسطرح آپ نے چار رکعتیں پڑھیں اور اون میں سورہ بقرہ اور آل عمران اور نساء اور مائدہ یا
انعام پڑھی شک ہے شعبہ کو

باب الدعاء في الركوع والسجود رکوع اور سجدے میں دعا کرنیکا بیان

عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اقرب ما يكون العبد من ربه وهو ساجد فاكثروا الدعاء ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ بندہ اپنے رب سے قریب ہوتا ہے سجدے میں تو دعا زیادہ کیا کرو اوس میں ف سجدہ بڑی عبادت
ہے اور اوسمیں انتہا درجے کا تواضع اور انکسار ہے اسواسطے کہ خدا کو بہت پسند ہے اور ہرگز اوسکو گوارا نہیں کہ سجدہ سوا اوسکے کسی دوسرے کو کیا
جاوے جب کوئی شخص اپنے پروردگار کو سجدہ کرتا ہے تو اوسکو پروردگار سے نہایت قرب اور نزدیکی حاصل ہوتی ہے چاہیے اوسوقت ضرور دعا
کرے کہ قبول ہووے عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم كشف الستارة والناس صفوف خلف ابي بكر فقال ايها
الناس انه لم يبق من مبشرات النبوة الا الرؤيا الصالحة يراها المسلم او ترى له واني نهيت ان اقرأ راكعا او ساجدا
فاما الركوع فعظموا فيه الرب واما السجود فاجتهدوا في الدعاء فقمن ان يستجاب لكم ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ اوٹھایا (اپنی بیماری میں حضرت عائشہ کے حجرے کا جس میں آپ تشریف رکھتے تھے) دیکھا
تو لوگ صف باندھے ہوئے ہیں ابوبکر رض کے پیچھے آپ نے فرمایا اے لوگو نبوت کی خوشخبری دینے والی چیزوں سے اب کوئی چیز نہیں رہی (کیونکہ
نبوت ہی ختم ہوگئی) سوا نیک خواب کے جسکو مسلمان آدمی دیکھے یا اوسکے واسطے دوسرا دیکھے اور مجھکو ممانعت ہوئی کلام اللہ پڑھنے کی رکوع
یا سجدے میں رکوع میں پروردگار کی بڑائی بیان کرو اور سجدے میں کوشش سے دعا کرو امید ہے کہ قبول کیجاوے عن عائشة قالت
كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يكثر ان يقول في ركوعه وسجوده سبحانك اللهم ربنا وبحمدك اللهم اغفر لي
يتأول القرآن ترجمہ حضرت عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت وقت رکوع اور سجدے میں سبحانک اللہم ربنا وبحمدک
اللہم اغفر لی فرماتے اور قرآن کے یہی معنی کرتے ف یعنی قرآن میں جو آیا ہے فسبح بحمد ربک واستغفرہ پاکی کر اپنے رب کے تعریف سے اور
مغفرت مانگ اوس سے اوسکے یہی معنی ہیں عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يقول في سجوده اللهم اغفر لي ذنبي كله
دقه وجله واوله وآخره وعلانيته وسره ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سجدے میں یہ دعا مانگتے اللہم اغفر لی الخ یا خدا بخش تو میرے گناہ چھوٹے اور بڑے اور اگلے اور پچھلے اور کھلے اور چھپے عن عائشة قالت

فقدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلۃ فلمست المسجد فاذا ھو ساجد وقدماہ منصوبتان وھو یقول اعوذ برضاک من سخطک واعوذ بمعافاتک من عقوبتک واعوذ بک منک لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک

ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ مین نے ایک رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا مسجد مین ڈھونڈھا تو آپ سجدہ مین تھے اور کھڑے ہوئے تھے آپ فرماتے تھے اعوذ برضاک من سخطک الخ یا اللہ پناہ مانگتا ہون تیرے غصے سے تیری رضامندی کی اور پناہ مانگتا ہون تیری عذاب سے تیری عفو کی پناہ مانگتا ہون مین تجھسے تیری مین تیری تعریف کر نہین سکتا تو ایسا ہی جیسی تونے آپ اپنی تعریف کی ہے

باب الدعاء فی الصلوۃ نماز مین دعا مانگنی کا بیان

عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یدعو فی صلوتہ اللھم انی اعوذ بک من عذاب القبر واعوذ بک من فتنۃ مسیح الدجال واعوذ بک من فتنۃ المحیا وفتنۃ الممات اللھم انی اعوذ بک من الماثم والمغرم فقال لہ قائل ما اکثر ما تستعیذ من المغرم فقال ان الرجل اذا غرم حدث فکذب ووعد فاخلف ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز مین دعا پڑھتے تھے اللھم انی اعوذ بک الخ ای پروردگار مین پناہ مانگتا ہون تجھ سے قبر کی عذاب سے اور پناہ مانگتا ہون تیری دجال کے فساد سے اور پناہ مانگتا ہون تیری زندگی اور موت کی فساد سے ای پروردگار پناہ مانگتا ہون تیری گناہ سے اور قرض سے ایک شخص نے کہا آپ اکثر قرض سے پناہ کیون مانگتے ہین آپ نے فرمایا جب آدمی قرضدار ہوتا ہے باتین بناتا ہے جھوٹھ بولتا ہے وعدہ خلافی کرتا ہے

عن ابی لیلی قال صلیت الی جنب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی صلوۃ تطوع فسمعتہ یقول اعوذ باللہ من النار ویل لاھل النار ترجمہ ابو لیلی (انکا نام بلال یا بلیل یا داؤد یا یسار یا اوس ہے) سے روایت ہے مین نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو مین نفل نماز تو مین نے سنا آپ سے فرماتے تھے اعوذ باللہ من النار ویل لاھل النار پناہ مانگتا ہون مین جہنم سے خرابی ہے جہنم والونکی

عن ابی ھریرۃ قال قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الصلوۃ وقمنا معہ فقال اعرابی فی الصلوۃ اللھم ارحمنی ومحمدا ولا ترحم معنا احدا فلما سلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال للاعرابی لقد تحجرت واسعا یرید رحمۃ اللہ عزوجل ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو کھڑے ہوئے ہم بھی آپکے ساتھ کھڑے ہوئے ایک اعرابی نے نماز مین دعا مانگی ای پروردگار رحم کر مجھ پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور کسی پر ہماری ساتھ رحم نہ کر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا اوس اعرابی سے کہا تو نے اللہ کی رحمت کو جو وسیع تھی تنگ کر دیا

عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قرا سبح اسم ربک الاعلی قال سبحان ربی الاعلی ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سبح اسم ربک الاعلی پڑھتے فرماتے سبحان ربی الاعلی

عن موسی بن ابی عائشۃ قال کان رجل یصلی فوق بیتہ وکان اذا قرا الیس ذلک بقادر علی ان یحیی الموتی قال سبحانک فبلی فسالوہ عن ذلک فقال سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ موسی بن ابی عائشہ سے روایت ہے ایک شخص اپنی چھت پر نماز پڑھا کرتا جب اس آیت پر پہونچتا الیس ذلک بقادر علی ان یحیی الموتی تو سبحانک فبلی کہتا لوگون نے اسکی وجہ پوچھی اوس نے کہا مین نے رسول اللہ صلعم سے یہ سنا ہے۔ کہا ابوداؤد نے کہا امام احمد رض نے مجھے بہلا معلوم ہوتا ہے فرض مین وہ دعا پڑھنا جو قرآن

میں لی ہے **باب** مقدار الرکوع والسجود رکوع اور سجدے میں کتنی دیر کرنا چاہیے **عن** السعدی عن ابیہ او عن عمہ انہ قال رمقت
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی صلاتہ فکان یتمکن فی رکوعہ وسجودہ قدر ما یقول سبحان اللہ وبحمدہ ثلاثا **ترجمہ** سعدی سے روایت
اونکے باپ یا چچا سے (اسناد اونکے باپ یا چچا کا نام معلوم نہیں ہوا نہ سعدی کا نام معلوم ہوا) کہا میں نے رسول اللہ صلعم کو دیکھا آپ رکوع اور سجدے
میں اتنا ٹھہرتے جتنی دیر میں تین بار سبحان اللہ وبحمدہ کہا جاوے **عن** عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رکع
احدکم فلیقل ثلاث مرات سبحان ربی العظیم وذلک ادناہ واذا سجد فلیقل سبحان ربی الاعلی ثلاثا وذلک ادناہ **ترجمہ** عبد اللہ
بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی رکوع کرے تو چاہیے کہ سبحان ربی العظیم تین بار کہے یہ ادنا اوسکا
ہے اور جب سجدہ کرے تو چاہیے سبحان ربی الاعلی تین بار کہے اور یہ ادنا اوسکا ہے **عن** ابی ہریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم من قرأ منکم والتین والزیتون فانتہی الی آخرہا الیس اللہ باحکم الحاکمین فلیقل بلی وانا علی ذلک من الشاہدین
ومن قرأ لا اقسم بیوم القیمۃ فانتہی الی الیس ذلک بقادر علی ان یحیی الموتی فلیقل بلی ومن قرأ والمرسلات فبلغ فبای حدیث
بعدہ یؤمنون فلیقل آمنا باللہ قال اسمعیل ذہبت اعید علی الرجل الاعرابی وانظر لعلہ فقال یا ابن اخی اتظن انی
لم احفظ لقد حججت ستین حجۃ ما منہا حجۃ الا وانا اعرف البعیر الذی حججت علیہ **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ
نے فرمایا جو شخص تم میں سے والتین والزیتون پڑھے پھر اوسکی آخر کی آیت تک یعنی الیس اللہ باحکم الحاکمین تک پہونچے تو اوسکے بعد بلی وانا
علی ذلک من الشاہدین کہے اور جو شخص لا اقسم بیوم القیمۃ پڑھے پھر الیس ذلک بقادر علی ان یحیی الموتی تک پہونچے تو اوسکے بعد بلی کہے اور جو والمرسلات
پڑھے پھر اس آیت پر پہونچے فبای حدیث بعدہ یؤمنون اوسکے بعد کہے آمنا باللہ۔ اسمعیل بن امیہ نے کہا یہ حدیث میں نے ایک اعرابی سے سنی
(اوسکا نام معلوم نہیں تو اسناد مجہول ہے) تو پھر میں دوبارہ اوسکے پاس گیا تا کہ پھر اس حدیث کو سنوں اور اوسکی غلطی کو آزماؤں وہ
اعرابی بولا ای میری بہائی کے بیٹے تو سمجھتا ہے میں بھول گیا حالانکہ میں نے ساٹھ حج کیے ہیں اور ہر ایک حج میں جس اونٹ پر میں چڑہا تہا
اوسکو پہچانتا ہوں **عن** انس بن مالک انہ یقول ما صلیت وراء احد بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشبہ صلاۃ برسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من ہذا الفتی یعنی عمر بن عبد العزیز قال فحزرنا فی رکوعہ عشر تسبیحات وفی سجودہ عشر تسبیحات **ترجمہ** انس بن
مالک سے روایت ہے میں نے کسی جوان کے پیچھے ایسی نماز نہیں پڑہی جو رسول اللہ صلعم کی نماز سے مشابہ ہو زیادہ عمر بن عبد العزیز سے انہوں نے
کہا ہم نے رکوع کا اونکے اندازہ کیا دس تسبیحوں کا اور سجدے کا دس تسبیحوں کا **باب** الرجل یدرک الامام ساجدا جب امام کو سجدے میں پاوے
تو کیا کرے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جئتم الی الصلوۃ ونحن سجود فاسجدوا ولا تعدوہا شیئا
ومن ادرک الرکعۃ فقد ادرک الصلاۃ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلعم نے جب تم نماز کے واسطے آؤ اور ہم سجدے میں ہوں
تو سجدہ کرلو مگر وہ شمار میں نہو گا (یعنی اوس رکعت کو پھر پورا پڑہنا پڑے گا وہ سجدہ حساب میں نہ آویگا) اور جس شخص نے رکوع پایا اوس نے
نماز پالی **ف** یعنی وہ رکعت پالی یہی مذہب ہے جمہور کا اور قراءت فاتحہ اوسکے ذمے سے ساقط ہو جاوے گی اور بعضوں کے نزدیک رکوع
سے وہ رکعت نہیں ملتی جبتک سورہ فاتحہ نہ پڑہے اور یہی راجح ہے محدثین کے ایک جماعت کے نزدیک اور تفصیل اس مسئلے کے **قاضی محمد**

بن علی شوکانی نے نیل الاوطار مین کہی من شاء فلیرجع الیہ اور حدیث باب سے جو جمہور نے استدلال کیا ہے اس امر پر کہ مدرک
رکوع مدرک رکعت ہے یہہ استدلال ضعیف ہے کیونکہ اس تقدیر سے عدول حقیقت سے بلا قرینہ صارفہ دو طرح پر لازم آتا ہے اول لفظ رکعت مین کہ اس
سے مراد رکوع لینا پڑتا ہے دوسری لفظ صلوۃ مین کہ اوس سے مراد رکعت لینا پڑتی ہے **باب اعضاء السجود** سجدہ مین کون کون سے عضو زمین
سے لگانا چاہیے **عن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال امرت قال حماد امر نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم ان یسجد علی سبعۃ و
یکف شعرا ولا ثوبا **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سجدہ کرے سات اعضا پر (منہہ اور دونو
ہاتھہ اور دونو گھٹنے اور دونو پانون پر) اور منع کیا بالون کے اکٹھا کرنے سے اور کپڑون کو جوڑنے سے نماز مین **عن** ابن عباس عن النبی صلی
اللہ علیہ وسلم قال امرت وربما قال امر نبیکم ان یسجد علی سبعۃ آراب **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے
فرمایا سات اعضا پر سجدہ کرے **ف** مگر منہہ مین پیشانی اور ناک دونو داخل ہین لیکن اگر ناک زمین پر نہ لگی تو سجدہ درست ہو جائیگا
مگر پیشانی لگنا ضرور ہے کیونکہ سجدہ کے معنے بغیر پیشانی کے متحقق نہین ہوتے - بالونکا اکٹھا کرنا دستار وغیرہ مین یا جوڑا باندھ لینا
نماز مین مکروہ ہے اسی طرح کپڑونکو جوڑنا سمیٹنا خاک سے بچانے کیواسطے **عن** العباس بن عبد المطلب انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یقول اذا سجد العبد سجد معہ سبعۃ آراب وجہہ وکفاہ ورکبتاہ وقدماہ **ترجمہ** حضرت عباس سے روایت ہے
اونہون نے سنا رسول اللہ صلعم سے آپ فرماتے تھے جب بندہ سجدہ کرتا ہے اوسکے ساتہہ سات اعضا اوسکے سجدہ کرتے ہین منہہ اور دونو ہتھیلیان اور
دونو گھٹنے اور دونو پانون **عن** ابن عمر رفعہ قال ان الیدین تسجدان کما یسجد الوجہ فاذا وضع احدکم وجہہ فلیضع
یدیہ واذا رفع فلیرفعہما **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا دونو ہاتھہ سجدہ کرتے ہین جیسے منہہ سجدہ کرتا ہے جب کوئی
تم مین سے اپنا منہہ زمین پر رکھے تو دونون ہاتھہ بھی رکھے اور جب منہہ اٹھاوے دونو ہاتھون کو بھی اٹھاوے **ف** یہہ حدیث موقوفا صحیح ہے
ابن عمر پر مالک نے اوسکو ابن عمر کا قول روایت کیا **باب السجود علی الانف والجبہۃ** ناک اور پیشانی پر سجدہ کرنیکا بیان **عن**
ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای علی جبہتہ وعلی ارنبتہ اثر طین من صلوۃ صلاہا بالناس
ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلعم کے ماتھے اور ناک پر مٹی کا نشان تہا نماز پڑہانے سے **باب صفۃ السجود** سجدہ کیونکر کرے
عن ابی اسحاق قال وصف لنا البراء بن عازب فوضع یدیہ واعتمد علی رکبتیہ ورفع عجیزتہ وقال ہکذا کان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسجد **ترجمہ** ابو اسحاق سے روایت ہے براء بن عازب نے ہمکو سجدہ بتلایا تو اپنے دونو ہاتھہ زمین پر رکھے اور
گھٹنون پر ٹیکا لگایا اور سرین کو بلند کیا اور کہا کہ رسول اللہ صلعم اسیطرح سجدہ کرتے تہے **عن** انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
اعتدلوا فی السجود ولا یفترش احدکم ذراعیہ افتراش الکلب **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اعتدال کرو سجدہ مین **ف** یعنی پیٹ کو ہموار رکھو اور دونو ہاتھون کو زمین پر لگاؤ اور کہنیان پہلوؤن سے جدا رکھو
اسیطرح پیٹ کو رانون سے الگ رکھو بعضون نے اعتدلوا کے یہہ معنے کہے مین اطمینان سے ٹہر کر سجدہ کرو **ف** اور نہ بچھاوے کوئی تم مین
سے ہاتھہ اپنے کتے کے طرح (یعنی زمین سے نہ لگاوے) **عن** میمونۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا سجد جافی بین یدیہ حتی

لوان جہۃ ارادت ان تمر تحت یدیہ مرت **ترجمہ** میمونہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب وقت سجدہ کرتے دونوں ہاتھوں کو پہلوں سے جدا رکھتے اتنا اگر بکری کا بچہ چاہے تو ہاتھوں کے نیچے سے چلا جاوے **عن** ابن عباس قال اتیت النبی صلے اللہ علیہ وسلم من خلفہ فرأیت بیاض ابطیہ وھو مجخ قد فرج بین یدیہ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا (آپ سجدے میں تھے) میں نے آپکی بغلوں کی سفیدی کو دیکھا آپ اپنے دونوں بازوؤں کو جدا کیے ہوئے تھے پسلیوں سے اور اپنے پیٹ کو اٹھائی ہوئے تھے زمین سے (خطابی) نے مجخ کے معنے لکھے ہیں کہ سرین کو اٹھائے ہوئے تھی اور ایک طرف کو ذرا سا جھکی ہوئی تھی **عن** احمر بن جزء صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا سجد جافی عضدیہ عن جنبیہ حتی ناوی لہ **ترجمہ** احمر بن جزء سے روایت ہے رسول اللہ صلعم جب سجدہ کرتے تو دونوں بازوؤں کو اپنے پہلوؤں سے جدا رکھتے یہانتک کہ ہمکو رحم آجاتا (آپ کی تکلیف اور مشقت پر) **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا سجد احدکم فلا یفترش یدیہ افتراش الکلب ولیضم فخذیہ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو اپنے ہاتھ کتے کی طرح نہ بچھاوے اور دونوں رانوں کو ملا رکھے **باب** الرخصۃ فی ذلک سجدوں میں کہنیوں کو زمین پر لگانے کی اجازت **عن** ابی ھریرۃ قال اشتکی اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم مشقۃ السجود علیھم اذا انفرجوا فقال استعینوا بالرکب **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے صحابہ نے شکایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدے میں ہمکو تکلیف ہوتی ہے جب ہم پھیلکر سجدہ کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہنیوں کو رکھا کرو **باب** التخصر والاقعاء کمر پر ہاتھ رکھنا نماز میں منع ہے **عن** زیاد بن صبیح الحنفی قال صلیت الی جنب ابن عمر فوضعت یدی علی خاصرتی فلما صلی قال ھذا الصلب فی الصلاۃ وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینھی عنہ **ترجمہ** زیاد بن صبیح سے روایت ہے میں نے عبداللہ بن عمر کی پہلو میں نماز پڑھی تو میں نے اپنا ہاتھ کمر پر رکھا عبداللہ بن عمر نے کہا یہ صلب ہے نماز میں رسول اللہ صلعم اس سے منع کرتے تھے اصلب ہے یعنے سولی کی شکل ہے جو سولی پر چڑہتا ہے اوسکے ہاتھ اسی طرح سے رکھی جاتی ہیں **باب** البکاء فی الصلوۃ نماز میں رونے کا بیان **عن** عبداللہ بن الشخیر قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی وفی صدرہ ازیز کازیز الرحی من البکاء **ترجمہ** عبداللہ بن الشخیر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا نماز پڑھتے تھے اور آپ کے سینے میں سے ایسے آواز آتی تھی جیسے چکی کی آواز روئی سے **ف** احمد کی روایت میں ہے کہ آپ نماز پڑھتے تھے اور آپ کے اندر سے آواز آتی جیسے دیگ جوش مارتی ہے یعنی روتے تھے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رونے سے نماز نہیں جاتی **باب** کراھیۃ الوسوسۃ وحدیث النفس فی الصلوۃ دل میں وسوسہ اور خیال آنے کی کراہت نماز میں **عن** زید بن خالد الجھنی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من توضأ فاحسن وضوءہ ثم صلی رکعتین لایسھو فیھما غفر لہ ما تقدم من ذنبہ **ترجمہ** زید بن خالد جہنی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص وضو کرے اچھی طرح پھر دو رکعتیں پڑھے ان میں بھول نہ ہووے اوسکے اگلے گناہ بخشدیے جاتے ہیں **عن** عقبۃ بن عامر الجھنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من احد یتوضأ فیحسن الوضوء یصلی رکعتین یقبل بقلبہ ووجھہ علیھما الا وجبت لہ الجنۃ **ترجمہ** عقبہ بن عامر

سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص ایسا نہیں جو اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعتیں پڑھے دل اور منھ کو متوجہ کر کے مگر اوسکے واسطے جنت واجب
ہو جاوے گی **باب** الفتح على الامام في الصلوٰة نماز میں امام کو بتانے کا بیان **عن** المسور بن يزيد المالكي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يحيى
وربما قال شهدت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ في الصلوة فترك شيئا لم يقرأه فقال له رجل يا رسول الله تركت آية كذا وكذا فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم هلا اذكرتنيها قال سليمان في حديثه قال كنت اراها نسخت **ترجمہ** مسور بن یزید مالکی سے روایت ہے انہوں نے
نماز پڑھی رسول اللہ صلعم کے ساتھ آپ نے پڑھنے میں کچھ آیتیں چھوڑ دیں (یہ بھولے سے) ایک شخص (بعد نماز کے) بولا یا رسول اللہ آپ نے فلاں فلاں آیت
چھوڑ دی آپ نے فرمایا تو نے مجھ کو یاد کیوں نہ دلا دی وہ شخص بولا میں سمجھا شاید اوس کا پڑھنا منسوخ ہو گیا **ف** اس حدیث سے مطلقا امام کو
بتانا درست ہوتا ہے **عن** عبد الله بن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى صلاة فقرأ فيها فلبس عليه فلما انصرف قال لابي اصليت معنا
قال نعم قال فما منعك **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے ایک نماز پڑھی آپ کلام اللہ پڑھتے پڑھتے بھول گئے جب نماز سے فارغ ہوئے
ابی بن کعب سے کہا تم نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی تھی انہوں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا پھر تم نے کیوں نہیں بتلایا **باب** امام کو بتانے کی ممانعت **عن**
ابی اسحاق عن الحارث عن علي رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا علي لا تفتح على الامام في الصلوة **ترجمہ** ابو اسحاق سے روایت ہے
انہوں نے سنا حارث سے انہوں نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے فرمایا رسول اللہ صلعم نے اے علی مت بتا امام کو نماز میں۔ کہا ابو داؤد نے ابو اسحاق نے
حارث سے نہیں سنیں مگر چار حدیثیں یہ حدیث ان میں سے نہیں ہے تو یہ حدیث منقطع ٹھہری دوسرے یہ کہ حارث خود ضعیف ہے شعبی نے کہا وہ
جھوٹا ہے بعضوں نے کہا رافضی تھا **باب** الالتفات في الصلوة نماز میں گردن موڑ کر دیکھنا ادھر ادھر مکروہ ہے **عن** ابي ذر قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم لا يزال الله عز وجل مقبلا على العبد وهو في صلاته ما لم يلتفت فاذا التفت انصرف عنه **ترجمہ** ابو ذر سے روایت ہے رسول اللہ صلعم
نے فرمایا ہمیشہ اللہ جل جلالہ منھ کیے رہتا ہے بندے کی طرف نماز میں جب تک وہ ادھر ادھر نہ دیکھے جب ادھر ادھر دیکھتا ہے اوسکی طرف سے منھ پھیر لیتا ہے **ف**
ایک حدیث صحیح میں ہے رسول اللہ صلعم نماز میں داہنے بائیں دیکھتے تھے لیکن گردن اپنی نہ موڑتے تھے پیٹھ کی طرف روایت کیا اوسکو ترمذی اور نسائی نے
ایسا التفات درست ہے اور جو منع ہے وہ یہ ہے کہ گردن موڑ کر دیکھے بعضوں نے بے گردن موڑے بھی ادھر ادھر دیکھنا مکروہ کہا ہے بعضوں نے فرض
میں مکروہ کہا ہے نفل میں درست رکھا ہے **عن** عائشة قالت سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن التفات الرجل في الصلوة فقال
هو اختلاس يختلسه الشيطان من صلوة العبد **ترجمہ** حضرت عائشہ نے پوچھا رسول اللہ سے نماز میں ادھر ادھر دیکھنے کو انہوں نے کہا یہ شیطان
کا اوچک لیجانا ہے بندے کی نماز میں سے (یعنی اوسکی ثواب میں سے کچھ حصہ اڑا لیتا ہے) **باب** السجود على الانف ناک پر سجدہ کرنے کا بیان **عن** ابی
سعيد الخدري ان رسول الله صلى الله عليه وسلم رئي على جبهته وعلى ارنبته اثر طين من صلاة صلاها بالناس **ترجمہ** ابی سعید خدری
سے روایت ہے رسول اللہ کی پیشانی اور ناک پر مٹی کا داغ دیکھا گیا آپ نے نماز پڑھائی تھی لوگوں کو **ف** یہ حدیث اوپر گزر چکی۔ ابو علی لؤلؤی نے
کہا ابو داؤد نے جب اس کتاب کو چوتھی مرتبہ پڑھا تو اس حدیث کو نہیں پڑھا **باب** النظر في الصلاة نماز میں کسی طرف دیکھنے کا بیان **عن**
جابر بن سمرة قال عفان قال دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم المسجد فرأى فيه ناسا يصلون رافعي ايديهم الى السماء ثم اتفقا فقال
لينتهين رجال يشخصون ابصارهم الى السماء قال مسدد في الصلاة او لا ترجع اليهم ابصارهم **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ

مسجد میں تشریف لائی دیکھا تو لوگ نماز میں اپنے ہاتھ آسمان کیطرف اوٹھا کر دعا کر رہی ہین آپنے فرمایا جو لوگ اپنی آنکھون سے آسمان کیطرف دیکھتے ہین چاہیے اس سے باز آوین شاید اونکی بینائی جاتی رہے **عن انس بن مالک** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مابال اقوام یرفعون ابصارہم فی صلاتہم فاشتد قولہ فی ذلک فقال لینتہین عن ذلک او لتخطفن ابصارہم **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا حال ہے لوگو نکا اپنی نگاہین نماز مین آسمان کیطرف اوٹھاتی ہین پھر آپنے سختی سے فرمایا اس سے باز آوین ورنہ اوچک لیجاوینگی نگاہین اونکی (یعنے اندہے ہو جاوینگے) **عن عائشۃ** قالت صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی خمیصۃ لہا اعلام فقال شغلتنی اعلام ہذہ اذہبوا بہا الی ابی جہم واتونی بانبجانیتہ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چادر مین نماز پڑہی اوسمین نقش بنے ہوی تھے آپ نے فرمایا مجھے ان نقشون نے نماز سے بہلادی لیجاو اسکو ابوجہم پاس (ابوجہم نے وہ چادر آپ کو تحفہ دی تھی) اور لے آو اوس سے کمل اوسکا دوسری روایت مین فی الخلا کر دیا کان لابی جہم فقیل یا رسول اللہ الخمیصۃ کانت خیرا من الکردی آپنے ایک چادر ابوجہم کی کردی بھی ہوئی لے لے لوگون نے کہا یا رسول اللہ وہ چادر اس سے اچھی تہی **باب الرخصۃ فی ذلک** ادہر اودہر دیکھنا یا گردن موڑنی نماز مین درست ہے **عن سہل بن الحنظلیۃ** قال ثوب بالصلوۃ یعنی صلاۃ الصبح فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی وہو یلتفت الی الشعب قال ابوداود وکان ارسل فارسا الی الشعب من اللیل یحرس **ترجمہ** سہل بن حنظلیہ سے روایت ہے صبح کی نماز کی تکبیر ہوئی رسول اللہ نماز پڑہتے جاتی تھی اور گہاٹی کیطرف دیکھتے جاتی تھی ابوداود نے کہا آپ نے ادہر اودہر ایک سوار بہیجا تہا رات کو نگہبانی کے واسطے **ف** کیونکہ ادہر سے خوف تہا کفار کے آنیکا **باب العمل فی الصلوۃ** نماز مین کونسا کام درست ہے **عن ابی قتادۃ** ان رسول اللہ صلعم کان یصلی وہو حامل امامۃ بنت زینب ابنۃ رسول اللہ فاذا سجد وضعہا واذا قام حملہا **ترجمہ** ابوقتادہ سے روایت ہے رسول اللہ نماز پڑہتے تھی اور امامہ بنت زینب کو (جو نواسی تھی رسول اللہ صلعم کی) اوٹھائے ہوئی تھے جب آپ سجدہ کرتے تو اوسکو بٹہا دیتے اور جب کھڑی ہوتی پھر اوسکو اوٹہا لیتی **ف** زینب صاحبزادی تہین رسول اللہ صلعم کی اور امامہ اون کی بیٹی تہین ابوالعاص سے ۔ اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ اگر لڑکا یا لڑکی تنگ کرے اور نماز نہ پڑہنے دے تو اوسکو گود مین اوٹھا کر یا کندہے پر بیٹھا کر نماز پڑہنا درست ہے **عن ابی قتادۃ** یقول بینا نحن فی المسجد جلوسا اذ خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحمل امامۃ بنت ابی العاص بن الربیع وامہا زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہی صبیۃ یحملہا علی عاتقہ فصلی رسول اللہ صلعم وہی علی عاتقہ یضعہا اذا رکع ویعیدہا اذا قام حتی قضی صلوتہ یفعل بہا **ترجمہ** ابوقتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم تشریف لائی اور آپ امامہ بنت ابی العاص کو جو آپکے صاحبزادی زینب کے بیٹی تھین اپنے کندہے پر اوٹھائے ہوئے تھی رسول اللہ نے نماز پڑہی اور وہ آپکے کاندہے پر رہین جب آپ رکوع کرتے اونکو بٹہا دیتے پھر جب کھڑی ہوتے اوسکو اوٹہا لیتے اسی طرح اخیر نماز تک کرتے رہے **عن ابی قتادۃ الانصاری** یقول رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی للناس وامامۃ بنت ابی العاص علی عنقہ فاذا سجد وضعہا **ترجمہ** ابوقتادہ انصاری سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

دیکھا آپ نماز پڑھاتے اور امامہ بنت ابی العاص آپکی گردن پر سوار تھین جب آپ سجدہ کرتے اونکو بیٹھا دیتے - کہا ابو داؤد نے مخرمہ نے
اپنے باپ سے صرف ایک حدیث سنی (تو یہہ حدیث مرسل ہے) عن ابی قتادة صاحب رسول الله صلی الله علیه وسلم قال بینما
نحن ننتظر رسول الله صلی الله علیه وسلم للصلوة في الظهر او العصر وقد دعاه بلال للصلاة اذ خرج الينا وامامة
بنت ابي العاص بنت ابنته على عنقه فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم في مصلاه وقمنا خلفه وهي في مكانها
الذي هي فيه قال فكبر فكبرنا قال حتى اذا اراد رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يركع اخذها فوضعها ثم ركع وسجد
حتى اذا فرغ من سجوده ثم قام اخذها فردها في مكانها فما زال رسول الله صلى الله عليه وسلم يصنع بها ذلك في
كل ركعة حتى فرغ من صلاته صلى الله عليه وسلم ترجمہ ابی قتادہ سے روایت ہے ہم انتظار کر رہے تھے رسول اللہ صلعم کا ظہر یا عصر کے
واسطے اور بلال آپ کو بلا چکے تھے نماز کے لیے اتنے مین آپ نکلے امامہ اپنی نواسے کو گردن پر سوار کیے ہوئے رسول اللہ اپنی جگہہ مین
کھڑے ہوئے اور ہم آپکے پیچھے کھڑے ہوئے لیکن امامہ اوسی جگہہ پر رہین بعد اوسکے آپ نے تکبیر کہی جب آپ نے رکوع کا ارادہ کیا تو امامہ
کو اوتار کر نیچے بٹھا دیا پھر رکوع کیا اور سجدہ کیا جب سجدے سے فارغ ہوئے اور کھڑے ہوئے تو امامہ کو پھر وہین سوار کر لیا ایسا ہی کرتے
رہے آپ ہر رکعت مین یہانتک کہ فارغ ہوئے نماز سے عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقتلوا الاسودين
في الصلاة الحية والعقرب ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا مار ڈالو دو کالون کو سانپ اور بچھو کو نماز
مین **ف** دو کالونکو اسواسطے فرمایا کہ کالا سانپ اور کالا بچھو زیادہ ضرر دار ہوتا ہے اونکا مارنا بہت ضروری ہے معلوم ہوا کہ سانپ
اور بچھو کے مارنے سے نماز نہین ٹوٹتی بشرطیکہ اور کوئی فعل منافی نماز نہ کرے عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله
عليه وسلم يصلي والباب عليه مغلق فجئت فاستفتحت فمشى ففتح لي ثم رجع الى مصلاه وذكر ان الباب كان في
القبلة ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ نماز پڑھ رہے تھے اور دروازہ بند تھا مین آئی دروازہ کھولنے کو
کہا آپ نے چلکر دروازہ کھولا پھر اپنے مصلے مین آکر نماز پڑھنے لگے اور دروازہ قبلے کیطرف تھا **ف** ان حدیثون سے صاف معلوم
ہوتا ہے کہ ضرورت کیواسطے چلا جانا یا دروازہ کھولنا یا لاٹھی اوٹھا کر سانپ بچھو مارنا یا لڑکے کو گود مین اوٹھا لینا پھر بٹھا دینا یہہ سب
افعال نماز کو نہین توڑتے جن لوگون نے ان حدیثون کی بیہودہ تاویل کی ہے کہ شاید یہہ فعل کثیر ہو اون سے پوچھنا چاہیے کہ پہلے اسکو تو
ثابت کر دو کہ فعل کثیر نماز کو فاسد کرتا ہے پھر یہہ ثابت کر دو کہ فعل کثیر کے معنے اور مصداق کیا ہے خود تم لوگ فعل کثیر کے معنی مین اختلاف
رکھتے ہو اور بڑے تعجب کی یہہ بات ہے کہ فعل کثیر سے نماز ٹوٹ جانیکے جو قائل ہین وہی اس بات کے قائل ہین کہ جب نماز مین حدث
ہو جاوے تو وضو کر کر آوے اور پھر بنا کرے نماز پر اب ان سے کہنا چاہیے کیا وضو کو جانا اور پانی لینا اور وضو کرنا اور پھیر وہان سے
لوٹ کر آنا نماز کو فاسد نہین کرتا یا یہہ فعل کثیر نہین ہے **باب رد السلام في الصلاة** نماز مین سلام کا جواب دینا عن عبد الله
قال كنا نسلم على رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو في الصلاة فيرد علينا فلما رجعنا من عند النجاشي سلمنا
عليه فلم يرد علينا وقال ان في الصلاة لشغلا ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلعم کو سلام کیا کرتے تھے

جب حضرت نماز پڑہتے ہوتے آپ جواب ہمکو دیا کرتے جب ہم نجاشی (بادشاہ حبش) کے پاس سے لوٹ کر آئے تو ہم نے آپ
کو سلام کیا معمول کے موافق آپ نماز مین تہے) آپ نے جواب نہ دیا (بعد نماز کے) فرمایا نماز مین ایک شغل ہوتا ہے عن
عبد الله قال كنا نسلم في الصلاة ونأمر بحاجتنا فقدمت على رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو
يصلي فسلمت عليه فلم يرد علي السلام فأخذني ما قدم وما حدث فلما قضى رسول الله
صلى الله عليه وسلم الصلاة قال ان الله عز وجل يحدث من امره ما يشاء وان الله تعالى قد احدث
ان لا تكلموا في الصلاة فرد علي السلام ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے پہلے ہم نماز مین سلام کیا کرتے
تھے اور اپنے کام کاج کے باتین کر لیتے تہے مین آیا (حبشہ سے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آپ نماز پڑہ رہے تہے
مین نے سلام کیا آپ نے جواب نہ دیا مجھے فکر پیدا ہوئی پرانے اور نئی باتون کی (یعنی کیا قصور کیا جو آپ نے جواب نہ دیا)
جب آپ نماز پڑہ چکے تو آپ نے فرمایا اللہ جل جلالہ جو چاہتا ہے نیا حکم اوتارتا ہے اب اوس نے نیا حکم کیا ہے نماز مین
باتین نہ کرو پھر میری سلام کا جواب دیا عن صهيب انه قال مررت برسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يصلي
فسلمت عليه فرد اشارة قال لا اعلمه الا قال اشارة باصبعه ترجمہ صہیب سے روایت ہے مین گزرا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ نماز پڑہ رہے تھے مین نے سلام کیا آپ نے اونگلی کے اشارے سے جواب دیا ف اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ نماز مین اشارہ کرنا درست ہے اور اشارے سے سلام کا جواب دینا بھی درست ہے عن جابر قال ارسلني نبي الله
صلى الله عليه وسلم الى بني المصطلق فأتيته وهو يصلي على بعيره فكلمته فقال لي بيده هكذا ثم
كلمته فقال لي بيده هكذا وانا اسمعه يقرأ ويومئ برأسه قال فلما فرغ قال ما فعلت في الذي ارسلتك
فانه لم يمنعني ان اكلمك الا كنت اصلي ترجمہ جابر سے روایت ہے مجھکو بہیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی
المصطلق پاس جب مین لوٹ کر آیا تو آپ نماز پڑہ رہے تھے اپنے اونٹ پر مین نے آپ سے بات کی آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا
پھر مین نے بات کی آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا اور مین سن رہا تہا آپ کلام اللہ پڑہتے تہے اور سر سے اشارہ کرتے تھے (رکوع
اور سجدے کیواسطے) جب آپ فارغ ہوئے تو آپ نے پوچھا تم نے کیا کیا اوس کام کو جسکے لیے مین نے تمکو بہیجا تہا اور مین نے
تم سے اسواسطے بات نہین کی کہ مین نماز پڑہ رہا تہا عن عبد الله بن عمر يقول خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم
الى قباء يصلي فيه قال فجاءته الانصار فسلموا عليه وهو يصلي قال فقلت لبلال كيف رأيت رسول الله
صلى الله عليه وسلم يرد عليهم حين كانوا يسلمون عليه وهو يصلي قال يقول هكذا وبسط جعفر بن عون
كفه وجعل بطنه اسفل وجعل ظهره الى فوق ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مسجد قبا مین نماز پڑہنے کو گئے انصار آئے اور آپ کو سلام کیا آپ نماز پڑہ رہے تہے مین نے بلال سے کہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے کیونکر جواب دیا جب انہون نے سلام کیا اور آپ نماز مین تھے انہون نے کہا اسطرح جعفر بن عون نے

اوسکو ہلایا ہتھلی کو نیچے کیا اور اوسکی پشت کو اوپر عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا غرار فی صلاۃ ولا تسلیم قال احمد یعنی فیما اری ان لا تسلم ولا یسلم علیک ویغرر الرجل بصلاتہ فینصرف وھو فیھا شاک ترجمہ ابے ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین نقصان ہے نماز مین اور سلام مین ف امام احمد نے اسکی تفسیر یھہ کے ہے سلام مین نقصان یھہ ہے کہ تو کسیکو سلام کرے وہ جواب دے نماز مین نقصان یھہ ہے کہ آدمی کو شک ہو مین نے تین رکعتین پڑہین مین یا چار پھر وہ اکثر کو لیلے اور نماز سے لوٹ آوے حالانکہ اوسکو شک رہے ۔ بعضون نے کہا سلام مین نقصان یھہ ہے تجہسکو کوئی کہے السلام علیک ورحمۃ اللہ تو اوسکی جواب مین لینا ہے کہدے وعلیک السلام یھہ نقصان ہے چاہیے اوتنا ہی کہنا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ یا زیادہ وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ بعضون نے کہا نماز مین غرار یہ ہے کہ سوجاوے اوسکی ارکان سے غفلت کرے واللہ اعلم ۔ کہا ابوداؤد نے دوسری روایت مین یون ہے لا غرار فی تسلیم والصلوۃ مگر ابن فضیل نے روایت کیا

عبدالرحمن بن مہدی کیطرح موقوفًا ابوہریرہ پر ۔ شکر ہے اللہ جل جلالہ کا تمام ہوا پارہ پانچوان ابوداؤد کے بتیس پارون مین سے اب شروع ہوتا ہے پارہ چہٹا اوسکے فضل اور احسان کے بھروسے پر مجکو طاقت کچہ نہین ہے بغیر اوسکی مدد کے فقط فقط

تم الجزو الخامس ویتلوہ الجزو السادس انشاء اللہ تعالی

فہرست پارہ پنجم تمام شد بعونہ

الجزؤ السادس

پارہ چھٹا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب تشمیت العاطس فی الصلوٰۃ نماز میں چھینک کا جواب دینا چاہیے **عن** معاویۃ بن الحکم السلمی قال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعطس رجل من القوم فقلت یرحمک اللہ فرمانی القوم بابصارھم فقلت واثکل امیاہ ماشانکم تنظرون الی فجعلوا یضربون بایدیھم علی افخاذھم فعرفت انھم یصمتونی فقال عثمان فلما رأیتھم یسکتونی لکنی سکت قال فلما صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بابی وامی ما ضربنی ولا کھرنی ولا سبنی ثم قال ان ھذہ الصلاۃ لا یحل فیھا شئ من کلام الناس ھذا انما ھو التسبیح والتکبیر وقراءۃ القرآن او کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت یا رسول اللہ انا قوم حدیث عھد بجاھلیۃ و قد جاءنا اللہ بالاسلام ومنا رجال یاتون الکہان قال فلا تاتھم قال قلت ومنا رجال یتطیرون قال ذاک شئ یجدونہ فی صدورھم فلا یصدھم قلت ومنا رجال یخطون قال کان نبی من الانبیاء یخط فمن وافق خطہ فذاک قال قلت جاریۃ لی کانت ترعی غنیمات قبل احد والجوانیۃ اذ اطلعت علیھا اطلاعۃ فاذا الذئب قد ذھب بشاۃ منھا وانا من بنی ادم اسف کما یاسفون لکنی صککتھا صکۃ فعظم ذاک علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت افلا اعتقھا قال ائتنی بھا قال فجئتہ بھا فقال این اللہ قالت فی السماء قال من انا قالت انت رسول اللہ قال اعتقھا فانھا مؤمنۃ

ترجمہ معاویہ بن حکم سلمی سے روایت ہی کہ مین نماز پڑہتا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کہ دفعتہ ایک شخص نے چھینکا قوم مین سے تو مین نے کہا یرحمک اللہ تو سب مجھے لوگ گہورنے لگے۔ یعنی نماز مین چھینک کا جواب دینے کے سبب تو مین نے کہا۔ یعنی اپنے دل مین گم کیجیو تجھکو ماں تیری (یہ بددعا ہی اہل عرب کی یعنی تو مرجاوے اور تیری ماں تجھکو روے) تمہارا کیا حال ہی کہ میری طرف دیکھتے ہو لوگون نے اپنی رانون پر ہاتہہ مارنا شروع کیا تو مین نے جانا کہ یہ لوگ مجھے چپ رہنے کو کہتے ہین تو مین چپ ہو گیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہ چکے تو فدا ہون میرے باپ اور ماں نہ آپنے مجھے مارا نہ ڈانٹا نہ برا کہا اتنا فرمایا یہہ نماز ہی اس مین بات کرنا درست نہین ہی تسبیح اور تکبیر قرآن پڑہنے کے یا کچہہ ایسا ہی مین نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین نیا مسلمان ہوا ہون اللہ جل جلالہ نے ہمکو جاہلیت اور کفر سے نجات دیکر دین اسلام عطا فرمایا لیکن ہم مین سے بعض لوگ نجومیون پاس جاتے ہین آپنے فرمایا تو مت جا ان کے پاس مین نے کہا بعض لوگ ہم مین سے شگون بد لیتے ہین آپنے فرمایا یہہ ان کے دلون کا وہم ہے (اور یہہ بالکل غلط ہے) تو ان کو کام سے باز نہ رہنا چاہیے (یعنی جو ارادہ ہو اوسکو کرین شگون بد کے ڈر سے اوس کام سے رک نہ جاوین) مین نے کہا بعض لوگ ہم مین سے لکیر کھینچتے ہین **ف** یعنی خطوط کھینچکر آئندہ

کا احوال دریافت کرتے ہین مراد علم جفر ہے یا رمل ف آپنے فرمایا یہہ معجزہ تہا ایک پیغمبر کا (ادریس یا دانیال علیہما السلام کا)
اب جس کسیکا خط اوسکی موافق ہو تو وہ سچا ہوسکتا ہے ف اور موافق ہونا ہر بار ممکن نہین اسواسطی کہ وہ معجزہ تہا کسیکو اوسکا
قاعدہ اچہی طرح معلوم نہین ہے اگر کبہی اتفاق سے موافق ہوجاتا ہے تو صحیح پڑتا ہے اکثر غلط نکلتا ہے مین نے بہت سے رمالون
کو دیکہا اور اونکو امتحان کیا کچہہ اصل نہ پائی۔ بعضون نے کہا خط کہینچنے سے مراد یہہ ہے کہ عرب مین یہہ دستور تہا کوئی شخص فال
نکالنے کیواسطے عراف پاس جاتا وہ ایک لڑکے کو حکم کرتا ریت پر لکیرین کرتا پھر دو دو کو مٹانا شروع کرتا اگر دو بچتین تو فال نیک سمجہتے
مطلب برآری کا یقین کرتے جو ایک بچتی تو نامرادی کا یقین ہوجاتا۔ اس خیال کو آپنے غلط کردیا اور بیان فرمایا کہ یہہ معجزہ
تہا ایک پیغمبر کا دوسری کو حاصل نہین ہوسکتا ف مین نے کہا میری ایک لونڈی بکریان چراتی تھی احد اور جوانیہ (احد
ایک پہاڑ ہے مشہور اور جوانیہ ایک مقام کا نام ہے) پاس ایکبار مین جو وہان پہنچا تو دیکہا ایک بکری کو بہیڑیا لیگیا ہے آخر مین آدمی
تہا مجہکو رنج ہوتا ہے جیسے آدمیونکو ہوا کرتا ہے مین نے اوسکو ایکہی دفعہ کوٹ دیا یہہ گران گزرا یہہ حضرت پر پس کہا مینے کیا مین
اسکو آزاد کرون آپنے فرمایا اوس لونڈی کو میری پاس لیکر آ مین اوسکو آپکے پاس لیگیا آپنے پوچہا خدا کہان ہے ف
اس حدیث سے ثابت ہوا کہ یہہ سوال درست ہے خدا کہان ہے اور کسجگہہ ہے ف وہ بولی آسمان پر ہے ف یعنی آسمان
کے اوپر عرش پر اس حدیث سے ذات الٰہی کا اوپر ہونا ثابت ہوتا ہے ف پہر آپنے پوچہا مین کون ہون بولی آپ رسول
ہین اللہ کے آپنے فرمایا اسکو آزاد کردے یہہ مومن ہے ف یہہ حدیث صحیح ہے روایت کیا اوسکو مسلم اور اصحاب سنن نے اور
ذہبی نے کتاب العرش والعلو مین اس حدیث کو متعدد طریقون سے نقل کیا ہے عن معاویة بن الحکم السلمی قال لما قدمت
علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علمت امورا من امور الاسلام فکان فیما علمت ان قال لی اذا عطست فاحمد اللہ
واذا عطس العاطس فحمد اللہ فقل یرحمک اللہ قال فبینما انا قائم مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی
الصلوة اذ عطس رجل فحمد اللہ فقلت یرحمک اللہ رافعا بها صوتی فرمانی الناس بابصارهم حتی احتملنی
ذلک فقلت ما لکم تنظرون الی باعین شزر قال فسبحوا فلما قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلاة
قال من المتکلم قیل هذا الاعرابی فدعانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لی انما الصلاة لقراءة
وذکر اللہ جل وعز فاذا کنت فیها فلیکن ذلک شانک فما رأیت معلما قط ارفق من رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ف ترجمہ معاویہ بن حکم سلمی سے روایت ہے مین جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا تو مین نے چند باتین اسلام کی
سیکہین ایک اون مین یہہ تہا جب تجہے چہینک آوے الحمد للہ کہہ اور جب کوئی دوسرا چہینکے تو یرحمک اللہ کہہ ایکبار مین رسول اللہ
کے ساتہہ نماز پڑہ رہا تہا اتنے مین ایک شخص چہینکا اوسنے الحمد للہ کہا مین نے یرحمک اللہ بلند آواز سے کہا لوگون نے
میری طرف دیکہنا شروع کیا مجہے برا معلوم ہوا مین نے کہا تمکو کیا ہوا میری طرف کنکہیون سے دیکہتے ہو انہون نے سبحان اللہ
کہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے آپنے فرمایا کس نے نماز مین بات کہی تہی لوگون نے کہا اس اعرابی نے

آپ نے مجھکو بلایا اور فرمایا نماز کلام اللہ پڑھنے کیواسطے ہے اور اللہ کی یاد کے واسطے پھر جب تو نماز میں ہو تو تیری یہی
کام ہو (یعنی اللہ کی یاد کیا کر اور کلام اللہ پڑھا کر دنیا کے باتیں نہ کر) تو میں نے کوئی معلم (سکھانیوالا) رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم سے بہتر نہ دیکھا نرمی اور ملائمت سے سکھاتے ہیں۔

باب التامین وداء الامام

پیچھے امین کہنے کا بیان ف شافعی اور احمد بن حنبل اور اکثر ائمہ حدیث اور اہل علم کا مذہب یہی ہے کہ امام جب ولا الضالین کہے تو پکار کر امین کہو اور مقتدی بھی پکار کر امین کہیں یا رب اغفرلی امین کہیں اسباب میں احادیث صحیحہ وارد ہوئی ہیں جو آگے آتی ہیں بیہقی اور ابن حبان نے عطا سے روایت کیا میں نے دو سو صحابہ کو پایا امین پکار کر کہتے ہوئے۔ اور ابو حنیفہ اور بعض اہل علم کے نزدیک امین آہستہ سے کہنا چاہیے دلائل ابو حنیفہ کے اسباب میں قوی نہیں ہیں صحیح اور راجح باعتبار قوت اور کثرت دلائل کے یہی ہے کہ امین پکار کر کہی جاوے۔

عن وائل بن حجر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قرأ ولا الضالین قال آمین ورفع بہا صوتہ

ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ولا الضالین پڑھتے اوسکے بعد آمین کہتے بلند آواز سے ف شعبہ نے اسے اسناد سے وائل سے روایت کیا اسی اسناد سے کہ آپ نے آہستہ سے آمین کہی محدثین نے کہا کہ شعبہ نے اس میں خطا کی صحیح یہی ہے کہ آپ نے بلند آواز سے آمین کہی مترجم کہتا ہے کہ اگر یہ روایت ثابت بھی ہو تب بھی حنفیہ کی دلیل نہیں ہو سکتے اس لیے کہ آہستہ کہنے سے یہ مراد نہیں ہے کہ کسی نے نہیں سنا ورنہ وائل بن حجر کیونکر سنتے بلکہ آہستہ کہنے سے یہ مقصود ہے کہ آپ نے بہت چلا کر نہ کہا کہ صفوں میں آواز جاتی بلکہ پاس والوں نے سنا چنانچہ دوسری روایت میں آتا ہے کہ آپ امین اس طرح سے فرماتے کہ پہلے صف والے نزدیک کے لوگ سن لیتے تو اسقدر آواز بھی جہر میں داخل ہے پس ان سے حنفیہ کا دعوی کیونکر ثابت ہو سکتا ہے اب یہی اثر پاس کے آثار صحابہ اور وہ کیونکر مقابل ہو سکتی ہیں۔ احادیث صحیحہ مشہورہ کے علی الخصوص اور بالخصوص جب بہت سے صحابہ جہر کے قائل ہوں

عن وائل بن حجر انہ صلی خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجہر بآمین وسلم عن یمینہ وعن یسارہ حتی رأیت بیاض خدہ

ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے اونہوں نے نماز پڑھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے آپ نے پکار کر امین کہی اور سلام پھیرا داہنے اور بائیں یہانتک کہ میں نے آپکے رخسار کی سفیدی کو دیکھا

عن ابی ہریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تلا غیر المغضوب علیہم ولا الضالین قال آمین حتی یسمع من یلیہ من الصف الاول

ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پڑھ چکتے امین کہتے یہانتک کہ صف اول کے لوگ جو نزدیک ہوتے سن لیتے

عن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قال الامام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین فقولوا آمین فانہ من وافق قولہ قول الملائکۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ

ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تم امین کہو جسکا قول فرشتوں کے قول سے مل جاویگا اوسکے اگلے گناہ بخشدیے جاوینگے ف دوسری حدیث میں ہے جب امین کہو فرشتے بھی امین کہتے ہیں صحیحین

عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا امن الامام فامنوا فانہ من وافق تامینہ تامین الملائکۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ قال ابن شہاب وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول

آمین ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام آمین کہے تم بھی آمین کہو کیونکہ جسکی آمین فرشتوں سے آمین سے لڑجاوے گی اوسکے اگلی گناہ معاف ہوجاوینگے ابن شہاب نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی آمین کہا کرتے تھے

عن بلال انہ قال یا رسول اللہ لا تسبقنی بآمین ترجمہ بلال سے روایت ہے انہوں نے کہا یا رسول اللہ مجھ سے آگے آپ آمین نکہا کیجیے ف یعنے اتنی مہلت دیا کیجیے کہ میں سورہ فاتحہ سے فارغ ہوجاؤں تو آپکی اور میری آمین ساتھ ہوا کرے

عن ابی مصبح المقرائی قال کنا نجلس الی ابی زھیر النمیری وکان من الصحابۃ فیحدثنا احسن الحدیث فاذا دعا الرجل منا بدعاء قال اختمہ بآمین فان آمین مثل الطابع علی الصحیفۃ قال ابو زھیر اخبرکم عن ذلک خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلۃ فاتینا علی رجل قد الح فی المسئلۃ فوقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم یستمع منہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اوجب ان ختم فقال رجل من القوم بای شیء یختم قال بآمین فقد اوجب فانصرف الرجل الذی سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتی الرجل فقال اختم یا فلان بآمین وابشر وھذا لفظ محمود

ترجمہ ابی مصبح المقرائی سے روایت ہے ہم بیٹھا کرتے تھے ابو زہیر نمیری پاس جو صحابی تھے اور اچھی اچھی حدیثیں سنایا کرتے تھے ایکبار ہم میں سے کسی شخص نے دعا کی اونہوں نے کہا ختم کر اوسکو آمین پر کیونکہ آمین مثل مہر کی ہے کتاب پر ابو زہیر نے کہا میں تمکو اسکا حال سناتا ہوں ایک رات ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے ایک شخص کے پاس پہونچے جو نہایت عاجزی سے دعا کر رہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوکر سننے لگے آپنے فرمایا اوسکی دعا قبول ہوگی اگر ختم کریگا ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ کس چیز سے ختم کریگا آپنے فرمایا آمین سے اگر وہ آمین پر ختم کریگا تو اوسکی دعا قبول ہوگی وہ شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنکر اوس شخص پاس آیا جو دعا کر رہا تھا اور اوس سے بولا ختم کر تو اپنی دعا کو آمین پر اور خوش ہوجا۔ کہا ابو داؤد نے مقرائی ایک قبیلہ ہے حمیر میں سے

باب التصفیق فی الصلوۃ نماز میں دستک دینیکا بیان

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التسبیح للرجال والتصفیق للنساء ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا مردوں کو چاہیے تسبیح ہے اور عورتوں کو چاہیے دستک مارنا ہے ف جب نماز میں کوئی واقعہ پیش آوے مثلاً کوئی پکارے یا کچھ آگاہ کرنا ہو تو مرد سبحان اللہ کہہ دیں اور عورت ایک ہتھیلی کو دوسری ہاتھ کی پشت پر مار دے

عن سھل بن سعد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذھب الی بنی عمرو بن عوف لیصلح بینھم وحانت الصلوۃ فجاء المؤذن الی ابی بکر رضی اللہ عنہ فقال اتصلی بالناس فاقیم قال نعم فصلی ابو بکر فجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والناس فی الصلوۃ فتخلص حتی وقف فی الصف فصفق الناس وکان ابو بکر لا یلتفت فی الصلوۃ فلما اکثر الناس التصفیق التفت فرای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاشار الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان امکث مکانک فرفع ابو بکر یدیہ فحمد اللہ علی ما امرہ بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ذلک ثم استاخر ابو بکر حتی استوی فی الصف وتقدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی فلما انصرف قال یا ابا بکر ما منعک ان تثبت اذ امرتک قال ابو بکر ما کان لابن ابی قحافۃ ان یصلی بین

يدي رسول الله صلى الله عليه وسلم مالي رأيتكم أكثرتم من التصفيق من نابه شيء في صلاته فليسبح فانه

اذا سبح التفت اليه وانما التصفيق للنساء ۔ ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی عمرو بن عوف (جو ایک بطن ہے قبیلہ اوس مین سے) کے پاس گئے اونکے درمیان صلح کرانیکو (اونکے آپس مین کچھ لڑائی ہوئی تھی) اتنے مین نماز کا وقت آگیا اور مؤذن (بلال) ابو بکر صدیق پاس آئے کہنے لگے تم نماز پڑہاتے ہو مین تکبیر کہون ابو بکر نے کہا ہان پھر ابو بکر نماز پڑہانے لگے اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور لوگ نماز پڑہ رہے تھے آپ صفون کو چیرتے ہوئے صف اول مین آکر کھڑے ہوئے لوگون نے دستک مارنا شروع کیا **ف** اسلیے کہ ابو بکر مطلع ہو جاوین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے سے **ف** مگر ابو بکر نماز مین کسیطرف خیال نکرتے تھے جب لوگون نے بہت تالیان بجائین انہون نے مڑکر دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپنے اشارہ کیا اپنے جگہہ پر کھڑے رہو **ف** یعنے نماز پڑہاؤ اس حدیث سے ابو بکر صدیق کی بڑی فضیلت تمام صحابہ پر ثابت ہوتی ہے **ف** ابو بکر نے دونو ہاتھ اوٹھا کر خدا کا شکر کیا اس بات پر کہ رسول اللہ صلعم نے اونکو نماز پڑہانے کا حکم کیا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز مین دونو ہاتھ اوٹھا کر دعا مانگنا درست ہے (زرقانی) **ف** پھر پیچھے ہٹ آئے اور صف مین شریک ہو گئے رسول اللہ صلعم آگے بڑہ گئے اور آپنے نماز پڑہائی جب آپ نماز سے فارغ ہوئے فرمایا اے ابو بکر تم کیون اپنی جگہہ پر قائم نرہے جب مین نے تمکو اشارہ کیا ابو بکر نے کہا ابو قحافہ کے بیٹے کا درجہ یہہ نہین ہو سکتا کہ رسول اللہ صلعم کے آگے کھڑے ہو کر نماز پڑہاوے **ف** ابو قحافہ ابو بکر کے باپ کا نام تھا۔ ہر چند ابو بکر کو جب آنحضرت صلعم نے اشارہ کیا کھڑے رہنے کا تو اونکو امامت درست ہو گئی مگر تواضع اور انکسار علی الخصوص جناب رسالتمآب کے سامنے اسی کو مقتضی تھا جو ابو بکر نے کیا اور الامر فوق الادب صحیح ہے مگر یہان قرینے سے معلوم ہوتا ہے کہ امر اختیاری تھا جب تو رسول اللہ صلعم صفون کو چیر کر صف اول مین آئے اور آپ کا جی امامت کو چاہتا تھا ابو بکر نے جو آپ کی دل مین تھا اوسی پر عمل کیا **ف** پھر آپنے لوگون سے فرمایا کیا ہوا تم کو مین نے دیکھا بہت تالیان بجاتے ہو اگر کوئی حادثہ نماز مین پیش آوے تو تسبیح کہو جب تسبیح کہوگے اوسپر خیال ہوگا اور تالی بجانا عورتون کیواسطے ہے

عن سهل بن سعد قال كان قتال بين بني عمرو بن عوف فبلغ ذلك النبي صلى الله عليه وسلم فاتاهم ليصلح بينهم بعد الظهر فقال لبلال ان حضرت صلاة العصر ولم آتك فمر ابا بكر فليصل بالناس فلما حضرت العصر اذن بلال ثم اقام ثم امر ابا بكر فتقدم قال في آخره اذا نابكم شيء في الصلاة فليسبح الرجال وليصفح النساء ۔ ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہے عمرو بن عوف کے آپس مین کچھ لڑائی ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اوسکی خبر پہونچی آپ اونکے پاس صلح کرانیکو گئے بعد ظہر کے اور بلال سے فرما گئے اگر نماز کا وقت آجاوے تو ابو بکر سے کہنا نماز پڑہا دین جب عصر کا وقت ہوا بلال نے اذان دی پھر تکبیر کہی اور ابو بکر کو حکم کیا نماز پڑہانے کا وہ آگے بڑہے ۔ پھر ویسے ہی حدیث بیان کی مگر اس مین یہہ ہے آپ نے یون فرمایا جب کوئی حادثہ پیش آوے نماز مین تو مرد تسبیح کہین اور عورتین دستک دین

عن عيسى بن ايوب قال قوله التصفيح للنساء تضرب باصبعين

من يمينها على كفها اليسرى ترجمہ عیسی بن ایوب نے کہا دستک سے یہ مراد ہے کہ داہنے ہاتھ کی دو انگلیوں بائیں

ہاتھ کی ہتھیلی پر ماری **باب** الاشارة فی الصلوٰة نماز میں اشارہ کرنیکا بیان عن انس بن مالک ان النبی

صلعم کان یشیر فی الصلوٰة ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشارہ کرتے تھے نماز میں عن

ابی ہریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التسبیح للرجال یعنی فی الصلوٰة والتصفیق للنساء من اشار

فی صلاته اشارة تفهم عنه فلیعد لها یعنی الصلوٰة ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا سبحان اللہ کہنا مردوں کیواسطے ہے اور دستک مارنا عورتوں کیواسطے ہے نماز میں جو کوئی اشارہ کرے ایسا جس

سے کوئی مضمون سمجھا جاوے تو وہ اپنی نماز دوہراوے۔ کہا ابوداؤد نے یہ حدیث وہم ہے **ف** اسکا اعتبار نہیں یہ

مخالف ہے حدیث صحیح کے انس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں اشارہ کرتے تھے اور مخالف ہے حدیث صحیح

کی جابر اور کئی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں سلام کا جواب اشارہ سے دیتے تھے **باب** مسح الحصیٰ فی

الصلوٰة نماز کے اندر کنکریاں ہٹانے کا بیان عن ابی ذر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قام احدکم

الی الصلوٰة فان الرحمة تواجهه فلا یمسح الحصیٰ ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز کو کھڑا ہو تو رحمت خدا کی اوسکے سامنے ہوتی ہے چاہیے کہ کنکریاں نہ ہٹاوے عن

معیقیب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تمسح وانت تصلی فان کنت لا بد فاعلا فواحدة تسویة

للحصا ترجمہ معیقیب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو کنکریاں مت ہٹا نماز پڑھنے میں اگر ضرورت

ہو تو ایکبار ہٹالے **باب** الرجل یصلی مختصرا کمر پر ہاتھ رکھکے نماز پڑھنے کا بیان عن ابی ہریرة قال نہی رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الاختصار فی الصلوٰة ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

کمر پر ہاتھ رکھکے نماز پڑھنے سے **باب** الرجل یعتمد فی الصلوٰة علی عصا نماز میں لکڑی پر ٹیکا لگانے کا بیان

عن هلال بن یساف قال قدمت الرقة فقال لی بعض اصحابی هل لك فی رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ

وسلم قال قلت غنیمة فدفعنا الی وابصة قلت لصاحبی نبدأ فننظر الی دله فاذا علیه قلنسوة لا

طئة ذات اذنین وبرنس خز اغبر واذا هو معتمد علی عصا فی صلاته فقلنا بعد ان سلمنا فقال حدثتنی ام

قیس بنت محصن ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما اسن وحمل اللحم اتخذ عمودا فی مصلاه یعتمد علیه

ترجمہ ہلال بن یساف سے روایت ہے میں رقہ میں آیا (رقہ ایک بستی ہے شام میں) میرے ایک یار نے کہا تمکو کسی صحابی

سے ملنے کی آرزو ہے میں نے کہا کیوں نہیں غنیمت ہے پھر ہم گئے وابصہ پاس میں نے اپنے ساتھی سے کہا پہلے ہم اونکی

وضع دیکھیں تو وہ ایک ٹوپی سر سے چپکی ہوئی دو کان والے پہنے تھے اور ایک بارانی پوش خز کا خاکی رنگ کا اوڑھے

تھے اور نماز میں ٹیکا لگائے ہوئے تھے ایک لکڑی پر جب ہم نے سلام پھیرا تو اوسکی وجہ پوچھی اونہوں نے کہا ام قیس بنت

محصن نے مجھ سے بیان کیا رسول اللہ ص کا جب سن زیادہ ہو گیا اور آپ کا گوشت بڑھ گیا تو آپ نے ایک ستون اپنے مصلے میں کھڑا کر لیا اوس پر ٹیکا لگا کے نماز پڑھتے تھے

باب النھی عن الکلام فی الصلاۃ نماز میں بات کرنے کی ممانعت

عن زید بن ارقم قال کان احدنا یکلم الرجل الی جنبہ فی الصلاۃ فنزلت وقوموا للہ قانتین فامرنا بالسکوت ونھینا عن الکلام ترجمہ زید بن ارقم سے روایت ہے ہم میں سے ہر ایک آدمی اپنے برابر والے سے بات کیا کرتا اوس وقت یہ آیت اوتری وقوموا للہ قانتین - کھڑے ہو اللہ کے واسطے چپ چاپ ہم کو سکوت کا حکم ہوا اور ممانعت ہوئی بات کرنے کی

باب فی صلاۃ القاعد بیٹھ کر نماز پڑھنے کا بیان

عن عبد اللہ بن عمرو قال حدثت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال صلاۃ الرجل قاعدا نصف الصلاۃ فاتیتہ فوجدتہ یصلی جالسا فوضعت یدی علی راسی فقال ما لک یا عبد اللہ بن عمرو قلت حدثت یا رسول اللہ انک قلت صلاۃ الرجل قاعدا نصف الصلاۃ وانت تصلی قاعدا قال اجل ولکنی لست کاحد منکم ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے میں نے یہہ حدیث سنی کہ رسول اللہ ص نے فرمایا بیٹھ کر نماز پڑھنا آدھا ثواب رکھتا ہے تو میں آپ پاس آیا آپکو بیٹھے نماز پڑھتے دیکھا میں نے اپنا ہاتھ سر پر رکھا (تعجب سے) آپ نے پوچھا کیا ہے اے عبد اللہ بن عمرو میں نے کہا مجھ سے کسی نے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا بیٹھ کر نماز پڑھنا آدھی نماز ہے حالانکہ آپ بیٹھکر نماز پڑھتے ہیں آپ نے فرمایا ہاں سچ ہے لیکن میں تمہاری کسی کے مثل نہیں ہوں ف مجھے بیٹھکر نماز پڑھنے میں بھی پورا ثواب ہے یہہ آپ کی خصوصیات میں سے تھا

عن عمران بن حصین انہ سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن صلاۃ الرجل قاعدا فقال صلاتہ قائما افضل من صلاتہ قاعدا وصلاتہ قاعدا علی النصف من صلاتہ قائما وصلاتہ نائما علی النصف من صلاتہ قاعدا ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے انہوں نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیٹھ کر نماز پڑھنے کو آپ نے فرمایا کھڑے ہو کر نماز پڑھنا بیٹھ کر پڑھنے سے افضل ہے اور بیٹھ کر پڑھنے میں کھڑے ہونیکا آدھا ثواب ملتا ہے اور لیٹ کر پڑھنے میں بیٹھ کر پڑھنے کا آدھا ثواب ملتا ہے ف خطابی نے کہا میں نے کسی اہل علم سے نہیں سنا جس نے نفل نماز لیٹ کر پڑھنے کی اجازت دی ہو تو اگر یہہ حدیث صحیح ہو مراد اس سے بیمار کی نماز ہے جو بیٹھ کر نہ پڑھ سکے میں کہتا ہوں یہہ روایت صحیح ہے مگر مراد اس سے نفل نماز ہے وہ کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے سب طرح درست ہے لیکن ثواب میں کمی بیشی ہے

عن عمران بن حصین قال کان بی الناصور فسالت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال صل قائما فان لم تستطع فعلی جنب ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے مجھے ناصور ہو گیا تھا میں نے رسول اللہ ص سے بیان کیا آپ نے فرمایا کھڑے ہو کر نماز پڑھ اگر کھڑا نہ ہو سکے تو بیٹھ کر پڑھ اگر بیٹھ کر نہ پڑھ سکے تو لیٹ کر کروٹ پر پڑھ

عن عائشۃ قالت ما رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرا فی شیء من صلاۃ اللیل جالسا قط حتی دخل فی السن فکان یجلس فیقرا حتی اذا بقی اربعون او ثلاثون آیۃ قام فقراھا ثم سجد ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کو رات کی نماز کبھی بیٹھ کر پڑھتے نہ دیکھا یہانتک کہ آپ ضعیف ہو گئی تو بیٹھ کر کلام اللہ پڑھا کرتے جب تیس یا چالیس آیتین رہ
جاتین کھڑی ہوتی پھر اونکو پڑھ کر رکوع کرتی عن عائشة زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی جالسا فیقرأ
وھو جالس واذا بقی من قراءته قدر ما یکون ثلاثین او اربعین آیة قام فقرأھا وھو قائم ثم رکع
ثم سجد ثم یفعل فی الرکعة الثانیة مثل ذلک **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم بیٹھ کر نماز پڑھتے تو بیٹھے بیٹھے کلام اللہ پڑھا کرتی جب تیس یا چالیس آیتین رہ جاتین کھڑے ہو جاتے پھر اون آیتونکو
پڑھ کر رکوع کرتی پھر سجدہ کرتے پھر دوسری رکعت مین اسی طرح کرتے عن عائشة قالت کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یصلی لیلا طویلا قائما ولیلا طویلا قاعدا فاذا صلی قائما رکع قائما واذا صلی قاعدا رکع قاعدا
ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ بڑی رات تک کھڑے ہو کر نماز پڑھتے اور بڑی رات تک بیٹھ کر نماز پڑھتے جب
کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تو رکوع بھی کھڑے ہو کر کرتے اور جب بیٹھ کر پڑھتے تو رکوع بھی بیٹھ کر کرتے عن عبد اللہ بن شقیق
قال سألت عائشة اکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ السور فی رکعة قالت المفصل قال قلت فکان یصلی
قاعدا قالت حین حطمه الناس **ترجمہ** عبد اللہ بن شقیق سے روایت ہے مین نے حضرت عائشہ سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کئی سورت پڑھتے تھی ایک رکعت مین اونہون نے کہا ہان مفصل مین سے پھر مین نے کہا آپ بیٹھ کر نماز پڑھتے تھی
اونہون نے کہا جب لوگون نے اونکو بڈھا کر دیا تو بیٹھ کر پڑھنے لگے **باب** کیف الجلوس فی التشھد تشہد کے
لیے کسطرح بیٹھے عن وائل بن حجر قال قلت لانظرن الی صلاة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف یصلی فقام
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستقبل القبلة فکبر فرفع یدیه حتی حاذتا باذنیه ثم اخذ شماله
بیمینه فلما اراد ان یرکع رفعھما مثل ذلک قال ثم جلس فافترش رجله الیسری ووضع یده الیسری
علی فخذه الیسری وحد مرفقه الیمنی علی فخذه الیمنی وقبض ثنتین وحلق حلقة ورأیته یقول
ھکذا وحلق بشر الابھام والوسطی واشار بالسبابة **ترجمہ** وائل بن حجر سے روایت ہے مین نے کہا مین رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو دیکھونگا آپ کیونکر پڑھتے ہین تو آپ کھڑے ہوے اور آپ نے منہہ کیا قبلہ کیطرف اور تکبیر
کہی اور دونو ہاتھہ اوٹھائی کانون تک پھر بائین ہاتھہ کو داہنے ہاتھہ سے پکڑا پھر جب رکوع کا ارادہ کیا دونو ہاتھون
کو اوٹھایا کانون تک یہانتک کہ آپ بیٹھے تو آپ نے بایان پانو بچھایا اور بایان ہاتھہ بائین ران پر رکھا اور داہنی کہنی کو داہنی
ران سے اوٹھا ہوا رکھا اور دو اونگلیون کو بند کر لیا (یعنی چھنگلیا اور اوسکے پاس کی اونگلی) اور حلقہ کیا (بیچ کی اونگلی اور
انگوٹھے سے) اور مین نے دیکھا اونکو اسطرح کرتی ہوے پھر بشر نے اوسکو بتایا بیچ کی انگلی اور انگوٹھے سے حلقہ کیا اور کلمے کے
اونگلی سے اشارہ کیا **ف** اس حدیث سے (ورحقیقت حدیثین اشارہ کی اس باب مین جو ہین اون سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ شروع
سے آپ اسی طرح بیٹھتے تھے اشارہ کی شکل پر نہ یہ کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ پر اونگلی اوٹھاتے تھے **باب** من ذکر التورک فی

الرابعة چوتھی رکعت کی بعد سرین پر بیٹھنے کا بیان عن ابی حمید الساعدی فی عشرة من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال احمد قال اخبرنی محمد بن عمرو بن عطاء قال سمعت ابا حمید الساعدی فی عشرة من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منہم ابو قتادة قال ابو حمید انا اعلمکم بصلاة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالوا فاعرض فذکر الحدیث قال ویفتح اصابع رجلیہ اذا سجد ثم یقول اللہ اکبر ویرفع ویثنی رجلہ الیسری فیقعد علیہا ثم یصنع فی الاخری مثل ذلک فذکر الحدیث قال حتی اذا کانت السجدة التی فیہا التسلیم اخر رجلہ الیسری وقعد متورکا علی شقہ الایسر زاد احمد قالوا صدقت ہکذا کان یصلی ولم یذکرا فی حدیثہما الجلوس فی الثنتین کیف جلس ترجمہ ابی حمید ساعدی سے روایت ہے وہ دس صحابیون مین بیٹھے ہوئی تھی اون مین سے ایک ابو قتادہ ابو حمید نے کہا مین تم سب مین رسول اللہ صلعم کی نماز خوب جانتا ہون انہون نے کہا بیان کرو پھر بیان کیا حدیث کو یہانتک کہ کہا آپ جب سجدہ کرتے تو پانون کی انگلیون کو کھلا رکھتے پھر اللہ اکبر کہتے اور سر اوٹھاتے اور بائین پانون کو ٹیڑھا کر کے اوس پر بیٹھتے پھر دوسری رکعت مین ایسا ہی کرتے اخیر حدیث تک جب اس سجدہ سے فارغ ہوتے جسکے بعد سلام ہے تو بایان پانو ایکطرف نکال دیتے اور بائین سرین پر ٹیکا دیکر بیٹھتے احمد بن حنبل کے روایت مین اتنا زیادہ ہے پھر اون صحابیون نے کہا تم نے سچ کہا آپ اسی طرح نماز پڑھتے تھی لیکن احمد بن حنبل اور مسدد بن مسرہد دونون نے یہہ نہین بیان کیا کہ دو رکعت پڑھ کر کسطرح بیٹھتے تھے عن محمد بن عمرو بن عطاء انہ کان جالسا مع نفر من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہذا الحدیث ولم یذکر ابا قتادة قال فاذا جلس فی الرکعتین جلس علی رجلہ الیسری فاذا جلس فی الرکعة الاخیرة قدم رجلہ الیسری وجلس علی مقعدتہ ترجمہ محمد بن عمرو بن عطاء چند صحابیون کے ساتھ بیٹھے تھے پھر حدیث بیان کی مگر ابو قتادہ کا ذکر نہین کیا کہا جب آپ دو رکعتون کے بعد بیٹھتے تو بائین پانون پر بیٹھتے اور جب اخیر رکعت کے بعد بیٹھتے تو بائین پانو کو باہر نکال دیا اور سرین پر بیٹھے عن محمد بن عمرو العامری قال کنت فی مجلس بہذا الحدیث قال فیہ فاذا قعد فی الرکعتین قعد علی بطن قدمہ الیسری ونصب الیمنی فاذا کانت الرابعة افضی بورکہ الیسری الی الارض واخرج قدمیہ من ناحیة واحدة ترجمہ اس روایت مین یہہ ہے جب آپ دو رکعتین پڑھ کر بیٹھتے تو بائین قدم کے تلوے پر بیٹھتے اور داہنی پانو کو کھڑا کیا جب چوتھی رکعت پڑھ کر بیٹھتے تو اپنی بائین سرین زمین سے لگا دی اور دونو پانون کو ایکطرف نکال دیا عن عباس او عیاش بن سہل الساعدی انہ کان فی مجلس فیہ ابوہ فذکر فیہ قال فسجد فانتصب علی کفیہ ورکبتیہ وصدور قدمیہ وہو جالس فتورک ونصب قدمہ الاخری ثم کبر فقام ولم یتورک ثم عاد فرکع الرکعة الاخری فکبر کذلک ثم جلس بعد الرکعتین حتی اذا ہو اراد ان ینہض للقیام قام بتکبیر ثم رکع الرکعتین الاخریین فلما سلم سلم عن یمینہ وعن شمالہ ترجمہ عباس یا عیاش بن سہل ساعدی سے روایت ہے وہ ایک مجلس مین تھے اوس مین انکا باپ بھی تھا پھر حدیث بیان

اور کہا کہ آپ نے سجدہ کیا تو آپ نے اعتماد کیا دونو ہتھیلیون پر اور گھٹنون پر اور پانون کی سرون پر جب آپ بیٹھے تو سر رکھا پیٹ پر
اور دوسری قدم کو کھڑا کیا پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا پھر تکبیر کہی اور کھڑے ہوئے اور بیٹھے نہین پھر دوسری رکعت مین اسی طرح
دو بار کیا ایسا ہی تکبیر کہے پھر دو رکعتین پڑھ کر بیٹھے جب اوٹھنے لگے تکبیر کہہ کر اوٹھے پھر پہلی دو رکعتین پڑھ کر سلام پھیرا
داہنی اور بائین طرف — کہا ابو داؤد نے اس مین سرین پر بیٹھنے کا اور پھر ہاتھ اوٹھانیکا جب دو رکعت پڑھ کر اوٹھے ذکر
نہین ہے **عن** عباس بن سہل قال اجتمع ابو حمید و ابو اسید و سہل بن سعد و محمد بن مسلمة فذکروا صلوٰة
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابو حمید انا اعلمکم بصلوٰة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلس یعنی للتشہد فافترش رجله الیسری و اقبل
بصدر الیمنی علی قبلته **ترجمہ** عباس بن سہل سے روایت ہے ابو حمید اور ابو اسید اور سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ جمع
ہوئے پھر بھی حدیث بیان کی نہ اس مین ہاتھ اوٹھانیکا ذکر ہے کھڑے ہوتے وقت بیٹھنے کا بلکہ یہ ہے جب آپ نماز سے فارغ
ہوئے تو بایان پانون بچھایا اور داہنی پانو کے اونگلیان قبلہ کیطرف کین جب بیٹھے **ف** ابو حنیفہ کا یہی قول ہے

باب التشہد التحیات کا بیان **عن** عبد اللہ بن مسعود قال کنا اذا جلسنا مع رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فی الصلوٰة قلنا السلام علی اللہ قبل عبادہ السلام علی فلان و فلان فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لا تقولوا السلام علی اللہ فان اللہ ہو السلام ولکن اذا جلس احدکم فلیقل التحیات للہ والصلوٰت
والطیبات السلام علیک ایہا النبی و رحمة اللہ و برکاته السلام علینا و علی عباد اللہ الصالحین
فانکم اذا قلتم ذلک اصاب کل عبد صالح فی السماء والارض و بین السماء والارض اشہد ان لا الٰہ
الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ و رسوله ثم لیتخیر احدکم من الدعاء اعجبه الیه فیدعو به **ترجمہ**
عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے ہم جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ نماز کیواسطے بیٹھتے تو کہتے السلام علی اللہ قبل عبادہ
یعنی سلام ہے اللہ پر بندون سے پہلے یا بندون کیطرف سے السلام علی فلان و فلان سلام ہے فلانی پر رسول اللہ نے فرمایا یہ کہو
سلام ہے اللہ پر اسواسطے کہ اللہ وہی سلام ہے **ف** یعنی سلام اللہ کا نام بھی ہے جب یہ کہا کہ سلام ہے اللہ پر تو معلوم ہوا سلام
اور کوئی چیز ہے یا یہہ مقصود ہے کہ سلامتی دینے والا اور سب آفتون سے بچانیوالا اللہ ہی ہے اور وہ خود تو سب عیبون سے پاک ہے اوسکو
نقصان نہین پہونچ سکتا پھر اوسکے لیے سلامتی کے دعا بیکار ہے **ف** لیکن جب تم مین سے کوئی نماز مین بیٹھے تو کہے التحیات للہ
والصلوٰت والطیبات السلام علیک ایہا النبی و رحمة اللہ و برکاته السلام علینا و علی عباد اللہ الصالحین کیونکہ جب یہہ تم کہوگے تو ہر
نیک بندے کو آسمان مین ہو یا زمین مین ہو یا دونو کے بیچ مین ہو اسکا ثواب پہنچیگا پھر یہ کہو اشہد ان لا الٰہ الا اللہ و اشہد
ان محمدا عبدہ و رسوله پھر جو دعا زیادہ پسند ہو وہ مانگو **ف** یہ تشہد عبد اللہ بن مسعود کا سب تشہدون سے زیادہ صحیح ہے
اتفاق کیا ہے اسپر ائمہ ستہ نے لفظا و معنی پر السلام علیک ایہا النبی — آنحضرت کی حالت حیات مین کہا جاتا تھا اب یون کہنا
چاہیے السلام علی النبی و رحمة اللہ و برکاته روایت کیا اسکو بخاری نے ابن مسعود سے عینی نے کہا ظاہر اس حدیث سے بھی ہے کہ اچھا

آپ کی حیات میں السلام علیک ایہا النبی کہتے تھے پھر آپ کی وفات کے بعد السلام علی النبی کہنے لگے ابن حجر نے
کہا السلام علی النبی کہنا صحیح ہو بغیر شک کے عن عبد اللہ قال کنا لا ندری ما نقول اذا جلسنا
فی الصلوۃ وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد علم فذکر نحوہ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے
پہلے ہم کو معلوم نہ تھا ہم کیا کہیں جب بیٹھیں ہم نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھایا پھر ویسی ہی حدیث
بیان کی عن عبد اللہ بمثلہ قال وکان یعلمنا کلمات ولم یکن یعلمناهن کما یعلمنا التشہد
اللہم الف بین قلوبنا واصلح ذات بیننا واهدنا سبل السلام ونجنا من الظلمات الی النور وجنبنا
الفواحش ما ظہر منہا وما بطن وبارک لنا فی اسماعنا وابصارنا وقلوبنا وازواجنا وذریاتنا
وتب علینا انک انت التواب الرحیم واجعلنا شاکرین لنعمتک مثنین بہا قابلیہا واتمہا علینا
ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے ایسی ہی روایت ہے اوس میں یہہ ہی اور بھی چند کلمے آپ نے ہم کو سکھائے لیکن اس طرح نہیں سکھائے
جیسے تشہد سکھایا وہ یہہ ہیں اللہم الف بین قلوبنا اخیر تک عن القاسم بن مخیمرۃ قال اخذ علقمۃ بیدی فحدثنی ان
عبد اللہ بن مسعود اخذ بیدہ وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذ بید عبد اللہ فعلمہ التشہد فی
الصلوۃ فذکر مثل دعاء حدیث الاعمش اذا قلت ہذا او قضیت ہذا فقد قضیت صلوتک ان شئت
ان تقوم فقم وان شئت ان تقعد فاقعد ترجمہ قاسم بن مخیمرہ سے روایت ہے علقمہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور کہا
عبد اللہ بن مسعود نے میرا ہاتھ پکڑا اور کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن مسعود کا ہاتھ پکڑا اور اونکو تشہد
پڑھنا سکھایا جیسے اوپر گزرا بعد اوسکے فرمایا جب تو یہہ پڑھ چکا تو تیری نماز پوری ہو گئی - اب چاہے اوٹھ کھڑا ہو اور چاہے
بیٹھا رہ ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لفظ سلام فرض نہیں ہے جیسے ابو حنیفہ کا قول ہے عن ابن عمر عن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فی التشہد التحیات للہ الصلوات الطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
قال قال ابن عمر زدت فیہا وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ قال ابن
عمر زدت فیہا وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے تشہد سکھایا التحیات للہ الصلوات الطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ (ابن عمر نے
کہا برکاتہ میں نے بڑھا دیا) السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ (ابن عمر نے کہا میں نے بڑھا دیا
وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ عن حطان بن عبد اللہ الرقاشی قال صلی بنا ابو موسی الاشعری
فلما جلس فی آخر صلوتہ قال رجل من القوم اقرت الصلوۃ بالبر والزکوۃ فلما انفتل ابو موسی اقبل علی القوم
فقال ایکم القائل کلمۃ کذا وکذا فارم القوم فقال ایکم القائل کلمۃ کذا وکذا فارم القوم قال فلعلک
یا حطان قلتہا قال ما قلتہا ولقد رہبت ان تبکعنی بہا فقال رجل من القوم انا قلتہا وما اردت بہا

الا المنبر فقال ابو موسى اما تعلمون كيف تقولون في صلاتكم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم خطبنا فعلمنا
وبين لنا سنتنا وعلمنا صلاتنا فقال اذا صليتم فاقيموا صفوفكم ثم ليؤمكم احدكم فاذا كبر فكبروا واذا قرأ
غير المغضوب عليهم ولا الضالين فقولوا آمين يجبكم الله واذا كبر وركع فكبروا واركعوا فان الامام يركع
قبلكم ويرفع قبلكم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فتلك بتلك واذا قال سمع الله لمن حمده فقولوا اللهم ربنا
لك الحمد يسمع الله لكم فان الله تعالى قال على لسان نبيه صلى الله عليه وسلم سمع الله لمن حمده واذا كبر وسجد فكبروا
واسجدوا فان الامام يسجد قبلكم ويرفع قبلكم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فتلك بتلك فاذا كان عند
القعدة فليكن من اول قول احدكم ان يقول التحيات الطيبات الصلوات لله السلام عليك ايها النبي ورحمة الله
وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله لم
يقل احمد وبركاته ولا قال واشهد قال وان محمدا ترجمہ حطان بن عبداللہ رقاشی سے روایت ہے ابو موسیٰ اشعری
نے نماز پڑھائی جب اخیر نماز مین بیٹھے ایک شخص بول اوٹھا نماز مقرر کی گئی ہے نیکی اور پاکی کے ساتھ جب ابو موسیٰ نماز سے لوٹے تو
لوگون سے پوچھا یہ کلام کس نے کیا تھا سب لوگ چپ ہو رہے پھر اُنہون نے پوچھا سب لوگ چپ ہو رہے ابو موسیٰ نے کہا اے حطان
شاید تو نے کہا حطان نے کہا مین نے نہین کہا مین تو ڈرتا ہون کہین تم مجھ کو سزا نہ دو ایک شخص بول اوٹھا مین نے کہا اور
میری نیت بہتر تھی ابو موسیٰ نے کہا تم نہین جانتے کیا کہتے ہو نماز کے اندر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو بتایا اور سکھایا اور طریقہ
دکھلایا اور نماز تعلیم کی آپ نے فرمایا جب تم نماز پڑھنے کا قصد کرو پہلے صفون کو درست کرو پھر کوئی تم مین سے امامت کرے جب وہ
تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تم آمین کہو اللہ قبول کریگا اور جب وہ تکبیر کہے اور رکوع کرے تم بھی
تکبیر کہو اور رکوع کرو کیونکہ امام تم سے پہلے رکوع کریگا اور تم سے پہلے سر اوٹھا دیگا رسول اللہ صلعم نے فرمایا پھر اسکا عوض ہو جاویگا ف
یعنی تم رکوع مین امام کے بعد جاؤ گے تو سر اوٹھانے مین امام سے دیر کرو گے اوتنا ہی رکوع تم کو ملیگا اور جتنا امام نے پڑھا ہے رکوع مین تم
بھی پڑھ سکو گے ف اور جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللهم ربنا لك الحمد کہو اللہ سن لیویگا کیونکہ اللہ جل جلالہ نے اپنے نبی کے زبان
پر ارشاد فرمایا سمع اللہ لمن حمدہ اللہ سنتا ہے اوسکی جو کوئی اوسکی تعریف کرے اور جب وہ تکبیر کہے اور سجدہ کرے تم بھی
تکبیر کہو اور سجدہ کرو کیونکہ امام تم سے پہلے سجدہ کریگا اور تم سے پہلے سر اوٹھا دیگا آپ نے فرمایا پھر اوسکا عوض ہو جاویگا
اور جب امام بیٹھے تو تم مین سے ہر ایک پہلے یہی کہے التحيات الطيبات الصلوات لله السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى
عباد الله الصالحين اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله امام احمد کی روایت مین یون ہے السلام عليك ايها النبي
ورحمة الله السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين اشهد ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله - دوسری روایت مین بھی ایسا ہی ہے
مگر اتنا زیادہ ہے فاذا قرأ فانصتوا جب امام قرات کرے تو تم چپ ہو اور تشہد مین اتنا زیادہ ہے بعد اشهد ان لا اله الا الله کے
وحده لا شريك له - کہا ابو داؤد نے فانصتوا کا لفظ محفوظ نہین ہے صرف اوسکو سلیمان تیمی نے نقل کیا ہے اس حدیث مین ع

ابن عباس انه قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلمنا التشہد کما یعلمنا القرآن وکان یقول التحیات المبارکات الصلوات الطیبات للہ السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ ہمکو تشہد طرح سکہاتی جس طرح قرآن کی سورت سکہاتی آپ فرماتی تہے التحیات المبارکات الصلوات الطیبات للہ السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمد رسول اللہ **ف** عبد اللہ بن مسعود کی تشہد کے بعد یہہ تشہد صحیح ہے روایت کیا اسکو مسلم نے **عن** سمرۃ بن جندب اما بعد امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان فی وسط الصلوۃ او حین انقضائہا فابدؤا قبل التسلیم فقولوا التحیات الطیبات والصلوات والملک للہ ثم سلموا عن الیمین ثم سلموا علی قارئکم وعلی انفسکم **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت ہے ہمکو حکم کیا رسول اللہ نے جب ہم بیچ نماز مین بیٹہین یا اخیر مین بیٹہین تو قبل سلام کہین التحیات الطیبات والصلوات والملک بعد پہر سلام پہیر و داہنی طرف پہر سلام کرو اپنے امام پر اور اپنی اوپر

باب الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد التشہد بعد تشہد کے درود پڑہنے کا بیان

عن کعب بن عجرۃ قال قلنا او قالوا یا رسول اللہ امرتنا ان نصلی علیک وان نسلم علیک فاما السلام فقد عرفناہ فکیف نصلی علیک قال قولوا **اللہم** صل علی محمد وآل محمد کما صلیت علی ابراہیم وبارک علی محمد وآل محمد کما بارکت علی ابراہیم انک حمید مجید **ترجمہ** کعب بن عجرہ سے روایت ہے ہم نے کہا یا لوگون نے کہا یا رسول اللہ آپ نے حکم کیا ہے کہ تجہپر درود اور سلام بہیجا کریں تو سلام کا طریقہ ہمکو معلوم ہو گیا لیکن درود کیونکر بہیجین آپنے فرمایا کہو اللہم صل علی محمد وآل محمد کما صلیت علی ابراہیم وبارک علی محمد وآل محمد کما بارکت علی ابراہیم انک حمید مجید۔ دوسری روایت مین ہے۔ اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی آل ابراہیم۔ تیسری روایت مین ہے۔ اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم انک حمید مجید۔ اللہم بارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی آل ابراہیم انک حمید مجید۔ زہیر بن عدی کی روایت مین ہے۔ کما صلیت علی آل ابراہیم انک حمید مجید وبارک علی محمد الخ **عن** ابی حمید الساعدی انہم قالوا یا رسول اللہ کیف نصلی علیک قال قولوا اللہم صل علی محمد وازواجہ وذریتہ کما صلیت علی ابراہیم وبارک علی محمد وازواجہ وذریتہ کما بارکت علی آل ابراہیم انک حمید مجید **ترجمہ** ابی حمید ساعدی سے روایت ہے لوگون نے کہا یا رسول اللہ ہم کیونکر درود بہیجین آپ نے فرمایا کہو اللہم صل علی محمد وازواجہ وذریتہ کما صلیت علی آل ابراہیم وبارک علی محمد وازواجہ وذریاتہ کما بارکت علی ابراہیم انک حمید مجید **عن** ابی مسعود الانصاری انہ قال اتانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مجلس سعد بن عبادۃ فقال بشیر بن سعد امرنا اللہ ان نصلی علیک یا رسول اللہ فکیف نصلی علیک فسکت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی تمنینا انہ لم یسألہ ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قولوا فذکر معنی حدیث کعب بن عجرۃ زاد فی آخرہ فی العالمین انک حمید مجید **ترجمہ** ابی مسعود انصاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے سعد

بن عبادہ کی مجلس میں تو بشیر بن سعد نے کہا یا رسول اللہ اللہ جل جلالہ نے ہمکو حکم کیا آپ پر درود بھیجنے کا تو کیونکر درود بھیجیں ہم آپ پر
آپ چپ ہو رہے یہاں تک کہ ہم نے خیال کیا کاش نہ پوچھتے پھر رسول اللہ نے فرمایا کہ ویسا ہی بیان کیا جیسا اوپر گزرا کعب بن
عجرہ کے روایت میں اور آخر میں زیادہ ہے فی العالمین انک حمید مجید عن عقبۃ بن عمرو بھذا الخبر قال قولوا اللھم صل
علی محمد النبی الامی وعلی آل محمد ترجمہ عقبہ بن عمرو سے روایت ہے اسی حدیث میں یوں کہو۔ اللھم صل علی
محمد النبی الامی وعلی آل محمد عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من سرہ ان یکتال بالمکیال
الاوفی اذا صلی علینا اھل البیت فلیقل اللھم صل علی محمد النبی وازواجہ امھات المؤمنین وذریتہ واھل
بیتہ کما صلیت علی آل ابراھیم انک حمید مجید ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جس شخص کو بھلا معلوم ہو پورا پورا ثواب لینا اور درود بھیجنا ہم اہل بیت پر تو یوں کہے۔ اللھم صل علی محمد النبی وازواجہ امہات
المومنین وذریتہ واہل بیتہ کما صلیت علی آل ابراہیم انک حمید مجید عن ابی ھریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اذا فرغ احدکم من التشھد الاخیر فلیتعوذ باللہ من اربع من عذاب جھنم ومن عذاب القبر و
من فتنۃ المحیا والممات ومن شر المسیح الدجال ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب
کوئی شخص تم میں سے اخیر تشہد سے فارغ ہو تو چار چیزوں سے پناہ مانگے ایک جہنم کے عذاب سے دوسرے قبر کے عذاب سے تیسرے زندگی
اور موت کے فتنے سے چوتھے مسیح دجال کے فتنے سے عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یقول بعد التشھد اللھم
انی اعوذ بک من عذاب جھنم واعوذ بک من عذاب القبر واعوذ بک من فتنۃ الدجال واعوذ بک من فتنۃ المحیا
والممات ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ فرماتے تھے تشہد کے بعد اللھم انی اعوذ بک اخیر تک عن محجن بن الادرع
قال دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسجد فاذا ھو برجل قد قضی صلاتہ وھو یتشھد وھو یقول اللھم انی
اسئلک یا اللہ الاحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد ان تغفر لی ذنوبی انک انت
الغفور الرحیم قال فقال قد غفر لہ قد غفر لہ ثلاثا ترجمہ محجن بن الادرع سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مسجد میں تشریف لائے دیکھا تو ایک شخص نماز پڑھ چکا ہے تشہد پڑھ رہا ہے اور کہتا ہے اللھم انی اسالک یا اللہ الاحد الصمد الذی لم
یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد ان تغفر لی ذنوبی انک انت الغفور الرحیم آپ نے فرمایا یہ بخشا گیا یہ بخشا گیا تین بار

باب اخفاء التشھد تشہد آہستہ پڑھنا

عن عبد اللہ قال من السنۃ ان یخفی التشھد ترجمہ عبد اللہ بن مسعود نے کہا سنت
ہے تشہد کا آہستہ پڑھنا

باب الاشارۃ فی التشھد انگلی سے اشارہ کرنے کا بیان

عن علی بن عبد الرحمن المعاوی
قال رآنی عبد اللہ بن عمر وانا اعبث بالحصی فی الصلوۃ فلما انصرف نھانی وقال اصنع کما کان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یصنع فقلت وکیف کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصنع قال کان اذا جلس فی الصلوۃ وضع
کفہ الیمنی علی فخذہ الیمنی وقبض اصابعہ کلھا واشار باصبعہ التی تلی الابھام ووضع کفہ الیسری علی فخذہ الیسری

ترجمہ علی بن عبدالرحمن المعاوی سے روایت ہے مجھکو عبداللہ بن عمر نے دیکھا کنکریوں سے کھیلتے ہوئی نماز میں جب نماز سے فارغ ہوئے تو اُس
منع کیا اور کہا ویسا کر جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرتے تھے میں نے کہا آپ کیا کرتی تھی انہوں نے کہا آپ جب بیٹھتے تھے نماز میں تو دہنا
ہاتھ اپنی ران پر رکھتے اور سب انگلیوں کو بند کر لیتے لیکن کلمے کی انگلی سے اشارہ کرتے اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھتے عن عبداللہ

بن الزبیر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا قعد فی الصلاۃ جعل قدمہ الیسری تحت فخذہ الیمنی وساقہ وفرش قدمہ

الیمنی ووضع یدہ الیسری علی رکبتہ الیسری ووضع یدہ الیمنی علی فخذہ الیمنی واشار باصبعہ واری عبدالواحد اشار بالسبابۃ

ترجمہ عبداللہ بن زبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز میں بیٹھتے تو اپنا بایاں پاؤں دہنی ران اور دہنی پنڈلی کے نیچے کر لیتے اور
دہنا پاؤں بچھا دیتے اور بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھتے اور دہنا ہاتھ دہنی ران پر رکھتے اور انگلی سے اشارہ کرتے عبدالواحد نے اسکو بتایا کلمے کی انگلی سے
اشارہ کیا عن عبداللہ بن الزبیر انہ ذکر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یشیر باصبعہ اذا دعا ولا یحرکہا قال ابن جریج وزاد عمرو بن

دینار قال اخبرنی عامر عن ابیہ انہ رأی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یدعو کذلک ویتحامل النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیدہ
الیسری علی فخذہ الیسری ترجمہ عبداللہ بن زبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اشارہ کرتے تھے اپنی انگلی سے جب تشہد پڑھتے تھے اور اسکو
حرکت نہیں دیتے تھے ف اکثر علماء کا یہی مذہب ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے امام ابو حنیفہ نے اور مالک رح کی نزدیک ہلانا مسنون ہے بدلیل حدیث وائل
بن حجر کے - دوسری روایت میں ہے عبداللہ بن الزبیر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس طرح دعا مانگتے دیکھا اور آپ بایاں ہاتھ اپنا بائیں ران
پر رکھتے تھے - ایک روایت میں ہے کہ نگاہ نہ بڑھتی اشارہ سے اپنی نگاہ اشارہ کے مقام پر رہتی یعنی اسی طرف دیکھتے عن نمیر الخزاعی قال رأیت النبی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واضعا ذراعہ الیمنی علی فخذہ الیمنی رافعا اصبعہ السبابۃ قد حناہا شیئا ترجمہ نمیر خزاعی سے روایت ہے میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا اپنا دہنا ہاتھ دہنی ران پر رکھے تھے اور کلمے کی انگلی کو اٹھائی ہوئی تھی تھوڑا سا جھکائی ہوئی باب کراہیۃ
الاعتماد علی الید فی الصلوۃ نماز میں ہاتھ ٹیکنے کی ممانعت ف یعنی بیٹھے ہوئے ایک طرف زمین پر ہاتھ ٹیک کر بیٹھے یا کھڑے ہوتے وقت دونوں ہاتھ زمین پر
ٹیک کر اٹھے مگر بیمار یا پیر مرد کو درست ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بعضوں نے کہا یہ فعل ایک ضعیفی میں تھا عن ابن عمر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم قال احمد بن حنبل ان یجلس الرجل فی الصلوۃ وہو معتمد علی یدہ وقال ابن شبویہ نہی ان یعتمد الرجل علی یدہ فی الصلوۃ

وقال ابن رافع نہی ان یصلی الرجل وہو معتمد علی یدہ وذکرہ فی باب الرفع من السجود وقال ابن عبدالملک نہی ان یعتمد الرجل علی یدیہ اذا نہض فی
الصلوۃ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (امام احمد کی روایت) بیٹھنے سے نماز میں ہاتھ پر ٹیکا دیکر (ابن شبویہ کی روایت) منع کیا ہاتھ پر ٹیکا دینے سے نماز
میں (ابن رافع کی روایت) منع کیا نماز پڑھنے سے ہاتھوں پر ٹیکا دیکر اور بیان کیا اسکو سجدہ سے اٹھتے وقت (ابن عبدالملک نے کہا) منع کیا ہاتھوں پر ٹیکا دینے سے
کھڑے ہوتے وقت نماز میں ف ابن شبویہ کی روایت مطلق ہے اور ابن رافع اور ابن عبدالملک کی روایت سے اس قول کو تائید ہوتی ہے کہ سجدے سے ہاتھ ٹیک کر نہ
اٹھنا چاہیے اور اس میں گنجائش نہیں ہے اس تاویل کی کہ مراد ہاتھ ٹیکنا ہے قعود کی حالت میں - جو لوگ سجدے سے دونوں ہاتھ ٹیک کر

اٹھنا بہتر جانتے ہیں وہ دلیل لاتے ہیں مالک بن الحویرث کی حدیث سے و اذا رفع راسہ عن السجدۃ الثانیۃ جلس واعتمد علی الارض ثم قام
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سر اٹھاتے اپنا دوسرے سجدے سے بیٹھتے اور زمین پر ٹیکا دیکر کھڑے ہوتے یعنی ہاتھ زمین پر ٹیکتے (روایت کیا اسکو بخاری نے) عن اسمعیل بن

مشبك يديه قال قال ابن عمر تلك صلاة المغضوب عليهم ترجمہ اسمٰعیل بن امیہ سے روایت ہے میں نے نافع سے پوچھا اگر کوئی شخص نماز پڑھے ہاتھوں کی انگلیوں کو ملا کر (یعنی اس ہاتھ کی انگلیاں اوس ہاتھ کی گھائیوں میں ڈالے اور اوس ہاتھ کی اس ہاتھ کی گھائیوں میں) انہوں نے کہا ابن عمر نے کہا یہ نماز مغضوب علیہم کی ہے یعنی اون لوگوں کی جن پر خدا کا غضب نازل ہوا وہ یہودی ہیں یا اور کوئی قوم مراد ہے عن ابن عمر انه رأى رجلا يتكي على يده اليسرى وهو قاعد في الصلوة وقال هارون بن زيد ساقط على شقه الايسر ثم اتفقا فقال لا تجلس هكذا فان هكذا يجلس الذين يعذبون ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے ایک شخص کو تکیہ لگائے بائیں ہاتھ پر بیٹھے دیکھا نماز میں ہارون بن زید کی روایت میں ہے بائیں کروٹ پر پڑا ہوا دیکھا تو کہا مت بیٹھ اسطرح یہ اون لوگوں کی نشست ہے جو عذاب دیے جاوینگے

باب في تخفيف القعود قعدہ اولی میں تخفیف کا بیان

عن عبد الله بن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم كان في الركعتين الاوليين كانه على الرضف قال قلنا حتى يقوم قال حتى يقوم ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے قعدے میں گویا گرم پتھر پر بیٹھے تھے کھڑے ہونے تک **ف** یعنی جلدی اوٹھ کھڑے ہوتے تھے اسواسطے کہ صرف تشہد پڑھتے تھے یا تشہد اور درود پڑھتے تھے دعا نہ کرتے تھے برخلاف قعدہ اخیرہ کے اوس میں تشہد اور دعا اور درود سب ہوتی

باب في السلام سلام پھیرنے کا بیان

عن عبد الله ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يسلم على يمينه وعن شماله حتى يرى بياض خده السلام عليكم ورحمة الله السلام عليكم ورحمة الله ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سلام پھیرتے تھے داہنی اور بائیں طرف یہانتک کہ آپکی رخسارے کی سفیدی نظر آتی تھی السلام علیکم ورحمۃ اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ **ف** حنفیہ اور شافعیہ اور حنابلہ اور اکثر علما کا یہی مذہب ہے کہ سلام داہنی اور بائیں طرف پھیرے اور بعضوں کے نزدیک ایک ہی سلام سامنے کرے پھر تھوڑا سا داہنی طرف مڑ جاوے عن وائل بن حجر قال صليت مع النبي صلى الله عليه وسلم فكان يسلم عن يمينه السلام عليكم ورحمة الله وبركاته وعن شماله السلام عليكم ورحمة الله ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی آپ داہنی طرف سلام پھیرتے کہتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور بائیں طرف کہتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ عن جابر بن سمرة قال كنا اذا صلينا خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم فسلم احدنا اشار بيده من عن يمينه ومن عن يساره فلما صلى قال ما بال احدكم يرمي بيده كانها اذناب خيل شمس انما يكفي احدكم او الا يكفي احدكم ان يقول هكذا واشار باصبعه يسلم على اخيه من عن يمينه ومن عن شماله ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے ہم نماز پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پھر ہم میں سے کوئی سلام پھیرتا تو اشارہ کرتا اپنے ہاتھ سے داہنے والی اور بائیں والی کو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے فرمایا کیا حال ہے تمہارا ہاتھوں سے اشارہ کرتا ہے ایک تم میں کا گویا وہ دمیں ہیں

شریر گہوروں کی کافی ہی ایک تم مین کو اسطرح پر کرنا اور اشارہ کیا آپ نی اپنی اونگلی سے سلام کرکے اپنی داہنی طرف والے بہائی کو اور بائین طرف والی کو ۔ دوسری روایت مین ہی انما یکفی احدکم ولحدہم ان یضع یدہ علی فخذہ ثم یسلم علی اخیہ من عن یمینہ ومن عن شمالہ کیا کافی نہین ہے تم مین سے کسی کو اپنا ہاتہہ رکھے رہے ران پر اور سلام کرے اوس شخصکو جو اوسکی داہنی طرف ہے اور اوس شخصکو جو اوسکی بائین طرف ہی ۔ تیسری روایت مین ہی عن جابر بن سمرۃ قال دخل علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والناس رافعوا ایدیہم قال زہیر اراہ قال فی الصلوۃ فقال مالی اراکم رافعی ایدیکم کانہا اذناب خیل شمس اسکنوا فی الصلوۃ **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے اور لوگ اپنے ہاتہہ اوٹہائے ہوئے تہے (زہیر نے کہا مین سمجہتا ہون نماز مین) آپ نے فرمایا کیا ہی مین تمکو دیکہتا ہون ہاتہہ اوٹہاتے ہوئے گویا وہ دمین ہین شریر گہوڑون کی نماز مین سکون اختیار کرو یعنے تہمنا حرکت نہ کرنا **ف** ان حدیثون مین سلام کیوقت ہاتہہ اوٹہانے کو منع فرمایا یہہ نہین مراد ہے کہ رکوع کیوقت یا رکوع سے اوٹہتے وقت ہاتہہ نہ اوٹہاؤ بعض حنفیہ نے جنکو علم حدیث سے مس نہین ہی ان حدیثونکو رفع یدین عند الرکوع کی ممانعت مین ذکر کیا ہے ۔ حالانکہ ان حدیثون کو اوس سے کچہہ تعلق نہین ۔

باب الرد علی الامام امام کو سلام کا جواب دینا

عن سمرۃ قال امرنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان نرد علی الامام وان نتحاب وان یسلم بعضنا علی بعض **ترجمہ** سمرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلعم نے ہمکو حکم کیا امام کے سلام کا جواب دینے کا **ف** جو شخص امام کے داہنی طرف ہو وہ بائین سلام مین اور جو بائین طرف ہو وہ داہنی سلام مین امام کی نیت کرلے اور جو امام کے پیچہے ہو وہ پہلے سلام مین امام کی نیت کرلے ۔ بعضون نے کہا تین سلام کرے ایک سامنے امام کو اوسکے سلام کا جواب دینے کو دوسرا داہنے والون کو تیسرا بائین والون کو **ت** اور آپس مین دوستی رکہنے کا اور ایکدوسرے کو سلام کرنے کا ۔ عن ابن عباس قال کان یعلم انقضاء صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالتکبیر **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ختم اوسوقت معلوم ہوتا ہی جب تکبیر ہوتی **ف** بعد نماز کے لوگ ذکر الٰہی کرتے پکار کر اوسوقت معلوم ہوتا کہ آپ نماز پڑہ چکے لیکن اکثر لوگون نے اس پر عمل نہین کیا اور جہر بالذکر کو بعد نماز کے مکروہ کہا ہی مگر ابن حزم ظاہری نے مسنون لکہا ہی عن ابی معبد مولی ابن عباس ان رفع الصوت بالذکر حین ینصرف الناس من المکتوبۃ کان ذلک علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وان ابن عباس قال کنت اعلم اذا انصرفوا بذلک واسمعہ **ترجمہ** ابو معبد سے جو مولی ابن عباس کے ہین روایت ہی انہون نے کہا پکار کر ذکر کرنا بعد نماز فرض کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین تہا اور ابن عباس کہتے تہے مجہے اس ذکر کے سننے سے معلوم ہوتا کہ لوگ نماز سے فارغ ہوئے اور مین اوسکو سنا کرتا ۔ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حذف السلام سنۃ **ترجمہ** ابو ہریرہ رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سلام کا مختصر کرنا سنت ہے **ف** یعنے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کو آواز بڑہا کر نہ کہے اوس مین مد نہ کرے

باب اذا احدث فی صلوتہ نماز مین وضو ٹوٹ جاوے

ذکر کیا کر عن علی بن طلق قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا فسا احدکم فی الصلاۃ فلینصرف
فلیتوضأ ولیعد صلاته ترجمہ علی بن طلق سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز میں پھُسکی
مارے تو چلا جاوے اور وضو کرے پھر دوبارہ نماز پڑھے ف یعنی سرے سے پڑھے یا اوسی نماز پر بنا کر لیوے اگر کسی سے
بات نکلی ہو جیسی ترمذی اور ابن ماجہ کی روایت میں ہے باب فی الرجل یتطوع فی مکانه الذی صلی فیه
المکتوبة یعنی جہاں پر فرض پڑھے ہوں وہاں نفل نہ پڑھے عن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایعجز
احدکم قال عن عبد الوارث ان یتقدم او یتاخر او عن یمینه او عن شماله زاد فی حدیث حماد
فی الصلاۃ یعنی فی السبحة ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم میں سے
کوئی اس سے عاجز ہے کہ آگے بڑھ جاوے یا پیچھے ہٹ جاوے یا داہنی طرف یا بائیں طرف چلا جاوے نفل کے نماز پڑھنے کو ف
یعنی جہاں پر فرض پڑھے ہے وہاں نفل نہ پڑھے آگے یا پیچھے یا داہنے بائیں ہٹ کر پڑھے عن الازرق بن قیس قال صلی بنا امام لنا
یکنی ابا رمثة فقال صلیت هذه الصلوة او مثل هذه الصلوة مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال وکان
ابوبکر وعمر یقومان فی الصف المقدم عن یمینه وکان رجل قد شهد التکبیرة الاولی من الصلوة فصلی نبی اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ثم سلم عن یمینه وعن یساره حتی رأینا بیاض خدیه ثم انفتل کانفتال ابی رمثة یعنی
نفسه فقام الرجل الذی ادرک معه التکبیرة الاولی من الصلوة یشفع فوثب الیه عمر فاخذ بمنکبیه
فهزه ثم قال اجلس فانه لم یهلک اهل الکتاب الا انهم لم یکن بین صلواتهم فصل فرفع النبی صلی اللہ علیہ وسلم
بصره فقال اصاب اللہ بک یا ابن الخطاب ترجمہ ازرق بن قیس سے روایت ہے ہمارے نماز پڑھائی امام نے جس کا
نام ابو رمثہ تھا پھر اوس نے کہا میں نے یہی نماز یا ایسی ہی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھی کہا اوس نے ابوبکر
اور عمر پہلے صف میں کھڑے ہوتے تھے داہنی طرف اور ایک شخص تکبیر اولی پا چکا تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے
آپ نے سلام پھیرا داہنی طرف اور بائیں طرف یہاں تک کہ ہم نے آپکے گالوں کی سفیدی دیکھی پھر آپ اوٹھ کھڑے ہوئے جیسے
ابو رمثہ اوٹھ کھڑا ہوا اب وہ شخص جس نے تکبیر اولی پائی تھی لگا دوگانہ پڑھنے حضرت عمر نے کود کر اوسکے مونڈھے پکڑے اور اوسکو
ہلا کر بٹھا دیا اور کہا اہل کتاب یہود اور نصاری اسی واسطے تباہ ہو گئے انھوں نے کہا ایک نماز کو دوسری سے جدا نہ کیا تھا
میں رسول اللہ صلی نے ادہر آنکھ اوٹھا کر دیکھا اور فرمایا اللہ نے تجھے ٹھیک بات کی توفیق دی اے خطاب کے بیٹے باب
السهو فی السجدتین سجدہ سہو کا بیان عن ابی هریرة قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احدی صلاتی
العشی الظهر او العصر قال فصلی بنا رکعتین ثم سلم ثم قام الی خشبة فی مقدم المسجد فوضع یدیه علیها
احداهما علی الاخری یعرف فی وجهه الغضب ثم خرج سرعان الناس وهم یقولون قصرت الصلوة قصرت الصلوة وفی
الناس ابوبکر وعمر فهاباه ان یکلماه فقام رجل کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسمیه ذا الیدین فقال

یارسول اللہ انسیت ام قصرت الصلاۃ قال لم انس ولم تقصر الصلاۃ قال بلی نسیت یارسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فاقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی القوم فقال اصدق ذو الیدین فاومؤا ای نعم
فرجع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی مقامہ فصلی الرکعتین الباقیتین ثم سلم ثم کبر وسجد مثل سجودہ
او اطول ثم رفع وکبر ثم کبر وسجد مثل سجودہ او اطول ثم رفع وکبر قال فقیل لمحمد سلم فی السھو
فقال لم احفظہ عن ابی ہریرۃ ولکن نبئت ان عمران بن حصین قال ثم سلم ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں نمازوں میں سے جو دوپہر ڈھلنے کے بعد پڑھی جاتی ہیں یعنی ظہر اور عصر میں
سے کوئی نماز پڑھائی مگر دو ہی رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا پھر آپ ایک لکڑی کیطرف جو مسجد کے آگے گاڑی لگی تھی گئے اور
دونوں ہاتھ تلے اوپر اس پر رکھے آپ کی چہرے سے اس وقت غصہ معلوم ہوتا تھا جو لوگ جلد باز تھے وہ تو (مسجد کے دروازوں سے)
نکل چلے گئے (جلد باز سے مراد یہ ہے کہ سلام پھیرتے ہی چلے جاتی تھے بعد نماز کی ذکر اور دعا کی لئے مسجد میں نہیں ٹھہرتی تھے
اور باقی لوگ کہنے لگی نماز کم ہوگئی گھٹ گئی (بجای چار رکعتوں کے دو ہی رکعتیں رہ گئیں) ان لوگوں میں ابوبکر اور عمر رض
بھی تھے وہ دونوں ڈر کے مارے آنحضرت سے عرض نہ کرسکے (کیونکہ اس وقت آپ غصے میں تھے) ایک شخص کھڑا ہوا جسکو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ذو الیدین کہا کرتے تھے (ذو الیدین یعنی دو ہاتھ والا اسکے ہاتھ بڑی بڑی تھے اسلئے یہ اسکا نام ہوگیا) اور بولا
یارسول اللہ آپ بھول گئے یا رسول اللہ صلی اسوقت آپ لوگوں کیطرف مخاطب ہوئے اور پوچھا ذو الیدین سچ کہتا ہے لوگوں نے اشارے
سے کہا ہاں آپ پھر امامت کیجگہہ پر آئے اور دو رکعتیں جو باقی رہ گئی تھیں پڑھیں پھر سلام پھیرا بعد اسکی اللہ اکبر کہا
اور سجدہ کیا مانند اور سجدوں کی یا کچھ لنبا پھر سر اوٹھایا اللہ اکبر کہا اور دوسرا سجدہ کیا مانند اور سجدوں کی یا کچھ لنبا پھر
سر اوٹھایا اللہ اکبر کہکر کسی نے پوچھا محمد بن سیرین سے جو اس حدیث کی راوی ہیں کیا سجدہ سہو کرکی پھر سلام پھیرا انہوں
نے کہا ابوہریرہ سے تو مجھے یاد نہیں لیکن مجھے خبر دی گئی کہ عمران بن حصین نے کہا پھر آپ نے سلام پھیرا (دوبارہ بعد
سجدہ سہو کے) دوسری روایت میں ہے قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یقل بنا ولم یقل فاومؤا
قال فقال الناس نعم قال ثم رفع ولم یقل وکبر ثم کبر وسجد مثل سجودہ او اطول ثم رفع وتم
حدیثہ لم یذکر ما بعدہ ولم یذکر فاومؤا الا حماد بن زید ترجمہ آپ نے نماز پڑھی یہ نہیں کہا کہ ہماری ساتھ
پڑھی نہ یہ کہا لوگوں نے اشارہ کیا بلکہ لوگوں نے ہاں کہا پھر آپ نے سر اوٹھایا اور یہ نہیں کہا کہ آپ نے اللہ اکبر کہا پھر
اللہ اکبر کہا اور سجدہ کیا مانند اور سجدوں کے یا کچھ لنبا پھر سر اوٹھایا پس حدیث پوری ہوگئی اسکی بعد کا مضمون کچھ نہیں بیان
کیا اور اشارہ کا ذکر کسی نے نہیں کیا سوا حماد بن زید کے - تیسری روایت میں ہے عن ابی ہریرۃ قال صلی بنا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم بمعنی حماد کلہ الی آخر قولہ نبئت ان عمران بن حصین قال ثم سلم قال قلت فالتشھد قال
لم اسمع فی التشھد واحب الی ان یتشھد ولم یذکر کان یسمیہ ذا الیدین ولا ذکر فاومؤا ولا ذکر الغضب

وحدیث ایوب اتم ترجمہ ابی ہریرہ سی روایت ہی نماز پڑہای ہمارو ساتہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل ابن سیرین
حماد کے اخیر تک کہا پہر آپنے سلام پہیرا مین نے کہا تشہد او ہو نے کہا مین نے تشہد مین کچہہ نہین سُنا لیکن پہیر نے کی ایک
تشہد پڑہنا بہتر ہے لیکن اِس روایت مین ذوالیدین نام رکہنے کا ذکر نہین ہے نہ اشارہ کا ذکر ہے نہ غصہ کا اور حدیث
حماد کی پوری ہے - چوتھی روایت مین ہی کبّر ثم کبّر وسجد تکبیر کہی تکبیر کہی پھر سجدہ کیا - مگر کسی نے نقل
نہین کیا سوا حماد کے ہشام سی - پانچوین روایت مین ہی ولم یسجد سجدتی السہو حتی یقنہ الله ذلك آپنے سجدہ ہو
نہ کیا یہانتک کہ آپکو یقین ہو گیا (دو رکعت نہ پڑہنے کا) ایکروایت مین ہی ولم یسجد السجدتین اللتین تسجدان اذا شك
حتی لقاہ الناس آپ نے سجدے شک کے نہ کیے جبتک لوگون نی تکرار نہین کیا عن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم صلی الظہر فسلم فی الرکعتین فقیل لہ نقصت الصلاۃ فصلی رکعتین ثم سجد سجدتین ترجمہ ابی ہریرہ رض سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی ظہر کی نماز پڑہی دو رکعتون کی بعد سلام پہیر دیا لوگون نی کہا نماز گہٹ گئی یا آپنے
گہٹا دی آپنے دو رکعتین اور پڑہین اور دو سجدے کیے عن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم انصرف من الرکعتین
من صلوۃ المکتوبۃ فقال الرجل اقصرت الصلاۃ یا رسول اللہ ام نسیت قال کل ذلک لم افعل فقال الناس
قد فعلت ذلک یا رسول اللہ فرکع رکعتین اخریین ثم انصرف ولم یسجد سجدتی السہو ترجمہ
ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرض کی دو رکعتین پڑہ کر اوٹھ کہڑی ہوی ایک شخص بولا کیا نماز گہٹ گئی
یا رسول اللہ یا آپ بہول گئے آپ نی فرمایا کوئی بات نہین ہوئی لوگ بولی یا رسول اللہ آپ نی یہ کیا (یعنی کم پڑہا نماز کو)
آپ نی پہر دو رکعتین پڑہین اور اوٹہہ کہڑی ہوی سجدہ سہو نہین کیا - کہا ابوداؤد نے روایت کیا اِس حدیث کو داؤد
بن الحصین نے ابوسفیان مولی ابی احمد سی اُنہون نی ابوہریرہ سی اُنہون نے رسول اللہ صلعم سی یہی قصہ اوس مین یہہ ہی کہ آپنے
دو سجدے کیے بیٹھے بیٹھے بعد سلام کے عن ابی ھریرۃ بھذا الخبر قال ثم سجد سجدتی السہو بعد ما سلم
ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہی یہی حدیث اوسمین یہہ ہی پہر آپنے دو سجدہ کیے بعد سلام کے عن ابن عمر قال صلی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسلم فی الرکعتین فذکر نحو حدیث ابن سیرین عن ابی ھریرۃ قال ثم سلم ثم سجد
سجدتی السہو ترجمہ عبداللہ بن عمر سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز پڑہی دو رکعت کی بعد سلام پہیر دیا پہر
یہی قصہ بیان کیا اور کہا پہر آپنے سلام پہیرا اور دو سجدے سہو کے کیے عن عمران بن حصین قال سلم رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فی ثلث رکعات من العصر ثم دخل قال عن مسلمۃ الحجر فقام الیہ رجل یقال لہ الخرباق وکان طویل الیدین
فقال اقصرت الصلاۃ یا رسول اللہ فخرج مغضبا یجر رداءہ فقال اصدق قالوا نعم فصلی تلک الرکعۃ ثم
سلم ثم سجد سجدتیھا ثم سلم ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی تین رکعت عصر کی
پڑہ کر سلام پہیر دیا مسدد نے مسلمہ کو نقل کیا پہر آپ حجرے مین چلے گئی ایک شخص کہڑا ہوا جسکا نام خرباق تہا اور اوسکی دونو ہاتھ لمبے تہے

بولا یا رسول اللہ کیا نماز کم ہو گئی آپ غصے میں نکلے چادر کھینچتے ہوے اور پوچھا یہہ سچ کہتا ہے لوگون نے کہا ہان آپ نے
اوس رکعت کو جو رہ گئی تھی پڑہا پھر سلام پہیرا پھر دو سجدہ کیے پھر سلام پہیرا **باب** اذا صلی خمسا جب چار کی پانچ پڑہ لے
تو کیا کرے **عن** عبد اللہ قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الظہر خمسا فقیل له ازید فی الصلوۃ قال وما ذاك
قال صلیت خمسا فسجد سجدتین بعد ما سلم **ترجمہ** عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی پانچ رکعتیں
پڑہیں لوگون نے کہا کیا نماز میں کچھہ بڑہ گیا آپ نے فرمایا کیونکر کہا آپ نے پانچ رکعتیں پڑہیں تو آپ نے دو سجدہ کر لیے بعد سلام کے
ف اختلاف ہے سجدہ سہو قبل سلام کے کرے یا بعد سلام کے شافعی نے قبل سلام کہا ہے ابو حنیفہ نے بعد سلام کہا ہے مالک نے
زیادت کی صورت میں بعد سلام کے اور کمی کی صورت میں قبل سلام کے کہا ہے۔ ہمارے مشائخ کے نزدیک مختار یہہ ہے کہ جن مقامات
مین سجدہ سہو آنحضرت صلعم سے ثابت ہے وہان جیسے آپنے کیا ہے ویسا ہی کرے قبل سلام کے کیا ہے تو قبل سلام کے بعد سلام کے
کیا ہے تو بعد سلام کے سوا ان کے اور مقامات مین اختیار ہے چاہے قبل سلام کے کرے یا بعد سلام کے **عن** ابراہیم عن
علقمۃ قال قال عبد اللہ صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابراہیم فلا ادری زاد ام نقص فلما سلم
قیل له یا رسول اللہ احدث فی الصلوۃ شیء قال وما ذاك قالوا صلیت کذا وکذا فثنی رجله واستقبل
القبلة فسجد سجدتین ثم سلم فلما انفتل اقبل علینا بوجهه صلی اللہ علیہ وسلم فقال انه لو حدث
فی الصلوۃ شیء انبأتکم به ولکن انما انا بشر انسی کما تنسون فاذا نسیت فذکرونی وقال اذا
شك احدکم فی صلوته فلیتحر الصواب فلیتم علیه ثم لیسلم ثم لیسجد سجدتین **ترجمہ** ابراہیم نخعی سے روایت
ہے انہون نے سنا علقمہ سے انہون نے سنا عبد اللہ سے کہ نماز پڑہی رسول اللہ صلعم نے ابراہیم نے کہا مجھے معلوم نہین آپ نے اوس مین
زیادہ کر دیا یا کم کر دیا (بہولے سے) جب سلام پہیرا لوگون نے کہا یا رسول اللہ کیا نماز مین کوئی نئی بات ہوئی فرمایا آپ نے کیا انہون نے کہا
آپ نے اتنی رکعتیں پڑہیں آپ نے اپنا پانون جہکایا اور قبلے کیطرف موںہہ کیا اور دو سجدہ کیے پہر سلام پہیرا جب فارغ ہوے تو ہمارے
طرف متوجہ ہوے اور فرمایا اگر نماز مین کوئی نئی بات کا حکم ہوتا تو مین تم کو خبر کرتا لیکن مین بھی آدمی ہون بہول جاتا ہون
جیسے تم بہول جاتے ہو جب مین بہول جایا کرون مجھے یاد دلا دیا کرو اور فرمایا آپ نے جب تم مین سے کوئی شک کرے نماز مین تو سوچ کر
ٹھیک کیا ہے پھر اوسی حساب سے نماز کو پورا کرے بعد اوسکے سلام پہیرے پھر دو سجدے کرے۔ دوسری روایت مین ہے فاذا نسی
احدکم فلیسجد سجدتین ثم تحول فسجد سجدتین جب تم مین سے کوئی بہول جاوے تو دو سجدے کرے پھر آپ پلٹ
گئے اور دو سجدے کیے **عن** علقمۃ قال قال عبد اللہ صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم خمسا فلما انفتل
توشوش القوم بینهم فقال ما شانکم قالوا یا رسول اللہ هل زید فی الصلوۃ قال لا قالوا فانك قد صلیت
خمسا فانفتل فسجد سجدتین ثم سلم ثم قال انما انا بشر انسی کما تنسون **ترجمہ** علقمہ سے روایت ہے عبد اللہ
بن مسعود نے کہا نماز پڑہائی ہمکو ساتہہ رسول صلعم نے تو پانچ رکعتیں پڑہیں جب آپ فارغ ہوے لوگون نے کہس پہس شروع کی

آپ نے فرمایا کیا کہتے ہو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا نماز بڑھ گئی ہے آپ نے فرمایا نہیں لوگوں نے کہا پھر آپ نے پانچ رکعتیں
پڑھیں آپ مڑے اور دو سجدے کیے پھر سلام پھیرا بعد اوس کے فرمایا میں آدمی ہوں بھول جاتا ہوں جیسے تم بھول جاتے ہو **عن**
معاویة بن حدیج ان رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی یوما فسلم و قد بقیت من الصلوة رکعة فادرکه
رجل فقال نسیت من الصلوة رکعة فرجع فدخل المسجد و امر بلالا فاقام الصلوة فصلی للناس رکعة
فاخبرت بذلك الناس فقالوا لی اتعرف الرجل قلت لا الا ان اراه فمر بی فقلت هذا هو فقالوا هذا
طلحة بن عبید اللہ **ترجمہ** معاویہ بن حدیج سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن نماز پڑھائی تو سلام پھیر دیا
حالانکہ ایک رکعت باقی تھی (اور آپ چلے) ایک شخص آپ سے جا کر ملا اور بولا آپ ایک رکعت بھول گئے نماز میں آپ لوٹے اور مسجد میں
آئے اور حکم کیا بلال کو انہوں نے تکبیر کہی آپ نے ایک رکعت ادا کی میں نے یہ لوگوں سے بیان کیا انہوں نے کہا تو جانتا ہے وہ شخص
کون تھا میں نے کہا نہیں البتہ اگر دیکھوں تو پہچان لوں گا پھر وہی شخص میرے سامنے سے گزرا میں نے کہا یہ شخص تھا لوگوں نے
کہا یہ طلحہ بن عبید اللہ ہیں

باب اذا شك فی الثنتین او الثلاث من قال یلقی الشك

جب شک ہو دو رکعتیں پڑھیں ہیں یا تین (یا ایک پڑھی ہے یا دو) تو شک کو دور کرے **ف** اس مقام میں تین مذہب ہیں۔ ایک یہ کہ جب شک ہو تعداد
رکعات میں تو دو سجدہ کر لے یہی کافی ہے یہ مذہب ہے بعض سلف کا دوسرے یہ کہ شک کو دور کرے کم کو اختیار
کرے یعنی ایک اور دو میں شک ہو تو ایک سمجھے دو تین میں شک ہو تو دو سمجھے تین چار میں شک ہو تین سمجھے یہ مذہب نہایت صحیح
اور مختار اور محتاط ہے تیسرے یہ کہ غلبہ ظن پر عمل کرے ورنہ کم کو اختیار کرے **عن** ابی سعید الخدری قال قال رسول اللّٰہ
صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا شك احدكم فی صلوته فلیلق الشك و لیبن علی الیقین فاذا استیقن التمام سجد
سجدتین فان كانت صلاته تامة كانت الركعة نافلة والسجدتان وان كانت ناقصة كانت الركعة تماما
لصلوته وكانت السجدتان مرغمتی الشیطان **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جب کوئی تم میں سے شک کرے اپنی نماز میں تو شک کو دور کرے اور یقین پر بنیاد ڈالے جب اوس کو یقین ہو جاوے نماز
پوری ہو جانے کا تو دو سجدے کرے اب دو صورتیں ہیں یا نماز اوس کی درحقیقت پوری ہو چکی ہے تو یہ رکعت نفل ہو جاوے گی اور
سجدے بھی نفل ہو جاوینگے یا نماز پوری نہیں ہوئی تھی تو اس رکعت سے پوری ہو جاوے گی اور دو سجدے شیطان کو ذلیل کرینگے **ف**
اس لیے کہ اوس کے بہکانے سے کچھ نقصان نہیں ہوا نماز کا نماز پوری ہوئی سجدوں کا ثواب زیادہ ملا **عن** ابن عباس ان النبی
صلی اللّٰہ علیہ وسلم سمی سجدتی السهو المرغمتین **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ
سہو کا نام مرغمتین رکھا یعنی ذلیل کرنے والے شیطان کے **عن** عطاء بن یسار ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال اذا شك
احدكم فی صلاته فلا یدری كم صلی ثلاثا او اربعا فلیصل ركعة و لیسجد سجدتین وهو جالس قبل التسليم
فان كانت الركعة التی صلی خامسة شفعها بهاتين وان كانت رابعة فالسجدتان ترغيم للشيطان **ترجمہ** عطاء بن یسار سے

روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے شک کرے اپنی نماز میں پھر اوسکو یاد نہ رہے کہ میں نے
تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار رکعتیں پڑھی ہیں تو ایک رکعت اور پڑھ لے اور دو سجدہ کر لے بیٹھے بیٹھے سلام سے پہلے اب اگر وہ
رکعت درحقیقت پانچویں ہو گئے تو یہ دو سجدے ملکر ایک دوگانہ ہو جاویگا اور اگر چوتھی ہو گئے تو دو سجدے ذلیل کرینگے شیطان کو

عن زيد بن اسلم باسناد مالك قال ان النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا شك احدكم في صلوته فان
استيقن ان قد صلى ثلثا فليقم فليتم ركعة بسجودها ثم يجلس فيتشهد فاذا فرغ فلم يبق الا ان
يسلم فليسجد سجدتين وهو جالس ثم يسلم ثم ذكر معنى مالك **ترجمہ** زید بن اسلم سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے شک کرے اپنی نماز میں اگر یقین ہو جاوے کہ میں نے تین رکعتیں پڑھی ہیں تو
کھڑا ہو اور ایک رکعت سجدہ کے ساتھ پڑھ کر بیٹھے تشہد پڑھے پھر جب فارغ ہو (سب کاموں سے) اور سوا سلام کے کچھ باقی نہ رہے تو دو
سجدے کرے پھر سلام پھیرے۔ پھر وہی بیان کیا جو اوپر کی حدیث میں گزرا **باب** من قال يتم على اكثر ظنه
جسکو شک ہو وہ غلبہ ظن پر عمل کرے عن عبد الله بن مسعود عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا كنت
في صلوة فشككت في ثلاث او اربع واكبر ظنك على اربع تشهدت ثم سجدت سجدتين وانت جالس
قبل ان تسلم ثم تشهدت ايضا ثم تسلم **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جب تو نماز میں ہو اور شک کرے تین رکعتیں ہوئیں ہیں یا چار لیکن گمان غالب یہ ہو کہ چار ہوئیں ہیں تو تشہد پڑھ پھر دو
سجدے کر بیٹھ کر قبل سلام کے پھر تشہد پڑھ پھر سلام پھیر **ف** یہ حدیث عبد الواحد نے موقوفاً روایت کی اور موافقت کی
عبد الواحد کی سفیان اور شریک اور اسرائیل نے اور اختلاف کیا ہے متن حدیث میں اور مسند نہیں کیا اوسکو۔ ابو عبیدہ نے
ابن مسعود سے نہیں سنا اسوسطے منقطع ہوئے۔ اکثر علما کا مذہب یہی ہے کہ بعد سجدوں سہو کے تشہد پڑھے پھر سلام پھیرے ائمہ
اربعہ وغیرہم کا یہی قول ہے اور بعض لوگوں کے نزدیک تشہد پڑھنا ضرور نہیں ہے سجدوں سہو کے بعد سلام پھیر دے عن
ابي سعيد الخدري ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا صلى احدكم فلم يدر زاد ام نقص فليسجد سجدتين
وهو قاعد فاذا اتاه الشيطان فقال انك قد احدثت فليقل قد كذبت الا ما وجد ريحا بانفه
او صوتا باذنه **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز پڑھے
پھر اوسکو یاد نہ رہے زیادہ پڑھی ہے یا کم تو دو سجدے کر لے بیٹھے۔ کہ جب شیطان آوے اور اوس سے کہے۔ (یعنی دل میں وسوسہ
ڈالے) تیرا وضو ٹوٹ گیا تھا تو کہے تو جھوٹا ہے مگر جب ناک سے بو سونگھے یا کان سے آواز سنے (تو وضو ٹوٹ جاویگا) عن
ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان احدكم اذا قام يصلي جاءه الشيطان فلبس عليه حتى
لا يدري كم صلى فاذا وجد احدكم ذلك فليسجد سجدتين وهو جالس **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھنے کو کھڑا ہوتا ہے تو شیطان اوسکے پاس آتا ہے اور اوسکو بھلا دیتا ہے

یہان تک کہ اوسکو یاد نہین رہتا کتنی رکعتین پڑہین جب ایسا ہو تم مین سے کسیکو تو دو سجدے کرے بیٹھے بیٹھے دوسری روایت مین ہے قبل التسلیم سلام سے پہلے - تیسری روایت مین ہے فلیسجد سجدتین قبل ان یسلم ثم لیسلم دو سجدے کرے سلام سے پہلے پھر سلام کرے

باب من قال بعد التسلیم سجدہ سہو بعد سلام کے کرنیکا بیان **عن** عبد اللہ بن جعفر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من شک فی صلاتہ فلیسجد سجدتین بعد ما یسلم **ترجمہ** عبد اللہ بن جعفر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص شک کرے نماز مین تو دو سجدے کرے بعد سلام کے

باب من قام من ثنتین ولم یتشہد جو شخص دو رکعتین پڑہ کر اوٹھ کھڑا ہو اور تشہد نہ پڑہے وہ کیا کرے **عن** عبد اللہ بن بحینۃ انہ قال صلی لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعتین ثم قام فلم یجلس فقام الناس معہ فلما قضی صلوتہ وانتظرنا التسلیم کبر فسجد سجدتین وھو جالس قبل التسلیم ثم سلم **ترجمہ** عبد اللہ بن بحینہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہائی دو رکعتین پڑہکر اوٹھ کھڑے ہوئے اور قعدہ نہ کیا لوگ بہی آپکے ساتہہ اوٹھ کھڑے ہوئے جب آپ نماز سے فارغ ہوئے اور ہم لوگ سلام پہیرنے کے منتظر تھے آپ نے تکبیر کہی اور دو سجدے کیے بیٹھے بیٹھے قبل سلام کے پھر سلام پہیرا دوسری روایت مین ہے وکان منا المتشہد فی قیامہ بعض لوگون نے ہم مین سے کھڑے کھڑے تشہد پڑہا - کہا ابو داؤد نے ابن الزبیر نے بھی دو سجدے کیے جب دو رکعتین پڑہ کر کھڑے ہوگئے تہے سلام سے پہلے زہری کا بھی قول ہے

باب من نسی ان یتشہد وھو جالس جو شخص بیٹھ کا قعدہ بہول جاوے وہ کیا کرے

ف یہہ بعینہ وہی باب ہے جو اس سے پہلے مذکور ہوا شاید اسکو بہولے سے دوبارہ ذکر کیا بعضون نے کہا مراد یہہ ہے کہ بیٹھے لیکن تشہد بہول جاوے اگرچہ معنی ظاہری اسکو مقتضی ہین پر حدیثین اسپر منطبق نہین ہوتین **عن** المغیرۃ بن شعبۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام الامام فی الرکعتین فان ذکر قبل ان یستوی قائما فلیجلس فان استوی قائما فلا یجلس ویسجد سجدتی السہو **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام دو رکعت پڑہ کر کھڑا ہو جاوے پھر اوسکو یاد آوے سیدہا کھڑا ہونے سے پہلے تو بیٹھ جاوے اگر سیدہا ہو جانے کے بعد یاد آوے تو نہ بیٹھے اور دو سجدے سہو کرلے **ف** اگرچہ یہہ حدیث ضعیف ہے اسکے اسناد مین جابر بن یزید بن حارث جعفی ہے جو رافضی ہونے کے علاوہ متہم بالکذب ہے اور ابو داؤد نے اپنی ساری کتاب مین سوا اس مقام کے اور کہین جابر جعفی سے روایت نہین کیا لیکن شاہد ہے اسکی حدیث عبد اللہ ابن بحینہ کی جو اوپر گذری اور حدیث مغیرہ بن شعبہ کے جو آگے آتی ہے **عن** زیاد بن علاقۃ قال صلی بنا المغیرۃ بن شعبۃ فنہض فی الرکعتین قلنا سبحان اللہ قال سبحان اللہ ومضی فلما اتم صلوتہ وسلم سجد سجدتی السہو فلما انصرف قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصنع کما صنعت **ترجمہ** زیاد بن علاقہ سے روایت ہے نماز پڑہائی مغیرہ بن شعبہ نے تو اوٹھ کھڑے دو رکعت پڑہ کر (قعدہ اولے نہ کیا) ہم نے کہا سبحان اللہ انہون نے بھی کہا سبحان اللہ اور نماز پڑہتے گئے جب پورا کرچکے نماز کو اور سلام پہیرا تو دو سجدے سہو کے کیے جب فارغ

ہوئی تو کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے دیکھا۔ کہا ابو داؤد نے سعد بن ابی وقاص اور عمران بن حصین اور ضحاک بن قیس اور معاویہ بن ابی سفیان نے ایسا ہی کیا ہے اور ابن عباس اور عمر بن عبد العزیز بھی ایسا ہی فتویٰ دیا **عن** ثوبان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لکل سهو سجدتان بعد ما یسلم **ترجمہ** ثوبان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر سہو کے لیے دو سجدے ہین بعد سلام کے **ف** اس حدیث کی اسناد ضعیف ہے اگر صحیح ہوتا تو بعد سلام کے سجدہ سہو کرنا راجح ہوتا

باب سجدتی السهو فيهما تشهد وتسليم سجدہ سہو کر کے تشہد پڑھے پھر سلام پھیرے **عن** عمران بن حصين ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى بهم فسهى فسجد سجدتين ثم تشهد ثم سلم **ترجمہ** عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی پھر بھول گئے تو دو سجدے کیے بعد اونکے تشہد پڑھا پھر سلام پھیرا

باب انصراف النساء قبل الرجال من الصلوة پہلے عورتون کو نماز سے فارغ ہو کر چلا جانا چاہیے بعد اوسکے مردونکو اوٹھنا چاہیے **ف** کیونکہ عورتین مردون کے ساتھ اوٹھنی مین ہجوم ہوگا احتمال ہے نظر بد پڑنیکا یا کسی عضو کے مس ہو جانیکا **عن** ام سلمة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سلم مكث قليلا وكانوا يرون ان ذلك كيما ينفذ النساء قبل الرجال **ترجمہ** ام المؤمنین ام سلمہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تھوڑی دیر ٹھہر جاتے لوگ اسکی وجہ یہ سمجھتے تھے کہ عورتین مردون سے پہلے چلی جاوین۔

باب كيف الانصراف من الصلوة نماز سے فارغ ہو کر کس طرف اوٹھنا چاہیے **ف** یعنی داہنی طرف جانا چاہیے یا بائین طرف **عن** هلب انه صلى مع النبي صلى الله عليه وسلم فكان ينصرف عن شقيه **ترجمہ** ہلب سے روایت ہے انہون نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ دونو طرف پھرا کرتے **ف** یعنی نماز سے فارغ ہو کر کبھی داہنی طرف اوٹھ کر چلے جاتے کبھی بائین طرف **عن** عبد الله قال لا يجعل احدكم نصيبا للشيطان من صلاته ان لا ينصرف الا عن يمينه وقد رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم اكثر ما ينصرف عن شماله قال عمارة اتيت المدينة بعد فرأيت منازل النبي صلى الله عليه وسلم عن يساره **ترجمہ** عبد اللہ سے روایت ہے کوئی تم مین سے ایک حصہ اپنی نماز مین سے شیطان کو نہ دے یعنی خواہ مخواہ جب ہو تو داہنی طرف اوٹھ کر چلے **ف** اوسکا التزام کرنا خلاف سنت اور شیطانی حرکت ہے **ت** حالانکہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اکثر بائین طرف اوٹھ کر جاتے عمارہ نے کہا مین مدینے مین آیا تو مین نے رسول اللہ صلعم کے گھر آپکے بائین طرف دیکھے (اس سے بھی معلوم ہوا کہ آپ اکثر بائین طرف اوٹھکر جاتے ہونگے)

باب صلوة الرجل التطوع في بيته نفل گھر مین پڑھنا بہتر ہے **عن** ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اجعلوا في بيوتكم من صلاتكم ولا تتخذوها قبورا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی گھرون مین نماز پڑھا کرو اور نکو قبرین مت بناؤ **ف** جیسے قبرون مین نماز نہین ہوتی ویسے ہی جب گھر مین نماز نہ ہوئی وہ بھی قبر ہو گیا **عن** زيد بن ثابت ان النبي صلى الله عليه وسلم قال صلوة المرء في بيته

افضل من صلاته في مسجدي هذا الا المكتوبة ترجمہ زید بن ثابت رضؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا گھر میں نماز پڑھنا بہتر ہے میری مسجد میں نماز پڑھنے سے مگر فرض ف یعنی فرض مسجد میں پڑھنا بہتر ہے

باب من صلی لغیر القبلة ثم علم جو شخص قبلے کو نہ جانکر نماز پڑھتا ہو پھر نماز میں معلوم ہو کہ قبلہ دوسری طرف ہے
تو کیا کرے عن انس ان النبي صلی اللہ علیہ وسلم واصحابه كانوا يصلون نحو بيت المقدس فلما نزلت هذه
الاية فول وجهك شطر المسجد الحرام وحيث ما كنتم فولوا وجوهكم شطره فمر رجل من بني سلمة
فناداهم وهم ركوع في صلاة الفجر نحو بيت المقدس الا ان القبلة قد حولت الى الكعبة مرتين فمالوا
كما هم ركوع الى الكعبة ترجمہ انسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب نماز پڑھتے تھے بیت المقدس
کیطرف جب یہ آیت اوتری فول وجهك شطر المسجد الحرام وحيث ما كنتم فولوا وجوهكم شطره یعنی پھیر لے منہ اپنا طرف خانہ کعبہ
کی اور جہاں تم ہو اوسی طرف منہ کیا کرو یہ حکم سنکر ایک شخص بنی سلمہ کا ادہر ہوکر گزرا وہ نماز فجر کی رکوع میں تھے اور منہ اونکا
(معمول کے موافق) بیت المقدس کیطرف تہا اوس نے پکارا آگاہ ہو جاؤ قبلہ پھر گیا کعبہ کیطرف وہ لوگ اوسی طرح رکوع میں
کعبے کیطرف پھر گئے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جسقدر نماز اُنہوں نے ناواستہ بیت المقدس کیطرف پڑھی وہ درست ہو

باب تفریع ابواب الجمعة جمعہ کے احکام کا بیان عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير يوم
طلعت فيه الشمس يوم الجمعة فيه خلق ادم وفيه اهبط وفيه تيب عليه وفيه مات وفيه تقوم الساعة
وما من دابة الا وهي مسيخة يوم الجمعة من حين يصبح حتى تطلع الشمس شفقا من الساعة الا الجن والانس وفيه ساعة
لا يصادفها عبد مسلم وهو يصلي يسال الله حاجة الا اعطاه اياها قال كعب ذلك في كل سنة يوم فقلت
بل في كل جمعة قال فقرأ كعب التوراة فقال صدق رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ابو هريرة ثم لقيت
عبد الله بن سلام فحدثته بمجلسي مع كعب فقال عبد الله بن سلام قد علمت اية ساعة هي قال ابو هريرة
فقلت له فاخبرني بها فقال عبد الله بن سلام هي اخر ساعة من يوم الجمعة فقلت كيف هي اخر
الساعة من يوم الجمعة وقد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يصادفها عبد مسلم وهو يصلي وتلك
الساعة لا يصلي فيها فقال عبد الله بن سلام الم يقل رسول الله صلى الله عليه وسلم من جلس مجلسا ينتظر
الصلاة فهو في الصلوة حتى يصلي قال فقلت بلى قال فهو ذالك ترجمہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جتنے دنوں میں آفتاب نکلا ہے سب میں بہتر جمعہ کا دن ہے اوسی دن آدم پیدا کئے گئے اوسی دن جنت سے اوتارے گ
اوسی دن اونکا قصور معاف ہوا اوسی دن مرے اوسی دن قیامت ہوگی اور کوئی جانور ایسا نہیں ہے جو جمعے کے دن کان نہ لگائے رہتا ہو
صبح سے آفتاب نکلنے تک قیامت کی ڈر سے سوا جن اور انس کے اور جمعے کے دن ایک ساعت ہے جو مسلمان بندہ اوسکو پالیوے اور نماز پڑ
ہو پھر اللہ سے کچھ مانگے اللہ اوسکو دیگا کعب الاحبار نے کہا یہ ساعت ہر سال میں ایکبار ہوتی ہے میں نے کہا نہیں بلکہ ہر جمعے میں

ہی پہر کعب نے توریت کو پڑھا اور کہا سچ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ابوہریرہ نے پھر مین عبداللہ بن سلام سے
ملا اور مین نے اپنی اور کعب کی گفتگو کا حال بیان کیا عبداللہ بن سلام نے کہا مین جانتا ہون اوس ساعت کو مین نے کہا مجھے
بتاؤ عبداللہ بن سلام نے کہا وہ اخیر ساعت ہے جمعہ کے دن مین نے کہا یہ کیونکر ہو سکتا ہے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے یون فرمایا جو مسلمان بندہ اوسکو پاوے نماز پڑھتے ہوئے اور اخیر ساعت مین نماز کب پڑھی جاتی ہے عبداللہ
بن سلام نے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین فرمایا جو شخص بیٹھا رہے نماز کی انتظار مین وہ نماز ہی مین
ہے جبتک نماز شروع کرے مین نے کہا کیون نہین انہون نے کہا پھر بھی سمجھ لو ف یعنی نماز پڑھتے ہوئے سے یہ مراد نہیں
ہے کہ درحقیقت اوس وقت نماز پڑھتا ہو بلکہ مقصود یہی ہے کہ نماز کا انتظار کر رہا ہو وہ بھی مثل نماز کی ہے - اس ساعت مین
بڑا اختلاف ہے - بعضون نے عبداللہ بن سلام کے قول کو صحیح کہا ہے - بعضون نے کہا ہے وہ ساعت امام جب خطبہ کے
واسطے بیٹھے اوس وقت سے شروع ہوتی ہے نماز کے تمام ہونے تک یہ مضمون خود حدیث مین مصرح ہے اور اسی کو صواب کہا ہے
اکثر علماء نے بعضون نے کچھ اور بیان کیا ہے غرض اسمین چالیس قول ہین جو فتح الباری مین مصرح ہین مطلب کہ چھپانے
سے یہ ہے کہ جمعہ کو سارا دن عبادت اور دعا مین مشغول رہے عن اوس بن اوس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان من افضل ایامکم یوم الجمعة فیه خلق آدم وفیه قبض وفیه النفخة وفیه الصعقة فاکثروا علی
من الصلوة فیه فان صلاتکم معروضة علی قال قالوا یا رسول اللہ وکیف تعرض صلاتنا علیک
وقد ارمت قال یقولون بلیت فقال ان اللہ عزوجل حرم علی الارض اجساد الانبیاء ترجمہ اوس بن اوس سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری بہتر دنون مین جمعہ کا دن ہے اوسیدن آدم علیہ السلام پیدا
ہوئے اوسی دن اونکا انتقال ہوا اوسیدن صور پھونکا جاویگا اوسیدن سب لوگ بیہوش ہونگے اسلیے اوسدن مجھپر درود
بہت بھیجا کرو کیونکہ تمہارا درود میری سامنے پیش کیا جاتا ہے لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ کیونکر ہمارا درود آپ پر پیش
کیا جاویگا جب آپکا بدن گلکر خاک ہوجاویگا ف یعنی بعد وفات کے ف آپ نے فرمایا اللہ جل جلالہ نے پیغمبرون کے بدن
زمین پر حرام کر دیے ہین ف تو وہ اپنی قبرون مین زندہ ہین کلام اور سلام سنتے ہین اعمال اونکی امت کے اون پر پیش کیے جاتے
ہین عمدہ و شریف سامنے لایا جاتا ہے وہ خوش ہوتے ہین دعا کرتے ہین - اگرچہ باقی اہل قبور بھی بر بنای مذہب صحیح اہل سنت
وجماعت سنتے ہین مگر یہ سننا انکا صرف روحانی ہے اور انبیا کی حیات روحانی اور جسمانی دونون طرح ہے مگر اوس مین
اور دنیا کی حیات مین ایک فرق دقیق ہے جسکو ہر شخص نہین سمجھ سکتا ہے اوسکو بیان کی یہان گنجائش ہے باب الاجابة
ساعة هی فی یوم الجمعة ساعت جمعہ جسمین دعا قبول ہوتی ہے کس وقت ہے عن جابر بن عبد اللہ عن رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآله وسلم انه قال یوم الجمعة ثنتا عشرة یرید ساعة لا یوجد مسلم یسأل اللہ عزوجل
شیئا الا آتاه اللہ عزوجل فالتمسوها آخر ساعة بعد العصر ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کا دن بارہ ساعت کا ہوتا ہے اس دن میں ایک ایسی ساعت ہے جس میں کوئی مسلمان اللہ سے خیر جو
اللہ سے کچھ مانگے مگر اللہ اوسکو دیوے اوس ساعت کو ڈہونڈہو بعد عصر کے عن ابی بردۃ بن ابی موسی الاشعری قال قال
لی عبد اللہ ابن عمر اسمعت اباک یحدث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی شان الجمعۃ یعنی الساعۃ قال قلت نعم
سمعتہ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ہی ما بین ان یجلس الامام الی ان یقضی الصلاۃ ترجمہ ابی
بردہ سے اشعری سے روایت ہے مجھہ سے عبد اللہ بن عمر نے پوچھا تم نے اپنے باپ سے کچھ سنا ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
حدیث روایت کرتے تھے جمعہ کی ساعت کی باب میں میں نے کہا ہان میں نے اپنے باپ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جمعہ کی ساعت امام کے منبر پر بیٹھنے سے نماز کے ختم ہونے تک ہے باب فضل الجمعۃ

جمعہ کی فضیلت کا بیان عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من توضأ فاحسن الوضوء ثم
اتی الجمعۃ فاستمع وانصت غفر لہ ما بین الجمعۃ الی الجمعۃ وزیادۃ ثلاثۃ ایام ومن مس الحصی فقد
لغا ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا جو شخص اچہی طرح وضو کرے پہر جمعہ کے لیے آوے اور خطبہ سنے اور چپ رہے
تو اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے گناہ اوسکے بخشدیے جاوینگے بلکہ تین دن زیادہ کے اور جو شخص کنکریان ہٹاوے تو اوس نے
بیہودہ حرکت کی عن عطاء الخراسانی عن مولی امرأتہ ام عثمان قال سمعت علیا رضی اللہ عنہ علی منبر
الکوفۃ یقول اذا کان یوم الجمعۃ غدت الشیاطین براياتها الی الاسواق فیرمون الناس بالترابیث
او الربائث ویثبطونهم عن الجمعۃ وتغدو الملائکۃ فیجلسون علی ابواب المسجد فیکتبون الرجل
من ساعۃ والرجل من ساعتین حتی یخرج الامام فاذا جلس الرجل مجلسا یستمکن فیہ من الاستماع و
النظر فانصت ولم یلغ کان لہ کفلان من اجر ومن قال یوم الجمعۃ لصاحبہ صہ فقد لغا ومن لغا
فلیس لہ فی جمعتہ تلک شیء ثم یقول فی آخر ذلک سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
ذلک ترجمہ عطاء خراسانی سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنی بی بی ام عثمان کے مولی (غلام آزاد) سے اوس نے کہا
میں نے سنا امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے آپ فرماتے تھے کوفے کے منبر پر جب جمعے کا دن ہوتا ہے تو شیطان اپنے جہنڈے لیکر بازارو
میں جاتے ہیں اور لوگون کو روکتے ہیں ضرورتون اور حاجتون میں جمعے میں آنے سے اور فرشتے سویرے ہی مسجدون کے دروازے
پر آن کر بیٹھتے ہیں اور لکہتے جاتے ہیں لوگون کو یہ پہلی ساعت میں آیا یہ دوسری ساعت میں آیا یہانتک کہ امام نکلتا ہے پہر جو آدمی
ایسی جگہہ بیٹھتا ہے جہان سے خطبہ سن سکتا ہے اور امام کو دیکھ سکتا ہے اور چپ رہتا ہے کوئی بات بیہودہ نہیں کرتا تو اوسکو
دوہرا ثواب ملتا ہے (ایک نسخہ میں اتنی عبارت اور ہے فان نأی وجلس حیث لا یسمع فانصت ولم یلغ کان لہ
کفل من الاجر اگر دور بیٹھا جہان خطبہ سنائی نہیں دیتا پہر چپ رہا اور بیہودہ نہ بکا تو اوسکو ایک حصہ ثواب کا ملتا ہے
اگر ایسی جگہہ بیٹھا جہان سے خطبہ سن سکتا ہے اور امام کو دیکھتا ہے لیکن بیہودہ بکا اور چپ نہ رہا تو اوسپر ایک حصہ گناہ کا لادا جاتا ہے

اور جس شخص نے جمعہ کے دن اپنے ساتھی سے کہا چپ رہ وہ بھی بیہودہ بکا اور جس نے بیہودہ بکا اوسکو جمعہ کا ثواب کچھ نہ ملیگا یہہ کہکر آخیر مین فرمایا مین نے رسول اللہ سے ایسا ہی سُنا

باب التشدید فی ترک الجمعۃ جمعہ کے چھوڑنے کا عذاب

عن ابی الجعد الضمری وکانت لہ صحبۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من ترک ثلاث جمع تہاونا بہا طبع اللہ علی قلبہ ترجمہ ابی جعد ضمری سے روایت ہے جو صحابی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تین جمعہ چھوڑ دیگا سستی سے مہر کر دیگا اللہ اوسکے دل پر

باب کفارۃ من ترک الجمعۃ جمعہ قضا ہو جانے کا کفارہ

عن سمرۃ بن جندب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من ترک الجمعۃ من غیر عذر فلیتصدق بدینار فان لم یجد فبنصف دینار ترجمہ سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کو بغیر عذر کے ترک کرے تو وہ ایک دینار صدقہ دے اگر ایک دینار نہ ہو سکے تو نصف دینار صدقہ دے

عن قدامۃ بن وبرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فاتتہ الجمعۃ من غیر عذر فلیتصدق بدرہم او نصف درہم او صاع حنطۃ او نصف صاع ترجمہ قدامہ بن وبرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قضا کر دے جمعہ کو بغیر عذر کے تو ایک درہم یا آدھا درہم صدقہ دے یا ایک صاع گیہون یا آدھا صاع گیہون صدقہ دیوے۔ ایک روایت مین ہے مدا او نصف مد ایک مد صدقہ دے یا آدھا مد۔ مد اور صاع کا بیان کتاب الطہارۃ مین گزرا

باب من تجب علیہ الجمعۃ کن لوگون پر جمعہ واجب ہے

عن عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا قالت کان الناس ینتابون الجمعۃ من منازلہم ومن العوالی ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے لوگ جمعہ کے لیے حاضر ہوتے اپنے اپنے مکانون سے اور عوالی سے آتے **ف** عوالی چند دیہات ہین مدینہ کے اطراف مین بعضے تین میل پر بعضے پانچ میل پر بعضے اس سے بھی زیادہ

عن عبد اللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الجمعۃ علی کل من سمع النداء ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ اوس شخص پر ہے جو سنے اذان کو **ف** اور جو اتنی دور رہتا ہو کہ وہان اذان کی آواز نہ جاوے اوسپر جمعہ واجب نہین ہے اگر چلا آوے تو ثواب ہے

باب الجمعۃ فی یوم المطیر جب پانی برستا ہو جمعہ کو آنا واجب نہین

عن ابی ملیح عن ابیہ ان یوم حنین کان یوم مطر فامر النبی صلی اللہ علیہ وسلم منادیہ ان الصلوۃ فی الرحال ترجمہ ابی ملیح سے روایت ہے انہون نے اپنے باپ سے سُنا (اسامہ بن عمیر ہذلی) سے کہ حنین کو رفتہ پانی برستا تھا آپنے حکم کیا منادی کو پکار دینے کا نماز اپنے اپنے ڈیرون مین پڑھو۔ ابو الملیح سے روایت ہے ان ذلک کان یوم جمعۃ یہ دن جمعہ کا تھا

عن ابی ملیح عن ابیہ انہ شہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم زمن الحدیبیۃ فی یوم جمعۃ واصابہم مطر لم تبتل اسفل نعالہم فامرہم ان یصلوا فی رحالہم ترجمہ ابی ملیح سے روایت ہے انہون نے سُنا اپنے باپ سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے صلح حدیبیہ مین جمعہ کے روز اوسدن بارش ہوئی مگر اتنی کہ لوگون کے جوتون کے تلے بھی نہ بھیگے آپ نے حکم کیا اونکو اپنے اپنے ٹھکانون مین نماز پڑھ لینے کا **ف** سبحان اللہ رسول اللہ ﷺ کو کسقدر شفقت اور آسانی اپنی امت پر منظور تھی کہ ذرا سے

تخفیف کرنی کو ادا کیا **باب التخلف عن الجماعة فی اللیلة الباردة** سردی مین شب کو جماعت نہ آنا عن

ایوب عن نافع ان ابن عمر اذن بضجنان فی لیلة باردة فامر المنادی فنادی ان الصلاة فی الرحال قال ایوب

وحدثنا نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان اذا کانت لیلة باردة او مطیرة امر المنادی فنادی

الصلاة فی الرحال ترجمہ ایوب سے روایت ہے انہون نے سنا نافع سے کہ عبد اللہ بن عمر ضجنان (ایک مقام ہے درمیان مکہ

کو اور مدینہ کے) مین اذان دی ٹھنڈی رات مین انہون نے حکم کیا منادی کو ندا کرنیکا نماز پڑھ لو اپنے اپنے ٹھکانون مین کہا ایوب نے

حدیث بیان کی نافع نے ابن عمر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سردی یا بارش کے رات مین منادی کو حکم کرتے تہے اذان کی

الا الصلاة فی الرحال یعنے پڑھ لو نماز اپنی ٹہکانون مین عن نافع قال نادی ابن عمر بالصلوة بضجنان ثم نادی ان

صلوا فی رحالکم قال فیه ثم حدث عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه کان یامر المنادی فینادی

بالصلوة ثم ینادی ان صلوا فی رحالکم فی اللیلة الباردة وفی اللیلة المطیرة فی السفر ترجمہ نافع سے روایت

ہے ابن عمر نے اذان دی نماز کی ضجنان مین پھر پکارا کہ نماز پڑھ لو اپنے اپنے ٹھکانون مین پھر حدیث بیان کے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ حکم کرتی تھی اذان دینی والیکو پہلے وہ اذان دیتا نماز کی پھر پکار دیتا نماز پڑھ لو اپنے اپنے ٹھکانون

مین سردی کی رات یا بارش کی رات کو سفر مین - دوسری روایت مین ہے فی السفر فی اللیلة القرة او المطیرة سفر مین

سردی کی رات یا بارش کے رات مین عن ابن عمر انه نادی بالصلوة بضجنان فی لیلة ذات برد وریح فقال

فی آخر ندائه الا صلوا فی الرحال ثم قال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یامر المؤذن اذا کانت لیلة

باردة او ذات مطر فی سفر یقول الا صلوا فی رحالکم ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے انہون نی اذان ضجنان مین

سردی اور آندہی کے رات مین پھر بعد اذان کے یہ کہا اے لوگو پڑھ لو نماز اپنی اپنی ٹہکانون مین بعد اوسکی کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم حکم کرتی تھے مؤذن کو سردی یا بارش کے رات مین سفر مین یہ کہنیکا اے لوگو نماز پڑھ لو اپنے اپنے ٹھکانون مین عن

نافع ان ابن عمر اذن بالصلوة فی لیلة ذات برد وریح فقال الا صلوا فی الرحال ثم قال ان رسول الله صلی

الله علیه وسلم کان یامر المؤذن اذا کانت لیلة باردة او ذات مطر یقول الا صلوا فی الرحال ترجمہ نافع سے روایت

ہے ابن عمر نے اذان دی نماز کی سردی اور آندہی کے رات کو بعد اوسکی کہا آگاہ ہو نماز پڑھ لو اپنے اپنے ٹھکانون مین پھر کہا رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مؤذن کو حکم کرتے سردی یا بارش کے رات مین یہ کہنے کا یعنی نماز پڑھ لو اپنے اپنے ٹہکانون مین عن ابن عمر قال

نادی منادی رسول الله صلی الله علیه وسلم بذالک فی المدینة فی اللیلة المطیرة والغداة القرة ترجمہ ابن عمر سے

روایت ہے رسول اللہ کے منادی نی مدینے مین ایسی ہی ندا کی بارش کے رات مین یا سردی کی صبح مین دوسری روایت مین ہے

سفر مین عن جابر بن عبد الله قال کنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی سفر فمطرنا فقال رسول الله

صلی الله علیه وسلم لیصل من شاء منکم فی رحله ترجمہ جابر سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

تھی سفر مین پانی برسنی کا آپ نی فرمایا تم مین سی جسکا جی چاہے اپنے ٹھکانے مین نماز پڑھے عن عبد الله بن الحارث ابن عم
محمد بن سیرین ان ابن عباس قال لمؤذنه في يوم مطير اذا قلت اشهد ان محمدا رسول الله فلا تقل حي
على الصلوة قل صلوا في بيوتكم فكان الناس استنكروا ذلك فقال قد فعل ذا من هو خير مني ان الجمعة
عزمة واني كرهت ان احرجكم فتمشون في الطين والمطر ترجمہ عبد الله بن عباس نے اپنے مؤذن سے کہا بارش
کی دن جب اشہد ان محمدا رسول الله کہے تو حی علی الصلوة نہ کہہ بلکہ یون کہہ صلوا فی بیوتکم نماز پڑھ لو اپنے گھرون مین لوگون
نی اسکو برا جانا ابن عباس نے کہا یہہ اوس شخص نے کیا جو مجھہ سے بہتر تھا (رسول الله ص) جمعہ فرض ہی لیکن مجھے برا معلوم
ہوا تمکو تکلیف دینا کیچڑ اور پانی مین تمہارا چلنا **باب الجمعة للمملوك والمرأة** عورت اور غلام پر جمعہ فرض نہین ہے

عن طارق بن شهاب عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الجمعة حق واجب على كل مسلم في جماعة الا اربعة عبد مملوك
او امرأة او صبي او مريض ترجمہ طارق بن شہاب سے روایت ہی رسول الله نی فرمایا جمعہ فرض ہے ہر مسلمان پر جماعت سے
مگر چار آدمیون پر ایک غلام پر دوسری عورت پر تیسری لڑکے پر چوتھی بیمار پر **ف** پانچوین مسافر پر باتفاق علما۔ کہا ابوداؤد
نی طارق بن شہاب نی رسول الله کو دیکھا مگر اون سے سنا نہین (تو یہہ حدیث مرسل ہوئی مگر حاکم نے اوسکو مسندا روایت
کیا ہی طارق بن شہاب سے اوس نے ابو موسی سے اور دارقطنی نی جابر رض سے ایسا ہی روایت کیا **باب الجمعة في القرى**
گانون مین جمعہ پڑھنے کا بیان

عن ابن عباس قال ان اول جمعة جمعت في الاسلام بعد جمعة جمعت في مسجد
رسول الله صلى الله عليه وسلم بالمدينة لجمعة جمعت بجواثا قرية من قرى البحرين قال عثمان قرية من قرى عبد
القيس ترجمہ عبد الله ابن عباس سے روایت ہی پہلا جمعہ جو پڑھا گیا اسلام مین بعد اوس جمعے کے جو پڑھا گیا مسجد نبوی مین وہ
جمعہ ہی جو پڑھا گیا جواثا مین (جواثا ایک گانون ہی بحرین کے گانون سے) عثمان نی کہا وہ گانو ہی عبد القیس کے گانون سے
ف اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ جمعہ گانون مین پڑھنا درست ہی مگر یہہ استدلال موقوف ہی اس بات پر کہ جواثی کا گانون
ہونا ثابت ہو جاوی حنفیہ نے ابو عبید بکری سی نقل کیا ہی کہ جواثی ایک مشہور شہر ہی بحرین مین عبد القیس کا اور جوہری نے صحاح مین
کہا ہی کہ جواثی ایک قلعہ ہی بحرین مین اور ایسا ہی کہا ابن الاثیر نے نہایہ مین مگر وکیع نے جو راوی ہی اس حدیث کا اوسکو قریہ کہا
اور قریے کا اطلاق زبان عرب مین گانون اور شہر دونون پر ہوتا ہی پس ان لفظون سے اس حدیث سے استدلال تام نہین ہو سکتا

عن كعب بن مالك انه كان اذا سمع النداء يوم الجمعة ترحم لاسعد بن زرارة فقلت له اذا سمعت النداء
ترحمت لاسعد بن زرارة قال لانه اول من جمع بنا في هزم النبيت من حرة بني بياضة في نقيع الخضمات
قلت كم انتم يومئذ قال اربعون ترجمہ کعب بن مالک جب جمعہ کے دن اذان سنتے تو اسعد بن زرارہ کیواسطے دعا مانگتے عبد الرحمن
اونکے بیٹے نے کہا کیا وجہ ہی جب تم اذان سنتے ہو اسعد بن زرارہ کیواسطے دعا مانگتے ہو اونہون نے کہا اسواسطے کہ پہلے جمعہ انہون
نی قائم کیا ہزم النبیت (ایک موضع ہی مدینے مین بنی بیاضہ کے زمینون مین سے) مین ایک نقیع مین (نقیع وہ مقام ہی جہان

پانی بھرا رہتا ہی اجسکا نام نقیع الخضمات تھا مین نی پوچھا اوسدن تم کتنی آدمی تھی انہون نی کہا چالیس آدمی **ف** اس حدیث سے بھی یہہ امر اچھی طرح ثابت نہین ہوسکتا کہ جمعہ گانو مین درست ہی کیونکہ ہزم النبیت متعلقات مدینہ سے تھا اور خارج مدینہ کی اچھا طریقہ استدلال کا یہہ ہی کہ جمعہ کی فرضیت آیت اور حدیث سی مطلق ثابت ہی اوس مین شہر کی قید نہین ہی پھر شہر کی قید بڑہانا زیادتی ہی کتاب اللہ پر اور وہ نہین جائز ہی مگر حدیث مشہور سی حنفیہ کے نزدیک اور وہ جو روایت کیا حنفیہ نے حضرت علی سے کہ نہین تشریق ہی اور جمعہ مگر شہر مین روایت کیا اوسکو عبد الرزاق اور ابن ابی شیبہ نے اوسکے خلاف روایت کیا حضرت عمر سی کہ جمعہ پڑہو تم جہان ہو صحیح کہا اوسکو ابن خزیمہ نے اور ایسا ہی روایت کیا بیہقی نی حضرت عمر سی اور بیہقی نے مرفوعا روایت کیا کہ جمعہ واجب ہی ہر گانون پر اگرچہ نہون اوس مین سوائے چار کے اور ایسا ہی منقول ہی ابن مسعود سی اور صحابہ سی جمعہ پڑہنا جنگل اور شہر دونون جگہہ مین ثابت ہی یہی قول ہی اہل حدیث اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **باب** اذا اتفق یوم الجمعة

یوم عید جب عید اور جمعہ ایکدن پڑی تو کیا کرنا چاہیے **عن** ایاس بن ابی رملة الشامی قال شهدت معاوية بن ابی سفيان وهو يسأل زيد بن ارقم قال شهدت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم عيدين اجتمعا فی يوم قال نعم فكيف صنع قال صلى العيد ثم رخص فی الجمعة فقال من شاء ان يصلی فليصل **ترجمہ** ایاس بن ابی رملہ سے روایت ہے مین موجود تہا معاویہ بن ابی سفیان پوچھنے لگے زید بن ارقم سی تم نے کبھی جمعہ اور عید رسول اللہ کے ساتھ ایکدن مین پایا ہی انہون نی کہا ہان معاویہ نے پوچھا آپ نے کسطرح کیا زید نی کہا آپ نے عید کی نماز پڑہ لی پھر جمعہ مین رخصت دیدی فرمایا جسکا جی چاہے جمعہ پڑہی **ف** اور جسکا جی نہ چاہے نہ پڑہی مگر ظہر پڑہنا ضرور ہے۔ روایت کیا اس حدیث کو ابن خزیمہ نے اور صحیح کہا اوسکو اور حاکم نی اور صحیح کہا اوسکو ابن المدینی نے مگر بعض لوگون نی اسکے اسناد مین کلام کیا ہی بوجہ ایاس بن ابی رملہ کے اور کہا وہ مجہول ہی **عن** عطاء بن ابی رباح قال صلى بنا ابن الزبير فی يوم عيد فی يوم الجمعة اول النهار ثم رحنا الی الجمعة فلم يخرج الينا فصلينا وحدانا وكان ابن عباس بالطائف فلما قدم ذكرنا ذلك فقال اصاب السنة **ترجمہ** عطاء بن ابی رباح سے روایت ہی عبد اللہ بن الزبیر نی نماز پڑہائی عید کی جمعہ کے دن سویری پھر جب ہم آئی جمعہ کے واسطے تو وہ نہ نکلی آخر ہم نے اکیلے پڑہ لیا **ف** جمعہ کو ابن عباس کا مذہب یہی ہے کہ جمعہ اکیلی کا صحیح ہے اور ابراہیم نخعی اور داؤد اور اہل ظاہر کا یہہ ہے کہ دو آدمیون کی جماعت کافی ہی ایک امام ہو ایک مقتدی اور اکثر علما کے نزدیک دو آدمی سوا امام کے یا تین آدمی سوا امام کے ضرور ہین **ف** ابن عباس اوسوقت طائف مین تھی جب آئی تو ہم نی اون سی یہہ بیان کیا انہون نے کہا عبد اللہ بن الزبیر نے سنت کی موافق کیا **عن** ابن جريج قال قال عطاء اجتمع يوم جمعة ويوم فطر على عهد ابن الزبير فقال عيدان اجتمعا فی يوم واحد فجمعهما جميعا فصلاهما ركعتين بكرة لم يزد عليهما حتى صلى العصر **ترجمہ** ابن جریج سی روایت ہی عطا نی کہا جمعہ اور عید ایکدن جمع ہوئی عبد اللہ بن الزبیر کے زمانی مین انہون نی کہا دو عیدین جمع ہوئین ایک دن مین انہون نے دونون کو ملا کر پڑہ لیا صبح کو دو رکعتین نہ زیادہ کیا اون پر

ہوا تک کہ نماز پڑھی عصر کے ف یعنی عید اور جمعہ دونوں صبح کو ادا کر لیے عن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
انہ قال قد اجتمع فی یومکم ہذا عیدان فمن شاء اجزاہ من الجمعۃ وانا مجمعون ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے
رسول اللہ نے فرمایا آج کے دن دو عیدیں جمع ہو گئی ہیں جو شخص چاہے جمعہ پڑھے اسے تو پڑھیں گے ف اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ جمعہ پڑھنا بہتر ہے اگر دو پڑھے صرف عید کی نماز پر اکتفا کرے تو بھی درست ہے مگر ظہر پڑھنا ضرور ہے اکثر علماء کے نزدیک
بعضوں کے نزدیک جمعہ عید میں داخل ہو جاویگا یعنی عید کے دو رکعتیں جمعہ سے بھی کافی ہوں گی۔ اب ظہر پڑھنا ضرور نہیں جیسے
ابن جریج کی روایت میں گزرا

باب ما یقرأ فی صلوۃ الصبح یوم الجمعۃ جمعہ کے دن صبح کی نماز میں کون سے سورت پڑھے

عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقرأ فی صلاۃ الفجر یوم الجمعۃ تنزیل
السجدۃ وہل اتی علی الانسان حین من الدہر ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز
فجر میں جمعہ کے روز الم تنزیل السجدہ اور ہل اتی علی الانسان حین من الدہر پڑھتے تھے۔ دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے
اور جمعہ کی نماز میں سورہ جمعہ اور اذا جاءک المنافقون پڑھتے تھے

باب اللبس للجمعۃ جمعہ کے کپڑوں کا بیان

عن عبد اللہ بن عمر ان عمر بن الخطاب رای حلۃ سیراء یعنی تباع عند باب المسجد فقال یا رسول اللہ لو اشتریت
ہذہ فلبستہا یوم الجمعۃ وللوفد اذا قدموا علیک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما یلبس ہذہ
من لا خلاق لہ فی الآخرۃ ثم جاءت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منہا حلل فاعطی عمر بن الخطاب منہا
حلۃ فقال عمر کسوتنیہا یا رسول اللہ وقد قلت فی حلۃ عطارد ما قلت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
انی لم اکسکہا لتلبسہا فکساہا عمر اخا لہ مشرکا بمکۃ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے حضرت عمر بن الخطاب نے
ایک کپڑا ریشمی مسجد کے دروازے پر بکتا ہوا دیکھا انہوں نے کہا یا رسول اللہ کاش آپ اس کو خرید لیں اور پہنا کریں جمعہ کے روز
اور جب لوگ آیا کریں آپ پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کپڑے کو وہ پہنے گا جس کو آخرت میں کچھ حصہ نہ ملیگا پھر
اسی قسم کے چند کپڑے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ نے ان میں سے ایک کپڑا حضرت عمر کو دیا عمر نے کہا
یا رسول اللہ آپ مجھ کو یہ کپڑا پہننے کو دیتے ہیں حالانکہ پیشتر آپ نے عطارد کے کپڑے میں فرمایا تھا (عطارد نام تھا اس شخص کا جو
وہ کپڑا بیچتا تھا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تجھ کو اس واسطے نہیں دیا کہ تو پہنے پھر حضرت عمر نے وہ کپڑا اپنے ایک
بھائی کو جو مشرک تھا اور مکے میں رہتا تھا پہننے کو دے دیا عن عبد اللہ بن عمر قال وجد عمر بن الخطاب حلۃ استبرق
تباع بالسوق فاخذہا فاتی بہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابتع ہذہ تجمل بہا للعید و
للوفد ثم ساق الحدیث والاول اتم ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے حضرت عمر نے ایک کپڑا ریشمی بازار میں بکتا
ہوا پایا وہ اس کو لائے رسول اللہ کے پاس اور کہا اس کو خرید لیجیے زینت کیجیے واسطے عید کے پہنا کیجیے یا جب لوگ آپ پاس آئیں
کیا حدیث کو آخر تک عن محمد بن یحیی بن حبان ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما علی احدکم ان وجد

احدکم ان وجد تم ان یتخذ ثوبین لیوم الجمعة سوی ثوبی مهنته قال عمرو واخبرنی ابن ابی حبیب

عن موسی بن سعد عن ابن حبان عن ابن السلام انه سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ذلک علی

المنبر ترجمہ محمد بن یحیی بن حبان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا ہو جاویگا ایک تمہین سے اگر دو کپڑے

جمعہ کے لیے بنا رکہے سوا کام کاج کے کپڑون کے ف یعنی جن کپڑون کو پہنکر محنت کرتا ہے اون کے سوا دو کپڑے

جمعہ میں پہننے کے لیے بنا رکہے تو بہتر ہے اسمین کچہ نقصان نہین ۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جمعہ کے واسطے کپڑے بدلنا بہتر ہے

ایک روایت مین ہے آپنے یہ منبر پر فرمایا

باب التحلق یوم الجمعة قبل الصلاة

قبل نماز جمعہ کے حلقہ باندہ کر بیٹھنے کی ممانعت

عن عبد الله بن عمرو بن العاص ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن الشراء والبیع فی المسجد وان تنشد

فیه شعر وان یتحلق قبل الصلاة یوم الجمعة ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے منع کیا خرید اور فروخت سے مسجد مین اور شعر پڑہنے سے اوس مین اور منع کیا حلقہ باندہ کر بیٹہنے سے نماز سے پہلے

جمعہ کے دن ف کیونکہ جمعہ کے دن خطبہ سننا اور چپ رہنا ضروری جب لوگ حلقہ باندہ کر بیٹہینگے خواہ مخواہ باتین کرینگے

باب اتخاذ المنبر

منبر بنانیکا بیان

عن ابی حازم بن دینار ان رجالا اتوا سهل بن سعد الساعدی وقد

امتروا فی المنبر مم عوده فسألوه عن ذلک فقال والله انی لاعرف مما هو ولقد رأیته اول یوم وضع و

اول یوم جلس علیه رسول الله صلی الله علیه وسلم ارسل رسول الله صلی الله علیه وسلم الی فلانة امرأة قد سماها

سهل ان مری غلامک النجار ان یعمل لی اعوادا اجلس علیهن اذا کلمت الناس فامرته فعملها من طرفاء الغابة

ثم جاء بها فارسلت الی النبی صلی الله علیه وسلم فامر بها فوضعت هٰهنا فرأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم

صلی علیها وکبر علیها ثم رکع وهو علیها ثم نزل القهقری فسجد فی اصل المنبر ثم عاد فلما فرغ

اقبل علی الناس فقال ایها الناس انما صنعت هذا لتأتموا ولتعلموا صلاتی ترجمہ ابی حازم بن دینار سے روایت

ہے کچہ لوگ سہل بن سعد ساعدی پاس آئے جو شک کر رہے تہے اس بات مین کہ منبر کس لکڑی کا تہا اونہون نے سہل سے اسکو پوچہا

سہل نے کہا قسم خدا کی مین جانتا ہون جس لکڑی کا منبر تہا اور مین نے اوسکو پہلے دن دیکہا جب وہ رکہا گیا اور جب اوس پر رسول

اللہ صلعم بیٹہے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کے پاس جسکا نام سہل نے لیا (عائشہ یا مینا) کہلا بہیجا تو اپنے

چہوکری کو جو بڑہی ہے (اسکا نام میمون تہا) حکم کر مجہے چند لکڑیان ایسی بنا دے جنپر بیٹہکر مین لوگونکو خطبہ سنایا کرون اوس عورت

نے حکم کیا اوس چہوکرے کو اوس نے بنایا اون لکڑیونکو غابہ کی ایک درخت مین سے جسکو طرفا کہتے مین ف غابہ ایک مقام ہے مدینے سے

نو میل پر وہان درخت بہت ہین طرفا ایک درخت ہی ف پہر لیکر آیا اوس عورت پاس اوس نے رسول اللہ صلعم پاس بہیجا آپنے

حکم کیا وہ اس جگہ رکہا گیا مین نے رسول اللہ صلعم کو دیکہا آپنے اوسپر نماز پڑہی اور تکبیر کہی پہر رکوع کیا اور آپ اوسی پر رہے

بعد اوسکے اوتری ہیٹہ موڑی ہوئے اور سجدہ کیا نیچے اور منبر کے جڑ مین پہر اوپر چلے گئے جب نماز سے فارغ ہوئے لوگون کی طرف

گیا اور کہا ہی لوگو مین نے یہ اسلیے کیا تا کہ تم میری پیروی کرو اور میری طرح نماز پڑہنا سیکہو عن ابن عمران النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما بدن قال لہ تمیم الداری الا اتخذ لک منبرا یا رسول اللہ یجمع او یحمل عظامک قال بلی فاتخذ لہ منبرا مرقاتین ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلعم جب موٹی ہو گئی تمیم داری نے اون سے کہا کیا مین آپ کے واسطے ایک منبر تیار کرون یا رسول اللہ جو آپکا بوجہہ اوٹہایا کری آپ نے فرمایا ہان انہون نے ایک منبر بنایا دو سیڑہیونکا باب موضع المنبر منبر کس جگہہ پر رہنا چاہیے عن سلمۃ بن الاکوع رض قال کان بین منبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبین الحائط کقدر ممر الشاۃ ترجمہ سلمہ بن الاکوع سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر اور دیوار مسجد کے بیچ مین ایک بکری کے جانے کی راہ تھی ف یعنی منبر مسجد کی دیوار سے لگا ہوا نہ تہا بلکہ تہوڑا سا فاصلہ تہا باب الصلاۃ یوم الجمعۃ قبل الزوال قبل زوال کے جمعہ کے دن نماز پڑہنا درست ہے عن ابی قتادۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کرہ الصلوۃ نصف النہار الا یوم الجمعۃ وقال ان جہنم تسجر الا یوم الجمعۃ ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہی رسول اللہ صلعم نے منع کیا دوپہر کو نماز پڑہنے سے مگر جمعہ کے روز اور فرمایا کہ جہنم روز سلگایا جاتا ہی مگر جمعہ کے روز ف تو سوا جمعہ کی اور دنون مین دوپہر کو نماز پڑہنا مکروہ ہی اور جمعہ کے دن مکروہ نہین ہی باب وقت الجمعۃ جمعہ کے وقت کا بیان عن انس بن مالک یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الجمعۃ اذا مالت الشمس ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلعم جمعہ آفتاب ڈہلے پر پڑہتے ف ائمہ ثلاثہ اور جمہور علما کا مذہب یہی ہی کہ جمعہ کا وقت بعد زوال کے شروع ہوتا ہے جیسے ظہر کا مگر امام احمد رض کی نزدیک جمعہ پڑہنا قبل زوال کے بھی درست ہے اور اسیطرح مروی ہی ابن مسعود اور جابر اور سعید اور معاویہ سے اور دلائل اونکے قوی ہین عن سلمۃ بن الاکوع قال کنا نصلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجمعۃ ثم ننصرف ولیس للحیطان فیء ترجمہ سلمہ بن الاکوع سے روایت ہی کہ ہم نماز پڑہتے تہے رسول اللہ صلعم کے ساتھ جمعہ کے پہر لوٹ کر آتی تہے اور دیوارون کا سایہ نہوتا تہا ف یہ حدیث بظاہر مؤید ہی امام احمد کے مذہب کو عن سہل بن سعد قال کنا نقیل ونتغدی بعد الجمعۃ ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہی ہم قیلولہ اور دن کا کہانا بعد جمعہ کے کہتے تہے ف یعنی جمعہ پڑہ کر قیلولہ کرتے تہی قیلولہ کہتے ہین دن کے سونیکو باب النداء یوم الجمعۃ جمعہ کی اذان دینے کا بیان ف آنحضرت صلعم اور ابو بکر اور عمر کے زمانہ تک جمعہ مین صرف ایک اذان دی جاتی تہے جب امام منبر پر بیٹہتا خطبہ پڑہنے کے لیے پہر تکبیر ہوتی نماز شروع ہونیکے وقت۔ حضرت عثمان نے اپنی خلافت مین ایک اور اذان کا حکم کیا اس نظر سے کہ لوگ بہت ہو گئے تہے اور مسجد سے دور دور رہتے تہے تو سب کو نماز کی اطلاع ہو جاوے پہر یہہ اذان اب تک جاری ہی حالانکہ یہہ مستحب ہے کیونکہ فعل خلیفہ راشد کا اگر کوئی ترک کرے اور ایک اذان پر قناعت کرے تو وہ متبع ہی سنت نبوی اور سیرت ابی بکر وعمر رضی اللہ عنہما کا عن السائب بن یزید ان الاذان کان اولہ حین یجلس الامام علی المنبر یوم الجمعۃ فی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر وعمر رضی اللہ عنہما فلما کان خلافۃ عثمان وکثر الناس امر عثمان یوم الجمعۃ بالاذان الثالث فاذن بہ علی الزوراء فثبت الامر علی

ذلك ترجمہ سائب بن یزید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر رضہ کے زمانے میں پہلی اذان جمعہ کو اوس وقت
ہوتی جب امام منبر پر بیٹھتا جب حضرت عثمان رض کی خلافت ہوئی اور لوگ بہت ہوگئے انہوں نے تیسری اذان کا حکم دیا وہ زوراء پر
دی گئی پہر یہی حکم رہا ف زوراء ایک گہر کا نام ہے جو مدینے کے بازار میں تہا۔ تیسری اذان سے مراد یہ ہے کہ تکبیر کو پہلی اذان
مقرر کیا اور امام جب منبر پر بیٹھتا ہے اذان ہوتی ہے اوسکو دوسری اذان اور اوسکی پہلی تیسری اذان ہوئی اگرچہ تیسری اذان
سب سے پہلے ہوتی ہے۔ دوسری روایت میں ہے کان یؤذن بین یدی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا جلس علی
المنبر یوم الجمعۃ علی باب المسجد وابی بکر وعمر ثم ساق نحو حدیث یونس یعنی اذان ہوتی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
سامنے جب آپ منبر پر بیٹھتے جمعے کے روز مسجد کے دروازے پر پہر ابوبکر کے سامنے پہر عمر کے سامنے پہر ایسا ہی بیان کیا اخیر تک تیسری
روایت میں ہے لم یکن لرسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الا مؤذن واحد بلال ثم ذکر معناہ یعنی رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کا کوئی مؤذن نہ تہا سوا بلال کے **باب الامام یکلم الرجل فی خطبتہ** امام کو خطبے میں بات کرنا
درست ہے عن جابر قال لما استوی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یوم الجمعۃ قال اجلسوا فسمع ذلک
ابن مسعود فجلس علی باب المسجد فراٰہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فقال تعال یا عبد اللہ بن مسعود ترجمہ جابر سے روایت
ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے جمعے کے روز آپ نے لوگوں سے فرمایا بیٹھ جاؤ (عبد اللہ بن مسعود رض اوس وقت مسجد کے
دروازے پر تھے) یہ سنکر مسجد کے دروازے پاس بیٹھ گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو دیکھا تو فرمایا ادہر آؤ عبد اللہ بن مسعود
ف آپنے عبد اللہ بن مسعود کا دور بیٹھنا گوارا نکیا اور خطبے میں بات کیکر اونکو اپنے پاس بلایا اس حدیث سے بڑی فضیلت عبد اللہ بن
مسعود رض کی ثابت ہوئی **باب الجلوس اذا صعد المنبر** پہلے امام منبر پر جا کر بیٹھے عن ابن عمر قال کان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم یخطب خطبتین کان یجلس اذا صعد المنبر حتی یفرغ اراہ المؤذن ثم یقوم
فیخطب ثم یجلس فلا یتکلم ثم یقوم فیخطب ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو خطبے پڑہتے تہے پہلے منبر پر
بیٹھتے یہانتک کہ مؤذن اذان سے فارغ ہوتا پہر کہڑے ہو کر خطبہ پڑہتے پہر بیٹھتے کسی سے بات نکرتے پہر کہڑے ہوتے اور خطبہ پڑہتے
باب الخطبۃ قائما کہڑے ہو کر خطبہ پڑہنے کا بیان عن جابر بن سمرۃ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کان یخطب قائما
ثم یجلس ثم یقوم فیخطب قائما فمن حدثک انہ کان ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہڑے
ہو کر خطبہ پڑہتے پہر بیٹھ جاتے پہر کہڑے ہو کر خطبہ پڑہتے جو تجہ سے کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر خطبہ پڑہتے تو وہ جہوٹا ہے قسم خدا کی
میں نے اونکے ساتھ دو ہزار نمازوں سے زیادہ پڑہیں ہیں ف اون میں پچاس جمعے بھی پڑھے ہوں گے۔ یہ مراد نہیں ہے کہ دو ہزار جمعے سے
زیادہ اونکے ساتھ پڑہے ہیں کیونکہ دو ہزار جمعے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے آپ کے وفات تک بہی نہیں ہوتے عن جابر بن سمرۃ
قال کان لرسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خطبتان یجلس بینہما یقرأ القرآن ویذکر الناس ترجمہ جابر بن سمرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو خطبے پڑہتے تہے اون کے بیچ میں بیٹھتے تہے اور خطبوں میں قرآن پڑہتے تہے لوگوں کو نصیحت

کرتے تھے عن جابر بن سمرة قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يخطب قائما ثم يقعد قعدة لا يتكلم وساق الحديث

ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ خطبہ پڑھتے تھے کھڑے ہوکر پھر بیٹھتے تھے تھوڑی دیر کسی

سے بات نکرتے تھے باب الرجل يخطب على قوس کمان پر ٹیکا دیکے خطبہ پڑھنا عن شعيب بن رزيق

الطائفي قال جلست الى رجل له صحبة من رسول الله صلى الله عليه وسلم يقال له الحكم بن حزن

الكلفي فانشأ يحدثنا قال وفدت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم سابع سبعة او تاسع تسعة فدخلنا عليه

فقلنا يا رسول الله زرناك فادع الله لنا بخير فامر بنا او امر لنا بشيء من التمر والشأن اذ ذاك دون فاقمنا بها

اياما شهدنا فيها الجمعة مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فقام متوكئا على عصا او قوس فحمد الله واثنى عليه

كلمات خفيفات طيبات مباركات ثم قال ايها الناس انكم لن تطيقوا او لن تفعلوا كل ما امرتم به ولكن سددوا وابشروا

سمعت ابا داود قال ثبتني في شيء منه بعض اصحابنا ترجمہ شعیب بن رزیق طائفی سے روایت ہے میں ایک شخص کے پاس بیٹھا،

جو صحبت میں تہا رسول اللہ صلعم کے وہ ہم سے حدیث بیان کرنے لگا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا ہم سات آدمی

تھے یا نو آدمی جب آپ سے ملے تو کہا یا رسول اللہ ہمنے آپکی زیارت کی آپ ہمارے واسطے بہتری کی دعا کیجیے آپنے کچھ کہجوریں ہمکو دلوائیں

اور اوسوقت میں مسلمانوں کا حال تکلیف کا تہا پھر ہم چند روز مدینے میں رہے جمعہ ہمنے رسول اللہ صلعم کے ساتھ پڑھا آپ ایک

عصا یا کمان پر ٹیکا دیکر کھڑے ہوئے اور اللہ جل جلالہ کی تعریف کی اور ثنا بیان کی چند کلموں سے جو نہایت ہلکے اور

پاکیزہ اور مبارک تھے پھر فرمایا اے لوگو تمکو ہرگز طاقت نہیں ہر حکم کو بجا لانے کی لیکن مضبوط رہو اور خوشخبری سنا دو ف

یعنی اگر کسی حکم میں قصور ہو جاوے تو اللہ جل جلالہ کی رحمت سے مایوس نہو آیندہ سے بجا لانے کی سعی اختیار کرو اور اوس کی رحمت اور

فضل پر بھروسا رکھو خوش ہو عن ابن مسعود ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا تشهد قال الحمد لله نستعينه

نستغفره ونعوذ بالله من شرور انفسنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلل فلا هادي

له واشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله ارسله بالحق بشيرا و

نذيرا بين يدي الساعة من يطع الله ورسوله فقد رشد ومن يعصهما ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلعم جب خطبہ

پڑھتے تو یہ کہتے الحمد لله نحمده ونستعينه الخ سب تعریف ہے اللہ کو اوسی سے ہم مدد مانگتے ہیں اوسی سے مغفرت چاہتے ہیں پناہ مانگتے ہیں

ہم اپنے نفس کی برائیوں سے جسکو اللہ ہدایت کرے اوسکو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جس کو وہ گمراہ کرے اوسکو کوئی ہدایت

نہیں کر سکتا اور میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کوئی سچا معبود نہیں سوا خدا کے اور گواہی دیتا ہوں میں اس بات کی کہ محمد

صلی اللہ علیہ وسلم اوس کے بندے اور رسول ہیں اللہ نے اونکو سچا پیغمبر کرکے بھیجا خوشی سناتے ہیں اور ڈراتے ہیں قیامت

آنے سے پہلے جو اللہ اور اوسکے رسول کی اطاعت کرے وہ سیدھی راہ پر ہے اور جو اون کی نافرمانی کرے وہ اپنی جان کو نقصان دیگا

اللہ کو کچھ نقصان نہ پہونچا سکیگا دوسری روایت میں بعد ومن يعصهما فقد غوى ونسأل الله ربنا ان يجعلنا ممن يطيعه

ملاحظہ: لانه لا يضل ولا يهتدي الا بفضل الله تعالى ١٢

ويطع رسوله ويتبع رضوانه ويجتنب سخطه فانما نحن به وله **ترجمہ** جو اللہ اور اوسکی رسول کی فرمانے
کرے وہ گمراہ ہو گیا ہم اللہ سے جو ہمارا رب ہے یہ چاہتے ہیں کہ ہمکو اطاعت کرنیوالوں میں سے بناوے اور اپنے رسول کی اطاعت کرنیوالوں
میں سے اور اوسکی رضامندی چاہنے والوں میں سے اور اوسکے غصہ سے پرہیز کرنیوالوں میں سے کیونکہ ہم اوسی کے سبب سے پیدا
ہوئے اور اوسیکے ہیں **عن** عدی بن حاتم ان خطیبا خطب عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال من یطع اللہ ورسوله
ومن یعصهما فقال قم او اذهب بئس الخطیب **ترجمہ** عدی بن حاتم سے روایت ہے ایک شخص نے خطبہ پڑھا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے سامنے اور یوں کہا من یطع اللہ ورسوله ومن یعصهما آپ نے فرمایا جا ہاں کا برا خطیب ہے **ف** اوس نے مطیع اور
عاصی کو ایک ساتھ کر دیا اور ہر ایک کا حکم علیحدہ بیان نہیں کیا **عن** بنت الحارث بن النعمان قالت ما حفظت ق الا من
فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب بها کل جمعة قالت وکان تنور رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم و
تنورنا واحدا **ترجمہ** ام ہشام بنت الحارث بن النعمان سے روایت ہے میں نے سورہ ق نہیں یاد کی مگر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی منہ سے سنتے سنتے آپ ہر جمعہ کو اوسکو خطبہ میں پڑھا کرتے۔ ام ہشام نے کہا ہمارا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
ایک تنور تھا **عن** جابر بن سمرة قال کانت صلوة رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قصدا وخطبته قصدا یقرا
آیات من القرآن ویذکر الناس **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز بھی میانہ تھی اور
خطبہ بھی میانہ تھا (نہ بڑا نہ چھوٹا) چند آیتیں قرآن کے خطبہ میں پڑھتے تھے اور لوگوں کو نصیحت کرتے تھے **عن** عمرة
عن اختها قالت ما اخذت ق الا من فی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم کان یقرا بها فی کل جمعة **ترجمہ**
عمرہ بنت عبد الرحمن نے سنا اپنی بہن (ام ہشام بنت الحارث بن النعمان سے) میں نے سورہ ق کو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے منہ سے سنکر یاد کیا آپ ہر جمعہ میں اوسکو پڑھا کرتے تھے **باب** رفع الیدین علی المنبر
دونوں ہاتھ اٹھانا خطبہ میں برا ہے **ف** دعا کیواسطے ہو یا بسبیل عادت جیسے اخطبوں کے ہوتی ہے **عن** حصین بن عبد
الرحمن قال رای عمارة ابن رؤیبة بشر بن مروان وهو یدعو فی یوم جمعة فقال عمارة قبح اللہ
هاتین الیدین قال زائدة قال حصین حدثنی عمارة قال لقد رایت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم
وهو علی المنبر ما یزید علی هذه یعنی السبابة التی تلی الابهام **ترجمہ** حصین بن عبد الرحمن سے روایت
ہے عمارہ بن رؤیبہ نے بشر بن مروان کو دیکھا دعا مانگتے ہوئے جمعہ کے روز عمارہ نے کہا برا کرے اللہ ان دونوں ہاتھوں کو میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ فقط کلمے کی انگلی سے اشارہ کرتے **ف** تشہد کیوقت یا خطاب کیوقت **عن**
سهل بن سعد قال ما رایت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم شاهرا یدیه قط یدعو علی منبره ولا غیره
ولکن رایته یقول هکذا واشار بالسبابة وعقد الوسطی بالابهام **ترجمہ** سہل بن سعد سے روایت ہے میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی دونوں ہاتھ اوٹھا کر دعا مانگتے نہیں دیکھا نہ منبر پر نہ غیر منبر پر بلکہ آپ کلمے کی انگلی سے اشارہ

کرتے اور بیچ کی انگلی اور انگوٹھی سے حلقہ کرلیتے **ف** ان دونو حدیثون سے خطبے مین ہاتھ اوٹھا کر دعا مانگنے کی اصلیت ثابت
ہوئی اگرچہ استسقا اور غیر استسقا مین بعض مقامون مین آپ سے دونو ہاتھ اوٹھا کر دعا مانگنا ثابت ہے جیسا استسقا کے باب مین
گزرا **باب** اقصار الخطب خطبہ چھوٹا پڑہنے کا بیان **عن** عمار بن یاسر امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
باقصار الخطب **ترجمہ** عمار بن یاسر سے روایت ہے حکم دیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوٹا خطبہ پڑہنے کا **ف**
مسلم نے روایت کیا عمار سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز لمبی پڑہنا اور خطبہ چھوٹا پڑہنا علامت ہے دانائی
کی تو لمبا کرو نماز کو اور کوتاہ کرو خطبے کو - افسوس ہے اس زمانے مین جاہلون نے یہہ اختیار کیا ہے کہ خطبے لمبے لمبے
پڑہتے ہین اور نماز کوتاہ جلدی سے پڑہ لیتے ہین **عن** جابر بن سمرة السوائی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لا یطیل الموعظة یوم الجمعة انما هن کلمات یسیرات **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم خطبے کو طول نہین دیتے تہے جمعہ کے دن چند کلمے کہدیتے تہے **باب** الدنو من الامام عند الموعظة خطبے کے وقت امام کے
ساتھ نزدیک بیٹھنے کا بیان **عن** سمرة بن جندب ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال احضروا الذکر وادنوا من الامام
فان الرجل لا یزال یتباعد حتی یؤخر فی الجنة وان دخلها **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا حاضر ہو خطبے مین اور نزدیک رہو امام سے کیونکہ آدمی ہمیشہ دور رہتے رہتے جنت جاتے وقت بھی دور رہے گا اگرچہ
جنت مین جاویگا (پر سب کے بعد جاویگا کیونکہ دنیا مین بھی وہ سب کے پیچھے رہتا تہا) **باب** الامام یقطع الخطبة للامر
یحدث اگر کوئی حادثہ ہو تو امام خطبہ موقوف کر سکتا ہے **عن** بریدة قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فاقبل الحسن والحسین رضی اللہ عنہما علیہما قمیصان احمران یعثران ویقومان فنزل فاخذهما فصعد بهما ثم
قال صدق اللہ انما اموالکم واولادکم فتنة رأیت هذین فلم اصبر ثم اخذ فی الخطبة **ترجمہ** بریدہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑہ رہے تہے اتنے مین امام حسن اور امام حسین علیہما السلام آئے دو کرتے سرخ پہنے تھے گرتے
پڑتے (بچپنے کی وجہ سے) رسول اللہ صلعم منبر پر سے اترے اور اونکو گود مین اوٹھا لیا پھر منبر پر چڑہ گئے بعد اوسکے فرمایا سچ ارشاد
کیا اللہ جل جلالہ نے تمہارے مال اور اولاد آزمایش ہین مین نے ان دونو کو دیکھا تو مین صبر نہ کر سکا پھر آپ نے خطبہ شروع کیا **باب**
الاحتباء والامام یخطب امام جس وقت خطبہ پڑہتا ہو گوٹ مار کر نہ بیٹھے **ف** وہ نشست یہ ہے کہ دونو پانون کو کھڑا
کر کے پیٹ سے باندہ لیوے یا ہاتھون سے حلقہ دے لیوے - اس سے منع فرمایا کیونکہ اکثر اوس نشست مین نیند آجاتی ہے وضو ٹوٹ
جاتا ہے خبر نہین ہوتی **عن** معاذ بن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نهی عن الحبوة یوم الجمعة والامام
یخطب **ترجمہ** معاذ بن انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا گوٹ مار کر بیٹھنے سے جمعے کے روز جب امام
خطبہ پڑہتا ہو **عن** یعلی بن شداد بن اوس قال شهدت مع معاویة بیت المقدس فجمع بنا فنظرت فاذا جل
من فی المسجد اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرایتهم محتبین والامام یخطب **ترجمہ** یعلی بن شداد سے روایت ہے

مین معاویہ کیساتھ بیت المقدس مین آیا انہون نے جمعہ پڑہا مین نے دیکہا تو اکثر لوگ مسجد مین رسول اللہ کے اصحاب مین سے تہے مین نے اونکو گوٹ مار کر بیٹہے ہوے جب امام خطبہ پڑہ رہا تہا۔ کہا ابو داود نے ابن عمر بہی ایسے ہی بیٹہتے تہے خطبے کیوقت اور انس بن مالک اور شریح اور صعصعہ بن صوحان اور سعید بن المسیب اور ابراہیم نخعی اور مکحول اور اسمٰعیل بن محمد بن سعد اور نعیم بن سلامہ نے کہا اس مین کچہہ قباحت نہین اور مجہے نہین پہونچا کسینے مکروہ جانا ہو اوسکو مگر عبادہ بن نسی نے **باب الکلام والامام یخطب** خطبے کیوقت بات کرنیکی ممانعت **عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قلت انصت والامام یخطب فقد لغوت** ترجمہ ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو کہے چپ رہ اور امام خطبہ پڑہتا ہو تو تو نے لغو کام کیا۔ ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب سے خطبہ شروع ہو کلام نہ کرنا چاہیے بعضون کے نزدیک جب سے امام نکلے **عن عبد اللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یحضر الجمعۃ ثلثۃ نفر رجل حضرھا بلغو وھو حظہ منہا ورجل حضرھا یدعو فھو رجل دعا اللہ عز وجل ان شاء اعطاہ وان شاء منعہ ورجل حضرھا بانصات وسکوت لم یتخط رقبۃ مسلم ولم یؤذ احدا فھی کفارۃ الی الجمعۃ التی تلیھا وزیادۃ ثلثۃ ایام وذلک بان اللہ عز وجل یقول من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالھا** ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعے مین تین طرح کے آدمی آتے ہین ایک تو وہ شخص جو وہان آنکر بیہودہ بات کرے اوسکا حصہ یہی ہے (یعنی اوسکو کچہہ ثواب نہین) دوسرا وہ جو وہان آنکر دعا کرے تو اب اللہ جل جلالہ کو اختیار ہے اوس کی دعا قبول کرے یا نہ کرے۔ تیسرا وہ شخص جو وہان آنکر چپکا ہو نہ لوگون کی گردن پہاندے نہ کسیکو تکلیف دیوے اوسکے گناہ دوسرے جمعہ تک بلکہ تین دن زیادہ تک بخشے جاوینگے کیونکہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے جو ایک نیکی کریگا اوس کو دس گنا ثواب ملیگا **باب استیذان المحدث للامام** جسکا وضو ٹوٹ جاوے وہ امام سے کیونکر خبر کرکے جاوے **عن عائشۃ قالت قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا احدث احدکم فی صلوتہ فلیاخذ بانفہ ثم لینصرف** ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کسیکا وضو ٹوٹ جاوے تو وہ اپنی ناک پکڑکر چلا جاوے ف اس سے امام سمجہ جاوے کہ اوسکا وضو ٹوٹ گیا اور لوگون کو معلوم ہو کہ اوس کی نکسیر پہوٹ گئی شرم کی بات چہپانا بہتر ہے **باب اذا دخل الرجل والامام یخطب** امام خطبہ پڑہ رہا ہو اوسوقت کوئی آدمی تو نفل پڑہے یا نہ پڑہے ف شافعی اور احمد اور ایکجماعت محدثین کے نزدیک اگر امام خطبہ پڑہ رہا ہو اور کوئی شخص آوے تو دو رکعت تحیۃ المسجد پڑہ کر بیٹہے اور ابو حنیفہ اور مالک اور سفیان ثوری اور ایکجماعت صحابہ کے نزدیک خطبے کیوقت نماز پڑہنا نہ چاہیے بلکہ چپ بیٹہ کر خطبہ سننا چاہیے **عن جابر ان رجلا جاء یوم الجمعۃ والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب فقال اصلیت یا فلان قال لا قال قم فارکع** ترجمہ جابر سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جمعے کو اور آپ خطبہ پڑہ رہے تہے آپ نے فرمایا تو نے نماز پڑہی وہ بولا نہین آپ نے فرمایا اوٹھ پڑہ لے ف دو رکعتین **عن جابر وابی ھریرۃ قالا جاء سلیک الغطفانی ورسول اللہ**

صلی اللہ علیہ وسلم یخطب فقال لہ اصلیت شیئا قال لا قال صل رکعتین تجوز فیہما ترجمہ جابر اور ابوہریرہ سے روایت ہے سلیک غطفانی آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے آپ نے پوچھا تو نے نماز پڑھی (تحیۃ المسجد) وہ بولا نہیں آپ نے فرمایا اوٹھ دو رکعتیں پڑھ لے ہلکی دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے ثم اقبل علی الناس قال اذا جاء احدکم والامام یخطب فلیصل رکعتین یتجوز فیہما ترجمہ پھر آپ لوگوں کیطرف متوجہ ہوئے اور فرمایا جب تم میں سے کوئی آوے اور امام خطبہ پڑھ رہا ہو تو دو رکعتیں پڑھ لے ہلکی ہلکی

باب تخطی رقاب الناس یوم الجمعۃ جمعے کے دن لوگوں کی گردنیں نہ پھاندے

عن ابی الزاہریۃ قال کنا مع عبد اللہ بن بسر صاحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم الجمعۃ فجاء رجل یتخطی رقاب الناس فقال عبد اللہ بن بسر جاء رجل یتخطی رقاب الناس یوم الجمعۃ والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اجلس فقد آذیت ترجمہ ابی زاہریہ سے روایت ہے ہم عبد اللہ بن بسر کے ساتھ جو صحابی تھے بیٹھے ہوئے تھے جمعہ کے روز اتنے میں ایک شخص آیا لوگوں کی گردنیں پھاندتا ہوا عبد اللہ بن بسر نے کہا ایک شخص اسیطرح گردنیں پھاندتا ہوا جمعے کو آیا اور رسول اللہ صلعم خطبہ پڑھ رہے تھے آپ نے فرمایا بیٹھ جا تو نے ایذا دی لوگوں کو

باب الرجل ینعس والامام یخطب امام جب خطبہ پڑھ رہا ہو اور کسی شخص کو اونگھ آوے تو کیا کرے

عن ابن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا نعس احدکم وھو فی المسجد فلیتحول من مجلسہ ذلک الی غیرہ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلعم سے آپ فرماتے تھے جب تم میں سے کوئی اونگھنے لگے مسجد میں تو اوسجگہ سے اوٹھ کر دوسری جگہ بیٹھے

باب الامام یتکلم بعد ما ینزل من المنبر امام خطبہ پڑھ کر جب منبر سے اوترے تو بات کر سکتا ہے

عن انس قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینزل من المنبر فیعرض لہ الرجل فی الحاجۃ فیقوم معہ حتی یقضی حاجتہ ثم یقوم فیصلی ترجمہ انس سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ منبر پر سے (خطبہ پڑھ کر) اوترتے پھر کوئی شخص اپنا کام آپ سے بیان کرتا آپ وہیں (باتیں کرتے ہوئے) کھڑے رہتے یہانتک کہ اوسکا مطلب پورا ہو جاتا پھر کھڑے ہوتے نماز کیلیے

باب من ادرک من الجمعۃ رکعۃ جو شخص جمعے کی ایک رکعت پاوے اوس نے جمعہ پایا

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ادرک رکعۃ من الصلوۃ فقد ادرک الصلوۃ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز کی ایک رکعت پاوے اوس نے وہ نماز پالی ف اگر ایک رکعت سے کم پاوے تو چار رکعتیں ہی ظہر کی سی یہی قول ہے مالک اور شافعی اور ثوری کا اور ابو حنیفہ کے نزدیک دو ہی رکعتیں پڑھے اگرچہ تشہد یا سہو کے سجدے ہی میں ملے لیکن مذہب مالک اور شافعی کا قوی ہے اور اوسی کے قائل ہیں ابن مسعود اور ابن عمر اور انس اور لیث اور امام احمد رضی اللہ عنہم اور یہی قول حضرت علی رض کا ہے

باب ما یقرأ فی الجمعۃ جمعے میں کونسی سورتیں پڑھے

عن النعمان بن بشیر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقرأ فی العیدین ویوم الجمعۃ بسبح اسم ربک الاعلی وھل اتاک حدیث الغاشیۃ قال وربما اجتمعا فی یوم واحد فقرأ بہما ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین اور جمعہ میں سبح اسم ربک الاعلی

اور ھل اتاک حدیث الغاشیۃ پڑھتے تھے۔ اور جب عید اور جمعہ ایک ہی دن آتے تو انہی دونوں سورتوں کو دونوں نمازوں میں پڑھتے
عن الضحاک بن قیس سال النعمان بن بشیر ماذا کان یقرأ بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الجمعۃ علی اثر سورۃ
الجمعۃ فقال کان یقرأ بھل اتاک حدیث الغاشیۃ ترجمہ ضحاک بن قیس سے روایت ہے انہوں نے نعمان بن بشیر سے
پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعے کے دن سورہ جمعہ پڑھکر پھر کون سی سورت پڑھتے تھے انہوں نے کہا ھل اتاک حدیث الغاشیۃ
پڑھتے تھے عن ابن ابی رافع قال صلی بنا ابو ہریرۃ یوم الجمعۃ فقرأ بسورۃ الجمعۃ وفی الرکعۃ الآخرۃ اذا جاءک
المنافقون قال فادرکت ابا ہریرۃ حین انصرف فقلت لہ انک قرأت بسورتین کان علی یقرأ بہما بالکوفۃ قال
ابو ہریرۃ فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ بہما یوم الجمعۃ ترجمہ ابن ابی رافع سے روایت
ہے کہ ابوہریرہ نے نماز پڑھائی جمعے کے دن تو سورہ جمعہ پڑھی اور دوسری رکعت میں اذا جاءک المنافقون پڑھا ابن ابی رافع نے کہا
میں ابوہریرہ سے ملا جب نماز سے فارغ ہوئے اور میں نے کہا تم نے وہ دو سورتیں پڑھیں جو حضرت علی کوفے میں پڑھتے تھے ابوہریرہ نے
کہا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ان سورتوں کو جمعے میں پڑھتے ہوئے عن سمرۃ بن جندب ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کان یقرأ فی صلاۃ الجمعۃ بسبح اسم ربک الاعلی وھل اتاک حدیث الغاشیۃ ترجمہ سمرہ بن
جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعے کے نماز میں سبح اسم ربک الاعلی اور ھل اتاک حدیث الغاشیۃ پڑھتے تھے باب
الرجل یاتم بالامام وبینہما جدار اگر مقتدی اور امام کے بیچ میں دیوار ہو تو اقتدا درست ہے عن عائشۃ قالت صلی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجرتہ والناس یأتمون بہ من وراء الحجرۃ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے حجرے کے اندر نماز پڑھی اور لوگوں نے اقتدا کی حجرے سے پیچھے باب الصلوۃ بعد الجمعۃ بعد جمعے کی نماز پڑھنے
کا بیان عن نافع ان ابن عمر رای رجلا یصلی رکعتین یوم الجمعۃ فی مقامہ فدفعہ وقال اتصلی الجمعۃ
اربعا وکان عبد اللہ یصلی یوم الجمعۃ رکعتین فی بیتہ ویقول ھکذا فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ترجمہ نافع سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر نے ایک شخص کو جمعے کے بعد دو رکعتیں پڑھتے دیکھا اوسی مقام میں جہاں جمعہ پڑھا تھا انہوں نے
اوسکو دھکیل دیا اور کہا تو جمعے کی چار رکعتیں پڑھتا ہے۔ اور عبد اللہ بن عمر بعد جمعے کے دو رکعتیں اپنے گھر میں پڑھا کرتے تھے اور کہتے تھے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا ہے عن نافع قال کان ابن عمر یطیل الصلاۃ قبل الجمعۃ ویصلی بعدھا رکعتین
فی بیتہ ویحدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یفعل ذلک ترجمہ نافع سے روایت ہے ابن عمر جمعے کے پہلے بہت
دیر تک نماز پڑھتے اور بعد جمعے کے دو رکعتیں پڑھتے تھے اپنے گھر میں اور کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے عن
عطاء بن ابی الخوار ان نافع بن جبیر ارسلہ الی السائب بن یزید ابن اخت نمر یسالہ عن شیء رآہ منہ معاویۃ
فی الصلاۃ فقال صلیت معہ الجمعۃ فی المقصورۃ فلما سلم قمت فی مقامی فصلیت فلما دخل ارسل الی فقال
لا تعد لما صنعت اذا صلیت الجمعۃ فلا تصلہا بصلاۃ حتی تکلم او تخرج فان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

امر بذلك ان لا توصل صلوٰة بصلاة حتى يتكلم او يخرج ترجمہ عطاء بن ابی الخوار سے روایت ہی نافع بن جبیر نے
اونکو بہیجا سائب بن یزید پاس ایک بات پوچہنے کو جو معاویہ بن ابی سفیان نی دیکہا تہا اونکو کرتے ہوئی نماز مین سائب نے کہا
مین نے معاویہ کے ساتہہ نماز پڑہی مسجد کے محراب مین جب مین نی سلام پہیرا تو اوٹہکر اوسیجاگہہ پہر نماز پڑہنے لگا جب وہ گہر مین آئے
تو ایک آدمی کو میری پاس بہیجا اور کہا پہر ایسا مت کرنا جب تو جمعہ پڑہ لیوی پہر اوسکے ساتہہ دوسری نماز نہ پڑہ جبتک تو بات نہ کری
یا وہان سے نکل نہ جاوی کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا اس بات کا کوئی نماز دوسری نماز سے ملائی نہ جاوی جبتک
تو بات نہ کری یا نکل نہ جاوی ف یعنی جمعہ کے فرض پڑہ کر مسجد سے چلا آوے اور گہر مین آکر سنتین ادا کری یہہ تو کفایت اچہا
ہے اگر مسجد ہی مین ادا کری تو جہان فرض پڑہی ہو وہان سے اوٹہکر دوسری جگہہ مین جاکر سنتین پڑہے یا بیچ مین کسی بات
کرے عن ابن عمر انہ کان اذا کان بمکۃ فصلی الجمعۃ تقدم فصلی رکعتین ثم تقدم فصلی اربعًا واذا کان بالمدینۃ
صلی الجمعۃ ثم رجع الی بیتہ فصلی رکعتین ولم یصل فی المسجد فقیل لہ فقال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یفعل ذلک ترجمہ عبداللہ بن عمر جب مکے مین ہوتی تو جمعہ پڑہ کر آگے کو بڑہتے (تاکہ جگہہ بدل جاوی) پہر دو رکعتین پڑہتے پہر آگے
کو بڑہتے اور چار رکعتین پڑہتے اور جب مدینہ مین ہوتی جمعہ پڑہ کر اپنے گہر مین چلے آتی اور دو رکعتین پڑہتے گہر مین مسجد مین نہ
پڑہتے لوگون نی اسکی وجہ پوچہی اونہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کرتی تہے عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من کان مصلیا بعد الجمعۃ فلیصل اربعا وتم حدیثہ وقال ابن یونس اذا صلیتم الجمعۃ فصلوا بعدہا
اربعًا قال فقال لی ابی یا بنی فان صلیت فی المسجد رکعتین ثم اتیت المنزل او البیت فصل رکعتین ترجمہ
ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص بعد جمعہ کی نماز پڑہنا چاہے تو چار رکعتین پڑہے ابن یونس کے
روایت مین یہہ ہے جب تم جمعہ پڑہ چکو اوسکے بعد چار رکعتین پڑہو۔ میری باپ نی مجہہ سے کہا بیٹا اگر تو مسجد مین پڑہے دو رکعتین
پہر گہر مین آوے تو دو رکعتین اور پڑہ عن ابن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی بعد الجمعۃ رکعتین
فی بیتہ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے بعد دو رکعتین پڑہتے تہے اپنے گہر مین عن ابن
جریج اخبرنی عطاء انہ رای ابن عمر یصلی بعد الجمعۃ فینماز عن مصلاہ الذی صلی فیہ الجمعۃ قلیلا
غیر کثیر قال فیرکع رکعتین قال ثم یمشی انفس من ذلک فیرکع اربع رکعات قلت لعطاء کم رأیت ابن عمر یصنع
ذلک قال مرارا ترجمہ ابن جریج سے روایت ہے مجہہ خبر دی عطا نے اونہون نی ابن عمر کو دیکہا جمعہ پڑہ کر اوسجگہہ سے تہوڑا
سا سرک جاتی دو رکعتین پڑہتے پہر دور چلے جاتی اور چار رکعتین پڑہتے مین نے عطا سے کہا تم نی کئی بار ابن عمر کو یہہ کرتی دیکہا
اونہون نی کہا کئی بار دیکہا ف احادیث سے جمعہ کے بعد دو رکعتین اور چار رکعتین اور چہہ رکعتین ثابت ہین۔ ہماری مشائخ
کی نزدیک مختار یہہ ہے کہ اگر مسجد مین پڑہی تو چار رکعتین پڑہے اور جو گہر مین پڑہے تو دو رکعتین پڑہے

باب صلوٰۃ العیدین

عیدین کی نماز کا بیان عن انس قال قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ ولہم یومان یلعبون فیہما فقال ما ہذان

الیومان قالوا کنا نلعب فیھما فی الجاھلیۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ قد ابدلکم بھما خیرا
منھما یوم الاضحی و یوم الفطر ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے میں تشریف لائے اور دو دن
لوگونکے دو دن کھیل کود کے لیے مقرر تھے آپ نے پوچھا یہ دو دن کیسے ہیں انہوں نے کہا ہم جاہلیت کے زمانہ میں ان دنوں میں
کھیل کود کرتے تھے آپنے فرمایا اللہ جل جلالہ نے تمہیں ان دنوں کے بدلے میں وہ دو دن عنایت فرمائے جو ان سے بہتر ہیں
ایک یوم الفطر دوسرے یوم الاضحی **باب** وقت الخروج الی العید عید کی نماز کا وقت **عن** یزید بن خمیر الرحبی
قال خرج عبد اللہ بن بسر صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع الناس فی یوم عید فطر او اضحی فانکر
ابطاء الامام فقال انا کنا قد فرغنا ساعتنا ھذہ و ذلک حین التسبیح ترجمہ یزید بن خمیر رحبی سے روایت
ہے عبد اللہ بن بسر جو صحابی تھے لوگوں کے ساتھ عید فطر یا عید اضحی میں نکلے انہوں نے برا کہا امام کے دیر کرنیکو اور کہا ہم تو
اسوقت فارغ ہو جاتے تھے یعنی اشراق کیوقت عید کی نماز سے **باب** خروج النساء فی العید عورتوں کا عید کے لیے
جانا **عن** ام عطیۃ قالت امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نخرج ذوات الخدور یوم العید قیل فالحیض
قال لیشھدن الخیر و دعوۃ المسلمین قال فقالت امراۃ یا رسول اللہ لم یکن لاحداھن ثوب کیف تصنع
قال تلبسھا صاحبتھا طائفۃ من ثوبھا ترجمہ ام عطیہ سے روایت ہے ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا مستورات
کے نکالنے کا عید کے روز آپ سے پوچھا گیا حائضہ عورتوں کو بھی نکالیں آپنے فرمایا انکو آنا چاہیے بھتری کی جگہہ میں اور مسلمانوں
کی دعا میں شریک ہونا چاہیے - دوسری روایت میں ہے والحیض یکن خلف الناس فیکبرن مع الناس حائضہ عورتیں
لوگونکے پیچھے رہتی تھیں اور تکبیر کہتی تھیں لوگونکے ساتھ **ف** مسلم کی روایت میں ہے کہ آپ نے کنواریوں کو بھی نکالنے کا عید
میں حکم فرمایا - ان حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ عیدین کیواسطے عورتوں کو بھی نکالنا مسنون ہے اور یہی قول ہے ابوبکر اور
علی اور ابن عمر کا اور ایک جماعت سلف کا **عن** ام عطیۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما قدم المدینۃ جمع نساء
الانصار فی بیت فارسل الینا عمر بن الخطاب فقام علی الباب فسلم علینا فرددنا علیہ السلام ثم قال انا رسول رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم الیکن وامرنا بالعیدین ان نخرج فیھما الحیض والعتق ولا جمعۃ علینا ونھانا عن اتباع
الجنائز ترجمہ ام عطیہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ میں تشریف لائے آپ نے انصار کی عورتوں کو
ایک گھر میں جمع کیا اور عمر بن الخطاب کو انکے پاس بھیجا وہ دروازے پر کھڑے ہوئے اور عورتوں کو سلام کیا انہوں نے جواب دیا
بعد اسکے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھیجا ہوا تمہارے پاس آیا ہوں اور حکم کیا ہمکو عیدین میں حائضہ عورتوں اور
کنواری عورتوں کے نکالنے کا اور جمعہ ہم پر نہیں ہے اور منع کیا ہمکو جنازوں کے ساتھ جانے سے **ف** اسواسطے کہ عورتیں بے صبر ہوتے
ہیں جنازے کے ساتھ جاوینگی تو روینگی پیٹینگی بری الفاظ زبان سے نکالینگے اور دونکو بھی پریشان کرینگے **باب**
الخطبۃ یوم العید عید کے دن خطبہ پڑھنے کا بیان **عن** ابی سعید الخدری قال اخرج مروان المنبر فی یوم عید

فبدأ بالخطبة قبل الصلاة فقام رجل فقال يا مروان خالفت السنة اخرجت المنبر في يوم عيد ولم

يكن يخرج فيه وبدأت بالخطبة قبل الصلاة فقال ابو سعيد الخدري من هذا قالوا فلان بن فلان

فقال اما هذا فقد قضى ما عليه سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من رأى منكرا فاستطاع

ان يغيره بيده فليغيره بيده فان لم يستطع فبلسانه فان لم يستطع فبقلبه وذلك اضعف الايمان

ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہے مروان نے منبر نکالا عید کے روز اور خطبہ نماز سے پہلے پڑھا ایک شخص کھڑا ہوا اور بولا اے

مروان تو نے خلاف سنت کیا منبر نکالا عید کے روز حالانکہ کبھی منبر نہیں نکالا جاتا تھا اور خطبہ نماز سے پہلے پڑھا ابو سعید خدری نے

کہا یہ شخص کون ہے لوگوں نے کہا فلاں بیٹا فلاں کا ابو سعید نے کہا اس شخص نے اپنا حق ادا کیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص تم میں سے کوئی کام خلاف شرع کی دیکھے پھر اوسکو ہاتھ سے مٹا سکتا ہو تو ہاتھ سے مٹا دے اگر ہاتھ سے

نہ ہو سکے زبان سے مٹا دے اگر زبان سے نہ ہو سکے دل سے اوسکو برا جانے یہ ادنی درجہ ہے ایمان کا ف یعنی اگر بری بات کے منع کرنے پر

زبان سے بھی قادر نہ ہو تو دل سے اوسکو برا جانے اگر یہ بھی نہیں ہو تو ایمان کا نشان اوس میں نہ رہیگا عن جابر بن عبد اللہ

يقول ان النبي صلى الله عليه وسلم قام يوم الفطر فصلى فبدأ بالصلاة قبل الخطبة ثم خطب الناس فلما فرغ نبي الله

صلى الله عليه وسلم نزل فاتى النساء فذكرهن وهو يتوكأ على يد بلال وبلال باسط ثوبه تلقي النساء

فيه الصدقة قال تلقي المرأة فتخها ويلقين ويلقين وقال ابن بكر فتختها ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت

ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے عید الفطر میں پہلی نماز پڑھی پھر خطبہ شروع کیا جب خطبہ سے فارغ ہوئے تو اوترے اور

عورتوں کو نصیحت کرنے لگے اور بلال کے ہاتھ پر آپ ٹیکا لگائے ہوئے تھے اور بلال اپنا کپڑا پھیلائے ہوئے تھے عورتیں اوس میں صدقہ

ڈالتی تھیں کوئی اپنا چھلا ڈالتی تھی کوئی کچھ ڈالتی تھی عن ابن عباس بمعناه قال فظن انه لم يسمع النساء فمشى

اليهن وبلال معه فوعظهن وامرهن بالصدقة فكانت المرأة تلقي القرط والخاتم في ثوب بلال ترجمہ عبد اللہ

بن عباس سے بھی ایسا ہی مروی ہے اوس میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلعم نے یہ خیال کیا کہ خطبے کی آواز عورتوں کو نہ پہنچی ہوگی آپ اونکی

طرف چلے اور بلال آپکے ساتھ تھے آپ نے اونکو نصیحت کی اور صدقہ کا حکم کیا کوئی عورت اپنی بالی دیتی کوئی انگوٹھی ڈالتی بلال کے

کپڑے میں۔ دوسری روایت میں ہے فجعلت المرأة تعطي القرط والخاتم وجعل بلال يجعله في كسائه قال فقسمه

على فقراء المسلمين ترجمہ کوئی عورت بالی دینے لگی کوئی انگوٹھی بلال انہیں کمل میں رکھتے تھے پھر آپ نے وہ مال مسلمان فقیروں کو

بانٹ دیا باب یخطب علی قوس کمان پر ٹیکا لگا کر خطبہ پڑھنے کا بیان عن البراء ان النبي صلى الله عليه وسلم نول

يوم العيد قوسا فخطب عليه ترجمہ براء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی نے عید کے روز کمان دی آپ نے اوس پر

ٹیکا دیکر خطبہ پڑھا باب ترك الاذان في العيد عیدین میں اذان نہ دینے کا بیان عن عبد الرحمن بن عابس قال سأل

رجل ابن عباس اشهدت العيد مع رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نعم ولولا منزلتي منه ما شهدته

من الشعر فراتی رسول الله صلی الله علیه وسلم العلم الذی عند دار کثیر بن الصلت فصلی ثم خطب ولم یذکر اذانا

ولا اقامة قال ثم امر بالصدقة قال فجعل النساء یشرن الی اذانهن وحلوقهن قال فامر بلالا فاتاهن ثم رجع الی

النبی صلی الله علیه وسلم ترجمہ عبدالرحمن بن عابس سے روایت ہے ایک شخص نے عبداللہ بن عباس سے پوچھا کیا تم نے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عید کی نماز پڑھی انہوں نے کہا ہاں اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس میری قدر و منزلت نہ ہوتی تو

میں آپ کے پاس جا نہ سکتا بوجہ کم سنی کے ف عبداللہ بن عباس اس زمانے میں کمسن لڑکے تھے انکو امام کے پاس کسطرح سے جگہ تھی

اسواسطے لوگوں نے پاس کھڑے ہونے دیا ہوگا ت آپ تشریف لائے اوس نشان کے پاس جو کثیر بن الصلت کے گھر کے پاس تھا پھر آپ نے نماز

پڑھی پھر خطبہ پڑھا پھر صدقے کا حکم دیا عورتیں اپنے کانوں اور گلوں کیطرف اشارہ کرنے لگیں۔ آپ نے بلال کو حکم کیا وہ عورتوں کے پاس گئے

(صدقہ لینے کو) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس صدقہ لیکر چلے گئے عن ابن عباس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم صلی

العید بلا اذان ولا اقامة وابوبکر وعمر وعثمان تقدمهما ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے عید کی نماز پڑھی بغیر اذان اور بغیر اقامت کے اور ابوبکر اور عمر یا عثمان نے بھی اسیطرح پڑھی عن جابر بن سمرة قال

صلیت مع النبی صلی الله علیه وسلم غیر مرة ولا مرتین العیدین بغیر اذان ولا اقامة ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت

ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید کی نماز کچھ ایک دو بار نہیں پڑھی (بلکہ بہت بار پڑھی) دونوں عیدوں کی بغیر اذان اور اقامت کے

باب التکبیر فی العیدین

تکبیرات عیدین کا بیان ف تکبیرات عیدین میں اختلاف ہے اکثر ائمہ جیسے مالک اور احمد اور شافعی

کے نزدیک پہلی رکعت میں سات تکبیریں ہیں اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں لیکن مالک اور احمد کے نزدیک پہلی رکعت میں سات تکبیریں

مع تکبیر تحریمہ کے ہیں اور دوسری میں پانچ سوائے تکبیر قیام کے مگر دونوں رکعتوں میں قرات سے پہلے یہ تکبیریں کہنا چاہئے اور شافعی کے

نزدیک پہلے رکعت میں سات ہیں سوائے تکبیر تحریمہ کی اور دوسری میں پانچ سوائے تکبیر قیام کے اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک تین تکبیریں

پہلی رکعت میں قبل قرات کے سوائے تکبیر تحریمہ کی اور تین تکبیریں دوسری رکعت میں بعد قرات کے سوا تکبیر رکوع کے۔ ہمارے مشائخ اہل

حدیث کے نزدیک مالک اور شافعی اور احمد کا مذہب راجح ہے عن عائشة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یکبر فی الفطر

والاضحی فی الاولی سبع تکبیرات وفی الثانیة خمسا ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر

میں اور عید الاضحی میں پہلی رکعت میں سات تکبیریں کہتے تھے اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں کہتے تھے دوسری روایت میں اتنا

زیادہ ہے سوا رکوع کی تکبیروں کی ف مگر یہ حدیث ضعیف ہے اسکی اسناد میں ابن لہیعہ ہے کہا حاکم نے منفرد ہوا ساتھ اسکے

ابن لہیعہ اور وہ ضعیف ہے عن عبدالله بن عمرو بن العاص قال قال النبی صلی الله علیه وسلم التکبیر فی الفطر سبع فی

الاولی وخمس فی الاخری والقراءة بعدهما کلتیهما ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا عید فطر میں سات تکبیریں ہیں پہلی رکعت میں اور پانچ تکبیریں ہیں دوسری رکعت میں اور قرات دونوں رکعتوں

میں بعد تکبیروں کے ہے ف ترمذی نے نقل کیا ہے بخاری سے کہ یہ حدیث صحیح ہے مگر پھر بھی بخاری کی شرط پر نہیں ہے بلکہ اصحاب

سنن کے شروع میں عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یکبر فی الفطر فی

الاولی سبعًا قبل القراءۃ وفی الآخرۃ خمسًا ثم یقرأ ثم یکبر اربعًا ثم یرکع ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے

روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر میں پہلے رکعت میں سات تکبیریں کہتے پھر قراءت کرتے پھر تکبیر کہتے اور رکوع کرتے

پھر دوسری رکعت کو کھڑے ہوتے پھر چار تکبیریں کہتے پھر قراءت کرتے پھر رکوع کرتے کہا ابو داؤد نے روایت کیا اس حدیث کو

وکیع اور ابن المبارک نے انہوں نے پہلی رکعت میں سات اور دوسری رکعت میں چار تکبیریں کہیں عن ابی عائشۃ

جلیس لابی ہریرۃ ان سعید بن العاص سأل ابا موسی الاشعری وحذیفۃ بن الیمان کیف کان رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم یکبر فی الاضحی والفطر فقال ابو موسی کان یکبر اربعًا تکبیرۃ علی الجنائز فقال حذیفۃ صدق

فقال ابو موسی کذلک کنت اکبر فی البصرۃ حیث کنت علیہم قال ابو عائشۃ وانا حاضر سعید بن العاص

ترجمہ ابو عائشہ سے روایت ہے سعید بن العاص نے ابو موسی اشعری اور حذیفہ بن الیمان سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر

تکبیر کہتے تھے عید الاضحی اور عید الفطر میں ابو موسی نے کہا چار تکبیریں کہتے تھے جتنی جنازے پر کہتے ہیں حذیفہ نے کہا سچ ہے ابو موسی

نے کہا میں اتنی ہی تکبیریں کہا کرتا تھا بصرے میں جب ان پر حاکم تھا کہا ابو عائشہ نے میرے سامنے سعید بن العاص نے پوچھا

ف یہ حدیث ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی دلیل ہے وہ یہ کہتے ہیں کہ چار تکبیروں سے مراد پہلے رکعت میں مع تکبیر تحریمہ کے ہے اور دوسری

رکعت میں مع تکبیر رکوع کے مگر اس حدیث کی اسناد میں عبد الرحمن بن ثوبان ہے اور وہ ضعیف ہے اور ابو عائشہ مجہول ہے اور ابن مسعود

سے بسند صحیح ثابت ہے کہ پہلی رکعت میں پانچ تکبیریں کہے مع تکبیر تحریمہ اور رکوع کے اور دوسری رکعت میں چار تکبیر مع رکوع کے اور

ظاہر ہے کہ یہ امر قیاس سے معلوم نہیں ہو سکتا تو ابن مسعود نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے دیکھا ہوگا واللہ اعلم باب

ما یقرأ فی الاضحی والفطر عید میں کون سی سورتیں پڑھے عن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبۃ بن مسعود ان عمر

بن الخطاب سأل ابا واقد اللیثی ماذا کان یقرأ بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الاضحی والفطر قال کان یقرأ

فیہما بقٓ والقرآن المجید واقتربت الساعۃ وانشق القمر ترجمہ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے

روایت ہے حضرت عمر رضی نے ابو واقد لیثی سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الاضحی اور عید الفطر میں کون سی سورتیں پڑھتے

تھے انہوں نے کہا قٓ والقرآن المجید اور اقتربت الساعۃ وانشق القمر پڑھتے تھے باب الجلوس فی الخطبۃ خطبہ

سننے کے لیے لوگوں کا بیٹھے رہنا عن عبد اللہ بن السائب قال شہدت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العید فلما قضی

الصلوۃ قال انا نخطب فمن احب ان یجلس للخطبۃ فلیجلس ومن احب ان یذہب فلیذہب ترجمہ عبد اللہ بن

السائب سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید میں آیا جب آپ نماز پڑھ چکے آپ نے فرمایا ہم خطبہ پڑھیں گے

جس کا جی چاہے خطبہ سننے کے لیے بیٹھے اور جس کا جی چاہے چلا جاوے باب الخروج الی العید من طریق ویرجع فی طریق

عید کی نماز کو ایک راہ سے جاوے اور دوسری راہ سے آوے عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذ یوم العید

فی طریق ... فی طریق اخس ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کو گئے ایک راستہ سے اور لوٹے
دوسرے راستے سے تا کہ دونون راستے آباد رہین یا دونون مین برکت ہو جاوے یا دونون راستے قیامت مین گواہی دین بخاری نے جابر رضی اللہ عنہ
سے بھی ایسا ہی روایت کیا ہے فقط شکر اللہ جل جلالہ کا تمام ہوا پارہ چھٹا سنن ابو داؤد کا بتیس پارون مین سے اب شروع کرتا ہون پارہ
ساتوان محض اسی کی مدد اور اعانت پر بھروسا کر کے ورنہ مجھکو کہان طاقت ہے اور کہان استعداد جو اتنی بڑی مہم کو سرانجام کرونگا ہو توفیق [illegible]

تم الجزء السادس ویتلوه الجزء السابع ان شاء اللہ تعالی

فہرست ابواب پارہ ہفتم سنن ابو داؤد علیہ الرحمۃ

تمت

الجزء السابع

پارہ ساتواں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب اذا لم یخرج الامام للعید من یومہ یخرج من الغد اگر امام عید کے دن کسی وجہ سے نماز نہ پڑھ سکے تو دوسرے دن پڑھ لیوے

عن ابی عمیر بن انس عن عمومة له من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ان ركبا جاؤا الى النبي صلى الله عليه وسلم يشهدون انهم رأوا الهلال بالامس فامرهم ان يفطروا واذا اصبحوا ان يغدوا الى مصلاهم ترجمہ ابی عمیر بن انس کے چچاؤں سے سنا وہ اصحاب تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ سوار آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور انہوں نے بیان کیا ہم نے چاند دیکھا کل کے روز آپ نے حکم کیا لوگوں کو روزہ کھول ڈالنے کا اور جب صبح ہو تو عیدگاہ کو جانے کا

عن بکر بن مبشر الانصاری قال کنت اغدو مع اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم الى المصلى يوم الفطر ويوم الاضحى فنسلك بطن بطحان حتى ناتي المصلى فنصلي مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم نرجع من بطن بطحان الى بيوتنا ترجمہ بکر بن مبشر الانصاری سے روایت ہے میں صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ساتھ عیدگاہ کو جاتا عید فطر اور عید اضحی کے روز تو بطن بطحان سے ہو کر ہم عیدگاہ کو جاتے وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے پھر اسی بطن بطحان سے ہو کر اپنے گھروں میں آتے **ف** بطن بطحان ایک وادی کا نام ہے مدینے میں۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس رستے سے عیدگاہ کو جاوے اسی رستے سے اگر لوٹ آوے تو کچھ قباحت نہیں ہے

باب الصلوة بعد صلوة العيد وقبلها بعد نماز عید کے نفل نہ پڑھنے کا بیان

عن ابن عباس قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم فطر فصلى ركعتين لم يصل قبلهما ولا بعدهما ثم اتى النساء ومعه بلال فامرهن بالصدقة فجعلت المرأة تلقي خرصها وسخابها ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید فطر کی دن باہر نکلے آپ نے دو رکعتیں پڑھیں نہ اونکے پہلے کوئی نفل پڑھا نہ اون کے بعد پھر آپ عورتوں پاس آئے اور ان کو صدقے کا حکم کیا کوئی اپنے کان کا بالا ڈالنے لگی کوئی گلے کا ہار **ف** ابن الساعاتی نے مجمع میں نقل کیا کہ ایک شخص عیدگاہ میں عید کی نماز سے پہلے نفل پڑھنے لگا حضرت علی نے اوسکو منع کیا وہ شخص بولا اے امیر المومنین میں خوب جانتا ہوں اللہ جل جلالہ نماز پر عذاب نہیں کریگا۔ آپ نے فرمایا میں خوب جانتا ہوں اللہ تعالی کسی فعل پر ثواب نہ دیگا جب تک رسول اللہ صلعم سے اوسکا کرنا ثابت نہ ہو یا آپ نے اوسپر رغبت نہ دلائی ہو تو تیری نماز عبث ہو گی اور عبث حرام ہے شاید اللہ تعالی اس وجہ سے کہ تونے مخالفت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تجھ پر عذاب کرے

باب یصلی بالناس فی المسجد اذا کان یوم مطر جب پانی برستا ہو تو عید کی نماز مسجد میں پڑھ لیوے

عن ابی هريرة انه اصابهم مطر في يوم عيد فصلى بهم النبي صلى الله عليه وسلم صلاة العيد في المسجد ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے ایک بار پانی برسا عید کے روز تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کی نماز مسجد میں پڑھی عیدگاہ میں نہ گئے

صلوٰۃ الاستسقاء

استسقاء کی نماز کا بیان

ف جب پانی نہ برسے تو یہ نماز پڑھی جاوی عن عبداللہ بن زید بن عاصم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج بالناس یستسقی فصلی بھم رکعتین جہر بالقراءۃ فیھما وحول رداءہ ورفع یدیہ فدعا واستسقی واستقبل القبلۃ ترجمہ عبداللہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے لوگوں کے ساتھ پانی مانگنے کو تو دو رکعت آپ نے پڑھائین پکار کر قرارت کی اُنمین اور چادر کو پھیرا ف یعنے اولٹا اسطرح پر کہ اوپر کا رخ نیچے ہو گیا اور نیچے کا اوپر اور داہنا کنارہ بائین طرف ہو گیا اور بایان اپنی طرف ت اور دونو ہاتھ اوٹھائے اور دعا کی اور قبلے کیطرف منہ کیا

عن عباد بن تمیم المازنی انه سمع عمه وکان من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم یستسقی فحول الی الناس ظھرہ یدعو اللہ عز وجل قال سلیمان بن داؤد واستقبل القبلۃ وحول رداءہ ثم صلی رکعتین قال ابن ابی ذئب وقرأ فیھما زاد ابن السرح یرید الجھر ترجمہ عباد بن تمیم المازنی سے روایت ہے اُنہون نے سنا اپنے چچا (عبداللہ بن زید بن عاصم) سے وہ صحابی تھے ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگون کے ساتھ استسقا کے لیے نکلے اور لوگون کیطرف پیٹھ کر کے اللہ جل جلالہ سے دعا کرتے رہے سلیمن کے روایت مین ہے آپ نے منہ کیا قبلے کیطرف پھر دو رکعتین پڑھین دونون مین قرارت کی ابن سرح نے کہا جہر سے عن محمد بن مسلم بھذا الحدیث باسنادہ لم یذکر الصلوۃ وحول رداءہ فجعل عطافہ الایمن علی عاتقه الایسر وجعل عطافه الایسر علی عاتقه الایمن ثم دعا اللہ عز وجل ترجمہ محمد بن مسلم کی روایت مین نماز کا ذکر نہین ہے لیکن چادر پھیرنیکا ذکر ہے آپ کی داہنا کنارہ اوسکا بائین کندھے پر کر لیا اور بایان کنارہ داہنے کندھے پر کر لیا پھر دعا کی اللہ جل جلالہ

عن عبداللہ بن زید قال استسقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ خمیصۃ سوداء فاراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یاخذ باسفلھا فیجعله اعلاھا فلما ثقلت قلبھا علی عاتقه ترجمہ عبداللہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استسقا کے لیے نکلے آپ ایک کپڑا سیاہ اوڑھے ہوئے تھے آپ نے قصد کیا اوسکو نیچے سے پکڑ کر اوپر کر لینے کا ف اور اوپر کا جانب نیچے کر دینے کا یعنے اولٹنے کا قصد کیا ت لیکن جب امر مشکل معلوم ہوا آپ نے اوسکو کاندھون پر پلٹ لیا ف چادر اولٹنے کا یہ طریقہ ہے کہ داہنے ہاتھ سے چادر کی نیچے کا بایان کونا اور بائین ہاتھ سے نیچے کا داہنا کونا پکڑ کر پیٹھ کی پیچھے اپنے دونو ہاتھون کو پھرا دے اسطرح سے کہ جو کونا داہنے ہاتھ سے پکڑا ہے وہ داہنے کاندھے پر آ جاوے اور جو بائین ہاتھ سے پکڑا ہے وہ بائین کندھے پر آ جاوے عن عبداللہ بن زید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج الی المصلی یستسقی وانه لما اراد ان یدعو استقبل القبلۃ ثم حول رداءہ ترجمہ عبداللہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ کو گئے استسقا پڑھنے کے لیے جب آپ نے ارادہ کیا دعا کا منہ کیا قبلے کیطرف پھر چادر کو اولٹا عن عبداللہ بن زید المازنی

یقول خرج رسول الله صلی الله علیه وسلم الی المصلی فاستسقی وحول رداءه حین استقبل القبلة **ترجمہ**
عبداللہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ کو گئے استسقا کے لیے آپ نے اپنی چادر الٹی اور پانی طلب
کیا جب منہ کیا قبلہ کی طرف **عن** اسحاق بن عبداللہ بن کنانة قال ارسلنی الولید بن عتبة قال عثمان
ابن عقبة وکان امیر المدینة الی ابن عباس اسأله عن صلاة رسول الله صلی الله علیه وسلم فی الاستسقاء
فقال خرج رسول الله صلی الله علیه وسلم متبذلا متواضعا متضرعا حتی اتی المصلی زاد عثمان فرقی علی
المنبر ثم اتفقا ولم یخطب خطبتکم هذه ولکن لم یزل فی الدعاء والتضرع والتکبیر ثم صلی رکعتین
کما یصلی فی العید **ترجمہ** اسحاق بن عبداللہ بن کنانہ سے روایت ہے مجھکو ولید بن عتبہ یا ولید بن عقبہ نے جو مدینہ کا
حاکم تھا ابن عباس پاس بھیجا نماز استسقا کا حال پوچھنے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیونکر ادا کی ہے ابن عباس نے کہا آپ
نکلے میلے کچیلے عاجزی اور زاری سے یہانتک کہ آئے عیدگاہ میں پھر منبر پر چڑھے تو جیسے تم خطبہ پڑھتے ہو ایسا خطبہ نہیں پڑھا
لیکن دعا اور زاری اور تکبیر کرتے رہے پھر دو رکعتیں پڑھیں جیسے عید میں پڑھتے ہیں

باب رفع الیدین فی الاستسقاء

استسقا میں دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا **عن** عمیر مولی بنی ابی اللحم انه رای النبی صلی الله علیه وسلم یستسقی عند احجار
الزیت قریبا من الزوراء قائما یدعو یستسقی رافعا یدیه قبل وجهه لا یجاوز بهما راسه **ترجمہ** عمیر سے جو مولی ہے بنی
ابی اللحم کا روایت ہے اس نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو استسقا کرتے تھے نزدیک احجار الزیت (ایک موضع ہے قریب
مدینہ کی) کے قریب زوراء کے (زوراء بھی ایک مقام ہے مدینہ کے پاس) کھڑے دعا مانگتے تھے استسقا کرتے تھے دونوں ہاتھ اٹھا کر اپنے
منہ کے سامنے لیکن سر سے اونچا نہ کرتے تھے ہاتھوں کو **عن** جابر بن عبدالله قال اتت النبی صلی الله علیه وسلم بواکی
فقال اللهم اسقنا غیثا مغیثا مریئا مریعا نافعا غیر ضار عاجلا غیر آجل قال فاطبقت علیهم السماء
ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لوگ روتے ہوئے آئے (پانی نہ برسنے کی وجہ سے) آپ نے
فرمایا یا اللہ پلا ہمکو ایسا مینہ جو ہماری فریاد بجھا دے ہلکا پھلکا (جلدی ہضم ہونے والا ثقل نہ کرے) یا نیک انجام والا اسکا کرنیوالا
غلہ اگانیوالا فائدہ دینے والا نہ نقصان پہنچانے والا جلدی آنے والا نہ دیر کرنیوالا۔ جابر نے کہا یہ کہتے ہی بادل چھا گیا
اون پر **ف** ایک نسخہ میں یوں ہے اتیت النبی صلی الله علیه وسلم یواکی یعنی میں آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آپ
دونوں ہاتھوں کو خوب ہاتھ اوٹھائے ہوئے لمبا کیے ہوئے دعا کر رہے تھے **عن** انس ان النبی صلی الله علیه وسلم کان لا یرفع یدیه
فی شیء من الدعاء الا فی الاستسقاء فانه کان یرفع یدیه حتی یری بیاض ابطیه **ترجمہ** انس سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ اوٹھاتے تھے کسی دعا کرتے وقت مگر استسقا میں اوٹھاتے تھے یہاں تک کہ آپ کی بغلوں
کی سفیدی دکھلائی دیتی **ف** یعنی اور مقاموں میں اتنا بلند نہ اوٹھاتے تھے جتنا استسقا میں اوٹھاتے تھے کیونکہ ہاتھ اوٹھانا
اور دعاؤں میں بھی احادیث صحیحہ سے ثابت ہے **عن** انس ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یستسقی هکذا یعنی و

مد یدیه وجعل بطون کفیه مما یلی الارض حتی رأیت بیاض ابطیه **ترجمہ** انس سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم استسقاء دُعا مانگتے تھی اسطرحپر دونوں ہاتھ پھیلائی اور اونکے پُشت اوپر رکھی اور ہتھیلی زمین کیطرف یہانتک کہ مین نی اونکی بغلونکی سفیدی دیکھی

عن محمد بن ابراهیم لخبرنی من رای النبی صلی الله علیه وسلم یدعو عند احجار الزیت باسطا کفیه **ترجمہ** محمد بن ابراہیم سے روایت ہی مجھسے اوس شخص نے بیان کیا جسنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ دُعا کرتی تھے احجار الزیت پاس (ایک موضع ہی قریب مدینے کے) دونوں ہاتھ پھیلا کر

عن عائشة قالت شکا الناس الی رسول الله صلی الله علیه وسلم قحوط المطر فامر بمنبر فوضع له فی المصلی ووعد الناس یوما یخرجون فیه قالت عائشة فخرج رسول الله صلی الله علیه وسلم حین بدا حاجب الشمس فقعد علی المنبر فکبر صلی الله علیه وسلم وحمد الله عز وجل ثم قال انکم شکوتم جدب دیارکم واستیخار المطر عن ابان زمانه عنکم وقد امرکم الله عز وجل ان تدعوه ووعدکم ان یستجیب لکم ثم قال الحمد لله رب العلمین الرحمن الرحیم ملک یوم الدین لا اله الا الله یفعل ما یرید اللهم انت الله لا اله الا انت الغنی ونحن الفقراء انزل علینا الغیث واجعل ما انزلت لنا قوة وبلاغا الی حین ثم رفع یدیه فلم یزل فی الرفع حتی بدا بیاض ابطیه ثم حول الی الناس ظهره وقلب او حول رداءه وهو رافع یدیه ثم اقبل علی الناس ونزل فصلی رکعتین فانشا الله سحابة فرعدت وبرقت ثم امطرت باذن الله فلم یات مسجده حتی سالت السیول فلما رای سرعتهم الی الکن ضحک صلی الله علیه وسلم حتی بدت نواجذه فقال اشهد ان الله علی کل شیء قدیر وانی عبد الله ورسوله

ترجمہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے لوگون نی شکایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پانی نہ برسنی کی آپ نے حکم کیا ایک منبر کھینچ کا عیدگاہ میں اور ایکدن مقرر کرکے لوگون سے اوسدن نکلنے کو کہدیا حضرت عائشہؓ نے کہا پھر اوسدن آپ نکلے جسوقت آفتاب کا اوپر کا کنارا نکل آیا اور منبر پر جاکر بیٹھے اور تکبیر کہی اور اللہ جل جلالہ کی تعریف کی پھر فرمایا تم نی شکایت کی تھی اپنے ملکون کی خشک سالی کے اور موسم پر پانی نہ برسنے کی۔ حالانکہ اللہ نی تمکو حکم کیا ہی دعا کرنیکا اور وعدہ کیا ہے دعا قبول کرنیکا پھر فرمایا الحمد للہ رب العلمین الرحمن الرحیم ملک یوم الدین لا الہ الا انت یفعل ما یرید اللہم انت اللہ لا الہ الا انت الغنی ونحن الفقراء انزل علینا الغیث واجعل ما انزلت لنا قوۃ وبلاغا الی حین) سب تعریف ہی اللہ کو جو پالنے والا ہی سارے جہان کا رحم کرنیوالا نہایت مہربان مالک ہی بدلے کے دنکا کوئی سچا معبود نہین ہی سوا خدا کی جو چاہتا ہی سو کرتا ہی خداوندا تو اللہ ہی سوا تیری کوئی معبود نہین ہی تو بی پرواہ ہی اور ہم سب محتاج ہین اوتار ہمپر پانی کو اور جسقدر پانی اوتارے اوس کو ہمکو قوت دے ہر فائدہ دی ایکمدت تک پھر دونوں ہاتھ اوٹھائی رہی یہانتک کہ آپکی بغلون کے سفیدی معلوم ہونی لگی پھر لوگون کیطرف اپنی پیٹھ کی اور چادر کو اولٹا دیا اور دونوں ہاتھ اوٹھائی ہوئی تھے پھر لوگون کے طرف منہ کیا اور اوترکر دو رکعتین پڑھین اوسی وقت اللہ جل جلالہ نی ایک ابر بھیجا وہ گرجنے لگا اور کوندنے لگا پھر پانی برسنے لگا آپ مسجد تک نہ آئے تھے کہ نالی بہنے لگی جب آپ نے لوگونکو دیکھا

بہا گے جاتی تہانی میں (پانی کے بچاؤ کیواسطے) آپ ہنسے یہانتک کہ کچلیاں آپکی کھل گئیں اور فرمایا میں گواہی دیتا ہوں اس
بات کی کہ اللہ جل جلالہ ہر چیز پر قادر ہے اور میں اوسکا بندہ ہوں اور رسول اوسکا۔ کہا ابو داؤد نے یہ حدیث غریب ہے
لیکن اسناد اوسکا عمدہ ہے اور ملک یوم الدین پڑہتے ہیں یہ حدیث اونکی دلیل ہے **عن** انس قال اصاب اهل
المدينة قحط على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فبينما هو يخطب يوم جمعة اذ قام رجل فقال يا رسول
الله هلك الكراع هلك الشاء فادع الله ان يسقينا فمد يديه ودعا قال انس وان السماء لمثل الزجاجة
فهاجت ريح ثم انشأت سحابة ثم اجتمعت ثم ارسلت السماء عزاليها فخرجنا نخوض الماء حتى اتينا منازلنا
فلم يزل المطر الى الجمعة الاخرى فقام اليه ذلك الرجل او غيره فقال يا رسول الله تهدمت البيوت فادع
الله ان يحبسه فتبسم رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قال حوالينا ولا علينا فنظرت الى السحاب تصدع حول
المدينة كانه اكليل **ترجمہ** انس سے روایت ہے اہل مدینہ قحط میں مبتلا ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے
میں آپ خطبہ پڑہ رہے تھے جمعہ کے روز اتنے میں ایک شخص کھڑا ہوا اور بولا یا رسول اللہ گہوڑے مر گئے اور بکریاں مر گئیں تو دعا کیجیے
خدا سے پانی برساوے آپنے دونو ہاتہہ اٹہائے اور دعا کی۔ کہا انس نے آسمان مثل آئینے کی صاف تہا (ابر کا نام نہ تہا) اتنے
میں ہوا چلنے لگی اور ایک ابر کا ٹکڑا نمودار ہوا پہر پہیل گیا اور آسمان نے اپنا دہانہ کہولدیا ہم جو نکلے (نماز پڑہ کر) تو پانی
میں ہوکر گئے اپنے گہروں تک پہر دوسری جمعہ تک پانی پڑتا رہا پہر وہی شخص یا دوسرا شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ
گہر گر گئے اللہ سے دعا کیجیے پانی تہم جاوے آپ ہنسنے لگے پہر فرمایا خداوندا ہمارے آس پاس پانی برسے اور ہم پر نہ برسے انس
نے کہا میں نے ابر کو دیکہا مدینہ پر سے پہٹ گیا گویا اکلیل ہو گیا **ف** اکلیل کہتے ہیں گہیرے اور حلقے اور چکر کو بعضوں نے
کہا وہ حلقہ جو جواہرات سے بنا ہوتا ہے اور بادشاہ سر پر لگاتے ہیں۔ حاصل یہہ ہے کہ ابر آپکے فرمانے سے مدینے سے پہٹ گیا تو بیچ میں
اوسکی گردہ ہو گیا۔ یہہ بڑا معجزہ تہا آپکے معجزات میں سے۔ دوسری روایت میں ہے فرفع رسول الله صلى الله عليه وسلم يديه
بحذاء وجهه فقال اللهم اسقنا وساق نحوه آپنے اپنے دونو ہاتہہ اوٹہائے منہ کے سامنے اور فرمایا خداوندا پانی پلا ہم کو
عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا استسقى قال اللهم
اسق عبادك وبهائمك وانشر رحمتك واحي بلدك الميت **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا مانگتے پانی برسنے کیواسطے فرماتے خداوندا پانی پلا اپنے بندوں کو اور اپنے جانوروں کو اور پہیلا دے
رحمت اپنی اور جلا دے اپنے مردہ شہر کو **باب** صلوة الكسوف نماز کسوف کا بیان **عن** عبيد بن عمير اخبرني
من اصدق وظننت انه يريد عائشة قالت كسفت الشمس على عهد النبي صلى الله عليه وسلم فقام النبي
صلى الله عليه وسلم قياما شديدا يقوم بالناس ثم يركع ثم يقوم ثم يركع ثم يقوم ثم يركع فركع
ركعتين في كل ركعة ثلاث ركعات يركع الثالثة ثم يسجد حتى ان رجالا يومئذ ليغشى عليهم مما

بهم حتى ان سجال الناس لتصب عليهم يقول اذا كبر الله اكبر واذا رفع سمع الله لمن حمده حتى تجلت الشمس
قال ان الشمس والقمر لا ينكسفان لموت احد ولا لحياته ولكنهما ايتان من ايات الله عز وجل يخوف الله بهما عباده
فاذا كسفا فافزعوا الى الصلوة ترجمہ عبید بن عمیر سے روایت ہے مجھ خبر دی اس شخص نے جسکو میں سچا جانتا ہوں
عطا نے کہا شاید عائشہ مراد ہیں کہ سورج گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آپ کھڑے ہوئے بہت دیر تک
لوگوں کے ساتھ پھر رکوع کیا پھر کھڑے ہوئے بہت رکوع کیا پھر کھڑے ہوئے بہت رکوع کیا اسی طرح دو رکعتیں پڑھیں ہر رکعت
میں کو رکوع تیسرا رکوع کر کے آپ سجدہ کرتے تھے یہاں تک کہ بعض لوگوں کو اس دن غشی بھی ہوگئی کھڑے کھڑے اور پانی کے ڈول
ان پر ڈالے گئے جب رکوع کرتے تو آپ اللہ اکبر کہتے اور جب سر اٹھاتے سمع اللہ لمن حمدہ کہتے یہاں تک کہ آفتاب روشن ہو گیا بعد
اسکے فرمایا سورج اور چاند میں کسی کے مرنے یا جینے سے گہن نہیں ہوتا بلکہ یہ ایک نشانی ہے پروردگار کی اس سے ڈراتا ہے بندوں کو
ف یعنی قیامت کا نمونہ ہے قیامت کے قریب بھی آفتاب اور چاند کا نور جاتا رہے گا **ف** جب ایسا ہو یعنی گہن لگے چاند یا سورج
میں تو دوڑو نماز پڑھنے کو **باب** من قال اربع رکعات نماز کسوف میں تین رکوع یا دو رکوع ہر رکعت میں کرنیکا

عن جابر بن عبد الله قال كسفت الشمس على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان ذلك اليوم الذي مات فيه
ابراهيم بن رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال الناس انما كسفت لموت ابراهيم ابنه صلى الله عليه وسلم فقال الناس انما
كسفت لموت ابراهيم ابنه صلى الله عليه وسلم فقام النبي صلى الله عليه وسلم فصلى بالناس ست ركعات في اربع
سجدات كبر ثم قرأ فاطال القراءة ثم ركع نحوا مما قام ثم رفع راسه فقرأ دون القراءة الاولى ثم ركع
نحوا مما قام ثم رفع راسه فقرأ القراءة الثالثة دون القراءة الثانية ثم ركع نحوا مما قام ثم رفع راسه
فانحدر بالسجود فسجد سجدتين ثم قام فركع ثلاث ركعات قبل ان يسجد ليس فيها ركعة الا التي قبلها
اطول من التي بعدها الا ان ركوعه نحو من قيامه قال ثم تأخر في صلاته فتأخرت الصفوف معه ثم تقدم
فقام في مقامه وتقدمت الصفوف فقضى الصلاة وقد طلعت الشمس فقال يا ايها الناس ان الشمس والقمر
ايتان من ايات الله عز وجل لا ينكسفان لموت بشر فاذا رأيتم شيئا من ذلك فصلوا حتى تنجلي وساق بقية
الحديث ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے سورج میں گہن لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانے میں اور اسی روز جس دن
ابراہیم حضرت کے صاحبزادے نے انتقال فرمایا لوگوں نے یہ سمجھا کہ ابراہیم کے مرنے سے سورج میں گہن لگا آپ کھڑے ہوئے اور لوگوں
کے ساتھ چھ رکوع کیے اور چار سجدے کیے پہلے تکبیر کہی اور قرأت کی بڑی لمبی پھر رکوع کیا اتنی ہی دیر تک جتنی دیر تک کھڑے
رہے تھے پھر سر اٹھایا رکوع سے اور قرأت کی پہلے سے کچھ کم پھر رکوع کیا اتنی ہی دیر تک جتنی دیر تک کھڑے ہوئے تھے (دوسری
بار میں) پھر سر اٹھایا اور قرأت کی تیسری بار دوسری سے کچھ کم پھر رکوع کیا اتنی ہی دیر تک جتنی دیر تک کھڑے ہوئے تھے (
تیسری بار) پھر سر اٹھایا اور سجدے کیلئے جھکے دو سجدے کیے پھر کھڑے ہوئے اور تین رکوع کیے سجدے کے پہلے اور ہر رکعت

رکوع اپنے بعد والے سے لمبا تہا مگر وہ رکوع اپنے قیام کے برابر تہا پھر آپ پیچھے ہٹے نماز میں صفیں بھی آپ کے ساتھ پیچھے ہٹیں پھر آپ آگے بڑھے اور اپنی جگہہ پر چلے گئے لوگ بھی آگے بڑھ گئے **ف** بعضوں نے کہا آپ کو جہنم نمودار ہوا آپ پیچھے ہٹ گئے اوسکی حرارت اور خوف سے پھر جنت نمودار ہوئی آپ آگے بڑھے اوس میں سے میوہ توڑنے کو جیسے دوسری روایت میں ہے **ف** پھر آپ نماز سے فارغ ہوئے جبتک آفتاب صاف ہو گیا تہا پھر فرمایا ای لوگو سورج اور چاند دونوں نشانیاں ہیں اللہ کی نشانیوں میں سے کسی بشر کے مرنے سے اون میں گہن نہیں لگتا جب تم اسکو دیکھو تو نماز پڑہو جبتک وہ روشن ہو **عن** جابر قال کسفت الشمس علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی یوم شدید الحر فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باصحابہ فاطال القیام حتی جعلوا یخرون ثم رکع فاطال ثم رفع فاطال ثم رکع فاطال ثم رفع فاطال ثم سجد سجدتین ثم قام فصنع نحوا من ذلک فکان اربع رکعات واربع سجدات وساق الحدیث **ترجمہ** جابر سے روایت ہے سورج میں گہن لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں گرمی کے دنوں میں آپ نے نماز پڑہی اصحاب کے ساتھ بڑی دیر تک کھڑے رہے یہاں تک کہ لوگ گرنے لگے پھر آپ نے رکوع کیا بڑی دیر تک پھر سر اٹھائے رہے بڑی دیر تک پھر رکوع کیا بڑی دیر تک پھر سر اٹھائے رہے بڑی دیر تک پھر دو سجدے کیے بعد اوسکے کھڑے ہوئے اور ایسا ہی پھر کیا تو کل چار رکوع کیے اور چار سجدے کیے **عن** عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت خسفت الشمس فی حیاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی المسجد فقام فکبر وصف الناس وراءہ فاقترأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قراءۃ طویلۃ ثم کبر فرکع رکوعا طویلا ثم رفع راسہ فقال سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد ثم قام فاقترأ قراءۃ طویلۃ ہی ادنی من القراءۃ الاولی ثم کبر فرکع رکوعا طویلا ہو ادنی من الرکوع الاول ثم قال سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد ثم فعل فی الرکعۃ الاخری مثل ذلک فاستکمل اربع رکعات واربع سجدات وانجلت الشمس قبل ان ینصرف **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے سورج گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آپ مسجد کی طرف نکلے اور کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی لوگوں نے آپکے پیچھے صف کی آپ نے بڑی لمبی چوڑی قرات کی پھر تکبیر کہکر لمبا رکوع کیا پھر اوٹھایا اور سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد کہا پھر کھڑے رہے اور ایک لمبی چوڑی قرات کی مگر پہلی قرات سے کچھ کم تہی پھر تکبیر کہی اور لمبا رکوع کیا لیکن پہلے رکوع سے کچھ کم تہا پھر سر اٹھایا اور سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد کہا پہر دوسری رکعت میں بہی ایسا ہی کیا تو سب چار رکوع کیے اور چار سجدے کیے اور آفتاب روشن ہو گیا آپ کے فارغ ہونے سے پہلے **عن** عبد اللہ بن عباس کان یحدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی فی کسوف الشمس مثل حدیث عروۃ عن عائشۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ صلی رکعتین فی کل رکعۃ رکعتین **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس بہی مثل حضرت عائشہ کے روایت کرتے تھے کہ آپ نے سورج گہن میں دو رکعتیں پڑہیں ہر رکعت میں دو رکوع کیے **ف** جمہور علما جیسے شافعی اور مالک اور لیث اور احمد اور ابو ثور کے نزدیک سورج گہن کی دو رکعتیں ہیں ہر رکعت میں دو رکوع اور دو سجدے چاہئیں بعضوں کے نزدیک ہر رکعت میں

تین رکوع چاہیئیں بعضوں کے نزدیک چار رکوع بعضوں کے نزدیک پانچ رکوع بعضوں کے نزدیک ایک رکوع حنفیہ کا یہی قول ہے
لیکن قرات تو جہر کرنا چاہیئے۔ احمد اور مالک اور اسحاق کے نزدیک اور اہل حدیث کے نزدیک یہی راجح ہے اور سر کرنا چاہیئے شافعی
اور ابوحنیفہ کے نزدیک۔ چاند گہن کا بھی یہی حکم ہے عن ابی بن کعب قال انکسفت الشمس علی عھد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم صلی بھم فقرأ بسورۃ من الطول ورکع خمس رکعات وسجد سجدتین ثم قام الثانیۃ فقرأ بسورۃ من الطول
ورکع خمس رکعات وسجد سجدتین ثم جلس کما ھو مستقبل القبلۃ یدعو حتی انجلی کسوفھا ترجمہ ابی بن کعب سے
روایت ہے سورج گھن لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آپ نے نماز پڑھی اور ایک لمبی سورت پڑھی اور پانچ رکوع کیے
اور دو سجدے کیے پھر دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے اوس میں بھی ایک لمبی سورت پڑھی اور پانچ رکوع کیے اور دو سجدے کیے پھر
قبلہ رخ بیٹھے دعا کرتے رہے یہانتک کہ گہن جاتا رہا عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ صلی فی کسوف
فقرأ ثم رکع ثم قرأ ثم رکع ثم قرأ ثم رکع ثم قرأ ثم رکع ثم سجد والاخری مثلھا ترجمہ ابن عباس سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسوف کی نماز پڑھی تو قرات کی پھر رکوع کیا پھر قرات کی پھر رکوع کیا پھر قرات کی پھر
رکوع کیا پھر قرات کی پھر رکوع کیا پھر سجدہ کیا اور دوسری رکعت بھی ایسی ہی پڑھی ف یعنی اوس میں بھی چار رکوع کیے
عن ثعلبۃ بن عباد العبدی من اھل البصرۃ انہ شھد خطبۃ یوما لسمرۃ بن جندب قال قال سمرۃ بینما انا وغلام
من الانصار نرمی غرضین لنا حتی اذا کانت الشمس قید رمحین او ثلاثۃ فی عین الناظر من الافق اسودت حتی اضت
کانھا تنومۃ فقال احدنا لصاحبہ انطلق بنا الی المسجد فواللہ لیحدثن شان ھذہ الشمس لرسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فی امتہ حدثا قال فدفعنا فاذا ھو بارز فاستقدم فصلی فقام بنا کاطول ما قام بنا فی صلاۃ قط
لا نسمع لہ صوتا ثم سجد بنا کاطول ما سجد بنا فی صلوۃ قط لا نسمع لہ صوتا ثم فعل فی الرکعۃ الاخری مثل
ذلک قال فوافق تجلی الشمس جلوسہ فی الرکعۃ الثانیۃ قال ثم سلم فحمد اللہ واثنی علیہ فشھد ان لا الہ
الا اللہ وشھد انہ عبدہ ورسولہ ثم ساق احمد بن یونس خطبۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ ثعلب بن عباد
العبدی سے روایت ہے جو بصرے کا رہنے والا ہے اوس نے ایک خطبہ سنا سمرہ بن جندب سے سمرہ نے کہا میں اور ایک لڑکا انصار میں سے
نشانی مار رہے تھے (تیر سے) جب آفتاب دو نیزہ یا تین نیزہ برابر ہوا دیکھنے والے کو نزدیک افق سے (افق آسمان کے کنارے کو کہتے
ہیں) دفعتہ سیاہ ہو گیا گویا تنومہ ہو گیا (تنومہ ایک گھانس ہے مائل بسیاہی) ہم دونوں نے ایکدوسرے سے کہا چلو مسجد کو
قسم خدا کی یہ آفتاب کا کالا ہونا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں کوئی حادثہ لاویگا جب ہم آئے دیکھا تو رسول اللہ
باہر نکل آئے میں گھر سے) آپ آگے بڑھے اور نماز پڑھی اور بہت دیر تک قیام کیا اتنی سی لمبا لیکن ہم نے آپ کی آواز نہ سنی ف
یہ شافعی اور ابوحنیفہ کی دلیل ہے اس بات پر کہ آپ نے کسوف میں قرات آہستہ سے کی۔ شاید سمرہ صفوں کے پیچھے کھڑے ہوں کیونکہ
قرات کی آواز نہ آئی ہو مگر آپ نے جہر کیا ہو جیسے ترمذی اور طحاوی اور دارقطنی اور ابن خزیمہ نے حضرت علی سے جہر نقل کیا ہے۔

بخاری نے کہا حدیث عائشہ کی جہر کے باب میں بہت صحیح ہے - روایت کیا اوسکو دارقطنی نے آپ نے پہلی رکعت میں سورۂ عنکبوت -
دوسری میں سورۂ روم پڑھی - ابن قیم نے بھی جہر کو ترجیح دی ہے **ف** پھر رکوع کیا بہت لنبا چوڑا پھر سجدہ کیا بہت لنبا چوڑ رہتے
کوئی آواز آپ کی نہ سُنی پھر دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کیا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر رکعت میں ایک رکوع کیا
ف سمرہ نے کہا جب آپ دوسری رکعت پڑہ کر بیٹھے تو آفتاب روشن ہو گیا پھر آپ نے سلام پھیرا اور کھڑے ہوئے اور اللہ جل جلالہ
کی تعریف کی اور شکر کیا اور کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ پھر احمد بن یونس نے رسول اللہ صلعم
کا خطبہ بیان کیا **عن** قبیصة الہلالی قال کسفت الشمس علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخرج فزعا
یجر ثوبہ وانا معہ یومئذ بالمدینة فصلی رکعتین فاطال فیہما القیام ثم انصرف وانجلت فقال انما
ہذہ الآیات یخوف اللہ عز وجل بہا فاذا رأیتموہا فصلوا کاحدث صلوة صلیتموہا من المکتوبة
ترجمہ قبیصہ ہلالی سے روایت ہے سورج میں گھن لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آپ گھبرا کر چادر کھینچتے ہوئے نکلے میں آپ
کے ساتھ تھا مدینے میں آپ نے دو رکعتیں پڑہیں بڑی دیر تک قیام کیا ان میں پھر نماز سے فارغ ہوئے اور آفتاب روشن ہو گیا
بعد اوسکے فرمایا یہ اللہ جل جلالہ کی نشانیاں ہیں ڈراتا ہے اس سے بندوں کو جب ایسا دیکھو تو نماز پڑہو جیسے تم نے سب سے نئی نماز پڑہی ہو
فرض کے **ف** یعنی گہن کے اول جو نماز پڑہی ہو فرض اتنی ہی رکعتیں پڑہو اگر دو پڑہی ہوں دو پڑہو چار پڑہی ہوں چار پڑہو
اکثر روایت میں دو رکعتیں گہن میں آئی ہیں وہی مختار ہے **عن** ہلال بن عامر ان قبیصة الہلالی حدثہ ان الشمس کسفت
بمعنی حدیث موسی قال حتی بدت النجوم **ترجمہ** ہلال بن عامر نے قبیصہ سے ایسا ہی نقل کیا اس میں یہ ہے آفتاب کو گہن لگا
یہانتک کہ تارے دکھلائی دینے لگے **باب** القراءة فی صلوة الکسوف گہن کی نماز میں قرات کا بیان **عن** عائشة
قالت کسفت الشمس علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی بالناس
فقام فحزرت قرائتہ فرأیت انہ قرأ سورة البقرة وساق الحدیث ثم سجد سجدتین ثم قام فاطال القراءة
فحزرت قرائتہ فرأیت انہ قرأ بسورة آل عمران **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے سورج گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے زمانے میں آپ نکلے اور لوگوں کے ساتھ نماز پڑہی کو کھڑے ہوئے میں نے اندازہ کیا آپ کی قرات کا معلوم ہوا کہ آپ نے سورۂ بقرہ
پڑہی اور بیان کیا حدیث کو پھر آپ نے دو سجدے کیے پھر کھڑے ہوئے بڑی دیر تک طول کیا قرات کو میں نے اندازہ کیا معلوم ہوا
سورۂ آل عمران پڑہی **عن** عائشة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرأ قراءة طویلة فجہر بہا یعنی فی صلوة الکسوف
ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے آپ نے کسوف کی نماز میں قرات کی لنبی چوڑی پکار کر **ف** یہ حدیث بہت صحیح ہے اسی پر عمل ہے
محققین کا **عن** ابی ہریرة قال خسفت الشمس فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والناس معہ فقام قیاما طویلا
یقرأ بسورة البقرة ثم رکع وساق الحدیث **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے گہن لگا سورج کو تو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے لوگوں کے ساتھ نماز پڑہی آپ بڑی دیر تک کھڑے رہے سورۂ بقرہ کے برابر آپ نے قرات کی پھر رکوع کیا اور بیان کیا

حدیث کو اخیر تک **ف** ابو علی لولوی کے نسخہ میں یہ حدیث ابوہریرہ سے مروی ہے حالانکہ یہ غلط ہے صحیح یہ ہے کہ ابن عباس سے مروی
ہے **باب** ینادی فیہا بالصلوٰۃ سورج گہن یا چاند گہن کے نماز میں نماز کی لیے لوگونکو پکار دینا **عن** عائشۃ قالت
کسفت الشمس فامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلا فنادی ان الصلوٰۃ جامعۃ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت
ہے سورج گہن ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ایک شخص کو اوس نے پکار دیا نماز جماعت سے ہوگی **باب** الصدقۃ
فیہا گہن کیوقت خیرات کا بیان **عن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الشمس والقمر لا یخسفان لموت احد
ولا لحیوتہ فاذا رأیتم ذلک فادعوا اللہ عزوجل وکبروا وتصدقوا **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج اور چاند میں کسیکے مرنے یا جینے سے گہن نہیں لگتا جب ایسا ہو تو دعا کرو خدا سے اور تکبیر کہو اور
صدقہ دو **باب** العتق فیہا گہن میں بردہ آزاد کرنا **عن** اسماء قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یامر
بالعتاقۃ فی صلوٰۃ الکسوف **ترجمہ** اسماء سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم کرتے تھے بردہ آزاد کرنے کا
گہن کیوقت **باب** من قال یرکع رکعتین نماز کسوف میں ہر رکعت میں ایک رکوع کرنیکا بیان **عن** النعمان بن
بشیر قال کسفت الشمس علی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجعل یصلی رکعتین رکعتین ویسأل عنہا حتی
انجلت **ترجمہ** نعمان بن بشیر رضہ سے روایت ہے سورج گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آپ نے دو دو رکعتیں
پڑہیں اور پوچھتے جاتے تھے سورج کا حال (صاف ہوا یا نہیں) یہانتک کہ صاف ہوگیا **عن** عبد اللہ بن عمرو قال انکسفت
الشمس علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یکد یرکع ثم رکع فلم
یکد یرفع ثم رفع فلم یکد یسجد ثم سجد فلم یکد یرفع ثم رفع فلم یکد یسجد ثم سجد فلم یکد یرفع
ثم رفع وفعل فی الرکعۃ الاخری مثل ذلک ثم نفخ فی اخر سجودہ فقال اف اف ثم قال رب الم تعدنی
ان لا تعذبہم وانا فیہم الم تعدنی ان لا تعذبہم وہم یستغفرون ففرغ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من
صلاتہ وقد امحصت الشمس وساق الحدیث **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے سورج میں گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے زمانے میں آپ کہڑے ہوئے نماز میں تو گویا آپ رکوع نہ کرینگے پھر رکوع کیا تو کسی طرح سر نہ اوٹہاتے تہے پھر سر اوٹہایا تو کسی طرح سے
سجدہ نہ کرتے تہے پھر سجدہ کیا تو کسی طرح سر نہ اوٹہاتے تہے پھر سر اوٹہایا اور دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کیا پھر اخیر سجدے
میں آپنے ایک آواز نکالی اُف اُف کہنے لگے بعد اوس کے فرمایا کیا تو نے مجھ سے وعدہ نہیں کیا ہے میں انکو عذاب نہ کرونگا جبتک تو
وہ استغفار کرتے رہیں گے پھر آپ نماز سے فارغ ہوئے اور آفتاب صاف ہوگیا تھا **عن** عبد الرحمن بن سمرۃ قال بینما
انا ارمی باسہم فی حیاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ انکسفت الشمس فنبذتہن وقلت لانظرن ما
احدث لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسوف الشمس الیوم فانتہیت الیہ وہو رافع یدیہ یسبح ویحمد ویہلل
ویدعو حتی حسر عن الشمس فقرأ بسورتین ورکع رکعتین **ترجمہ** عبد الرحمن بن سمرہ سے روایت ہے میں تیر مارتا تھا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ناگہان سورج کو گہن لگا میں نے تیروں کو پھینک دیا اور کہا دیکھوں آج رسول اللہ
کیا نیا کام کرتے ہیں جب میں آیا تو دیکھا آپ دونوں ہاتھ اٹھائے ہوئے تسبیح اور تحمید اور تہلیل کہہ رہے ہیں اور دعا کر رہے ہیں یہاں تک کہ
آفتاب روشن ہو گیا اوسوقت آپ نے دو سورتیں پڑہیں دو رکعتوں میں **باب الصلوٰۃ عند الظلمۃ ونحوها** تاریکی اور
اندہیری کیوقت نماز پڑہنے کا بیان عن النضر بن عبد اللہ بن مطر القیسی قال کانت ظلمۃ علی عہد انس بن مالک
قال فاتیت انسا فقلت یا ابا حمزۃ ہل کان یصیبکم مثل ہذا علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال معاذ اللہ ان کانت الریح لتشتد فنبادر المسجد مخافۃ القیامۃ ترجمہ نضر بن عبد اللہ سے روایت
ہے حضرت انس بن مالک کے زمانے میں ایکبار اندہیرا ہو گیا دیکھی آندہی کے سبب سے یا بہت ابر کے آنے سے اندہیرا چہا گیا ہو
میں انس کے پاس آیا اور پوچھا ای ابا حمزہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بھی تم پر ایسی امور ہوتی تہی انہوں نے
کہا خدا کی پناہ ذرا ہوا زور سے چلتی تو ہم دوڑ کر مسجد میں چلے آتے قیامت کی خوف سے ف اور اب ایسی بیخوف ہو گئے ہیں کہ
بڑی بڑی آفتوں میں بھی قیامت کا خیال نہیں آتا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ظلمت یا آندہی یا اور کوئی آفت کیوقت
نماز پڑہنا بہتر ہے حدیث صحیح میں آیا ہے جب رسول اللہ صلعم کو کوئی امر پریشان کر دیتا تو آپ نماز شروع کر دیتے **باب**
السجود عند الآیات جب کوئی بڑا حادثہ ہو تو سجدہ کرنا چاہیے خداوند کریم کو عن عکرمۃ قال قیل لابن عباس
ماتت فلانۃ بعض ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فخر ساجدا فقیل لہ تسجد ہذہ الساعۃ فقال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأیتم آیۃ فاسجدوا وای آیۃ اعظم من ذہاب ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ
عکرمہ سے روایت ہے عبد اللہ بن عباس کو خبر پہونچی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فلان بی بی گذر گئیں وہ سجدے میں گر پڑے لوگوں
نے کہا اسوقت سجدہ کا کیا موقع ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے جب تم کوئی نشانی
دیکھو تو سجدہ کرو اور اس سے بڑی کون سی نشانی ہوگی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی بی بی کا انتقال ہو

تفریع ابواب صلوٰۃ السفر

سفر کی نماز کے احکام کا بیان **باب صلوٰۃ المسافر** مسافر کی نماز کا بیان عن عائشۃ قالت فرضت الصلوٰۃ رکعتین
رکعتین فی الحضر والسفر فاقرت صلوٰۃ السفر وزید فی صلوٰۃ الحضر ترجمہ حضرت عائشہ نے کہا نماز کی
دو دو رکعتیں فرض ہوئی تہیں تو سفر کی نماز اپنے حال پر رہی اور حضر کی نماز میں بیشی ہو گئی ف امام احمد کی روایت میں اتنا
زیادہ ہے سوا مغرب کے کہ وہ دن کا وتر ہے اور سوا صبح کی کہ اوس میں قراءت طول کیجاتی ہے۔ سفر میں قصر کرنا حنفیہ کے نزدیک واجب ہے
اور شافعیہ اور مالکیہ اور حنابلہ کے نزدیک قصر رخصت ہے پوری پڑہنا بھی درست ہے مگر قصر افضل ہے اور دلائل طرفین کے قوی ہیں
مگر حنفیہ کے دلائل اقوی ہیں اسیلیے ہمارے مشائخ کے نزدیک سفر میں قصر کرنا ضروری ہے عن یعلی بن امیۃ قال قلت لعمر
بن الخطاب ارأیت اقصار الناس الصلوٰۃ وانما قال تعالی ان خفتم ان یفتنکم الذین کفروا وقد

ذهب ذلك اليوم فقال عمر عجبت مما عجبت منه فذكرت ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال صدقة تصدق الله بها عليكم فاقبلوا صدقته **ترجمہ** یعلی بن امیہ سی روایت ہی مین نی عمر بن الخطاب سی کہا تم دیکھتے ہو لوگ برابر (ہر سفر مین) نماز قصر کیا کرتی ہین حالانکہ اللہ جل جلالہ قصر کو اوس وقت فرماتا ہی جب کافرونکا خوف ہو وہ وقت تو اب گزر گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا مجھکو بھی اسی بات کا تعجب ہوا تھا جو تجھے تعجب ہوا ہی مین نی یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی بیان کیا آپ نی فرمایا یہ صدقہ ہی اللہ کا جو اوس نی تم کو دیا قبول کرو صدقہ اوس کا **ف** یعنی ہر چند قصر صرف خوف کی وقت مین درست تہا پر اوس نی اپنی عنایت اور فضل سی آسانی کیواسطی ہر سفر مین قصر درست کر دیا اب تمکو قصر کرنا ضرور ہی

باب متى يقصر المسافر — مسافر کتنی مسافت مین قصر کری

عن يحيى بن يزيد الهنائي قال سألت انس بن مالك عن قصر الصلوة فقال انس كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا خرج مسيرة ثلاثة اميال او ثلاثة فراسخ شعبة شك يصلي ركعتين **ترجمہ** یحیی بن یزید نے کہا مین نے انس بن مالک سے پوچھا نماز کے قصر کو انہون نی کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تین میل یا تین فرسخ کے راہ پر جاتی تو دو رکعتین پڑھتے شک ہے شعبہ کو **ف** تین میل کہا یا تین فرسخ فرسخ تین میل کا ہوتا ہی۔ اکثر اہل علم اور فقہا اور اصحاب حدیث اور شافعی اور مالک اور لیث اور اوزاعی کا مذہب یہ ہی کہ قصر دو منزل سی کم مین درست نہین اور ابو حنیفہ اور اہل کوفہ کی نزدیک تین منزل سی کم مین درست نہین اور دلائل ہر ایک کی موجود ہین لیکن صحیح اور مختار قول اصحاب مین جس پر ہماری مشائخ ہین یہ ہی کہ جسکو عرف مین سفر کہین اوس مین قصر درست ہی اگرچہ وہ تین میل ہو یہی قول ہی داود ظاہری اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ کا اور دلیل انکی بھی حدیث انس کی ہی جو [illegible] مین سب حدیثون سی بہتر ہی

عن انس بن مالك يقول صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم الظهر بالمدينة اربعا والعصر بذي الحليفة ركعتين **ترجمہ** انس بن مالک سی روایت ہی مین نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر مدینہ مین پڑھی چار رکعتین اور عصر کی دو رکعتین پڑھین ذو الحلیفہ مین **ف** ذو الحلیفہ مدینہ سی چھ میل ہی اس حدیث سی ثابت ہوا کہ جب شہر کی آبادی سی نکلجاوی اوسوقت قصر کری اور یہ نہین ثابت ہوتا کہ چھ میل مین قصر کری کیونکہ آپ مدینہ سی ذو الحلیفہ جانی کو تھوڑی نکلی تھی بلکہ حجۃ الوداع کیواسطی نکلی تھی (زرقانی)

باب الاذان في السفر — سفر مین اذان دینی کا بیان

عن عقبة بن عامر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يعجب ربكم من راعي غنم في رأس شظية بجبل يؤذن بالصلاة ويصلي فيقول الله عز وجل انظروا الى عبدي هذا يؤذن ويقيم للصلوة يخاف مني قد غفرت لعبدي وادخلته الجنة **ترجمہ** عقبہ بن عامر سی روایت ہی مین نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی سنا تعجب کرتا ہی پروردگار تمہارا ایک بکریان چرانیوالی سی جو ایک پہاڑ کی چوٹی مین کھڑا اذان دیتا ہی اور نماز پڑھتا ہی پھر اللہ تعالی فرماتا ہی دیکھو میری بندی کو اذان دیتا ہی اور اقامت کہتا ہی نماز کیواسطی یا نماز پڑھتا ہی ڈرتا ہی مجھ سی مین نی اوسکو بخشدیا اور جنت مین داخل کیا

باب المسافر يصلي وهو يشك في الوقت مسافر

ہو نماز کا وقت ہوا یا نہیں ہوا پہر نماز پڑھ لیوے تو درست ہی **عن** المسحاج بن موسیٰ قال

حدثنا ما سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کنا اذا کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی السفر

فقلنا ازالت الشمس او لم تزل صلی الظہر ثم ارتحل **ترجمہ** مسحاج بن موسیٰ سے روایت ہی میں نی انس بن مالک سے

کہا بیان کرو ہم سے جو تم نے سنا ہی رسول اللہ صلعم سے انہوں نی کہا ہم جب انکے ساتہہ ہوتی سفر میں تو کہا کرتے آفتاب ڈہلا یا

نہیں آپ ظہر پڑھ کر کوچ کردیتے **عن** انس بن مالک یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا نزل منزلا

لم یرتحل حتی یصلی الظہر فقال لہ رجل وان کان بنصف النہار قال وان کان بنصف النہار **ترجمہ** انس

بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی منزل میں اترتی تو کوچ نہ کرتی جبتک ظہر پڑھ لیتے ایکشخص بولا اگرچہ

دوپہر ہوا انہوں نی کہا اگرچہ دوپہر ہو **باب** الجمع بین الصلاتین دو نمازونکو جمع کرنے کا بیان **ف**

جمع کی دو صورتیں ہیں۔ ایک جمع تقدیم دوسرے جمع تاخیر۔ جمع تقدیم یہ ہی کہ ظہر کیوقت میں عصر یا مغرب کیوقت میں عشا

بھی پڑھ لے۔ جمع تاخیر یہ ہے کہ عصر کیوقت میں ظہر اور عشا کیوقت میں مغرب پڑہی دونوں طرح کی جمع آنحضرت صلعم سے

ثابت ہیں پر جمع تاخیر کو بعضوں نی راجح کہا ہے۔ یہ جمع درست ہی سفر میں اکثر علما کے نزدیک اور حضر میں اختلاف ہی ائمہ

اربعہ کے نزدیک درست نہیں۔ ہمارے مشائخ محدثین اور ایک طایفہ سلف کی نزدیک حضر میں بھی درست ہی مگر جدا جدا وقت

پر پڑہنا افضل ہے جن لوگوں کی نزدیک جمع درست نہیں ہے انکے دلائل ضعیف ہیں اور جمع جائز رکہنیوالوں کے دلائل بہت

قوی ہیں جو آگے آتی ہیں **عن** معاذ بن جبل انہم خرجوا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ تبوک

فکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجمع بین الظہر والعصر والمغرب والعشاء فاخر الصلاۃ یوما ثم

خرج فصلی الظہر والعصر جمیعا ثم دخل ثم خرج فصلی المغرب والعشاء جمیعا **ترجمہ** معاذ ابن جبل سے

روایت ہی صحابہ رسول اللہ صلعم کے ساتہہ نکلی غزوہ تبوک میں آپ جمع کرتی تہی ظہر اور عصر میں مغرب اور عشا میں ایکدن آپنے

نماز میں دیر کی پہر آپ نکلے اور ظہر عصر ساتہہ پڑہی **ف** یعنی جمع تاخیر کے بعضوں نی جمع سی مراد جمع صوری رکہا ہی یعنے

ظہر کو آخر وقت پڑہا اور عصر کو اول وقت خطابی اور ابن عبدالبر نے کہا کہ جمع مشروع ہوی ہی آسانی کیواسطے اگر صوری مراد

ہوتے تو اور زیادہ باعث تکلیف کا ہی کیونکہ اول اور آخر وقت کا تحقیقا پہچاننا نہایت دشوار ہی کسی سی نہیں ہو سکتا **ت**

پہر چلنے لگی پہر نکلے ریعنے راہ سی نکلکر اس مقام پر اترتی بعضوں نے دخل سے یہ مراد لیا ہی کہ خیمہ میں چلے گئے اور خروج سی یہ کہ خیمہ سے

نکلی) اور مغرب عشا کو ساتہہ پڑہا **عن** نافع ان ابن عمر استصرخ علی صفیۃ وہو بمکۃ فسار حتی غربت الشمس

وبدت النجوم فقال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا عجل بہ امر فی سفر جمع بین ہاتین الصلاتین فسار

حتی غاب الشفق فنزل فجمع بینہما **ترجمہ** نافع سے روایت ہی عبداللہ بن عمر کو خبر پہنچی صفیہ کے موت کی اور وہ بی بی

تہیں عبداللہ بن عمر کی) اور وہ مکہ میں تہے تو چلے یہانتک کہ آفتاب ڈوب گیا اور تارے روشن ہوگئے پہر کہا رسول اللہ صلعم

کو جب کسی کام کی جلدی ہوتے سفر میں تو جمع کرلیتے ان دو نمازوں میں پھر چلے گئی یہانتک کہ شفق غائب ہوگئی بعد اسکے اترے
جمع کیا مغرب اور عشا کو **عن** معاذ بن جبل ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان فی غزوۃ تبوک اذا ازاغت الشمس قبل
ان یرتحل جمع بین الظہر والعصر وان یرتحل قبل ان تزیغ الشمس اخر الظہر حتی ینزل للعصر وفی المغرب مثل ذلک
ان غابت الشمس قبل ان یرتحل جمع بین المغرب والعشاء وان یرتحل قبل ان تغیب الشمس اخر المغرب حتی ینزل للعشاء
ثم جمع بینہما **ترجمہ** معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ غزوہ تبوک میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آفتاب ڈھلجاتا کوچ سے
پہلے تو ظہر اور عصر ساتھ پڑھ لیتے اور جو آفتاب ڈھلنے سے پہلے آپ کوچ کرجاتے تو ظہر میں دیر کرتے جب عصر کو اترتے اوس
وقت ظہر بھی پڑھ لیتے اور مغرب میں بھی ایسا ہی کرتے اگر کوچ سے پہلے آفتاب ڈوب جاتا تو مغرب اور عشا کو ساتھ پڑھ لیتے
اور جو آفتاب ڈوبنے سے پہلے کوچ کردیتے تو مغرب میں دیر کرتے جب عشا کیواسطے اوترتے اوسوقت مغرب بھی پڑھ لیتے **عن** ابن عمر
قال ما جمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین المغرب والعشاء قط فی السفر الا مرۃ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب اور عشا میں جمع نہیں کیا مگر ایکبار سفر میں کہا ابو داؤد نے یہہ حدیث موقوفا مروی ہے۔ اسطرح کہ ابن
عمر نے جمع نہیں کیا سفر میں مگر ایکبار اوس رات کو جب صفیہ کے موت کی خبر آئی تھی اور نافع سے روایت ہے انہوں نے ابن عمر کو جمع
کرتے ہوئے ایکبار یا دوبارہ دیکھا **عن** عبد اللہ بن عباس قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الظہر والعصر جمیعا
والمغرب والعشاء جمیعا فی غیر خوف ولا سفر **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ظہر اور عصر کو ملا کر پڑہا اور مغرب اور عشا کو ملا کر پڑہا بغیر خوف اور سفر کے۔ امام مالک نے کہا شاید یہ بارش کیوقت ہوگا
کہا ابو داؤد نے روایت کیا اوسکو حماد بن سلمہ نے اسی طرح ابو الزبیر سے اور قرہ بن خالد نے ابو الزبیر سے نقل کیا کہ یہ سفر میں تہا تبوک
کے **ف** زرقانی نے کہا ایک جماعت ائمہ اسطرف گئی ہے کہ جمع کرنا درست ہے حضر میں بشرطیکہ اسکی عادت نہ کرلے اور یہی قول
ہے ابن سیرین اور ربیعہ اور اشہب اور ابن المنذر اور قفال کبیر کا اور ایک جماعت محدثین کا بھی یہی مذہب ہے اور یہ حدیث نہایت صحیح ہے روایت
کیا اوسکو مسلم اور اصحاب سنن نے اسکے راوی بڑے بڑے ثقہ اور امام ہیں علم حدیث کے۔ اور تاویل مالک کے کہ یہ جمع بارش میں تہا
غلط ہے اوس حدیث سے جو آگے آتی ہے **عن** ابن عباس قال جمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الظہر والعصر والمغرب والعشاء
بالمدینۃ من غیر خوف ولا مطر فقیل لابن عباس ما اراد الی ذلک قال اراد ان لا یحرج امتہ **ترجمہ** ابن عباس
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع کیا ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا میں مدینے کے اندر بغیر خوف اور بغیر بارش کے لوگوں
نے ابن عباس سے کہا اس سے کیا مقصود تہا انہوں نے کہا تاکہ حرج نہو اپنی امت کو **ف** جن لوگوں کو اشغال بہت ہیں یا کسی عذر
میں مبتلا ہیں اونکو آسانی ہوویگی ایکبار وضو کرکے ظہر اور عصر پڑھ لیں پھر وضو کرکے مغرب اور عشا پڑھ لیں۔ ترمذی
نے ابن عباس سے جو روایت کیا کہ رسول اللہ نے فرمایا جو جمع کرے دو نمازوں کو بغیر عذر کے تو وہ ایک دروازے میں گیا
بڑے گناہوں کے دروازوں میں سے اوسکی اسناد میں حنش بن قیس راوی ضعیف ہے ابن جوزی نے اوس حدیث کو موضوعات

٦

میں ذکر کیا ہے وہ ان صحیح حدیثوں کے معارض نہیں ہو سکتی جن سے جمع کرنا ثابت ہوا ہے بغیر سفر اور بغیر خوف اور بغیر
بارش کے ۔ بعضوں نے یہ تاویل کی ہے کہ شاید یہ مرض کے سبب سے ہوا اور نووی نے اس تاویل کو قوی کیا ہے لیکن اگر غور کیجئے تو
تو یہ تاویل بھی غلط ہے ۔ اسواسطے کہ اگر مرض تھا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ہوگا نہ اور صحابہ کو ۔ دوسری یہ کہ ابن
عباس کا یہ کہنا کہ مقصود اس سے حرج نہونا تھا اپنی امت کو صریح منافی ہے اس کے ۔ اور ابن مسعود سے جو مروی ہے کہ انہوں
نے آنحضرت صلعم کو جمع کرتے نہ دیکھا سوای مزدلفہ کے تو یہ شہادت نفی پر ہے اور وہ مقبول نہیں ہے دوسری یہ کہ ابن مسعود سے اسکا خلاف
ثابت ہے ابو یعلے نے روایت کیا ابی لیلی سے اونہے ابو قیس ازدی سے اونہے ابن مسعود سے کہ آنحضرت صلعم جمع کرتے تھے درمیان
دو نمازوں کے سفر میں اور طبرانی نے روایت کیا ابن مسعود سے کہ رسول اللہ صلعم نے جمع کیا درمیان میں ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا
کے لوگوں نے اسباب میں آپ سے کہا یعنے رسول اللہ صلعم سے آپ نے فرمایا میں نے یہ اسواسطے کیا تاکہ میری امت کو تکلیف نہ ہو ۔ عن
نافع وعبد الله بن واقد ان مؤذن ابن عمر قال الصلاة قال سر حتى اذا كان قبل غيوب الشفق نزل فصلى
المغرب ثم انتظر حتى غاب الشفق وصلى العشاء ثم قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا عجل به امر صنع
مثل الذي صنعت فسار في ذلك اليوم والليلة مسيرة ثلاث ترجمہ نافع اور عبد اللہ بن واقد سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن
عمر کے مؤذن نے کہا نماز کا وقت آگیا انہوں نے کہا ابھی چلو پھر شفق کے ڈوبنے سے پہلے اوترے اور مغرب کی نماز پڑھی پھر تھوڑی
دیر ٹھہرے یہانتک کہ غائب ہوا شفق اور عشا کی نماز پڑھی بعد اوسکے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب جلدی ہوتی
کسی کام کی تو ایسا ہی کرتے جیسے میں نے کیا ہے پھر اوس دن اور رات میں تین دن کی راہ چلے ۔ دوسری روایت میں ہے حتى اذا
كان عند ذهاب الشفق نزل فجمع بينهما ترجمہ جب شفق غائب ہونے کو ہوئے اوترے اور دونوں نمازوں کو جمع کیا عن
ابن عباس قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم بالمدينة ثمانيا وسبعا الظهر والعصر والمغرب والعشاء ولم
يقل سليمان ومسدد بنا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے نماز پڑھائی ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں
آٹھ رکعتیں (ظہر اور عصر کے) اور سات رکعتیں (مغرب اور عشا کی ایک ساتھ) صالح کی روایت میں ہے في غير مطر بغیر بارش
کے عن جابر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم غابت له الشمس بمكة فجمع بينهما بسرف ترجمہ جابر سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آفتاب ڈوب گیا مکہ میں آپ نے مغرب اور عشا سرف میں جا کر پڑھی ف سرف ایک موضع
ہے مکہ سے دس میل پر عن هشام بن سعد قال بينهما عشرة اميال ترجمہ ہشام بن سعد نے کہا سرف اور مکہ میں دس میل
کا فاصلہ ہے عن عبد الله بن دينار قال غابت الشمس وانا عند عبد الله بن عمر فسرنا فلما رأيناه قد امسى
قلنا الصلوة فسار حتى غاب الشفق وتصوبت النجوم ثم انه نزل فصلى الصلاتين جميعا ثم قال رأيت
رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا جد به السير صلى صلاتي هذه يقول يجمع بينهما بعد ليل ترجمہ
عبد اللہ بن دینار سے روایت ہے آفتاب ڈوب گیا اور میں عبد اللہ بن عمر پاس تھا پھر ہم چلے جب ہم نے دیکھا رات ہوگئی

تو نماز کے لیے کہا وہ چلے گئے یہانتک کہ شفق ڈوب گئی اور تارے چھٹک گئے اوترے اور مغرب عشا کو ساتھ پڑھا بعد اوسکے کہا میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ کو جلدی چلنا ہوتا تو ایسا ہی کرتے یعنی جمع کرتے دونو نمازون کو رات میں **عن**
انس بن مالک قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ارتحل قبل ان تزیغ الشمس اخر الظہر الی وقت العصر ثم
نزل فجمع بینہما فان زاغت الشمس قبل ان یرتحل صلی الظہر ثم رکب صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** انس بن مالک سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوچ کرتے آفتاب ڈھلنے سے پہلے تو ظہر کی تاخیر کرتے عصر تک پھر اوترتے اور دونون نمازون کو
جمع کرتے اگر آفتاب کوچ سے پہلے ڈھل جاتا تو ظہر پڑھ کر آپ سوار ہو جاتے۔ دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے ویؤخر
المغرب حتی یجمع بینہما وبین العشاء حین یغیب الشفق اور دیر کرتے آپ مغرب میں یہانتک کہ شفق ڈوب جاتی پھر مغرب اور عشا
ملا کر پڑھتے **عن** معاذ بن جبل ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان فی غزوۃ تبوک اذا ارتحل قبل ان تزیغ الشمس
اخر الظہر حتی یجمعہا الی العصر فیصلیہما جمیعا واذا ارتحل بعد زیغ الشمس صلی الظہر والعصر جمیعا ثم سار وکان
اذا ارتحل قبل المغرب اخر المغرب حتی یصلیہا مع العشاء واذا ارتحل بعد المغرب عجل العشاء فصلاہا مع المغرب
ترجمہ معاذ بن جبل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک میں جب کوچ کرتے آفتاب ڈھلنے سے پہلے تو ظہر میں دیر کرتے
عصر تک پھر ظہر عصر کو ملا کر پڑھ لیتے اور جب کوچ کرتے آفتاب ڈھلنے کے بعد تو ظہر اور عصر پڑھ کر چلتے اور جب کوچ کرتے مغرب سے
پہلے تو مغرب میں دیر کرتے پھر عشا کے ساتھ مغرب پڑھ لیتے اور جب بعد مغرب کے چلتے تو عشا کو مغرب کے ساتھ پڑھ کر چلتے کہا
ابو داؤد نے اسکو فقط قتیبہ نے روایت کیا ہے۔ تو یہ حدیث غریب ہے **باب** قصر قراءۃ الصلوۃ فی السفر سفر میں
قراءت کم کرنا **عن** البراء قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فصلی بنا العشاء الاخرۃ فقرأ فی
احدی الرکعتین بالتین والزیتون **ترجمہ** براء سے روایت ہے ہم نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں آپ نے عشا
کی نماز پڑھائی تو ایک رکعت میں والتین والزیتون پڑھی **باب** التطوع فی السفر سفر میں نفل پڑھنے کا بیان **عن** البراء بن
عازب قال صحبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثمانیۃ عشر سفرا فما رأیتہ ترک رکعتین اذا زاغت الشمس قبل
الظہر **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا اٹھارہ سفرون میں کبھی میں نے آپ کو دو رکعتین
بعد زوال کے قبل ظہر کے ترک کرتے نہ دیکھا **عن** حفص بن عاصم بن عمر بن الخطاب قال صحبت ابن عمر فی طریق قال
فصلی بنا رکعتین ثم اقبل فرای ناسا قیاما فقال ما یصنع ہؤلاء قلت یسبحون قال لو کنت مسبحا اتممت
صلاتی یا ابن اخی انی صحبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی السفر فلم یزد علی رکعتین حتی قبضہ اللہ
عز وجل وصحبت ابا بکر فلم یزد علی رکعتین حتی قبضہ اللہ عز وجل وصحبت عمر فلم یزد علی رکعتین حتی
قبضہ اللہ تعالی وصحبت عثمان فلم یزد علی رکعتین حتی قبضہ اللہ تعالی وقد قال اللہ عز وجل لقد کان لکم
فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ **ترجمہ** حفص بن عاصم بن عمر بن خطاب سے روایت ہے میں عبد اللہ بن عمر کے ساتھ تھا

ایک راہ مین سفر مین) انہون نی دو رکعتین پڑہین پہر اُٹہے تو لوگون کو کھڑی ہوئی دیکہا پوچہا کیا کرتے ہین لوگون نے کہا نفل پڑہتی ہین عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ اگر مین نفل پڑہتا ہوتا تو نماز ہی نہ پوری کرتا مین رسول اللہ صلعم کے ساتہہ رہا سفر مین آپ نے دو رکعتین پر زیادہ نہ کیا **ف** یعنی نفل نہ پڑہی صرف فرض پڑہ لی قصر کرکے **ت** یہان تک کہ اللہ جل جلالہ نے اونکو بلا لیا پہر مین ابو بکر کے ساتہہ رہا انہون نی بھی دو رکعتون پر زیادہ نہین کیا یہانتک کہ اللہ نی اونکو بلا لیا + پہر مین عمر کے ساتہہ رہا اونہون نے بھی دو رکعتون پر زیادہ نہین کیا یہانتک کہ اللہ نے اونکو بلا لیا پہر مین حضرت عثمان کے ساتہہ رہا انہون نی بھی دو رکعتون پر زیادہ نہین کیا یہانتک کہ اللہ نے اونکو بلا لیا اور اللہ جل جلالہ فرماتا ہے تم کو رسول اللہ صلعم کی پیروی کرنا بہتر ہے

باب التطوع علی الراحلۃ والوتر اونٹ پر نفل اور وتر پڑہنے کا بیان **عن** ابن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسبح علی الراحلۃ ای وجہ توجہ ویوتر علیہا غیر انہ لا یصلی المکتوبۃ علیہا **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ پر نفل پڑہتے تہے خواہ کسی طرف اوسکا منہ ہوا اور وتر بھی اوس پر پڑہتے تہے فقط فرض نہین پڑہتے تہے **ف** اس حدیث سے کئی مسئلے معلوم ہوئے۔ ایک یہ کہ نفل نماز سواری پر درست ہے۔ دوسری یہہ کہ ضرور نہین اوس سواری کا منہ قبلہ کیطرف ہو۔ تیسری یہہ کہ وتر نفل ہے کیونکہ اگر واجب ہوتا تو اوسکو بھی آپ سواری پر نہ پڑہتے چوتھی یہہ کہ فرض سواری پر نہ پڑہنا چاہیے **عن** انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا سافر فاراد ان یتطوع استقبل بناقتہ القبلۃ فکبر ثم صلی حیث وجہہ رکابہ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے اور سفر مین نفل پڑہنا چاہتے تو اپنی اونٹ کا منہ قبلہ کیطرف کرکے تکبیر کہہ لیتے پہر نماز پڑہا کرتے چاہے جدہر وہ جاتا **عن** عبد اللہ بن عمر انہ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی علی حمار وھو متوجہ الی خیبر **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے بین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑہتے دیکہا گدہے پر اور آپکا منہ خیبر کیطرف تہا **ف** حالانکہ خیبر مدینے سے قبلے کیطرف نہین ہے **عن** جابر قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حاجۃ قال فجئت وھو یصلی علی راحلتہ نحو المشرق والسجود اخفض من الرکوع **ترجمہ** جابر سے روایت ہے مجکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کام کو بہیجا مین آیا تو آپ نماز پڑہ رہے تھے اونٹ پر پورب کیطرف اور سجدہ رکوع سے ذرا نیچا کرتے تہے **ف** یعنی رکوع اور سجدہ دونون اشارے سے کرتے تہے مگر رکوع مین جتنا جہکتے تہے سجدہ مین اوس سے زیادہ جہکتے تہے

باب الفریضۃ علی الراحلۃ اونٹ پر فرض پڑہنے کا بیان **عن** عطاء بن ابی رباح انہ سال عائشۃ ھل رخص للنساء ان یصلین علی الدواب قالت لم یرخص لھن فی شدۃ ولا رخاء قال محمد ھذا فی المکتوبۃ **ترجمہ** عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے انہون نے حضرت عائشہ سے پوچہا کیا عورتون کو سواری پر نماز درست ہے انہون نی کہا نہین کسی وقت مین درست نہین پریشانی کا وقت ہو یا اطمینان کا۔ محمد نے کہا مراد فرض نماز ہے

باب متی یتم المسافر مسافر نماز کو کب پوری پڑہے **ف** سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا مذہب یہہ ہے کہ مسافر جب پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کرے

تو نماز پوری پڑھی اور اوزاعی نے کہا بارہ دن ٹھہرنے کے اور مالک اور شافعی اور احمد کے نزدیک جب نیت کرلی چار دن ٹھہرنے کی تو پوری نماز پڑھے اور اسحاق نے کہا جب انیس دن ٹھہرنے کی نیت کرے تو پوری نماز پڑھے اور اجماع کیا اہل علم نے اس بات پر کہ مسافر قصر کیا کرے جب تک نیت ٹھہرنے کی نہ کرے اگرچہ کئی برس اسی طرح گزر جاویں (ترمذی) عن عمران بن حصین قال غزوت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وشہدت معہ الفتح فاقام بمکۃ ثمانی عشرۃ لیلۃ لا یصلی الا رکعتین ویقول یا اھل البلد صلوا اربعا فانا قوم سفر ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے میں نے جہاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور حاضر ہوا فتح مکہ میں آپ مکے میں ٹھہرے اٹھارہ راتوں تک دو ہی رکعتیں پڑھتے رہے (قصر کرتے رہے) اور فرماتے تھے اے مکے والو تم چار پڑھو کیونکہ ہم مسافر ہیں عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقام سبع عشرۃ بمکۃ یقصر الصلاۃ قال ابن عباس ومن اقام سبع عشرۃ قصر ومن اقام اکثر اتم۔ قال ابو داؤد قال عباد بن منصور عن عکرمۃ عن ابن عباس قال اقام تسع عشرۃ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سترہ راتوں تک مکے میں رہے نماز کو قصر کرتے تھے ابن عباس نے کہا جو شخص سترہ دن تک ٹھہرے وہ قصر کیا کرے جو اس سے زیادہ ٹھہرے وہ نماز پوری پڑھے۔ دوسری روایت میں ہے آپ انیس دن مکے میں رہے قصر کرتے رہے کہا ابن عباس نے جب ہم ٹھہرتے انیس دن قصر کرتے ہم اور اگر زیادہ ٹھہرتے ہم پوری کرتے ہم یعنی چار رکعت پڑھتے (بخاری) عن ابن عباس قال اقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمکۃ عام الفتح خمس عشرۃ یقصر الصلاۃ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے میں فتح کے سال پندرہ دن رہے نماز قصر کرتے رہے عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقام بمکۃ سبع عشرۃ یصلی رکعتین ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے میں سترہ دن تک رہے دو رکعتیں پڑھتے رہے عن انس بن مالک قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من المدینۃ الی مکۃ فکان یصلی رکعتین حتی رجعنا الی المدینۃ فقلنا ھل اقمتم بھا شیئا قال اقمنا عشرا ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینے سے نکلے مکے کو آپ دو رکعتیں پڑھتے تھے یہاں تک کہ ہم پھر مدینے کو لوٹ آئے لوگوں نے پوچھا تم مکے میں کچھ دن ٹھہرے تھے انھوں نے کہا دس دن ٹھہرے تھے عن عمر بن علی بن ابی طالب ان علیا کان اذا سافر بعد ما تغرب الشمس حتی تکاد ان تظلم ثم ینزل فیصلی المغرب ثم یدعو بعشائہ فیتعشی ثم یصلی العشاء ثم یرتحل ویقول ھکذا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصنع ترجمہ عمر بن علی بن ابی طالب سے روایت ہے کہ حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ جب سفر کرتے آفتاب ڈوبنے کے بعد قریب اندھیری کے اترتے اور نماز پڑھتے پھر شام کا کھانا منگا کر کھاتے بعد اوس کے عشا کی نماز پڑھتے اور کوچ کرتے اور کہتے رسول اللہ صلعم ایسا ہی کرتے تھے دوسری روایت میں انس بن مالک سے ہے ان انسا کان یجمع بینھما حین یغیب الشفق ویقول کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصنع ذلک ترجمہ انس جمع کرتے تھے مغرب اور عشا میں جب شفق ڈوب جاتی اور کہتے تھے رسول اللہ صلعم ایسا ہی کرتے تھے باب اذا قام

باب فی العبد یقصر جب دشمن کے ملک مین پڑا ہو تو قصر کیا کرے عن جابر بن عبد الله قال اقام رسول الله صلی الله
علیه وسلم بتبوك عشرین یوما یقصر الصلوة ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک مین
بیس دن تک رہے نماز قصر کرتے رہے۔ کہا ابو داؤد نے نہین سند کیا اس حدیث کو معمر نے **باب** صلوة الخوف خوف کے نماز
کا بیان **ف** اس نماز کی کیفیت مین بہت اختلاف ہے۔ سب صورتین جائز مین اور رسول اللہ سے منقول ہین مگر یہ صورت بہت
صحیح ہے وہ یہ ہے کہ مقتدی دو صف کرین اور سب امام کے ساتھ تکبیر کہین پھر رکوع کرین بعد اوسکے امام سجدہ کرے اور آگے والی صف
سجدہ کرے اور پچھلے صف کھڑی رہے کافرون کو دیکھتی ہوئے جب امام اور اگلی صف سجدون سے فارغ ہو کر کھڑے ہون تو پچھلی صف والے
سجدہ کرین پھر آگے کی صف پیچھے آجاوے اور پچھلی آگے بڑھ جاوے جب امام رکوع کرے سب رکوع کرین پھر امام سجدہ کرے اور دوسرے
کی صف والی سجدہ کرین اور پچھلی صف والے جو پہلی رکعت مین آگے تھے کھڑے رہین محافظت کرتی ہوئی جب امام اور آگے کی صف والے
سجدون سے فارغ ہو کر بیٹھ جاوین پچھلے صف والے سجدہ کرین پھر سب بیٹھ جاوین اور ایک ساتھ امام سب پر سلام پھیرے (ابو داؤد نے کہا
سفیان کا یہی قول ہے عن ابی عیاش الزرقی قال کنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم بعسفان وعلی المشرکین خالد بن

ولید فصلینا الظهر فقال المشرکون لقد اصبنا غرة لقد اصبنا غفلة لو کنا حملنا علیهم وهم فی الصلاة

فنزلت ایة القصر بین الظهر والعصر فلما حضرت العصر قام رسول الله صلی الله علیه وسلم مستقبل القبلة

والمشرکون امامه فصف خلف رسول الله صلی الله علیه وسلم صف وصف بعد ذلك الصف صف اخر فرکع رسول

الله صلی الله علیه وسلم ورکعوا جمیعا ثم سجد وسجد الصف الذی یلونه وقام الاخرون یحرسونهم فلما صلی

هؤلاء السجدتین وقاموا سجد الاخرون الذین کانوا خلفهم ثم تاخر الصف الذی یلیه الی مقام الاخرین

وتقدم الصف الاخیر الی مقام الصف الاول ثم رکع رسول الله صلی الله علیه وسلم ورکعوا جمیعا ثم

سجد وسجد الصف الذی یلیه وقام الاخرون یحرسونهم فلما جلس رسول الله صلی الله علیه وسلم والصف

الذی یلیه سجد الاخرون ثم جلسوا جمیعا فسلم علیهم جمیعا فصلاها بعسفان وصلاها یوم بنی

سلیم ترجمہ ابی عیاش زرقی سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے عسفان مین (عسفان ایک موضع
ہے مکے اور مدینے کے درمیان) اور مشرکون کے سردار اون دنون مین خالد بن ولید تھے جب ہم نے نماز پڑھی ظہر کی مشرکون
نے کہا ہم سے غفلت ہو گئی ہم سے چوک ہو گئی اگر ہم اون پر حملہ کرتے نماز مین تو بہتر ہوتا اوسوقت آیت قصر کے ظہر اور عصر مین
اوتری **ف** وہی آیت قصر آیت خوف ہے دونون آیتین ایک ہی وقت مین اوترین **ف** جب عصر کا وقت آیا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قبلے کیطرف منہ کر کے کھڑے ہوئے اور مشرکین آپکے سامنے تھے تو آپکے پیچھے ایک صف کھڑی ہوئی اور اوس صف
کے پیچھے ایک اور صف کھڑی ہوئی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا سب لوگون نے رکوع کیا پھر آپنے سجدہ کیا اور پہلی
صف والون نے سجدہ کیا اور پچھلے صف والے آگے بڑھ گئے پھر رسول اللہ نے رکوع کیا سبنے آپ کے ساتھ رکوع کیا پھر آپنے سجدہ

کیا اور پہلے صف والون نے (جو پہلے رکعت مین پچہلی صف مین تہی) آپکے ساتہہ سجدہ کیا اور پچہلے صف والی (جو پہلے رکعت مین اگلی صف مین تہی) حفاظت کرتی ہوئی کہڑے رہے جب آپ سجدون سے فارغ ہوکر بیٹہے اور پہلے صف والے بہی بیٹہے تو پچہلے صف والون نے سجدہ کیا پہر سب بیٹہہ گئے بعد اوسکے آپنے سب پر سلام پہیرا پہر آپنے اسی طرح نماز پڑہی عسفان مین اور بنی سلیم مین **باب** بعضون نے کہا ایک صف امام کے ساتہہ رہے اور ایک صف دشمن کے سامنے رہے پہلے امام اون لوگونکے ساتہہ جو اوسکے ساتہہ ہین۔ ایکرکعت پڑہے پہر امام کہڑا رہے اور وہ لوگ ایکرکعت اور (اکیلے اکیلے) پڑہ کر (بغیر سلام پہیرے) چلے جاوین اور دشمن کے سامنے صف لگاوین اور وہ لوگ جو دشمن کے سامنے تہے (امام کے پاس) آوین امام انکے ساتہہ ایکرکعت پڑہے پہر امام بیٹہا رہے اور وہ لوگ (اکیلے اکیلے) ایک اور رکعت پڑہین پہر امام سب کے ساتہہ سلام پہیرے **عن**

سہل بن ابی حثمة ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم صلی باصحابہ فی خوف فجعلہم خلفہ صفین فصلی بالذین یلونہ رکعة ثم

قام فلم یزل قائما حتی صلے الذین خلفہم رکعة ثم تقدموا وتاخر الذین کانوا قدامہم فصلی بہم النبی صلے اللہ

علیہ وسلم رکعة ثم قعد حتی صلے الذین تخلفوا رکعة ثم سلم **ترجمہ** سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو نماز پڑہائی خوف کی تو اونکی دو صفین کین اپنے پیچہے پہلے آگے کی صف والون کے ساتہہ ایکرکعت پڑہی پہر آپ کہڑے رہے اور پچہلے لوگ ایکرکعت پڑہ کے آگے بڑہ گئے اور آگے والے پیچہے چلے گئے۔ اب جو آگے بڑہ گئے تہے اون کے ساتہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکرکعت پڑہی پہر آپ بیٹہے رہے یہانتک کہ جو لوگ پیچہے چلے گئے تہے اُنہون نے ایک رکعت اور پڑہی پہر آپنے سلام پہیرا۔ کہا ابوداؤد نے یحیی بن سعید کے روایت قاسم سے مثل روایت یزید بن رومان کی ہے (جو آگے آتی ہے) مگر سلام کا فرق ہے (یعنی یحیی نے یہہ کہا کہ جو لوگ ایکرکعت پہلے امام کے ساتہہ پڑہ چکے تہے وہ ایکرکعت اکیلے پڑہ کر سلام پہیر کر گئے اور یزید بن رومان کی روایت مین سلام کا ذکر نہین ہے) اور عبید اللہ کی روایت مثل یحیی بن سعید کی ہے کہ آپ کہڑے رہے سیدہے، **باب** بعضون نے کہا امام جب ایک گروہ کے ساتہہ ایکرکعت پڑہ لے تو امام کہڑا رہے اور وہ اکیلے اکیلے ایکرکعت اور پڑہ کر سلام پہیر کر دشمن کے سامنے چلے جاوین **عن** صالح بن خوات عمن صلے مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم ذات

الرقاع صلاة الخوف ان طائفة صفت معہ وطائفة وجاہ العدو فصلی بالتی معہ رکعة ثم ثبت قائما واتموا لانفسہم

ثم انصرفوا وصفوا وجاہ العدو وجاءت الطائفة الاخرے فصلی بہم الرکعة التی بقیت من صلاتہ ثم ثبت جالسا

واتموا لانفسہم ثم سلم بہم **ترجمہ** صالح بن خوات سے روایت ہے اونہون نے سنا اوس شخص سے جس نے نماز خوف کی پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ غزوہ ذات الرقاع مین (مسلمان دو گروہ ہو گئے) ایک گروہ نے صف باندہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ اور دوسرا گروہ دشمن کے سامنے رہا تو ایکرکعت آپ نے اوس گروہ کو پڑہائی جو آپکے ساتہہ تہا پہر آپ کہڑے رہے لیکن اوس گروہ کے لوگون نے اپنی نماز (اکیلے اکیلے) پوری کر لی اور نماز سے فارغ ہوکر دشمن کے سامنے گئے پہر دوسرا گروہ آیا اون کے ساتہہ آپ نے ایکرکعت پڑہی جو باقی رہی تہی بعد اوسکے آپ بیٹہے رہے اور اوس گروہ کے لوگون نے ایکرکعت اور پڑہ کر اپنی نماز پوری کی پہر آپنے

سلام پھیرا۔ مالک نے کہا یہ روایت مجھ بہت پسند ہی **عن** سہل بن ابی حثمۃ ان صلوٰۃ الخوف ان یقوم الامام وطائفۃ
من اصحابہ وطائفۃ مواجہۃ العدو فیرکع الامام رکعۃ ویسجد بالذین معہ ثم یقوم فاذا استوی قائما
ثبت قائما واتموا لانفسہم الرکعۃ الباقیۃ ثم سلموا وانصرفوا والامام قائم فکانوا وجاہ العدو ثم یقبل الآخرون
الذین لم یصلوا فیکبرون وراء الامام فیرکع بہم ویسجد بہم ثم یسلم فیقومون فیرکعون لانفسہم الرکعۃ
الباقیۃ ثم یسلمون **ترجمہ** سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہے خوف کی نماز اس طرح ہی کہ امام کھڑا ہو اور ایک گروہ اوسکے ساتھ
کھڑا ہو (نماز کے لیے) اور دوسرا گروہ دشمن کے سامنے رہے پہلے امام ایک رکعت پڑہی اور سجدہ کرے اپنے ساتھ والوں کے ساتھ جب
سجدے سے کھڑا ہو تو ٹھہرا رہے اور مقتدی (اکیلے اکیلے) ایک اور رکعت پڑھ کر اپنی نماز پوری کریں پھر سلام پھیر کر اور
چلے جاویں دشمن کے سامنے اور امام اسی طرح کھڑا رہے پھر دوسرا گروہ جس نے نماز نہیں پڑہی وہ آوے اور تکبیر کہیں امام کے پیچھے
پھر امام رکوع کرے اور سجدہ کرے اونکے ساتھ پھر سلام پھیر دے اور مقتدی کھڑے ہو کر ایک رکعت جو باقی رہ گئی تھی ادا کریں
پھر سلام پھیریں **باب** بعضوں نے کہا سب لوگ تکبیر تحریمہ ایک ہی ساتھ کہیں اگرچہ پشت قبلہ کیطرف ہو پھر ایک گروہ ساتھ
امام ایک رکعت پڑہے بعد اوسکے وہ گروہ دشمن کے سامنے چلا جاوے اور دوسرا گروہ آوے وہ پہلے اکیلے اکیلے ایک رکعت پڑھ کر امام کے ساتھ
شریک ہو پھر امام اون کے ساتھ ایک رکعت ادا کرے بعد اوسکے دو گروہ آوے جو پہلے ایک رکعت پڑھ چکا تھا اور ایک رکعت باقی ادا کرے
اور امام جب تک بیٹھا رہے پھر سب کے ساتھ اکٹھا سلام پھیرے **عن** مروان بن الحکم انہ سأل ابا ہریرۃ ہل صلیت مع رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلاۃ الخوف قال ابو ہریرۃ نعم قال مروان متی فقال ابو ہریرۃ عام غزوۃ نجد
قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی صلاۃ العصر فقامت معہ طائفۃ وطائفۃ اخری مقابل العدو ظہورہم
الی القبلۃ فکبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکبروا جمیعا الذین معہ والذین مقابلی العدو ثم رکع رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم رکعۃ واحدۃ ورکعت الطائفۃ التی معہ ثم سجد فسجدت الطائفۃ التی تلیہ والآخرون قیام
مقابلی العدو ثم قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقامت الطائفۃ التی معہ فذہبوا الی العدو فقابلوہم
واقبلت الطائفۃ التی کانت مقابلی العدو فرکعوا وسجدوا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قائم کما ہو ثم قاموا
فرکع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعۃ اخری ورکعوا معہ وسجد وسجدوا معہ ثم اقبلت الطائفۃ التی کانت
مقابلی العدو فرکعوا وسجدوا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاعد ومن معہ ثم کان السلام فسلم رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم وسلموا جمیعا فکان لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعتین ولکل رجل من الطائفتین رکعۃ
رکعۃ **ترجمہ** مروان بن حکم نے ابوہریرہ سے پوچھا کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خوف کی نماز پڑہی ہے ابوہریرہ
نے کہا ہاں مروان نے پوچھا کب ابوہریرہ نے کہا جس سال نجد پر جہاد ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑہنے کو کھڑے ہوئے
آپ کے ساتھ ایک گروہ کھڑا ہوا اور ایک گروہ دشمن کے سامنے کھڑا ہوا انکی پشت قبلہ کیطرف تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

تکبیر کہی سب لوگون نی آپکے ساتھہ تکبیر کہی جو آپکے پیچھے کھڑے تھے اور جو دشمن کے سامنے تہے پہر رسول اللہ نی رکوع کیا اور جو گروہ پیچھے
ساتھہ تہا اوسنے بہی رکوع کیا پہر آپ نی سجدہ کیا اوس گروہ نی بہی سجدہ کیا اور دوسرا گروہ اوسی طرح دشمن کے سامنے کہڑا رہا پہر
رسول اللہ کھڑے ہوئی اور جو گروہ آپکے پیچہے تہا وہ دشمن کے سامنے گئے اور جو گروہ دشمن کے سامنے تہا وہ آیا انہون نی رکوع اور
سجدہ کیا آپ اوسی طرح کہڑی ہی جب وہ رکوع اور سجدہ سی فارغ ہوکر کھڑی ہوے تو رسول اللہ صلعم نے اونکے ساتھہ ایک رکعت
پڑہی انہون نے بہی آپکے ساتھہ رکوع اور سجدہ کیا پہر وہ گروہ بہی آیا جو بعد کو دشمن کے سامنے گیا تھا اور اوس نے رکوع
اور سجدہ ادا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اونکے ساتھ کے سب بیٹھے رہی جب وہ فارغ ہوئی تو سلام ہوا رسول اللہ صلعم نے
سلام پہیرا پہر سب لوگون نی سلام پہیرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعتین ہوئین اور ہر ایک گروہ کو آپکے ساتھہ ایک
ایک رکعت عن ابی ہریرة قال خرجنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم الی نجد حتی اذا کنا بذات الرقاع من نخل
لقی جمعا من غطفان فذکر معناه ولفظه علی غیر لفظ حیوة وقال فیه حین رکع بمن معه وسجد قال
فلما قاموا مشوا القهقری الی مصاف اصحابهم ولم یذکر استدبار القبلة ترجمہ ابوہریرہ سے دوسری روایت ہے
یہہ کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ نکلی نجد کو جب ذات الرقاع (ایک زمین ہے یا پہاڑ) مین پہونچے تو کچھ لوگ غطفان کے
ملی پہر اوسی طرح بیان کیا جیسی اوپر گزرا مگر اس مین اتنا زیادہ ہے کہ جب پہلا گروہ ایک رکعت سی آپ کے ساتھہ فارغ ہوا تو اولٹی پانو
پھرا اور صف کی مقام پر کھڑا ہوا اور قبلے کی طرف پیٹھ کرنیکا اسمین ذکر نہیں ہے عن عائشة قالت کبر رسول الله صلی الله
علیه وسلم وکبرت الطائفة الذین صفوا معه ثم رکع فرکعوا ثم سجد فسجدوا ثم رفع فرفعوا ثم مکث رسول الله
صلی الله علیه وسلم جالسا ثم سجدوا هم لانفسهم الثانیة ثم قاموا فنکصوا علی اعقابهم یمشون القهقری حتی قاموا
من ورائهم وجاءت الطائفة الاخری فقاموا فکبروا ثم رکعوا لانفسهم ثم سجد رسول الله صلی الله علیه وسلم
فسجدوا معه ثم قام رسول الله صلی الله علیه وسلم وسجدوا لانفسهم الثانیة ثم قامت الطائفتان جمیعا فصلوا
مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فرکع فرکعوا ثم سجد فسجدوا جمیعا ثم عاد فسجد الثانیة وسجدوا معه
سریعا کاسرع الاسراع جاهدا لا یالون سراعا ثم سلم رسول الله صلی الله علیه وسلم وسلموا فقام رسول الله صلی
الله علیه وسلم وقد شارکه الناس فی الصلاة کلها ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نی تکبیر کہے اور جو گروہ آپ کے ساتھہ تھا اوسنے بہی تکبیر کہے پھر آپ نی رکوع کیا انہون نے بہی رکوع کیا پہر آپ نی سجدہ کیا انہون
نی بہی سجدہ کیا پھر آپ نے سر اوٹہایا انہون نی بہی سر اوٹہایا بعد اوسکی آپ بیٹھے رہی اور وہ لوگ دوسرا سجدہ اکیلے کرکے کھڑی ہوکر
اولٹے پانو چلے گئے اور پیچھے جا کر کھڑے ہو گئے اب دوسرا گروہ آیا اور کھڑے ہو کر تکبیر کہے اور رکوع کیا اکیلے اکیلے پہر رسول اللہ صلعم نے
سجدہ کیا انہون بھی ساتھہ ہی سجدہ کیا پھر آپ کھڑے ہو گئے اور اون لوگون نی دوسرا سجدہ کیا پہر دونو گروہ کھڑے ہو گئے اور
آپکے ساتھہ نماز پڑہا کیے پھر آپ نی رکوع کیا سب نے رکوع کیا پہر آپ نی سجدہ کیا سب نے سجدہ کیا پہر آپ نے دوسرا سجدہ

کیا سب نے دوسرا سجدہ کیا بہت جلدی اور پہرتی سی کوئی قصور پہرتی مین نہ کیا پہر آپ نی سلام پہیرا سب نے سلام پہیرا بعد اوسکے رسول اللہ صلعم کھڑے ہو گئے اور لوگ آپ کی ساتھہ نماز سی فارغ ہوئی اور آپکے شریک ہی نماز مین **باب** بعضون نی کہا ہر ایک گروہ کے ساتھہ امام ایکرکعت پڑہی پھر امام سلام پہیرے اور وہ لوگ اپنی ایک ایک رکعت پوری کرین **عن** ابن عمران رسول اللہ صلی اللہ صلی باحدی الطائفتین رکعۃ والطائفۃ الاخری مواجہۃ العدو ثم انصرفوا فقاموا فی مقام اولئک وجاء اولئک فصلی بہم رکعۃ اخری ثم سلم علیہم ثم قام ہؤلاء فقضوا رکعتہم وقام ہؤلاء فقضوا رکعتہم **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلعم نی ایک گروہ کو ساتھہ ایکرکعت پڑہی اور دوسرا گروہ دشمن کے سامنے کہڑا رہا پہر یہ لوگ چلاگئی ایکرکعت پڑہ کر اور وہ لوگ آئی اونہون نی آپکے ساتھہ ایکرکعت پڑہی بعد اوسکو آپ نی سلام پہیر دیا اور ان لوگون نے کہڑے ہوکر ایکرکعت پڑہی پھر اون لوگون نی کہڑے ہوکر ایکرکعت پڑہی۔ کہا ابوداؤد نی ابن عباس اور ابوموسی سے بھی ایسا ہی منقول ہی **باب** بعضون نے کہا امام + ہر ایک گروہ کے ساتھہ ایک ایک رکعت پڑہی پہر سلام پہیر دی اب جو لوگ سلام کیوقت اوسکے پیچھے ہون وہ دوسری رکعت ہی پڑہ کر اپنی نماز پوری کرلین پھر پہلا گروہ آوی وہ بھی ایکرکعت جو باقی رہ گئی تھی پڑہی **عن** عبداللہ بن مسعود قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلاۃ الخوف فقاموا صفا خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصف مستقبل العدو فصلی بہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعۃ ثم جاء الآخرون فقاموا مقامہم واستقبل ہؤلاء العدو فصلی بہم النبی صلی اللہ علیہ وسلم رکعۃ ثم سلم فقام ہؤلاء فصلوا لانفسہم رکعۃ ثم سلموا ثم ذہبوا فقاموا مقام اولئک مستقبلی العدو ورجع اولئک الی مقامہم فصلوا لانفسہم رکعۃ ثم سلموا **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی رسول اللہ صلعم نی خوف کی نماز پڑہی تو ایک صف آپکے پیچھے کھڑی ہوئی اور ایک صف دشمن کے سامنے کھڑی ہوئی رسول اللہ صلعم نے ایکرکعت پڑہی پہلے گروہ کے ساتھہ پہر دوسرا گروہ آیا اور ان کی جگہہ پر کھڑا ہوا اور یہ دشمن کے سامنے چلا گئی۔ آپ نے اونکے ساتھہ ایکرکعت پڑہی پھر آپ نے سلام پہیر دیا ان لوگون نے کھڑے ہوکر ایکرکعت اکیلے ادا کی پھر سلام پہیر کر چلے گئی دشمن کے سامنے اور پہلا گروہ جو ایکرکعت پڑہ چکا تہا آیا اور انھون نے ایکرکعت اکیلے پڑہ کر سلام پہیر دیا **ف** ابوحنیفہ کا بھی قول ہے۔ دوسری روایت مین ہی کہ رسول اللہ صلعم نی تکبیر کہی تو دونو صفون نی تکبیر کہی عبدالرحمن بن سمرہ جب کابل مین جہاد کے لیے گئی تہے وہان اُنہون نی اسیطرح نماز پڑہی مگر جن لوگون نے اخیر مین امام کی ساتھہ ایکرکعت پڑہی تہی وہ امام کے سلام کے بعد دشمن کے سامنے چلا گئی اور پہلا گروہ آیا اوس نے ایکرکعت پڑہی جو باقی تھی وہ پھر لوٹ گئے اور دوسرا گروہ آیا اوس نے ایکرکعت پڑہی **باب** من قال یصلی بکل طائفۃ رکعۃ ولا یقضون بعضون نی کہا ہر ایک گروہ ایک ایک رکعت امام کی ساتھہ پڑہ لے پھر دوسری رکعت پڑہنی کی حاجت نہین **عن** ثعلبۃ بن زہدم قال کنا مع سعید ابن العاص بطبرستان فقام فقال ایکم صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلاۃ الخوف فقال حذیفۃ انا فصلی بہؤلاء رکعۃ وبہؤلاء رکعۃ ولم یقضوا **ترجمہ** ثعلبہ بن زہدم سے روایت ہے ہم سعید بن العاص کے

ساتھ تھے طبرستان مین اونھون نی کہا تم مین سے کس نے رسول اللہ صلعم کے ساتھ خوف کی نماز پڑھی ہے - حذیفہ نے کہا
مین نی پھر انہون نی ہر ایک گروہ کے ساتھ ایک ایک رکعت پڑھی اور کسی گروہ نے دوسری رکعت نہین پڑھی - کہا ابوداود
نی ایسا ہی روایت کیا ابن عباس اور ابوہریرہ اور ابوموسی اور ابن عمر اور زید بن ثابت نی رسول اللہ سے اور اوس مین یہ ہے کہ
مقتدیونکی ایک ایک رکعت ہوئی اور رسول اللہ کی دو رکعتین ہوئین **عن** ابن عباس قال فرض اللہ عزوجل الصلوۃ علی
لسان نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم فی الحضر اربعا وفی السفر رکعتین وفی الخوف رکعۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے
روایت ہے اللہ جل جلالہ نی تمھاری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے تم پر حضر مین چار رکعتین فرض کین اور سفر مین دو اور خوف
مین ایک **ف** اس حدیث کا اسناد قوی نہین ہے **باب** بعضون نی کہا ہر گروہ کے ساتھ امام دو دو رکعتین پڑھے **عن**
ابی بکرۃ قال صلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی خوف الظہر فصف بعضہم خلفہ وبعضہم بازاء العدو فصلی
رکعتین ثم سلم فانطلق الذین صلوا معہ فوقفوا موقف اصحابہم ثم جاء اولئک فصلوا خلفہ
فصلی بہم رکعتین ثم سلم فکانت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربعا وللاصحابہ رکعتین رکعتین وبذلک
کان یفتی الحسن **ترجمہ** ابوبکرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی خوف مین ظہر کی نماز پڑھی کچھ لوگون نی آپ
کے پیچھے صف باندھی اور کچھ لوگون نی دشمن کے سامنے صف باندھی پہر آپ نے اون لوگون کے ساتھ جو آپکے پیچھے تھے دو رکعتین پڑھ کر
سلام پھیرا - پھر یہ لوگ چلے گئے اور وہ لوگ آئے جو دشمن کے سامنے تھے اون کے ساتھ بھی دو رکعتین پڑھ کر سلام پھیرا تو رسول اللہ صلعم کی چار رکعتین
ہوئین اور اونکے اصحاب کے دو دو رکعتین ہوئین اور حسن اسی روایت پر فتوی دیتے تھے - ابوداود نی کہا مغرب مین امام کی چھ رکعتین
ہونگی اور قوم کی تین رکعتین ہون گی **باب** صلوۃ الطالب جو کسی ڈھونڈھنے کے لیے نکلے وہ نماز کسطرح پڑھے **ف**
یعنی کسی کافر کے مارنیکو جاوے امام کے حکم سے اور خوف ہو اس بات کا کہ اگر نماز پڑھے گا تو وہ کافر چل دیگا اس صورت مین چلتے چلتے
اشارے سے نماز پڑھتا جاوے اسی طرح اگر کافر اوسکی تلاش مین نکلین اور اوسکو خوف ہو اگر مین نماز کے لیے ٹھہرونگا تو کافر مجھکو
پالیوینگے تو نہ ٹھہرے چلتے چلتے اشارے سے نماز پڑھتا جاوے **عن** عبد اللہ بن انیس قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم الی خالد بن سفیان الہذلی وکان نحو عرنۃ وعرفات فقال اذہب فاقتلہ قال فرایتہ وحضرت صلوۃ
العصر فقلت انی لاخاف ان یکون بینی وبینہ ما ان اوخر الصلوۃ فانطلقت امشی وانا اصلی اومی ایماء نحوہ
فلما دنوت منہ قال لی من انت قلت رجل من العرب بلغنی انک تجمع لہذا الرجل فجئتک فی ذاک قال
انی لفی ذاک فمشیت معہ حتی اذا امکننی علوتہ بسیفی حتی برد **ترجمہ** عبد اللہ بن انیس سے روایت ہے مجھکو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا خالد بن سفیان ہذلی پاس جو عرنہ اور عرفات کیطرف رہتا تھا اور فرمایا جا قتل کر اوسکو عبد اللہ بن
انیس نے کہا مین نے اوسکو دیکھا لیکن عصر کی نماز کا وقت آ گیا مین نی خیال کیا کہ اگر مین نماز کے لیے دیر کرون تو مجھ مین اور اوس
مین بہت فاصلہ ہو جاویگا مین چلتا گیا اور اشارے سے نماز پڑھتا گیا جب مین اوسکے نزدیک پہونچا اوس نے مجھ سے پوچھا تو کون ہے

مین نے کہا ایک شخص ہون مغرب کے رہنے والا مین نے یہہ خبر سنی تم اس شخص سے (یعنی محمد سے) لڑنے کے لیے لشکر جمع کرتے ہو تو مین بھی اسی کام کو تمہارے پاس آیا (تاکہ لشکر مین داخل ہون) اوس نے کہا ہان مین اسی لشکر مین ہون مین اوسکے ساتھ چلتا رہا تھوڑی دیر تک جب مین نے موقع دیکھا تو اپنی تلوار اوس پر رکھدی یہان تک کہ وہ ٹھنڈا ہوگیا **باب** تفریع ابواب التطوع و رکعات السنۃ سنتون کا بیان **عن** ام حبیبۃ قالت قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من صلی فی یوم ثنتی عشرۃ رکعۃ تطوعا بنی لہ بھن بیت فی الجنۃ **ترجمہ** حضرت ام حبیبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایک دن مین بارہ رکعتین نفل پڑھیگا اللہ جل جلالہ اوسکے لیے ایک گھر بنادیگا جنت مین **ف** دو سنتین فجر کے اور چار ظہر کی اور دو بعد ظہر کے اور دو بعد مغرب کے اور دو بعد عشا کے **عن** عبد اللہ بن شقیق قال سالت عائشۃ عن صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من التطوع فقالت کان یصلی قبل الظہر اربعا فی بیتی ثم یخرج فیصلی بالناس ثم یرجع الی بیتی فیصلی رکعتین وکان یصلی بھم العشاء ثم یدخل بیتی فیصلی رکعتین وکان یصلی من اللیل تسع رکعات فیھن الوتر وکان یصلی لیلا طویلا قائما ولیلا طویلا جالسا فاذا قرء وھو قائم رکع وسجد وھو قائم واذا قرء وھو قاعد رکع وسجد وھو قاعد وکان اذا طلع الفجر صلی رکعتین ثم یخرج فیصلی بالناس صلوۃ الفجر صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** عبد اللہ بن شقیق سے روایت ہے مین نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا رسول اللہ صلعم کی نفل نمازونکا حال اونہون نے کہا آپ ظہر سے پہلے چار رکعتین پڑھتے تھے میرے گھر مین پھر باہر جاتے تھے اور لوگون کو نماز پڑھاتے تھے پھر گھر مین آتے تھے اور دو رکعتین پڑھتے تھے اسیطرح آپ لوگون کو عشا کی نماز پڑھاتے تھے پھر گھر مین آکر دو رکعتین پڑھتے تھے اور رات کو نو رکعتین پڑھتے تھے اوس مین وتر بھی تھا اور رات کو آپ بڑی بڑی دیر تک کھڑے ہوکر پڑھتے تھے اور بڑی بڑی دیر تک بیٹھے پڑھتے تھے جب کھڑے ہوکر پڑھتے تو رکوع بھی کھڑے ہوکر کرتے تھے پھر سجدہ کرتے تھے جب بیٹھ کر پڑھتے تو رکوع بھی بیٹھ کر کرتے تھے پھر سجدہ کرتے اور جب صبح صادق نکلتی آپ دو رکعتین پڑھتے پھر باہر نکلتے اور لوگونکو فجر کی نماز پڑھاتے رحمت بھیجے اللہ اونپر اور سلام **عن** عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی قبل الظہر رکعتین وبعدھا رکعتین وبعد المغرب رکعتین فی بیتہ وبعد صلوۃ العشاء رکعتین وکان لا یصلی بعد الجمعۃ حتی ینصرف فیصلی رکعتین **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے دو رکعتین پڑھتے تھے اور بعد ظہر کے دو رکعتین اور بعد مغرب کے دو رکعتین اپنے گھر مین اور بعد عشا کے دو رکعتین اور جمعہ کے بعد کچھ نہین پڑھتے تھے جب جمعے سے فارغ ہوکر آتے تو دو رکعتین پڑھتے **عن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یدع اربعا قبل الظہر ورکعتین قبل صلوۃ الغداۃ **ترجمہ** حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے چار رکعتین اور فجر سے پہلے دو رکعتین ناغہ نہین کرتے تھے **باب** رکعتی الفجر فجر کی سنتونکا بیان **عن** عائشۃ قالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن علی شیء من النوافل اشد معاھدۃ منہ علی الرکعتین قبل الصبح **ترجمہ** حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کسی نفل کا اتنا خیال نہیں رکھتے تھے جیسی دو رکعتوں کا قبل صبح کے خیال رکھتے تھے **باب فی تخفیفهما**
فجر کی سنتوں کا ہلکا پڑھنے کا بیان **عن** عائشة قالت کان النبی صلی الله علیه وسلم یخفف الرکعتین قبل صلوة
الفجر حتی انی لاقول هل قرأ فیهما بام القرآن **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم اسقدر جلدی پڑھتے
تھے فجر کی سنتوں کو میں کہتی تھی آپ نے سورہ فاتحہ بھی پڑھی یا نہیں **عن** ابی هريرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قرأ
فی رکعتی الفجر قل یا ایها الکفرون وقل هو الله احد **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر
کی سنتوں میں قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھی **عن** بلال انه اتی رسول الله صلی الله علیه وسلم لیوذنه
بصلوة الغداة فشغلت عائشة رضی الله عنها بلالا بامر سألته عنه حتی فضحه الصبح فاصبح جدا قال
فقام بلال فاذنه بصلوة وتابع اذانه فلم یخرج رسول الله صلی الله علیه وسلم فلما خرج صلی بالناس واخبره
ان عائشة شغلته بامر سألته عنه حتی اصبح جدا وانه ابطأ علیه بالخروج فقال انی کنت رکعت رکعتی الفجر
فقال یا رسول الله انک اصبحت جدا قال لو اصبحت اکثر مما اصبحت لرکعتهما واحسنتهما واجملتهما
ترجمہ بلال سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے صبح کی نماز کو لیے بلانے کو حضرت عائشہ نے انکو باتوں میں
لگا یا کچھ پوچھنے لگیں یہانتک کہ صبح خوب روشن ہوگئی بلال نے یہ دیکھ کر متواتر پکارنا شروع کیا رسول اللہ صلعم نہ نکلے پھر نکلے
اور آپ نے نماز پڑھائی بلال نے رسول اللہ صلعم سے بیان کیا کہ حضرت عائشہ نے مجھے باتوں میں لگا دیا یہانتک کہ فجر کی روشنی
ہوگئی لیکن آپ نے نکلنے میں دیر کی آپ نے فرمایا میں فجر کی سنتیں پڑھتا تھا بلال نے کہا یا رسول اللہ آپ نے بہت دیر کی آپ نے
فرمایا اگر اس سے بھی زیادہ دیر ہوتی تب بھی ان دو رکعتوں کو اچھی طرح خوبصورتی سے پڑھتا **عن** ابی هريرة قال قال رسول
الله صلی الله علیه وسلم لا تدعوهما وان طردتکم الخیل **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ چھوڑو
فجر کی سنتوں کو اگرچہ تمکو گھوڑے روند ڈالیں **عن** عبد الله بن عباس ان کثیرا مما کان یقرأ رسول الله صلی الله علیه وسلم
فی رکعتی الفجر بآمنا بالله وما انزل الینا هذه الآیة قال هذه فی الرکعة الاولی وفی الرکعة الآخرة بآمنا بالله
واشهد بانا مسلمون **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر فجر کی سنتوں میں آمنا باللہ
وما انزل الینا پہلی رکعت میں پڑھتے تھے اور دوسری رکعت میں آمنا باللہ واشہد بانا مسلمون **عن** ابی هريرة انه سمع النبی
صلی الله علیه وسلم یقرأ فی رکعتی الفجر قل آمنا بالله وما انزل علینا فی الرکعة الاولی وفی الرکعة الآخرة بهذه
الآیة ربنا آمنا بما انزلت واتبعنا الرسول فاکتبنا مع الشاهدین او انا ارسلناک بالحق بشیرا ونذیرا ولا
تسئل عن اصحاب الجحیم شک الدراوردی **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فجر کی
سنتوں میں پڑھتے تھے قل آمنا باللہ وما انزل علینا پہلی رکعت میں اور دوسری رکعت میں ربنا آمنا بما انزلت واتبعنا الرسول
فاکتبنا مع الشاهدین یا انا ارسلناک بالحق بشیرا ونذیرا ولا تسئل عن اصحاب الجحیم شک کیا دراوردی نے **باب الاضطجاع بعدها**

فجر کی سنتوں کے بعد لیٹنے کا بیان عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا صلی احدکم الرکعتین
قبل الصبح فلیضطجع علی یمینه فقال له مروان بن الحکم اما یجزی احدنا ممشاه الی المسجد حتی یضطجع علی یمینه قال عبید الله
فی حدیثه قال لا قال فبلغ ذلک ابن عمر فقال اکثر ابو هریرة علی نفسه قال فقیل لابن عمر هل تنکر شیئا مما یقول
قال لا ولکنه اجترأ وجبنا قال فبلغ ذلک ابا هریرة قال فما ذنبی ان کنت حفظت ونسوا **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی دو رکعتیں سنت کی پڑھے فجر سے پہلے تو داہنی کروٹ پر لیٹ جاوے مروان نے
ابو ہریرہ سے کہا کیا مسجد تک چلنا کافی نہیں ہے جب تک داہنی کروٹ پر نہ لیٹے عبید اللہ کی روایت میں ہے ابو ہریرہ نے کہا نہیں جب
یہ خبر پہونچی ابن عمر کو انہوں نے کہا ابو ہریرہ نے بہت کیا اپنے نفس پر (یعنی اکثر حدیثیں بیان کرتے ہیں اگر سہو یا غلطی ہو تو اسکا بار ان کی ذات
پر ہوگا) ابن عمر سے کہا گیا کیا تم ابو ہریرہ جو کہتے ہیں اوسکا انکار کرتے ہو ابن عمر نے کہا نہیں ابو ہریرہ نے جرأت کی اور ہم نے خوف
کیا جب ابو ہریرہ کو اسکی خبر پہونچی انہوں نے کہا میرا کیا قصور ہے اگر میں نے یاد رکھا اور وہ بھول گئے **ف** یعنی میری روایتیں
اس وجہ سے زیادہ ہیں کہ میرا حافظہ اچھا تھا جو میں نے دیکھا یا سنا وہ یاد رکھا اور اور لوگ بھول گئے۔ فجر کی سنتوں کے بعد داہنی
کروٹ پر لیٹنا مسنون ہے اور ابن حزم ظاہری کے نزدیک فرض ہے اور مالک کے نزدیک بدعت ہے مگر صحیح یہی ہے کہ بدعت کہنا اسکو غلط ہے
اور یہ امر ثابت ہو چکا ہے رسول اللہ صلعم سے عن عائشة قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا قضی صلاته من آخر اللیل
نظر فان کنت مستیقظة حدثنی وان کنت نائمة ایقظنی وصلی الرکعتین ثم اضطجع حتی یاتیه المؤذن فیؤذنه بصلاة
الصبح فیصلی رکعتین خفیفتین ثم یخرج الی الصلاة **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اخیر
شب میں نماز سے فارغ ہوتے تو دیکھتے اگر میں جاگتی ہوتی تو مجھ سے باتیں کرتے اگر سوتی ہوتی مجھ کو جگا دیتے اور دو رکعتیں پڑھ کر لیٹ جاتے یہاں تک
کہ مؤذن آتا اور نماز صبح کے لیے بلاتا پھر آپ دو رکعتیں ہلکی ہلکی پڑھ کر نماز کو جاتے عن ابی سلمة قال قالت عائشة کان النبی صلی
الله علیه وسلم اذا صلی رکعتی الفجر فان کنت نائمة اضطجع وان کنت مستیقظة حدثنی **ترجمہ** حضرت عائشہ نے کہا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم جب فجر کی سنتوں سے فارغ ہوتے اگر میں سوتی ہوتی تو آپ بھی لیٹ جاتے اور جو جاگتی ہوتی مجھ سے بات کرتے **ف** اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ فجر کی سنت اور فرض کے بیچ میں بات کرنا ممنوع نہیں ہے، عن ابی بکرة قال خرجت مع النبی صلی الله علیه وسلم
لصلاة الصبح فکان لا یمر برجل الا ناداه بالصلاة او حرکه برجله **ترجمہ** ابی بکرہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ چلا صبح کی نماز کے لیے آپ جب کسی کو سوتا دیکھتے اوسکو پکار دیتے نماز کے لیے یا پاؤں سے ہلا دیتے

باب اذا ادرک الامام ولم یصل رکعتی الفجر فجر کی جماعت ہو رہی ہو تو اوس وقت سنتیں نہ پڑھے

عن عبد الله بن سرجس قال جاء رجل والنبی صلی الله
علیه وسلم یصلی الصبح فصلی الرکعتین ثم دخل مع النبی صلی الله علیه وسلم فی الصلاة فلما انصرف قال یا فلان ایتهما
صلاتک التی صلیت وحدک او التی صلیت معنا **ترجمہ** عبد اللہ بن سرجس سے روایت ہے ایک شخص آیا اور رسول اللہ صلعم فجر کی نماز
پڑھ رہے تھے اوس نے دو رکعتیں پڑھیں پھر جماعت میں شریک ہوا جب رسول اللہ صلعم نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا تیری نماز کون سی تھی جو تو نے

الیل پڑہی ہو جو ہماری ساتہہ پڑہی عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقیمت الصلوٰۃ فلا صلوٰۃ الا المکتوبۃ
ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جب تکبیر ہو نماز کی پہر کوئی نماز نہین ہی سوا فرض کے ف یعنی جب
جماعت کہڑی ہوجاوی تو پہر سنتین نہ پڑہی جماعت مین شریک ہو یہہ حکم سب سنتون کو شامل ہی اگر فجر کی جماعت کہڑی ہو تو فجر کی سنتین
نہ پڑہی جماعت مین شریک ہوجاوی اکثر علما کا یہی قول ہی۔ بعد فرض کے اختیار ہی خواہ اوسی وقت سنتین پڑہ لیوی یا آفتاب نکلنے کے بعد

باب من فاتتہ متی یقضیہا فجر کی سنتین اگر فوت ہوجاوین تو کب اونکو ادا کری عن قیس بن عمرو قال رای رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلا یصلی بعد صلاۃ الصبح رکعتین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلاۃ

الصبح رکعتان فقال الرجل انی لم اکن صلیت الرکعتین اللتین قبلہما فصلیتہما الآن فسکت رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ قیس بن عمرو سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک شخص کو فجر کی نماز کے بعد دو رکعتین
پڑہتے دیکہا آپنے فرمایا فجر بہی رکعتین ہین (پہر دو تو نی اور کیون پڑہین) وہ بولا مین نی دو رکعتین جو فرض سی پہلے پڑہی جاتے
مین نہین پڑہی تہین اسواسطے مین نی اونکو اب پڑہ لیا رسول اللہ یہ سنکر چپ ہو رہی ف یہ حدیث منقطع ہی محمد بن ابراہیم نی قیس
بن عمرو سی نہین سنا مگر متصلا روایت کیا اوسکو ابن خزیمہ نے اپنے صحیح مین اور عمل شافعی اور احمد کا اسی حدیث پر ہی کہ سنتون زواتب
سی اگر کوئی سنت فوت ہوجاوی تو اوسکو ادا کرلی اگرچہ وقت مکروہ مین ہو۔ لیکن ترمذی نے روایت کیا مرفوعا ابوہریرہ سے جو شخص نہ پڑہی
دو رکعتین فجر کی یعنی سنتین تو پڑہ لی اونکو بعد بلند ہونی آفتاب کے باب الاربع قبل الظہر وبعدہا ظہر کی سنتون کا بیان عن ام حبیبۃ

زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حافظ علی اربع رکعات قبل الظہر واربع بعدہا حرم
علی النار ترجمہ ام حبیبہ سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص محافظت کریگا ظہر سی پہلی چار رکعت پر اور ظہر کی بعد
چار رکعت پر اوسکو جہنم حرام ہوجاوی گی ف ظہر کے اول چار رکعتین ہیں آنہین مین ایک سلام ہی یا دو سلام ہین اور دو رکعتین بہی اسی
طرح ظہر کی بعد بہی چار رکعتین آئی ہین اور دو رکعتین بہی پر ظہر سی پہلی چار رکعتین پڑہنا اور بعد دو رکعتین پڑہنا ہمارے نزدیک
مختار ہی عن ابی ایوب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اربع قبل الظہر لیس فیہن تسلیم تفتح لہن ابواب السماء ترجمہ ابوایوب
سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا چار رکعتین قبل ظہر کے اونکی درمیان مین سلام نہین ہی کہولی جاتی ہین اونکی واسطے
دروازے آسمان کی ف اس حدیث سی اسناد اگر ضعیف نہین ہی تو قوی بہی نہین ہی عبیدہ ضعیف ہی اسکی اسناد مین لیکن یحیی
ابن سعید قطان نی کہا اگر مین عبیدہ سے روایت کرتا تو یہی حدیث روایت کرتا باب الصلوٰۃ قبل العصر عصر کی سنتون کا بیان

عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحم اللہ امرأ صلی قبل العصر اربعا ترجمہ ابن عمر سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و

سلم نی فرمایا رحم کری اللہ اوس مرد پر جو عصر کی پہلی چار رکعتین پڑہی عن علی رض ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی قبل العصر رکعتین
ترجمہ امیر المومنین علی سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی پہلی دو رکعتین پڑہتے تہے ف ترمذی کی روایت مین ہی چار رکعتین
پڑہتے تہی بیچ مین فصل کرتی تہی ساتہہ ایک سلام کے باب الصلوٰۃ بعد العصر بعد عصر کی نماز پڑہنے کا بیان عن کریب مولی

ابن عباس ان عبد الله بن عباس وعبد الرحمن بن ازهر والمسور بن مخرمة ارسلوه الى عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم فقالوا
اقرأ عليها السلام منا جميعا وسلها عن الركعتين بعد العصر وقل انا اخبرنا انك تصليهما وقد بلغنا ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم نهى عنهما فدخلت عليها فبلغتها ما ارسلوني به فقالت سل ام سلمة فخرجت اليهم فاخبرتهم بقولها فردوني الى
ام سلمة بمثل ما ارسلوني به الى عائشة فقالت ام سلمة سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهى عنهما ثم رايته يصليهما اما
حين صلاهما فانه صلى العصر ثم دخل وعندي نسوة من بني حرام من الانصار فصلاهما فارسلت اليه الجارية
فقلت قومي بجنبه فقولي له تقول ام سلمة يا رسول الله اسمعك تنهى عن هاتين الركعتين واراك تصليهما فان اشار
بيده فاستاخري عنه قالت ففعلت الجارية فاشار بيده فاستاخرت عنه فلما انصرف قال يا بنت ابي امية سالت
عن الركعتين بعد العصر انه اتاني ناس من عبد القيس بالاسلام من قومهم فشغلوني عن الركعتين اللتين بعد الظهر
فهما هاتان **ترجمہ** کریب مولی ابن عباس سے روایت ہے عبد اللہ بن عباس اور عبد الرحمن بن ازہر اور مسور بن مخرمہ نے ان کو
بھیجا حضرت عائشہ کے پاس اور کہا ہماری طرف سے سلام کہنا اور یہ پوچھنا ہمکو خبر پہونچی ہے تم دو رکعتیں بعد عصر کے پڑھا کرتی ہو حالانکہ
رسول اللہ صلعم سے ہمکو پہونچا کہ آپ نے منع کیا اس سے کریب کہتے ہیں میں حضرت عائشہ کے پاس گیا اور ان لوگوں کا پیام پہونچایا انہوں
نے کہا بی بی ام سلمہ رضہ سے پوچھو میں ان لوگوں کے پاس گیا (یعنی عبد اللہ بن عباس وغیرہ پاس جنہوں نے مجھے بھیجا تھا) اور یہ حال بیان
کیا انہوں نے کہا بی بی ام سلمہ پاس جا اور یہی پیام پہونچا (جب میں ام سلمہ پاس گیا) انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا آپ اس
سے منع کرتے تھے پھر میں نے دیکھا آپکو پڑھتے ہوئے وہ جب ایک روز آپ عصر پڑھ کر میرے پاس آئے اور میرے پاس کئی عورتیں بنی حرام
کی جو انصار میں سے ایک قبیلہ ہے بیٹھی ہوئی تھیں آپ نے یہ دو رکعتیں پڑھنا شروع کیں میں نے ایک چھوکری کو بھیجا اور کہا آپ کے
پہلو میں کھڑی رہ اور کہہ ام سلمہ کہتی ہے یا رسول اللہ میں نے سنا آپکو منع کرتے ہوئے ان دو رکعتوں سے پھر آپ ان کو پڑھتے ہیں اگر
آپ ہاتھ سے اشارہ کریں تو چلی آنا اس چھوکری نے ایسا ہی کیا آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا وہ چلی آئی جب آپ نماز سے فارغ ہوئے آپ نے
فرمایا اے ابی امیہ کی بیٹی **ف** ابو امیہ حضرت ام سلمہ کے باپ کا نام تھا **ف** تو نے مجھ سے پوچھا ان دو رکعتوں پڑھنے کو بعد عصر کے
حال یہ ہے کہ میرے پاس چند لوگ عبد القیس کے اسلام کی خبر لیکر آئے تھے اپنی قوم کی اسی دہیان میں میری دو رکعتیں جو بعد ظہر کے پڑھتا
ہوں رہ گئیں میں نے ان کو اب پڑھ لیا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سنت کی قضا کرنا سنت ہے طحاوی کی روایت میں اتنا زیادہ
ہے میں نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم بھی یہ سنتیں فوت ہو جاویں تو قضا کریں یا نہیں آپ نے فرمایا نہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ
کے خصائص میں سے تھا اور کسی کو بعد عصر کے نماز پڑھنا درست نہیں جب تک آفتاب ڈوب نہ جاوے یہ مذہب ابو حنیفہ کا ہے اور داؤد ظاہری کے
نزدیک مطلقا تینوں وقتوں میں نماز درست ہے یعنی بعد فجر اور بعد عصر اور دوپہر کے وقت اور شافعی کے نزدیک بلا سبب نفل پڑھنا ان
اوقات میں درست نہیں اگر کوئی سبب ہو مثلا نذر کا ادا کرنا ہو یا قضا ہو گئی نماز کی تو درست ہے اور جمعہ کا دوپہر حدیث سے مستثنیٰ
ہے اسی طرح مکہ کی مسجد میں ہر وقت نماز درست ہے **باب** من رخص فيهما اذا كانت الشمس مرتفعة جب آفتاب بلند ہو

عن علي ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن الصلوة بعد العصر الا والشمس مرتفعة ترجمہ حضرت امیرالمومنین علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا عصر کے بعد نماز پڑھنی سے مگر جب آفتاب بلند ہو تو عصر کی بعد نماز درست ہی

عن علي قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي في اثر كل صلوة مكتوبة ركعتين الا الفجر والعصر ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ ہر فرض نماز کی بعد دو رکعتین پڑھتے تھے سوا فجر اور عصر کے

عن ابن عباس قال شهد عندي رجال مرضيون فيهم عمر بن الخطاب وارضاهم عندي عمر ان نبي الله صلى الله عليه وسلم قال لا صلوة بعد صلوة الصبح حتى تطلع الشمس ولا صلوة بعد صلوة العصر حتى تغرب الشمس ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ میرے پاس کئی عمدہ آدمیون نے گواہی دی سب مین عمدہ ان مین حضرت عمر تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین ہے نماز بعد فجر کی نماز کے یہانتک کہ آفتاب نکل آوے اور نہین ہے نماز بعد نماز عصر کے یہانتک کہ آفتاب ڈوب جاوے

عن عمرو بن عبسة السلمي انه قال قلت يا رسول الله اي الليل اسمع قال جوف الليل الاخر فصل ما شئت فان الصلوة مشهودة مكتوبة حتى تصلي الصبح ثم اقصر حتى تطلع الشمس فترتفع قيس رمح او رمحين فانها تطلع بين قرني شيطان ويصلي لها الكفار ثم صل ما شئت فان الصلوة مشهودة مكتوبة حتى يعدل الرمح ظله ثم اقصر فان جهنم تسجر وتفتح ابوابها فاذا زاغت الشمس فصل ما شئت فان الصلوة مشهودة حتى تصلي العصر ثم اقصر حتى تغرب الشمس فانها تغرب بين قرني شيطان ويصلي لها الكفار وقص حديثا طويلا قال العباس هكذا حدثني ابو سلام عن ابي امامة الا ان اخطئ شيئا لا اريده فاستغفر الله واتوب اليه ترجمہ عمرو بن عبسہ سلمی سے روایت ہے مین نے کہا یا رسول اللہ رات کے کون سے حصے مین دعا جلدی قبول ہوتی ہے آپ نے فرمایا اخیر حصے مین اسوقت جتنے چاہے تو نماز پڑھ کیونکہ نماز مین فرشتے حاضر ہوتی ہین لکھی جاتے ہین فجر کی نماز تک پھر ٹھہر جا آفتاب کے طلوع تک جب تک آفتاب ایک برچھی یا دو برچھی برابر اونچا ہو کیونکہ آفتاب شیطان کی دو چوٹون کے بیچ مین نکلتا ہے اور آفتاب پرست اوسوقت اوسکی پوجا کرتے ہین پھر جتنی چاہے تو نماز پڑھ کیونکہ نماز مین فرشتے حاضر ہوتی ہین لکھتی جاتے ہین یہانتک کہ برچھی کا سایہ اوسکی برابر ہو جاوے (نصف النہار تک) پھر ٹھہر جا اسلیے کہ جہنم اوسوقت جھونکی جاتی ہے اور اوسکے دروازے کھل جاتے ہین جب آفتاب ڈھل جاوے پھر جتنی چاہے تو نماز پڑھ کیونکہ نماز مین فرشتے حاضر ہوتی ہین عصر کی نماز تک پھر ٹھہر جا آفتاب ڈوبنے تک کیونکہ آفتاب ڈوبتا ہے شیطان کی دو چوٹون کے بیچ مین اور آفتاب پرست اوسوقت اوسکی پوجا کرتے ہین اور بیان کیا ایک قصہ طول طویل کہا عباس بن سالم نے ایسے ہی حدیث بیان کی مجھ سے ابو سلام نے ابو امامہ سے مگر جو بات بے قصد کے مجھ سے بھول چوک ہو گئی ہو تو اللہ سے اوسکی معافی چاہتا ہون اور اوسکی طرف توبہ کرتا ہون

عن يسار مولى ابن عمر قال رآني ابن عمر وانا اصلي بعد طلوع الفجر فقال يا يسار ان رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج علينا ونحن نصلي هذه الصلوة فقال ليبلغ شاهدكم غائبكم لا تصلوا بعد الفجر الا سجدتين ترجمہ یسار مولی ابن عمر سے روایت ہے مجھکو ابن عمر نے دیکھا نماز پڑھتے ہوئے بعد طلوع فجر کے تو کہا ای یسار رسول اللہ صلعم ہمارے پاس آئے اور ہم یہ نماز پڑھ رہے تھے آپ نے فرمایا جو لوگ تم مین سے حاضر ہین وہ ان لوگون کو جو غیر حاضر ہین خبر کر دین جب فجر نکل آوے تو سوا دو رکعتون کے اور کوئی نماز نہ پڑھو

عن الاسود ومسروق قالا نشهد على عائشة انها قالت ما من يوم ياتي على النبي صلى الله عليه وسلم

الا صلی بعد العصر رکعتین ترجمہ اسود اور مسروق نے کہا ہم گواہی دیتے ہین کہ حضرت عائشہ نے کہا کوئی دن ایسا نہ ہوتا تھا کہ رسول
اللہ صلعم عصر کے بعد دو رکعتین نہ پڑھتے ہون ف بعضون نے کہا یہ خصوصیت تھی آپکی اور کسی کو نفل بعد عصر کے درست نہین ہے جبتک آفتاب
ڈوب نہ جاوے بعضون نے کہا ظہر کی سنت کی قضا تھی جیسے ام سلمہ کی حدیث مین گزرا۔ بعضون کے نزدیک نفل پڑھنا اوقات ثلثہ کے
درست ہے عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي بعد العصر وينهى عنها ويواصل وينهى عن الوصال
ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم بعد عصر کے نماز پڑھتے تھے لیکن اور ونکو منع کرتے تھے اور تہہ کے روزے رکھتے تھے
لیکن اور ونکو منع کرتے تھے

باب قبل مغرب کے سنت پڑھنے کا بیان

عن عبد الله المزني قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم صلوا قبل المغرب ركعتين لمن شاء خشية ان يتخذها الناس سنة ترجمہ عبد اللہ مزنی سے روایت ہے رسول اللہ
صلعم نے فرمایا مغرب کے اول دو رکعتین پڑھو جسکا جی چاہے اس ڈر سے کہ کہین لوگ اسکو سنت نہ سمجھ لین ف سلف نے اختلاف
کیا قبل مغرب کے نفل پڑھنے مین ایک صحابہ اور تابعین کے نزدیک درست ہے جیسے عبد الرحمن بن عوف اور ابی بن کعب اور انس اور جابر
وغیرہم اور دلیل انکی یہی حدیث ہے اور یہی مذہب قوی و راجح ہے اور ایک جماعت صحابہ سے منقول ہے کہ انہون نے مغرب کے اول نفل
نہین پڑھا اور یہی مسلک ہے اکثر فقہا اور علما کا عن انس بن مالك قال صليت الركعتين قبل المغرب على عهد رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال قلت لانس اراكم رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نعم رآنا فلم يأمرنا ولم ينهنا ترجمہ انس بن مالک سے روایت
ہے مین نے دو رکعتین پڑھین مغرب سے پہلے رسول اللہ صلعم کے زمانے مین مختار بن فلفل نے کہا انس سے کیا رسول اللہ صلعم نے تمکو دیکھا نماز پڑھتے ہوئے
دیکھا تھا انہون نے کہا ہان نہ ہمکو اسکا حکم کیا نہ اس سے منع کیا عن عبد الله بن مغفل قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
بين كل اذانين صلوة بين كل اذانين صلاة لمن شاء ترجمہ عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہر دو اذانون
کے درمیان مین نماز ہے جسکا جی چاہے پڑھے مراد دو اذانون سے مراد اذان اور تکبیر ہے عن طاوس قال سئل ابن عمر عن الركعتين قبل المغرب
فقال ما رأيت احدا على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم يصليهما ورخص في الركعتين بعد العصر ترجمہ طاؤس سے
روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کسی نے پوچھا دو رکعتین پڑھنے کو قبل مغرب کے انہون نے کہا مین نے کسیکو رسول اللہ صلعم کے زمانے مین یہ نماز پڑھتے نہ
دیکھا لیکن اجازت دی انہون نے عصر کے بعد دو رکعتین پڑھنے کی

باب صلوة الضحى چاشت کی نماز کا بیان

ف اکثر لوگون کے
نزدیک چاشت کی نماز وہی اشراق کے نماز ہے جو آفتاب کے ایک یا دو نیزے برابر بلند ہونے پر پڑھی جاتی ہے۔ اور بعضون کے نزدیک چاشت یہ ہے جو
بعد اشراق کے پڑھی جاوے قریب ڈیڑھ پہر دن کے نسائی مین ایک روایت ہے جو موید ہے اسکی۔ اکثر علما کے نزدیک چاشت کی نماز سنت ہے اور بعضون
نے اسکو بدعت کہا ہے بدعت کہنا غلط ہے اور احادیث متعددہ سے سنت ہونا اسکا ثابت ہوتا ہے عن ابی ذر عن النبي صلى الله عليه
وسلم قال يصبح على كل سلامى من ابن آدم صدقة تسليمه على من لقي صدقة وامره بالمعروف صدقة ونهيه عن المنكر
صدقة واماطته الاذى عن الطريق صدقة وبضعة اهله صدقة ويجزئ من ذلك كله ركعتان من الضحى زاد
ابن منيع في حديثه قالوا يا رسول الله احدنا يقضي شهوته وتكون له صدقة قال أرأيت لو وضعها في غير

حلتھا الضحیٰ بابت ترجمہ ابوذر رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب صبح ہوتی ہے تو آدمی کے ہر پور پر ایک صدقہ لازم ہوتا ہے (صحت اور سلامتی کی شکرانی مین) پھر وہ جس سے ملے اوسکو سلام کرے تو ایک صدقہ ہے اور اچھی بات کا حکم کرنا ایک صدقہ ہے اور بری بات سے منع کرنا ایک صدقہ ہے اور راہ سے ایذا دینے والی چیز ہٹا دینا ایک صدقہ ہے اور اپنی بی بی سے جماع کرنا ایک صدقہ ہے اور ان سب کیطرف سے دو رکعتین کافی ہین چاشت کے وقت - ابن نمیر کی روایت مین ہے لوگون نے کہا یا رسول اللہ کوئی ہم مین سے اپنی شہوت نکالتا ہے (بی بی سے جماع کرکے) تو اوسکو صدقہ کا ثواب کیونکر ملیگا آپنے فرمایا اگر وہ شہوت نکالتا حرام جگہہ مین تو اوسکو عذاب ہوتا (پھر جب حرام مین عذاب ہے تو حلال مین ثواب بھی ہوگا

عن ابی الاسود الدیلی قال بینما نحن عند ابی ذر قال یصبح علی کل سلامی من احدکم فی کل یوم صدقۃ فلہ بکل صلوۃ صدقۃ وصیام صدقۃ وحج صدقۃ وتسبیح صدقۃ وتکبیر صدقۃ وتحمید صدقۃ فعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ھذہ الاعمال الصالحۃ ثم قال یجزی احدکم من ذلک رکعتا الضحیٰ **ترجمہ** ابو الاسود دیلی سے روایت ہے ہم بیٹھے ہوئے تھے ابوذر رضہ پاس اتنے مین انہون نے کہا جب صبح ہوتی ہے تو تم مین سے ہر شخص کے ہر ایک پور پر ایک صدقہ ہوتا ہے - پھر اوسکے لیے ہر نماز کا ایک صدقہ ہے اور ہر روزے کا ایک صدقہ اور ہر حج کا ایک صدقہ اور ہر تسبیح کا ایک صدقہ اور ہر تکبیر کا ایک صدقہ اور ہر تحمید (الحمد للہ کہنا) ایک صدقہ ہے رسول اللہ نے انہین نیک عملون کو بیان کرکے فرمایا ان سب سے ایک چیز کافی ہے وہ دو رکعتین ہین چاشت کی

عن معاذ بن انس الجہنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قعد فی مصلاہ حین ینصرف من صلوۃ الصبح حتی یسبح رکعتی الضحیٰ لا یقول الا خیرا غفر لہ خطایاہ وان کانت اکثر من زبد البحر **ترجمہ** معاذ بن انس جہنی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بیٹھا رہے اوس مقام مین جہان اوسنے (فجر کی) نماز پڑہی ہے جب سے فارغ ہو فجر کی نماز سے یہانتک کہ چاشت کے دو رکعتون کو ادا کرے اور درمیان مین بات نہ کرے مگر بہتر تو اوسکے گناہ بخشدیے جاوینگے اگرچہ سمندر کے جہاگ سے زیادہ ہون

عن ابی امامۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال صلوۃ فی اثر صلوۃ لا لغو بینہما کتاب فی علیین **ترجمہ** ابو امامہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک نماز کے بعد دوسری نماز پڑہنا اور درمیان مین بیہودہ کام نہ کرنا ایسا عمل ہے جو علیین مین لکہا جاتا ہے **ف** علیین ساتوین آسمان کو کہتے ہین بعضون نے کہا وہ فرشتون کے دفتر کا نام ہے جس مین اعمال صالحہ لکہے جاتے ہین

عن نعیم بن ھمار قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یقول اللہ عز وجل یا ابن آدم لا تعجزنی من اربع رکعات فی اول نہارک اکفک آخرہ **ترجمہ** نعیم بن ہمار سے روایت ہے سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اللہ جل جلالہ فرماتا ہے اے آدم کے بیٹے مت قضا کر چار رکعتین شروع دن مین مین تجھکو کافی ہونگا آخر دن مین **ف** مراد یہ ہے کہ اگر تو شروع دن مین یعنی اشراق کیوقت چار رکعتین پڑہیگا سارے دن مین تیرا محافظ رہونگا تیرے مقاصد پورے کرونگا

عن ام ہانی بنت ابی طالب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الفتح صلی سبحۃ الضحیٰ ثمان رکعات یسلم من کل رکعتین **ترجمہ** ام ہانی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے روز چاشت کی نماز کی آٹھ رکعتین پڑہین دو دو رکعت پر

بعد سلام پھیرتی تھی عن ابن ابی لیلی قال ما اخبرنا احد انہ رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی الضحی غیر ام ھانی فانھا ذکرت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم فتح مکۃ اغتسل فی بیتھا وصلی ثمان رکعات فلم یرہ احد صلاھن بعد **ترجمہ** ابن ابی لیلی سے روایت ہے ہم سے کسی نے نہیں کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو میں نے چاشت کی نماز پڑھتے دیکھا سوا ام ہانی کے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلعم نے جس دن مکہ فتح ہوا اس دن انکے گھر میں غسل کیا اور آٹھ رکعتیں پڑھیں اوسکے بعد پھر کسی نے اونکو یہ نماز پڑھتے نہ دیکھا **عن** عبد اللہ بن شقیق قال سالت عائشۃ ھل کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الضحی فقالت لا الا ان یجیئ من مغیبہ قلت ھل کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرن بین السور قالت من المفصل **ترجمہ** عبد اللہ بن شقیق سے روایت ہے میں نے پوچھا حضرت عائشہ رضی سے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز پڑھتے تھے اونہوں نے کہا نہیں مگر جب سفر سے آتے تو نماز پڑھتے میں نے کہا کیا رسول اللہ صلعم دو سورتیں ملا کر پڑھتے تھے انہوں نے کہا مفصل میں سے (حجرات سے اخیر تک) **عن** عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انھا قالت ما سبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبحۃ الضحی قط وانی لاسبحھا وان کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیدع العمل وھو یحب ان یعمل بہ خشیۃ ان یعمل بہ الناس فیفرض علیھم **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ رضی سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاشت کی نماز نہیں پڑھی کبھی لیکن میں پڑھتی ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کام کو چھوڑ دیتے اس غرض سے کہ لوگ اوسکو کرنے لگیں اور وہ فرض ہو جاوے لیکن دل سے اوسکو دوست رکھتے **ف** ان دونو حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے چاشت کی نماز نہیں پڑھی مگر مسلم نے روایت کیا عائشہ سے کہ رسول اللہ صلعم نے چاشت کی نماز چار رکعتیں اور زیادہ پڑھا کرتے تھے اور حضرت عائشہ سے اس باب میں مختلف اقوال منقول ہیں **عن** سماک قال قلت لجابر بن سمرۃ اکنت تجالس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم کثیرا فکان لا یقوم من مصلاہ الذی صلی فیہ الغداۃ حتی تطلع الشمس فاذا طلعت قام صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** سماک سے روایت ہے میں نے جابر بن سمرہ سے کہا کیا تم بیٹھتے تھے رسول اللہ صلعم کے ساتھ انہوں نے کہا ہاں اکثر بیٹھتا تھا آپ جس جگہ فجر کی نماز پڑھتے وہاں سے نہ اوٹھتے جب تک آفتاب نہ نکلتا جب آفتاب نکلتا تو کھڑے ہوتے (نماز اشراق کے لیے) **ف** اختلاف ہے صلوۃ الضحی کی رکعات میں بعضوں نے دو کہا ہے بعضوں نے چار بعضوں نے آٹھ یہ سب منقول ہیں رسول اللہ سے بعضوں نے کہا زیادہ کی حد نہیں ہے جتنی رکعتیں ہو سکیں پڑھے (زرقانی) الحمد للہ۔

تمام ہوا پارہ ساتواں سنن ابی داؤد کے بتیس پاروں میں سے۔ اب شروع ہوتا ہے

پارہ آٹھواں اوسکے فضل اور الطاف پر بھروسا کرکے

وہی مددگار ہے وہی معین ہے خدا ہمارا

مدد کرے ہماری اس کتاب کے

پورا کرنے میں ہر ۂ

تم الجزء السابع ویتلوہ الجزء الثامن ان شاء اللہ تعالی

فہرست پارہ ششم سنن ابو داود علیہ الرحمۃ

تمت

الجزء الثامن

پارہ اٹھوان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب صلوة النهار دن کی نماز کا بیان **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال صلوة اللیل و النہار مثنی مثنی **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات اور دن کی نماز دو دو رکعتین ہین **ف** یعنی ہر دوگانی کے بعد سلام پھیرنا چاہیئے یا ہر دوگانے کے بعد بیٹھ کر تشہد پڑھنا چاہیئے - یہ حدیث دلیل ہے اون لوگون کی جو کہتے ہین نفل دو دو رکعتین پڑھنا بہتر ہی رات اور دن مین **عن** المطلب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الصلوة مثنی مثنی ان تشہد فی کل رکعتین ان تباءس و تمسکن و تقنع بیدیک و تقول اللہم اللہم فمن لم یفعل ذلک فھی خداج **ترجمہ** مطلب سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز دو دو رکعتین ہین ہر دو رکعت کے بعد تشہد پڑھے پھر اپنی مصیبت اور غربت ظاہر کرے اور دونو ہاتھ اٹھا کر دعا مانگے **ف** نماز کے اندر قنوت مین یا اور کسی وقت مین یا بعد نماز کے **ف** اور کہے یا اللہ یا اللہ جس نے ایسا نہ کیا یعنی دل نہ لگایا نہ عاجزی اور غربت ظاہر کی اوسکی نماز ناقص ہے - سوال ہوا ابو داؤد سے رات کی نماز دو دو رکعتین ہین کہا چاہیے دو دو رکعتین پڑھ چاہے چار چار رکعتین **باب** صلوة التسبیح صلوة التسبیح کا بیان **عن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال للعباس بن عبد المطلب یا عباس یا عماہ الا اعطیک الا امنحک الا احبوک الا افعل بک عشر خصال اذا انت فعلت ذلک غفر اللہ لک ذنبک اولہ و اخرہ قدیمہ و حدیثہ خطاہ و عمدہ صغیرہ و کبیرہ سرہ و علانیتہ عشر خصال ان تصلی اربع رکعات تقرأ فی کل رکعة فاتحة الکتاب و سورة فاذا فرغت من القراءة فی اول رکعة و انت قائم قلت سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر خمس عشرة مرة ثم ترکع فتقولها و انت راکع عشرا ثم ترفع راسک من الرکوع فتقولها عشرا ثم تھوی ساجدا فتقولها عشرا ثم ترفع راسک فتقولها عشرا فذلک خمس و سبعون فی کل رکعة تفعل ذلک فی اربع رکعات ان استطعت ان تصلیها فی کل یوم مرة فافعل فان لم تفعل ففی کل جمعة مرة فان لم تفعل ففی کل شہر مرة فان لم تفعل ففی کل سنة مرة فان لم تفعل ففی عمرک مرة **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے کہا اے عباس چچا میرے کیا مین نہ دون تمکو نہ دون تمکو نہ بھلا پہونچاؤن تمکو نہ سکھاؤن تمکو دس باتین جب تم اوسکو کرو تو بخشے یو اللہ گناہ تمہارے اگلے اور پچھلے پرانے اور نئے بھولے چوکے اور جانے بوجھے چھوٹے اور بڑے چھپے اور کھلے دس باتین ہین **ف** دس باتون سے مراد دس بار تسبیح کہنی ہی سوا قیام کے کہ اوس مین پندرہ بار کہتے ہین بعضون نے کہا دس باتون سے مراد یہ ہے اول رکعت چار پڑھنی دوسری فاتحہ پڑھنی تیسری سورة پڑھنی چوتھے پندرہ بار تسبیحات کہنی قیام مین پانچوین دس بار رکوع مین چھٹی

دس بار جب رکوع سے سر اوٹھاوے ساتویں دس بار پہلے سجدہ میں آٹھویں دس بار جب سجدہ سے اوٹھکر بیٹھے تو نویں دس بار دوسرے سجدہ میں دسویں دس بار جب دوسرے سجدہ سے اوٹھکر بیٹھے جلسۂ استراحت میں **ف** تو چار رکعتیں پڑھے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور ایک سورت پڑھے ابن عباس سے منقول ہے کہ الہٰکم التکاثر اور والعصر اور کافرون اور اخلاص پڑھے اور ایک روایت میں اذا زلزلت اور والعادیات اور اذا جاء اور اخلاص آیا ہے **ت** جب قرات سے فارغ ہو پہلی رکعت میں یعنی فاتحہ اور سورت پڑھ چکا تو کھڑے کھڑے کہے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر پندرہ بار پھر رکوع میں دس بار کہے پھر سر اوٹھاکر رکوع سے دس بار کہے پھر سجدہ میں جاکر دس بار کہے پھر سجدہ سے سر اوٹھاکر دس بار کہے پھر سجدہ میں جاکر دس بار کہے پھر سجدہ سے سر اوٹھاکر دس بار کہے تو ہر رکعت میں پچہتر بار ہوا ایسا ہی کر چار رکعتوں میں **ف** تین سو بار کہے **ت** اگر تجھسے ہوسکے تو ہر روز ایک بار نماز پڑھا کر اگر یہ نہ ہوسکے تو ہر جمعہ میں ایک بار پڑھا کر اگر یہ نہ ہوسکے تو ہر مہینے میں ایک بار پڑھا کر اگر یہ نہ ہوسکے تو ہر سال میں ایک بار پڑھا کر اگر یہ نہ ہوسکے تو عمر بھر میں ایکبار پڑھ **ف** سکوت کیا اس حدیث سے ابو داؤد اور منذری نے اور حسن کہا اسکو بہت ایمہ حدیث نے اور نقل کیا اسکو بخاری نے کتاب القراۃ خلف الامام میں اور مبالغہ کیا ابن جوزی نے جو اس حدیث کو موضوع کہا اور بیان کیا کہ موسیٰ بن عبد العزیز کی توثیق کے ابن معین اور نسائی نے اور روایت کیا اس حدیث کو ابن ماجہ اور ابن خزیمہ اور حاکم اور بیہقی وغیرہم نے **عن** ابی الجوزاء حدثنی رجل

کانت لہ صحبۃ یرون انہ عبد اللہ بن عمرو قال قال لی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ائتنی غدا احبوک واثیبک واعطیک حتی ظننت انہ یعطینی عطیۃ قال اذا زال النہار فقم فصل اربع رکعات فذکر نحوہ قال ثم ترفع راسک یعنی من السجدۃ الثانیۃ فاستو جالسا ولا تقم حتی تسبح عشرا وتحمد عشرا وتکبر عشرا وتہلل عشرا ثم تصنع ذلک فی الاربع رکعات قال فانک لو کنت اعظم اہل الارض ذنبا غفر لک بذلک قال قلت فان لم استطع ان اصلیہا تلک الساعۃ قال صلہا من اللیل والنہار **ترجمہ** ابو الجوزاء سے روایت ہے مجھسے حدیث بیان کی اوس شخص نے جسکو صحبت تھی رسول اللہ کی لوگ کہتے تھے کہ وہ عبد اللہ بن عمرو تھے کہا اوس شخص نے فرمایا مجھسے رسول اللہ صلعم نے کل میرے پاس آ میں تجھے دونگا عنایت کرونگا مرحمت کرونگا یہانتک کہ میں سمجھا آپ مجھے کچھ مال دینگے (جب میں کل آیا) آپ نے فرمایا جس وقت آفتاب ڈہل جاوے تو کھڑا ہو اور چار رکعتیں پڑھ پھر ویسا ہی بیان کیا جیسے اوپر گزرا اسمین یہ ہے کہ جب سر اوٹھاوے دوسرے سجدے سے تو سیدہا بیٹھا رہ اور مت کھڑا ہو یہانتک کہ دس بار تسبیح اور دس بار تحمید اور دس بار تکبیر اور دس بار تہلیل کہہ لے پھر ایسا ہی چاروں رکعتوں میں کر اگر تو جتنے آدمی زمین میں ہیں سب سے گناہوں میں زیادہ ہوگا تو بھی بخشدیا جاویگا اس نماز کی سبب سے میں نے کہا اگر میں اوس وقت (یعنی آفتاب ڈہلے پر) اس نماز کو نہ پڑھ سکوں آپ نے فرمایا رات دن میں کبھی پڑھے

باب

رکعتی المغرب این تصلیان مغرب کے بعد دو رکعت سنت کہاں پڑھنا چاہیے **عن** کعب بن عجرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتی مسجد بنی عبد الاشہل فصلی فیہ المغرب فلما قضوا صلوتہم راٰہم یسبحون بعدہا فقال ہذہ صلوۃ البیوت **ترجمہ** کعب بن عجرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم بنی عبد الاشہل کے مسجد میں گئے وہاں آپ نے مغرب کی نماز پڑھی جب نماز پڑھ چکے لوگوں کو دیکھا نفل پڑھ رہے ہیں آپ نے فرمایا یہ تو نماز گھر کی ہے **عن** ابن عباس قال

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يطيل القراءة في الركعتين بعد المغرب حتى يتفرق اهل المسجد **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ مغرب کے دو رکعت سنت میں قرات کو طول کرتے یہانتک کہ مسجد والے متفرق ہو جاتے یعنی چلے جاتے **باب**

الصلوة بعد العشاء عشا کی سنتوں کا بیان **عن** شریح بن هانی عن عائشة قال سألتها عن صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت ما صلى رسول الله صلعم العشاء قط فدخل على الا صلى اربع ركعات او ست ركعات ولقد مطرنا

مرة بالليل فطرحنا له نطعا فكاني انظر الى ثقب فيه ينبع الماء منه وما رايته متقيا الارض بشيء من ثيابه قط **ترجمہ** شریح بن ہانی سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ کے نماز کو انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی عشا پڑھ کر میرے پاس نہیں آئے مگر انہوں نے چار رکعتیں پڑھیں یا چھ رکعتیں پڑھیں ایکبار رات کو پانی برسا ہم نے ایک چمڑا ڈال دیا گویا میں اب دیکھ رہی ہوں اوسمیں ایک سوراخ تھا جس سے اوسمیں پانی بہ رہا تھا اور میں نے کبھی آپکو نہیں دیکھا کپڑوں کو مٹی سے بچاتے ہوں

ابواب قیام اللیل

شب بیداری اور تہجد کا بیان

ف اوائل اسلام میں رسول اللہ اور صحابہ کرام پر رات کو عبادت اور شب بیداری کرنا فرض ہوا کم سے کم تہائی رات اور زیادہ سے زیادہ دو تہائی رات تک نماز پڑھنا اور عبادت کرنا فرض تھا پھر اون لوگوں کو آدھی تہائی دو تہائی رات کا مقدار معلوم ہوتا تھا وہ شام سے صبح تک نماز میں کھڑے رہتے یہانتک کہ پانو اونکے سوج گئے اوسوقت اللہ جل جلالہ کو رحم آیا اور یہ تکلیف اوٹھا دی اور فرمایا فاقرؤا ما تيسر من القرآن پڑھو جتنا آسانی سے ہو سکے قرآن کو۔ اب بعض لوگ کہتے ہیں کہ فرضیت قیام اللیل کی رسول اللہ اور صحابہ سب پر جاتی رہی بعض کہتے ہیں صحابہ پر سے جاتی رہی اور آپ پر فرضیت باقی رہی اسیواسطے آپنے کبھی شب بیداری اور تہجد گزاری نہ چھوڑی

باب نسخ قيام الليل تہجد کے فرضیت منسوخ ہونیکا بیان **عن** ابن عباس قال في المزمل قم الليل الا قليلا نصفه نسختها الاية التي فيها علم ان لن تحصوه فتاب عليكم فاقرؤا ما تيسر من القران ناشئة الليل اوله وكانت صلوتهم لاول الليل يقول هو اجدر ان تحصوا ما فرض الله عليكم من قيام الليل وذلك ان الانسان اذا نام لم يدر متى يستيقظ وقوله اقوم قيلا هو اجدر ان يفقه في القرآن وقوله ان لك في النهار سبحا طويلا يقول فراغا طويلا **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے اللہ جل جلالہ نے سورہ مزمل میں قم الليل الا قليلا کھڑا رہ رات کو مگر تھوڑی رات اس آیت کو منسوخ کیا علم ان لن تحصوه فتاب عليكم فاقرؤا ما تيسر من القرآن نے یہ آیت بھی اوسی سورت کے آخر میں ہے معنے اسکے یہ ہیں وسنے جانا تم اوسکو پورا نہ کرسکو گے پھر تمہر معاف کیا تمہیں سو پڑھو جتنا آسان ہو قرآن سے اور یہ جو فرمایا ان ناشئة الليل هي اشد وطأ واقوم قيلا بیشک ناشئہ یعنی اول شب میں نماز پڑھنا سخت روندتا ہے یعنی زیادہ لائق ہے اسبات کے واسطے کہ تم پورا کر دو اوسکو جو تمپر فرض ہوا رات کو اوٹھنا اور نماز پڑھنا **ف** اس لیے کہ اول شب میں انسان جاگتا رہتا ہے ضرور بالضرور فرض کو ادا کر سکتا ہے برخلاف پیچھلے رات کے یا آخر رات کے اوس میں احتمال ہے کہ

کھلے یا نہ کھلے سو اسلئے صحابہ اول شب سے نماز پڑھنا شروع کرتی ف اور قوم قیلا سے مراد ہی کہ رات کا وقت بہت اچھا ہی
کلام اللہ سمجھنے کیلیے کیونکہ اوسوقت غل شور نہین ہوتا دل لگتا ہی قرآن کا مطلب بخوبی سمجھہ مین آتا ہی اور یہ جو کہا ان لک
فی النہار سبحا طویلا اسکے معنی یہہ ہین کہ دنکو تجھے بڑی فرصت اور فراغت ہوتی ہی دنیا کے کام کاج کیواسطے رات کو عبادت
مین صرف کیا کر عن ابن عباس قال لما نزلت اول المزمل کانوا یقومون نحوا من قیامہم فی شہر رمضان حتی نزل
اخرہا وکان بین اولہا واخرہا سنۃ ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی جب سورہ مزمل کا شروع اوترا لوگ رات
کو کھڑے رہتے جیسے رمضان مین کھڑے رہتے ہین یہانتک کہ اوسکا آخر اوترا اس درمیان مین ایک برس کا فاصلہ ہوا

باب قیام اللیل شب بیداری اور تہجد گزاری کا بیان

عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یعقد الشیطان
علی قافیۃ راس احدکم اذا ہو نائم ثلث عقد یضرب مکان کل عقدۃ علیک لیل طویل فارقد فان استیقظ
فذکر اللہ انحلت عقدۃ فان توضا انحلت عقدۃ فان صلی انحلت عقدۃ فاصبح نشیطا طیب النفس والا اصبح
خبیث النفس کسلان ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان تمہارے ایک کے گدی پر جب
وہ سو جاتا ہی تین گرہین لگاتا ہے ف یہہ تشبیہ ہی جادو کی گرہون سے یا حقیقۃ ایسا ہی ہو ف ہر گرہ پر یہ بات جما دیتا ہے
ابھی بڑی رات پڑی ہی سو رہ پھر اگر وہ شخص جاگا اور جاگتی وقت اللہ جل جلالہ کا نام لیا ایک گرہ کھل جاتی ہی پھر اگر وضو کیا تو دوسری گرہ
کھل جاتی ہی پھر اگر نماز پڑہی تو تیسری گرہ کھل جاتی ہی جب صبح ہوتی ہی تو خوش مزاج پاک نفس رہتا ہی ورنہ بدنفس مجہول رہتا ہی عن عبد اللہ
بن ابی قیس یقول قالت عائشۃ لا تدع قیام اللیل فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یدعہ وکان اذا مرض او کسل
صلی قاعدا ترجمہ عبد اللہ بن ابی قیس سے روایت ہی حضرت عائشہ نے کہا مت چھوڑ رات کی نماز کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اوسکو نہین چھوڑتے تھے جب بیمار ہو جاتے یا سست ہوتے تو بیٹھکر پڑہتے عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
رحم اللہ رجلا قام من اللیل فصلی وایقظ امراتہ فان ابت نضح فی وجہہا الماء رحم اللہ امراۃ قامت من اللیل
فصلت وایقظت زوجہا فان ابی نضحت فی وجہہ الماء ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
رحم کری اللہ اوس مرد پر جو رات کو اوٹھے اور نماز پڑہے اور اپنی عورت کو جگا دے اگر وہ نہ اوٹھے تو اوسکے منہہ پر پانی چھڑک دے رحم کرے اللہ
اوس عورت پر جو رات کو اوٹھے اور نماز پڑہے اور اپنے خاوند کو جگا دے اگر وہ نہ اوٹھے تو اوسکے منہہ پر پانی چھڑک دے ف کیونکہ پانی
چھڑکنے سے آنکھ کھل جاوے گی تو نماز پڑہے گا ثواب پاویگا عن ابی سعید وابی ہریرۃ قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذا ایقظ الرجل اہلہ من اللیل فصلیا او صلی رکعتین جمیعا کتبا فی الذاکرین والذاکرات ترجمہ ابو سعید
اور ابوہریرہ سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی مرد اپنی عورت کو جگاوے رات کو پھر دونو نماز پڑہین تو وہ ذاکرین
مین لکھا جاویگا اور عورت ذاکرات مین سے کہ کلام اللہ مین ذاکرین اور ذاکرات کی شان مین فرمایا اعد لہم مغفرۃ واجرا عظیما اونکے
واسطے بخشش ہی اور بڑا بدلا ہی

باب النعاس فی الصلوۃ نماز مین اونگھنے لگی تو کیا کری

عن عائشۃ زوج النبی صلی اللہ

علیہ وسلم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا نعس احدکم فی الصلوٰۃ فلیرقد حتی یذهب عنه النوم فان احدکم اذا صلی
وهو ناعس لعله یذهب یستغفر فیسب نفسه **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی نے فرمایا جب کوئی تم مین سے اونگھنے
لگے نماز مین تو سو رہے یہانتک کہ اوسکی نیند بہر جاوے کیونکہ اگر اونگھنے مین نماز پڑہیگا تو شاید وہ استغفار کرنے لگے اور زبان سے بددعا
نکلنے لگے **عن** ابی هریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام احدکم من اللیل فاستعجم القرآن علی
لسانه فلم یدر ما یقول فلیضطجع **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی تم مین سے
رات کو کھڑا ہو نماز کے لیے پھر قرآن اوسکی زبان پر لڑکھڑانے لگے اور سمجھ مین نہ آوے جو کہتا ہے تو چاہیے کہ سو رہے **ف** آدمی جب
پڑہتے پڑہتے تھک جاتا ہے اور نیند آنے لگتی ہے تو کلام اللہ پر زبان نہین چلتی اٹک اٹک کر کچھ کا کچھ زبان سے نکلتا ہے ایسی حالت مین پڑہنا
ضرور نہین سو جانا چاہیے **عن** انس قال دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسجد وحبل ممدود بین ساریتین فقال
ما هذا الحبل فقیل یا رسول اللہ هذه حمنة ابنة جحش تصلی فاذا اعیت تعلقت به فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لتصل ما اطاقت فاذا اعیت فلتجلس قال زیاد فقال ما هذا قالوا لزینب تصلی فاذا کسلت او فترت
امسکت به فقال حلوه فقال لیصل احدکم نشاطه فاذا کسل او فتر فلیقعد **ترجمہ** انس رضی سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مسجد مین تشریف لائے دیکھا تو ایک رسی بندھی ہوئی ہے دو ستونوں کے بیچ مین پوچھا یہ کیون لوگون نے کہا
یا رسول اللہ صلی یہ رسی حمنہ بنت جحش کی ہے وہ نماز پڑہا کرتی ہین جب تھک جاتی ہین تو اس رسی سے لٹک جاتی ہین (یعنی بیٹھ کر نہین
پڑہتین) رسول اللہ صلی نے فرمایا جتنی طاقت ہو وہان تک نماز پڑہے جب تھک جاوے تو بیٹھ جاوے - زیاد کی روایت مین یون ہے آپ نے
پوچھا یہ رسی کیسی لوگون نے کہا زینب کی ہے وہ نماز پڑہا کرتی ہین جب سست ہو جاتی ہین یا تھک جاتی ہین تو اوسکو تھام لیتی ہین آپ
نے فرمایا اسکو کھول ڈالو ہر ایک تم مین سے جہان تک خوشی سے جی لگے نماز پڑہے جب سست ہو جاوے یا تھک جاوے تو بیٹھ جاوے **باب**
من نام عن حزبه جس شخص کا وظیفہ ناغہ ہو جاوے وہ کیا کرے **عن** عمر بن الخطاب یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من نام عن حزبه او عن شیء منه فقراه ما بین صلوٰۃ الفجر وصلوٰۃ الظهر کتب له کانما قراه من اللیل **ترجمہ** حضرت عمر سے روایت
ہے رسول اللہ صلی نے فرمایا جو شخص اپنا وظیفہ یا ورد بن پڑھے سو جاوے پھر صبح کو اوٹھکر اوسکو فجر اور ظہر کے درمیان مین پڑھ لیوے
تو ایسا ہی لکھا جاویگا گویا اوسنے رات کو پڑہا **باب** من نوی القیام فنام جس شخص کے نیت رات کو اوٹھنے کی تھی پھر اوٹھ
نہ سکا اوسکے ثواب کا بیان **عن** عائشة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من امرئ تکون له صلوٰۃ بلیل یغلب علیها
نوم الا کتب له اجر صلوته وکان نومه علیه صدقة **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی نے فرمایا کوئی
آدمی ایسا نہین ہے جو رات کو نماز پڑہا کرتا ہو پھر ایک رات اوسپر نیند غالب ہو جاوے (اور اوٹھ نہ سکے) مگر اوسکی واسطے نماز کا ثواب
لکھا جاویگا اور سونا ایک صدقہ ہوگا **باب** ای اللیل افضل رات کا کونسا حصہ عبادت کے لیے افضل ہے **عن** ابی هریرۃ ان رسول
اللہ صلی اللہ قال ینزل ربنا عز وجل کل لیلة الی السماء الدنیا حین یبقی ثلث اللیل الاخر فیقول من یدعونی فاستجیب له

من یسألنی فاعطیه من یستغفرنی فاغفر له ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اترتا ہے
پروردگار ہمارا (عرش سے) آسمان دنیا پر جب اخیر کی تہائی رات باقی رہ جاتی ہے پھر فرماتا ہے کون شخص دعا کرتا ہے مجھ سے مین دعا اوسکی قبول کرون
کون شخص مانگتا ہے مجھ سے مین اوسکو دون کون شخص معافی چاہتا ہے مجھ سے مین معاف کرون اوسکی گناہون کو **ف** اہل سنت اور
جماعت محققین یعنے اہل حدیث جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے طریق پر ہین وہ کہتے ہین کہ اس قسم کی حدیثین یا
آیتین جنمین پروردگار جل جلالہ کے صفات مذکور ہین جیسے اترنا چڑہنا ہنسنا تعجب کرنا دیکھنا سننا عرش پر بیٹھنا کرسی پر بیٹھنا
یہ سب اپنے ظاہر پر محمول ہین مگر مشابہ نہین ہین مخلوق کی صفات کے جیسے ذات پروردگار کی مشابہ نہین ہے مخلوق کے ذات سے
اور تاویل کرنا ان نصوص بعیدہ کی احتمالات بعیدہ سے قرین احتیاط نہین ہے بلکہ خوف ہے گمراہی اور خرابی کا جیسے اس حدیث
کی بعضون نے یہ تاویل کی ہے کہ پروردگار کی رحمت اترتی ہے یا اوسکا حکم اترتا ہے حالانکہ یہ تاویل محض غلط ہے کسی طور سے حدیث
کی الفاظ پر چسپان نہین ہو سکتی کیونکہ اگر رحمت اترتی یا امر اترتا تو وہ یہ کیسے کہتا کہ جو مجھ سے دعا کریگا مین قبول کرونگا جو مانگیگا مین دونگا
جو استغفار کریگا مغفرت کرونگا یہ تو خاص شان کبریائی ہے دوسری یہ کہ رحمت اوسکی ہر جگہہ موجود ہے فرماتا ہے ورحمتی وسعت کل
شئی تو خاص تہائی رات پر اوترنے کے کیا معنی تیسری یہ کہ رحمت اگر اوترکر آسمان دنیا تک رہ گئی تو ہمکو اوس مین کیا فائدہ ہوا اگر ہم
تک آتی تو البتہ کچھ نفع ہوتا اور جن لوگون سے یہ منقول ہے کہ ان نصوص کو معانی ظاہرہ پر حمل کرنا چاہیے مراد اون کی معانی ظاہرہ سے
وہ معانی ہین جو متعارف ہین مخلوقات مین یعنی مخلوق کی صفات ہین نہ ظاہر معنی لغوی چنانچہ نووی نے شرح صحیح مسلم مین لکھا ہے
وان ظاہرہا المتعارف فی حقنا غیر مراد یعنی اوکا معنی ظاہری جو ہم لوگون مین مشہور ہے مراد نہین ہے — آدمی کو چاہیے کہ ایسے مقامون
مین خوف فکر اور تامل سے سچی راہ پر چلتا رہے اور گمراہ کرنیوالون کی پہنچ مین نہ پہنچے کیونکہ یہ مقامات بہت نازک ہین بڑے بڑے مولویون اور
ملاؤن کو اس مین دہوکا ہو گیا ہے اور معتزلہ اور جہمیہ کے پیرو ہو گئے ہین وما علینا الا البلاغ اگر اس حدیث کے پوری تفصیل اور شرح کسی کو
دیکھنی منظور ہو تو کتاب النزول شیخ الاسلام ابن تیمیہ کے ملاحظہ فرمادے

باب وقت قیام النبی صلی اللہ علیہ وسلم من اللیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو کس وقت اوٹھتے تھے

عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ليوقظه الله عز وجل بالليل فما يجيء السحر حتى يفرغ من حزبه **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ جل جلالہ جگا دیتا رات کو پھر صبح نہوتی کہ آپ اپنے وظیفے سے فارغ ہو جاتے

عن مسروق قال سألت عائشة عن صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت لها اى حين كان يصلي قالت كان اذا سمع الصارخ قام فصلى **ترجمہ** مسروق سے روایت ہے مین نے حضرت عائشہ سے پوچھا رسول اللہ صلعم کس وقت نماز پڑہتے تھے انہون نے کہا جب مرغ بولنے کی آواز سنتے تو کھڑے ہوکر نماز شروع کرتے

عن عائشة قالت ما الفاه السحر عندي الا نائما تعني النبي صلى الله عليه وسلم **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم جب میرے پاس ہوتے تو صبح کو سوتے ہوتے تھے **ف** آپ تہجد پڑھ کر آرام فرماتے تھے پھر جب صبح ہوتی اوٹھکر نماز کو جاتے

عن حذیفة قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا حزبه امر صلى **ترجمہ** حذیفہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم کو جب کوئی حادثہ

پیش آتا تو نماز پڑھنے لگتے ف تاکہ نماز کی برکت سے وہ رنج رفع ہو جاوے اور تکلیف دفع ہو جاوے تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب کوئی سخت مصیبت آدمی کو لاحق ہو تو نماز شروع کر دے اللہ جل جلالہ اپنے فضل سے رحم فرماویگا

عن ربیعة بن کعب الاسلمی یقول کنت ابیت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم اٰتیه بوضوئه وبحاجته فقال سلنی فقلت مرافقتك فی الجنة قال اوغیر ذلك قلت هو ذاك قال فاعنی علی نفسك بكثرة السجود ترجمہ ربیعہ بن کعب اسلمی سے روایت ہے کہتے ہیں میں رسول اللہ صلعم کے ساتھ رات کو رہا کرتا اور انکے واسطے وضو کا پانی لایا کرتا اور حاجت کیواسطے ایکبار آپ نے فرمایا مانگ مجھ سے کیا مانگتا ہے میں نے کہا آپ کا ساتھ چاہتا ہوں جنت میں آپنے فرمایا اور کچھ سوا اسکے میں نے کہا بس یہی آپ نے فرمایا تو مجھے امداد کر میری اپنے واسطے سجدے بہت کر کے ف یعنی ہر چند میں تیرے لیے سفارش کرونگا اور اپنے ساتھ جنت میں لے جانے کیواسطے کوشش کرونگا مگر عبادت ضرور ہے سجدے بہت کیا کر

عن انس بن مالك فی هذه الاية تتجافی جنوبهم عن المضاجع یدعون ربهم خوفا وطمعا ومما رزقناهم ینفقون قال كانوا یتیقظون ما بین المغرب والعشاء یصلون قال وكان الحسن یقول قیام اللیل ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے یہ جو اللہ جل جلالہ نے فرمایا جدا رہتے ہیں کروٹیں انکی بچھونوں سے (جاگتے رہتے ہیں) پکارتے ہیں اپنے پروردگار کو ڈر سے اور امید کرتی ہوئی مراد یہ ہے وہ لوگ جاگتے تھے مغرب اور عشا کے درمیان نماز پڑھتے تھے اور حسن کہتے تھے تہجد مراد ہے

عن انس فی قوله كانوا قلیلا من اللیل ما یهجعون قال كانوا یصلون فیما بین المغرب والعشاء زاد فی حدیث یحیی وكذلك تتجافی جنوبهم ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے یہ جو اللہ جل جلالہ نے فرمایا کانوا قلیلا من اللیل ما یهجعون تھوڑی رات سویا کرتے تھے مراد یہ ہے کہ مغرب اور عشا کے درمیان میں نماز پڑھا کرتے تھے یحیی کی روایت میں ہے ایسا ہی تتجافی جنوبهم سے بھی مقصود ہے

عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا قام احدكم من اللیل فلیصل ركعتین خفیفتین ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے رات کو اٹھے تو پہلے دو رکعتیں ہلکی ہلکی پڑھے ف شاید تحیۃ الوضوء مراد ہے پھر تہجد شروع کرے دوسری روایت میں ہے ثم لیطول بعد ما شاء پھر جتنا چاہے طول کرے

عن عبد الله بن حبشی الخثعمی ان النبی صلی الله علیه وسلم سئل ای الاعمال افضل قال طول القیام ترجمہ عبد اللہ بن حبشی سے روایت ہے رسول اللہ صلعم سے سوال ہوا کونسا عمل افضل ہے آپ نے فرمایا دیر تک کھڑا رہنا نماز میں ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ طول قیام کثرت سجود سے بہتر ہے بہت سی رکعتیں پڑھنے سے یہ افضل ہے کہ دو رکعتیں پڑھے مگر ان میں لمبی لمبی سورتیں پڑھے دیر تک کھڑا رہے بعضوں کے نزدیک کثرت سجود افضل ہے

باب صلوة اللیل مثنی مثنی رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں

عن عبد الله بن عمر ان رجلا سأل رسول الله صلی الله علیه وسلم عن صلوة اللیل فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم صلوة اللیل مثنی مثنی فاذا خشی احدكم الصبح صلی ركعة واحدة توتر له ما قد صلی ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ایک شخص نے سوال کیا رسول اللہ صلعم سے رات کی نماز کا آپ نے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں جب تم میں سے کسیکو خوف ہو صبح ہو جانے کا تو ایک رکعت پڑھ لے وہ سب نماز کو طاق کر دیگی ف اگرچہ اس حدیث کے ساتھ اختلاف [illegible]

دن مین نوافل کے دو دو رکعتین اور چار چار رکعتین پڑھ سکتا ہی مگر اختلاف اس مین ہی کہ افضل کیا ہی شافعی کے نزدیک رات اور
دن مین دو دو رکعتین پڑھنا بہتر ہی اور ابو حنیفہ کے نزدیک رات دن مین چار چار رکعتین پڑھنا بہتر ہی) اور محمد بن الحسن اور یعقوب کے
نزدیک رات کو دو دو رکعتین اور دن کو چار چار رکعتین پڑھنا بہتر ہی - دلائل ہر ایک کے موجود ہین پر پہلے شافعی مذہب کو ترجیح
ہی پھر صاحبین کی پھر ابو حنیفہ کے واللہ اعلم **باب** رفع الصوت بالقراءة فی صلوٰة اللیل تہجد مین قرات پکار کر
پڑھنے کا بیان **عن** ابن عباس قال كانت قراءة النبي صلى الله عليه وسلم على قدر ما يسمعه من في الحجرة وهو
في البيت **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسطرح قرات کرتی حجرے مین کہ باہر والے کو آواز
سنائی دیتی **عن** ابي هريرة انه قال كانت قراءة النبي صلى الله عليه وسلم بالليل يرفع طورا ويخفض
طورا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو کبھی بلند آواز سے قرات کرتی کبھی پست آواز **عن** ابي قتادة
ان النبي صلى الله عليه وسلم خرج ليلة فاذا هو بابي بكر يصلي يخفض من صوته قال ومر بعمر بن الخطاب وهو
يصلي رافعا صوته قال فلما اجتمعا عند النبي صلى الله عليه وسلم قال النبي صلى الله عليه وسلم يا ابا بكر مررت
بك وانت تصلي تخفض صوتك قال قد اسمعت من ناجيت يا رسول الله قال وقال لعمر مررت بك وانت تصلي
رافعا صوتك قال فقال يا رسول الله اوقظ الوسنان واطرد الشيطان زاد الحسن في حديثه فقال النبي
صلى الله عليه وسلم يا ابا بكر ارفع من صوتك شيئا وقال لعمر اخفض من صوتك شيئا **ترجمہ** ابو قتادہ سے روایت
ہی رسول اللہ صلعم ایک شب کو نکلی انہون نی ابوبکر رض کو دیکھا چپکے چپکے نماز پڑھ رہی ہین اور عمر کو دیکھا بلند آواز سے قرات کر
رہی ہین جب دونون ابوبکر و عمر رض رسول اللہ صلعم پاس آئی آپ نی پوچھا ای ابوبکر مین جو تمہاری پاس گیا تو دیکھا تم چپکے چپکے نماز پڑھ
رہی تھے انہون نے کہا یا رسول اللہ مین اوسکو سناتا تہا جو کانا پہوسی بھی سن لیتا ہی (یعنی خداوند کریم کو) پھر آپ نے فرمایا ای
عمر مین جو تمہاری پاس گیا تو دیکھا کہ تم بلند آواز سے پڑھ رہی تھی انہون نے کہا یا رسول اللہ مین سوتے کو جگاتا تہا اور شیطان کو
بھگاتا تہا (یعنی پکار کر پڑھنی سے یہ غرض تھی کہ جو لوگ سو رہی ہین نماز کو نہین اوٹھے وہ بھی آواز سنکر چونک جاوین) حسن کی روایت
مین اتنا زیادہ ہی رسول اللہ صلعم نی فرمایا ای ابوبکر تم اپنی آواز تہوڑی بلند کرو اور ای عمر تم اپنی آواز تہوڑی پست کرو **ف** کیونکہ
اللہ جل جلالہ نی فرمایا ولا تجهر بصلوتك ولا تخافت بها وابتغ بين ذلك سبيلا نہ پکار کر پڑھ نماز اپنی نہ بالکل چپکے پڑھ بیچ کی راہ
اختیار کر دوسری روایت مین ہی **عن** ابي هريرة بهذه القصة لم يذكر فقال لابي بكر ارفع شيئا ولعمر اخفض
شيئا زاد وقد سمعتك يا بلال وانت تقرأ من هذه السورة ومن هذه السورة قال كلام طيب يجمعه الله
بعضه الى بعض فقال النبي صلى الله عليه وسلم كلكم قد اصاب نہ آپ نے ابوبکر سے آواز بلند کرنیکو کہا نہ عمر سے آواز پست کرنے
کو کہا بلکہ بلال سے آپ نی فرمایا مین نے سنا تم تہوڑا اس سورت مین سے پڑھتی تھی اور تہوڑا اوس سورت مین سے انہون نے کہا یہ
اللہ کا کلام سب کا سب ہی جوڑتا ہی اللہ ایک کو دوسری سی لاتا ہی آپ نے فرمایا تم سب نے ٹھیک کیا **عن** عائشة ان رجلا قام

من الليل فقرأ فرفع صوته بالقرآن فلما اصبح قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يرحم الله فلانا كاين من
آية اذكرنيها الليلة كنت قد اسقطتها ترجمہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے ایک شخص رات کو اٹھا اور رات میں پکار کر
قرآن پڑھا جب صبح ہوئی رسول اللہ صلعم نے فرمایا رحم کرے اللہ اوس پر کہ کئی آیتیں اوس نے مجھے رات کو یاد دلا دیں جنکو میں بھول چلا
تھا عن ابی سعید قال اعتکف رسول الله صلى الله عليه وسلم في المسجد فسمعهم يجهرون بالقراءة فكشف
الستر وقال الا ان كلكم مناج ربه فلا يؤذين بعضكم بعضا ولا يرفع بعضكم على بعض في القراءة او
قال في الصلوة ترجمہ ابو سعیدؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے اعتکاف کیا مسجد میں آپ نے لوگوں کو سنا پکار کر پڑھتے ہوئے تو پردہ
اٹھا کر فرمایا آگاہ ہو کہ تم میں سے ہر ایک اپنے پروردگار کو پکارتا ہے تو کوئی دوسرے کو ایذا نہ دے نہ اپنی آواز دوسرے پر بلند کرے نماز میں یا قرأت
میں عن عقبة بن عامر الجهني قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الجاهر بالقرآن كالجاهر بالصدقة والمسر بالقرآن كالمسر
بالصدقة ترجمہ عقبہ بن عامر جہنی سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلعم نے پکار کر قرآن پڑھنے والا ایسا ہے جیسے لوگوں کے سامنے خیرات
کرنے والا اور آہستہ قرآن پڑھنے والا ایسا ہے جیسے چپکے سے خیرات کرنے والا ف توصدقہ سری کا ثواب زیادہ ہے اسی طرح قرأت سری کا

باب في صلوة الليل تہجد کی رکعتوں کا بیان عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي من الليل عشر
ركعات ويوتر بسجدة ويسجد سجدتي الفجر فذلك ثلاث عشرة ركعة ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم
رات کو دس رکعتیں پڑھتے تھے اور وتر کی ایک رکعت اور دو فجر کی سنتیں سب تیرہ رکعت پڑھتے تھے عن عائشة زوج النبي صلى الله
عليه وسلم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي من الليل احدى عشرة ركعة يوتر منها بواحدة فاذا فرغ منها
اضطجع على شقه الايمن ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم رات کو گیارہ رکعتیں پڑھتے تھے ایک رکعت
اون میں وتر کی ہوتی جب فارغ ہوتے اون سے تو داہنی کروٹ پر لیٹ جاتے عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله
عليه وسلم يصلي فيما بين ان يفرغ من صلوة العشاء الى ان يتصدع الفجر احدى عشرة ركعة يسلم من كل ثنتين
ويوتر بواحدة ويمكث في سجوده قدر ما يقرأ احدكم خمسين آية قبل ان يرفع راسه فاذا سكت المؤذن
بالاولى من صلوة الفجر قام فركع ركعتين خفيفتين ثم اضطجع على شقه الايمن حتى ياتيه المؤذن ترجمہ حضرت
عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشا کی نماز سے فارغ ہو کر صبح صادق تک گیارہ رکعتیں پڑھتے تھے ہر دو رکعت کے بعد
سلام پھیرتے اور ایک رکعت وتر کی پڑھتے اور سجدہ میں اتنا ٹھہرتے جتنی دیر میں کوئی تم میں سے پچاس آیتیں پڑھے جب موذن فجر کی
اذان سے فارغ ہوتا تو آپ کھڑے ہوتے اور دو رکعتیں ہلکی پڑھتے پھر داہنی کروٹ پر لیٹتے یہاں تک کہ موذن بلانے کو آتا
عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي من الليل ثلث عشرة ركعة يوتر منها بخمس لا يجلس في
شيء من الخمس حتى يجلس في الآخرة فيسلم ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم رات کو تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے
پانچ اون میں سے وتر کی ہوتیں نہ بیٹھتے اون میں مگر اخیر میں پھر سلام پھیرتے عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم

يصلي بالليل ثلاث عشرة ركعة ثم يصلي اذا سمع النداء بالصبح ركعتين خفيفتين ترجمہ حضرت عائشہؓ روایت

ہے رسول اللہ رات کو تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے پھر جب اذان سنتے صبح کی تو دو رکعتیں ہلکے پہلے پڑھتے تھے عن عائشۃ ان نبی

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی من اللیل ثلاث عشرۃ رکعۃ کان یصلی ثمانی رکعات ویوتر برکعۃ ثم یصلی

قال مسلم بعد الوتر رکعتین وھو قاعد فاذا اراد ان یرکع قام فرکع ویصلی بین اذان الفجر والاقامۃ

رکعتین ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ رات کو تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے پہلے آٹھ رکعتیں پڑھتے اور ایک رکعت

وتر کی پھر پڑھتے تھے بعد وتر کی دو رکعتیں بیٹھ کر جب رکوع کا قصد کرتے کھڑے ہو جاتے پھر رکوع کرتے اور اذان اور اقامت صبح کے بیچ میں

دو رکعتیں پڑھتے تھے عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمن انہ سأل عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کیف کانت صلاۃ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی رمضان فقالت ما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یزید فی رمضان ولا فی غیرہ

علی احدی عشرۃ رکعۃ یصلی اربعا فلا تسأل عن حسنھن وطولھن ثم یصلی اربعا فلا تسأل عن حسنھن وطولھن

ثم یصلی ثلاثا قالت عائشۃ فقلت یا رسول اللہ اتنام قبل ان توتر فقال یا عائشۃ ان عینی تنامان ولا ینام قلبی ترجمہ

ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے روایت ہے انہوں نے پوچھا حضرت عائشہؓ سے رسول اللہ کیونکر نماز پڑھتے تھے رمضان میں انہوں نے کہا آپ رمضان

میں سوا رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں کرتے تھے ف آٹھ تہجد یا تراویح کی اور تین وتر کے ت پہلے چار رکعتیں

پڑھتے تھے تو نہ پوچھ ان کی حسن اور طول کو پھر چار رکعتیں پڑھتے تھے تو نہ پوچھ انکی حسن اور طول کو پھر تین رکعتیں پڑھتے تھے حضرت عائشہ

نے کہا یا رسول اللہ آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں آپ نے فرمایا اے عائشہ میری آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتا ف دل ہوشیار رہتا ہے

خداوند کریم کی طرف ہر وقت متوجہ رہتا ہے اس واسطے مجھکو سونا ضرر نہیں کرتا وضو نہیں ٹوٹتا یہ آپکی خصوصیات میں سے تھا عن

سعد بن ہشام قال طلقت امرأتی فاتیت المدینۃ لابیع عقارا کان لی بھا فاشتری بہ السلاح واغزو فلقیت

نفرا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا قد اراد نفر منا ستۃ ان یفعلوا ذلک فنہاھم النبی صلی اللہ علیہ وسلم

وقال لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ فاتیت ابن عباس فسألتہ عن وتر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال الا ادلک

علی اعلم الناس بوتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال عائشۃ فأتیہا فاستتبعت حکیم بن افلح فأبی فناشدتہ

فانطلق معی فاستاذنا علی عائشۃ فقالت من ھذا قال حکیم بن افلح قالت ومن معک قال سعد بن ہشام

قالت ہشام بن عامر الذی قتل یوم احد قال قلت نعم قالت نعم المرء کان عامرا قال قلت یا ام المؤمنین حدثینی

عن خلق رسول اللہ صلعم قالت الست تقرأ القرآن فان خلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان القرآن قال قلت

حدثینی عن قیام اللیل قالت الست تقرأ یا ایہا المزمل قال قلت بلی قالت فان اول ھذہ السورۃ نزلت فقام

اصحاب رسول اللہ صلعم حتی انتفخت اقدامھم وحبس خاتمتہا فی السماء اثنی عشر شہرا ثم نزل آخرہا فصار قیام

اللیل تطوعا بعد فریضۃ قال قلت حدثینی عن وتر النبی صلعم قالت کان یوتر بثمان رکعات لا یجلس الا فی الثامنۃ

ثم يقوم فيصلي ركعة اخرى لا يجلس الا في الثامنة والتاسعة ولا يسلم الا في التاسعة ثم يصلي ركعتين وهو جالس

فتلك احدى عشرة ركعة يا بني فلما اسن واخذ اللحم اوتر بسبع ركعات لم يجلس الا في السادسة والسابعة ولم يسلم الا في

السابعة ثم يصلي ركعتين وهو جالس فتلك تسع ركعات يا بني ولم يقم رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة يتمها الى

الصباح ولم يقرأ القران في ليلة قط ولم يصم شهرا يتمه غير رمضان وكان اذا صلى صلوة داوم عليها وكان اذا

غلبته عيناه من الليل بنوم صلى من النهار ثنتي عشرة ركعة قال فاتيت ابن عباس فحدثته فقال هذا والله

هو الحديث ولو كنت اكلمها لاتيتها حتى اشافهها به مشافهة قال قلت لو علمت انك لا تكلمها ما حدثتك

ترجمہ سعد بن ہشام سے روایت ہے میں نے اپنی عورت کو طلاق دی پھر مدینے میں آیا اپنی ایک زمین بیچنے کو اور ہتھیار خریدنے کو جہاد کیواسطے
مجھ سے ملاقات ہوئی چند صحابہ سے رسول اللہ صلعم کے انہوں نے بیان کیا کہ ہم میں سے چھ آدمیوں نے ایسا قصد کیا تھا (اپنی جوروں کو طلاق دینے کا
جہاد کیواسطے) تو رسول اللہ نے اس سے منع کیا (کیونکہ یہ کیا ضروری ہے کہ جہاد سے زندہ لوٹ کر نہ آوے) اگر زندہ آویگا تو بی بی اپنی اسیر
رہیگی اور جو شہید ہو جاویگا تو بی بی مختار ہے شرع شریف کے موافق بعد عدت کے دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے) اور فرمایا تم کو
رسول اللہ کی پیروی کرنا بہتر ہے پھر میں عبد اللہ بن عباس پاس آیا اور اون سے رسول اللہ کے وتر کو پوچھا انہوں نے کہا میں تمکو وہ
آدمی بتلاؤں جو سب سے زیادہ رسول اللہ کے وتر کو جانتا ہے تو جا عائشہ پاس میں جانے لگا اور حکیم بن افلح سے کہا میرے ساتھ
چلو انہوں نے انکار کیا میں نے انکو قسم دی جب وہ میرے ساتھ چلے پھر ہم دونوں حضرت عائشہ کے گھر پر پہنچے اور اون سے اجازت
چاہی اندر آنے کی انہوں نے پوچھا کون ہے کہا حکیم بن افلح انہوں نے پوچھا اور دوسرا شخص تیرے ساتھ کون ہے حکیم نے کہا سعد بن
ہشام حضرت عائشہ نے کہا ہشام بیٹا عامر کا جو شہید ہوا احد کے روز میں نے کہا ہاں انہوں نے کہا کیا اچھے آدمی تھے عامر رضی اللہ عنہ
میں نے کہا ام المومنین مجھ سے بیان کرو رسول اللہ صلعم کے اخلاق کیسے تھے انہوں نے کہا کیا تو نے قرآن نہیں پڑھا آپکے خلاق
قرآن کے مطابق تھے میں نے کہا مجھ سے بیان کرو رات کی نماز کا حال انہوں نے کہا کیا تو نے سورہ مزمل نہیں پڑھی ہے میں نے کہا پڑھی
کیوں نہیں انہوں نے کہا جب اس سورت کی پہلی آیتیں اتریں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو کھڑے ہونے لگے (نماز کیواسطے)
یہانتک کہ اون کے پانو سوجھ گئے اور پچھلی آیتیں اس سورت کی آسمانوں پر رکی رہیں بارہ مہینے تک پھر پچھلی آیتیں اتریں اور رات
رات کو نماز پڑھنا نفل ہو گیا پہلے فرض تھا میں نے کہا مجھ سے بیان کرو رسول اللہ صلعم کے وتر کا حال انہوں نے کہا آٹھ رکعتیں پڑھتے
تھے اور آٹھویں رکعت کے بعد بیٹھتے تھے بیچ میں نہ بیٹھتے تھے پھر کھڑے ہوتے تھے اور ایک رکعت اور پڑھ کر بیٹھتے تھے اور سلام پھیرتے
تھے نویں رکعت کے بعد پھر دو رکعتیں بیٹھکر پڑھتے تھے **ف** بعد وتر کے اکثر علما ان کو مستحب جانتے ہیں اور امام مالک نے اسکا انکار
کیا ہے وہ کہتے ہیں دوسری حدیث میں ہے اجعلوا آخر صلاتکم باللیل وترا یعنی اخیر رات کی نماز میں وتر کو رکھو اور امام احمد نے کہا
میں نہ پڑھتا ہوں ان دو رکعتوں کو نہ منع کرتا ہوں اس سے **ف** یہ سب گیارہ رکعتیں ہوئیں اے چھوٹے بیٹے میرے پھر جب آپ ضعیف ہو گئے
اور گوشت اوپر آیا تو سات رکعتیں وتر پڑھنے لگے چھٹی رکعت کے بعد بیٹھتے بیچ میں نہ بیٹھتے پھر ساتویں رکعت کے بعد بیٹھتے اور سلام نہ پھیرتے مگر

ساتویں رکعت کے بعد پھر دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے تو سب نو رکعتیں ہوئیں اے بیٹا میرے اور آپ کسی رات کو شام سے صبح تک نہیں کھڑے ہو کر رہتے رات
بھر عبادت نہ کی بلکہ بیچ میں آرام بھی فرماتے تھے اور کبھی آپ نے ایک رات میں قرآن ختم نہیں کیا اور کسی مہینے میں پورے مہینے روزے
نہیں رکھے سوا رمضان کے اور آپ جب کوئی نماز شروع کرتے تو ہمیشہ اس کو پڑھا کرتے اور جب آپ کو نیند غالب ہو جاتی یا کوئی بیماری ہو جاتی
جس کی وجہ سے آپ رات کو نماز نہ پڑھ سکتے تو دن کو بارہ رکعتیں پڑھ لیتے۔ سعد بن ہشام نے کہا میں حضرت عائشہ سے یہ حدیث
سنکر ابن عباس پاس آیا اور ان سے بیان کیا انہوں نے کہا قسم خدا کی یہی حدیث ہے اور اگر میں حضرت عائشہ سے بات کرتا ہوتا تو میں ان کے
پاس جا کر ان کے منہ سے یہ حدیث سن لیتا میں نے کہا اگر مجھے یہ معلوم ہوتا کہ تمہاری ان سے بات نہیں ہوتی تو میں تم سے یہ حدیث بیان
نہیں کرتا ف کیونکہ تم اس حدیث ہی کے سننے کے واسطے شاید ان سے بات کرنا شروع کر دیتے اور رنج دور کر دیتے۔ رنج کی وجہ یہ تھی
کہ حضرت عائشہؓ اور حضرت امیر المومنین علیؓ میں منازعت ہو کر جنگ سخت ہوئی تھی اور ابن عباس علیؓ کے یاروں میں سے تھے۔ دوسری روایت

میں ہے یصلی ثمانی رکعات لا یجلس فیهن الا عند الثامنة فیجلس فیذکر الله ثم یدعو ثم یسلم تسلیما یسمعنا ثم
یصلی رکعتین وهو جالس بعد ما یسلم ثم یصلی رکعة فتلك احدی عشرة رکعة یا بنی فلما اسن رسول الله صلی الله علیه
وسلم واخذ اللحم اوتر بسبع وصلی رکعتین وهو جالس بعد ما سلم بمعناه الی شاقهة ترجمہ آپ ان رکعتوں میں بیچ میں
نہیں بیٹھتے تھے مگر آٹھویں رکعت کے بعد بیٹھ کر اللہ کو یاد کرتے تھے پھر دعا مانگتے تھے پھر سلام پھیرتے تھے ایسی آواز سے جو ہم کو سنائی
دیتی پھر دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے تھے بعد سلام کے پھر ایک رکعت پڑھتے تھے یہ سب گیارہ رکعتیں ہوئیں اے چھوٹے بیٹے میرے جب آپ کا سن زیادہ
ہوا اور فربہ ہو گئے تو سات رکعتیں وتر پڑھنے لگے اور دو رکعتیں بیٹھ کر سلام کے بعد اخیر حدیث تک عن زرارة بن اوفی

ان عائشة سئلت عن صلوة رسول الله صلی الله علیه وسلم فی جوف اللیل فقالت کان یصلی صلوة العشاء فی
جماعة ثم یرجع الی اهله فیرکع اربع رکعات ثم یاوی الی فراشه وینام وطهوره مغطی عند رأسه وسواکه
موضوع حتی یبعثه الله ساعته التی یبعثه من اللیل فیتسوک ویسبغ الوضوء ثم یقوم الی مصلاه فیصلی ثمانی
رکعات یقرأ فیهن بام الکتاب وسورة من القران وما شاء الله ولا یقعد فی شیء منها حتی یقعد فی الثامنة ولا
یسلم ویقرأ فی التاسعة ثم یقعد فیدعو بما شاء الله ان یدعو ویسأله ویرغب الیه ویسلم تسلیمة واحدة شدیدة
یکاد یوقظ اهل البیت من شدة تسلیمه ثم یقرأ وهو قاعد بام الکتاب ویرکع وهو قاعد ثم یقرأ الثانیة فیرکع ویسجد
وهو قاعد ثم یدعو ما شاء الله ان یدعو ثم یسلم وینصرف فلم تزل تلك صلوة رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی
بدن فنقص من التسع ثنتین فجعلها الی الست والسبع رکعتیه وهو قاعد حتی قبض علی ذلك صلی الله علیه وسلم

ترجمہ زرارہ بن اوفی سے روایت ہے حضرت عائشہ سے کسی نے پوچھا رسول اللہ کی رات کی نماز کا حال انہوں نے کہا آپ عشا کی نماز
جماعت سے پڑھتے پھر اپنے گھر میں آ کر چار رکعتیں پڑھتے بعد اس کے اپنے فرش پر آتے اور سو رہتے لیکن وضو کا پانی ڈھنپا رکھا رہتا آپ کے
سر کے پاس اور مسواک دھری رہتی یہاں تک کہ اللہ جل جلالہ جس وقت اٹھانا چاہتا اٹھا دیتا پھر آپ مسواک کرتے اور وضو کے

اچھی طرح سے پھر نماز پڑھتی کہ جگہہ پر آتے اور آٹھ رکعتیں پڑھتے اور ہر ایک رکعت مین سورۃ فاتحہ اور ایک ایک سورت جو اللہ کو منظور ہوتی پڑھتے اور
اور کسی رکعت کے بعد نہ بیٹھتے جب آٹھوین رکعت پڑھ چکتے اوسوقت بیٹھتے اور سلام نہ پھیرتے بلکہ نوین رکعت پڑھتے پھر بیٹھتے اور دعا کرتے جہان
تک اللہ چاہتا اور اوس سے سوال کرتے اور اوسکی طرف متوجہ ہوتے دل سے پھر ایک سلام زور سے پھیرتے اتنی آواز سے قریب ہوتا کہ گھر والے
جاگ اوٹھین پھر بیٹھے بیٹھے سورۃ فاتحہ پڑھتے اور رکوع کرتے بیٹھے بیٹھے پھر دوسری رکعت بھی بیٹھے بیٹھے پڑھتے اور رکوع سجدہ بیٹھے بیٹھے کرتے اور
پھر دعا مانگتے جبتک اللہ چاہتا پھر سلام پھیرتے اور نماز سے فارغ ہوتے ہمیشہ آپ اسی طرح نماز پڑھتے رہے یہانتک کہ فربہ ہوگئے اوسوقت نو
رکعت مین سے دو کم کردین اور چھ یا سات رکعتین کھڑے ہوکر اور دو بیٹھکر پڑھنے لگے وفات تک اسی طرح پڑھتے رہے۔ دوسری روایت مین ہے
يصلي العشاء ثم يأوي الى فراشه لم يذكر الاربع ركعات وساق الحديث قال فيه فيصلي ثماني ركعات يسوي بينهن
في القراءة والركوع والسجود ولا يجلس في شيء منهن الا في الثامنة فانه كان يجلس ثم يقوم ولا يسلم فيصلي
ركعة يوتر بها ثم يسلم تسليمة يرفع بها صوته حتى يوقظنا ثم ساق معناه ترجمہ عشا کی نماز پڑھتے پھر اپنی
بچھونے پر آتے اس روایت مین چار رکعت پڑھنے کا بعد عشا کے ذکر نہین ہے بلکہ یہ ہے کہ آپ آٹھ رکعتین پڑھتے برابر کرتے اون مین قراءت اور
رکوع اور سجدہ اور نہ بیٹھتے مگر آٹھوین رکعت کے بعد پھر کھڑے ہوتے بغیر سلام پھیرے پھر ایک رکعت پڑھ کر اوسکو طاق کرتے پھر ایک سلام
پھیرتے بلند آواز سے کہ ہمکو جگا دیتے عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي من الليل ثلاث عشرة ركعة يوتر
بتسع او كما قالت ويصلي ركعتين وهو جالس وركعتي الفجر بين الاذان والاقامة ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول
اللہ رات کو تیرہ رکعتین پڑھتے تھے نو رکعتین وتر کے یا کچھ ایسا ہی کہا اور دو رکعتین بیٹھکر پڑھتے تھے اور دو رکعتین سنت فجر کی اذان اور
اقامت کے درمیان مین عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يوتر بتسع ركعات ثم اوتر بسبع ركعات وركع
ركعتين وهو جالس بعد الوتر يقرأ فيهما فاذا اراد ان يركع قام فركع ثم سجد ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نو رکعتین پڑھا کرتے تھے پھر سات پڑھنے لگے اور دو رکعتین بیٹھکر وتر کے بعد پڑھتے اون مین
قراءت کرتے بیٹھے بیٹھے جب رکوع کا ارادہ ہوتا کھڑے ہو جاتے پھر رکوع کرتے پھر سجدہ کرتے عن سعد بن هشام قال قدمت
المدينة فدخلت على عائشة فقلت اخبريني عن صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
كان يصلي بالناس صلوة العشاء ثم يأوي الى فراشه فينام فاذا كان جوف الليل قام الى حاجته والى طهوره فتوضأ
ثم دخل المسجد فصلى ثمان ركعات يخيل الي انه يسوي بينهن في القراءة والركوع والسجود ثم يوتر بركعة
ثم يصلي ركعتين وهو جالس ثم يضع جنبه فربما جاء بلال فآذنه بالصلاة ثم يغفي وربما شككت اغفى او لا حتى
يؤذنه بالصلوة فكانت تلك صلوته حتى اسن ولحم فذكرت من لحمه ما شاء الله وساق الحديث ترجمہ
سعد بن ہشام سے روایت ہے مین مدینے مین آیا حضرت عائشہ پاس گیا اور کہا مجھ سے بیان کرو رسول اللہ کی نماز کا حال انہون نے کہا
رسول اللہ عشا کی نماز لوگون کو پڑھا کر اپنے بچھونے پر آتے اور سو رہتے رات کی بیچ مین اوٹھ کر حاجت کو جاتے اور پانی لیکر وضو کرتے پھر

مسجد میں آکر اٹھہ رکعتیں پڑھتے سب رکعتیں برابر ہوتیں قرات اور رکوع اور سجود میں پھر ایک رکعت وتر کی پڑھتے پھر دو رکعتیں بیٹھکر پڑھتے پھر لیٹ
رہتے کبھی بلال آکر آپ کو نماز کیواسطے ہوشیار کرتے بعد اسکے سو رہتے یا پہلے سو رہتے پھر بلال ہوشیار کرتے یہی آپ کی نماز رہی یہانتک کہ بدن
زیادہ ہوگیا یا آپ فربہ ہوگئے پھر بیان کیا آپکے گوشت بڑھ جانے کا حال عن ابن عباس انه رقد عند النبي صلى الله عليه وسلم
فرآه استيقظ فتسوك وتوضأ وهو يقول ان في خلق السموات والارض حتى ختم السورة ثم قام فصلى ركعتين
اطال فيهما القيام والركوع والسجود ثم انصرف فنام حتى نفخ ثم فعل ذلك ثلاث مرات بست ركعات كل ذلك
يستاك ثم يتوضأ ويقرأ هؤلاء الآيات ثم اوتر قال عثمان بثلاث ركعات فاتاه المؤذن فخرج الى الصلاة
وقال ابن عيسى ثم اوتر فاتاه بلال فآذنه بالصلوة حين طلع الفجر فصلى ركعتي الفجر ثم خرج الى الصلوة ثم
اتفقا وهو يقول - اللهم اجعل في قلبي نورا واجعل في لساني نورا واجعل في سمعي نورا واجعل في بصري نورا و
اجعل خلفي نورا وامامي نورا واجعل من فوقي نورا ومن تحتي نورا اللهم واعظم لي نورا ترجمہ ابن عباس سے
روایت ہے وہ سوئے رسول اللہ ﷺ پاس تو دیکھا آپ جاگے اور مسواک کی اور وضو کیا اور یہ آیت پڑھی ان فی خلق السموات والارض و
اختلاف اللیل والنہار لآیات لاولی الالباب الآیہ سورۃ کی اخیر تک پھر کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں پڑھیں ان میں قیام اور رکوع اور
سجدے کو طول دیا پھر آنکر سو رہے یہانتک کہ خراٹے لینے لگے پھر ایسا ہی تین بار کیا چھہ رکعتیں پڑھیں ہر بار مسواک کرتے تھے اور وضو
کرتے تھے اور انہی آیتوں کو پڑھتے تھے پھر وتر پڑھا عثمان کی روایت میں ہے تین رکعتیں وتر کی پڑھیں پھر مؤذن بلانے کو آیا آپ
نماز کیواسطے نکلے ابن عیسی کی روایت میں ہے آپ نے وتر پڑھا پھر بلال آئے اور نماز کیواسطے اطلاع کی جب صبح صادق ہوگئی تھی آپنے
فجر کی دو سنتیں پڑھیں پھر نماز کو نکلے اور آپ فرماتے تھے۔ اللهم اجعل في قلبي نورا الخ عن الفضل بن عباس قال بت ليلة
عند النبي صلى الله عليه وسلم لانظر كيف يصلي فقام فتوضأ وصلى ركعتين قيامه مثل ركوعه وركوعه مثل سجوده
ثم نام ثم استيقظ فتوضأ واستن ثم قرأ بخمس آيات من آل عمران ان في خلق السموات والارض واختلاف
الليل والنهار فلم يزل يفعل هذا حتى صلى عشر ركعات ثم قام فصلى بسجدة واحدة فاوتر بها ونادى المنادي عند ذلك
فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد ما سكت المؤذن فصلى سجدتين خفيفتين ثم جلس حتى صلى الصبح
ترجمہ فضل بن عباس سے روایت ہے میں ایک شب کو رسول اللہ ﷺ کے پاس رہا تھا کہ دیکھوں آپ کیونکر نماز پڑھتے ہیں آپ اٹھے اور وضو کیا
اور دو رکعتیں پڑھیں قیام رکوع کے برابر تھا اور رکوع سجدے کے برابر تھا پھر آپ سو رہے پھر جاگے اور وضو کیا اور مسواک کی پھر پانچ آیتیں
سورۂ آل عمران کی پڑھیں ان فی خلق السموات والارض سے اخیر تک پھر ایسا ہی کرتے رہے یہانتک کہ دس رکعتیں ادا کیں پھر کھڑے ہوئے
ایک رکعت وتر کی پڑھی اس وقت مؤذن نے اذان دی آپ کھڑے ہوئے جب مؤذن اذان سے فارغ ہوا اور دو رکعتیں ہلکی پہلے پڑھ کر بیٹھے رہے یہانتک
صبح کی نماز پڑھی عن ابن عباس قال بت عند خالتي ميمونة فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد ما امسى فقال اصلى
الغلام قالوا نعم فاضطجع حتى اذا مضى من الليل ما شاء الله قام فتوضأ ثم صلى سبعا او خمسا اوتر بهن لم يسلم الا في

النخ هتن ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے میں شب کو اپنی خالہ میمونہ پاس تھا رسول اللہ شام کو آئی اور پوچھا کیا لڑکا نماز پڑھ چکا لوگون
نے کہا ہان آپ لیٹ رہے جب کچھ رات گزری جتنی خدا کو منظور تھی آپ کھڑے ہوئے اور وضو کیا چھ یا سات یا پانچ رکعتین طاق پڑھیں سلام نہ پھیرا مگر اخیر مین

عن ابن عباس قال بت فی بیت خالتی میمونۃ بنت الحارث فصلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم العشاء ثم جاء فصلی اربعا ثم نام ثم قام

یصلی فقمت عن یسارہ فادارنی فاقامنی عن یمینہ فصلی خمسا ثم نام حتی سمعت غطیطہ ثم قام فصلی رکعتین ثم خرج

فصلی الغداۃ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے میں اپنی خالہ میمونہ کے گھر مین رہا رسول اللہ عشا پڑھ کر آئی پھر چار رکعتین پڑھیں اور سو رہے پھر کر
ہوئی نماز پڑھنے کو مین آپ کے بائین طرف کھڑا ہوا آپ نے مجھ کو گھما کر داہنی طرف کھڑا کر لیا پانچ رکعتین پڑھین پھر آپ سو گئے یہانتک کہ مین نے آپ کے
خراٹون کی آواز سنی پھر کھڑے ہوئے اور دو رکعتین (فجر کی سنت) پڑھین بعد اوسکے باہر نکلے اور صبح کی نماز پڑھائی — دوسری روایت مین ہے

قام فصلی رکعتین رکعتین حتی صلی ثمانی رکعات ثم اوتر بخمس ولم یجلس بینھن کھڑے ہو کر آپ نے دو دو رکعتین کر کے آٹھ رکعتین

پڑھین پھر پانچ رکعتین وتر کی پڑھین اون کے بیچ مین نہ بیٹھے عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی ثلاث عشرۃ

رکعۃ برکعتیہ قبل الصبح یصلی ستا مثنی مثنی ویوتر بخمس لا یقعد بینھن الا فی اخرھن ترجمہ حضرت عائشہ رض
سے روایت ہے رسول اللہ تیرہ رکعتین پڑھتے تھے فجر کی سنتون سمیت پہلے چھ رکعتین دو دو کر کے پڑھتے تھے پھر پانچ رکعتین وتر کی پڑھتے تھے نہین
بیٹھتے تھے مگر آخر مین عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی باللیل ثلاث عشرۃ رکعۃ برکعتی الفجر ترجمہ حضرت

عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعتین پڑھتے تھے فجر کی سنتون سمیت عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ

صلی العشاء ثم صلی ثمانی رکعات قائما ورکعتین بین الاذانین ولم یکن یدعھما قال جعفر بن مسافر فی حدیثہ

ورکعتین جالسا بین الاذانین زاد جالسا ترجمہ حضرت عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے نماز پڑھی عشا کی پھر آٹھ رکعتین
پڑھین کھڑے ہو کر اور دو رکعتین فجر کی اذان کے بعد ان دو رکعتون کو آپ کبھی نہین چھوڑتے تھے جعفر بن مسافر کی روایت مین ہے اور دو رکعتین
فجر کی اذان کے بعد بیٹھ کر پڑھین عن عبد اللہ بن ابی قیس قال قلت لعائشۃ رضی اللہ عنھا بکم کان رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم یوتر قالت کان یوتر باربع وثلاث وست وثلاث وثمان وثلاث وعشر وثلاث ولم یکن یوتر بانقص من سبع ولا باکثر

من ثلاث عشرۃ زاد احمد ولم یکن یوتر برکعتین قبل الفجر قلت ما یوتر قالت لم یکن یدع ذلک ولم یذکر احمد وست

وثلاث ترجمہ عبد اللہ بن ابی قیس سے روایت ہے مین نے حضرت عائشہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی کتنی رکعتین پڑھتے تھے
انہون نے کہا کبھی سات رکعتین پڑھتے تھے کبھی نو رکعتین کبھی گیارہ رکعتین کبھی تیرہ رکعتین لیکن سات سے کم نہ پڑھتے تھے اور تیرہ سے زیادہ نہ

پڑھتے تھے اور فجر کی دو سنتون کو کبھی ناغہ نہین کرتے تھے احمد کی روایت مین نو رکعتین نہین ہین عن الاسود بن یزید انہ دخل

علی عائشۃ فسالھا عن صلاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باللیل فقالت کان یصلی ثلاث عشرۃ رکعۃ من اللیل ثم انہ صلی

احدی عشرۃ رکعۃ وترک رکعتین ثم قبض صلی اللہ علیہ وسلم حین قبض وھو یصلی من اللیل تسع رکعات اخر

صلاتہ من اللیل الوتر ترجمہ اسود بن یزید سے روایت ہے وہ حضرت عائشہ پاس گئے اور ان سے پوچھا رسول اللہ صلعم کی رات کی نماز کا حال

انہوں نے کہا رات کو آپ تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے پھر گیارہ رکعتیں پڑھنے لگے اور دو رکعتیں چھوڑ دیں پھر آپ کی وفات ہوئی جب نو رکعتیں آپ
پڑھا کرتے تھے اور اخیر میں وتر پڑھتے تھے عن کریب مولی ابن عباس انه قال سألت ابن عباس كيف كانت صلوة رسول الله صلى الله
عليه وسلم بالليل قال بت عنده ليلة وهو عند ميمونة فنام حتى ذهب ثلث الليل او نصفه استيقظ فقام الى شن فيه
ماء فتوضأ وتوضأت معه ثم قام فقمت الى جنبه على يساره فجعلني على يمينه ثم وضع يده على رأسي كانه يمس اذني
كانه يوقظني فصلى ركعتين خفيفتين قد قرأ فيهما بام القرآن في كل ركعة ثم سلم ثم صلى حتى صلى احدى عشرة ركعة بالوتر
ثم نام فاتاه بلال فقال الصلوة يا رسول الله فقام فركع ركعتين ثم صلى للناس ترجمہ کریب سے جو مولی ہیں ابن عباس
کی روایت ہے میں نے ابن عباس سے پوچھا رسول اللہ صلعم رات کو کسطرح نماز پڑھتے تھے انہوں نے کہا میں ایک رات آپ پاس رہا اور اس رات
آپ میمونہ کے پاس تھے آپ سو رہے جب تہائی رات گزری یا آدھی رات تو اٹھے اور ایک مشک کیطرف گئے جس میں پانی تھا آپ نے وضو کیا میں
نے بھی آپکے ساتھ وضو کیا پھر آپ نماز کو کھڑے ہوئے میں آپکے بائیں طرف کھڑا ہوا آپ نے مجھ کو داہنی طرف کر لیا پھر آپ نے اپنا ہاتھ میرے سر پر
رکھا گویا میرے کان ملے مجھکو ہوشیار کیا (شفقت اور پیار سے) پھر دو رکعتیں ہلکی پڑھیں ہر رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھی اور سلام
پھیر دیا پھر گیارہ رکعتیں پڑھیں وتر سمیت پھر سو رہے بعد اسکے بلال آئے اور کہا الصلوۃ یا رسول اللہ آپ کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں پڑھیں
بعد اسکے فرض پڑھائے لوگوں کو عن ابن عباس قال بت عند خالتي ميمونة فقام النبي صلى الله عليه وسلم يصلي من الليل فصلى
ثلاث عشرة ركعة منها ركعتا الفجر حزرت قيامه في كل ركعة بقدر يا ايها المزمل لم يقل نوح منها ركعتا الفجر
ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے میں رات کو اپنی خالہ میمونہ پاس رہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو کھڑے ہوئے نماز پڑھنے کو آپ نے تیرہ
رکعتیں پڑھیں اس میں دو رکعتیں فجر کی سنت تھیں ہر رکعت میں یا ایہا المزمل کے برابر کھڑے ہوتے۔ نوح کی روایت میں فجر کی سنتوں کا
ذکر نہیں ہے عن زيد بن خالد الجهني انه قال لارمقن صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم الليلة قال فتوسدت عتبته
او فسطاطه فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ركعتين خفيفتين ثم صلى ركعتين طويلتين طويلتين ثم صلى
ركعتين وهما دون اللتين قبلهما ثم صلى ركعتين دون اللتين قبلهما ثم صلى ركعتين دون اللتين قبلهما ثم صلى
ركعتين دون اللتين قبلهما ثم اوتر فذلك ثلاث عشرة ركعة ترجمہ زید بن خالد جہنی سے روایت ہے میں نے کہا رسول اللہ
صلعم کو دیکھوں کیونکر آپ رات کو نماز پڑھتے ہیں تو میں آپ کے دروازے یا خیمہ کے چوکھٹ پر سر رکھ کر سو رہا آپ نے دو رکعتیں ہلکی
پڑھیں پھر دو رکعتیں لمبی سے لمبی بہت لمبی پڑھیں پھر دو رکعتیں ان سے کچھ کم پڑھیں پھر وتر پڑھے سب تیرہ رکعتیں ہوئیں عن
كريب مولى ابن عباس عن عبد الله بن عباس اخبره انه بات عند ميمونة زوج النبي صلى الله عليه وسلم وهي خالته قال فا
ضطجعت في عرض الوسادة واضطجع رسول الله صلى الله عليه وسلم واهله في طولها فنام رسول الله صلى الله عليه
وسلم حتى اذا انتصف الليل او قبله بقليل او بعده بقليل استيقظ رسول الله صلى الله عليه وسلم فجلس يمسح النوم
عن وجهه بيده ثم قرأ العشر الآيات الخواتم من سورة آل عمران ثم قام الى شن معلقة فتوضأ منها فاحسن وضوءه ثم

يصلي قال عبد الله فقمت فصنعت مثل ما صنع ثم ذهبت فقمت الى جنبه فوضع رسول الله صلى الله عليه وسلم يده اليمنى

بأذني يفتلها فصلى ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين قال القعنبي ست مرات ثم

وتر ثم اضطجع حتى جاءه المؤذن فقام فصلى ركعتين خفيفتين ثم خرج فصلى الصبح ترجمہ کریب سے جو مولی ہیں ابن

عباسؓ کے روایت ہے کہ عبداللہ بن عباسؓ نے کہا میں شب کو میمونہ پاس جو آنحضرت صلعم کی بی بی اور ابن عباس کی خالہ تہیں

تو میں تکیہ کے عرض میں لیٹا اور رسول اللہؐ اور آپ کی بی بی اوسکے طول میں لیٹی ف اوسکا نقشہ اس طرح ہے رسول الله میمونہ

ت آپ سوئے جب آدہی رات ہوئی یا کچھ اس سے پہلے یا کچھ اس سے بعد تو آپ جاگے اور بیٹھکر اپنے منہ پر ہاتھ پھیرتے نیند موقوف ہو

کیواسطے پھر دس آیتیں اخیر کے سورہ آل عمران کی پڑہیں پھر گئے ایک مشک پاس جو لٹک رہی تھی اوس سے اچھی طرح وضو کیا بعد اوسکے نماز پڑہنے

کو کھڑے ہوئے میں بھی اوٹھا اور اسی طرح وضو کرکے آپ کے پاس آکر کھڑا ہوا آپ نے اپنا داہنا ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرا کان پکڑکر اینٹھنا شروع کیا

پہلے آپ نے دو رکعتیں پڑہیں پھر دو رکعتیں پڑہیں پھر وتر پڑہی پھر لیٹ رہے یہانتک کہ موذن بلانے کو آیا آپ نے کھڑے ہوکر دو رکعتیں ہلکی

پڑہیں پھر باہر نکلکر نماز پڑہائی باب ما يؤمر به من القصد في الصلوة نماز میں میانہ روی کرنا بہتر ہے عن عائشة ان

رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اكلفوا من العمل ما تطيقون فان الله لا يمل حتى تملوا وان احب العمل الى الله ادومه

وان قل وكان اذا عمل عملا اثبته ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا عمل کرو تم جہانتک تمہارے ہو سکے

کیونکہ اللہ جل جلالہ کے پاس ثواب کی کمی نہیں ہے تمہیں تھک جاؤگے عمل کرتے کرتے پر وہ ثواب دیتے دیتے نہ تھکیگا اور اللہ جل جلالہ کو وہ کام بہت

پسند ہے جو ہمیشہ کیا جاوے اگرچہ تھوڑا ہو اور آپ جب کوئی کام شروع کرتے اوسکو ہمیشہ کیا کرتے عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم بعث

الى عثمان بن مظعون فجاءه فقال يا عثمان ارغبت عن سنتي قال لا والله يا رسول الله ولكن سنتك اطلب قال فاني

انام واصلي واصوم وافطر وانكح النساء فاتق الله يا عثمان فان لاهلك عليك حقا وان لضيفك عليك حقا وان

لنفسك عليك حقا فصم وافطر وصل ونم ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے عثمان بن مظعون کو بلایا اور کہا اے عثمان

تو میرے طریقے کو ناپسند کرتا ہے وہ بولے نہیں یا رسول اللہ میں آپ ہی کا طریقہ پسند کرتا ہوں آپ نے فرمایا میں تو سوتا بھی ہوں نماز بھی پڑہتا ہوں

روزہ رکھتا ہوں نہیں بھی رکھتا ہوں نکاح کرتا ہوں عورتوں سے اے عثمان خدا سے ڈر تیری بی بی کا تجھ پر حق ہے تیرے مہمان کا تجھ پر حق ہے

تیرے نفس کا تجھ پر حق ہے روزہ رکھہ اور نہ رکھہ اور نماز پڑہ اور سویا بھی کر ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نفس شکنی اور عبادت اور

زہد اوسی قدر بہتر ہے جتنا رسول اللہؐ سے ثابت ہے اور مبالغہ کرنا زہد اور ریاضت میں اور عیال و اطفال کی خبرگیری سے ترک کرنا اور رہبانیت

اختیار کرنا طریقہ اسلام کے خلاف ہے عن علقمة قال سالت عائشة كيف كان عمل رسول الله صلى الله عليه وسلم هل كان يخص

شيئا من الايام قالت لا كان عمله ديمة وايكم يستطيع ما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يستطيع ترجمہ علقمہ سے روایت

ہے میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا رسول اللہؐ کے عمل کا حال کیا آپ کسی خاص دنوں میں عمل کرتے تھے انہوں نے کہا نہیں آپ کا عمل ہمیشہ

ہوتا اور تم میں سے کون اتنی طاقت رکھتا ہے جتنی رسول اللہ صلعم طاقت رکھتے تھے باب في قيام شهر رمضان تراویح کا بیان عن

ابی ھریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرغب فی قیام رمضان من غیر ان یامرھم بعزیمۃ ثم یقول من قام رمضان
ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ فتوفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والامر علی ذلک ثم کان الامر علی ذلک فی خلافۃ
ابی بکر وصدرا من خلافۃ عمر رضی اللہ عنہما **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ لوگون کو رغبت دلاتے تھے رمضان مین کھڑے
رہنے کیواسطے (تراویح مین) مگر حکم نہین کرتے تھے خواہ مخواہ ایسا کرو آپ فرماتے تھے جو شخص رمضان مین کھڑا ہو ایمان کے ساتھ خلوص سے خدا کیواسطے
اوسکی اگلی گناہ بخشدیے جاوینگے پھر رسول اللہ صلعم کی وفات ہوگئی اور یہی صورت رہی پھر ابوبکرؓ کی خلافت مین بھی یہی حال اور شروع
خلافت مین عمرؓ کی ایسا ہی ہا **ف** پھر حضرت عمرؓ نے لوگون کو مسجد مین جمع کرکے ایک امام کے پیچھے کر دیا اور فرمایا یہ بدعت اچھی ہے اسی
واسطے شافعی اور ابوحنیفہ اور احمد اور اکثر علما کے نزدیک تراویح کا جماعت سے پڑھنا افضل ہے اور ابو یوسف اور مالکیہ کے نزدیک گھر مین اکیلے
پڑھنا بہتر ہے **عن** ابی ھریرۃ یبلغ بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم من صام رمضان ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ
ومن قام لیلۃ القدر ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو شخص
روزے رکھے رمضان مین ایمان کے ساتھ خدا کیواسطے اوسکے اگلے گناہ بخشدیے جاوینگے اور جو شخص شب قدر مین کھڑا ہو (نماز مین) ایمان کے
ساتھ خدا کیواسطے اوسکے اگلے گناہ بخشدیے جاوینگے **عن** عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی
فی المسجد فصلی بصلوتہ ناس ثم صلی من القابلۃ فکثر الناس ثم اجتمعوا من اللیلۃ الثالثۃ فلم یخرج الیہم رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فلما اصبح قال قد رایت الذی صنعتم فلم یمنعنی من الخروج الیکم الا انی خشیت ان تفرض علیکم
وذلک فی رمضان **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے نماز پڑھی (تراویح کی) مسجد مین آپکے ساتھ لوگون نے بھی پڑھی
پھر دوسری رات کو بھی آپ نے نماز پڑھی بہت لوگ جمع ہوئے جب تیسری رات کو لوگ اکٹھے ہوئے تو آپ نکلے جب صبح کو آپ نے فرمایا مجھے تمہارا حال
معلوم تھا لیکن مین صرف اس خیال سے نہ نکلا کہ تم پر فرض نہ ہوجاوے یہ رمضان مین تھا **ف** چونکہ اب فرض ہونیکا خوف نہین ہے
اسواسطے تراویح ہمیشہ پڑھنے مین کوئی قباحت نہین ہے - اختلاف ہے کہ رسول اللہ صلعم نے تراویح کی کتنی رکعتین پڑھین صحیح یہ روایت ہے کہ آٹھ
رکعتین تھین اور بھی صحابہ سے اور خلفاے راشدین سے منقول ہے اور ایک روایت مین ہے کہ آپ نے بیس رکعتین پڑھین مگر وہ روایت
منکر اور ضعیف ہے قابل اعتماد کے نہین ہے **عن** عائشۃ قالت کان الناس یصلون فی المسجد فی رمضان اوزاعا فامرنی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضربت لہ حصیرا فصلی علیہ بھذہ القصۃ قالت فیہ قال تعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ایھا الناس اما واللہ ما بت لیلتی ھذہ بحمد اللہ غافلا ولا خفی علی مکانکم **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے
لوگ مسجد مین نماز پڑھا کرتے تھے رمضان مین جدا جدا رسول اللہ صلعم نے مجھکو حکم کیا مین نے آپ کیواسطے ایک بوریا بچھایا آپ نے اوسپر نماز پڑھی
پھر یہی قصہ بیان کیا آپ نے فرمایا قسم خدا کی مین رات کو اللہ کے فضل سے غافل نہین رہا نہ تمہارا حال مجھسے چھپا رہا **عن** ابی ذر قال
صمنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان فلم یقم بنا شیئا من الشھر حتی بقی سبع فقام بنا حتی ذھب ثلث اللیل
فلما کانت السادسۃ لم یقم بنا فلما کانت الخامسۃ قام بنا حتی ذھب شطر اللیل فقلت یا رسول اللہ لو نفلتنا قیام

هذه الليلة قال فقال ان الرجل اذا صلى مع الامام حتى ينصرف حسب له قيام الليلة قال فلما كانت الرابعة لم يقم
فلما كانت الثالثة جمع اهله ونساءه والناس فقام بنا حتى خشينا ان يفوتنا الفلاح قال قلت ما الفلاح قال السحور
ثم لم يقم بنا بقية الشهر **ترجمہ** ابوذر رضہ سے روایت ہے ہم نے روزے رکھے رسول اللہ کے ساتھ رمضان میں آپ کسی شب کو کھڑے نہیں
ہوئے یہاں تک کہ سات راتیں رہ گئیں تئیسویں رات کو (چوبیسویں رات کو) آپ کھڑے ہوئے تہائی رات تک پھر چوبیسویں یا پچیسویں رات کو
نہیں کھڑے ہوئے پھر پچیسویں یا چھبیسویں رات کو کھڑے ہوئے آدھی رات تک ہم نے کہا یا رسول اللہ کاش آپ اور زیادہ کھڑے ہوتے
اس رات میں آپ نے فرمایا جب آدمی نے امام کے ساتھ نماز پڑھ کر فرصت پائی تو اوسکو ساری رات کھڑے رہنے کا ثواب ملجاتا ہے جب چھبیسویں
رات یا ستائیسویں رات ہوئی تو آپ نہیں کھڑے ہوئے جب ستائیسویں یا اٹھائیسویں رات ہوئی تو آپنے سب لوگوں کو اپنے گھر کے اور بی بیوں کو
اور اور لوگوں کو جمع کیا اور آپ کھڑے ہوئے یہاں تک کہ خوف ہوا ہمکو فلاح جاتی کا راوی نے پوچھا فلاح کیا ہے ابوذر نے کہا سحر کا کھانا پھر
آپ چاند رات تک کھڑے نہیں ہوئے **ف** اگر مہینہ تیس کا لیا جاوے تو سات راتیں چوبیسویں سے رہتی ہیں اور جو انتیس کا لیا جاوے تو تئیسویں
سے سات راتیں رہتی ہیں۔ مگر یقین ہے کہ انتیس سے شمار کیا ہو واسطے کہ تیس راتیں ہونا ضرور نہیں ہے پس اس حساب سے تیئسویں اور پچیسویں
اور ستائیسویں راتوں میں آپ نے قیام کیا اور یہ راتیں طاق بھی ہیں اور متبرک بھی ظن غالب ہے کہ شب قدر بھی انہیں راتوں میں ہو **عن** عائشة
ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا دخل العشر احيى الليل وشد المئزر وايقظ اهله **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رمضان کا اخیر دہا آتا تو رات کو جاگتے اور تہ بند مضبوط باندھتے اور اپنے گھر والوں کو جگاتے **عن** ابی هريرة قال خرج
رسول الله صلى الله عليه وسلم فاذا اناس في رمضان يصلون في ناحية المسجد فقال ما هؤلاء فقيل هؤلاء ناس ليس معهم
قرآن وابي بن كعب يصلي وهم يصلون بصلوته فقال النبي صلى الله عليه وسلم اصابوا ونعم ما صنعوا **ترجمہ** ابوہریرہ سے
روایت ہے رسول اللہ نکلے تو دیکھا رمضان کی راتوں میں کچھ لوگ مسجد کے ایک کونے میں نماز پڑھ رہے ہیں آپ نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں
لوگوں نے عرض کیا یہ وہ لوگ ہیں جنکو قرآن یاد نہیں ہے تو وہ ابی بن کعب کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہیں آپ نے فرمایا ان لوگوں نے ٹھیک کام
کیا اور اچھا کیا۔ کہا ابوداود نے یہ حدیث قوی نہیں ہے اسکی اسناد میں مسلم بن خالد ضعیف ہے

باب في ليلة القدر شب قدر کا بیان

ف جسکی شان میں اللہ جل جلالہ فرماتا ہے ليلة القدر خير من الف شهر۔ شب قدر بہتر ہے ہزار مہینوں سے یعنی ایک رات شب قدر
میں عبادت کرنا ہزار مہینوں کی عبادت سے جن میں شب قدر نہو بہتر ہے ہزار مہینے کی تراسی سال چار مہینے ہوتے ہیں **عن** زر قال قلت
لابي بن كعب اخبرني عن ليلة القدر يا ابا المنذر فان صاحبنا سئل عنها فقال من يقم الحول يصبها فقال رحم الله
ابا عبد الرحمن والله لقد علم انها في رمضان زاد مسدد ولكن كره ان يتكلوا واحب ان لا يتكلوا ثم اتفقا والله انها
لفي رمضان ليلة سبع وعشرين لا يستثني قلت يا ابا المنذر اني علمت ذلك قال بالاية التي اخبرنا رسول الله صلى
الله عليه وسلم قلت لزر ما الاية قال تصبح الشمس صبيحة تلك الليلة مثل الطست ليس لها شعاع حتى ترتفع **ترجمہ**
زر سے روایت ہے میں نے ابی بن کعب سے کہا بتاؤ مجھکو شب قدر کو کیونکہ ہمارے صاحب (عبد اللہ بن مسعود رضی) سے سوال ہوا شب قدر کا

اونہوں نے کہا جو سال بھر ہر رات کو عبادت کرے وہ شب قدر پاویگا ابی بن کعب نے کہا رحم کرے اللہ ابا عبد الرحمن (کنیت ہے ابن مسعود کی) پر
بیشک وہ جانتے تھے کہ شب قدر رمضان میں ہے لیکن اونہوں نے یہ چاہا کہ لوگ بھروسا نہ کر لیں اور پر اجانا بھروسا کر لینے کو ف جب لوگوں کو
معلوم ہو جاویگا شب قدر رمضان میں ہے تو اوسی شب کو عبادت کرینگے اور راتوں کو عبادت کرنا موقوف کر دیں گے ف قسم خدا کی
شب قدر رمضان میں ہے ستائیسویں رات کو اس سے باہر نہیں ہے میں نے کہا ای ابو منذر (کنیت ہے ابی بن کعب کی) تم نے کیونکر جانا
انہوں نے کہا اوس نشانی سے جو بتلائی ہم کو رسول اللہ صلعم نے (عاصم نے کہا) میں نے زر سے کہا وہ نشانی کیا ہے انہوں نے کہا نشانی یہ ہے کہ
شب قدر کی صبح کو آفتاب طشت کی طرح نکلتا ہے اوس میں شعاع نہیں ہوتے جب تک اونچا ہو لے عن عبد اللہ بن انیس قال کنت فی مجلس
بنی سلمة وانا اصغرهم فقالوا من یسأل لنا رسول الله صلی الله علیه وسلم عن لیلة القدر وذلك صبیحة احدى وعشرين
من رمضان فخرجت فوافيت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوة المغرب ثم قمت بباب بيته فمر بي فقال ادخل
فدخلت فاتي بعشاءه فرآني اكف عنه من قلته فلما فرغ قال ناولني نعلي فقام وقمت معه فقال كان لك حاجة
قلت اجل ارسلني اليك رهط من بني سلمة يسألونك عن ليلة القدر فقال كم الليلة فقلت اثنتان وعشرون قال
هي الليلة ثم رجع فقال او القابلة يريد ليلة ثلاث وعشرين ترجمہ عبد اللہ بن انیس سے روایت ہے میں بنی سلمہ کی مجلس میں
بیٹھا تھا اور میں ان سب میں چھوٹا تھا لوگوں نے کہا رسول اللہ صلعم سے کون پوچھیگا ہمارے واسطے شب قدر کو اوسدن اکیسویں تاریخ تھی
رمضان کی میں نکلا اور رسول اللہ صلعم کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی پھر آپ گھر گئے دروازے پر کھڑا ہو رہا جب آپ آئے تو فرمایا اندر چل
میں اندر گیا شام کا کھانا سامنے آیا میں کم کم کھاتا تھا کیونکہ کھانا تھوڑا تھا جب آپ کھانے سے فارغ ہوئے تو مجھ سے فرمایا میری جوتی دے
پھر آپ کھڑے ہوئے میں بھی آپ کے ساتھ کھڑا ہوا آپ نے فرمایا شاید تجھے کچھ کام ہے میں نے کہا ہاں مجھے بنی سلمہ کے لوگوں نے بھیجا ہے
آپ پاس وہ پوچھتے ہیں شب قدر کو آپ نے فرمایا آج کون سی رات ہے میں نے کہا بائیسویں رات آپ نے فرمایا یہی شب قدر ہے پھر فرمایا
اسکے بعد کی رات یعنی تیئسویں رات عن عبد الله بن انيس الجهني قال قلت يا رسول الله ان لي بادية اكون فيها وانا
اصلي فيها بحمد الله فمرني بليلة انزلها الى هذا المسجد فقال انزل ليلة ثلاث وعشرين فقلت لابنه كيف كان ابوك يصنع
قال كان يدخل المسجد اذا صلى العصر فلا يخرج منه لحاجة حتى يصلي الصبح فاذا صلى الصبح وجد دابته على باب
المسجد فجلس عليها فلحق بباديته ترجمہ عبد اللہ بن انیس جہنی سے روایت ہے میں نے کہا یا رسول اللہ میں جنگل میں رہتا ہوں اور وہاں
نماز پڑھا کرتا ہوں اللہ کے فضل سے مجھ کو کوئی رات ایسی بتلایے جس میں آ کے مسجد میں اترا رہوں آپ نے فرمایا تیئسویں رات کو آ محمد بن ابراہیم
نے کہا میں نے عبد اللہ بن انیس کے بیٹے سے پوچھا تمہارے باپ کیا کرتے تھے انہوں نے کہا عصر کے وقت مسجد میں آتے پھر کسی کام کو نہ نکلتے فجر
کی نماز تک جب فجر کی نماز پڑھ چکتے تو مسجد کے دروازے پر اپنے جانور کو دیکھتے اور سوار ہو کر اپنے جنگل کو چلے جاتے عن ابن عباس عن النبي
صلى الله عليه وسلم قال التمسوها في العشر الاواخر من رمضان في تاسعة تبقى وفي سابعة تبقى وفي خامسة
تبقى ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب قدر کو ڈھونڈھو رمضان کی اخیر دہی میں جب

تو نوین باقی رہین یعنی اکیسوین شب کو اور جب سات راتین باقی رہین (یعنی تیئیسوین شب کو) اور جب پانچ راتین باقی رہین یعنے
پچیسوین شب کی **باب** فیمن قال لیلۃ احدی وعشرین اکیسوین شب شب قدر ہے عن ابی سعید الخدری قال کان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعتکف العشر الاوسط من رمضان فاعتکف عاما حتی اذا کانت لیلۃ احدی وعشرین وھی اللیلۃ التی
یخرج فیہا من اعتکافہ قال من کان اعتکف معی فلیعتکف العشر الاواخر وقد رأیت ھذہ اللیلۃ ثم انسیتھا
وقد رأیتنی اسجد صبیحتھا فی ماء وطین فالتمسوھا فی العشر الاواخر والتمسوھا فی کل وتر قال ابو سعید
فمطرت السماء تلک اللیلۃ وکان المسجد علی عریش فوکف المسجد فقال ابو سعید فابصرت عیناي رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم وعلی جبھتہ وانفہ اثر الماء والطین من صبیحۃ احدی وعشرین **ترجمہ** ابے سعید خدری سے روایت ہے
رسول اللہ رمضان کے بیچ کے دہے مین اعتکاف کرتے ایک سال آپنے اعتکاف کیا جب اکیسوین رات ہوئی جو اعتکاف سے باہر آنے
کی رات تھی آپنے فرمایا جن لوگون نے میرے ساتھ اعتکاف کیا ہے وہ اخیر دہے مین بھی اعتکاف کرین اور مین نے شب قدر کو دیکھ لیا
(یعنے جان لیا) پھر مین بھلا دیا گیا اور مین نے دیکھا اپنے تئین شب قدر کی صبح کو کیچڑ مین اور پانی مین سجدہ کرتے ہوے تو تم اوسکو
ڈھونڈھو اخیر دہے مین ہر طاق رات مین ابو سعید نے کہا پھر اوسی رات (یعنے اکیسوین رات کو) پانی برسا اور مسجد کی چھت درخت
کی شاخون کی تھی وہ ٹپکی ابو سعید نے کہا مین نے اپنی آنکھون سے دیکھا رسول اللہ صلعم کو آپ کی پیشانی اور ناک پر پانی اور کیچڑ کا
نشان تھا اکیسوین رات کی صبح کو عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التمسوھا فی العشر الاواخر
من رمضان والتمسوھا فی التاسعۃ والسابعۃ والخامسۃ قال قلت یا ابا سعید انکم اعلم بالعدد منا قال اجل
قلت ما التاسعۃ والسابعۃ والخامسۃ قال اذا مضت واحدۃ وعشرون فالتی تلیھا التاسعۃ واذا مضت ثلاث و
عشرون فالتی تلیھا السابعۃ واذا مضی خمس وعشرون فالتی تلیھا الخامسۃ **ترجمہ** ابو سعید خدری سے
روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا شب قدر کو ڈھونڈھو رمضان کے اخیر دہے مین اور ڈھونڈھو اوسکو نوین اور ساتوین اور پانچوین
رات مین ابو نضرہ نے کہا مین نے ابو سعید خدری سے کہا تم شمار خوب جانتے ہو انہون نے کہا ہان مینے کہا نوین ساتوین اور پانچوین سے کیا مراد
ہے انہون نے کہا جب اکیسوین رات گزر جاوے تو اوسکے بعد کے رات نوین ہے (بائیسوین) کیونکہ جب مہینے کے اخیر سے گنو تو اور جب تیئیسوین شب
گزر جاوے تو اوسکے بعد کی رات ساتوین ہے (چوبیسوین) اور جب پچیسوین رات گزر جاوے تو اوسکے بعد کی رات پانچوین ہے (چھبیسوین) یہ راتین طاق نہین
ہین حالانکہ اوپر کی حدیث مین گزرا کہ ڈھونڈھو طاق راتون مین شاید اس اعتبار سے طاق کہا ہو کہ اخیر کے حساب سے یہ
راتین بھی طاق ہین **باب** من روی انھا لیلۃ سبع عشرۃ سترہوین رات شب قدر ہے عن ابن مسعود قال قال لنا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اطلبوھا لیلۃ سبع عشرۃ من رمضان ولیلۃ احدی وعشرین ولیلۃ ثلاث وعشرین ثم سکت
ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا شب قدر کو سترہوین رات رمضان کی ڈھونڈھو اور اکیسوین رات کو اور تیئیسوین رات کو
پھر آپ چپ ہو رہے **باب** من روی فی السبع الاواخر شب قدر اخیر کی سات راتون مین ہونا عن ابن عمر قال قال رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم تحروا لیلۃ القدر فی السبع الاواخر ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا ڈھونڈو
شب قدر کو اخیر کی سات راتوں میں **باب من قال سبع وعشرون** ستائیسویں رات کا شب قدر ہونا عن معاویۃ بن ابی
سفیان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی لیلۃ القدر قال لیلۃ سبع وعشرین ترجمہ معاویہ بن ابی سفیان سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب قدر ستائیسویں رات ہے **باب من قال ہی فی کل رمضان** سارے رمضان میں شب قدر ہونا عن
عبد اللہ بن عمر قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا اسمع عن لیلۃ القدر فقال ہی فی کل رمضان ترجمہ عبد اللہ
بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلعم سے سوال ہوا شب قدر کا آپ نے فرمایا وہ سارے رمضان میں ہے ف اگرچہ شب قدر میں بہت اختلاف ہے
مگر صحیح یہی ہے کہ وہ رمضان میں ہے پھر مرجح یہ ہے کہ رمضان کے اخیر دہے میں ہے پھر ظن غالب یہی ہے کہ طاق راتوں میں ہے پھر معتمد یہ ہے کہ ستائیسویں
رات ہے واللہ اعلم **باب فی کم یقرأ القرآن** قرآن شریف کم سے کم کتنے دنوں میں ختم کرے عن عبد اللہ بن عمرو ان النبی صلی
اللہ علیہ وسلم قال لہ اقرأ القرآن فی شہر قال انی اجد قوۃ قال اقرأ فی عشرین قال انی اجد قوۃ قال اقرأ فی خمس عشرۃ
قال انی اجد قوۃ قال اقرأ فی عشر قال انی اجد قوۃ قال اقرأ فی سبع ولا تزیدن علی ذلک ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے
روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا ان سے قرآن کو ایک مہینے میں ختم کیا کر انہوں نے کہا مجھے اس سے زیادہ طاقت ہے فرمایا آپ نے بیس دن میں
ختم کیا کر انہوں نے کہا مجھے اس سے زیادہ طاقت ہے آپ نے فرمایا پندرہ دن میں ختم کیا کر انہوں نے کہا مجھے اس سے زیادہ طاقت ہے
آپ نے فرمایا سات دن میں ختم کیا کر اس سے مت بڑھا ف یعنی سات دن سے کم میں ختم مت کر اسی واسطے اب کلام اللہ کی سات منزلیں قرار دی گئی
ہیں اگر ایک منزل روز پڑھا کرے تو سات دن میں ختم ہوتا ہے مگر پھر نہیں ہوئی بڑی ہیں عن عبد اللہ بن عمرو قال قال لی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم صم من کل شہر ثلاثۃ ایام واقرأ القرآن فی شہر فناقصنی وناقصتہ فقال صم یوما وافطر یوما
قال عطاء واختلفنا عن ابی فقال بعضنا سبعۃ ایام وقال بعضنا خمسا ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول
اللہ صلعم نے فرمایا ہر مہینے میں تین روزے رکھا کر اور قرآن مہینا بھر میں ایکبار ختم کیا کر پھر میری اور آپ کی اختلاف ہوا اس میں ف
یعنی ختم کی مدت کم کرنا چاہتا تھا اور روزے زیادہ کرنا چاہتا تھا آپ ختم کی مدت بڑھانا چاہتے تھے اور روزے کم رکھنا چاہتے تھے ایک
نسخے میں فناقصنی وناقصتہ ضاد معجمہ سے ہے یعنی آپ میرا کلام توڑتے تھے اور میں آپ کا کلام پر اصرار کرتا تھا ف آپ نے فرمایا
اچھا ایک دن روزہ رکھا کر اور ایک دن افطار کیا کر عطا نے کہا میرے باپ سے لوگوں نے اختلاف کیا روایت میں بعضوں نے
کلام اللہ ختم کرنے کی مدت سات دن بعضوں نے پانچ دن کہی عن عبد اللہ بن عمرو انہ قال یا رسول اللہ فی کم اقرأ القرآن
قال فی شہر قال انی اقوی من ذلک یردد الکلام ابو موسی وتناقصہ حتی قال اقرأہ فی سبع قال انی اقوی من ذلک
قال لا یفقہ من قرأہ فی اقل من ثلاث ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے انہوں نے کہا یا رسول اللہ میں کتنے روز میں کلام اللہ
ختم کروں آپ نے فرمایا ایک مہینے میں انہوں نے کہا مجھ سے اس سے کم میں ہو سکتا ہے پھر اسی طرح رد و بدل رہا یہاں تک کہ آپ نے فرمایا
سات روز میں ختم کر انہوں نے کہا مجھے اس سے زیادہ طاقت ہے آپ نے فرمایا جس شخص نے قرآن کو تین دن سے کم میں پڑھا وہ اس کو

دس دن میں ختم کیا کر انہوں نے کہا مجھے اس سے زیادہ طاقت ہے آپ نے فرمایا

نہاین سمجہا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سات دن مین ختم کرنا بہتر ہی اگر زیادہ طاقت ہو اور جو چاہی تو تین دن مین ختم کری
مگر تین دن سے کم مین ختم کرنا مکروہ ہی - اس حدیث سے شبینہ پڑھنیکی کراہت ثابت ہوئی جسکو بعض مشائخ نے اختیار کیا ہی **عن**

عبد الله بن عمرو قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم اقرأ القرآن في شهر قال إني أجد قوة قال اقرأه في ثلاث

ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی رسول اللہ نے فرمایا قرآن پڑھا کر ایک مہینے مین انہون نے کہا مجھہ مین طاقت ہی آپ نے فرمایا تین
دن مین پڑھا کر **باب** تحزیب القرآن قرآن کی پارے اور حصے کرنا **ف** یعنی ہر روز پڑھنیکے واسطے ایک حصہ مقرر کر دینا - اگلے
لوگون نے اسکے تیس پارے کر دیے ہین اور ہر پارے کی چار حصے - باوجود اسکے ہر شخص کو اختیار ہی کہ اپنی طاقت اور فرصت کے
موافق اسکے حصے مقرر کر لیوے تاکہ ورد مین آسانی ہو **عن** ابن الهاد قال سألني نافع بن جبير بن مطعم فقال لي في كم تقرأ

القرآن فقلت ما أحزبه فقال لي نافع لا تقل ما أحزبه فإن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قرأت جزءا من

القرآن **ترجمہ** ابن الہاد سے روایت ہی مجھہ سے پوچھا نافع بن جبیر بن مطعم نے تم کتنے دنون مین قرآن ختم کرتے ہو مین نے کہا مین اوسکے حصے
نہین کرتا نافع نے کہا ایسا مت کہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نے ایک پارہ قرآن کا پڑھا **ف** اگرچہ رسول اللہ صلعم کے
وقت مین جیسے اب پارے ہین یہ نہ تھی مگر مراد آپکے پارے سے ایک حصہ ہی - حدیث سے جواز پارے یا منزل مقرر کرنیکا ثابت ہوا **عن**

أوس بن حذيفة قال قدمنا على رسول الله صلى الله عليه وسلم في وفد ثقيف قال فنزلت الأحلاف على المغيرة

بن شعبة وأنزل رسول الله صلى الله عليه وسلم بني مالك في قبة له قال مسدد وكان في الوفد الذين قدموا على رسول

الله صلى الله عليه وسلم من ثقيف قال كان كل ليلة يأتينا بعد العشاء يحدثنا قال أبو سعيد قائما على رجليه حتى يراوح بين رجليه من

طول القيام وأكثر ما يحدثنا ما لقي من قومه من قريش ثم يقول لا سواء كنا مستضعفين مستذلين قال

مسدد بمكة فلما خرجنا إلى المدينة كانت سجال الحرب بيننا وبينهم ندال عليهم ويدالون علينا فلما كانت ليلة

أبطأ عن الوقت الذي كان يأتينا فيه فقلنا لقد أبطأت عنا الليلة قال إنه طرأ علي حزبي من القرآن فكرهت

أن أجيء حتى أتمه قال أوس سألت أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف تحزبون القرآن قالوا ثلاث وخمس

وسبع وتسع وإحدى عشرة وثلاث عشرة وحزب المفصل وحده **ترجمہ** اوس بن حذیفہ سے روایت ہی ہم آئی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم پاس ثقیف کی لوگون مین جن لوگون سے اقرار ہوا تہا وہ تو مغیرہ بن شعبہ کے پاس اوترے اور بنی مالک کو آپ نے ایک قبہ مین
اوتارا آپ ہر رات کو ہمارے پاس آیا کرتے اور کھڑے کھڑے باتین کیا کرتے بعد عشا کے یہانتک کہ دیر تک کھڑے رہنے کے وجہ سے ایک پاؤن پر زور دیتے
کبھی دوسرے پاؤن پر اکثر اون حالات کو بیان کرتے جو اپنی قوم قریش کے ساتھہ ہوتے پھر فرماتے ہم اور وہ برابر نہ تھے بلکہ ہم کمزور اور ناتوان
تھے مکے مین جب مدینے مین آئے ہماری اون کی لڑائی شروع ہوئی کبھی ہم اون پر غالب ہوتے کبھی وہ ہم پر غالب ہوتے ایک رات آپ
معمولی وقت پر تشریف نہ لائے دیر کر کے تشریف لائے تو ہم نے پوچھا آپ نے آج دیر کی فرمایا میرا ایک پارہ کلام اللہ کا چھوٹ گیا تہا
(یعنی ابھی نہین پڑہا تہا) مین نے برا جانا کہ اوسکو پورا کیے بغیر آؤن اوس نے کہا مین نے آپکے صحابہ سے پوچھا تم قرآن کے حصے کس طرح کرتے

انہون نے کہا پہلا حصہ تین سورتونکا (بقرہ اور آل عمران اور نسا) پہر دوسرا حصہ پانچ سورتونکا (مآئدہ اور انعام اور اعراف اور انفال اور
توبہ کا) پہر تیسرا حصہ سات سورتونکا (یونس اور ہود اور یوسف اور رعد اور ابراہیم اور حجر اور نحل کا) پہر چوتہا حصہ نو سورتونکا (بنی اسرائیل اور
کہف اور مریم اور طٰہٰ اور انبیا اور حج اور مومنون اور نور اور فرقان کا) پہر پانچوان حصہ گیارہ سورتونکا (شعرا اور نمل اور قصص اور عنکبوت اور
روم اور لقمان اور الم تنزیل السجدہ اور احزاب اور سبا اور فاطر اور یٰس کا) پہر چہٹا حصہ تیرہ سورتونکا (صافات اور ص اور زمر اور مومن
اور حم سجدہ اور حم عسق اور زخرف اور دخان اور جاثیہ اور احقاف اور محمد اور فتح اور حجرات کا) پہر ساتوان حصہ مفصل کا (یعنی سورۂ
قاف سے آخر قرآن تک) ف اب بہی اسی حساب سے سات منزلین مروج ہین - اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سات منزلین کا دستور
رسول اللہ کے زمانے مین بہی تہین اور ترتیب قرآن کی سورتون کی اعتبار سے وہی تہی جو حضرت عثمان کے وقت مین قرار پائے

عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يفقه من قرأ القرآن في اقل من ثلاث ترجمہ عبد اللہ
بن عمرو سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلعم نے جس شخص نے قرآن تین دن سے کم مین پڑہا وہ کچہ نہین سمجہا عن عبد الله بن عمرو
انه سأل النبي صلى الله عليه وسلم في كم يقرأ القرآن قال في اربعين يوما ثم قال في شهر ثم قال في عشرين ثم قال
في خمس عشرة ثم قال في عشر ثم قال في سبع لم ينزل من سبع ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے انہون نے پوچہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کتنے دنون مین کلام اللہ ختم کیا جاوے آپ نے فرمایا چالیس دن مین پہر فرمایا مہینا بہر مین پہر فرمایا
بیس دن مین پہر فرمایا پندرہ دن مین پہر فرمایا دس دن مین پہر فرمایا سات دن مین سات دن سے کم نہ کیا عن علقمة والاسود

قالا اتى ابن مسعود رجل فقال اني اقرأ المفصل في ركعة فقال اهذا كهذ الشعر ونثرا كنثر الدقل لكن النبي
صلى الله عليه وسلم كان يقرأ النظائر السورتين في ركعة النجم والرحمن في ركعة واقتربت والحاقة في ركعة
والطور والذاريات في ركعة واذا وقعت ونون في ركعة وسأل سائل والنازعات في ركعة وويل للمطففين
وعبس في ركعة والمدثر والمزمل في ركعة وهل اتى ولا اقسم بيوم القيامة في ركعة وعم يتساءلون والمرسلات
في ركعة والدخان واذا الشمس كورت في ركعة قال ابو داود هذا تاليف ابن مسعود رحمه الله ترجمہ علقمہ اور
اسود سے روایت ہے عبد اللہ بن مسعود کے پاس ایک شخص آیا اور بولا مین مفصل (کی پوری منزل) ایک رکعت مین پڑہ لیتا ہون عبد اللہ
بن مسعود نے کہا تو اسطرح سے پڑہ لیتا ہوگا جیسے شعر جلدی سے پڑہ لیتے ہین یا سوکہی کہجورین درخت سے جہڑتی ہین مگر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم برابر والی دو دو سورتون کو ایک رکعت مین پڑہتے تہے جیسے نجم اور سورہ رحمن کو ایک رکعت مین اور اقتربت الساعة اور الحاقہ
کو ایک رکعت مین اور والطور اور والذاریات کو ایک رکعت مین اور اذا وقعت اور والنون کو ایک رکعت مین اور سال سائل اور
والنازعات کو ایک رکعت مین اور ویل للمطففین اور عبس کو ایک رکعت مین اور مدثر اور مزمل کو ایک رکعت مین اور ہل اتی اور لا اقسم بیوم القیامہ
کو ایک رکعت مین اور عم یتساءلون اور والمرسلات ایک رکعت مین اور دخان اور اذا الشمس کورت کو ایک رکعت مین - کہا ابو داود نے کہ یہ ابن
مسعود کی ترتیب ہے عن عبد الرحمن بن يزيد قال سألت ابا مسعود وهو يطوف بالبيت فقال قال رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ الآیتین من آخر سورة البقرة فی لیلة کفتاه ترجمہ عبدالرحمن بن یزید سے روایت ہے مین نے ابو مسعود
سے سوال کیا وہ طواف کر رہے تھے خانہ کعبہ کا انہوں نے کہا رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو شخص دو آیتونکو سورۂ بقرہ کی آخر کی پڑھیگا ایک رات مین تو
کافی ہین اوسکو (یعنی) شب بیداری اور تہجد گزاری سے بعضون نے کہا کافی ہوگئے ہر رنج اور برائی سے عن عبد اللہ بن عمرو بن
العاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قام بعشر آیات لم یکتب من الغافلین ومن قام بمائة آیة کتب من
القانتین ومن قام بألف آیة کتب من المقنطرین ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ نے جو شخص
دس آیتین کھڑے ہوکر نماز مین پڑھیگا وہ غافلون مین سے نہ لکھا جاویگا اور جو شخص سو آیتین پڑھیگا وہ عابدون مین سے اور قانتون
مین سے لکھا جاویگا اور جو شخص ہزار آیتین پڑھیگا وہ بڑی مالدارون مین لکھا جاویگا (مال سے مراد ثواب اور اجر ہے) عن
عبد اللہ بن عمرو قال اتی رجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اقرئنی یا رسول اللہ فقال اقرأ ثلاثا من ذوات
الر فقال کبرت سنی واشتد قلبی وغلظ لسانی قال فاقرأ ثلاثا من ذوات حم فقال مثل مقالته فقال اقرأ
ثلاثا من المسبحات فقال مثل مقالته فقال الرجل یا رسول اللہ اقرئنی سورة جامعة فأقرأه النبی صلی اللہ علیہ وسلم
اذا زلزلت الارض حتی فرغ منها فقال الرجل والذی بعثک بالحق لا ازید علیها ابدا فأدبر الرجل فقال النبی صلعم
افلح الرویجل مرتین ترجمہ عبداللہ ابن عمرو سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور بولا یا رسول اللہ مجھکو
قرآن پڑھائیے آپ نے فرمایا تین سورتین پڑھ اون سورتون مین سے جنکے سر مین الر ہے (یعنی یونس اور ہود اور یوسف وغیرہ)
اوس نے کہا یا رسول اللہ میری سن بہت ہوگیا ہے اور میرا قلب سخت ہوگیا ہے اور میری زبان موٹی ہوگئی ہے (اسواسطے اتنی بڑی سورتین
یاد نہین کرسکتا) آپ نے فرمایا اچھا تین سورتین حم کی (حم سجدہ و حم عسق و زخرف وغیرہ) پھر اوس نے ایسا ہی کہا آپ نے فرمایا مسبحات مین سے
تین سورتین یاد کرلے (یعنی وہ سورتین جنکے اول مین سبح یا یسبح ہے) پھر اوس نے ایسا ہی کہا اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھے ایک سورت جامع
سکھائیے رسول اللہ نے اوسکو اذا زلزلت الارض سکھلایا اخیر تک وہ شخص بولا قسم اوس شخص کی جسنے آپکو سچا پیغمبر کرکے بھیجا مین
اوسپر زیادہ نہین کرونگا آپ نے دو بار فرمایا نجات پائی اس چھوٹے مرد نے

باب فی عدد الآی آیتونکا شمار عن ابی ہریرة

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال سورة من القرآن ثلاثون آیة تشفع لصاحبها حتی یغفر له تبارک الذی بیده
الملک ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا ایک سورت ہے قرآن کی تیس آیتون والی جو سفارش کریگی اپنے پڑھنے والے
کی یہانتک کہ اوسکی مغفرت ہوگی تبارک الذی بیده الملک

باب تفریع ابواب السجود وکم سجدة فی القرآن سجدہ تلاوت
کا بیان عن عمرو بن العاص ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اقرأه خمس عشرة سجدة فی القرآن منها ثلاث فی المفصل
وفی سورة الحج سجدتان ترجمہ عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ نے اونکو پندرہ سجدے بتائے قرآن مین اون مین سے تین
مفصل مین ہین (والنجم اور انشقت اور اقرأ مین) اور دو سجدے سورۂ حج مین (اور دس سجدے اور باقی کلام مین یعنی سورۂ اعراف
اور رعد اور نحل اور بنی اسرائیل اور مریم اور فرقان اور نمل اور الم تنزیل السجدہ اور ص اور فصلت مین) ف امام محمد اور جمہور اہل حدیث

کا مذہب بھی ہے اور مالک کے نزدیک گیارہ سجدے ہیں اور مفصل میں اور حٓ میں انکے نزدیک کوئی سجدہ نہیں ہے اور شافعی کے نزدیک
چودہ ہیں حٓ میں انکے نزدیک سجدہ نہیں ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک بھی چودہ ہیں مگر سورۂ حج میں انکے نزدیک ایک ہی سجدہ
ہے نزدیک بعد یسئمون کے اور تعبدون کے۔ اختلاف ہے اس میں کہ سجدہ تلاوت واجب ہے یا سنت ابو حنیفہ کے نزدیک واجب اور باقی
ائمہ اور اہل حدیث کے نزدیک سنت ہے۔ اور بھی اختلاف ہے اس میں کہ سجدہ تلاوت کے لیے وضو شرط ہے یا نہیں ائمہ اربعہ اور اکثر
علماء کے نزدیک شرط ہے اور ابن تیمیہ کے نزدیک شرط نہیں ہے۔ کہا ابو داؤد نے ابو الدرداء سے روایت ہے رسول اللہ صلعم کے ساتھ
میں نے گیارہ سجدے کیے کلام اللہ میں (روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے) مگر اسناد اسکی ضعیف ہے **عن عقبة بن عامر قال**
قلت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضلت سورة الحج بان فیہا سجدتان قال نعم ومن لم یسجدہما فلا یقرأہما ترجمہ عقبہ بن عامر سے
روایت ہے کہ پوچھا میں نے رسول اللہ سے کیا سورۂ حج میں دو سجدے ہیں آپ نے فرمایا ہاں جو دونو سجدے نہ کرے اس سورت کو بھی نہ پڑھے **ف**
ترمذی نے کہا اس حدیث کی اسناد قوی نہیں ہے۔ **باب من لم یر السجود فی المفصل** مفصل میں سجدہ تلاوت نہ ہونے کا بیان
عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یسجد فی شیٔ من المفصل منذ تحول الی المدینة ترجمہ ابن عباس سے
روایت ہے رسول اللہ صلعم نے مفصل میں سجدہ نہیں کیا جب سے مدینہ میں آئے **ف** یہ حدیث امام مالک کے دلیل ہے مگر اسکی اسناد میں
ابو قدامہ اور مطر وراق دونو ضعیف ہیں کہا نووی نے یہ حدیث ضعیف ہے اور معارض ہے اسکی حدیث ابو ہریرہ کی جو صحیح ہے اور
آگے آتی ہے حالانکہ ابو ہریرہ کا اسلام ساتویں سال ہجری میں ہوا **عن زید بن ثابت قال قرأت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ**
وسلم النجم فلم یسجد فیہا ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہے رسول اللہ کو سامنے میں نے سورہ والنجم پڑھی آپ نے اوس میں سجدہ نہ کیا
کہا ابو داؤد نے زید امام تھے انہوں نے سجدہ نہ کیا (اس وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی سجدہ نہ کیا) معارض ہے اسکی حدیث ابن عباس
کی جو صحیحین میں ہے کہ آنحضرت صلعم نے سجدہ کیا والنجم میں **باب من رأی فیہا سجودا** والنجم میں سجدہ کرنے کا بیان **عن**
عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرأ سورة النجم فسجد بہا وما بقی احد من القوم الا سجد فاخذ رجل من
القوم کفا من حصی او تراب فرفعہ الی وجہہ وقال یکفینی ہذا قال عبد اللہ فلقد رأیتہ بعد ذلک قتل کافرا
ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ نے سورہ والنجم پڑھی پھر سجدہ کیا اور کوئی آدمی ایسا نہ رہا جس نے سجدہ نہ کیا ہو ایک
شخص نے تھوڑی ریتی مٹھی میں لیکر منہ تک اٹھالی اور کہا یہ کفایت کرتا ہے مجھکو (سجدے سے) عبد اللہ نے کہا میں نے اوسکو دیکھا قتل ہوا
کفر کی حالت میں **باب السجود فی اذا السماء انشقت واقرأ** اذا السماء انشقت اور اقرأ میں سجدہ کرنے کا بیان **عن ابی ہریرة قال**
سجدنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اذا السماء انشقت واقرأ باسم ربک الذی خلق ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے ہم نے سجدہ
کیا رسول اللہ کے ساتھ اذا السماء انشقت میں اور اقرأ باسم ربک الذی خلق میں **عن ابی رافع قال صلیت مع ابی ہریرة العتمة**
فقرأ اذا السماء انشقت فسجد فقلت ما ہذہ السجدة قال سجدت بہا خلف ابی القاسم فلا ازال اسجد بہا
حتی القاہ ترجمہ ابو رافع سے روایت ہے میں نے ابو ہریرہ کے پیچھے عشا کی نماز پڑھی انہوں نے اذا السماء انشقت پڑھ کر سجدہ کیا میں نے کہا یہ سجدہ

کرتا ہی انہون نے لکھا سجدہ مین نبی ابو القاسم (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے پیچھے کیا ہی مین ہمیشہ اسکو کرتا رہونگا یہانتک کہ آپ سے مل
جاؤن **باب** السجود فی ص ص مین سجدہ کرنیکا بیان **عن** ابن عباس قال لیس ص من عزائم السجود وقد رأیت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسجد فیہا **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے ص کا سجدہ کچھ ضرور نہین ہے مگر مین نے
رسول اللہ صلعم کو دیکھا آپ اوس مین سجدہ کرتے تھے **عن** ابی سعید الخدری انہ قال قرأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو
علی المنبر ص فلما بلغ السجدۃ نزل فسجد وسجد الناس معہ فلما کان یوم آخر قرأھا فلما بلغ السجدۃ
تشزن الناس للسجود فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما ھی توبۃ نبی ولکنی رأیتکم تشزنتم للسجود
فنزل فسجد وسجدوا **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ نے منبر پر سورہ ص پڑھی جب سجدے کی آیت پر پہونچے
جب سجدے کی آیت پر پہونچے لوگ سجدہ کے لیے تیار ہوئے آپ نے فرمایا یہہ سجدہ توبہ تھی ایک پیغمبر کی (داود علیہ السلام کے) مگر اب
تم مستعد ہوگئے سجدے کے لیے تو خیر آپ اوترے اور سجدہ کیا لوگون نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا **باب** الرجل یسمع السجدۃ
وھو راکب جو شخص سوار ہو اور سجدے کی آیت سنے تو کیا کرے **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرأ عام الفتح سجدۃ
فسجد الناس کلھم منھم الراکب والساجد فی الارض حتی ان الراکب لیسجد علی یدہ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول
اللہ صلعم نے سجدے کی آیت پڑھی جس سال مکہ فتح ہوا سب لوگون نے سجدہ کیا بعض اونمین سے سوار تھے بعضون نے زمین پر سجدہ کیا سوار نے اپنے
ہاتھ پر سجدہ کیا **عن** ابن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ علینا السورۃ قال ابن نمیر فی غیر صلاۃ ثم
اتفقا فیسجد ونسجد معہ حتی لا یجد احدنا مکانا لموضع جبھتہ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ایک سورت سناتے ہمکو بغیر نماز کے پھر آپ سجدہ کرتے اور ہم بھی آپکے ساتھ سجدہ کرتے یہانتک کہ کسیکو ہم مین سے اپنی پیشانی
رکھنے کی جگہ نہ ملتی **ف** تو وہ اپنے ہاتھ یا ران پر یا دوسرے کی پیٹھ پر سجدہ کرلیتا **عن** ابن عمر قال کان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یقرأ علینا القرآن فاذا مر بالسجدۃ کبر وسجد وسجدنا قال عبد الرزاق وکان الثوری
یعجبہ ھذا الحدیث قال ابو داود یعجبہ لانہ کبر **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلعم ہم کو
قرآن سنایا کرتے جب سجدے کی آیت پڑھتے تو تکبیر کہہ کر سجدہ کرتے اور ہم بھی آپکے ساتھ سجدہ کرتے۔ کہا عبد الرزاق نے
یہ حدیث سفیان ثوری کو بہت پسند تھی کیونکہ اس مین تکبیر کا ذکر ہے **باب** ما یقول اذا سجد سجدہ تلاوت مین
کیا کہے **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی سجود القرآن باللیل یقول فی السجدۃ مرارا
سجد وجھی للذی خلقہ وشق سمعہ وبصرہ بحولہ وقوتہ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم تلاوت کے سجدون مین رات کو کئی کئی بار فرماتے۔ سجد وجھی للذی خلقہ وشق سمعہ وبصرہ بحولہ وقوتہ (سجدہ کیا میرے
منہ نے اوس شخص کو جسنے اوسکو پیدا کیا اور اوسکے کان آنکھ بنائے اپنی طاقت اور قوت سے **باب** فیمن یقرأ السجدۃ
بعد الصبح جو شخص بعد صبح کی نماز کے سجدہ کی آیت پڑھے وہ کب سجدہ کرے **عن** ابی تمیمۃ الھجیمی قال لما بعثنا الرکب

قال ابو داود يعني الى المدينة فكنت اقص بعد صلاة الصبح فاسجد فنهاني ابن عمر فلم انته ثلاث مرات ثم عاد فقال اني
صليت خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم ومع ابي بكر وعمر وعثمان رضي الله عنهم فلم يسجدوا حتى تطلع الشمس ترجمہ ابو تمیمہ ہجیمی سے روایت ہے
جب ہم سفر کے ساتھ تھے مدینہ میں آئے تو میں وعظ کہا کرتا تھا بعد فجر کی نماز کے اور سجدہ تلاوت کیا کرتا تھا عبد اللہ بن عمر نے تین بار مجھ کو منع کیا پھر
باز نہ آیا انہوں نے آخر پھر کہا کہ میں نے رسول اللہ صلعم اور ابوبکر اور عمر اور عثمان کے پیچھے نماز پڑھی کسی نے سجدہ نہیں کیا بعد نماز کے یہاں تک کہ
آفتاب نکلے

ابواب الوتر

وتر کا بیان

باب استحباب الوتر

وتر پڑھنا سنت ہے عن علي قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم يا اهل القرآن اوتروا فان الله وتر يحب الوتر ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا اے قرآن والو وتر پڑھا کرو
کیونکہ اللہ بھی وتر ہے دوست رکھتا ہے وتر کو ف وتر کہتے ہیں طاق کو۔ یہاں پر مراد وتر سے یہ ہے کہ تہجد پڑھا کرو اور اوسکو طاق کر لیا کرو دو تین
کر جیسے آٹھ رکعتیں تہجد کے پڑھیں اور ایک رکعت یا تین رکعت یا پانچ رکعتیں وتر کی پڑھیں سب طاق ہو گئیں یعنی نو یا گیارہ یا تیرہ عن عبد الله
عن النبي صلعم بمعناه زاد فقال اعرابي ما تقول فقال ليس لك ولا لاصحابك ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے بھی ایسی ہی روایت ہے اتنا زیادہ ہے کہ
انہوں نے یہ حدیث بیان کی تو ایک اعرابی بولا کیا کہتے ہو عبد اللہ بن مسعود نے کہا یہ تجھکو حکم نہیں ہے نہ تیرے ساتھیوں کو (یہ تو قرا اور حفاظ اور علما کو حکم ہے تجھکو
فرض ادا کرنا کافی ہے) عن خارجة بن حذافة العدوي قال خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ان الله تعالى امدكم بصلوة
هي خير لكم من حمر النعم وهي الوتر فجعلها لكم فيما بين العشاء الى طلوع الفجر ترجمہ خارجہ بن حذافہ عدوی سے روایت ہے نکلے ہم پر رسول اللہ صلعم اور فرمایا
بیشک اللہ نے امداد کی تمہاری ایک نماز سے جو بہتر ہے تمہارے واسطے سرخ اونٹوں سے وہ وتر کی نماز ہے اوسکا وقت عشا کے بعد فجر نکلنے تک مقرر کیا

باب فيمن لم يوتر

جو شخص وتر نہ پڑھے تو کیا ہے عن بريدة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الوتر حق فمن لم يوتر فليس منا الوتر حق فمن لم يوتر
فليس منا الوتر حق فمن لم يوتر فليس منا ترجمہ بریدہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا آپ فرماتے تھے وتر حق ہے یعنی لازم ہے جو وتر نہ پڑھے
وہ ہم میں سے نہیں ہے، وتر حق ہے جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ہے، وتر حق ہے جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ہے ف اکثر علما اور امام شافعی اور امام ابو یوسف
اور محمد کے نزدیک وتر سنت ہے اور یہی قول ہے اجلہ صحابہ اور تابعین سے اور ابو حنیفہ کے نزدیک وتر واجب ہے اون کی دلیل یہی حدیث ہے روایت
کیا اوسکو حاکم نے مستدرک میں اور صحیح کہا اوسکو عن ابن محيريز ان رجلا من بني كنانة يدعى المخدجي سمع رجلا بالشام يدعى ابا محمد
يقول ان الوتر واجب قال المخدجي فرحت الى عبادة بن الصامت فاخبرته فقال عبادة كذب ابو محمد سمعت رسول الله صلعم يقول
خمس صلوات كتبهن الله على العباد فمن جاء بهن لم يضيع منهن شيئا استخفافا بحقهن كان له عند الله عهد ان يدخله الجنة
ومن لم يات بهن فليس له عند الله عهد ان شاء عذبه وان شاء ادخله الجنة ترجمہ ابن محیریز سے روایت ہے ایک شخص نے
بنی کنانہ میں سے جسکو مخدجی کہتے تھے ایک شخص سے سنا شام میں جسکا نام ابو محمد تھا وتر واجب ہے مخدجی نے کہا میں یہ سنکر عبادہ بن صامت کے
پاس گیا اور اون سے بیان کیا عبادہ نے کہا ابو محمد نے جھوٹ کہا میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا آپ فرماتے تھے پانچ نمازیں ہیں جنکو اللہ نے فرض
کیا ہے بندوں پر جو شخص انکو ادا کریگا اور ضائع نہ کریگا انکو ہلکا سمجھ کر تو اوسکا اقرار ہو گا اللہ پاس جنت میں جانیکا اور جو انکو ادا نہ کریگا
اوسکا کچھ اقرار اللہ پاس نہیں ہے چاہے اوسکو عذاب کرے چاہے اوسکو جنت میں لیجاوے ف اس حدیث میں آپ نے وتر کا ذکر نہ کیا اگر

وتر ہو جاتا تو اوسکو بھی بیان کرتی عن ابن عمر ان رجلا من اهل البادية سأل النبي صلى الله عليه وسلم عن صلاة الليل فقال باصبعيه هكذا
مثنى مثنى والوتر ركعة من آخر الليل ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ایک شخص نے جنگل کے رہنے والوں میں سے رسول اللہ سے رات کی نماز کو پوچھا آپ نے
دو انگلیوں سے اشارہ کیا یعنی دو دو رکعتیں ہیں اور وتر کی ایک رکعت ہے آخر رات میں عن ابی ایوب الانصاری قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الوتر حق على كل
مسلم فمن احب ان يوتر بخمس فليفعل ومن احب ان يوتر بثلاث فليفعل ومن احب ان يوتر بواحدة فليفعل ترجمہ ابی ایوب انصاری سے روایت ہے
رسول اللہ صلعم نے فرمایا وتر لازم ہے ہر مسلمان پر جسکا جی چاہے پانچ رکعتیں وتر کی پڑھے جسکا جی چاہے تین رکعتیں پڑھے جسکا جی چاہے ایک رکعت پڑھے ف اور اوسی طرح
وتر کی رکعت اور سات رکعت تک بھی کر سکتے ہیں سعید بن ہشام کی روایت سے باب ما يقرأ في الوتر وتر میں کون سی سورتیں پڑھے عن ابی بن کعب قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
يوتر بسبح اسم ربك الاعلى وقل للذين كفروا والله الواحد الصمد ترجمہ ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ وتر میں سبح اسم ربک الاعلی اور قل یا ایہا
الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے تھے عن عبد العزيز بن جريج قال سألت عائشة ام المؤمنين باى شيء كان يوتر رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر معناه قال وفي
الثالثة بقل هو الله احد والمعوذتين ترجمہ عبد العزیز بن جریج سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا رسول اللہ صلعم وتر میں کون سی سورتیں پڑھتے تھے
انہوں نے ویسا ہی بیان کیا کہا تیسری رکعت میں قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھتے تھے باب القنوت في الوتر وتر میں قنوت
پڑھنے کا بیان عن الحسن بن علي قال علمني رسول الله صلى الله عليه وسلم كلمات اقولهن في الوتر قال ابن جواس في قنوت الوتر اللهم اهدني فيمن هديت و
عافني فيمن عافيت وتولني فيمن توليت وبارك لي فيما اعطيت وقني شر ما قضيت انك تقضي ولا يقضى عليك انه لا يذل من
واليت تباركت وتعاليت ترجمہ امام حسن بن علی سے روایت ہے رسول اللہ نے مجھکو چند کلمے سکھائے جنکو میں وتر میں کہا کرتا ہوں ایک روایت میں ہے وتر
کی قنوت میں کہا کرتا ہوں اللہم اہدنی فیمن ہدیت آخر تک عن علي بن ابي طالب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقول في آخر وتره اللهم اني اعوذ برضاك
من سخطك وبمعافاتك من عقوبتك واعوذ بك منك لا احصي ثناء عليك انت كما اثنيت على نفسك ترجمہ حضرت علی سے
روایت ہے رسول اللہ وتر کی بعد یہ دعا پڑھتے اللہم انی اعوذ بک آخر تک عن ابی بن کعب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قنت يعني في الوتر قبل الركوع
ترجمہ ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ نے قنوت پڑہی وتر میں قبل رکوع کے کہا ابو داود نے عیسی بن یونس کے سوا اور بہت لوگوں نے اس
حدیث کو روایت کیا مگر قنوت کا ذکر نہیں کیا بلکہ ابی بن کعب سے یہ مروی ہے کہ وہ قنوت رمضان کی نصف اخیر میں پڑھتے تھے ف یہی قول ہے
اور شافعی کا اور ابو حنیفہ کے نزدیک سال بھر پڑھے عن محمد عن بعض اصحابه ان ابي بن كعب امهم يعني في رمضان وكان يقنت في النصف
الآخر من رمضان ترجمہ ابی بن کعب نے امامت کی لوگوں کی رمضان میں اور وہ قنوت پڑھتے تھے رمضان کی اخیر نصف میں عن الحسن
ان عمر بن الخطاب جمع الناس على ابي بن كعب فكان يصلي لهم عشرين ليلة ولا يقنت بهم الا في النصف الباقي فاذا كانت العشر
الاواخر تخلف فصلى في بيته فكانوا يقولون ابق ابي ترجمہ حسن سے روایت ہے حضرت عمر نے جمع کیا لوگوں کو ابی بن کعب پر وہ لوگوں کے
ساتھ بیس راتوں تک نماز پڑھا کرتے تھے مگر قنوت نصف اخیر میں پڑھتے تھے جب دس دن رہ جاتے تو اپنے گھر میں نماز پڑھا کرتے لوگ کہتے ابی
بھاگ گئے کہا ابو داود نے ان دونوں روایتوں سے معلوم ہوا کہ حدیث ابی کی رسول اللہ وتر میں قنوت پڑھا کرتے کچھ چیز نہیں ہے یہ ضعیف ہیں ف
اسی طرح روایت کیا نسائی اور ابن ماجہ نے ابی بن کعب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر پڑھتے اور قنوت رکوع کے پہلے پڑھتے

نے کتاب القنوت میں عبد اللہ بن مسعود سے کہ رسول اللہ نے قنوت پڑھا وتر میں قبل رکوع کی ذکر کیا اس حدیث کو ابن جوزی نے تحقیق میں اور سکوت کیا اس پر اور ابو نعیم نے حلیہ میں ابن عباس سے کہ رسول اللہ نے تین رکعتیں وتر کی پڑھیں اور قنوت پڑھا رکوع سے پہلے اور طبرانی نے اوسط میں ابن عمر سے کہ رسول اللہ وتر کی تین رکعتیں پڑھتے تھے اور قنوت رکوع سے پہلے پڑھتے تھے۔ سفر السعادت میں ہے کہ امیر المومنین عمر اور ابی بن کعب اور عبد اللہ بن مسعود سے ثابت ہوا ہے کہ انھوں نے قنوت وتر میں پڑھا لیکن یقین ہے کہ پیغمبر خدا سے روایت نہیں ہے کہ آپ نے قنوت پڑھا وتر میں اور جو روایت آئی بھی ہو تو مطعون اور منقدح ہوگی امام احمد نے فرمایا کہ قنوت صبح کی نماز میں ثابت ہے پر وتر میں حدیث صحیح سے ثابت نہیں ہے۔ و ما قنوت سے صحیح وہی ہے جو امام حسن علیہ السلام کی روایت سے گزری۔ اور ایک یہ بھی دعا ہے جو ہر وقت مصیبت کی پڑھی جاتی ہے کفار پر بد دعا کر کے یعنی یہ اللھم اغفر للمومنین والمومنات والمسلمین والمسلمات والف بین قلوبھم واصلح ذات بینھم وانصرھم علی عدوک وعدوھم اللھم العن الکفرۃ الذین یصدون عن سبیلک ویکذبون رسلک ویقاتلون اولیاءک اللھم خالف بین کلمتھم وزلزل اقدامھم وانزل بھم باسک الذی لا تردہ عن القوم المجرمین۔ اور ایک یہ بھی دعا ہے اللھم انی اعوذ برضاک من سخطک اخیر تک جو اوپر گزری اگر نسائی کی روایت میں ہے کہ یہ دعا آپ نماز سے فارغ ہو کر پڑھتے اور ایک یہ بھی ہے اللھم انا نستعینک اخیر تک مگر یہ صحیح روایت سے ثابت نہیں رسول اللہ سے۔ باب فی الدعاء بعد الوتر وتر کے بعد کون سی دعا پڑھے عن ابی بن کعب قال کان رسول اللہ اذا سلم فی الوتر قال سبحان الملک القدوس ترجمہ ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ جب وتر پڑھ کر سلام پھیرتے تو سبحان الملک القدوس کہتے ف زیادہ کیا نسائی نے کہ تین بار بلند کرتے آواز تیسری بار میں عن ابی سعید قال قال رسول اللہ من نام عن وترہ او نسیہ فلیصلہ اذا ذکرہ ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ نے جو شخص سو جاوے وتر پڑھے بغیر یا بھول جاوے تو جب یاد آوے پڑھ لیوے ف یہ حکم استحبابی ہے جیسے دوسری حدیث میں وظیفے کو فرمایا اگر رات کو نہ پڑھ سکا تو دن کو قضا کر لیوے بعضوں نے کہا اس حدیث سے وتر کا وجوب ثابت ہوتا ہے۔ باب فی الوتر قبل النوم سونے سے پہلے وتر پڑھ لینے کا بیان عن ابی ھریرۃ قال اوصانی خلیلی صلی اللہ علیہ وسلم بثلاث لا ادعھن فی سفر ولا حضر رکعتی الضحی وصوم ثلاثۃ ایام من الشھر وان لا انام الا علی وتر ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے مجھ کو وصیت کی میرے دوست محمد نے تین باتوں کی جنکو میں نہیں چھوڑتا سفر میں نہ حضر میں دو رکعتیں چاشت کے اور تین روزے ہر مہینے میں اور نہ سونا مگر وتر پڑھ کر ف ابن حجر نے کہا شاید ابو ہریرہ کو آپ نے وتر سونے سے پہلے پڑھنے کا اس لئے حکم دیا کہ وہ آپ کے حدیثوں کے سننے میں بڑی رات تک مشغول رہتے ہونگے اور دن سے زیادہ تو خوف ہوا انکو وتر قضا ہو جانیکا در صورت سونے کے تو وتر سے پہلے واللہ اعلم عن ابی الدرداء قال اوصانی خلیلی صلعم بثلاث لا ادعھن لشئی اوصانی بصیام ثلثۃ ایام من کل شھر ولا انام الا علی وتر وبسبحۃ الضحی فی الحضر والسفر ترجمہ ابو الدرداء سے روایت ہے وصیت کی مجھ کو میرے حبیب نے (یعنی محمد صلعم نے) تین باتوں کی جنکو میں نہیں چھوڑتا کسی عذر سے ایک تین روزے ہر مہینے میں دوسری نہ سونا مگر وتر پڑھ کر تیسری دوگانہ چاشت کا ادا کرنا حضر اور سفر میں عن ابی قتادۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لابی بکر متی توتر قال اوتر من اول اللیل وقال لعمر متی توتر قال آخر اللیل فقال لابی بکر اخذ ھذا بالحزم وقال لعمر اخذ ھذا بالقوۃ ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ نے حضرت ابو بکر سے فرمایا تم وتر کب پڑھا کرتے ہو انہوں نے کہا اول شب میں پھر حضرت عمر سے فرمایا تم وتر کب پڑھا کرتے ہو انہوں نے کہا اخیر شب میں آپ نے ابو بکر کو کہا انہوں نے احتیاط پر عمل کیا اور یہ بھی

(ایسا نہ ہو کہ سو جاوین اور وتر کا وقت گذر جاوے) اور عمر کو کہا انہوں نے مشکل کام کو اختیار کیا جس میں طاقت چاہیے **ف** بہتر یہی ہے جسکو بھروسا ہو اخیر شب میں جاگنے پر کہ وتر کی تاخیر کرے اور تہجد ادا کرکے اخیر میں وتر پڑھے لیکن جو شخص کمزور ہو یا آنکھ کھلنے کا بھروسا نہ ہو وہ وتر اول شب میں پڑھ لے پھر اگر آنکھ کھلے تو تہجد پڑھے لیکن وتر دوبارہ نہ پڑھے جیسا کہ نوین پارہ کے شروع میں آویگا

باب فی وقت الوتر وتر کے وقت کا بیان **عن مسروق** قال قلت لعائشة متی کان یوتر رسول الله صلی الله علیه وسلم قالت کل ذلک قد فعل اوتر اول اللیل ووسطه واخره ولکن انتهی وتره حین مات الی السحر **ترجمہ** مسروق سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا رسول اللہ صلعم وتر کس وقت پڑھتے تھے انہوں نے کہا ہر وقت کبھی اول شب میں کبھی اخیر شب میں لیکن وفات کے قریب وتر کو فجر کے قریب پڑھا کرتے تھے

عن ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم قال بادروا الصبح بالوتر **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا جلدی پڑھو وتر صبح ہو جانے سے پہلے **ف** جب صبح ہو گئی پھر وتر نہ رہا یہی قول ہے عطا اور احمد اور مالک کا اور بعضوں کے نزدیک قضا کرے اور سکو اگرچہ صبح ہو جاوے بدلیل اوس حدیث کے جو اوپر گزری ابو سعید سے

عن معاویة بن صالح عن عبد الله بن ابی قیس قال سالت عائشة عن وتر رسول الله صلی الله علیه وسلم قالت ربما اوتر اول اللیل وربما اوتر من آخره قلت کیف کانت قراءته اکان یسر بالقراءة ام یجهر قالت کل ذلک کان یفعل ربما اسر وربما جهر وربما اغتسل فنام وربما توضا فنام **ترجمہ** عبد اللہ بن ابی قیس سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کب پڑھتے تھے انہوں نے کہا اول شب میں کبھی اخیر شب میں میں نے کہا قراءت کیونکر کرتے تھے پکار کر یا آہستہ انہوں نے کہا ہر طرح کبھی پکار کر کبھی آہستہ کبھی غسل کر کے سوتے کبھی وضو کرکے سو رہتے جنابت سے **ف** اس مسئلہ کو یہی بیان کر دیا

عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اجعلوا آخر صلوتکم باللیل وترا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا اخیر نمازوں میں رات کے وتر کو کرو **ف** یعنی سب کے آخر میں وتر پڑھا کرو والحمد للہ

تمام ہوا پارہ آٹھواں سنن ابو داؤد کے بتیس پاروں میں سے اور پورا ہو گیا ربع پہلا

اس پارہ کی تمامی سے اب شروع کرتا ہوں پارہ نواں اور ربع دوسرا

خداوند کریم کے فضل اور عنایت پر بھروسا کرکے اور دعا کرتا ہوں

اوس شہنشاہ حقیقی کی درگاہ بے پرواہ میں جیسا

تو نے مجھ گنہگار ضعیف کو قوت عطا فرمائی

اس کتاب عظیم کے ایک ربع پورا

کرنے کی ایسی ہی توفیق دے اس کتاب کے تمام کرنے کی اپنی رحمت اور کرم سے کوئی مددگار ہمارا نہیں ہے سوا تیرے تو ہی مالک ہے اور تو ہی معین ہے۔ وآخر دعوانا

ان الحمد للہ رب العالمین

تم الجزء الثامن ویکمل الربع الاول منها ویتلوه الجزء التاسع والربع الثانی ان شاء الله

ربع دوسرا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب فی نقض الوتر وتر دوبارہ نہ پڑھنا چاہیے عن قیس بن طلق قال زارنا طلق بن علی فی یوم من رمضان وامسی عندنا وافطر ثم قام بنا تلک اللیلۃ واوتر بنا ثم انحدر الی مسجدہ فصلی باصحابہ حتی اذا بقی الوتر قدم رجلا فقال اوتر باصحابک فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا وتران فی لیلۃ ترجمہ قیس بن طلق سے روایت ہے طلق بن علی رض ایک دن رمضان میں ہمارے پاس آئے اور شام تک رہے اور روزہ افطار کیا پھر کھڑے ہوئے نماز پڑھائی اور وتر پڑھا پھر اونکی اپنی مسجد میں گئے اور اپنے لوگوں کے نماز پڑھائی جب وتر باقی رہ گئے تو ایک اور شخص کو آگے کر دیا اور کہا تو وتر پڑھا کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ایک رات میں دو وتر نہیں ہو سکتے باب القنوت فی الصلوۃ نماز میں دعا قنوت پڑھنے کا بیان عن ابی ہریرۃ قال واللہ لاقربن بکم صلاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فکان ابو ہریرۃ یقنت فی الرکعۃ الاخرۃ من صلاۃ الظہر وصلاۃ العشاء الاخرۃ وصلاۃ الصبح فیدعو للمومنین ویلعن الکافرین ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے انہوں نے کہا قسم خدا کی میں رسول اللہ کی سی نماز پڑھ کر دکھاؤنگا راوی نے کہا ابو ہریرہ قنوت پڑھتے تھے اخیر رکعت میں ظہر کے اور عشا کے اور فجر کے دعا کرتے تھے مسلمانوں کیواسطے اور لعنت کرتے تھے کافروں پر عن البراء ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقنت فی صلوۃ الصبح زاد ابن معاذ وصلوۃ المغرب ترجمہ براء سے روایت ہے رسول اللہ قنوت پڑھتے تھے فجر کی نماز میں اور ایک روایت میں ہے مغرب کی نماز میں عن ابی ہریرۃ قال قنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی صلاۃ العتمۃ شہرا یقول فی قنوتہ اللہم نج الولید بن الولید اللہم نج سلمۃ بن ہشام اللہم نج المستضعفین من المومنین اللہم اشدد وطاتک علی مضر اللہم اجعلہا علیہم سنین کسنی یوسف قال ابو ہریرۃ واصبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم فلم یدع لہم فذکرت ذلک لہ فقال وما تراہم قد قدموا ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قنوت پڑھی عشا کی نماز میں ایک مہینے تک آپ فرماتے تھے قنوت میں یا اللہ نجات دے ولید بن ولید کو یا اللہ نجات دے سلمہ بن ہشام کو (یہ لوگ قید تھے کفار کے ہاتھ میں) یا اللہ نجات دے ضعیف مسلمانوں کو۔ یا اللہ سخت کر عذاب اپنا مضر پر۔ یا اللہ بھیج قحط ڈال جیسے یوسف کے زمانے میں قحط ہوا تھا۔ ابو ہریرہ نے کہا ایک روز آپ نے صبح کی لیکن ان لوگوں کے لیے دعا نہ مانگی میں نے آپ سے یہ بیان کیا آپ نے فرمایا تو کیا دیکھتا ہے وہ لوگ (ولید اور سلمہ) آگئے (مدینہ میں کفار کے ہاتھ سے نجات پا کر) عن

ابن عباس قال قنت رسول الله صلى الله عليه وسلم شهراً متتابعاً في الظهر والعصر والمغرب والعشاء وصلاة الصبح
في دبر كل صلاة اذا قال سمع الله لمن حمده من الركعة الآخرة يدعو على احياء من بني سليم على رعل وذكوان
وعصية ويؤمن من خلفه **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے برابر ایک مہینے تک قنوت پڑھی ظہر اور
عصر اور مغرب اور عشا میں اور فجر میں ہر نماز میں جب آخیر رکعت میں سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تھے بددعا کرتے تھے چند قبیلوں پر بنی
سلیم میں سے رعل اور ذکوان اور عصیہ پر اور مقتدی آمین کہتے تھے **عن** انس بن مالک انہ سئل هل قنت النبي صلى الله عليه
وسلم في صلاة الصبح فقال نعم فقيل له قبل الركوع او بعد الركوع قال بعد الركوع قال مسدد بيسير **ترجمہ** انس
بن مالک سے روایت ہے ان سے سوال ہوا رسول اللہ صلعم نے قنوت پڑھی ہے صبح کی نماز میں انہوں نے کہا ہاں پھر سوال ہوا قبل رکوع
کے پڑھی ہے یا بعد رکوع کے انہوں نے کہا بعد رکوع کے۔ مسدد کی روایت میں ہے تھوڑی مدت تک **عن** محمد بن سیرین قال حدثني
من صلى مع النبي صلى الله عليه وسلم صلاة الغداة فلما رفع راسه من الركعة الثانية قام هنية **ترجمہ** محمد بن سیرین
سے روایت ہے مجھ سے بیان کیا اوس شخص نے جسنے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ صبح کے جب آپ نے سر اوٹھایا دوسری
رکعت پڑھ کر تھوڑی دیر تک کھڑے رہے (قنوت پڑھنے کیواسطے) **ف** اکثر علماء کے نزدیک قنوت پڑھنا فرائض میں نہ چاہیے
اور شافعی کے نزدیک نماز فجر میں ہمیشہ دوسری رکعت میں بعد رکوع کے پڑھنا چاہیے اور جس وقت کوئی آفت یا حادثہ مسلمانوں پر آوے
تو سب کے نزدیک پڑھنا چاہیے **باب فضل التطوع في البيت** گھر میں نفل پڑھنے کی فضیلت **عن** زيد بن ثابت انه
قال احتجر رسول الله صلى الله عليه وسلم في المسجد حجرة فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج من الليل فيصلي فيها
قال فصلوا معه بصلاته يعني رجالاً وكانوا ياتونه كل ليلة حتى اذا كان ليلة من الليالي لم يخرج اليهم رسول الله
صلى الله عليه وسلم فتنحنحوا ورفعوا اصواتهم وحصبوا بابه قال فخرج اليهم رسول الله صلى الله عليه وسلم
مغضباً فقال ايها الناس ما زال بكم صنيعكم حتى ظننت ان ستكتب عليكم فعليكم بالصلاة في بيوتكم
فان خير صلوة المرء في بيته الا الصلاة المكتوبة **ترجمہ** زید بن ثابت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے مسجد میں حجرہ بنایا آپ رات کو باہر آکر اوس میں نماز پڑھا کرتے لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھنا شروع کی اور ہر رات کو
آپ پاس آنے لگے ایک رات آپ باہر نہ نکلے اون لوگوں نے کھنکارنا شروع کیا اور پکارنا اور دروازے پر آپ کے کنکر مارے (اس خیال سے
کہ شاید آپ سو گئے ہیں تو نماز کیواسطے ہوشیار ہوں) پھر آپ باہر نکلے غصے میں اور فرمایا اے لوگو تم ایسا ہی کیے جاتے ہو یہاں تک
مجھ کو گمان ہوا تم پر فرض ہو جاوی کا تم کو چاہیے گھروں میں نماز پڑھا کرو کیونکہ گھر میں سب نمازیں پڑھنا بہتر ہے سوا فرض کے (کہ وہ
مسجد میں جماعت سے پڑھنا افضل ہے) **عن** ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اجعلوا في بيوتكم من صلاتكم
ولا تتخذوها قبوراً **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو اور ان کو قبریں
مت بناؤ **ف** جیسے قبروں میں اللہ کا ذکر نہیں ہوتا یا قبرستان میں نماز نہیں ہوتی اسطرح گھر کو مت بناؤ **عن** عبداللہ

بن حبشی الخثعمی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سئل ای الاعمال افضل قال طول القیام قیل فای الصدقۃ افضل
قال جہد المقل قیل فای الھجرۃ افضل قال من ھجر ما حرم اللہ علیہ قیل فای الجہاد افضل قال من جاھد
المشرکین بمالہ ونفسہ قال فای القتل اشرف قال من اھریق دمہ وعقر جوادہ ٭ ترجمہ عبد اللہ بن حبشی خثعمی
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا سب عملون مین کونسا عمل افضل ہے آپ نے فرمایا دیر تک کہڑا رہنا نماز مین پھر
سوال ہوا کونسا صدقہ افضل ہے آپ نے فرمایا جو کم مال والا محنت کرکے صدقہ دیوے ۔ پھر سوال ہوا کون سی ہجرت افضل ہے فرمایا
جو چہوڑ دے حرام کو ۔ پہر سوال ہوا کونسا جہاد افضل ہے فرمایا جو جہاد مشرکون کے ساتھ ہو اپنے مال اور جان سے پہر سوال ہوا کونسا قتل
افضل ہے فرمایا جسکا خون بہایا جاوے اور اوسکے گہوڑے کے ہاتھ پانون کاٹے جاوین (خدا کے راہ مین) باب الحث علی قیام
اللیل شب بیداری کی فضیلت کا بیان عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحم اللہ رجلا قام
من اللیل فصلی وایقظ امرأتہ فصلت فان ابت نضح فی وجہھا الماء رحم اللہ امرأۃ قامت من اللیل فصلت
وایقظت زوجھا فان ابی نضحت فی وجھہ الماء ٭ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رحم کرے
اللہ تعالی اوس شخص پر جو رات کو اوٹھے اور نماز پڑھے پھر اپنی عورت کو جگادے وہ بھی نماز پڑھے اگر وہ نہ اوٹھے تو اوسکے منہہ پر پانی چھڑک
دے رحم کرے اللہ اوس عورت پر جو رات کو اوٹھے اور نماز پڑھے اور اپنے خاوند کو جگادے اگر وہ نہ اوٹھے تو اوسکے منہہ پر پانی چھڑک
دیوے عن ابی سعید وابی ھریرۃ قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من استیقظ من اللیل وایقظ امرأتہ
فصلیا رکعتین جمیعا کتبا من الذاکرین اللہ کثیرا والذاکرات ٭ ترجمہ ابی سعید اور ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ
نے فرمایا جو شخص رات کو جاگے اور اپنی عورت کو بھی جگادے پہر دونو دو رکعتین پڑھین تو ذاکرین اور ذاکرات مین سے لکھے جاوینگے (ف
یہ دونو حدیثین اوپر گذر چکین اٹھوین پارے باب قیام اللیل مین) باب فی ثواب قراءۃ القرآن قرآن پڑھنے کا ثواب عن
عثمان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ ٭ ترجمہ حضرت عثمان سے روایت ہے رسول اللہ
نے فرمایا بہتر تم مین وہ شخص ہے جو قرآن شریف سیکھے اور سکھاوے عن معاذ الجہنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال من قرأ القرآن وعمل بما فیہ البس والداہ تاجا یوم القیامۃ ضوءہ احسن من ضوء الشمس فی بیوت الدنیا
لو کانت فیکم فما ظنکم بالذی عمل بھذا ٭ ترجمہ معاذ جہنی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص
نے قرآن پڑھا اور اوسپر عمل کیا تو اوسکے ماں باپ کو ایک تاج پہنایا جاویگا قیامت کے روز جسکی روشنی سورج کی چمک سے بھی زیادہ ہوگی اگر سورج
تمہارے گھرون مین ہوتا (یعنی اب تو وہ آسمان پر ہے تب بھی اوسکی چمک کا یہ حال ہے کہ آنکھہ نہین ٹہرتی اگر اون تاجون کی چمک
اتنی ہوگی جیسے سورج کی چمک جب تمہارے پاس آجاوے) پھر جب اوسکے ماں باپ کا یہ درجہ ہوا تو خیال کرو خود اوس شخص کا جس نے
قرآن پر عمل کیا کیا مرتبہ ہوگا عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الذی یقرأ القرآن وھو ماھر بہ مع السفرۃ
الکرام البررۃ والذی یقرأہ وھو یشتد علیہ فلہ اجران ٭ ترجمہ حضرت عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ نے

فرمایا جو شخص قرآن کو پڑھتا ہی اچھی طرح سے مہارت کے ساتھ (یعنی تجوید سے) یا اوسکو یاد خوب ہی یا پڑھنا اوسکا زبان پر چڑھ گیا ہی تو قرآن پڑھتا ہی
وہ تو بڑی عزت والی فرشتون اور پیغمبرون کے ساتھ ہوگا اور جو شخص اوسکو اٹک اٹک کر محنت اوٹھا کر پڑھتا ہی اوسکو دونا ثواب ہی عن
ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما اجتمع قوم فی بیت من بیوت اللہ تعالی یتلون کتاب اللہ ویتدارسونہ
بینہم الا نزلت علیہم السکینۃ وغشیتہم الرحمۃ وحفتہم الملائکۃ وذکرہم اللہ فیمن عندہ ترجمہ ابو ہریرہ سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب لوگ ایک گھر مین اللہ کے گھرون مین سے (یعنی کسی مسجد مین) اجتمع ہوکر قرآن
شریف کو پڑھتے ہین اور ایکدوسرے کو پڑھاتی ہین تو اون پر سکینہ اوترتی ہی (سکینہ سے مراد اللہ کی رحمت ہی یا کوئی فرشتہ ہی
یا صفائی قلب اور راحت اور اطمینان مراد ہی) اور رحمت اونکو ڈھانپ لیتی ہی اور فرشتے اونکو گھیر لیتے ہین اور اللہ جل جلالہ اونکا
ذکر کرتا ہے اون لوگون مین جو اوسکے پاس رہتے ہین (ملائکہ مقربین) عن عقبۃ بن عامر الجہنی قال خرج علینا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ونحن فی الصفۃ فقال ایکم یحب ان یغدو الی بطحان او العقیق فیاخذ ناقتین کوماوین
زہراوین بغیر اثم باللہ عز وجل ولا قطع رحم قالوا کلنا یا رسول اللہ قال فلان یغدو احدکم کل یوم الی المسجد
فیتعلم آیتین من کتاب اللہ عز وجل خیر لہ من ناقتین وان ثلاث فثلاث مثل اعدادہن من الابل ترجمہ عقبہ بن
عامر جہنی سے روایت ہی رسول اللہ صلعم ہمارے پاس آئے اور ہم مسجد کے سایبان مین بیٹھے تھے آپ نے فرمایا تم مین سے کون چاہتا ہی
کہ بطحان یا عقیق تک جاوے (بطحان اور عقیق دو وادی ہین مدینے کے پاس) پھر دو اونٹ بڑی کوہان والی موٹی تازی بغیر کسی گناہ
یا قطع رحم کے لیکر آوے) یعنی کسیکا مال نہ مارے نہ رشتہ دارون سے رشتہ توڑے اور ایسے دو اونٹ عمدہ مفت لیکر آوے) ہم نے کہا
یا رسول اللہ ہم مین سے ہر ایک یہ بات چاہتا ہی آپ نے فرمایا اگر تم مین سے کوئی صبح کو ہر روز مسجد مین آوے اور دو آیتین قرآن
شریف کے سیکھے تو وہ دو اونٹ سے بہتر ہین اور تین آیتین تین اونٹ سے بہتر ہین اسیطرح باب فاتحۃ الکتاب سورہ فاتحہ
کی فضیلت کا بیان عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحمد للہ رب العلمین ام القرآن وام الکتاب
والسبع المثانی ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ نے فرمایا سورہ فاتحہ قرآن کی جڑ ہی اور کتاب کی جڑ ہی اور سبع مثانی
ہی یعنی اوس مین سات آیتین ہین جو مکرر پڑھی جاتی ہین ہر نماز مین یا جن مین اللہ جل جلالہ کی حمد اور ثنا ہی وہ سات
آیتین بسم اللہ سمیت ہین یا بسم اللہ کے سوا اوس صورت مین صراط الذین انعمت علیہم چھٹی آیت ہوگی غیر المغضوب علیہم ولا الضالین
ساتوین آیت عن ابی سعید بن المعلی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مر بہ وہو یصلی فدعاہ قال فصلیت ثم اتیتہ
قال فقال ما منعک ان تجیبنی قال کنت اصلی قال الم یقل اللہ عز وجل یا ایہا الذین آمنوا استجیبوا للہ وللرسول
اذا دعاکم لما یحییکم لاعلمنک اعظم سورۃ من القرآن او فی القرآن شک خالد قبل ان اخرج من المسجد قال
قلت یا رسول اللہ قولک قال الحمد للہ رب العلمین ہی السبع المثانی الذی اوتیت والقرآن العظیم ترجمہ
ابو سعید بن المعلی سے روایت ہی رسول اللہ اون پر گزرے وہ نماز پڑھ رہے تھے آپ نے اونکو بلایا وہ نماز پڑھ کر آئے پھر اونسے آپ نے کہا

تو نے مجھے جواب کیوں نہیں دیا انہوں نے کہا میں نماز پڑھ رہا تھا آپ نے فرمایا اللہ جل جلالہ نے کیا یہ نہیں فرمایا ہے اے ایمان والو جواب دو اللہ
اور اوسکے رسول کو جب اوسکا رسول تمہیں بلاوے اوس کام کے واسطے جس میں تمہاری زندگی ہے (یعنے آخرت کی لذت) ف اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ نماز میں رسول اللہ صلعم کا جواب دینا فرض ہے اور اوسکو جواب دینے سے نماز نہیں جاتے بعضو کے نزدیک نماز جاتی رہتی ہے مگر نماز
کا توڑنا ایسے وقت میں ضروری ہے تحقیق میں تجھکو ایک بڑی سورت قرآن کی سکھاؤنگا مسجد سے نکلنے کی پیشتر میں نے کہا (جب آپ
مسجد سے نکلنے لگے) یا رسول اللہ آپ نے کیا فرمایا تھا آپ نے فرمایا وہ سورت الحمد للہ رب العالمین ہے جو سبع مثانی ہے مجھکو ملی ہے اور
قرآن عظیم ہے ف یعنے جو اللہ جل جلالہ نے دوسری مقام پر فرمایا ولقد اتیناک سبعا من المثانی والقرآن العظیم تحقیق
تجھکو سبع مثانی دی اور قرآن عظیم دیا مراد اوس سے سورہ فاتحہ ہے۔ یہ سورت قرآن شریف کے تمام مضامین کا خلاصہ ہے توحید اور حشر اور
نشر اور حمد وثنا اور رحمت الٰہی اور قصص اور مواعظ اور صفات اللہ سب پر مشتمل ہے **باب من قال فی الطول** سورۃ فاتحہ
کا لنبی سورتیں میں سے ہونا عن ابن عباس قال اوتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبعا من المثانی الطول و
اوتی موسی ستا فلما القی الالواح رفعت ثنتان وبقین اربع ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو سات آیتیں مثانی سے جو بہت لنبی ہیں (یعنے اون کے معانی لنبے ہیں اگرچہ الفاظ مختصر ہیں) ملیں اور موسی علیہ السلام
کو چھ آیتیں ملیں جب انہوں نے غصے میں آکر تختیاں (جن پر توراۃ لکھی ہوئی تھے) زمین پر ڈالدیں تو دو آیتیں اوٹھ گئیں
اور چار رہ گئیں **باب ما جاء فی آیۃ الکرسی** آیۃ الکرسی کی فضیلت کا بیان عن ابی بن کعب قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا المنذر ای آیۃ معک من کتاب اللہ اعظم قال قلت اللہ ورسولہ اعلم قال یا ابا المنذر
ای آیۃ معک من کتاب اللہ اعظم قال قلت اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم قال فضرب فی صدری وقال
لیہنک العلم ابا المنذر ترجمہ ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا اے ابا المنذر (کنیت ہے ابی بن کعب
کی) کونسی آیت کتاب اللہ میں بڑی ہے۔ انہوں نے کہا اللہ اور اوسکا رسول خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا اے ابو المنذر کون سی آیت
اللہ کی کتاب میں بڑی ہے میں نے کہا اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم آپ نے میری سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا مبارک ہو علم تجھکو اے
ابا المنذر ف آیۃ الکرسی کے بڑائی سے مراد یہہ ہے کہ اوسمیں الفاظ زیادہ ہیں بہ نسبت اور آیتوں کے یا اوس کے معانی زیادہ
بڑے ہیں یا اوسکا وجہ بہت بڑا ہے کہ اوسمیں اللہ جل جلالہ کے عظمت اور جلال اور صفات کمال کا بیان ہے **باب فی سورۃ
الاخلاص** سورہ اخلاص کے فضیلت کا بیان عن ابی سعید الخدری ان رجلا سمع رجلا یقرا قل ہو اللہ احد یرددہا
فلما اصبح جاء الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ذلک لہ وکان الرجل یتقالہا فقال النبی صلی اللہ
علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ انہا لتعدل ثلث القرآن ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہے ایک شخص نے سنا ایک
شخص کو قل ہو اللہ بار بار پڑھتے ہوئے جب صبح ہوئی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا اور آپ سے بیان کیا اور وہ کم سمجھتا
تھا اس سورت کو رسول اللہ صلعم نے فرمایا قسم اوس شخص کی جسکے قبضے میں میری جان ہے وہ برابر ہے تہائی قرآن کے **باب فی المعوذتین**

قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کی فضیلت کے بیان مین عن عقبة بن عامر قال کنت اقود برسول الله
صلی الله علیه وسلم ناقته فی السفر فقال لی یا عقبة الا اعلمك خیر سورتین قرئتا فعلمنی قل اعوذ برب
الفلق وقل اعوذ برب الناس قال فلم یرنی سررت بهما جدا فلما نزل لصلاة الصبح صلی بهما صلاة الصبح
للناس فلما فرغ رسول الله صلی الله علیه وسلم من الصلاة التفت الی فقال یا عقبة کیف رأیت ترجمہ عقبہ بن
عامر سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹ کو سفر مین کھینچتا تہا آپنے مجھسے فرمایا ای عقبہ کیا مین
تجھکو دو بہتر سورتین نہ سکہاؤن پہر آپنے مجھے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس سکہایا اور آپنے مجھے بہت خوش
ہوتے نہ پایا (ان سورتون کے سیکھنے سے) جب آپ صبح کو اوترے تو صبح کی نماز پڑہائی لوگون کو اور یہی دونو سورتین نماز مین
پڑہین جب نماز سے فارغ ہوئے میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا ای عقبہ تم نے کیا سمجہا انکو ف یعنی یہ سورتین بڑی
کام کی ہین اور نہایت فائدے کی ہین دفع سحر اور دفع بلیات کے لیے انکا پڑہنا مجرب ہے عن عقبة بن عامر قال بینا
انا اسیر مع رسول الله صلی الله علیه وسلم بین الجحفة والابواء اذ غشیتنا ریح وظلمة شدیدة فجعل رسول الله
صلی الله علیه وسلم یتعوذ باعوذ برب الفلق واعوذ برب الناس ویقول یا عقبة تعوذ بهما فما تعوذ متعوذ
بمثلهما قال وسمعته یؤمنا بهما فی الصلاة ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے مین سیر کر رہا تہا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے ساتہ درمیان مین جحفہ اور ابوا کی (دو مقامون کے نام ہین) دفعۃً تاریکی نے ہمکو ڈھانپ لیا اور آندہی
چلنے لگی رسول اللہ صلعم قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑہنے لگے اور فرماتے تھے ای عقبہ پناہ مانگا کر ان سورتون کے
ساتہ کسی پناہ مانگنے والے نے ایسی پناہ نہ مانگی عقبہ نے کہا مین نے سنا آپ ان سورتون کو نماز مین پڑہا کرتے تھے امامت مین باب
کیف یستحب الترتیل فی القراءة ترتیل کا بیان ف ترتیل کہتے ہین کلام اللہ کو صاف صاف آہستہ آہستہ پڑہنا کہ سب حروف صحیح
مین ادا ہون اور وقف کو اچھی طرح ادا کرنا عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یقال لصاحب القرآن
اقرأ وارتق ورتل کما کنت ترتل فی الدنیا فان منزلك عند آخر آیة تقرؤها ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت
ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا قرآن والے سے (یعنی حافظ قرآن سے یا ناظرہ خوان سے بھی) کہا جاویگا پڑہتا جا اور چڑہتا جا (کیونکہ
جنت کی سیڑہیان کلام اللہ کی آیتون کے برابر ہین) اور ٹھہر ٹھہر کر عمدگی سے پڑہ جیسے دنیا مین پڑہتا تہا تیرا مقام اُس مقام پر ہے
جس آیت پر تو ختم کریگا قرات کو ف اخیر کی آیت پر یعنی ایک آیت پڑہ کر ایک درجہ پار ہوگا پھر دوسری آیت سے دوسرا
درجہ اسی طرح جہانتک آیتین پڑہتا جاویگا اونچے درجے بلند ہوتا جاویگا جب ختم جاویگا وہین اوسکا مقام ہے جو شخص اخیر قرآن
تک پڑہ جاویگا اوسکا درجہ سب سے زیادہ بلند ہوگا عن قتادة قال سألت انسا عن قراءة النبی صلی الله علیه وسلم فقال کان
یمد مدا ترجمہ قتادہ سے روایت ہے مین نے انس سے پوچہا رسول اللہ کی قرات کا حال انہون نے کہا آپ کھینچتے مد کو
ادا کرتے تھے عن یعلی بن مملك انه سأل ام سلمة عن قراءة رسول الله صلی الله علیه وسلم وصلاته فقالت وما لكم

وصلاته كان يصلي وينام قدر ما صلى ثم يصلي قدر ما نام ثم ينام قدر ما صلى حتى يصبح ونعتت قرائته
فاذا هي تنعت قرائته حرفا حرفا **ترجمہ** یعلی بن مملک سے روایت ہے۔ انہوں نے پوچھا ام سلمہ سے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کیونکر کلام اللہ پڑھتے تھے اور کیونکر نماز پڑھتے تھے انہوں نے کہا تمہاری نماز کہاں اور آپ کی نماز کہاں آپ نماز پڑھتے تھے پھر
سو رہتے تھے اوتنی دیر جتنی دیر میں نماز پڑھی تھی پھر نماز پڑھتے اوتنی دیر جتنا سوتے تھے پھر سو رہتے تھے اوتنی دیر جتنی دیر تک نماز
پڑھی تھی صبح تک ایسا ہی کرتے تھے پھر آپ کی قرأت کو بیان کیا ایک ایک حرف الگ الگ **عن** عبد اللہ بن مغفل قال رایت

رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم فتح مكة وهو على ناقة يقرأ سورة الفتح وهو يرجع **ترجمہ** عبد اللہ بن مغفل سے
روایت ہے میں نے رسول اللہ صلعم کو دیکھا جس دن فتح مکہ ہوا ایک اونٹ پر آپ سورہ فتح پڑھتے تھے کئی کئی بار ایک ایک آیت کو پڑھتے تھے

عن البراء بن عازب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم زينوا القرآن باصواتكم **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت
ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا زینت دو قرآن سے اپنی آوازوں کو **ف** اگرچہ لفظی معنے اسکے یہ ہیں کہ قرآن کو زینت دو اپنی آوازوں سے
لیکن خطابی نے کہا مراد یہی ہے کہ آوازوں کو زینت دو قرآن سے ایسی ہی تفسیر کی ہے بہت ائمہ حدیث نے اور عبد الرزاق اور معمر کی روایت
میں یوں ہے زینوا اصواتکم بالقرآن اور یہی صحیح ہے مراد یہ ہے کہ اپنی آوازوں کو قرآن پڑھنے میں صرف کیا کرو **عن** سعید

بن ابی سعید قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس منا من لم يتغن بالقرآن **ترجمہ** سعید بن ابی سعید سے روایت ہے
رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو شخص قرآن کو خوش آوازی سے نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ہے **ف** من لم یتغن بالقرآن کے تفسیر میں علما
نے اختلاف کیا ہے بعضوں نے کہا جو قرآن کو خوش آوازی سے نہ پڑھے مد شد کے رعایت نہ کرے بشرطیکہ کوئی حرف اپنی حد سے کم زیادہ
نہ ہو اور الحان کو دخل نہ دے بعضوں نے کہا جو قرآن پڑھ کر دنیا سے یا اور شعر و سخن سے بے پرواہ نہو جاوے وہ ہم میں سے نہیں ہے بعضوں
نے کہا عرب میں دستور تھا کہ مجلسوں میں اور سفروں میں گایا کرتے اب اوسکے بدلے میں یہ قرار پایا کہ قرآن پڑھا جاوے یہی گانا ہے اہل اسلام
کا **عن** سعد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله **ترجمہ** سعد سے بھی ایسی ہی روایت ہے **عن** عبد الجبار بن الورد

قال سمعت ابن ابي مليكة يقول قال عبيد الله بن ابي يزيد مر بنا ابو لبابة فاتبعناه حتى دخل بيته فدخلنا
عليه فاذا رجل رث البيت رث الهيئة فسمعته يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ليس منا
من لم يتغن بالقرآن قال فقلت لابن ابي مليكة يا ابا محمد ارأيت اذا لم يكن حسن الصوت قال يحسنه

ما استطاع **ترجمہ** عبد الجبار بن الورد سے روایت ہے میں نے ابن ابی ملیکہ سے سنا وہ کہتے تھے عبید اللہ بن ابی یزید نے
کہا ہم پر گزرے ابو لبابہ ہم اون کے ساتھ گئے وہ اپنے گھر تک پہونچے اور گھر میں گئے ہم بھی اندر گئے دیکھا تو ایک شخص میلا ہے بیہودہ برے
حال سے میں نے اون سے سنا وہ کہتا تھا میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا آپ فرماتے تھے ہم میں سے نہیں ہے جو شخص خوش آوازی سے قرآن
کو نہ پڑھے عبد الجبار نے کہا میں نے ابن ابی ملیکہ سے کہا اگر وہ خوش آواز نہ ہو تو کیا کرے انہوں نے کہا جہانتک ہو سکے اچھی آواز سے
پڑھے **عن** ابی هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما اذن الله لشيء ما اذن لنبي حسن الصوت يتغنى

بالقرآن یجہر بہ ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ جل جلالہ کسی چیز کو ایسا متوجہ ہو کر نہیں سنتا جیسا قرآن کو سنتا ہے جب کوئی پیغمبر خوش آواز سے اوسکو پکار کر پڑھے ف تغنی کے معنی پکار کر پڑھنے کے بھی آئے ہیں۔ یہہ حدیث اوپر گذری

باب التشدید من حفظ القرآن ثم نسیہ جو شخص قرآن کو یاد کرکے بھول جاوے اوسکا عذاب عن سعد بن عبادۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من امرئ یقرأ القرآن ثم ینساہ الا لقی اللہ عزوجل یوم القیمۃ اجذم ترجمہ سعد بن عبادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی کلام اللہ پڑھ کر بھول جاوے وہ قیامت کے دن اللہ جل جلالہ سے ہاتھ پاؤں گرا ہوا ملیگا۔ یا خالی ہاتھ بلا ذریعہ ملیگا یا بے زبان ہو کر ملیگا

باب انزل القرآن علی سبعۃ احرف قرآن سات طرح پر اترا ہے عن عبد الرحمن بن عبد القاری قال سمعت عمر بن الخطاب یقول سمعت ھشام بن حکیم بن حزام یقرأ سورۃ الفرقان علی غیر ما اقرؤھا وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرأنیھا فکدت ان اعجل علیہ ثم امھلتہ حتی انصرف ثم لببتہ بردائہ فجئت بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ انی سمعت ھذا یقرأ سورۃ الفرقان علی غیر ما اقرأتنیھا فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرأ فقرأ القراءۃ التی سمعتہ یقرأ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھکذا انزلت ثم قال لی اقرأ فقرأت فقال ھکذا انزلت ثم قال ان ھذا القرآن انزل علی سبعۃ احرف فاقرؤا ما تیسر منہ ترجمہ عبد الرحمن بن عبد القاری سے روایت ہے میں نے عمر بن خطاب سے سنا انہوں نے کہا میں نے ہشام بن حکیم بن حزام کو سورہ فرقان اور طرح پر پڑھتے سنا اوس کے جسطرح میں پڑھتا تھا اور مجھ سورہ فرقان رسول اللہ ﷺ نے پڑھائی تھی تو قریب تھا کہ میں ونپر گر پڑوں (اوسی وقت اونکو پکڑ دوں) مگر میں نے اونکو مہلت دی جب وہ فارغ ہوئے تو میں نے اپنی چادر اونکے گلے میں ڈالی اور اونکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لیکر آیا اور کہا یا رسول اللہ میں نے انکو سورہ فرقان اور طرح پر پڑھتے سنا او سطرح کی جسطرح آپ نے مجھکو پڑھائی رسول اللہ ﷺ نے اون سے کہا پڑھو انہوں نے اوسی طرح پڑھا جیسا میں نے انکو پڑھتے سنا تھا رسول اللہ نے فرمایا اسی طرح پر یہ سورت اوتری ہے پھر مجھ سے فرمایا پڑھ میں نے پڑھا فرمایا اسی طرح سے اوتری ہے بعد اوسکے فرمایا یہ قرآن سات حرفوں پر اُتارا گیا جسطرح آسان ہو پڑھو ف سات حرفوں پر اُتارا گیا یعنی سات لغتوں پر اور سات بولیوں پر عرب کے وہ یہ ہیں۔ حجاز اور ہذیل اور ہوازن اور یمن اور طے اور ثقیف اور بنی تمیم بعضوں نے کہا سات قرائتیں مراد ہیں بعضوں نے کچھ اور کہا سیوطی نے اتقان میں اس حدیث کی تفسیر میں بہت سے قول بیان کئے ہیں۔ زہری نے کہا انما ھذہ الاحرف فی الامر الواحد لیس یختلف فی حلال ولا حرام یعنی یہہ حروف اگرچہ مختلف ہوں پر مطلب میں کچھ اختلاف نہیں حلال حرام میں عن ابی بن کعب قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا ابی انی اقرئت القرآن فقیل لی علی حرف او حرفین فقال الملک الذی معی قل علی حرفین قلت علی حرفین فقیل لی علی حرفین او ثلاثۃ فقال الملک الذی معی قل علی ثلاثۃ حتی بلغ سبعۃ احرف ثم قال لیس منھا الا شاف کاف ان قلت سمیعا

علیمًا عزیزا حکیما مالم تختم آیۃ عذاب برحمۃ او آیۃ رحمۃ بعذاب ترجمہ ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابی میں پڑہا یا گیا قرآن پہر مجہسے پوچہا گیا ایک حرف پر قرآن پڑہنا درست ہے یا دو حرفون پر جو فرشتہ میرے ساتہہ تہا اوس نے کہا بول دو دو حرفون پر پہر مجہ سے پوچہا دو حرفون پر یا تین حرفون پر اوس فرشتے نے کہا کہہ دو تین حرفون پر اسیطرح سات حرف تک نوبت آئی پھر فرمایا آپنے ان مین ہر ایک حرف شافی اور کافی ہے چاہے تو سمیعًا علیمًا کہے یا عزیزًا حکیمًا کہے جبتک عذاب کی آیت کو رحمت پر ختم نہ کرے اور رحمت کے آیت کو عذاب پر ختم نہ کرے **ف** اگر ایسا کرے تو درست نہیں ۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آیتون کے آخر مین جو اسماء الٰہی مذکور ہین ان مین مناسب مقام کی تبدیل ہو سکتی ہے ۔ مگر یہہ ہر شخص کا کام نہیں ہے واسطے اس مین رخصت نہیں ہوئی اور جہانتک رسول اللہ سے ثابت ہے وہین تک اقتصار ہو اپنی طرف سے کوئی کلمہ بدلنا یا گہٹانا بڑہانا درست نہیں ہے اسپر اجماع ہو گیا ہے علمای سلف اور خلف کا

عن ابی بن کعب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان عند اضاۃ بنی غفار فاتاہ جبریل صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان اللہ عزوجل یامرک ان تقرأ امتک علی حرف قال اسأل اللہ معافاتہ ومغفرتہ ان امتی لا تطیق ذلک ثم اتاہ ثانیۃ فذکر نحو ھذا حتی بلغ سبعۃ احرف قال ان اللہ یامرک ان تقرأ امتک علی سبعۃ احرف فایما حرف قرؤا علیہ فقد اصابوا **ترجمہ** ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ بنی غفار کے گڈہے کے پاس تہے اتنے مین حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور کہا اللہ جل جلالہ تمکو حکم کرتا ہے کہ اپنی امت کو کلام اللہ ایک حرف پر پڑہاؤ آپ نے فرمایا مین خدا سے اوسکی بخشش اور مغفرت چاہتا ہون میری امت مین اتنی طاقت نہیں پہر دوسری بار آئے اور ایسا ہی کہا یہانتک کہ سات حرفون تک پہونچے اور کہا اللہ جل جلالہ حکم فرماتا ہے کہ اپنی امت کو کلام اللہ سات حرفون پر سکہاؤ جس حرف پر وہ پڑہینگے صحیح ہوگا

باب الدعاء دعا کا بیان

عن النعمان بن بشیر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الدعاء ھی العبادۃ قال ربکم ادعونی استجب لکم **ترجمہ** نعمان بن بشیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا عبادت ہے تمہارا پروردگار فرماتا ہے دعا کرو مجہہ سے مین قبول کرونگا **ف** ترمذی کی روایت مین ہے دعا مغز ہے عبادت کا بہر حال جب دعا عبادت ہوئی تو غیر خدا سے دعا کرنا شرک ہوگا جیسے عبادت غیر خدا کی شرک ہے عن ابن السعد قال سمعنی ابی وانا اقول اللھم انی اسألک الجنۃ ونعیمھا وبھجتھا وکذا وکذا واعوذ بک من النار وسلاسلھا واغلالھا وکذا وکذا فقال یا بنی انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول سیکون قوم یعتدون فی الدعاء فایاک ان تکون منھم انک ان اعطیت الجنۃ اعطیتھا وما فیھا من الخیر وان اعذت من النار اعذت منھا وما فیھا من الشر **ترجمہ** ابن سعد سے روایت ہے میرے باپ سعد بن وقاص نے سنا مین کہہ رہا تہا دعا مین یا اللہ مین تجہہ سے جنت چاہتا ہون اور اوسکی نعمتین اور لذتین ایسی اور ایسی اور پناہ مانگتا ہون مین تجہ سے جہنم سے اور اوسکی زنجیرون اور طوقون سے اور اوسکے ایسی اور ایسی بلاؤن سے تو انہون نے کہا اے

بیٹے میری مین نے رسول اللہ سے سنا آپ فرماتی تھے قریب ہے ایسی قوم پیدا ہوگی جو مبالغہ کرینگے دعا مین تو بچا رہ کہیں ان لوگون
مین سے ہو جا جب تجھے جنت ملیگی تو اوس مین جتنی لذتین ہین سب تجھے دینگی اور جب جہنم سے بچیگا تو اوسکی سب آفتون سے بچ
جاویگا پھر تفصیل کے کیا ضرورت ہے فقط جنت مانگنا اور جہنم سے پناہ چاہنا کافی ہے ع عن فضالۃ بن عبید صاحب رسول
صلی اللہ علیہ وسلم یقول سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلا یدعو فی صلاتہ لم یحمد اللہ تعالی ولم یصل
علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عجل ھذا ثم دعاہ فقال لہ اولغیرہ اذا صلی
احدکم فلیبدا بتحمید ربہ جل وعز والثناء علیہ ثم یصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم یدعو بعد
بما شاء ترجمہ فضالہ بن عبید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا ایک شخص دعا کررہا تہا نماز مین نہ اوس نے تعریف کی اللہ کی
نہ درود بھیجا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ نے فرمایا اس نے جلدی کی پھر اوسکو بلایا اور اوسی سے کہا یا اور کسی سے کہا جب تم مین سے کوئی
نماز پڑھے تو پہلے اپنے پروردگار کی بڑائی بیان کرے اور اوسکی تعریف کرے پھر درود بہیجے پیغمبر خدا پر بعد اوسکی جو چاہے دعا مانگے عن
عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یستحب الجوامع من الدعاء ویدع ما سوی ذلک ترجمہ حضرت
عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پسند کرتی تھے اون دعاؤن کو جو جامع ہین اور چھوڑ دیتے تھے اوس دعا کو جو جامع نہ ہو
ف جامع وہ دعا ہے جسکے الفاظ مختصر ہون اور مطلب بہت ہو یا جامع ہو دنیا اور آخرت دونون کی بہلائی کو جیسے ربنا آتنا فی الدنیا
حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار - یا - اللہم انی اسالک العفو والعافیۃ فی الدنیا والآخرۃ - یا - اللہم اصلح لی دنیای التی
فیہا معاشی واصلح لی آخرتی التی فیہا معادی - یا اللہم اجرنی من النار - یا اللہم احسن عاقبتنا من الامور کلہا واجرنا من خزی الدنیا
وعذاب الآخرۃ - یا اللہم انا نسالک من خیر ما سالک منہ محمد عبدک ورسولک ونعوذ بک من شر ما استعاذک منہ محمد عبدک ورسولک یا اللہم انا
نسالک الجنۃ وما قرب الیہا من قول وعمل ونعوذ بک من النار وما قرب الیہا من قول وعمل - یا اللہم اغفر لی وارحمنی وعافنی وارزقنی واہدنی
یا اللہم ادخلنی الجنۃ بلا حساب - یا یا خفی الالطاف نجنا برحمتک مما نخاف عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال لا یقولن احدکم اللہم اغفر لی ان شئت اللہم ارحمنی ان شئت لیعزم المسالۃ فانہ لا مکرہ لہ ترجمہ ابو ہریرہ سے
روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا کوئی تم مین سے یون نہ کہے یا اللہ مجھکو بخشدے اگر تو چاہے یا اللہ مجھ پر رحم کر اگر تو چاہے بلکہ چاہیے کہ پکا
قصد کرکے دعا مانگے اسواسطے کہ خدا پر جبر کرنیوالا کوئی نہین ف جو کام کرتا ہے اپنی مرضی اور خوشی سے کرتا ہے پھر خوشی کے قید کرنا فضول
اور لغو ہے اس مین بے پرواہی بندے کی نکلتی ہے چاہیے یہ کہ اپنے مالک کی رحم اور کرم پر بھروسا کرکے قطعی طور پر دعا کرے اور دل مین یقین رکھے
کہ دعا قبول ہوگئی وہ ارحم الراحمین شہنشاہ بے پرواہ ہے کسی کے کیا مجال ہے جو اوسکے حکم مین چون وچرا کرسکے - بعض مشایخ سے مین نے سنا
کہ دعا دل لگا کر تضرع اور زاری سے مانگے پھر بعد دعا کے یون کہے - الحمد للہ علی اجابۃ الدعاء شکر ہے اوس خدا کا جس نے میری دعا قبول
کی تو امید ہے کہ وہ دعا ضرور قبول ہوگی حقتعالی جل وعز اور باشرم ہے جب اوسکا بندہ شکر کرگیا کہ میری دعا قبول کی تو حقیقت مین
قبول ہوئی یاد ہوگئے - مین نے اسکو کئی بار آزمایا ہے عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یستجاب لاحدکم

مالم یعجل فیقول قد دعوت فلم یستجب لی ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
ہر ایک آدمی کی دعا جبتک قبول ہوتی ہے کہ وہ جلدی نہ کرے اور یہ کہنے لگے میں نے دعا کی اور قبول نہیں ہوئی ف
دعا میں اسطرح شتابی کرنا ایسی بے ادبی ہے کہ اوسکا ثمرہ محرومی ہے آدمی کو خدا کی کارخانے کا بھید کیا معلوم ہے جو جلدی
کرتا ہے خدا ہی خوب جانتا ہے کہ جلد دعا قبول نہ ہونے میں کیا حکمت ہے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ مسلمان کی دعا تلف
نہیں ہوتی یا دنیا میں قبول ہوجاتی ہے یا آخرت میں اوسکا بدلہ ملیگا آدمی محبت سے خواہش کرتا ہے حالانکہ اوسکے حق میں اوسکا
پورا ہونا بہتر نہیں ہوتا تو اوسکا بدلہ آخرت میں دیگا جو کریم اور رحیم ہے وہ اپنے دروازے سے غلاموں کو محروم نہ کریگا عن

عبد اللہ بن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تستروا الجدر من نظر فی کتاب اخیہ بغیر اذنہ

فانما ینظر فی النار سلوا اللہ ببطون اکفکم ولا تسألوہ بظہورہا فاذا فرغتم فامسحوا بہا وجوہکم
ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا دیواروں پر غلاف مت ڈالو ف کیونکہ متکبرین اور متنعمین
کی عادت ہے دیوار پر کپڑے یا چینٹ یا مخمل یا بانات سے منڈھنا بہت برا ہے اس حدیث سے اوسکی ممانعت ثابت ہوتی ہے ت
جس شخص نے اپنے بہائی کے نام کا خط بغیر اوسکی اجازت کے دیکھا گویا وہ جہنم دیکھ رہا ہے ف یا انگار کیطرف دیکھ رہا ہے
اوسکی نگاہ ضعیف ہوجاویگی یا آخرت میں جہنم میں جاویگا ف دعا کرو اللہ سے ہتھیلیاں اوپر اوٹھا کر نہ ہتھیلیوں کی
پشت اوپر کر کے جب دعا سے فارغ ہو تو اپنے ہاتھ منہ پر پھیرو۔ کہا ابوداؤد نے یہ حدیث محمد بن کعب سے کئی طریقوں سے مروی ہے
مگر سب طریق ضعیف ہیں اور یہ طریق جو میں نے ذکر کیا سب میں بہتر ہے مگر یہ بھی ضعیف ہے عن مالک بن یسار السکونی

ثم العوفی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا سألتم اللہ فسألوہ ببطون اکفکم ولا تسألوہ بظہورہا
ترجمہ مالک بن یسار سکونی سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دعا مانگو تم اللہ سے تو ہتھیلیاں اوپر کر کے
مانگو اور ہتھیلیوں کی پشت اوپر کر کے نہ مانگو۔ کہا ابوداؤد نے کہا سلیمان بن عبد الحمید نے مالک بن یسار کو صحبت ہے رسول اللہ
صلعم کے ہمارے نزدیک عن انس بن مالک قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدعو ہکذا بباطن کفیہ

وظاہرہما ترجمہ حضرت انس سے روایت ہے میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ دعا مانگتے ہتھیلیاں
اوپر کر کے (اکثر) اور ہتھیلیوں کی پشت اوپر کر کے (استسقا میں) عن سلمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم ان ربکم حیی کریم یستحیی من عبدہ اذا رفع یدیہ الیہ ان یردہما صفرا ترجمہ سلمان سے روایت ہے رسول اللہ
نے فرمایا تمہارا پروردگار شرم والا کرم والا ہے وہ شرم کرتا ہے جب اوس کا بندہ اوسکی طرف دونوں ہاتھ اوٹھاوے خالی پھیرنے سے
ف یعنی دونوں ہاتھوں کو خالی پھیر دینے سے دعا نہ قبول کرنے سے بلکہ ضرور قبول کرتا ہے یا دنیا میں یا آخرت میں عن ابن عباس

قال المسألۃ ان ترفع یدیک حذو منکبیک او نحوہما والاستغفار ان تشیر باصبع واحدۃ والابتہال ان
تمد یدیک جمیعا ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے انہوں نے کہا سوال یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کو مونڈھوں تک اوٹھاوے

اور استغفار یہ ہے کہ ایک انگلی سے اشارہ کرے اور ابتہال یعنی عاجزی اور زاری سے دعا مانگنا یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کو پھیلاوے۔ دوسری
روایت میں ہے والابتہال ھکذا ورفع یدیہ وجعل ظھورھما مما یلی وجھہ ترجمہ ابتہال اس طرح ہے دونوں ہاتھ اوٹھائے
اور اتنا بلند کیا ہاتھوں کو) دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کی پشت منہ سے لگ گئی عن یزید بن سعید بن ثمامۃ الکندی ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا دعا فرفع یدیہ مسح وجھہ بیدیہ ترجمہ یزید بن سعید سے روایت ہے رسول اللہ
جب دعا کرتے تھے دونوں ہاتھ اوٹھاتے پھر دونوں ہاتھ منہ پر پھیرتے عن بریدۃ بن الحصیب الاسلمی ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سمع رجلا یقول اللھم انی اسالک بانی اشھدک انک انت اللہ لا الہ الا انت الاحد الصمد الذی
لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد فقال لقد سالت اللہ بالاسم الذی اذا سئل بہ اعطی واذا دعی بہ
اجاب ترجمہ بریدہ بن حصیب اسلمی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا ایک شخص کو کہہ رہا تھا اللھم انی اسالک اخیر تک
آپ نے فرمایا تو نے مانگا اللہ سے وہ نام لیکر جب کوئی مانگتا ہے اوس سے وہ نام لیکر تو دیتا ہے اور جب کوئی دعا کرتا ہے وہ نام لیکر
تو قبول کرتا ہے دوسری روایت میں ہے لقد سال اللہ باسمہ الاعظم بیشک اوس نے مانگا اسم اعظم لیکر ف اسم اعظم
میں بڑا اختلاف ہے بعض کہتے ہیں اللہ کا ہر نام اعظم ہے۔ بعض کہتے ہیں یا عظیم اسم اعظم ہے بعض کہتے ہیں الحی القیوم بعض کہتے ہیں اللہ لا الہ الا
ھو الحی القیوم بعض کہتے ہیں یہی نام جو حدیث میں مذکور ہوا اللہ لا الہ الا ھو الاحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا
احد بعض کہتے ہیں لفظ اللہ اسم اعظم ہے۔ بعض کہتے ہیں بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ بعض کہتے ہیں یا حنان یا منان یا بدیع السموات والارض
یا ذا الجلال والاکرام یا حی یا قیوم بعض کہتے ہیں لا الہ الا اللہ بعض کہتے ہیں لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین بعض کہتے ہیں
یا ہو بعض کہتے ہیں یا قدوس بعض کہتے ہیں ربنا رب بعض کہتے ہیں وہ لا الہ الا ہو رب العرش العظیم بعض کہتے ہیں اللہ الرحمن الرحیم
لیکن سب اقوال میں دو قول مرجح ہیں ایک بہت اچھے الحی القیوم دوسری اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم واللہ اعلم عن انس انہ کان مع رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالسا ورجل یصلی ثم دعا اللھم انی اسالک بان لک الحمد لا الہ الا انت المنان بدیع
السموات والارض یا ذا الجلال والاکرام یا حی یا قیوم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لقد دعا اللہ باسمہ العظیم الذی
اذا دعی بہ اجاب واذا سئل بہ اعطی ترجمہ حضرت انس سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے
اور ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا جب وہ نماز پڑھ چکا اوس نے دعا مانگی اللھم انی اسالک بان لک الحمد لا الہ الا انت المنان بدیع السموات
والارض یا ذا الجلال والاکرام یا حی یا قیوم رسول اللہ نے فرمایا بیشک اوس نے پکارا اللہ کو وہ بڑا نام لیکر جب کوئی اوس نام کو لیکر دعا
مانگتا ہے تو خدا قبول کرتا ہے اور جب کوئی اوس نام کو لیکر سوال کرتا ہے تو خدا دیتا ہے عن اسماء بنت یزید ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال اسم اللہ الاعظم فی ھاتین الآیتین والھکم الہ واحد لا الہ الا ھو الرحمن الرحیم وفاتحۃ سورۃ
آل عمران الم اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم ترجمہ اسماء بنت یزید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسم اعظم ان
دونوں آیتوں میں ہے والھکم الہ واحد لا الہ الا ھو الرحمن الرحیم اور شروع سورۃ آل عمران الم اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم میں

ف یعنی دونوں ملکر لا الہ الا ہو الرحمن الرحیم لا الہ الا ہو الحی القیوم یا ہر ایک جدا جدا حاکم نے روایت کیا ابو امامہ سے کہ فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اسم اعظم تین سورتوں میں ہے بقرہ اور آل عمران اور طہٰ میں قاسم بن عبد الرحمن نے کہا میں نے غور کیا ان
تینوں سورتوں میں تو معلوم ہوا وہ الحی القیوم ہے جزری نے کہا میرے نزدیک اسم اعظم اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم ہے

عن عائشۃ قالت سرقت ملحفۃ لہا فجعلت تدعو علی من سرقہا فجعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لہا
لا تسبخی عنہ قال ابو داود لا تسبخی لا تخففی عنہ ترجمہ حضرت عائشہ کا ایک لحاف چوری گیا وہ بددعا کرنے لگیں چور پر
پر رسول اللہ صلعم فرمانے لگے مت کمی کر اوسکے گناہ میں ف یعنی اگر تو زیادہ بددعا کرے گی تو اوسکا گناہ اور عذاب آخرت میں
ہلکا ہو جاویگا اسواسطے کہ دنیا میں تو نے سزا اوسکی برا کہہ لیا عن عمر قال استاذنت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی العمرۃ فاذن
لی وقال لا تنسنا یا اخی من دعائک فقال کلمۃ ما یسرنی ان لی بہا الدنیا قال شعبۃ ثم لقیت عاصما بعد با
لمدینۃ فحدثنیہ وقال اشرکنا یا اخی فی دعائک ترجمہ حضرت عمر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
اجازت چاہی عمرہ میں جانے کے آپ نے اجازت دی اور فرمایا اے میرے چھوٹے بھائی مت بھولنا مجھکو اپنی دعا میں پھر ایسا کلمہ کہا جس سے
مجھکو اتنی خوشی ہوئی کہ اگر ساری دنیا ملجاتی تو اتنی خوشی نہوتی ف وہ یہی کلمہ تہا جو آنحضرت صلعم نے اون سے پہلے فرمایا تم
دعا میں مجھکو نہ بھولنا۔ حضرت عمر کو اس سے بڑی خوشی ہوئی کہ رسول اللہ صلعم اونکی دعا میں شریک ہونا چاہتے ہیں تو دعا ضرور
ضرور قبول ہوگی یا اور کوئی کلمہ تھا۔ شعبہ نے کہا پھر میں عاصم سے ملا بعد کو مدینہ میں اونہوں نے یہ حدیث مجھ سے بیان کی اور
کہا اے میرے بھائی مجھکو اپنی دعا میں شریک کرو عن سعد بن ابی وقاص قال مر علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانا ادعو
باصبعی فقال احد احد واشار بالسبابۃ ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے گزرے مجھ پر رسول اللہ صلعم اور میں دو
انگلیوں سے اشارہ کر رہا تہا دعا میں آپ نے فرمایا ایک انگلی سے ایک انگلی سے اور اشارہ کیا کلمہ کی انگلی سے

باب التسبیح بالحصی کنکریوں سے تسبیح کا شمار کرنا

ف یہ تسبیح جو اس زمانہ میں مروج ہے زیتون یا صندل یا عقیق یا مرجان
یا کہربا۔ یا خاک شفا وغیرہ کے جسمیں سو دانے ہوتے ہیں اور ایک امام ہوتا ہے رسول اللہ صلعم اور صحابہ کرام اور سلف صالحین میں
اسکا رواج نہ تھا صرف انگلیوں یا کنکریوں پر شمار کر لیتے تھے اکثر بیشمار پڑھتے تھے۔ بعضوں نے اسی واسطے تسبیح رکھنا مکروہ سمجھا
ہے بعضوں نے جائز رکھا ہے کیونکہ وہ مذکر ہے ذکر الٰہی کے بشرطیکہ ریا کی نیت نہو ورنہ حرام ہے عن سعد بن ابی وقاص
انہ دخل مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی امراۃ وبین یدیہا نوی او حصی تسبح بہ فقال اخبرک بما ہو
ایسر علیک من ہذا او افضل فقال سبحان اللہ عدد ما خلق فی السماء وسبحان اللہ عدد ما خلق فی الارض
وسبحان اللہ عدد ما خلق بین ذلک وسبحان اللہ عدد ما ہو خالق واللہ اکبر مثل ذلک والحمد للہ مثل
ذلک ولا الہ الا اللہ مثل ذلک ولا حول ولا قوۃ الا باللہ مثل ذلک ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گئے ایک عورت پاس (صفیہ یا جویریہ) اور اوسکے سامنے گٹھلیاں رکھی تھیں یا کنکریاں وہ تسبیح

وہ تسبیح پڑھتی تھیں اوپر آپ نے فرمایا میں تجھکو وہ کلام بتاؤں جو اس سے زیادہ آسان ہو یا اس سے زیادہ بہتر ہو پڑھا کرو
آپ نے کہا سبحان اللہ عدد ما خلق فی السماء سبحان اللہ عدد ما خلق فی الارض سبحان اللہ عدد ما خلق بین ذلک سبحان
اللہ عدد ما ہو خالق۔ پہر اللہ اکبر اسی طرح (یعنی اللہ اکبر عدد ما خلق فی السماء اللہ اکبر عدد ما خلق فی الارض اللہ اکبر عدد
ما خلق بین ذلک اللہ اکبر عدد ما ہو خالق)۔ پھر الحمد للہ اسی طرح (یعنی الحمد للہ عدد ما خلق فی السماء الحمد للہ عدد ما خلق فی الارض
الحمد للہ عدد ما خلق بین ذلک الحمد للہ عدد ما ہو خالق)۔ پھر لا الہ الا اللہ اسی طرح (یعنی لا الہ الا اللہ عدد ما خلق فی السماء
لا الہ الا اللہ عدد ما خلق فی الارض لا الہ الا اللہ عدد ما خلق بین ذلک لا الہ الا اللہ عدد ما ہو خالق) پہر لا حول ولا قوۃ الا باللہ
اسی طرح (یعنی لا حول ولا قوۃ الا باللہ عدد ما خلق فی السماء لا حول ولا قوۃ الا باللہ عدد ما خلق فی الارض لا حول ولا قوۃ الا باللہ
عدد ما خلق بین ذلک لا حول ولا قوۃ الا باللہ عدد ما ہو خالق) **عن یسیرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امرهن ان یراعین**
بالتکبیر والتقدیس والتهلیل وان یعقدن بالانامل فانهن مسئولات مستنطقات ترجمہ یسیرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلعم نے حکم کیا عورتوں کو محافظت کرنیکا تکبیر اور تقدیس پر (تکبیر اللہ اکبر اور تقدیس سبحان الملک القدوس)
اور حکم کیا شمار کرنیکا تسبیح کو انگلیوں کے پوروں سے کیونکہ انگلیاں پوچھی جاوینگے قیامت کے روز اور بات کرینگی **ف** گواہی
دینگی اس بات کی کہ ہم سے یہ کام اچھا کیا گیا تہا اور یہ برا کیا گیا تھا اللہ جل جلالہ نے فرمایا یوم تشہد علیہم السنتہم وایدیہم
وارجلہم بما کانوا یعملون۔ ملا علی قاری نے مرقاۃ میں لکھا ہے اس حدیث سے تسبیح کا شمار کرنا درست معلوم ہوتا ہے اور تسبیح کہنے
کا بھی جواز معلوم ہوتا ہے اور جس شخص نے یہ کہا ہے کہ تسبیح رکھنا بدعت ہے صحیح نہیں ہے کیونکہ اوسکی اصل حدیث سے ثابت ہے اور ابو ہریرہ
ایک دہاگا رکہا رکتے تہے جس میں بہت سی گرہیں تھیں تسبیح شمار کرنیکے واسطے **عن عبد اللہ بن عمرو قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ**
یعقد التسبیح بیمینہ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے میں نے دیکھا رسول اللہ صلعم کو آپ تسبیح کو شمار کرتے تھے داہنے ہاتھ
کی انگلیوں پر **ف** یعنی انگوٹھا ہر ایک پور پر رکہتے جاتے تھے یا ہر ایک انگلی کو بند کرتے تھے پہر کہولتے تھے **عن ابن عباس قال**
خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عند جویریۃ وکان اسمہا برۃ فحول اسمہا فخرج وهی فی مصلاها
ودخل وهی فی مصلاها فقال لم تزالی فی مصلاک هذا قالت نعم قال قد قلت بعدک اربع کلمات لو وزنت
لو وزنت بما قلت لوزنتهن سبحان اللہ وبحمدہ عدد خلقہ ورضی نفسہ وزنۃ عرشہ ومداد کلماتہ
ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلعم جویریہ کے پاس سے نکلے (جو بی بی تھیں رسول اللہ صلعم کی) پہلے نام اونکا برہ
تھا آپ نے نام بدل کر اون کا نام جویریہ رکھا **ف** اسی طرح زینب بنت ابی سلمہ کا نام پہلے برہ تہا آپ نے بدلکر زینب رکھا
فرمایا معلوم نہیں اللہ کے نزدیک کون برہ ہے یعنی نیکوکار اور صالح اور کون فاجرہ **ف** وہ اپنے مصلے میں بیٹھی تھیں جب آپ آئے
تب بھی وہ بیٹھی تھیں آپ نے فرمایا کیا تم جب سے یہیں بیٹھی رہیں جویریہ نے کہا ہاں آپ نے فرمایا میں نے تمہارے پاس سے نکلکر
چار کلمے تین بار کہے اگر وہ تولی جاویں اون کلموں کے ساتھ جو تو نے کہے ہیں (اتنی دیر میں) البتہ بھاری ہوں (وہ چار کلمے یہ ہیں) سبحان اللہ

وبحمده عدد خلقه ورضى نفسه وزنة عرشه ومداد كلماته ترجمہ پاکی بیان کرتا ہون اللہ کی تعریف کرتا ہون اوسکو اوسکی ثنا کی ہوئے
چیزون کے شمار کے برابر اور اوسکی رضی کے موافق اور وزن اوسکے عرش کے ہمون اور اوسکے کلمات کے برابر عن ابی هريرة قال قال ابوذر
يا رسول الله ذهب اصحاب الدثور بالاجر يصلون كما نصلي ويصومون كما نصوم ولهم فضول اموال
يتصدقون بها وليس لنا مال نتصدق به فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا اباذر الا اعلمك كلمات
تدرك بهن من سبقك ولا يلحقك من خلفك الا من اخذ بمثل عملك قال بلى يا رسول الله قال تكبر
الله دبر كل صلوة ثلاثا وثلثين وتحمده ثلاثا وثلثين وتسبحه ثلاثا وثلثين وتختمها بلا اله الا الله
وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير غفرت له ذنوبه ولو كانت مثل زبد البحر
ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے ابوذر نے کہا یا رسول اللہ جو لوگ مالدار ہیں وہی ثواب لے گئے وہ نماز پڑھتے ہین جسطرح ہم پڑھتے
ہین اور روزہ رکھتے ہین جسطرح ہم روزہ رکھتے ہین پھر جو حاجت سے زیادہ اون کے پاس مال ہے اوسکو صرف کرتے ہین بیچ
دنیا کے اور ہمارے پاس مال نہین جسکو ہم خیرات کرین رسول اللہ صلعم نے فرمایا اے اباذر مین تجھکو چند کلمے ایسے بتاؤن جنکے سبب سے
تو اگلے لوگون کے برابر ہوجاوے اور تیرے برابر کوئی نہ ہوسکے مگر جو ویسا ہی عمل کرے ابوذر نے کہا کیون نہین یا رسول اللہ تب
آپنے فرمایا جو اللہ اکبر کہے بعد ہر نماز کے تینتیس بار پھر الحمد للہ کہے تینتیس بار پھر سبحان اللہ کہے تینتیس بار پھر ایک بار اور کہے لا اله
الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير بخشے جاوینگے گناہ اوسکے اگرچہ دریا کے پھین کے برابر ہون

باب ما يقول الرجل اذا سلم نماز سے سلام پھیر کر کیا دعا پڑھے

عن المغيرة بن شعبة كتب معاوية الى المغيرة
بن شعبة اي شيء كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا سلم من الصلوة فاملاها المغيرة عليه وكتب
الى معاوية قال كان رسول الله صلعم يقول لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل
شيء قدير اللهم لا مانع لما اعطيت ولا معطي لما منعت ولا ينفع ذا الجد منك الجد ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے
معاویہ نے لکھا رسول اللہ صلعم نماز سے سلام پھیر کر کیا کہتے تھے مغیرہ نے جواب مین لکھا آپ فرماتے تھے لا اله الا الله وحده اخیر تک
یعنی کوئی معبود سچا نہین سوا خدا کے وہ اکیلا ہے کوئی اوسکا شریک نہین اوسی کی سلطنت ہے اور اوسی کو تعریف سجتی ہے وہ ہر چیز
پر توانا ہے یا خدا جو تو دیوے اوسکو کوئی روک نہین سکتا اور جو تو نہ دیوے اوسکو کوئی دے نہین سکتا اور تیرے عذاب سے تونگر کو اوسکی تونگری
بچا نہین سکتی عن ابي الزبير قال سمعت عبد الله بن الزبير على المنبر يقول كان النبي صلى الله عليه وسلم
اذا انصرف من الصلوة يقول لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير لا اله
الا الله مخلصين له الدين ولو كره الكافرون اهل النعمة والفضل والثناء الحسن لا اله الا الله مخلصين له
الدين ولو كره الكافرون ترجمہ ابو الزبیر سے روایت ہے عبد اللہ بن زبیر یہ کہتے تھے رسول اللہ صلعم جب نماز سے فارغ ہوتے
فرماتے لا اله الا الله وحده اخیر تک کوئی معبود سچا نہین سوا اللہ کے وہ اکیلا ہے اوسکا کوئی شریک نہین اوسی کی سلطنت ہے

اور سب کی تعریف جتنی ہی وہ ہر چیز پر توانا ہی کوئی معبود سچا نہین سوا خدا کی ہم نو قاصل اوسی کے واسطے عبادت کرتی ہین اگرچہ برا
سمجھین کافر وہ سزاوار ہی احسان کے اور فضل کے اور تعریف کے کوئی معبود برحق نہین سوا اللہ کے ہم اوسکی لیے بندگی کرتے
ہین گو کافر برا مانین۔ دوسری روایت مین وہو علی کل شی قدیر کے بعد یہ عبارت ہی لا حول ولا قوۃ الا باللہ لا الہ الا اللہ
لا نعبد الا ایاہ لہ النعمۃ اخیر تک یعنی گناہون سے باز رہنا اور عبادت کی طاقت دینا دونون اللہ ہی کے اختیار مین ہین
کوئی معبود سچا نہین ہے سوا اللہ کے ہم نہین پوجتے مین کسیکو سوا اوسکو اوسی کے لیے نعمت ہے یعنی سب نعمتین اوسیکیطرف سے ہین عن
زید بن ارقم قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول دبر صلوتہ اللہم ربنا ورب کل شیء انا شہید انک
انت الرب وحدک لا شریک لک اللہم ربنا ورب کل شیء انا شہید ان محمدا عبدک ورسولک اللہم ربنا ورب کل شیء
انا شہید ان العباد کلہم اخوۃ اللہم ربنا ورب کل شیء اجعلنی مخلصا لک واہلی فی کل ساعۃ فی الدنیا والآخرۃ
یا ذا الجلال والاکرام اسمع واستجب اللہ اکبر اللہ اکبر اللہم نور السموت والارض قال سلیمان بن داؤد رب السموات
والارض اللہ اکبر الاکبر حسبی اللہ ونعم الوکیل اللہ اکبر الاکبر ترجمہ زید بن ارقم سے روایت ہی رسول اللہ صلعم بعد
نماز کے پڑھا کرتے۔ اللہم ربنا ورب کل شیء اخیر تک یعنی ای پروردگار تو ہمارا مالک ہے اور ہر شی کا مالک ہے مین گواہ ہون اسبات کا کہ تو ہی
اکیلا پروردگار ہی کوئی تیرا شریک نہین ہی خداوندا تو رب ہمارا ہی اور رب ہر شے کا مین گواہ ہون اسبات کا کہ محمد تیری بندی او تیرے
بھیجے ہوئی ہین خداوندا ہمارا پروردگارا اور ہر چیز کا پروردگار مین گواہ ہون اسبات کا کہ بندے سب ایک دوسری کی بھائی ہین (
بنی آدم اعضای یکدیگراند۔ که در آفرینش ز یک جوہراند) خداوندا مالک ہمارے اور مالک ہر شی کے مجھکو خاص اپنا بندہ اور
میری گھر والون کو بھی خلوص دی ہر ساعت مین دنیا اور آخرت مین ای بزرگی اور عزت والی سن اور قبول کر اللہ سب سے بڑا ہی
خداوندا نور آسمانون اور زمین کے یا پروردگار آسمانون اور زمین کے خدا ہر بڑی سے بڑا ہے کافی ہی مجھکو اللہ اور بہتر وکیل ہی اللہ
بڑی سی بڑا ہے عن علی بن ابیطالب قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا سلم من الصلوۃ قال اللہم اغفر لی ما قدمت
وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وما اسرفت وما انت اعلم بہ منی انت المقدم وانت المؤخر لا الہ الا انت
ترجمہ حضرت امیر المومنین علی سے روایت ہی رسول اللہ صلعم جب سلام پھیرتے نماز پڑھ کر فرماتی خداوندا بخش دی میرے اگلے گناہ
اور پچھلے گناہ اور چھپے گناہ اور کھلے گناہ اور جو زیادتی مین کئے ہین اور جسکو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو آگی کرتا ہی جسکو چاہی
اور پیچھے کرتا ہی جسکو چاہی کوئی سچا معبود نہین سوا تیرے عن ابن عباس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یدعو رب اعنی
ولا تعن علی وانصرنی ولا تنصر علی وامکر لی ولا تمکر علی واہدنی ویسر الہدی الی وانصرنی علی من بغی علی اللہم
اجعلنی لک شاکرا لک ذاکرا لک راہبا لک مطواعا الیک مخبتا او منیبا رب تقبل توبتی واغسل حوبتی
واجب دعوتی وثبت حجتی واہد قلبی وسدد لسانی واسلل سخیمۃ قلبی ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی
رسول اللہ صلعم یہ دعا مانگتے تھے رب اعنی ولا تعن اخیر تک یعنی ای پروردگار میری مدد کر میری اور مت مدد کر مجھپر یعنی مت

میری دشمن کے مجھکو نقصان ہونچانے مین) اور تا ہیدکر میری اور مت تاہید کر مجھپر اور داون کر میرے فائدہ کے لیے نہ میرے نقصان کے لیے اور ہدایت کر مجکو اور آسان کر دے ہدایت کو میرے نزدیک اور غلبہ دے مجکو اوس شخص پر جو مجھسے لڑائی کرے خداوندا کر تو مجکو تیرا شکر کرنیوالا تیرا ذکر کرنیوالا تجھسے ڈرنے والا تیری تابعداری بجالانے والا تیری ہی طرف گڑگڑانیوالا یا دل لگانے والا قبول کر توبہ میری اور دہو ڈال میرے گناہ اور قبول کر دعا میری اور مضبوط کر دلیل میری اور راہ دکہلا سچی میرے دل کو اور مضبوط کر میری زبان کو اور نکال ڈال میرے دل سے کینہ کو۔ دوسرے روایت مین وتیسر الہدی لی ہے

عن عائشة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا سلم قال اللہم انت السلام ومنک السلام تبارکت یا ذالجلال والاکرام **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم جب سلام پہیرتے فرماتے اللہم انت السلام ومنک السلام تبارکت یا ذالجلال والاکرام یعنے ای خدا تجھ کو ہی سلامتی ہے (یعنے ہر عیب سے سالم اور فنا سے پاک ہے) اور تیری طرف سے اورونکو سلامتی ہوتی ہے تو بڑی برکت والا ہے ای جلال اور بزرگی والے **ف** صحیح روایت اتنی ہی ہے اور یہہ جو مشہور ہے کہ بعد منک السلام کے والیک یرجع السلام واد خلنا دار السلام تبارکت ربنا وتعالیت یا ذالجلال والاکرام زیادہ کرتے ہین سو صحیح سند سے منقول نہین ہے **عن** ثوبان مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اراد ان ینصرف من صلوتہ استغفر ثلث مرات ثم قال اللہم فذکر معنی الحدیث عائشة **ترجمہ** ثوبان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم جب نماز سے فارغ ہوکر اوٹہنا چاہتے تین بار استغفار کرتے (یعنے استغفر اللہ کہتے تین بار یا استغفر اللہ الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم واتوب الیہ یا اللہم اغفرلی) پہر بھی فرماتے اللہم انت السلام اخیر تک

باب فی الاستغفار استغفار اور توبہ کرنیکا بیان **ف** استغفار کے معنی بخشش مانگنا پروردگار سے اپنی گناہوں کے **عن** ابی بکر الصدیق رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اصر من استغفر وان عاد فی الیوم سبعین مرة **ترجمہ** حضرت ابوبکر صدیق سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا نہین ہٹ کے گناہ پر اوس شخص نے جسنے استغفار کیا اگرچہ ایک دن مین ستر بار اوس گناہ کو کرے **ف** ہٹ کرنا یعنے اصرار کرنا اوس گناہ کو نہ چہوڑنا اگر صغیرہ پر اصرار کرے تو کبیرہ ہوجاتا ہے اور کبیرہ پر اصرار کرے تو کفر کو پہونچاتا ہے۔ جو ہر گناہ کے بعد توبہ اور استغفار دل سے کرتا ہے اور پہر مضبوط نیت کرلے اوس گناہ کے نکرنے کی مگر شامت نفس سے پہر اوس مین مبتلا ہوجاوے تو اصرار نہ ہوگا۔ اس حدیث سے استغفار کی بڑی فضیلت ثابت ہوتی **عن** الاغر المزنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ لیغان علی قلبی وانی لاستغفر اللہ فی کل یوم مائة مرة **ترجمہ** اغر مزنی سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا میرے دل پر غفلت کا پردہ آجاتا ہے (یعنے کبھی کبھی بسبب دنیا مین مشغول رہنے کے اور کہانے پینے اور عورتون سے صحبت کرنے مین) اور مین استغفار کیا کرتا ہون اپنے پروردگار سے ہر دن مین سو بار **عن** ابن عمر قال ان کنا لنعد لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المجلس الواحد مائة مرة رب اغفرلی وتب علی انک انت التواب الرحیم **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ہم شمار کرتے تہے ایک مجلس مین رسول اللہ صلعم سو بار کہا کرتے رب اغفرلی وتب علی

انک انت التواب الرحیم - اے خدا بخش دے مجکو اور قبول کر توبہ میری تو توبہ قبول کرنیوالا بڑا مہربان ہے **عن** ہلال بن یسار بن
زید مولی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال سمعت ابی یحدثنیہ عن جدی انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول
من قال استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ غفر لہ وان کان فر من الزحف **ترجمہ**
ہلال بن یسار بن زید اکثر نسخون مین ایسا ہی ہے بلال بای موحدہ سے جیسا ترمذی کی روایت مین
ہے) سے روایت ہے انہون نے سنا اونکے باپ اونہون نے اونکے دادا (زید جو مولی مین رسول اللہ صلعم کے) انہون نے
سنا رسول اللہ صلعم سے آپ فرماتے تہے جو شخص کہے استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ بخشدیے جاوینگے گناہ
اوسکے اگرچہ بہاگ گیا ہو کفار کے مقابلہ سے **ف** جب کفار دونی سے زیادہ نہون تو اونکے مقابلہ سے جہاد مین بہاگنا بہت
بڑا گناہ ہے پر آپنے فرمایا اس استغفار سے یہہ بہی معاف ہو سکتا ہے اور گناہون کے معافی تو سہل ہے **عن** ابن عباس قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لزم الاستغفار جعل اللہ لہ من کل ضیق مخرجا ومن کل ہم فرجا
ورزقہ من حیث لا یحتسب **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلعم نے جو کوئی لازم کرے استغفار
کو یعنی اکثر استغفار کیا کرے اللہ تعالی اوسکے لیے ہر تنگی سے نکلنے کے لیے ایک راہ پیدا کر دیگا اور ہر رنج سے مخلصی دیگا اور رزق دیگا اوسکو
ایسی جگہہ سے جو اوسکے گمان مین نہ ہوگا **ف** استغفار اکثر وہی کریگا جو اللہ سے ڈریگا اور جو اللہ سے ڈریگا اور تقوی اختیار کریگا
اوسکے واسطے یہہ آیت ہے ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب اس حدیث سے استغفار کے دنیاوی اور دینی فائدے
دونون معلوم ہو گئے استغفار کرتی ہوتی مومن متبع سنت کو کسی دست غیب اور عمل کی حاجت نہین اگر رزق کی تنگی ہو یا دنیا
کی افکار ومنگلیں ہون تو استغفار کرے دست ہو جاوینگے اور رنج اور فکر سے نجات پاویگا فرمایا اللہ تعالی نے استغفروا ربکم انہ
کان غفارا یرسل السماء علیکم مدرارا ویمددکم باموال وبنین ویجعل لکم جنات ویجعل لکم انہارا - بخشش مانگو اپنے رب سے وہ بخشنے والا ہے
چہوڑدیگا تم پر مینہ کو زور شور سے یعنی اپنے برسیگا قحط جاتا رہیگا) اور مدد کریگا تمہاری مالون سے اور اولاد سے اور تمکو باغ
اور نہرین عنایت کریگا **عن** عبد العزیز بن صہیب قال سال قتادة انسا ای دعوة کان یدعو بہا النبی
صلی اللہ علیہ وسلم اکثر قال کان اکثر دعوة یدعو بہا - اللہم ربنا آتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة
حسنة وقنا عذاب النار وزاد زیاد وکان انس اذا اراد ان یدعو بدعاء دعا بہا واذا اراد ان یدعو
بدعاء دعا بہا فیہا **ترجمہ** عبد العزیز بن صہیب سے روایت ہے قتادہ نے انس سے پوچہا کون سی دعا ہے جو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکو اکثر مانگا کرتے تہے انہون نے کہا آپ اکثر یہہ دعا پڑہتے - اللہم ربنا آتنا فی الدنیا حسنة وفی
الآخرة حسنة وقنا عذاب النار زیاد کی روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ انس جب قصد کرتے دعا کا تو یہی دعا مانگتے اور جب کوئی
اور دعا کرنا چاہتے تو اوسکو بہی اس مین شریک کر لیتے **عن** سہل بن حنیف قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من
سال اللہ الشہادة بصدق بلغہ اللہ منازل الشہداء وان مات علی فراشہ **ترجمہ** سہل بن حنیف سے روایت

رسول اللہ صلعم نے فرمایا جس شخص نے اللہ سے شہادت کو مانگا سچے دل سے اوسکو اللہ شہیدوں کا درجہ دیگا اگرچہ اپنے بچھونے پر
مر جاوے عن اسماء بن الحکم قال سمعت علیا رض یقول کنت رجلا اذا سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم حدیثا نفعنی اللہ منہ بما شاء ان ینفعنی واذا حدثنی احد من اصحابہ استحلفتہ فاذا حلف لی
صدقتہ قال وحدثنی ابوبکر رض وصدق ابوبکر رض انہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما
من عبد یذنب ذنبا فیحسن الطہور ثم یقوم فیصلی رکعتین ثم یستغفر اللہ الا غفر اللہ لہ ثم قرأ ھذہ
الآیۃ اذا فعلوا فاحشۃ او ظلموا انفسہم الآیۃ ترجمہ اسما بن حکم سے روایت ہے مین نے سنا حضرت علی رض سے
کہتے تھے مین جب کوئی حدیث رسول اللہ صلعم سے سناکرتا تو جتنا اللہ کو منظور ہوتا اوتنا مجھکو نفع دیتا اور جب مین کوئی
حدیث آپ کی کسی صحابی سے سنتا تو اوسکو قسم دیا کرتا جب وہ قسم کہا لیتا تو مجھے اعتبار آتا مجھ سے حدیث بیان کی ابوبکر رض
نے اور سچ کہا ابوبکر رض نے مین نے سنا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے کوئی بندہ ایسا نہین جو گناہ کرے پھر اچھی طرح
وضو کرکے کھڑا ہو اور دو رکعتین پڑھے اور اللہ جل جلالہ سے بخشش چاہے مگر اللہ اوسکو بخشدیتا ہے بعد اوسکے ابوبکر رض نے آیت
پڑھی۔ والذین اذا فعلوا فاحشۃ الآیۃ یعنے جو لوگ برا کام کرتے ہین اپنے اوپر ظلم کرتے ہین پھر اللہ کے یاد کرتے ہین اور بخشش
چاہتے ہین اپنے گناہون کے اور کون بخش سکتا ہے گناہون کو سوا خدا کے اور ہٹ نہین کرتے گناہ پر اونکا بدلہ مغفرت ہے پروردگار
کیطرف سے اور باغ ہین جنکے تلے نہرین بہتی ہین عن معاذ بن جبل رض ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذ بیدہ وقال
یا معاذ واللہ انی لاحبک فقال اوصیک یا معاذ لا تدعن فی دبر کل صلوۃ تقول اللہم اعنی علی ذکرک وشکرک
وحسن عبادتک۔ اوصی بذلک معاذ الصنابحی واوصی بہ الصنابحی ابا عبد الرحمن ترجمہ معاذ بن جبل سے
روایت ہے رسول اللہ صلعم نے اونکا ہاتھ پکڑا اور فرمایا ای معاذ قسم خدا کے مین تجھکو چاہتا ہون مین تجھکو وصیت کرتا ہون ای
معاذ کہ چھوڑ نا ہر نماز کے بعد اس دعا کو۔ اللہم اعنی علی ذکرک وشکرک وحسن عبادک۔ یا خدا مدد کر میری اپنے ذکر اور شکر اور
اچھی طرح عبادت کرنے مین تیرے۔ معاذ نے اسکی وصیت صنابحی کو کی اور صنابحی نے ابو عبد الرحمن کو عن عقبۃ بن عامر قال
امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اقرأ بالمعوذات دبر کل صلوۃ ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے مجکو حکم کیا
رسول اللہ صلعم نے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھنے کا ہر نماز کے بعد عن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کان یعجبہ ان یدعو ثلاثا ویستغفر ثلاثا ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم کو پسند تہا تین بار دعا مانگنا
اور تین بار استغفار کرنا عن اسماء بنت عمیس قالت قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا اعلمک کلمات تقولیہن
عند الکرب او فی الکرب اللہ اللہ ربی لا اشرک بہ شیئا ترجمہ اسما بنت عمیس سے روایت ہے فرمایا مجھسے رسول اللہ صلعم نے
کیا نہ سکھاؤن مین تجھکو چند کلمے جسکو تو کہا کرے مصیبت اور سختی مین اللہ اللہ ربی لا اشرک بہ شیئا۔ یعنے اللہ میرا رب ہے مین اوسکے
ساتھ کسی کو شریک نہین کرتا عن ابی عثمان النہدی ان ابا موسی الاشعری قال کنت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ

فی سفر فلما دنوا من المدینۃ کبر الناس ورفعوا اصواتھم فقال رسول اللہ صلعم یا ایھا الناس انکم لا تدعون اصم ولا غائبا ان الذی تدعونہ بینکم وبین اعناق رکابکم ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا موسی الا ادلک علی کنز من کنوز الجنۃ فقلت وما ھو قال لا حول ولا قوۃ الا باللہ **ترجمہ** ابو عثمان نہدی سے روایت ہے ابو موسی اشعری نے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا سفر مین جب مدینے کے نزدیک پہونچے تو لوگون نے بلند آواز سے تکبیر کہی رسول اللہ نے فرمایا اے لوگو تم نہین پکارتے ہو بہرے کو نہ اوس شخص کو جو غائب ہے **ف** بلکہ وہ شخص خوب سنتا ہے نزدیک اور دور سب کچھ سے برابر سنتا ہے ہر جگہہ اور ہر چیز پر حاضر ہے مطلع ہے کوئی چیز تھے برابر آسمانون یا زمینون مین اوسکے نگاہ یا علم سے غائب نہین ہے پھر چلانے کی کیا ضرورت ہے۔ اس حدیث سے ذکر سری کے فضیلت جہری سے زیادہ معلوم ہوئی **ف** بلکہ جسکو پکارتے ہو وہ تمہاری اور تمہاری سواریون کی گردنون کے بیچ مین ہے **ف** یعنی علم اور سمع کے راہ سے اوس سے بھی زیادہ قریب ہے جتنا فاصلہ تم سے اور اونٹ کی گردنون سے ہے بلکہ تمہاری خود گردن کے رگ سے بھی زیادہ قریب ہے اگرچہ ذات مقدس اوسکی عرش پر ہے **ت** پھر فرمایا آپنے اے ابو موسی کیا مین تجھکو بتلاؤن ایک خزانہ جنت کے خزانون مین سے مین نے کہا وہ کیا ہے آپنے فرمایا لا حول ولا قوۃ الا باللہ **عن** ابی موسی الاشعری انھم کانوا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھم یتصعدون فی ثنیۃ فجعل رجل کلما علا الثنیۃ نادی لا الہ الا اللہ واللہ اکبر فقال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکم لا تنادون اصم ولا غائبا **ترجمہ** ابو موسی الاشعری سے روایت ہے صحابہ ساتھ تھے رسول اللہ صلعم کے اور ایک گھاٹی مین چڑھ رہے تھے ایک شخص تھا جب گھاٹی پر چڑھ جاتا تو پکار کر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہتا رسول اللہ صلعم نے فرمایا تم نہین پکارتے ہو بہرے اور غائب کو دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہے یا ایھا الناس اربعوا علی انفسکم اے لوگو آسانی کرو اپنے اوپر **عن** ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قال رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد صلی اللہ علیہ وسلم رسولا وجبت لہ الجنۃ **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلعم نے جو شخص کہے راضی ہوا مین اللہ کے رب ہونے سے اور اسلام کے دین ہونے سے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے سے واجب ہو جاوے گی اوسکے لیے جنت **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من صلی علی واحدۃ صلی اللہ علیہ عشرا **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجے گا اللہ جل جلالہ اوسپر دس بار رحمت اوتاریگا **ف** اس حدیث سے درود شریف کی بڑی فضیلت معلوم ہوئی **عن** اوس بن اوس قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان من افضل ایامکم یوم الجمعۃ فاکثروا علی من الصلوۃ فیہ فان صلوتکم معروضۃ علی قال فقالوا یا رسول اللہ وکیف تعرض صلاتنا علیک وقد ارمت قال یقولون بلیت قال ان اللہ حرم علی الارض اجساد الانبیاء **ترجمہ** اوس بن اوس سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلعم نے تمہارے سب دنون مین جمعہ کا دن افضل ہے اوس دن مجھپر درود زیادہ بھیجا کرو کیونکہ درود تمہارا مجھ پر پیش کیجاتی ہے لوگون نے کہا یا رسول اللہ جب آپ قبر مین گل جاوینگے یعنی آپکی وفات ہو جاوے گی اور ہڈیان خاک مین مل جاوینگی تو ہمارا

درود کیونکر آپ پر پیش کیجاویگی آپ نے فرمایا اللہ جل جلالہ نے حرام کردیا زمین پر پیغمبرون کے بدن کو ف پیغمبرون کے بدن گلتے
نہین گو کتنی مدت گزر جاوے- اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آپ قبر شریف مین زندہ ہین اور بدن مبارک آپکا بالکل صحیح سالم ہے مگر
یہ زندگی دنیا کی زندگی سے بہت فرق رکھتی ہے جسکو ہر شخص سمجھہ نہین سکتا **باب النہی ان یدعوا الانسان علی نفسہ**
وماله بددعا کرنے کے ممانعت **عن** جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تدعوا علی
انفسکم ولا تدعوا علی اولادکم ولا تدعوا علی خدمکم ولا تدعوا علی اموالکم لا توافقوا من الله ساعة
نیل فیها عطاء فیستجیب لکم **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ نے مت بددعا کرو اپنے اوپر نہ اپنی اولاد
پر نہ اپنے خادمون پر نہ اپنے مالون پر کہین ایسا نہو وہ گھڑی ایسی ہو جسمین دعا قبول ہوتی ہے **ف** تو تمہاری بددعا
بھی قبول ہو جاوے پھر پیچھے پچھتانے سے کیا فائدہ ہوگا **باب الصلوة علی غیر النبی صلی الله علیه وسلم** سوا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کسی پر درود بھیجنا درست ہے یا نہین **عن** ابن عبد الله ان امرأة قالت للنبی صلی الله علیه
وسلم صل علی وعلی زوجی فقال النبی صلی الله علیه وسلم صلی الله علیک وعلی زوجک **ترجمہ** ایک عورت نے
کہا رسول اللہ صلعم سے درود بھیجئے مجھپر اور میری خاوند پر آپ نے فرمایا صلی اللہ علیک وعلی زوجک- یعنے رحمت اتارے اللہ تجھپر اور تیرے
خاوند پر **ف** اختلاف ہے سوا پیغمبر کے اور کسی پر درود بھیجنا درست ہے یا نہین بعضون کے نزدیک مطلقا درست ہے اور بعضون
کے نزدیک مطلقا درست پیغمبرونکو ہے اور ونکو درست نہین بعضونکے نزدیک پیغمبرون کے ساتھہ ملا کر مثلا یون کہنا اللہم صل علی محمد وآل
محمد وزید درست ہے علیحدہ درست نہین- بعضون کے نزدیک مطلقا درست نہین بلکہ مکروہ ہے تحریما یا تنزیہا یا حرام ہے یا خلاف
اولی ہے واللہ اعلم **باب الدعاء بظهر الغیب** پیٹھہ پیچھے اپنے بھائی مسلمان کیلیے دعا کرنیکا بیان **عن** ابی الدرداء انه
سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول اذا دعا الرجل لاخیه بظهر الغیب قالت الملائکة امین ولک
بمثل **ترجمہ** ابو الدرداء سے روایت ہے انہون نے سنا رسول اللہ صلعم سے آپ فرماتے تھے جب کوئی شخص دعا کرے اپنے بھائی کے لیے پیٹھہ
پیچھے تو فرشتے آمین کہتے ہین اور کہتے ہین تیرے واسطے بھی ایسا ہی ہے یعنے جو دعا تو نے اپنے بھائی کے واسطے کی ویسی ہی تجکو بھی ملیگی-
عن عبد الله بن عمرو بن العاص ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان اسرع الدعاء اجابة دعوة غائب لغائب
ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلعم نے بہت جلد قبول ہونیوالی وہ دعا ہے جو غائب کرے غائب کے واسطے
ف یعنے پیٹھہ پیچھے اپنے بھائی مسلمان کیلیے دعا کرے **عن** ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال ثلاث دعوات مستجابات
لا شک فیهن دعوة الوالد ودعوة المسافر ودعوة المظلوم **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے
فرمایا تین دعائین ضرور قبول کیجاتی ہین کچھہ شک نہین ایک دعا باپ کی اپنے بیٹے کیواسطے دوسری دعا مسافر کی تیسری دعا مظلوم کے
(اگرچہ کافر ہو یا فاجر) **باب ما یقول اذا خاف قوما** جب کسی قوم سے خوف ہو تو کیا کرے **عن** عبد الله ان
النبی صلی الله علیه وسلم کان اذا خاف قوما قال اللهم انا نجعلک فی نحورهم ونعوذ بک من شرورهم

ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم کو جب کسی قوم کا خوف ہوتا تو فرماتے۔ اللھم انا نجعلک فی نحورھم ونعوذ بک من شرورھم
اے خدا ہم تجھکو اون کے سامنے کرتے ہیں اور پناہ مانگتے ہیں تجھ سے اونکی برائیوں سے

باب الاستخارۃ استخارے کا بیان

عن جابر بن عبد اللہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلمنا الاستخارۃ کما یعلمنا السورۃ من القرآن یقول لنا اذا ھم احدکم بالامر فلیرکع رکعتین من غیر الفریضۃ ولیقل اللھم انی استخیرک بعلمک واستقدرک بقدرتک واسألک من فضلک العظیم فانک تقدر ولا اقدر وتعلم ولا اعلم وانت علام الغیوب اللھم فان کنت تعلم ان ھذا الامر یسمیہ بعینہ الذی یرید خیر لی فی دینی ومعاشی ومعادی وعاقبۃ امری فاقدرہ لی ویسرہ لہ وبارک لی فیہ اللھم وان کنت تعلم انہ شر لی مثل الاول فاصرفنی عنہ واصرفہ عنی واقدر لی الخیر حیث کان ثم رضنی بہ او قال فی عاجل امری واٰجلہ

ترجمہ جابر رض سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو استخارہ اس طرح سکھلاتے تھے جیسے کوئی قرآن کی سورت سکھاتا ہے آپ فرماتے تھے جب تم میں سے کوئی قصد کرے کسی کام کا (جو بڑا کام ہو جیسے سفر میں جانا نکاح یا مال دنیا مکان مول لینا) تو دو رکعتیں نفل پڑھے۔ پھر یہ دعا مانگے۔ اللھم انی استخیرک اخیر تک یعنی الٰہی میں تجھ سے خیرت مانگتا ہوں تیرے علم کے وسیلے سے اور تجھ سے قوت مانگتا ہوں تیری قدرت کے وسیلے سے اور سوال کرتا ہوں تیرے بڑے فضل سے مقرر تو قادر ہے مجھکو قدرت نہیں تو جانتا ہے میں نہیں جانتا تو سب چھپے چیزوں کو جانتا ہے یا اللہ اگر تو جانتا ہو یہ کام (اوس کام کا نام لیوے) بہتر ہو میرے واسطے دین اور دنیا اور انجام میں تو مقدر کر دے اوسکو میرے واسطے اور آسان کر دے اوسکو اور برکت دے اوس میں یا اللہ اگر تو جانتا ہو وہ کام برا ہے میرے لیے دین اور دنیا اور انجام میں تو پھیر دے میرا دل اوس سے اور پھیر دے اوسکو مجھ سے اور مقدر کر میرے لیے بھلائی جہاں کہیں ہو پھر راضی کر دے مجھکو اوس پر۔ ایک روایت میں یوں ہے وہ کام بھلا ہو بالفعل اور انجام میں

ف جب یہ دعا پڑھ کر وہ کام کریگا تو حقتعالی ضرور اوسکے لیے بہتر کریگا برائی سے بچاویگا۔ بعضوں نے کہا یہ دعا تین روز تک یا سات روز تک پڑھے انجام بخیر ہوگا یا خواب میں کچھ معلوم ہو جاویگا یا دل میں کرنا نہ کرنا جم جاویگا وہی حکم الٰہی سمجھے۔ اہل سنت کے نزدیک بھی یہی صورت استخارے کی ثابت ہے اور منقول ہے۔ اور شیعہ کے نزدیک کئی طرح پر استخارہ منقول ہے۔ ایک یہ کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم اللھم صل علی محمد وآل محمد کہکر یہ دعا پڑھے استخیر اللہ برحمتہ وقدرتہ خیرۃ فی عافیۃ بعد اوسکے بسم اللہ کہکر تسبیح کو داہنی طرف سے کسی جگہ سے پکڑ لیوے اور وہاں سے دو دو دانے امام تک شمار کرے اگر ایک نکلے تو وہ کام ہے اوسکو کرے اور جو دو نکلیں تو نہ کرے برا ہے۔ دوسرے استخارہ ذات الرقاع دو پرچوں پر افعل لکھے اور دو پر لا تفعل پھر انکو موڑ ماڑ کر ڈالدے اور بسم اللہ درود شریف اور یہی دعا پڑھ کر دو پرچے اون میں سے اوٹھاوے اگر دونوں میں افعل نکلے تو ضرور اوس کام کو کرے اور جو دونوں میں لا تفعل نکلے تو ہرگز وہ کام نہ کرے اور جو ایک میں افعل اور ایک میں لا تفعل نکلے تو چاہے کرے چاہے نہ کرے۔ مگر اہل سنت کے نزدیک ان استخاروں کی کوئی سند نہیں پائی جاتی

باب فی الاستعاذۃ کن کن چیزوں سے پناہ

مانگنا چاہیے عن عمر بن الخطاب قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتعوذ من خمس من الجبن والبخل وسوء العمر وفتنة
الصدر وعذاب القبر ترجمہ حضرت عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم پناہ مانگتے تھے پانچ چیزون سے نامردی اور بخل اور بری عمر
اور بری موت اور قبر کے عذاب سے ف بری عمر وہ عمر ہے کہ اوس مین ہوش وحواس نہ رہین نہ عبادت ہو سکے نہ دنیا کا کام ایسے
زندگی سے کچھ حاصل نہین ہے بجز اسکے کہ اور لوگون پر بار ہو۔ فتنة الصدر کے معنے بعضون نے بری موت کے لکھے ہین یعنی بغیر توبہ کے
مرجاوے اور بعضون نے کہا ہے کہ سینے کے فساد سے غرض ہے یعنی دل حسد اور کینہ اور کبر وغیرہ امراض قلب مین مبتلا ہو عن
انس بن مالک کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم انی اعوذ بک من العجز والکسل والجبن والبخل
والھرم واعوذ بک من عذاب القبر واعوذ بک من فتنة المحیا والممات ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اللھم انی اعوذ بک اخیر تک۔ یعنی یا اللہ پناہ مانگتا ہون مین تیری عاجزی اور سستی اور نامردی
اور کنجوسی اور بڑھاپے سے اور پناہ مانگتا ہون مین تیرے قبر کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہون مین تیری زندگی اور موت کے فساد سے
عن انس بن مالک قال کنت اخدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکنت اسمعہ کثیرا یقول۔ اللھم انی اعوذ بک
من الھم والحزن وضلع الدین وغلبة الرجال ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے۔ مین خدمت کیا کرتا تھا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تو اکثر سنا کرتا آپ فرماتے۔ اللھم انی اعوذ بک اخیر تک یعنی یا اللہ پناہ مانگتا ہون مین تیری اندیشے
اور غم سے اور قرض کے بوجھ سے اور ظالمون کی بلوی سے عن عبد اللہ بن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان
یعلمھم ھذا الدعاء کما یعلمھم السورة من القرآن یقول۔ اللھم انی اعوذ بک من عذاب جھنم واعوذ بک
من عذاب القبر واعوذ بک من فتنة المسیح الدجال واعوذ بک من فتنة المحیا والممات ترجمہ عبد اللہ بن عباس
سے روایت ہے رسول اللہ لوگون کو یہہ دعا اسطرح سکھلاتے تھے جیسے کوئی سورت سکھاتے تھے قرآن شریف کی آپ فرماتے تھے۔ اللھم
انی اعوذ بک یعنی یا اللہ پناہ مانگتا ہون مین تیری جہنم کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہون تیری قبر کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہون
تیری مسیح دجال کے فتنے سے اور پناہ مانگتا ہون تیری زندگی اور موت کے فتنے سے ف زندگی کا فتنہ بیماری اور مال اولاد
کا نقصان یا کثرت مال کے جو خدا سے غافل کرے یا کفر اور گمراہی اور موت کا فتنہ اوس وقت کی شدت اور دہشت یا معاذ اللہ خاتمہ
برا ہونا۔ مسلم کی روایت مین اتنا زیادہ ہے اللھم انی اعوذ بک من المأثم والمغرم۔ الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون گناہ سے اور خواہ
نخواہ کے ڈانڈ سے عن عائشة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یدعو بھؤلاء الکلمات اللھم انی اعوذ بک من
فتنة النار وعذاب النار ومن شر الغنی والفقر ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ یہ دعا مانگتے تھے الٰہی
مین پناہ مانگتا ہون دوزخ کے فتنے اور دوزخ کے عذاب سے اور مالداری اور محتاجی کی برائی سے ف مالداری کی برائی غفلت
اور غرور اور محتاجی کی برائی مالدارون پر حسد کرنا غیرون کے مال اوڑانے کی فکر کرنا اپنی قسمت پر راضی نہ ہونا عن ابی ھریرة
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول اللھم انی اعوذ بک من الفقر والقلة والذلة واعوذ بک من ان اظلم

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے الٰہی مین پناہ مانگتا ہون تیری محتاجی اور کمی اور ذلت سے اور
پناہ مانگتا ہون تیری ظالم اور مظلوم ہونے سے ف جاننا چاہیے کہ بعض حدیثون مین فقر اور مسکنت کو آپ نے طلب کیا ہے بعضون
مین فقر سے پناہ مانگی ہے مطلب یہ ہے جو فقر ایسا ہو کہ مال کے کمی ہو مگر دل غنی ہو اور دنیا کی طمع نہ ہو وہ مرغوب اور مطلوب ہے اور
جو فقر ایسا ہو کہ قوت لایموت مین اوسکے وجہ سے دقت ہو اور عبادت مین مخل ہو یا دنیا کی طمع بڑھاوے اوس سے پناہ مانگی - کمی سے مراد
نیکیون کی کمی ہے یا مال کی کمی یا مال کے اتنی کمی کہ جو قوت لایموت اور حوائج ضروری کو کفایت نہ کرے عن ابن عمر قال

کان من دعاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم انی اعوذ بک من زوال نعمتک وتحویل عافیتک وفجاءۃ
نقمتک وجمیع سخطک ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا یہ تھی الٰہی پناہ مانگتا ہون
مین تیری تیری نعمت کے زوال سے اور تیری تندرستی کے ہو سکے پلٹ جانے سے (یعنے تندرستی کے بدلے بیماری آ جاوے) اور تیرے
ناگہانی عذاب سے اور تیری سب غصون سے عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یدعو یقول اللھم انی اعوذ
بک من الشقاق والنفاق وسوء الاخلاق ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ دعا مانگتے تھے الٰہی پناہ مانگتا ہون
مین تیری خلاف اور نفاق اور بری اخلاق سے عن ابی ہریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم انی
اعوذ بک من الجوع فانہ بئس الضجیع واعوذ بک من الخیانۃ فانہا بئست البطانۃ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے
رسول اللہ فرماتے تھے الٰہی مین پناہ مانگتا ہون تیرے بھوک سے وہ بری ساتھی ہے اور پناہ مانگتا ہون
مین تیری خیانت سے وہ بری بچھونا ہے عن ابی ہریرۃ یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم انی اعوذ بک
من الاربع من علم لاینفع ومن قلب لایخشع ومن نفس لاتشبع ومن دعاء لایسمع ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے الٰہی مین پناہ مانگتا ہون تیری چار چیزون سے) ایک تو اوس علم سے جو فایدہ نہ دیوے ف
نہ دنیا مین نہ آخرت مین جیسے علم معقولات الٰہیات وغیرہ کہ علاوہ ضائع ہونے اوقات کے فاسد کرتا ہے اعتقاد کو مثلاً زواہد
ثلثہ یا شرح مسلم یا میبذی یا صدرا یا شمس بازغہ شرح حکمۃ العین حواشی قدیمہ یا جدیدہ پڑھنا جن مین سالہا سال گذرتی ہین نہ
دنیا کا کچھ فائدہ نہ عقبی مین ثواب حاصل ہوتا ہے بلکہ خسر الدنیا والآخرۃ کا مصداق ہوتا ہے - جو علوم دنیا مین مفید مین جیسے علم
ریاضی حساب وہندسہ وہیأت وپیمایش اور جغرافیہ اور جر ثقیل اور مناظر اور علم طب یا علم نجوم جہاز رانی کیواسطے اونکا پڑھنا مباح
ہے بلکہ ضرورت کیوقت واجب یا فرض ہے - اور جو علوم دنیا اور آخرت دونون مین مفید مین جیسے علوم شریعت مثلاً علم اخلاق
وسلوک اور فقہ اور تفسیر اور حدیث انکا حاصل کرنا بقدر ضرورت ضرور ہے اور جسقدر زیادہ ہون بہتر ہے ف دوسری اوس دل
سے جو تیری حضور مین نہ جھکے تیسرے اوس جی سے جسکو کبھی سیری نہ ہو چوتھی اوس دعا سے جو سنی نہ جاوی یعنے قبول نہ ہو عن
انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول اللھم انی اعوذ بک من صلوۃ لاتنفع وذکر دعاء آخر
ترجمہ انس سے بھی ایسا ہی روایت ہے اوس مین یہ ہے الٰہی مین پناہ مانگتا ہون تیری اوس نماز سے جو فائدہ نہ دے عن فروۃ

بن نوفل الاشجعی قال سالت عائشۃ ام المؤمنین عما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدعو بہ قالت کان
یقول اللھم انی اعوذ بک من شر ما عملت ومن شر ما لم اعمل ترجمہ فروہ بن نوفل اشجعی سے روایت ہے میں نے پوچھا
ام المؤمنین عائشہ رض سے رسول اللہ صلعم کیا دعا مانگتے تھے انہوں نے کہا آپ فرماتے تھے۔ الٰہی میں پناہ مانگتا ہوں تیری اوس
کام کے برائی سے جسکو میں نے کیا ہے اور جسکو میں نے نہیں کیا ف ایسا نہ ہو کہ آیندہ اوسکو کروں اور اوسکی برائی میں گرفتار

ہو جاؤں عن شکل بن حمید قال قلت یا رسول اللہ علمنی دعاء قال قل اللھم انی اعوذ بک من شر سمعی و
من شر بصری ومن شر لسانی ومن شر قلبی ومن شر منیی ترجمہ شکل بن حمید سے روایت ہے میں نے کہا یا رسول اللہ
مجھے ایک دعا سکھلا دیجئے آپ نے فرمایا کہہ الٰہی میں پناہ مانگتا ہوں اپنے کان کی برائی اور آنکھ کے برائی اور زبان کی برائی اور
دل کی برائی اور منی کی برائی سے ف سبحان اللہ یہہ عجب مختصر اور جامع دعا ہے جو ساری گناہوں سے بچنے کے لیے کافی
ہے۔ کان کی برائی بری باتیں سننا غیبت اور جھوٹھ سننا مزامیر سننا آنکھ کی برائی بری نگاہ سے غیر عورت کو دیکھنا لہو ولعب
دیکھنا زبان کی برائی کفر کے کلمے نکالنا جھوٹھ بولنا غیبت کرنا بہتان جوڑنا گالی دینا دل کے برائی حسد اور کبر اور بخل اور نفاق
اور بد اخلاقی اور طمع تمام برائیوں کو شامل ہے منی کے برائی بیمحل نطفہ بہانا جیسے محرم پر یا اجنبی عورت یا لواطت کرنا یا زنا عن

ابی الیسر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدعو اللھم انی اعوذ بک من الھدم واعوذ بک من التردی واعوذ بک

من الغرق والحرق والھرم واعوذ بک ان یتخبطنی الشیطان عند الموت واعوذ بک ان اموت فی سبیلک مدبرا

واعوذ بک ان اموت لدیغا ترجمہ ابو الیسر سے روایت ہے رسول اللہ صلعم دعا مانگتے تھے۔ الٰہی میں پناہ مانگتا ہوں تیری مکان
یا دیوار مجھ پر گرنے سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری بلند مقام پر سے گر پڑنے سے اور پناہ مانگتا ہوں ڈوبنے اور جلنے اور بوڑھے ہو جانے سے
ف یعنی بہت بوڑھے ہو جانے سے کہ عبادت نہ ہو سکے اور ہوش و حواس میں فتور آجاوے اور گر کر مرنا یا جلکر یا ڈوب کر مرنا اگرچہ
شہادت ہے مگر نقصان ان میں یہہ ہے کہ آدمی وصیت نہیں کر سکتا بعض اوقات صبر نہیں کر سکتا شاید کوئی کلمہ برا زبان سے
نکلجاوے ف اور پناہ مانگتا ہوں میں شیطان کے ایمان بگاڑنے میں کوشش کرتا ہے تاکہ خاتمہ برا ہو وے تو اوسکی آرزو پوری
ہو وسوسے ڈالتا ہے مجنون کر دیتا ہے ف اور پناہ مانگتا ہوں میں تیری راہ میں پیٹھ موڑ کر بھاگ جانے سے (یعنی بھاگتے میں)
اور پناہ مانگتا ہوں میں تیری زہریلے جانوروں کے کاٹنے سے مرنے سے ف جیسے سانپ بچھو وغیرہ - دوسری روایت میں اتنا زیادہ
ہے والغم یعنی پناہ مانگتا ہوں میں تیری غم سے عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول اللھم انی اعوذ بک من

البرص والجنون والجذام وسیء الاسقام ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ فرماتے تھے - الٰہی میں پناہ مانگتا ہوں

تیری کوڑھ اور دیوانگی اور جذام سے اور سب بری بیماریوں سے عن ابی سعید الخدری قال دخل رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم ذات یوم المسجد فاذا ھو برجل من الانصار یقال لہ ابو امامۃ فقال یا ابا امامۃ ما لی اراک جالسا

فی المسجد فی غیر وقت الصلوۃ قال ھموم لزمتنی وديون یا رسول اللہ قال افلا اعلمك كلاما اذا قلته

اذهب الله همك وقضی عنك دينك قال قلت بلی یا رسول الله قال قل اذا اصبحت واذا امسيت اللهم
انی اعوذ بك من الهم والحزن واعوذ بك من العجز والكسل واعوذ بك من الجبن والبخل واعوذ بك من غلبة
الدين وقهر الرجال قال فقلت ذلك فاذهب الله همی وقضی عنی دينی ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز مسجد مین تشریف لائی ایک شخص انصار کو بیٹھے دیکھا جسکا نام ابوامامہ تھا آپنے فرمایا
ابوامامہ کیا سبب ہے جو مین تم کو مسجد مین بیٹھا ہوا پاتا ہون نماز کا وقت نہین جب ہے۔ ابوامامہ نے کہا مجھکو فکرون نے
گھیر لیا ہے اور قرضون نے یا رسول اللہ آپنے فرمایا بھلا مین تم کو چند کلمے نہ بتاؤن اگر تم اوکو کہو تو اللہ تمھارا غم غلط کر دے اور
تمہارا قرض ادا کروے مین نے کہا کیون نہین بتائی یا رسول اللہ آپ نے فرمایا صبح شام یہہ کہا کرو۔ اللھم انی اعوذ بک من
الہم والحزن اخیر تک یعنی الٰہی مین پناہ مانگتا ہون تیری رنج اور غم سے اور پناہ مانگتا ہون تیری عاجزی اور سستی سے اور پناہ مانگتا ہون
تیری نامردی اور بخیلی سے اور پناہ مانگتا ہون تیری قرضہ کے بلوے اور لوگون کے بلوے سے۔ ابوامامہ نے کہا مین نے دعا کو پڑھنا
شروع کیا اللہ جل جلالہ نے میرا غم دور کر دیا اور میرا قرض ادا کرادیا **آخر کتاب الصلوۃ** تمام ہوئی کتاب
نماز کے شکر ہے اللہ جل جلالہ کا

کتاب الزکوۃ

کتاب زکوۃ کے بیان مین

ف زکوۃ دوسرا رکن ہے اسلام کا اور نماز کے بعد مذکور ہے کلام اللہ مین اسواسطے یہان بھی نماز کے بعد ذکر کیا عن
ابی ھریرۃ قال لما توفی رسول الله صلی الله علیه وسلم واستخلف ابوبکر بعده وکفر من کفر من العرب قال
عمر بن الخطاب لابی بکر کیف تقاتل الناس وقد قال رسول الله صلی الله علیه وسلم امرت ان اقاتل الناس حتی
یقولوا لا اله الا الله فمن قال لا اله الا الله عصم منی ماله ونفسه الا بحقه وحسابه علی الله فقال ابوبکر
والله لاقاتلن من فرق بین الصلوۃ والزکوۃ فان الزکوۃ حق المال والله لو منعونی عقالا کانوا یؤدونه
الی رسول الله صلی الله علیه وسلم لقاتلتهم علی منعه فقال عمر بن الخطاب فوالله ما هو الا ان رایت الله قد
شرح صدر ابی بکر للقتال فعرفت انه الحق ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم جب وفات کر گئے
اور خلیفہ ہوئی ابوبکرؓ بعد آپکے اور کافر ہوگئے بعض لوگ عرب کے ف یعنی غطفان اور بنی سلیم کے لوگ انہون نے زکوۃ
دینے سے انکار کیا حضرت ابوبکر نے اون سے لڑنیکا ارادہ کیا ف حضرت عمرؓ نے ابوبکرؓ سے کہا تم کیونکر لڑوگے ان لوگون سے آنحضرت
نے ترجمہ فرمایا مجھے حکم ہے لڑنیکا لوگون سے یہانتک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہین جب لا الہ الا اللہ کہا مجھسے تو اپنی مال اور جان کو انہون نے
بچا لیا مگر حق اسلام سے ف یعنی اگر کسی کو قتل کرینگے تو قصاصاً قتل کیے جاوینگے یا دیت دینگے ف اور حساب اونکا اللہ پر ہے
ف یعنی ہماری تو دیکھنے وہ لا الہ الا اللہ کہنے سے مسلمان سمجھے جاوینگے اب اگر دل سے کہتے ہون گے تو اونکا حساب اللہ لیگا ف

حضرت ابوبکر رضہ نے کہا قسم خدا کی مین لڑونگا اوس شخص سے جو فرق کرے نماز اور زکوۃ مین (نماز پڑہے مگر زکوۃ نہ دیوے) کیونکہ
زکوۃ مال کا حق ہے قسم خدا کی اگر جسقدر رسول اللہ کو دیتے تھے اوس مین سے ایک اونٹ یا ایک رسی اونٹ کے پانون باندہنی
کی نہ دینگے تو مین اون سے لڑونگا۔ **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صرف لا الہ الا اللہ کہنے سے اوسوقت مسلمان ہوجاتا ہے
جب اور اصول اسلام کا انکار نہ کرے اگر انکار کرے ایک اصل سے بھی تو کافر مرتد واجب القتل گنا جاویگا **ف** حضرت عمر نے
کہا قسم خدا کی پس کچھہ نہ تھا سوا اسکے کہ مین سمجھا اللہ جل جلالہ نے کہولدیا سینہ ابوبکر رضہ کا لڑائی کیواسطے اوسوقت مین جانا کہ یہی
حق ہے۔ دوسری روایت مین لو منعونی عناقا ہے یعنے اگر ایک بکری کا بچہ نہ دینگے تو بھی اون سے لڑونگا یہ مبالغے کیواسطے
کہا ورنہ بکری کا بچہ زکوۃ مین نہین لیا جاتا **باب** ما تجب فیہ الزکوۃ نصاب کا بیان **ف** نصاب اوس حد کو کہتے ہین جس
سے کم مین زکوۃ واجب نہین ہوتی اور اوس حد مین واجب ہوتی ہے **عن** ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لیس فیما دون خمس ذود صدقۃ ولیس فیما دون خمس اواق صدقۃ ولیس فیما دون خمسۃ اوسق صدقۃ
ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا پانچ اونٹون سے کم مین زکوۃ نہین ہے اور پانچ اوقیہ سے کم چاندی مین
زکوۃ نہین ہے اور پانچ وسق سے کم (غلے اور پہلون مین) زکوۃ نہین ہے **ف** تو نصاب اونٹ کی پانچ اونٹ ہین اور چاندی
کا پانچ اوقیہ ہین اوقیہ چالیس درم کا ہوتا ہے سب دوسو درم ہوئے ہر ایک درم تین ماشے اور ایک رتی اور پانچوان حصہ رتی کا ہوتا ہے
دوسو درم کے چہہ سو تیس ماشے ہوئے جسکے ساڑہے باون تولہ چاندی ہوئی یہی نصاب ہے چاندی کا اور سونے کا نصاب دوسری حدیث مین
بیس دینار ہے جسکے ساڑہے سات تولہ ہوتے ہین یہی نصاب ہے سونے کا جب نصاب کے برابر سونا یا چاندی ہو تو چالیسوان حصہ زکوۃ کا ہر سال مین
دیوے اور جسقدر زیادہ ہوئے اشرفیان ہون اوسمین سہل حساب یہ ہے کہ فیصدی ۲۱/۲ دیوے۔ یہی چالیسوان حصہ ہے۔ اور پیداوار
کا نصاب پانچ وسق فرمایا وسق ساٹھہ صاع کا ہوتا ہے۔ اور صاع آٹھہ رطل کا اور رطل آدہ سیر کا تو ساٹھہ صاع کے چہہ من ہوئے
چالیس سیر کے حساب سے اور پانچ وسق کے تیس من ہوئے اگر اسقدر پیداوار غلہ یا میوہ ہو تو اوسمین دسوان حصہ یعنے تین من زکوۃ کے
دینا ہونگے اس سے کم مین کچھہ لازم نہ آویگا۔ مگر ابوحنیفہ کے نزدیک قلیل کثیر پیداوار زمین سے دسوان حصہ لیا جاویگا اونکا مذہب صریح
مخالف ہے حدیث کے اسواسطے ترک کیا اوسکو اونکے صاحبین نے اور عمل کیا حدیث پر **عن** ابی سعید یرفعہ الی النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال لیس فیما دون خمسۃ اوسق زکوۃ والوسق ستون مختوما **ترجمہ** ابوسعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ وسق سے کم مین زکوۃ نہین ہے اور وسق ساٹھہ صاع کا ہوتا ہے **عن** حبیب المالکی قال قال رجل لعمران
بن حصین یا ابا نجید انکم لتحدثوننا باحادیث ما نجد لہا اصلا فی القران فغضب عمران وقال للرجل وجدتم
فی کل اربعین درہما درہم ومن کل کذا وکذا شاۃ شاۃ ومن کذا وکذا بعیر کذا وکذا اوجدتم ہذا فی القران
قال لا قال فعن من اخذتم ہذا اخذتموہ عنا واخذناہ عن نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وذکر اشیاء نحو ہذا **ترجمہ**
حبیب مالکی سے روایت ہے ایک شخص نے کہا عمران بن حصین سے اے ابا نجید (کنیت ہے عمران کی) تم ہم سے ایسی حدیثین بیان کرتے ہو

جسکے اصل ہم قرآن مین نہین پاتے عمران بن حصین یہہ سنکر غصہ ہوئے اور کہا کیا قرآن مین یہہ موجود ہے کہ ہر چالیس درہم مین ایک
درہم ہے یا اتنی بکریون مین ایک بکری ہے یا اتنے اونٹون مین ایک اونٹ ہے اوس نے کہا نہین انہون نے کہا پھر تم نے یہہ کہان سے سنا
تم نے ہم سے سنا اور ہم نے رسول اللہ سے سنا اور ایسی ہی چند باتین بیان کین **ف** یعنی بہت سے مسائل اور احکام دین کے قرآن مین
نہین ہین لیکن رسول اللہ کی حدیثون مین ہین۔ پس جسطرح قرآن کی متابعت ضروری ہے اوسیطرح حدیث شریف کی پیروی بھی ضروری
ہے آپ نے فرمایا الا انی اوتیت القرآن ومثلہ معہ مین قرآن دیا گیا اور اوسکے ساتھہ اور بھی دیا گیا

باب العروض اذا کانت للتجارۃ اسباب تجارتی مین زکوۃ کا بیان **ف** زکوۃ ماشیہ اور سونے چاندی مین اور زراعت و پیداوار مین متفق علیہ ہے سوا ان
کی اور اسباب تجارتی ہین۔ جیسے کتابین یا گھوڑے یا چمڑے یا بساط خانی کا اسباب وغیرہ ایمہ اربعہ کے نزدیک زکوۃ واجب ہے
اور ظاہریہ کے نزدیک واجب نہین دلیل ایمہ اربعہ کی یہ حدیث ہے **عن** سمرۃ بن جندب قال اما بعد فان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کان یامرنا ان نخرج الصدقۃ من الذی نعد للبیع **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو حکم کرتے تھے زکوۃ نکالنے کا اون چیزون مین سے جو بیچنے کے لیے رکھین **ف** یعنی تجارت کے اموال
مین سے جب نصاب کے موافق ہون۔ اس حدیث کے اسناد اگرچہ چندان قوی نہین ہے مگر بہت ضعیف بھی نہین ہے اسی واسطے سکوت
کیا اوس سے ابو داؤد نے اور سلیمان بن سمرہ مقبول ہے اور جعفر بن سعد اور حبیب بن سلیمان مین اگرچہ بعضون نے کلام کیا ہے مگر وہ
دونون صادق ہین اور بری ہین کذب سے اور بہت سے الفاظ عامہ مقتضی ہین اثبات کو کہ ہر قسم کے اموال تجارت مین زکوۃ
واجب ہو فرمایا اللہ تعالی نے خذ من اموالہم صدقۃ اور دوسری حدیث مین ہے۔ من استفاد مالا فلا زکوۃ فیہ حتی یحول علیہ الحول
رواہ الترمذی۔ اسی نظر سے اطباق کیا اسپر ایمہ اربعہ نے اور نہین خلاف کیا اون مین سے کسی نے ایکدوسری کا اور ظاہریہ نے جو یہہ
دلیل بیان کی ہے کہ سوا مواشی اور چاندی سونے پیداوار کی اور مالون پر زکوۃ واجب ہونے کی کوئی دلیل ہم نہین جانتے تو جواب اوسکا
یہہ ہے کہ عموم الفاظ جو قرآن و حدیث مین وارد ہین مقتضی ہین ہر مال مین زکوۃ دینے کو پھر خاص کیے گئے اون مین سے وہ اموال جنمین صاف
حدیث سے آگئی کہ اون مین زکوۃ نہین ہے جیسے سواری کا گھوڑا یا خدمت کا غلام اور اموال تجارت مین زکوۃ نہ ہونے کی باب مین
کوئی حدیث اونکے پاس موجود نہین ہے۔ بلکہ ایمہ اربعہ پاس عموم الفاظ اور یہہ حدیث سمرہ بن جندب کے موجود ہے تو عمل کرنا اسی پر
اولی ہے اور بھی اقرب باحتیاط ہے واللہ اعلم

باب الکنز ما ھو وزکوۃ الحلی کنز کا بیان اور زیور کی زکوۃ کا بیان **ف**
فرمایا اللہ تعالی نے والذین یکنزون الذہب والفضۃ ولا ینفقونہا فی سبیل اللہ فبشرہم بعذاب الیم۔ یوم یحمی علیہا فی نار جہنم فتکوی
بہا جباہہم وجنوبہم وظہورہم ہذا ما کنزتم لانفسکم فذوقوا ما کنتم تکنزون۔ جو لوگ گاڑ رکھتے ہین سونے اور چاندی کو اور خرچ نہین کرتے
اوسکو اللہ کی راہ مین تو اونکو خبر دی دکھہ کی مار کی جسدن گرم کیا جاوے گا وہ جہنم کی آگ مین پھر داغی جاوین گے اوس سے پیشانیان
اور پسلیان اور پیٹھین اونکے اور کہا جاویگا یہ وہ ہے جو جوڑ رکھا تھا تم نے اپنے واسطے اب چکھو اوسکا مزا جسکو تم جوڑتے تھے۔ **ف** لغت مین
کنز اوس مال کو کہتے ہین جو زمین مین دفن کیا جاوے اور شرع مین اوس مال کو کہتے ہین جسکی زکوۃ نہ دی جاوے **عن** عبید اللہ بن عمرو

بن العاص ان امرأة اتت رسول الله صلی الله علیہ وسلم ومعها ابنة لها وفی ید ابنتہا مسکتان غلیظتان من ذہب فقال لہا اتعطین زکوۃ ہذا قالت لا قال ایسرک ان یسورک الله بہما یوم القیمۃ سوارین من نار قال فخلعتہما فالقتہما الی النبی صلی الله علیہ وسلم قالت ہما لله ولرسولہ **ترجمہ** عبد الله بن عمرو بن العاص سے روایت ہے ایک عورت آئی رسول الله کے پاس اوسکی بیٹی بھی اوسکے ساتھ تھی اور بیٹی کے ہاتھ مین دو کنگن تھے موٹے موٹے سونے کے رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا تو اسکی زکوۃ دیتی ہے وہ بولی نہین آپ نے فرمایا کیا تجھکو اچھا معلوم ہوتا ہے کہ خدا قیامت کے دن تجھکو دو کنگن آگ کے پہناوے عبد الله نے کہا اوس عورت نے (اوسی وقت یہ سنکر) کنگنون کو اوتارا اور رسول الله کے سامنے ڈالدیا اور فرمایا یہ الله اور رسول کے واسطے مین **ف** یہ حدیث صحیح الاسناد ہے سکوت کیا اس سے ابوداؤد نے صحیح کہا اوسکو منذری نے مختصر مین اور ابن حجر نے بلوغ المرام مین اور ترمذی نے اس حدیث کو جس طریق سے روایت کیا اوسمین مثنی بن الصباح اور ابن لہیعہ ضعیف ہین لیکن ابوداؤد کی اسناد خالی ہے اون دونون سے اسی واسطے ایک جماعت صحابہ قائل ہے زیور مین زکوۃ واجب ہونے کی اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور مؤید ہین اسکی جو آگے دو حدیثین آتی ہین۔ اور وہ صحیح ہین اور بعض صحابہ اور اکثر اہل مدینہ اور فقہا قائل ہین استحباب کی کہ زیور مین زکوۃ واجب نہین ہے اور یہی قول ہے مالک اور شافعی اور اسحاق اور احمد کا پر دلائل ان لوگون کے ضعیف ہین اور محدثین کے نزدیک امام ابو حنیفہ کا مذہب راجح ہے اور وہی محتاط ہے **عن** ام سلمۃ قالت کنت البس اوضاحا من ذہب فقلت یا رسول الله اکنز ہو فقال ما بلغ ان تؤدی زکوتہ فزکی فلیس بکنز **ترجمہ** ام سلمہ سے روایت ہے کہا مین پہنا کرتی تھی اوضاح (ایک قسم کا زیور ہے) سونے کے مین نے کہا یا رسول الله کیا یہ کنز ہے آپ نے فرمایا جو مال اتنا ہو جاوے جسمین زکوۃ دینا لازم آوے پھر اوسکی زکوۃ دیجاوے تو وہ کنز نہین ہے **ف** روایت کیا اس حدیث کو دارقطنی اور حاکم نے اور صحیح کہا اوسکو حاکم نے **عن** عبد الله بن شداد بن الہاد انہ قال دخلنا علی عائشۃ زوج النبی صلی الله علیہ وسلم فقالت دخل علی رسول الله صلی الله علیہ وسلم فرأی فی یدی فتخات من ورق فقال ما ہذا یا عائشۃ فقلت صنعتہن اتزین لک یا رسول الله فقال اتؤدین زکوتہن قلت لا او ما شاء الله قال ہو حسبک من النار **ترجمہ** عبد الله بن شداد بن الہاد سے روایت ہے ہم حضرت عائشہ کے پاس گئے انہون نے کہا (ایکروز) رسول الله صلی الله علیہ وسلم میرے پاس آئے اور میرے ہاتھ مین بڑی بڑی انگوٹھیان چاندی کی دیکھین آپ نے فرمایا یہ کیا ہے عائشہ مین نے کہا مین نے انکو اس لیے بنایا ہے تاکہ بناؤ سنوار کرون آپ کے واسطے آپ نے فرمایا تو ان کی زکوۃ ادا کرتی ہے۔ مین نے کہا نہین یا جو کچھ الله کو منظور تھا کہا آپ نے فرمایا یہ کافی ہے تجھے جہنم مین لیجانے کے واسطے **ف** ضعیف کیا اس حدیث کو دارقطنی نے بوجہ محمد بن عمرو بن عطا کے اور کہا وہ مجہول ہے مگر توثیق کے اوسکی اور لوگون نے

باب فی زکوۃ السائمۃ

جرنیوالی جانورون کی زکوۃ کا بیان **ف** جیسے اونٹ گائے بکریان **عن** حماد قال اخذت من ثمامۃ بن عبد الله بن انس کتابا زعم ان ابا بکر کتبہ لانس وعلیہ خاتم رسول الله صلی الله علیہ وسلم حین بعثہ مصدقا وکتبہ لہ فاذا فیہ ہذہ فریضۃ الصدقۃ

التي فرضها رسول الله صلى الله عليه وسلم على المسلمين التي امر الله بها نبيه عليه السلام فمن سئلها من المسلمين
على وجهها فليعطها ومن سئل فوقها فلا يعطه فيما دون خمس وعشرين من الابل الغنم في كل خمس ذود شاة فاذا
بلغت خمسا وعشرين ففيها ابنة مخاض الى ان تبلغ خمسا وثلاثين فان لم يكن فيها بنت مخاض فابن لبون ذكر
فاذا بلغت ستا وثلاثين ففيها ابنة لبون الى خمس واربعين فاذا بلغت ستا واربعين ففيها حقة طروقة
الفحل الى ستين فاذا بلغت احدى وستين ففيها جذعة الى خمس وسبعين فاذا بلغت ستا وسبعين
ففيها ابنتا لبون الى تسعين فاذا بلغت احدى وتسعين ففيها حقتان طروقتا الفحل الى عشرين ومائة
فاذا زادت على عشرين ومائة ففي كل اربعين بنت لبون وفي كل خمسين حقة فاذا تباين اسنان الابل في
فرائض الصدقات فمن بلغت عنده صدقة الجذعة وليست عنده جذعة وعنده حقة فانها تقبل منه وان
يجعل معها شاتين ان استيسرتا له او عشرين درهما ومن بلغت عنده صدقة الحقة وليست عنده حقة وعنده
جذعة فانها تقبل منه ويعطيه المصدق عشرين درهما او شاتين ومن بلغت عنده صدقة الحقة وليست
عنده حقة وعنده ابنة لبون فانها تقبل منه قال ابو داود من ههنا لم اضبط عن موسى كما احب و
يجعل معها شاتين ان استيسرتا له او عشرين درهما ومن بلغت عنده صدقة بنت لبون وليست عنده الا
حقة فانها تقبل منه قال ابو داود الى ههنا ثم اتقنته ويعطيه المصدق عشرين درهما او شاتين ومن بلغت
عنده صدقة ابنة لبون وليس عنده الا ابنة مخاض فانها تقبل منه وشاتين او عشرين درهما ومن بلغت عنده
صدقة ابنة مخاض وليس عنده الا ابن لبون ذكر فانه يقبل منه وليس معه شيء ومن لم يكن عنده الا اربع فليس فيها شيء
الا ان يشاء ربها وفي سائمة الغنم اذا كانت اربعين ففيها شاة
الى عشرين ومائة فاذا زادت على عشرين ومائة ففيها شاتان الى ان تبلغ مائتين فاذا زادت على
مائتين ففيها ثلث شياه الى ان تبلغ ثلاثمائة فاذا زادت على ثلاث مائة ففي كل مائة شاة شاة ولا يؤخذ
في الصدقة هرمة ولا ذات عوار من الغنم ولا تيس الغنم الا ان يشاء المصدق ولا يجمع بين مفترق ولا يفرق بين مجتمع
خشية الصدقة وما كان من خليطين فانهما يتراجعان بينهما بالسوية فان لم تبلغ سائمة الرجل اربعين فليس فيها
شيء الا ان يشاء ربها وفي الرقة ربع العشر فان لم يكن المال الا تسعين ومائة فليس فيها شيء الا ان يشاء ربها

ترجمہ حماد سے روایت ہے میں نے ثمامہ بن عبداللہ بن انس سے ایک کتاب لی وہ کہتے تھے حضرت امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسکو لکھا
انس رضی اللہ عنہ کیواسطے اور اوس پر مہر تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جب انہوں نے انس کو مصدق (صدقہ تحصیل کرنیوالا) بنا کر بھیجا تھا تو انکو یہ کتاب
لکھدی تھی اوس میں یہ عبارت تھی یہ فرض زکوۃ کا بیان ہے جسکو مقرر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں پر اور جسکا حکم کیا
اللہ جل جلالہ نے اپنے پیغمبر کو جس مسلمان سے اسکی موافق زکوۃ مانگی جاوے وہ دیوے اور جو اس سے زیادہ مانگی جاوے تو وہ نہ دیوے

بکری ادا کرے اور جو دو شخصوں کی چالیس چالیس بکریاں ایک ہی گلّے میں ہوں تو شافعی کے نزدیک ایک بکری دینا ہو گی اور ابو حنیفہ کے نزدیک دو بکریاں دینا ہوں گی پس ابو حنیفہ کے نزدیک وہ صورت اس طرح ہو گی کہ دو شخص تھے ہر ایک کے پاس چالیس چالیس بکریاں جدا جدا تھیں جب مصدق آیا تو ایک نے اپنی بکریوں کو دوسری کی بکریوں کے ساتھ ملا دیا اور آپ الگ ہو گیا تاکہ مصدق ایک ہی شخص کی بکریاں سمجھ کر ایک بکری لیوے ورنہ دو بکریاں دینا ہوتیں یہ امر ممنوع ہے۔ صورت دوسری کی یہ ہے کہ دو شریک تھے ہر ایک کے بیس بیس بکریاں ملی جلی تھیں تو ان میں جدا جدا کر لیویں زکوٰۃ سے بچنے کے لیے اس کو منع کیا۔ ابو حنیفہ کے نزدیک یہ معنی ہیں کہ مصدق کو اس طرح یعنی مصدق ایسا نہ کرے دو آدمیوں کی جدا جدا بیس بیس بکریاں ہوں کسی پر زکوٰۃ نہیں ہے مصدق ان کو اکٹھا کر کے ایک بکری لیوے تو اس سے منع کیا

ف اور جو نصاب دو آدمیوں میں مشترک ہو تو وہ آپس میں رجوع کر لیں ایک دوسرے پر برابر کا حصہ لگا کر مثلاً دو آدمیوں کی بیس بیس بکریاں تھیں مصدق نے ایک کی بکریوں میں سے ایک بکری لی تو دوسرے سے نصف بکری کے دام لے لیوے اگر ایک کے بیس بکریاں تھیں اور دوسرے کی چالیس تو دو ثلث قیمت ایک بکری کی چالیس والے سے پھیر لیوے یہ صورت جمہور علما کے مذہب پر ہے کہ خلیطین کا مال اگرچہ ایک دوسرے سے ممیز ہو پر زکوٰۃ دونوں کے مال پر مل کر واجب ہو گی اور ابو حنیفہ کے نزدیک جب ہر ایک کا مال دوسرے سے ممیز ہو تو زکوٰۃ جدا جدا ہر ایک کے مال پر اگر وہ نصاب کے برابر ہو واجب ہو گی البتہ شریکین کے مال میں جس میں ایک کا مال دوسرے کے مال سے تمیز نہیں ہوتی یہ صورت یوں ہو گی۔ مثلاً ایک کی چالیس گائیں تھیں اور دوسرے کی تیس اور مصدق نے ایک مسنہ (دو برس کی گائے) اور ایک تبیعہ (ایک برس کی گائے) دونوں کے مال میں سے لے لیا تو چالیس والا چار سُبع تیس والے سے لیوے اور تیس والا تین سُبع مسنہ کے چالیس والے سے لیوے

عن عبد الله بن عمر قال كتب رسول الله صلى الله عليه وسلم كتاب الصدقة فلم يخرجه الى عماله حتى قبض فقرنه بسيفه فعمل به ابو بكر حتى قبض ثم عمل به عمر حتى قبض فكان فيه في خمس من الابل شاة وفي عشر شاتان وفي خمس عشرة ثلث شياه وفي عشرين اربع شياه وفي خمس وعشرين ابنة مخاض الى خمس وثلاثين فان زادت واحدة ففيها ابنة لبون الى خمس واربعين فاذا زادت واحدة ففيها حقة الى ستين فاذا زادت واحدة ففيها جذعة الى خمس وسبعين فاذا زادت واحدة ففيها ابنتا لبون الى تسعين فاذا زادت واحدة ففيها حقتان الى عشرين ومائة فان كانت الابل اكثر من ذلك ففي كل خمسين حقة وفي كل اربعين بنت لبون وفي الغنم في كل اربعين شاة شاة الى عشرين ومائة فان زادت واحدة فشاتان الى مائتين فان زادت على المائتين ففيها ثلاث الى ثلاث مائة فان كانت الغنم اكثر من ذلك ففي كل مائة شاة شاة ليس فيها شيء حتى تبلغ المائة ولا يفرق بين مجتمع ولا يجمع بين متفرق مخافة الصدقة وما كان من خليطين فانهما يتراجعان بالسوية ولا يؤخذ في الصدقة هرمة ولا ذات عيب وقال الزهري اذا جاء المصدق قسم الشاء اثلاثا ثلثا شرارا وثلثا خيارا وثلثا وسطا فاخذ المصدق من الوسط ولم يذكر الزهري البقر

ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کی کتاب لکھی پر اس کو اپنے عاملوں کے پاس نہیں بھیجا تھا کہ آپ کی وفات ہو گئی آپ نے

اوسکو انہون نے تلوار سے لگا رکھا تھا پھر عمل کیا ابوبکر نے اسپر یہانتک کہ وفات پائی انہون نے اور پھر عمل کیا اوسپر حضرت عمر رض نے یہانتک کہ وفات پائی اور اس کتاب مین
یہہ تھا ــ پانچ اونٹون مین ایک بکری ہے اور دس مین دو بکریان اور پندرہ مین تین بکریان اور بیس مین چار بکریان اور پچیس مین ایک
بنت مخاض پینتیس تک پھر پینتیس سے ایک بھی زیادہ ہو تو بنت لبون پینتالیس تک پھر پینتالیس سے ایک بھی زیادہ ہو تو ایک حقہ
ساٹھ تک پھر ساٹھ سے ایک بھی زیادہ ہو تو ایک جذعہ پچھتر تک پھر پچھتر سے ایک بھی زیادہ ہو تو دو حقے ایک سو بیس تک پھر ایک سو بیس سے زیادہ
اونٹ ہون تو ہر پچاس مین ایک حقہ اور ہر چالیس مین ایک بنت لبون واجب ہے ـ اور بکریون مین ہر چالیس بکری مین ایک بکری
ایک سو بیس تک اگر ایک سو بیس سے ایک بکری بھی زیادہ ہو تو دو بکریان ہین دو سو تک پھر جب دو سو سے ایک بکری بھی زیادہ ہو تو
اُس مین تین بکریان ہین تین سو تک پھر جب تین سو سے زیادہ ہون تو ہر سیکڑہ مین ایک بکری ہے اور سیکڑہ سے جو کم ہو اوس
مین کچھہ نہین ہے ف مثلا تین سو ساٹھ بکریان ہون تو تین ہی بکریان لازم ہونگی اور ساٹھ کی زیادتی کا لحاظ نہ ہوگا جبتک
چوتھا سیکڑہ پورا نہ ہو جب چار سو پوری ہونگی تو چار بکریان لازم ہون گے چار سو ننانوے تک پھر پانسو مین پانچ بکریان اسی قیاس پر
سے ہزارون لاکھون تک ف اور نہ جدا کیا جاوے اکٹھا مال اور نہ اکٹھا کیا جاوے جدا جدا مال زکوۃ کے ڈر سے اور جو مال دو
آدمیون مین ملکر ہووے وہ ایک دوسرے سے لیکر اپنا حصہ برابر کرلین اور زکوۃ مین بوڑھا جانور اور عیب وار نہ لیا جاویگا ـ زہری نے
کہا جب مصدق آوے تو بکریون کے تین غول کرین گے ایک مین بری بری ـ دوسری مین عمدہ عمدہ ـ تیسری مین بیچ بیچ کی نہ بہت
عمدہ نہ بہت بری مصدق بیچ والون مین سے زکوۃ لیگا اور زہری نے گایونکا بیان نہین کیا ـ دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہے

فان لم تكن ابنة مخاض فابن لبون اگر بنت مخاض نہو تو ابن لبون لیوے اور زہری نے اسکا کلام بیان نہین کیا ابن شهاب
قال هذه نسخة كتاب رسول الله صلى الله عليه وسلم الذي كتبه في الصدقة وهي عند آل عمر بن الخطاب
قال ابن شهاب اقرأنيها سالم بن عبد الله بن عمر فوعيتها على وجهها وهي التي انتسخ عمر بن عبد العزيز
من عبد الله بن عبد الله بن عمر و سالم بن عبد الله بن عمر فذكر الحديث قال فاذا كانت احدى وعشرين
ومائة ففيها ثلاث بنات لبون حتى تبلغ تسعا وعشرين ومائة فاذا كانت ثلاثين ومائة ففيها ابنتا لبون
وحقة حتى تبلغ تسعا وثلاثين ومائة فاذا كانت اربعين ومائة ففيها حقتان وبنت لبون حتى تبلغ
تسعا واربعين ومائة فاذا كانت خمسين ومائة ففيها ثلاث حقاق حتى تبلغ تسعا وخمسين ومائة فاذا
كانت ستين ومائة ففيها اربع بنات لبون حتى تبلغ تسعا وستين ومائة فاذا كانت سبعين ومائة
ففيها ثلاث بنات لبون وحقة حتى تبلغ تسعا وسبعين ومائة فاذا كانت ثمانين ومائة ففيها حقتان
وابنتا لبون حتى تبلغ تسعا وثمانين ومائة فاذا كانت تسعين ومائة ففيها ثلاث حقاق وبنت لبون
حتى تبلغ تسعا وتسعين ومائة فاذا كانت مائتين ففيها اربع حقاق او خمس بنات لبون اي السنين
وجدت اخذت وفي سائمة الغنم فذكر نحو حديث سفيان بن حسين وفيه ولا يؤخذ في الصدقة هرمة ولا ذات

عوار من الغنم ولا تیس الغنم الا ان یشاء المصدق **ترجمہ** ابن شہاب سے روایت ہی یہ نقل ہی اس کتاب کی جسکو لکہا تہا رسول اللہ صلعم نے زکوٰۃ مین اور وہ عمر بن الخطاب رضہ کے اولاد کی پاس تہی ابن شہاب نے کہا مجہہ اس کتاب کو سالم بن عبد اللہ بن عمر نے پڑہایا مین نے اوسی طرح اوسکو یاد کر لیا اور عمر بن عبد العزیز نے اسی کتاب کو نقل کروایا عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر کے پاس سے اور سالم بن عبد اللہ بن عمر کے پاس سے پہلی بیان کیا حدیث کو جس طرح سے اوپر گذری **ف** یعنی پانچ اونٹون سی شروع کیا بات ایکسو بیس اونٹ تک جب ایکسو اکیس ہون تو تین بنت لبون دینا ہون گی ایکسو انتیس تک جب ایکسو تیس ہون تو دو بنت لبون اور ایک حقہ دینا ہوگا ایکسو اونتالیس تک جب ایکسو چالیس ہون تو دو حقے اور ایک بنت لبون دینا ہوگا ایکسو انچاس تک جب ڈیڑہ سو ہون تو تین حقے دینا ہون گے ایکسو انسٹہہ تک جب ایکسو ساٹہہ ہون تو چار بنت لبون دینی ہونگی ایکسو انہتر تک جب ایکسو ستر ہون تو تین بنت لبون اور ایک حقہ دینا ہوگا ایکسو اناسی تک جب ایکسو اسی ہون تو دو حقے اور دو بنت لبون دینا ہون گی ایکسو ننانوی تک جب دو سو ہون تو چار حقے یا پانچ بنت لبون دینا ہون گے جو موجود ہون ان دونون مین سی لی لیوے **ف** حاصل یہ ہی کہ ہر ایک پچاس مین ایک حقہ دینا ہوگا اور ہر چالیس مین ایک بنت لبون اور بیچ کی کسر اتنا معاف ہونگے **ف** اور بکریون مین جو جنگل مین چرتی جاوین اوسی طرح بیان کیا جیسے اوپر کی حدیث مین گزرا مگر اس مین یہ ہی کہ زکوٰۃ مین بڈہیا اور عیب دار بکری نہ لیجاوی گی اور نہ نر لیا جاویگا مگر مصدق اپنی خوشی سی لیوے — **کہا** ابو داؤد نی بیان کیا ہم سے محمد بن مسلمہ نے کہا مالک نی یہ جو حضرت عمر نی فرمایا نہ اکٹھا کیا جاوی جدا جدا مال اور نہ جدا جدا کیا جاوی اکٹہا مال اسکا مطلب یہ ہی — مثلا دو شخص تہے ہر ایک کی چالیس چالیس بکریان جدا جدا تہین جب مصدق زکوٰۃ لینی کو آیا تو وہان دونو شخصون نی اپنی اپنی بکریونکو ایک جگہہ کر دیا تاکہ مصدق ایک ہی شخص کے اتنے بکریان سمجہہ کر ایک بکری زکوٰۃ کی لیوی **ف** اور جو جدا جدا رہتین تو ہر ایک کی بکریون مین سی ایک ایک بکری لیجاتے **ف** اور مثلا دو شخص خلیطان تہی **ف** کہا مالک نے موطا مین اگر دو آدمی شریک ہون جانورون مین اسطرح کہ چرواہا ایک ہو اور نر جانور بھی ایک ہون اور رہنی کا مکان بھی جانورون کا ایک ہو اور پانی پلانی کا ڈول بھی ایک ہو تو اون دونون آدمیونکو خلیطان کہین گے اگر ہر ایک ان مین سی اپنی مال کو پہچانتا ہو اور جو کوئی اپنی مال کو دوسری کی مال سے تمیز نہ کر سکتا ہو تو اون کو شریکان کہین گے **ف** ہر ایک کی ایکسو ایک بکریان تہین تو دونو پر تین بکریان زکوٰۃ کی واجب تہین **ف** اسواسطے کہ کل بکریان دو سو سے زیادہ ہوئین اون مین تین بکریان لازم آئین تین سو تک **ف** جب مصدق زکوٰۃ لینے آیا تو وہ دونون اپنی اپنی بکریون کو جدا جدا کر دی اب ہر ایک پر ایک ہی بکری لازم ہوگی **ف** کیونکہ ہر ایک کے پاس ایکسو ایک بکریان ہون گی اور ایکسو بیس تک ایک ہی بکری واجب ہے **عن** علی رضی اللہ عنہ قال زہیر احسبہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ہاتوا ربع العشور من کل اربعین درہما درہم ولیس علیکم شیء حتی تتم مائتی درہم فاذا کانت مائتی درہم ففیہا خمسۃ دراہم فما زاد فعلی حساب ذلک وفی الغنم فی کل اربعین شاۃ شاۃ فان لم یکن الا تسع وثلاثون فلیس علیک فیہا شیء وساق صدقۃ الغنم مثل الزہری وقال وفی البقر فی کل ثلاثین تبیع وفی الاربعین مسنۃ ولیس علی العوامل شیء وفی الابل

فلكم صدقتها كما ذكر الزهري قال وفي خمس وعشرين خمسة من الغنم فاذا زادت واحدة ففيها ابنة مخاض

فان لم تكن ابنة مخاض فابن لبون ذكر الى خمس وثلاثين فاذا زادت واحدة ففيها ابنة لبون الى خمس واربعين

فاذا زادت واحدة ففيها حقة طروقة الجمل الى ستين ثم ساق مثل حديث الزهري قال فاذا زادت واحدة

يعني واحدة وتسعين ففيها حقتان طروقتا الجمل الى عشرين ومائة فان كانت الابل اكثر من ذلك ففي

كل خمسين حقة ولا يفرق بين مجتمع ولا يجمع بين متفرق خشية الصدقة ولا يؤخذ في الصدقة هرمة ولا

ذات عوار ولا تيس الا ان يشاء المصدق وفي النبات ما سقته الانهار او سقت السماء العشر وما سقي بالغرب

ففيه نصف العشر وفي حديث عاصم والحارث الصدقة في كل عام قال زهير احسبه قال مرة وفي حديث

عاصم اذا لم يكن في الابل ابنة مخاض ولا ابن لبون فعشرة دراهم او شاتان **ترجمہ** حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے زہیر نے کہا میں سمجھتا ہوں کہ رسول اللہ کا قول ہے) آپ نے فرمایا زکوٰۃ لو چالیسواں حصہ ہر چالیس درہم میں سے ایک درہم اور

جب تک دو سو درہم نہ ہوں تو تم پر کچھ لازم نہیں ہے جب دو سو درہم پورے ہوں ان میں سے پانچ درہم زکوٰۃ کے نکالو پھر جتنے

زیادہ ہوں اسی حساب سے زکوٰۃ نکالو۔ اور بکریوں میں جب چالیس ہوں تو ایک بکری ہے اگر چالیس میں ایک بکری بھی کم ہو

تو کچھ لازم نہ ہوگا پھر بیان کیا بکریوں کی زکوٰۃ کو جیسے زہری نے روایت کیا عبداللہ بن عمر کے حدیث میں جو اوپر گزری

اور گائے بیلوں میں۔ ہر تیس گائے بیلوں میں ایک برس کے گائے اور ہر چالیس میں دو برس کے گائے دینا ہوگی بشرطیکہ گائے

بیل محنتی نہ ہوں **ف** یعنی محنت مزدوری نہ کرتی ہوں اگر ان سے کام لیا جاتا ہو جیسے پانی سینچنا ہل جوتنا زاگر چلانا تو ان کو

عوامل کہیں گے اون میں زکوٰۃ نہیں ہے **ت** اور اونٹوں کی زکوٰۃ اوسی طرح بیان کی جیسے زہری نے روایت کیا کہا پچیس

اونٹوں میں پانچ بکریاں ہیں جب پچیس سے ایک بھی زیادہ ہو تو اون میں ایک بنت مخاض ہے اگر بنت مخاض نہ ہو تو ابن لبون

نر دیوے ۳۵ تک جب ۳۵ سے ایک بھی زیادہ ہو تو اون میں ایک بنت لبون ہے ۴۵ تک جب ۴۵ سے ایک بھی زیادہ ہو تو اون

میں ایک حقہ ہے جفتی کے لائق ۶۰ تک پھر بیان کیا اوسی طرح جیسے زہری کے حدیث میں ہے۔ یہاں تک کہ جب ایک بھی زیادہ ہو

۹۰ سے یعنی ۹۱ ہوں تو اون میں دو حقے ہیں جفتی کے لائق ایک سو بیس تک جب اس سے زیادہ ہوں تو ہر پچاس میں ایک حقہ دینا ہوگا

اور نہ جدا کیا جاویگا اکٹھا مال اور نہ اکٹھا کیا جاویگا جدا مال زکوٰۃ کے خوف سے اور نہ لیا جاویگا زکوٰۃ میں بوڑھا جانور نہ عیب دار

نہ نر جانور مگر جب مصدق اپنی خوشی سے لینا چاہے اور پیداوار میں جنہیں آب پاشی نہروں سے کیجاوی یا بارش سے دسواں حصہ لازم

ہوگا اور جن میں چرسے سے پانی کھینچکر آبپاشی کیجاوے (زیر بادلی کی زمین میں) بیسواں حصہ لیا جاویگا۔ ایک روایت میں عاصم اور

حارث کے یہ بھی ہے کہ زکوٰۃ ہر سال لیجاویگی زہیر نے کہا میں سمجھتا ہوں یہ کہا ہر سال ایک بار عاصم کی روایت میں ہے جب بنت مخاض

نہ ہو اور ابن لبون بھی نہ ہو تو دس درہم یا دو بکریاں دینا ہونگے دوسری روایت میں یوں ہے فاذا كانت لك مائتا درهم وحال

عليها الحول ففيها خمسة دراهم وليس عليك شيء يعني في الذهب حتى تكون لك عشرون دينارا فاذا كانت لك

عشرین دینارا وحال علیہا الحول ففیہا نصف دینار فما زاد فبحساب ذلک قال فلا ادری اعلی یقول فبحساب ذلک
او رفعہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولیس فی مال زکوۃ حتی یحول علیہ الحول الا ان جریرا قال ابن وہب یزید فی الحدیث
عن النبی صلعم لیس فی مال زکوۃ حتی یحول علیہ الحول ترجمہ جب تیری پاس دو سو درہم ہون اور اون پر ایکسال گزر جاوے
تو اون مین پانچ درہم لازم ہونگے اور سونی مین تیری اوپر کچہ نہین ہی جبتک تیری پاس بیس دینار نہون جب بیس دینار ہون
اور ایکسال گزر جاوی تو اون مین آدہا دینار ہوگا پہر جتنی زیادہ ہون اون مین ہی حساب سے یعنی چالیسوان حصہ دینا ہوگا
راوی نی کہا مجہی یاد نہین فبحساب ذلک علی رض کا قول ہی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ اور کسی مال مین زکوۃ نہین ہے
جبتک اوسپر سال نگزری۔ ابن وہب نے کہا جریر نی اتنا زیادہ کیا رسول اللہ صلعم نے فرمایا کسی مال مین زکوۃ نہین ہی جبتک اوسپر
ایکسال نگزری عن علی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد عفوت عن الخیل والرقیق فھاتوا صدقۃ الرقۃ
من کل اربعین درہما درہم ولیس فی تسعین ومائۃ شیئ فاذا بلغت مائتین ففیہا خمسۃ دراہم ترجمہ
حضرت امیر مومنین علی رض سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلعم نی مین نی معاف کر دی زکوۃ گہوڑون اور غلام لونڈی کی لیکن
دو زکوۃ چاندی کی ہر چالیس درہم مین سے ایک درہم جبتک دو سو درہم پوری نہون تو زکوۃ نہین ہی یہانتک کہ ایکسو نوی مین کچہ
نہین ہی جب دو سو درہم پوری ہون اوسوقت پانچ درہم زکوۃ کی دینا ہونگی عن بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی کل سائمۃ ابل فی اربعین بنت لبون ولا یفرق ابل عن حسابہا من اعطاہا مؤتجرا
قال ابن العلاء مؤتجرا بہا فلہ اجرہا ومن منعہا فانا اخذوہا وشطر مالہ عزمۃ من عزمات ربنا عز وجل
لیس لآل محمد منہا شیئ ترجمہ بہز بن حکیم سے روایت ہی اونہون نی سنا اپنے باپ حکیم سے اونہون نی اونکے دادا معاویہ
بن حیدہ سے (معاویہ بن حیدہ قشیری ہی) فرمایا رسول اللہ صلعم نی جب چالیس اونٹ جنگل مین چرنیوالی ہون تو اون مین ایک بنت
لبون دینا ہوگی اور اونٹ جدا جدا نکیے جاوینگے اپنی مقام سے (زکوۃ بچانے کی خیال سے) جو شخص زکوۃ دیگا ثواب کی خواہش
کرکے اوسکو ثواب ملیگا اور جو شخص زکوۃ کو روکیگا ہم اوس سے زکوۃ وصول کرینگے اور آدہا مال اوسکا لینگے زکوۃ روکنے کی سزا
مین قیف امام احمد اور شافعی کا قول قدیم یہی ہے کہ جب کوئی شخص زکوۃ نہ دیوی تو اوس سے بجبر زکوۃ لیجاوے اور آدہا مال اوسکا
جرمانے مین لیا جاوے اور اکثر علما کی نزدیک یہہ حکم ابتدای اسلام مین تہا جب جرمانہ لینا درست تہا پہر یہہ حکم منسوخ ہوگیا اب شرع
اسلام مین سزای مالی نہین ہے بعضون نی کہا اسکی معنی یہ ہین۔ ہم اوس سے زکوۃ لینگے اسطور پر کہ مصدق اوسکی مال کو دو حصے
کرکی جو حصہ بہتر ہو اوس مین سے زکوۃ لیوے یہی اوسکی سزا ہے عن معاذ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما وجہہ الی الیمن
امرہ ان یاخذ من البقر من کل ثلاثین تبیعا او تبیعۃ ومن کل اربعین مسنۃ ومن کل حالم یعنی محتلما
دینارا او عدلہ من المعافر ثیاب تکون بالیمن ترجمہ معاذ سے روایت ہی رسول اللہ صلعم نی اونکو جب یمن کی طرف بہیجا تو
حکم کیا ہر تیس گائی بیلون مین سے ایک برس کا بیل یا ایک برس کی گائی لینے کا اور ہر چالیس گائی بیلون مین سے دو برس کی

کے گا سے لینے کا اور ہر مرد بالغ سے (جو کافر ہو) ایک دینار لینے کا
(جزیہ کے طور پر) یا دینار کے بدلے میں اوسی قیمت کے کپڑے جو یمن میں بنتے ہیں لینے کا۔ دوسری روایت میں بھی
ایسا ہی ہے مگر جزیے کا ذکر نہیں ہے۔ عن سوید بن غفلة قال سرت او قال اخبرنی من سار مع مصدق النبی صلی
اللہ علیہ وسلم فاذا فی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لا تاخذ من راضع لبن ولا تجمع بین مفترق
ولا تفرق بین مجتمع وکان انما یاتی المیاہ حین ترد الغنم فیقول ادوا صدقات اموالکم قال فعمد رجل
منهم الی ناقة کوماء قال قلت یا ابا صالح ما الکوماء قال عظیمة السنام قال فابی ان یقبلها قال انی
احب ان تاخذ خیر ابلی قال فابی ان یقبلها قال فخطم له اخری دونها فابی ان یقبلها ثم خطم له اخری
دونها فقبلها وقال انی اخذها واخاف ان یجد علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لی عمدت الی
رجل فتخیرت علیہ ابلہ ترجمہ سوید بن غفلہ سے روایت ہے میں خود گیا یا جو شخص گیا تہا رسول اللہ صلعم کے مصدق کے ساتھ
اوس نے مجھ سے بیان کیا کہ آپ کے کتاب میں لکھا تہا نہ لیجاوے زکوۃ میں دودہ والی بکری یا دودہ پیتا ہوا بچا اور نہ اکٹھا
کرے جدا جدا مال اور نہ جدا کرے اکٹھا مال اور رسول اللہ صلعم کا مصدق اوس وقت آتا جب بکریاں پانی پر لائی جاتیں (پانی پلانے کے
لیے) اور وہ کہتا تہا ادا کرو زکوۃ اپنے مالوں کی۔ کہا راوی نے ایک شخص نے اپنا اونٹ کوما دینا چاہا۔ کہا راوی نے
پوچھا اے ابو صالح کوما کیا ہے انہوں نے کہا بڑی کوہان والا (جس اونٹ کا کوہان بڑا ہو اور اونچا وہ نہایت عمدہ اور بیش قیمت ہوتا
ہے) مصدق نے اوسکے لینے سے انکار کیا وہ شخص بولا نہیں میرے خوشی یہی ہے کہ سب سے بہتر اونٹ میرا تو لیوے جب مصدق نے انکار
کیا پھر اوس شخص نے اوس سے تہوڑے ہی درجے کا کم اونٹ کہینچا مصدق نے اوسکے بہی لینے سے انکار کیا پہر اوس نے اور کم درجے
کا کہینچا وہ مصدق نے لیلیا اور کہا میں لیے لیتا ہوں مگر ڈرتا ہوں کہیں رسول اللہ صلعم مجہپر غصہ نہ ہوں اور فرماویں تو نے
ایک شخص کا بہتر اونٹ چن کے لیا۔ کہا ابو داؤد نے دوسری روایت میں نہ جدا کیا جاوے اکٹھا مال ہے۔ عن سوید
بن غفلة قال اتانا مصدق النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخذت بیدہ وقرات فی عهدہ لا یجمع بین مفترق
ولا یفرق بین مجتمع خشیة الصدقة ولم یذکر راضع لبن ترجمہ سوید بن غفلہ سے روایت ہے ہمارے پاس رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا مصدق آیا میں نے اوسکا ہاتہ پکڑا اور اوسکی کتاب میں پڑہا نہ اکٹھا کیا جاوے جدا جدا مال اور نہ جدا کیا جاوے
اکٹھا مال زکوۃ کے خوف سے اس روایت میں دودہ والے جانور کا ذکر نہیں ہے۔ عن مسلم ابن ثفنة الیشکری قال استعمل نافع بن
علقمة ابی علی عرافة قومه فامره ان یصدقهم قال فبعثنی ابی فی طائفة منهم فاتیت شیخا کبیرا یقال له
سعر فقلت ان ابی بعثنی الیک یعنی لاصدقک قال ابن اخی وای نحو تاخذون قلت نختار حتی انا نتبین
ضروع الغنم قال ابن اخی فانی احدثک انی کنت فی شعب من هذه الشعاب علی عهد رسول اللہ ص فی غنم
لی فجاءنی رجلان علی بعیر فقالا لی انا رسولا رسول اللہ ص الیک لتؤدی صدقة غنمک فقلت ما علی

فيها فقالا شاة فعمدت الى شاة قد عرفت مكانها ممتلئة محضا وشحما فاخرجتها اليهما فقالا هذه شاة
الشافع وقد نهانا رسول الله ص ان ناخذ شافعا قلت فاي شيء تاخذان قالا عناقا جذعة او ثنية قال فاعمد
الى عناق معتاط والمعتاط التي لم تلد ولدا وقد حان ولادها فاخرجتها اليهما فقالا ناولناها فجعلاها معهما
على بعيرهما ثم انطلقا

ترجمہ مسلم بن ثفنہ یا مسلم بن شعبہ (اور صحیح مسلم بن شعبہ ہے) سے روایت ہے ابن علقمہ نے عامل کیا میرے
باپ کو اپنی قوم کے کاموں پر اور حکم کیا ان کو زکوٰۃ وصول کرنیکا تو میرے باپ نے مجھے بھیجا ایک جماعت کیطرف میں ایک بوڑھے شخص کے
پاس آیا جسکا نام سعر تھا اور کہا مجھ کو میرے باپ نے بھیجا ہے تجھ سے زکوٰۃ وصول کرنیکو وہ بولا اے میرے بھائی کے بیٹے تم کس قسم کا جانور لوگے
میں نے کہا ہم چنکر تھنوں کو دیکھکر عمدہ جانور لینگے وہ بولا میں تجھ سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں میں ہیں کہیں کسی گھاٹی میں رہا
کرتا تھا اپنی بکریاں لیے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک دن دو آدمی اونٹ پر سوار ہو کر آئے اور کہنے لگے ہم رسول اللہ ص
کے بھیجے ہوئے آئے ہیں تیری بکریوں کی زکوٰۃ لینے کو میں نے کہا مجھے کیا دینا چاہیے انہوں نے کہا ایک بکری میں نے قصد کیا ایک بکری کا
جسکو پہچانتا تھا چربی اور دودھ سے بھری ہوئی اور نکال لایا ان دونوں کے پاس انہوں نے کہا یہ بکری پیٹ والی (حاملہ) ہے اور منع کیا ہم کو
رسول اللہ ص نے ایسی بکری لینے سے پھر میں نے کہا تم کیا لوگے انہوں نے کہا ایک برس کی بکری جو دوسرے میں لگی ہو یا دو برس کی جو تیسرے برس میں لگے
ہو میں نے قصد کیا ایک بکری کا جو موٹی تھی بیاہی نہ تھی مگر بیاہنے والی تھی اسکو نکال دیا ان لوگوں نے لے لیا اور اونٹ پر اپنے ساتھ سوار
کر لیا اور چلے گئے

عن عبد الله بن معاوية الغاضري من غاضرة بن قيس قال قال النبي صلى الله عليه وسلم ثلاث من فعلهن فقد طعم
طعم الايمان من عبد الله وحده وانه لا اله الا الله واعطى زكاة ماله طيبة بها نفسه رافدة عليه كل عام ولا يعطي الهرمة
ولا الدرنة ولا المريضة ولا الشرط اللئيمة ولكن من وسط اموالكم فان الله لم يسألكم خيره ولم يأمركم بشره ترجمہ

عبد اللہ بن معاویہ سے روایت ہے رسول اللہ ص نے فرمایا تین باتیں ہیں جو کوئی ان کو کریگا وہ مزہ ایمان کا پاویگا۔ خاص خدا کی عبادت کرے اور لا الہ
الا اللہ کا اقرار کرے اور اپنے مال کی زکوٰۃ خوشی سے ہر سال ادا کیا کرے اور نہ بوڑھیا اور خارشتی اور بیمار اور بری قسم کی لیکن متوسط مال دیوے کیونکہ
اللہ نے نہیں چاہا عمدہ مال تمہارا اور نہ حکم کیا ہے تم کو بری مال دینے کا

عن ابي بن كعب قال بعثني النبي ص مصدقا فمررت برجل فلما جمع لي
ماله لم اجد عليه فيه الا ابنة مخاض فقلت له اد ابنة مخاض فانها صدقتك فقال ذاك ما لا لبن فيه ولا ظهر ولكن هذه
ناقة فتية عظيمة سمينة فخذها فقلت له ما انا باخذ ما لم اومر به وهذا رسول الله ص منك قريب فان احببت ان
تأتيه فتعرض عليه ما عرضت علي فافعل فان قبله منك قبلته وان رده عليك رددته قال فاني فاعل فخرج معي وخرج
بالناقة التي عرض علي حتى قدمنا على رسول الله ص فقال له يا نبي الله اتاني رسولك ليأخذ مني صدقة مالي وايم الله ما
قام في مالي رسول الله ص ولا رسوله قط قبله فجمعت له مالي فزعم ان ما علي فيه ابنة مخاض وذلك ما لا لبن فيه ولا ظهر و
قد عرضت عليه ناقة فتية عظيمة ليأخذها فابى علي فها هي ذه قد جئتك بها يا رسول الله خذها فقال له رسول الله
ص ذاك الذي عليك فان تطوعت بخير آجرك الله فيه وقبلناه منك قال فها هي ذه يا رسول الله قد جئتك بها

تخذها قال فامر رسول اللہ صلعم بقبضها ودعا له فی ماله بالبرکة **ترجمہ** ابی بن کعب سے روایت ہے مجھکو رسول اللہ صلعم نے مصدق
بنا کر بھیجا مین ایک شخص پر گزرا جب اوس نے اپنا مال اکٹھا کیا تو نہ واجب ہوئی اوسپر مگر ایک بنت مخاض مین نے کہا ایک بنت مخاض دیدے کہ تجھپر
لازم ہے زکوٰۃ مین وہ بولا بنت مخاض کس کام کی نہ دودہ دیوے نہ اوسپر سوار ہو سکے یہ لو ایک اونٹنی جوان موٹی تازی مین نے کہا مین کبہو نہ لونگا اوس چیز کو
جسکے لینے کا مجھے حکم نہین ہوا البتہ رسول اللہ صلعم یہ مین تجھسے قریب ہین اگر تو چاہے اونکے پاس جا کر یہ بیان کرے اور آپ منظور کر لین تو مین بھی لے لونگا ورنہ
واپس کر دونگا اوس نے کہا اچہا مین چلتا ہون وہ اوسی اونٹنی کو میرے ساتھ لیکر چلا جب ہم رسول اللہ صلعم پاس آئے وہ شخص بولا یا رسول اللہ
آپکا رسول میرے پاس آیا زکوٰۃ لینے کو میرے مال کے اور قسم خدا کی اس سے پہلے کبہی میرے مال کو نہ دیکھا رسول اللہ صلعم نے نہ اون کے رسول نے
تو مین نے اپنے مال کو اکٹھا کیا وہ شخص بولا تجھپر ایک بنت مخاض ہے اور بنت مخاض نہ دودہ دیتی ہے نہ سواری کے لائق ہے اسواسطے مین اون کو
ایک اونٹنی بڑی موٹی جوان آپکے کو لیجیے آپ نے فرمایا تیرے پر واجب تو بھی بنت مخاض ہے مگر جو تو خوشی سے اپنی اوسکو دیتا ہے تو اللہ تجھکو اجر
دیگا اور ہم قبول کر لین گے وہ شخص بولا یا رسول اللہ صلعم یہ لیجیے وہ بھی اونٹنی ہے پھر رسول اللہ صلعم نے حکم کیا اوسکے لینے کا اور دعا کی اوسکے
مال مین برکت کیواسطے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مصدق کو درست نہین ہے واجب سے زیادہ لینا مگر جب صاحب مال خوشی سے بہتر اور
عمدہ چیز دیوے تو لینے مین قباحت نہین ہے

عن ابن عباس ان رسول اللہ صلعم بعث معاذا الی الیمن فقال انک تاتی قوما اهل
کتاب فادعهم الی شهادة ان لا اله الا الله وانی رسول الله فان هم اطاعوک لذلک فاعلمهم ان الله افترض علیهم خمس صلوات
فی کل یوم ولیلة فان هم اطاعوک لذلک فاعلمهم ان الله افترض علیهم صدقة فی اموالهم توخذ من اغنیائهم وترد فی فقرائهم
فان هم اطاعوک لذلک فایاک وکرائم اموالهم واتق دعوة المظلوم فانها لیس بینها وبین الله حجاب **ترجمہ** ابن عباس
سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے حضرت معاذ بن جبل کو یمن کیطرف بھیجا اور فرمایا تم ایک قوم پاس اہل کتاب کے جاؤگے اونکو بلانا اس بات کیطرف
کہ کوئی سچا معبود نہین سوا خدا کے اور مین اللہ کا رسول ہون اگر وہ یہ مان لین پھر اونکو بتانا کہ اللہ نے اونپر پانچ نمازین فرض کین ہر رات دن مین اگر
یہ مان لین پھر اونکو بتا کہ اللہ نے فرض کیا اونپر زکوٰۃ کو اونکے مالون مین اگر یہ مان لین تو نہ لینا اونکے عمدہ مالون کو اور ڈرتے رہنا مظلوم کی بددعا سے کیونکہ
مظلوم کی دعا مین اور اللہ جل جلالہ مین کوئی روک نہین ہے **ف** یعنی مظلوم کی دعا فی الفور جل جلالہ تک پہونچ جاتی ہے اور ظالم کو تباہ کرتی ہے

عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال المعتدی فی الصدقة کمانعها **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلعم
نے فرمایا زکوٰۃ لینے مین زیادتی کرنیوالا زکوٰۃ منع کرنیوالے کی مانند ہے **ف** یعنی جو قدر واجب سے زیادہ لے مانند منع کرنیوالے زکوٰۃ کے ہے یعنی جیسے گناہ
زکوٰۃ نہ دینے مین ہے ویسے ہی گناہ زیادہ لینے مین ہے

باب رضی المصدق
مصدق کو راضی کرنیکا بیان

عن بشیر بن الخصاصیة قال قلنا ان اهل الصدقة یعتدون علینا افنکتم من اموالنا بقدر ما یعتدون علینا فقال لا **ترجمہ**
بشیر بن خصاصیہ سے ایک شخص نے پوچھا کہ زکوٰۃ لینے والے ہم سے زیادہ لیا کرتے ہین کیا ہم اوسقدر مال چھپا لیا کرین انہون نے کہا نہین دوسری روایت
مین ہے ہم نے رسول اللہ صلعم سے یہہ کہا آپنے بھی یہی جواب دیا

عن جابر بن عتیک ان رسول اللہ صلعم قال سیاتیکم رکب مبغضون فاذا
جاؤکم فرحبوا بهم وخلوا بینهم وبین ما یبتغون فان عدلوا فلانفسهم وان ظلموا فعلیها وارضوهم فان تمام زکوتکم

رضاهم ليدعو لكم ترجمہ جابر بن عتیک سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا قریب ہے تمہارے پاس زکوٰۃ لینے کو کچھ لوگ آوینگے جنکو تم برا جانتے ہو پھر جب وہ آویں تو
مرحبا کہو اور جو لینا چاہیں لینے دو اگر انصاف کرینگے تو انہیں کو فائدہ ہوگا اگر ظلم کرینگے تو انہیں پر وبال پڑیگا انکو راضی کرنا کیونکہ تمہاری زکوٰۃ
پوری ہو سکے جب وہ خوش ہو جاویں اور چاہیے کہ تمہارے لیے دعا کریں عن جرير بن عبد الله قال جاء ناس يعني من الاعراب الى رسول الله صلى الله عليه وسلم
فقالوا ان ناسا من المصدقين ياتونا فيظلمونا قال فقال ارضوا مصدقيكم قالوا يا رسول الله وان ظلمونا قال ارضوا مصدقيكم
زاد عثمان وان ظلمتم قال ابو كامل في حديثه قال جرير ما صدر عني مصدق بعد ما سمعت هذا من رسول الله صلى الله عليه وسلم الا وهو
عني راض ترجمہ جریر بن عبد اللہ سے روایت ہے کچھ لوگ عرب کے آئے رسول اللہ صلعم کے پاس اور کہا زکوٰۃ لینے والے ہم پر ظلم کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا تم انکو
راضی کرو انہوں نے کہا یا رسول اللہ اگرچہ وہ ہم پر ظلم کریں آپ نے فرمایا تم انکو راضی کرو۔ عثمان کی روایت میں اتنا زیادہ ہے اگرچہ
تم پر ظلم ہو۔ جریر نے کہا جب سے میں نے یہ رسول اللہ صلعم سے سنا کوئی مصدق میرے پاس سے نہیں پھرا مگر راضی اور خوش ہو کر۔ شکر ہے اللہ جل جلالہ کا
پورا ہوا نواں پارہ سنن ابو داؤد کی تفسیر یعنی ترجمے کا۔ اب شروع ہوتا ہے پارہ دسواں اوسکے فضل اور انعام پر توکل اور اعتماد کر کے اور انسانی کی کفایت ہے

تم الجزء التاسع ويتلوه الجزء العاشر ان شاء الله تعالى

فہرست ابواب پارہ نہم سنن ابوداؤد علیہ الرحمۃ

ہیں نے کہا ان لوگون نے کہا اونٹ کا بچہ جبتک پیٹ میں ہے اوسکو حوار کہتے ہیں پھر جب پیدا ہوتا ہے تو اوسکو فصیل کہتے ہیں پھر
جب دوسرے برس میں لگتی ہے تو اوسکو بنت مخاض کہتے ہیں جب تیسرے برس میں لگتی ہے تو اوسکو بنت لبون کہتے ہیں جب
تین برس کے ہو جاوے تو اوسکو حق یا حقہ کہینگے چار برس تک کیونکہ اب وہ جفتی اور سواری کے لائق ہو گئی لیکن نر جوان نہ
ہوتا جبتک چہ برس کا نہ ہو اور حقہ کو طروقۃ الفحل بہی کہتے ہیں کیونکہ نر اوسپر کودتا ہے چار برس پورے ہونے تک جب پانچوان برس
لگے تو وہ جذعہ ہے پانچ برس پورے ہونے تک جب چہٹا برس لگے اور سامنے کے دانت نکالے تو وہ ثنی ہے چہ برس پورے ہونے
تک جب ساتوان برس لگے تو نر کو رباعی اور مادہ کو رباعیہ کہتے ہیں۔ سات برس پورے ہونے تک جب آٹھوان برس لگے اور چوتہا
دانت نکالے تو وہ سدیس ہے اور سدس ہے آٹھ سال پورے ہونے تک جب نوان برس لگے تو اوسکو بازل کہینگے کیونکہ
اوسکی کچلیان نکل آوینگی دسوان برس شروع ہونے تک جب دسوان برس شروع ہو تو وہ مخلف ہے پھر اوسکے بعد اسکا کوئی نام نہین
مگر یون کہینگے بازل ایک سال کا یا دو سال کا اور مخلف دو سال یا تین سال کا پانچ سال تک اور خلفہ حاملہ کو کہتے ہیں ابو حاتم نے
کہا جذوعہ ایک وقت کا نام ہے کوئی دانت نہیں ہے اور دانتوں کی فصل سہیل تارے کے نکلنے پر بدلتی ہے ابو داؤد نے کہا ہم کو
ریاشی نے یہ شعر سنایا جنکا معنی یہ ہے۔ جب پہلی رات کو سہیل نکلا تو ابن لبون حق ہو گیا اور حق جذع ہو گیا کوئی
دانت نر سوا ہبع کے۔ ہبع وہ بچہ ہے جو سہیل کے طلوع میں نہ پیدا ہو بلکہ اور وقت پیدا ہوا اوسکے دانتوں کا حساب سہیل
سے نہ ہو سکیگا

باب این تصدق الاموال مالونکی زکوۃ کہان لیجاوے گی عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا جلب ولا جنب ولا تؤخذ صدقاتھم الا فی دورھم ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص
سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا جلب ہے نہ جنب ف جلب کہتے ہیں زکوۃ دینے والوں کے جانور کھینچکر عامل تک لانیکو اور
جنب کہتے ہیں جانور دور لیجانیکو تاکہ عامل کو وہان جانا پڑے دونوں باتون سے منع فرمایا نہ عامل کو چاہیے کہ جانورون سے دور رہے
اور زکوۃ والون کے جانور وہان کھینچواوے کہ اونکو تکلیف ہو نہ جانور والون کو لازم ہے کہ اپنے جانور لیکر عامل سے دور چلے جاوے
تاکہ عامل کو وہان آنا پڑے بلکہ ف لیجاوے زکوۃ مگر اپنے مکانون میں عن محمد بن اسحاق فی قولہ لا جلب ولا جنب
قال ان تصدق الماشیۃ فی مواضعھا ولا تجلب الی المصدق والجنب عن ھذہ الفریضۃ ایضا لا یجنب
اصحابھا یقول ولا یکون الرجل باقصی مواضع اصحاب الصدقۃ فتجنب الیہ ولکن تؤخذ فی موضعہ ترجمہ
محمد بن اسحاق نے جلب اور جنب کے معنے یہی بیان کیے جو اوپر گزرے

باب الرجل یبتاع صدقتہ زکوۃ دیکر پھر اوسکو
خرید لینے کا بیان عن عبد اللہ بن عمر ان عمر بن الخطاب حمل علی فرس فی سبیل اللہ فوجدہ یباع فاراد ان یبتاعہ
فسأل رسول اللہ صلعم عن ذلک فقال لا تبتاعہ ولا تعد فی صدقتک ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے حضرت عمر
نے ایک گھوڑا اللہ کی راہ میں دیا پھر اوسکو بکتا ہوا پایا انہوں نے خریدنا چاہا تو آنحضرت سے پوچھا آپ نے فرمایا مت خرید
اوسکو اور مت رجوع کر اپنے صدقہ میں ف اگرچہ وہ گھوڑا ایک درہم کو ملے کیونکہ صدقہ دیکر لوٹانے والا مثل کتے کی ہے جو

لی اگر پھیر دے سکو جائز ہے۔ بعض علماء کے نزدیک بموجب ظاہر حدیث کے زکوۃ کے مال کو پھر خریدنا حرام ہے اور اکثر کے نزدیک مکروہ ہے

باب صدقة الرقيق غلام لونڈی کے زکوۃ کا بیان عن ابی هريرة عن النبی صلی الله عليه وسلم قال ليس فی الخيل والرقيق زكوة الا ان زكوة الفطر فی الرقيق ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا گھوڑی اور غلام لونڈی میں زکوۃ نہیں ہے مگر صدقہ فطر غلام لونڈی کی طرف سے دینا چاہیے عن ابی هريرة ان رسول الله صلی الله عليه وسلم قال ليس على المسلم فی عبده ولا فی فرسه صدقة ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا مسلمان پر اپنے گھوڑی یا غلام لونڈی کی زکوۃ نہیں ہے

باب صدقة الزرع زراعت کی زکوۃ کا بیان عن عبد الله بن عمر قال قال رسول الله فيما سقت السماء والانهار والعيون او كان بعلا العشر وفيما سقي بالسوانی النضح نصف العشر ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس زراعت میں آسمان سے پانی پہونچے یا نہر سے یا چشمے سے یا خود بخود زمین کی اندر سے تری پہونچے اوسمیں دسوان حصہ لیا جاویگا اور جس زراعت میں پانی کوئیں سے کھینچ کر دیا جاوے اوسمیں بیسوان حصہ لازم ہوگا عن جابر بن عبد الله ان رسول الله صلی الله عليه وسلم قال فيما سقت الانهار والعيون العشر وما سقي بالسوانی ففيه نصف العشر ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس زراعت میں نہر سے پانی پہونچے یا چشمے سے اوسمیں دسوان حصہ لیا جاویگا اور جس زراعت میں پانی کوئیں سے کھینچ کر دیا جاوے اوسمیں بیسوان حصہ لازم ہوگا۔ وکیع اور ابو ایاس نے کہا بعل (جو پہلے حدیث میں وارد ہے) مراد اوس سے وہ زراعت ہے جو آسمان کے پانی سے اوگے (صحراء میں ہے بعل وہ درخت جو جڑوں سے تری زمین سے کھینچ لیوے غرض یہہ کہ سینچکر پانی دینے کی حاجت نہو) عن معاذ بن جبل ان رسول الله صلی الله عليه وسلم لما بعثه الى اليمن فقال خذ الحب من الحب والشاة من الغنم والبعير من الابل والبقرة من البقر ترجمہ معاذ بن جبل سے روایت ہے رسول اللہ نے انکو یمن کے طرف بھیجا اور فرمایا کہ اناج میں سے اناج لیا کر اور بکریوں میں سے بکری اور اونٹوں میں سے اونٹ اور گائے بیلوں میں سے گائے بیل ف مطلب یہہ ہے کہ زکوۃ ہر مال کے اوسی مال کے قسم سے وصول کیجاوے اگر نہ ہو سکے تو قیمت بھی لینا درست ہے۔ کہا ابو داؤد نے میں نے مصر میں ایک ککڑی دیکھی تیرہ بالشت کی اور ایک ترنج دیکھا جو ایک اونٹ پر لدا ہوا تھا دو ٹکڑے کر کے اوسکو کاٹ کر دو بوجھے کر دیے تھے

باب زكوة العسل شہد کے زکوۃ کا بیان عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال جاء هلال احد بنی متعان الى رسول الله صلی الله عليه وسلم بعشور نحل له وكان سأله ان يحمي واديا يقال له سلبة فحمى له رسول الله صلی الله عليه وسلم ذلك الوادی فلما ولي عمر بن الخطاب رضی الله عنه كتب سفيان بن وهب الى عمر بن الخطاب يسأله عن ذلك فكتب عمر رضی الله عنه ان ادى اليك ما كان يؤدی الى رسول الله صلی الله عليه وسلم من عشور نحله فاحم له سلبة والا فانما هو ذباب غيث يأكله من يشاء ترجمہ عمرو بن شعیب سے روایت ہے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا (عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے) کہ ہلال ایک شخص تھا بنی متعان میں سے آیا رسول اللہ پاس دسواں حصہ

کا لیکر اور جیا باب ہے ایک جنگل کا ٹھیکہ جسکا نام سلبہ تہا ف ٹھیکے سے یہ مراد ہے کہ کوئی اوس جنگل مین اپنے جانورون کو نہ چرا دے
اور وہان کی پیداوار نہ لیوے تاکہ شہد کی مکھیان اوس جنگل کے پہول پہل کہا کر شہد اوگلا کرین ۔ مقصود یہ کہ ٹھیکہ سے
یہ مراد ہے کہ کوئی اور شخص اوس جنگل کے چہتے نہ اوکھاڑے وہان کا شہد نہ لیوے ف رسول اللہ نے وہ جنگل اونکے
لیے مقرر کر دیا جب حضرت عمرؓ کی خلافت ہوئی سفیان بن وہب نے اسباب بن حضرت عمر کو لکہا انہون نے جواب
کہ اگر ہلال تجہکو وہی دیتا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا کرتا تہا پس اوسکا ٹھیکہ قائم رکھ ورنہ وہ مکھیان مثل اور جنگل
مین ہر شخص اونکا شہد کہا سکتا ہے عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان شبابۃ بطن من فہم فذکر نحوہ قال
من کل عشر قرب قربۃ وقال سفیان بن عبد اللہ الثقفی قال وکان یحمی لہم وادیین زاد فادوا الیہ ما کانوا
یؤدون الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحمی لہم وادییہم ترجمہ عمرو بن شعیب سے روایت ہے انہون نے
اپنے باپ سے سنا انہون نے اپنے دادا سے کہ وہ قبیلہ شبابہ تہا جو ایک ٹکڑا ہے قبیلہ فہم کا اور یہی قصہ بیان کیا ہر دس مشکون
شہد کی سے ایک مشک دیا کرتی تہے اور سفیان بن عبد اللہ ثقفی نے دو جنگلون کو اون کے متعلق کر دیا تہا پہر وہ اوسی قدر
دیتے تہے جتنا رسول اللہ صلعم کو دیا کرتی تہے اور سفیان اونکی جنگل کی حفاظت کرتی تہے باب فی خرص العنب انگور کا اندازہ
کر لینا درختون پر پہر جب وہ سوکھ کر اوترین تو اوسی اندازہ سے دسوان حصہ زکوۃ کا لینا عن عتاب بن اسید قال امر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یخرص العنب کما یخرص النخل وتوخذ زکوتہ زبیبا کما توخذ زکاۃ النخل تمرا ترجمہ
عتاب بن اسید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا انگور کے اندازہ کرنیکا جیسے کہجور کا اندازہ کیا جاتا ہے جب انگور
سوکھ کر درخت سے اوترین اوسوقت انکی زکوۃ لیجاوے جیسے کہجور کی زکوۃ سوکھنے پر لیجاتی ہے باب فی الخرص
درختون پر میوہ کو اٹکل کا بیان عن عبد الرحمن بن مسعود قال جاء سہل بن ابی حثمۃ الی مجلسنا قال امرنا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا خرصتم فجذوا ودعوا الثلث فان لم تدعوا او تجدوا الثلث فدعوا الربع ترجمہ
عبد الرحمن بن مسعود سے روایت ہے سہل بن ابی حثمہ ہمارے پاس آئے اور کہا ہم کو حکم کیا رسول اللہ نے جب تم اٹکل کیا کرو (میوہ
کی) تو لیا کرو دو تہائی اور چہوڑ دیا کرو ایک تہائی اگر ایک تہائی نہ چہوڑو تو چوتہائی چہوڑو ف یعنی جسقدر حصہ زکوۃ کا
انکا جاوے اوس مین سے ایک تہائی مالکو چہوڑ دیا کرو کیونکہ اٹکلنے مین کمی بیشی کا احتمال ہے اور کچہہ پہل تلف ہی ہو جاتی ہین کچہہ
جانور کہا جاتی ہین اونکا جبر ہو جاوے ۔ اسی پر عمل ہے اکثر علما کا اور ابو حنیفہ کے نزدیک زکوۃ مین سے کچہہ نہ چہوڑا جاوے باب
متی یخرص التمر کہجور کے اٹکل کب کیے جاوے عن عائشۃ انہا قالت وہی تذکر شان خیبر کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یبعث عبد اللہ بن رواحۃ الی یہود فیخرص النخل حین یطیب قبل ان یؤکل منہ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے
انہون نے بیان کیا خیبر کا حال رسول اللہ عبد اللہ بن رواحہ کو بہیجا کرتے تہے یہود کیطرف وہ کہجور کو اٹکلتے تہے جب اچہے طرح
پک جاتے کہانے کے لائق ہو جاتی ہے پہلے ف رسول اللہ نے جب خیبر فتح کیا تو وہان کے یہودیون سے یون معاملہ ٹہیرا کہ تم اپنی پیداوار کا نصف

لیکن نصف مسلمانونکو دیا کر واسوسطے عبداللہ بن رواحہ مرفصل مین جاکر کہجورونکو اٹکل آتے پھر اوسی قدر فصل کٹنے کی بعد لیتے

سے لی لیتے **عن** سہل قال نہی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم عن الجعرور ولون الحبیق ان یؤخذا فی الصدقۃ قال الزہری

لونین من تمر المدینۃ **ترجمہ** سہل سے روایت ہے رسول اللہؐ نے منع کیا جعرور اور لون الحبیق لینے سے زکوٰۃ مین وہ ہری

ہی کہا یہ دو قسمین ہین کہجور کی مدینہ مین۔ بہت خراب قسمین ہین اسواسطے انکے لینے سے منع کیا **عن** عوف بن مالک قال

دخل رسول اللّٰہ المسجد وبیدہ عصا وقد علق رجل قنا حشفا فطعن بالعصا فی ذلک القنو وقال لو شاء رب

ھذہ الصدقۃ تصدق باطیب منہا وقال ان رب ھذہ الصدقۃ یاکل الحشف یوم القیامۃ **ترجمہ** عوف بن

مالک سے روایت ہے رسول اللہؐ مسجد مین تشریف لائے اور ہاتہ مین ایک لکڑی تھی کسی شخص نے ایک گچھہ حشف (ایک خراب

قسم ہے کہجور کی) کا لٹکا دیا تھا آپ نے لکڑی اوسمین ماری اور فرمایا جس شخص نے یہ صدقہ دیا ہے وہ اگر چاہتا تو اس سے بہتر

دیتا یہ صدقہ دینے والا قیامت کی روز حشف کہاویگا **ف** یعنے خدا کی راہ مین اگر چیز دی تھی تو بہتر اور عمدہ دی ہوتے جیسا دیگا

ویسا ہی بدلہ قیامت کی روز پاویگا **باب** زکوٰۃ الفطر صدقہ فطر کا بیان **عن** ابن عباس قال فرض رسول اللّٰہ صلی

اللّٰہ علیہ وسلم زکاۃ الفطر طہرۃ للصائم من اللغو والرفث وطعمۃ للمساکین من اداہا قبل الصلوۃ فہی زکاۃ

مقبولۃ ومن اداہا بعد الصلوۃ فہی صدقۃ من الصدقات **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہؐ نے صدقہ

فطر مقرر کیا روزہ دار کے پاک کرنیکے واسطے لغو اور بیہودہ بات سے اور مسکینون کی پرورش کیواسطے **ف** یعنے رمضان کے روزون

مین جو بیہودہ اور بری باتین زبان سے نکلجاتی ہین صدقہ فطر اونکا کفارہ ہے **ت** جو شخص ادا کرے صدقہ فطر کو عید کے نماز سے

پہلے تو وہ قبول کیا جاویگا اور جو ادا کرے اوسکو نماز کے بعد تو وہ بہی ایک صدقہ ہوگا مثل اور صدقون کی **باب** متی تودیٰ

صدقہ فطر کب دیا جاوے **عن** ابن عمر قال امرنا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بزکوۃ الفطر ان تودیٰ قبل خروج

الناس الی الصلوۃ قال فکان ابن عمر یؤدیہا قبل ذلک بالیوم والیومین **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت

ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو حکم کیا صدقہ فطر دینے کا پہلے اس سے کہ لوگ عید کی نماز کو نکلین راوی نے کہا تو عبداللہ

بن عمر ادا کرتے تھے صدقہ فطر عید سے ایکدن اور دو دن پہلے **باب** کم یؤدی فی صدقۃ الفطر صدقہ فطر کی مقدار

کا بیان **عن** ابن عمر ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فرض زکوۃ الفطر قال فیہ فیما قرأہ علی مالک زکوۃ

الفطر من رمضان صاعا من تمر او صاعا من شعیر علی کل حر او عبد ذکر او انثی من المسلمین **ترجمہ** عبداللہ بن

عمر سے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرض کیا صدقہ فطر کو ایک صاع کہجور سے یا ایک صاع جو سے ہر آزاد اور غلام پر اور مرد اور عورت

پر مسلمانون مین سے **ف** صدقہ فطر فرض ہے مثل زکوٰۃ کی بموجب ظاہر حدیث کے یہی قول ہے امام احمد اور شافعی کا اور واجب

ہے ابو حنیفہؒ کے نزدیک اور سنت مؤکدہ ہے مالکؒ کے نزدیک۔ مسلمانون کی قید سے معلوم ہوا کہ کافر غلام لونڈی کیطرف سے صدقہ

فطر دینا ضرور نہین اکثر ائمہ کا یہی مذہب ہے مگر ابو حنیفہ کے نزدیک ضرور ہے دلایل ابو حنیفہؒ کے ضعیف ہین۔ دوسری روایت مین

اتنا زیادہ ہے والصغیر والکبیر وامر بھا ان تؤدی قبل خروج الناس الی الصلوٰۃ یعنی ہر چھوٹے بڑے پر اور حکم کیا آپ نے
صدقہ فطر دینے کا نماز کو جانے سے پیشتر ایک مسئلہ ہر مسلمان پر اور ایک روایت میں من المسلمین نہیں ہے - تیسری روایت میں
یوں ہے فرض صدقۃ الفطر صاعا من شعیر او تمر علی الصغیر والکبیر والحر والمملوک زاد موسیٰ والذکر والانثی
فرض کیا آپ نے صدقہ فطر ایک صاع جو یا کھجور کا چھوٹی بڑی آزاد اور غلام مرد اور عورت پر - صاع کی مقدار میں اختلاف ہے اکثر
علما کے نزدیک مراد صاع حجازی ہے جو پانچ رطل کا ہوتا ہے اور یہی صحیح ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک صاع عراقی مقصود ہے جو آٹھ
رطل کا ہوتا ہے عن عبد اللہ بن عمر قال کان الناس یخرجون صدقۃ الفطر علی عہد رسول اللہ صلعم
صاعا من شعیر او تمر او سلت او زبیب قال قال عبد اللہ فلما کان عمر رضی اللہ عنہ وکثرت الحنطۃ جعل نصف صاع حنطۃ
من تلک الاشیاء ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے لوگ رسول اللہ صلعم کے زمانے میں صدقہ فطر نکالا کرتے تھے ایک صاع جو
یا کھجور یا سلت (بے پوست کا جو) یا انگور جب حضرت عمر کا زمانہ ہوا اور گیہوں بہت آنے لگی انہوں نے آدھا صاع گیہوں کا اور
چیزوں کے بدلے میں مقرر کیا دوسری روایت میں ہے فعدل الناس بعد نصف صاع من بر قال وکان عبد اللہ
یعطی التمر فاعوز اہل المدینۃ التمر عاما فاعطی الشعیر ترجمہ پھر لوگ آدھا صاع گیہوں کا دینے لگے - راوی نے کہا
عبد اللہ کھجور دیا کرتے تھے ایک سال مدینے میں کھجور کا توڑا ہوا تو انہوں نے جو دیے عن ابی سعید الخدری قال کنا
نخرج اذ کان فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زکوٰۃ الفطر عن کل صغیر وکبیر حر او مملوک صاعا
من طعام او صاعا من اقط او صاعا من شعیر او صاعا من تمر او صاعا من زبیب فلم نزل نخرجہ حتی قدم معاویۃ حاجا او
معتمرا فکلم الناس علی المنبر فکان فیما کلم بہ الناس ان قال انی اری ان مدین من سمراء الشام تعدل صاعا من تمر
فاخذ الناس بذلک فقال ابو سعید فاما انا فلا ازال اخرجہ ابدا ما عشت ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے جب
رسول اللہ صلعم ہم میں موجود تھے تو ہم صدقہ فطر ہر چھوٹے بڑے آزاد اور غلام کی طرف سے ایک صاع اناج کا یا پنیر کا یا جو کا یا کھجور کا یا انگور کا نکالتے تھے
پھر اسی طرح ہم نکالتے رہے یہاں تک کہ معاویہ حج یا عمرہ کرنے کو آئے انہوں نے منبر پر چڑھ کر لوگوں سے بیان کیا اس میں یہ بھی کہا کہ میری
رائے میں دو مد گیہوں کے جو شام سے آتی ہیں ایک صاع کھجور کے برابر ہیں پھر لوگوں نے یہی اختیار کر لیا لیکن میں تو اپنی زندگی بھر
ایک ہی صاع دیتا رہا عن ابی سعید الخدری یقول لا اخرج ابدا الا صاعا انا کنا نخرج علی عہد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم صاع تمر او شعیر او اقط او زبیب ہذا حدیث یحییٰ زاد سفیان او صاعا من دقیق قال حامد
فانکروا علیہ فترکہ سفیان قال ابو داؤد فہذہ الزیادۃ وہم من ابن عیینۃ ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے
وہ کہتے تھے میں تو ہمیشہ ایک ہی صاع دوں گا ہم رسول اللہ صلعم کے زمانے میں ایک صاع کھجور یا جو یا پنیر یا انگور کا نکالا کرتے تھے یہ روایت
یحییٰ کی ہے - سفیان کی روایت میں اتنا زیادہ ہے - یا ایک صاع آٹے کا لیکن اس زیادتی پر لوگوں نے انکار کیا تب سفیان
نے اسکو چھوڑ دیا -

باب من روی نصف صاع من قمح

نصف صاع گیہوں وغیرہ کا بیان عن عبد اللہ بن ثعلبۃ

او ثعلبة بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صاع من بر او قمح على كل اثنين صغير او كبير حر
وعبد ذكر او انثى اما غنيكم فيزكيه الله واما فقيركم فيرد الله عليه اكثر مما اعطاه ترجمہ عبد اللہ
بن ثعلبہ یا ثعلبہ بن عبد اللہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاع گیہوں کا ہر دو آدمیوں پر لازم ہے
(ہر ایک کی طرف سے آدھا صاع) چھوٹے اور بڑے آزاد اور غلام مرد اور عورت پر جو غنی ہے اللہ اوسکو پاک کریگا اور جو فقیر ہے
اوسکو اللہ اوس سے زیادہ دیگا جتنا اوس نے دیا ہے عن عبد الله بن ثعلبة بن صعير عن ابيه قال قام رسول الله
صلى الله عليه وسلم خطيبا فامر بصدقة الفطر صاع تمر او صاع شعير على كل راس زاد علي في حديثه او صاع
بر او قمح بين اثنين ثم اتفقا عن الصغير والكبير والحر والعبد ترجمہ ثعلبہ بن صعیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھنے کھڑے ہوئے آپ نے حکم کیا صدقہ فطر کا ایک صاع کھجور یا جو کا ہر شخص کو علی بن حسین کے روایت میں ہے یا
ایک صاع گیہوں کا دو آدمیوں کی طرف سے پھر دونوں روایتیں متفق ہیں چھوٹے بڑے آزاد و غلام کی طرف سے دوسری روایت میں ہے
خطب رسول الله صلى الله عليه وسلم الناس قبل الفطر بيومين دو دن عید سے پہلے خطبہ آپ نے پڑھا عن الحسن
قال خطب ابن عباس رحمه الله في آخر رمضان على منبر البصرة فقال اخرجوا صدقة صومكم فكان الناس لم
يعلموا فقال من هاهنا من اهل المدينة قوموا الى اخوانكم فعلموهم فانهم لا يعلمون فرض رسول الله صلى الله
عليه وسلم هذه الصدقة صاعا من تمر او شعير او نصف صاع قمح على كل حر او مملوك ذكر او انثى صغير او كبير
فلما قدم علي رضي الله عنه رأى رخص السعر قال قد اوسع الله عليكم فلو جعلتموه صاعا من كل شيء قال
حميد كان الحسن يرى صدقة رمضان على من صام ترجمہ حسن سے روایت ہے خطبہ پڑھا ابن عباس نے رمضان کے
اخیر میں بصرہ کے منبر پر اور کہا نکالو اپنے روزوں کا صدقہ لوگ نہ سمجھے انہوں نے کہا کون کون لوگ شہر والوں میں سے یہاں موجود
ہیں اپنے بھائیوں کو سمجھا دیں وہ نہیں سمجھتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرض کیا اس صدقے کو ایک صاع کھجور یا جو یا
نصف صاع گیہوں سے ہر آزاد اور غلام مرد اور عورت پر چھوٹے بڑے پر جب حضرت علی تشریف لائے تو ارزانی دیکھکر فرمایا اللہ
جل جلالہ نے تم کو وسعت دی ہے اب سب چیزوں میں سے ایک صاع دیا کرو (یعنی گیہوں کا بھی ایک صاع دو) حمید نے کہا حسن
صدقہ فطر اوس شخص پر لازم جانتے تھے جنہنے رمضان کے روزے رکھے ہوں باب في تعجيل الزكوة زکوۃ جلدی دینے کا بیان عن
ابي هريرة قال بعث النبي صلى الله عليه وسلم عمر بن الخطاب رضي الله عنه على الصدقة فمنع ابن جميل وخالد بن وليد
والعباس فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما ينقم ابن جميل الا ان كان فقيرا فاغناه الله واما خالد بن
الوليد فانكم تظلمون خالدا فقد احتبس ادراعه واعتده في سبيل الله واما العباس عم رسول الله صلى الله
عليه وسلم فهي علي ومثلها ثم قال اما شعرت ان عم الرجل صنو الاب او صنو ابيه ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر کو زکوۃ وصول کرنے پر مقرر کیا سب لوگوں نے زکوۃ دی مگر ابن جمیل اور خالد بن

الولید اور حضرت عباسؓ نے نہ دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابن جمیل زکوٰۃ کیوں نہیں دیتا ہے وہ تو فقیر تھا اللہ نے
اوسکو غنی کر دیا اور خالد بن الولید پر تم ظلم کرتے ہو انہوں نے اپنی زرہیں اور سامان جنگ اللہ کی راہ میں دیئے ف ظاہراً ان
زرہوں اور سامان کی زکوٰۃ مانگتا گیا حضور ہی وہ مال جو اللہ کی راہ میں صرف ہو چکا ہے یا مطلب یہ ہے انہوں نے اپنی خوشی
سے یہ چیزیں اللہ کی راہ میں دیدیں تو زکوٰۃ کیوں نہ دینگے تم نے کچھ زیادتی کی ہوگی ف اور عباس تم سے چچا ہیں
اون کی زکوٰۃ میں دونگا بلکہ اوسی قدر اور دونگا تم نہیں جانتے کہ چچا باپ کے برابر ہے عن علی ان العباس سأل النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فی تعجیل صدقته قبل ان تحل فرخص له فی ذلک ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے حضرت عباسؓ
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا زکوٰۃ جلدی دیدینے کو قبل سال گذرنے سے پیشتر آپ نے اونکو اجازت دی اسکی باب
فی الزکوٰۃ تحمل من بلد الی بلد زکوٰۃ کا ایک شہر سے دوسرے شہر میں لیجانا عن عطاء ان زیادا او بعض الامراء بعث عمران
بن حصین علی الصدقة فلما رجع قال لعمران این المال قال وللمال ارسلتنی اخذناها من حیث کنا ناخذ
علی عهد رسول اللہ ص ووضعناها حیث کنا نضعها علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ زیاد نے
یا اور کسی امیر نے عمران بن حصین کو زکوٰۃ کی تحصیل پر مامور کیا جب عمران لوٹ کر آئے تو اوس نے پوچھا مال کہاں ہے عمران
نے کہا کیا تو نے مجھکو مال لانے کے لیے بھیجا تھا ہم نے لیا زکوٰۃ کو جسطرح لیتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اور صرف
کیا اوسکو جہاں پر صرف کرتے تھے رسول اللہ صلعم کے زمانے میں یعنی مستحقوں کو دیدیا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زکوٰۃ کو
جس شہر سے لیوے بہتر ہے کہ وہیں کے محتاجوں کو تقسیم کرے البتہ اگر دوسرے شہر کے لوگ زیادہ محتاج ہوں تو وہاں لیجانا بھی درست
ہے باب من یعطی من الصدقة وحد الغنی کس شخص کو زکوٰۃ دینا چاہیے اور غنی کس کو کہتے ہیں عن عبد اللہ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سأل وله ما یغنیه جاءت یوم القیامة خموش او خدوش او کدوح فی وجهه
فقیل یا رسول اللہ وما الغنی قال خمسون درهما او قیمتها من الذهب قال یحیی فقال عبد اللہ بن عثمان
لسفیان حفظی ان شعبة لا یروی عن حکیم بن جبیر فقال سفیان فقد حدثناه زبید عن محمد بن عبد
الرحمن بن یزید ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلعم نے جو شخص سوال کریگا اور وہ غنی ہوگا تو قیامت کے
روز اوسکے منہ میں خموش یا خدوش یا کدوح ہوگا لوگوں نے کہا یا رسول اللہ کتنے مال سے آدمی غنی ہوتا ہے آپ نے فرمایا پچاس درہم
یا اوس قدر سونے سے ف پچاس درہم کے کچھ زیادہ تیرہ روپیہ ہوئے اگر ایک روپیہ ایک تولہ کا ہو۔ خموش خدوش کدوح کے معنے
قریب قریب ہیں یعنی زخم ہوگا بعضوں نے کہا خموش کہتے ہیں چھیلنا ناخن سے اور خدوش کہتے ہیں چھیلنا لکڑی سے اور کدوح کہتے ہیں چھیلنا
دانتوں سے عن عطاء بن یسار عن رجل من بنی اسد انه قال نزلت انا واهلی ببقیع الغرقد فقال لی اهلی اذهب
الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسله لنا شیئا ناكله وجعلوا یذكرون من حاجتهم فذهبت الی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فوجدت عنده رجلا یسأله ورسول اللہ ص یقول لا اجد ما اعطیک فتولی الرجل عنه وهو

مغضب وهو يقول لعمري انك لتعطي من شئت قال اسلم يغضب علي ان لا اجد ما اعطيه

من سأل منكم وله اوقية او عدلها فقد سأل الحافا قال الاسدي فقلت للقحة لنا خير من اوقية والاوقية

اربعون درهما قال فرجعت ولم اسأله فقدم على رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد ذلك شعير او زبيب فقسم لنا

منه او كما قال حتى اغنانا الله ترجمه عطا ابن يسار سے روایت ہے ایک شخص سے بنی اسد میں سے کہا میں اور میری گھر کے لوگ

بقیع میں جا کر اوترے میری بی بی نے کہا رسول اللہ پاس جا اور اون سے کچھ مانگ کر لا کہانے کے لیے اور اپنی محتاجی بیان

کی میں رسول اللہ صلعم پاس گیا اون کے پاس ایک شخص بیٹھا تھا آپ سے سوال کرتا تھا اور آپ فرماتے تھے میرے پاس نہیں ہے جو

تجھکو دوں آخر وہ غصے ہو کر چلا اور کہتا جاتا تھا قسم ہے میری عمر کے تم جس کو چاہتے ہو دیتے ہو رسول اللہ نے فرمایا یہ

غصے ہوتا ہے میرے اوپر اس وجہ سے کہ میں نہیں پاتا اوس چیز کو جو دوں اوسکو۔ جو شخص تم میں سے سوال کرے اور اوسکے پاس ایک اوقیہ

(چالیس درہم) یا اوسکے برابر مالیت ہو تو اوس نے تنگ کرنے کے لیے سوال کیا یہ سنکر میں نے اپنے جی میں کہا میرے پاس تو ایک اونٹنی

اوقیہ سے بہتر ہے اوقیہ چالیس ہے درہم کا تو سوال سے ہوتا ہے تو میں لوٹ کر چلا آیا اور کچھ سوال نہیں کیا بعد اوسکے رسول اللہ صلعم

پاس جو اور سوکھی کھجور آئی آپ نے ہمارا بھی حصہ لگایا یہاں تک کہ اللہ نے ہم کو غنی کر دیا ف امام احمد اور ابن مبارک اور

اسحاق کے نزدیک وہ غنی ہے جسکے پاس پچاس درہم ہوں یا اسقدر مال ہو اور بعضوں کے نزدیک جسکے پاس ایک اوقیہ ہو اوسکو سوال

درست نہیں اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک جسکے پاس ایک دن کا کہانا ہو اوسکو سوال کرنا درست نہیں عن ابی سعید الخدری

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سأل وله قيمة اوقية فقد الحف فقلت ناقتي الياقوتة هي خير من اوقية

قال هشام خير من اربعين درهما فرجعت فلم اسأله زاد هشام في حديثه وكانت الاوقية على عهد رسول

الله صلى الله عليه وسلم اربعين درهما ترجمہ ابی سعید الخدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سوال کرے

اور اوسکے پاس ایک اوقیہ برابر ہو تو اوس نے الحاف کیا (یعنی الحاح سے مانگا بغیر اضطرار کے کیا اور ممنوع ہے اللہ تعالی فرماتا ہے

لا يسألون الناس الحافا) میں نے کہا میرے پاس اونٹنی جسکا نام یاقوتہ تھا چالیس درہم سے بہتر ہے میں لوٹ کر چلا آیا اور آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال نہیں کیا ہشام کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ اوقیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں چالیس درہم کا

تھا عن ابی کبشة السلولی حدثنا سهل بن الحنظلية قال قدم على رسول الله صلى الله عليه وسلم عيينة بن

حصن والاقرع بن حابس فسألاه فأمر لهما بما سألا وامر معاوية فكتب لهما بما سألا فاما الاقرع فاخذ

كتابه فلفه في عمامته وانطلق واما عيينة فاخذ كتابه واتى النبي صلى الله عليه وسلم مكانه فقال يا محمد اتراني حاملا

الى قومي كتابا لا ادري ما فيه كصحيفة المتلمس فاخبر معاوية بقوله رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال

رسول الله صلى الله عليه وسلم من سأل وعنده ما يغنيه فانما يستكثر من النار وقال النفيلي في موضع آخر من جمر جهنم

فقالوا يا رسول الله وما يغنيه وقال النفيلي في موضع آخر وما الغنى الذي لا تنبغي معه المسألة قال

[illegible]

ابدًا ما يغديه او يعشيه وقال النفيلي في موضع آخر ان يكون له شبع يوم وليلة او ليلة ويوم وكان
حدثنا به مختصرا على هذه الالفاظ التي ذكرت ترجمہ سہل بن الحنظلیہ سے روایت ہے رسول اللہ پاس آئے
عیینہ بن حصن اور اقرع بن حابس اور سوال کیا آپ سے جو مانگا تھا اوسکے دینے کا حکم کیا اور معاویہ کو حکم کیا اون کیواسطے ایک
کتاب لکھدینے کا تو اقرع نے اس کتاب (پرچہ) کو لیکر اپنے عمامہ مین لپیٹا اور چلا گیا لیکن عیینہ تو وہ کتاب لیکر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور کہا ای محمد صلعم کیا تم چاہتے ہو مین اپنی قوم پاس ایک کتاب لیکر جاؤن جسکا مضمون مجھے معلوم نہین ہے
مثل صحیفہ متلمس کے ف متلمس ایک شاعر کا نام ہے اوس نے ہجو کی تھی عمرو بن ہند بادشاہ کی بادشاہ نے ایک لفافہ بند کر
اپنے عامل کے نام لکھکر اوسکو دیا اور یہہ کہا کہ تو اس کتاب کو اوس عامل پاس لیکر جا وہ تجھے انعام دیگا اندر اوس مین یہ لکھا تھا کہ
جب یہ شخص آوے تو اوسکو قتل کر ڈالنا۔ متلمس کو وہم ہوا اوس نے کتاب کو کھول کر دیکھا اوسمین یہہ مضمون تھا اوس نے پھاڑ کر
پھینک دیا اور اپنی جان بچائی جب سے یہ مثل عرب مین مشہور ہوگئی ف معاویہ نے یہ رسول اللہ صلعم سے بیان کیا آپ نے فرمایا جو سوال
کریگا غنا کی ساتھ تو وہ زیادہ کرتا ہے جہنم کی آگ کو اتمام مین نفیلی نے کہا جہنم کے انگارون کو لوگون نے کہا یا رسول اللہ غنا کسکو
ہوتی ہے اور ایک مقام مین کہا وہ کیا غنا ہے جس سے سوال حرام ہوجاتا ہے آپ نے فرمایا جسکے پاس صبح شام کا کھانا ہو۔ ایکروایت
مین نفیلی نے کہا جسکے پاس پیٹ بھر ایکدن رات کا کھانا ہو۔ کہا ابوداؤد نے یہ حدیث ہم سے نفیلی نے مختصر الفاظ سے بیان
کی جو ہم نے ذکر کی ف امام ابوحنیفہ کا یہی حدیث دلیل ہے وہ کہتے ہین جب ایک دن رات کا کھانا موجود ہو تو سوال جائز
نہین ہے عن عبد الرحمن بن زیاد انه سمع زیاد بن نعیم الحضرمی انه سمع زیاد بن الحرث الصدائی قال اتیت
رسول الله صلی الله علیه وسلم فبایعته فذکر حدیثا طویلا قال فاتاه رجل فقال اعطنی من الصدقة فقال له
رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله تعالی لم یرض بحکم نبی ولا غیره فی الصدقات حتی حکم فیها
فجزأها ثمانیة اجزاء فان کنت من تلک الاجزاء اعطیتک حقک ترجمہ زیاد بن حارث صدائی سے روایت ہے
مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور مین نے آپ سے بیعت کی اور ایک قصہ طول بیان کیا پھر کہا ایک شخص رسول
اللہ صلعم پاس آیا اور کہا کچھ صدقہ مین سے مجھکو دیجئے رسول اللہ صلعم نے فرمایا اللہ جل جلالہ صدقے کے باب مین کسی پیغمبر کے
حکم پر راضی نہین ہوا۔ بلکہ خود اوس نے حکم کیا اور آٹھ قسم کے آدمیون پر صدقے کو تقسیم کیا (فقیر مسکین عامل مؤلفة
قلوبهم مدیون غازی مسافر فک رقاب) تو اگر تو اون مین سے ہے البتہ مین تجھکو دونگا جو تیرا حق ہے ف مؤلفة قلوبهم
اوائل اسلام مین وہ کفار تھے جنکو ملانے کیواسطے صدقات مین سے کچھ دیا کرتے تھے۔ اب اون کی کچھ حاجت نہین ہے عن
ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لیس المسکین الذی ترده التمرة والتمرتان والاکلة والاکلتان
ولکن المسکین الذی لا یسأل الناس شیئا ولا یفطنون به فیعطونه ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین وہ نہین ہے جو در بدر پھرتا ہے نہین ہے ایک کھجور کہین سے دو کھجور کہین سے ایک لقمہ کہین سے دو لقمہ پاتا ہے

بلکہ مسکین وہ ہے جو لوگوں سے سوال نہیں کرتا نہ لوگ اوسکو جانتے ہیں جو کچھ دیویں ف یعنی جو کہ وہ سوال نہیں کرتا اسوجہ سے
لوگ اوسکے حال سے واقف نہیں ہیں کہ محتاج ہے جو کچھ اوسکو دیویں عن ابی ہریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم مثلہ قال لکن المسکین المتعفف زاد مسدد فی حدیثہ لیس لہ ما یستغنی بہ الذی لا یسأل ولا یعلم
بحاجتہ فیتصدق علیہ فذاک المحروم ولم یذکر مسدد المتعفف الذی لا یسأل ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل اوسکے جو اوپر گزرا لیکن مسکین متعفف یعنی سوال سے بچنے والا وہ ہے جسکے پاس اتنا مال نہیں ہے جو
اوسکو محتاجی سے فرغ کرے لیکن لوگوں سے نہیں مانگتا نہ اوسکی احتیاج کا حال کسی کو معلوم ہے تاکہ اوسکے پاس صدقہ دیوے اسی کو محروم
کہتے ہیں ف جسکا ذکر اللہ تعالی فرماتا ہے۔ وفی اموالہم حق للسائل والمحروم عن عبید اللہ بن عدی بن الخیار قال
اخبرنی رجلان انہما اتیا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حجة الوداع وہو یقسم الصدقة فسألاہ منہا فرفع
فینا البصر وخفضہ فرآنا جلدین فقال ان شئتما اعطیتکما ولا حظ فیہا لغنی ولا لقوی مکتسب ترجمہ
عبید اللہ بن عدی سے روایت ہے مجھے دو آدمیوں نے خبر کی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے حجة الوداع میں آپ
صدقہ بانٹ رہے تھے انہوں نے آپ سے مانگا آپ نے آنکھ اوٹھا کر دیکھا پھر آنکھ جھکا لے آپ کو معلوم ہوا کہ یہ دونوں آدمی خوب
موٹے تازے جوان ہیں۔ آپ نے فرمایا اگر تم چاہو تو میں تم کو صدقہ سے دونگا لیکن صدقے میں اوس شخص کا حصہ نہیں ہے جو
غنی ہو (مالدار ہو بقدر نصاب کے) یا زورآور ہو محنت مزدوری کرسکتا ہو کما کر کھا سکتا ہو عن عبید اللہ بن عمرو عن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تحل الصدقة لغنی ولا لذی مرة سوی ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول
اللہ صلعم نے فرمایا نہیں حلال ہے صدقہ غنی کیواسطے اور نہ طاقتور تندرست کیواسطے ف جو کمائی پر قادر ہو غنی سے مراد یہاں
وہ ہے جو نصاب کا مالک ہو اور اوسپر زکوة فرض ہو نہ وہ غنی جسکو سوال حرام ہے

باب من یجوز لہ اخذ الصدقة وہو غنی

جس غنی کو صدقہ لینا درست ہے اوسکا بیان عن عطاء بن یسار ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا
تحل الصدقة لغنی الا لخمسة لغاز فی سبیل اللہ او لعامل علیہا او لغارم او لرجل اشتراہا بمالہ او لرجل
کان لہ جار مسکین فتصدق علی المسکین فاہداہا المسکین للغنی ترجمہ عطاء بن یسار سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا صدقہ درست نہیں ہے غنی کے لیے مگر پانچ شخصوں کیواسطے (اگرچہ وہ غنی ہوں) ایک تو جہاد کرنیوالا خدا کی راہ میں۔ دوسرے
عامل زکوة یعنی زکوة وصول اور تحصیل کرنیوالا۔ تیسری مدیون یعنی قرضدار اگرچہ غنی ہو مگر مال اوسکا قرضے میں ڈوبا ہوا ہو)
چوتھے وہ غنی جو زکوة کو اپنے مال کے بدلے میں خرید لیوے (یعنی فقیر سے مال زکوة مول لیوے) پانچویں وہ جسکا ہمسایہ ایک مسکین
ہو وہ صدقے کی کوئی چیز جو اوسکو ملی ہے تحفہ کی طور پر اسکو بھیجے عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا
تحل الصدقة لغنی الا فی سبیل اللہ او ابن السبیل او جار فقیر یتصدق علیہ فیہدی لک او یدعوک
ترجمہ ابی سعید سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں حلال ہے صدقہ غنی کیواسطے مگر جہاد میں

مین ہو یا مسافر ہو یا ایک ہمسایہ محتاج ہو اوسکو کوئی چیز صدقہ مین ملے وہ ہدیہ کے طور پر تجھکو بھیجے یا تیری دعوت کرے دعوت
کرے **ف** مگر ابو حنیفہ کے نزدیک مجاہد کو جو غنی ہو مال زکوٰۃ لینا درست نہین ہے **باب** کم یعطی الرجل الواحد من
الزکوٰۃ ایک شخص کو کہانتک مال زکوٰۃ دینا درست ہے **عن** بشیر بن یسار زعم ان رجلا من الانصار یقال لہ سہل
بن ابی حثمۃ اخبرہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وداہ بمائۃ من ابل الصدقۃ یعنی دیۃ الانصاری الذی قتل
بخیبر **ترجمہ** بشیر بن یسار سے روایت ہے اونکو خبر دی ایک انصاری نے جسکا نام سہل بن ابی حثمہ تہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے صدقے کے اونٹون مین سے اونکو سو اونٹ دیت کے دیے یعنی دیت اوس انصاری کی جو قتل کیا گیا تہا خیبر مین **ف**
شاید یہ غارمین کا حصہ ہوگا ورنہ دیت مین زکوٰۃ صرف نہین ہو سکتی **عن** سمرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المسائل
کدوح یکدح بہا الرجل وجہہ فمن شاء ابقی علی وجہہ ومن شاء ترک الا ان یسال الرجل ذا سلطان او فی امر
لا یجد منہ بدا **ترجمہ** سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا سوال کرنا اپنے منہ کو زخم لگانا ہے (قیامت کے روز)
اب جسکا جی چاہے اپنی آبرو باقی رکھے جسکا جی چاہے حیا چہوڑ دے البتہ یہ مضایقہ نہین کہ آدمی حاکم سے سوال کرے یا اوس وقت جب کوئی
چارہ نہ ہو لاچار ہو جاوے فاقے اور تنگی سے اضطرار کی حالت مین **عن** قبیصۃ بن مخارق الہلالی قال تحملت حمالۃ
فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اقم یا قبیصۃ حتی تاتینا الصدقۃ فنامر لک بہا ثم قال یا قبیصۃ ان
المسئلۃ لا تحل الا لاحد ثلاثۃ رجل تحمل حمالۃ فحلت لہ المسئلۃ فسال حتی یصیبہا ثم یمسک ورجل اصابتہ
جائحۃ فاجتاحت مالہ فحلت لہ المسئلۃ فسال حتی یصیب قواما من عیش او قال سدادا من عیش ورجل اصابتہ
فاقۃ حتی یقول ثلاثۃ من ذوی الحجی من قومہ قد اصابت فلانا الفاقۃ فحلت لہ المسئلۃ فسال حتی یصیب
قواما من عیش او سدادا من عیش ثم یمسک وما سواہن من المسئلۃ یا قبیصۃ سحت یاکلہا صاحبہا
سحتا **ترجمہ** قبیصہ بن مخارق سے روایت ہے مین ایک قرضے کا ضامن ہوا (سوال کرنیکو لیے) مین رسول اللہ صلعم پاس آیا
آپ نے فرمایا ٹہرا رہ جب تک کہین سے صدقے کا مال ہمارے پاس آوے تو ہم تجھے دینگے پھر فرمایا اے قبیصہ سوال نہین درست
ہے کسیکو مگر تین آدمیونکو ایک تو وہ شخص جسپر ضمانت کا بوجہ پڑا (اور ادا نہین کر سکتا) تو سوال اوسکو درست ہے (جبتک
ضمانت سے ادا ہو پہر باز رہنا چاہیے دوسرے وہ شخص جسکو کوئی مصیبت یا آفت ایسی آئے کہ اوسکا مال تباہ کر دیا اوسکو بہی
سوال درست ہے یہانتک کہ ایک ایسی پونجی حاصل کرے جو اوسکی گزارے کو کافی ہو تیسرے وہ شخص جسکو کوئی ایسی حاجت پیش آوے
کہ تین عقلمند آدمی اوسکے قوم کے کہنے لگین بیشک فلانے کو سخت حاجت پیش آئی ہے اوسکو بہی سوال درست ہے یہانتک کہ گزارے
کے لائق پیدا کر لے پہر باز رہے سوال سے سوا ان صورتون کے سوال کرنا حرام ہے جو شخص کہاوے سوال کر کے وہ حرام کہاتا ہے **ف**
حاجت پیش آنے مین بہت سے صورتین داخل ہوگئین جیسے مسافر کا مال راہ مین جاتا رہا وہ محتاج ہو گیا یا غازی کو جہاد مین ضرورت
پیش ہوئی تو سوال درست ہے غرض یہ کہ بغیر ضرورت شدید کے جسکا علاج نہ ہو سکے سوال درست نہین ہے **عن** انس بن مالک ان رجلا

من الانصار اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یسالہ فقال اما فی بیتک شئ قال بلی حلس نلبس بعضہ ونبسط بعضہ وقعب نشرب فیہ من الماء قال ائتنی بھما فاتاہ بھما فاخذھما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ وقال من یشتری ھذین قال رجل انا اخذھما بدرھم قال من یزید علی درھم مرتین او ثلاثا قال رجل انا اخذھما بدرھمین فاعطاھما ایاہ واخذ الدرھمین واعطاھما الانصاری وقال اشتر باحدھما طعاما فانبذہ الی اھلک واشتر بالاخر قدوما فائتنی بہ فاتاہ بہ فشد فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عودا بیدہ ثم قال لہ اذھب فاحتطب وبع ولا ارینک خمسۃ عشر یوما فذھب الرجل یحتطب ویبیع فجاء وقد اصاب عشرۃ دراھم فاشتری ببعضھا ثوبا وببعضھا طعاما فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذا خیر لک من ان تجیء المسالۃ نکتۃ فی وجھک یوم القیامۃ ان المسالۃ لا تصلح الا لثلاثۃ لذی فقر مدقع او لذی غرم مفظع او لذی دم موجع

ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ ایک مرد انصاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا سوال کرنے کو آپ نے پوچھا تیرے گھر میں کچھ نہیں ہے وہ بولا کیوں نہیں ایک کمل ہے کچھ اوس میں سے ہم اوڑھتے ہیں کچھ بچھاتے ہیں اور ایک پیالہ جسمیں پانی پیتے ہیں آپ نے فرمایا وہ دونوں چیزیں میرے پاس لے آ وہ گیا اور لیکر آیا آپ نے اون دونوں کو ہاتھ میں لیا اور فرمایا کون خریدتا ہے ان دونو چیزوں کو ایک شخص بولا میں لیتا ہوں دونوں کو ایک درم کے بدلے میں آپ نے فرمایا کون زیادہ دیتا ہے ایک درم سے دو بار یا تین بار (یہی ہراج یا نیلام ہے) ایک شخص بولا میں دو درم کو لیتا ہوں آپ نے وہ دونوں چیزیں اسکو دیدیں اور وہ دو درم لے لیے اور مرد انصاری کو دیکر فرمایا کہ ایک درم کا اناج لیکر اپنے گھر میں ڈالدے اور ایک درم کی کلہاڑی لیکر آ وہ کلہاڑی لیکر آیا آپ نے اوسمیں ایک لکڑی اپنے ہاتھ سے ٹھونک دی اور فرمایا جا لکڑیاں کاٹ کر لا اور بیچ پندرہ دن تک میں تجھ کو یہاں نہ دیکھوں ف یعنی یہاں آنا ضرور نہیں ہے اپنے کام میں مصروف رہ وہ شخص گیا اور لکڑیاں کاٹ کر لاتا تھا اور بیچتا تھا پھر وہ شخص آیا اوس نے دس درم کمائی تھے کچھ درموں کا کپڑا خریدا تھا کچھ درموں کا غلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تیرے لیے بہتر ہے اس سے کہ سوال کا تیرے منہ میں ایک داغ ہو قیامت کے روز سوال درست نہیں مگر تین آدمیونکو ایک تو وہ جو نہایت محتاج ہو خاک میں لوٹتا ہو دوسرے وہ جو بھاری قرضہ کے بوجھ والا ہو تیسرے وہ جسنے خون کیا ہو اور اوسپر دیت لازم آوے اور وہ دیت نہ ادا کر سکے تو مجبوری سوال کر سکتا ہے ف اس حدیث سے محنت اور مزدوری اور کسب حلال کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی

باب کراہیۃ المسالۃ یعنی مانگنے کی برائی کا بیان

عن ابی ادریس الخولانی عن ابی مسلم الخولانی قال حدثنی الحبیب الامین اما ھو الی فحبیب واما ھو عندی فامین عوف بن مالک قال کنا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبعۃ او ثمانیۃ او تسعۃ فقال الا تبایعون رسول اللہ وکنا حدیث عھد ببیعۃ قلنا قد بایعناک فعلام نبایعک قال ان تعبدوا اللہ ولا تشرکوا بہ شیئا وتصلوا الصلوۃ الخمس وتسمعوا وتطیعوا واسر کلمۃ خفیۃ قال ولا تسئلوا الناس شیئا قال فلقد رایت

بعض اولئک النفر یسقط سوط احدهم فما یسال احدا ان یناوله ایاه ترجمہ ابو ادریس خولانی سے روایت ہے کہ مجھسے حدیث بیان کی
ابو مسلم خولانی نے انہوں نے کہا مجھسے حدیث بیان کی میرے پیارے دوست امانت دار نے وہ کون ہیں عوف بن مالک ہیں کہ ہم رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس تھے سات یا آٹھ یا نو آدمی آپ نے فرمایا کیا تم بیعت نہیں کرتے رسول اللہ سے اور ہم ابھی بیعت
کر چکے تھے ہم نے کہا یا رسول اللہ ہم تو بیعت کر چکے آپ سے آپ نے پھر وہی کہا تین بار فرمایا ہم لوگوں نے ہاتھ پھیلائے اور بیعت
کیجئے ایک شخص بولا یا رسول اللہ ہم نے آپ سے بیعت کی تو کس بات پر ہم بیعت کرتے ہیں آپ سے آپ نے فرمایا اس بات پر کہ تم
جل جلالہ کو پوجو گے اور اوسکے ساتھ کسیکو شریک نہ کرو گے اور پانچوں نمازیں ادا کرو گے اور سچی بات سنو گے اور اوسکو مان لو گے
اور ایک بات آہستہ سے فرمائی فرمایا لوگوں سے سوال نہ کرو گے پھر ان لوگوں کا یہ حال تھا اگر کسیکا کوڑا زمین پر گر پڑتا تو وہ کسی سے اتنا
سوال نہ کرتا کہ میرا کوڑا اوٹھا دو **ف** سبحان اللہ صحابہ کرام کو کس قدر اپنے عہد کا پاس اور خیال تھا جب بیعت کرلی کہ کسی سے
سوال نہ کرینگے تو اتنی ذرا سے کام میں بھی اوسکا خلاف کرنا گوارا نہ کیا اور کسی سے سوال کرنا مناسب نہ سمجھا اللہ ان سب سے
راضی اور خوشنود ہو آمین یا رب العلمین عن ثوبان قال وکان ثوبان مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یکفل لی ان لا یسال الناس شیئا فاتکفل له بالجنة فقال ثوبان انا فکان لا یسال احدا شیئا ترجمہ
ثوبان سے روایت ہے جو مولی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ نے فرمایا جو شخص مجھے اس بات کا اطمینان دیوے کہ وہ لوگوں سے
سوال نہ کریگا میں بھی اوسکو اطمینان دونگا جنت کی واسطے ثوبان کہتے تھے میں کسی سے کوئی چیز کبھی نہیں مانگتا **باب فی الاستعفاف**
سوال سے بچنے کا بیان عن ابی سعید الخدری ان ناسا من الانصار سألوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاعطاهم
ثم سألوه فاعطاهم حتی اذا نفد ما عنده قال ما یکون عندی من خیر فلن ادخره عنکم ومن یستعفف
یعفه اللہ ومن یستغن یغنه اللہ ومن یتصبر یصبره اللہ وما اعطی اللہ احدا من عطاء اوسع من الصبر ترجمہ
ابو سعید خدری سے روایت ہے کچھ لوگوں نے انصار کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا آپ نے اونکو دیا پھر اونہوں نے سوال کیا
پھر آپ نے دیا یہاں تک کہ جو کچھ آپ پاس تھا خرچ ہو گیا اوس وقت آپ نے فرمایا میرے پاس جو مال ہوگا میں اوسکو تم سے رکھ
چھوڑونگا لیکن جو شخص سوال سے بچنا چاہے گا اللہ اوسکو بچاویگا اور جو غنی بننا چاہے گا اللہ اوسکو غنی کریگا اور جو صبر کی توفیق
اللہ سے چاہے گا اللہ اوسکو صبر دیگا اور صبر سے بہتر اللہ نے کوئی نعمت کسیکو نہیں دی جسمیں زیادہ گنجائش ہے عن ابن مسعود قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اصابته فاقة فانزلها بالناس لم تسد فاقته ومن انزلها باللہ او
شک اللہ له بالغنی اما بموت عاجل او غنی عاجل ترجمہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے جسکو فاقہ ہو پھر وہ لوگوں سے ظاہر کرے تو ہرگز اوسکی فاقہ کشی نجاوے گی اور جو اللہ سے عرض کرے تو قریب ہے
اللہ اوسکی پرواہ کر دیگا یا تو مر جاویگا اور موت میں سب تکلیفیں رفع ہو جاوینگی دنیا کی یا مالدار ہو جاویگا زندگی میں عن
ابن الفراسی ان الفراسی قال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسأل یا رسول اللہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا وان کنت

نوٹ صلی اللہ علیہ وسلم

سائلا لا بد فاسأل الصالحين ترجمہ ابن الفراسی سے روایت ہے فراسی راوی کا نام معلوم نہیں کیا تھا) نے رسول اللہ سے کہا میں سوال کروں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا نہیں اگر ایسی ہی ضرورت ہو تو سوال کر نیک لوگوں سے تاکہ تیری مدد کریں

عن ابن الساعدی قال استعملنی عمر رضی اللہ عنہ علی الصدقۃ فلما فرغت منہا وادیتہا الیہ امرلی بعمالۃ فقلت انما عملت للہ واجری علی اللہ قال خذ ما اعطیت فانی قد عملت علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعملنی فقلت مثل قولک فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اعطیت شیئا من غیر ان تسألہ فکل وتصدق ترجمہ ابن الساعدی (عبد اللہ بن السعدی) سے روایت ہے مجھ کو حضرت عمر رض نے عامل کیا صدقے پر جب میں اس کام سے فارغ ہوا اور صدقے کا مال اونکے حوالے کیا انہوں نے اس محنت کا بدلہ مجھ کو دینا چاہا میں نے کہا یہ محنت میں نے خدا کے واسطے کی ہے میرا اجر بھی وہی دیگا حضرت عمر نے کہا جو میں دیتا ہوں سو لے لے میں نے بھی یہی کام آنحضرت صلعم کی عہد میں کیا تھا آپ نے کچھ دینا چاہا میں نے بھی کہا تب آپ نے فرمایا جب تجھ کو کوئی چیز بغیر سوال کے ملے تو اوس میں سے کھا اور صدقہ کر

عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال وھو علی المنبر وھو یذکر الصدقۃ والتعفف منہا والمسئلۃ الید العلیا خیر من ید السفلی السائلۃ ترجمہ عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور آپ منبر پر تھے صدقے کا بیان کر رہے تھے اور صدقے لینے سے بچنا اور سوال سے باز رہنا یہ بھی ذکر کرتے تھے آپ نے فرمایا اوپر والا ہاتھ بہتر ہے نیچے والے ہاتھ سے جو مانگتا ہے (یعنے اللہ کی راہ میں دینے والی کا درجہ بلند ہے لینے والی کا

عن مالک بن نضلۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الایدی ثلاثۃ فید اللہ العلیا وید المعطی التی تلیہا وید السائل السفلی فاعط الفضل ولا تعجز عن نفسک ترجمہ مالک بن نضلہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین قسم کے ہاتھ ہیں ایک تو اللہ کا ہاتھ جو بلند ہے دوسرے دینے والے کا ہاتھ جو اوسکے نزدیک ہے تیسرے لینے والے کا ہاتھ جو نیچا ہے پس جو حاجت سے زیادہ ہووے اور اپنے نفس کا کہنا مت مان

باب الصدقۃ علی بنی ہاشم بنی ہاشم کو صدقہ لینا کیسا ہے

عن ابی رافع ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعث رجلا علی الصدقۃ من بنی مخزوم فقال لابی رافع اصحبنی فانک تصیب منہا قال حتی اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاسئلہ فاتاہ فسألہ فقال مولی القوم من انفسہم وانا لا تحل لنا الصدقۃ ترجمہ ابو رافع سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو بنی مخزوم میں سے صدقے پر مقرر کیا اوس نے ابو رافع سے کہا میرے ساتھ رہ تجھکو بھی کچھ ملجاویگا میں نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ لوں جب انہوں نے آنحضرت سے پوچھا تو آپ نے فرمایا مولی ایک قوم کا اونہیں میں سے ہوتا ہے اور ہمارے لیے صدقہ درست نہیں (تو تیرے لیے بھی درست نہوگا تو ہمارا مولی (غلام آزاد) ہے

عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یمر بالتمرۃ العائرۃ فما یمنعہ من اخذہا الا مخافۃ ان تکون صدقۃ ترجمہ حضرت انس رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہیں کوئی کھجور ملجاتی جسکا مالک معلوم نہ ہوتا آپ اوسکو نہ لیتے اس خیال سے کہ صدقے کا نہو

عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم

علیہ وسلم

وجد تمرة فقال لولا انی اخاف ان تکون صدقة لاکلتها ترجمہ انس سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نی ایک کہجور پائی فرمایا اگر مجہکو یہہ خوف نہوتا کہ صدقہ کی ہو تو مین اوسکو کہا لیتا عن ابن عباس قال بعثنی ابی
الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ابل اعطاہ ایاہ من الصدقة ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی میرے
باپ نے مجہکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس بہیجا وہ اونٹ لینے کو جو آپ نے اونکو دیے تہے صدقے مین سے ف شاید کچہ اونٹ
حضرت نے ان سے قرض لیے ہونگے پہر صدقے کے اونٹون سے اوسکو ادا کیا ہو کیونکہ صدقہ عباس کو درست نہ تہا باب
الفقیر یہدی للغنی من الصدقة فقیر غنی کیواسطے صدقے مین سے تحفہ لادی عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتی
بلحم قال ما ہذا قالوا شیء تصدق بہ علی بریرة فقال ہو لہا صدقة ولنا ہدیة ترجمہ انس سے روایت
ہی رسول اللہ کے پاس گوشت آیا آپ نے پوچہا یہ گوشت کیسا لوگون نے کہا یہ وہ گوشت ہی جو بریرہ کو صدقے مین ملا تہا آپ نے فرمایا
یہ بریرہ کیواسطے صدقے ہی اور ہماری واسطے ہدیہ ہے (بریرہ کیطرف سے) باب من تصدق بصدقة ثم ورثہا
ایک شخص نے صدقہ دیا پہر اوسکا وارث ہوگیا تو لے لیوی عن بریدة ان امراة اتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم فقالت کنت تصدقت علی امی بولیدة وانہا ماتت وترکت تلک الولیدة قال قد وجب اجرک
ورجعت الیک فی المیراث ترجمہ بریدہ سے روایت ہی کہ عورت آئی رسول اللہ کے پاس اور بولے مین نے اپنے ماں کو
ایک لونڈی صدقے مین دی تہی اب وہ مرگئی اور وہی لونڈی چہوڑ گئی آپ نے فرمایا تیرا اجر پورا ہوگیا اور لونڈی بہی تیرے
پاس چلی آئی ترکے مین باب فی حقوق المال مال کے حقوق کا بیان عن عبد اللہ قال کنا نعد الماعون علی
عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عاریة الدلو والقدر ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی ہم رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین ماعون ڈول اور دیگچی کو سمجہتے تہے ف کلام اللہ مین ماعون روکنے والون کی بڑی مذمت ہی مطلب یہ
ہی کہ ضروری چیزین گہر کی اگر کوئی مانگے تو مستعار دیوے عن ابی ہریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من صاحب
کنز لا یؤدی حقہ الا جعلہ اللہ یوم القیمة یحمی علیہا فی نار جہنم فتکوی بہا جبہتہ وجنبہ وظہرہ
حتی یقضی اللہ تعالی بین عبادہ فی یوم کان مقدارہ خمسین الف سنة مما تعدون ثم یری سبیلہ اما
الی الجنة واما الی النار وما من صاحب غنم لا یؤدی حقہا الا جاءت یوم القیمة اوفر ما کانت فیبطح
لہا بقاع قرقر فتنطحہ بقرونہا وتطؤہ باظلافہا لیس فیہا عقصاء ولا جلحاء کلما مضت اخراہا
ردت علیہ اولاہا حتی یحکم اللہ بین عبادہ فی یوم کان مقدارہ خمسین الف سنة مما تعدون ثم یری
سبیلہ اما الی الجنة واما الی النار فما من صاحب ابل لا یؤدی حقہا الا جاءت یوم القیمة اوفر ما کانت
فیبطح لہا بقاع قرقر فتطؤہ باخفافہا کلما مضت علیہ اخراہا ردت علیہ اولاہا حتی یحکم اللہ تعالی
بین عبادہ فی یوم کان مقدارہ خمسین الف سنة مما تعدون ثم یری سبیلہ اما الی الجنة واما الی النار

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکے پاس کوئی مال ہی وہ اوسکے زکوۃ ادا نہین کرتا تو
قیامت کے روز اوس مال کو جہنم کی آگ مین گرم کرکے اوس سے اوسکی پیشانی اور پسلی اور پیٹ داغی جاویگی یہانتک کہ اللہ فیصلہ
کرے اپنے بندونکا اوس دن مین جو تمہارے حساب سے پچاس ہزار برسکا ہوگا پھر بعد اسکی اوسکو اپنی راہ معلوم ہوگی جنت
کیطرف ہے یا دوزخ کیطرف اسی طرح جو بکریون والا اون کے زکوۃ نہ دیگا تو قیامت کے روز وہ شخص اون بکریون کے سامنے
ایک صاف ہموار میدان مین ڈالا جاویگا اور وہ بکریان اوسکو سینگون سے مارینگی اور کھرون سے کچلین گی اون بکریون مین
کوئی بکری ٹیڑھے سینگ کی یا بے سینگ نہ ہوگی (بلکہ سیدھے سینگ وار ہونگی تاکہ خوب مارین) جب اگلی بار ہی ساری سب
بکریان اوسے کچلین گی تو پھر شروع سے پہلی بکری آوے گی (اور مارنا شروع کریگی اخیر تک) یہانتک کہ اللہ جل جلالہ فیصلہ کریگا اپنے بندون
مین قیامت کے روز جو تمہارے حساب سے پچاس ہزار برسکا ہوگا پھر بعد اوسکے اوسکو اپنی راہ معلوم ہوگی جنت کیطرف ہے یا دوزخ
کیطرف اسی طرح جو اونٹ والا اپنے اونٹون کی زکوۃ نہ دیگا تو قیامت کے روز وہ اونٹ زیادہ سے زیادہ جتنے اونٹ تھے سب آوین
گے اور اونٹ والا صاف میدان مین بٹھایا جاویگا اور وہ اونٹ اوسکو روندین گے اپنے پاؤن سے جب ایک گزر جاویگا تو
دوسرا آویگا پھر پہلا آویگا اسی طرح سے یہانتک کہ اللہ فیصلہ کردے اپنے بندون مین اوس دن جو پچاس ہزار سال کا ہوگا بعد
اوسکے اوسکو اپنی راہ معلوم ہوگی جنت کیطرف یا دوزخ کیطرف

عن ابی ہریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ قال فی قصة الابل بعد قوله لا یؤدی حقها قال ومن حقها حلبها یوم وردها

ترجمہ دوسری روایت مین ابوہریرہ سے اسی کی مثل ہے جو اوپر گزری لیکن اونٹ کے قصہ مین اتنا زیادہ ہے کہ نہ ادا کرتا ہو حق اونکا اور اونکے حقون سے ایک یہ بھی ہے
کہ جب وہ پانی پینے آوین تو اونکو دوہے اور دودھ پلاوے

عن ابی هريرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم نحو هذه القصة فقال له يعني لابي هريرة ما حق الابل قال تعطي الكريمة وتمنح الغزيرة وتفقر الظهر وتطرق الفحل وتسقي اللبن

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر یہی قصہ بیان کیا راوی نے ابوہریرہ سے
پوچھا تو اونٹون کا کیا حق ہے اونہون نے کہا اچھا اونٹ خدا کی راہ مین دینا اور زیادہ دودھ والی اونٹنی بخشدینا اور سواری کیلیے دینا
اور جفتی کے لیے نر کو مفت دینا اور دودھ لوگون کو پلانا دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہے واعارة دلوها اور اوسکے ڈول
عاریت دینا یعنی دودھ دوہنے کیلیے

عن جابر بن عبد الله ان النبي صلى الله عليه وسلم امر من كل جاد عشرة اوسق من التمر بقنو يعلق في المسجد للمساكين

ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
حکم کیا جو شخص دس وسق (ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے) کھجور کے کاٹے تو وہ ایک خوشہ مسجد مین لٹکا جاوے مسکینون کیواسطے

ف یہ زکوۃ کے علاوہ ہے تبرعا اور تقربا الی اللہ تعالی

عن ابی سعید الخدری قال بینما نحن مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر اذ جاءه رجل على ناقة له فجعل يصرفها يمينا وشمالا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
من كان عنده فضل ظهر فليعد به على من لا ظهر له ومن كان عنده فضل زاد فليعد به على من لا زاد له حتى

ظننا انه لاحق لاحد منا في الفضل ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
تھے سفر میں اتنے میں ایک شخص آیا ایک اونٹ پر سوار تھا اور داہنے بائیں اوسکو پھیرنے لگا فخر کیواسطے تاکہ لوگ دیکھیں اوسکا
اونٹ کیسا عمدہ ہے اور بعضوں نے کہا اسواسطے کہ وہ اونٹ چلتے چلتے تھک گیا تھا اس لیے اوس نے داہنے بائیں موڑا تاکہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم دیکھیں اور اوسکو دوسرا اونٹ دیں آپ نے فرمایا جسکے پاس توشہ فاضل ہو تو اوسکو دیوے جسکے پاس توشہ
نہیں ہے یہانتک کہ ہم نے گمان کیا کہ ہم میں کسیکو حق نہیں ہے فاضل خیر کا عن مجاهد عن ابن عباس قال لما نزلت
هذه الآية والذين يكنزون الذهب والفضة قال كبر ذلك على المسلمين فقال عمر رضي الله عنه
انا افرج عنكم فانطلق فقال يا نبي الله انه كبر على اصحابك هذه الآية فقال رسول الله ان
الله لم يفرض الزكاة الا ليطيب ما بقي من اموالكم وانما فرض المواريث لتكون لمن بعدكم فكبر عمر ثم
قال له الا اخبرك بخير ما يكنز المرء المرأة الصالحة اذا نظر اليها سرته واذا امرها اطاعته واذا غاب
عنها حفظته ترجمہ مجاہد سے روایت ہے عبداللہ بن عباس نے کہا جب یہ آیت اتری والذین یکنزون الذہب
والفضۃ الخ تو مسلمانوں پر بہت شاق ہوئی ف کیونکہ ظاہر آیت سے معلوم ہوا کہ جو لوگ چاندی اور سونا رکھ چھوڑیں گے
اور اللہ کی راہ میں صرف نکریں گے تو قیامت کے روز جہنم کی آگ میں گرم کرکے اونکا بدن اوس سے داغا جاویگا حالانکہ
سب لوگ روپے پیسے اپنی آل اولاد کیواسطے رکھ چھوڑتے ہیں اور جمع کرتے ہیں ف عمر رض نے کہا میں اس مشکل کو دور کرتا ہوں
پھر وہ گئے اور عرض کیا یا نبی اللہ یہ آیت تمہارے اصحاب پر بہت شاق ہوئی آپ نے فرمایا اللہ جل جلالہ نے زکوۃ اسواسطے
فرض کی کہ باقی مال پاک ہوجاوے یعنی جس مال کی زکوۃ دیجاوے وہ کنز نہیں ہے اور اللہ نے مقرر کیا میراث کو
اسیواسطے کہ مال وارثوں کو پہنچے اوس وقت تکبیر کہی حضرت عمر نے آپ نے فرمایا میں تجھکو وہ بات بتاؤں جو سب سے بہتر ہے خزانہ
مسلمان کا وہ نیک عورت ہے جب مرد اوسکی طرف دیکھے تو وہ مرد کو خوش کردے اور جو حکم کرے مان لے اور جب غائب ہو تو حفاظت
کرے

باب حق السائل سائل کا حق کیا ہے

عن حسين بن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم السائل
حق وان جاء على فرس ترجمہ امام حسین علیہ السلام سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلعم نے سائل کو حق ہے اگرچہ گھوڑے پر آوے ف
یعنی اگر ہو سکے تو اوس کو دیدے نہ ہو تو نرمی سے جواب دیوے سختی نکرے کہ گھوڑے پر سوار ہے اور بھیک مانگتا ہے عن ام بجيد
وكانت ممن بايع رسول الله صلى الله عليه وسلم انها قالت له يا رسول الله صلى الله عليك ان المسكين
ليقوم على بابي فما اجد له شيئا اعطيه اياه فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لم تجدي له
شيئا تعطينه اياه الا ظلفا محرقا فادفعيه اليه في يده ترجمہ ام بجید سے روایت ہے انہوں نے بیعت کی
تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا یا رسول اللہ مسکین میرے دروازے پر کھڑا ہوتا ہے اور میرے پاس کوئی چیز نہیں جو
اوسکو دوں آپ نے فرمایا اگر تیرے پاس کچھ نہ ہو سوا ایک جلے ہوئے کھر کے تو وہی اوسکے ہاتھ میں دیدے ف یعنی حتی المقدور

محروم کرنا اچھا نہین جو ہو سکے تھوڑا ہو یا بہت مسکین اور فقیر سے سلوک کرنا بہتر ہے یہ بھی ضرور نہین کہ وہ فقیر مسلمان ہو
بلکہ کافر ہو تب بہی اوسکو دینا درست ہی اور ثواب کا باعث ہی چنانچہ آگی کی حدیث مین آتا ہے **باب** الصدقة علی
اهل الذمة کافر کو صدقہ دینے کا بیان **عن** اسماء قالت قدمت علی امی مراغبة فی عهد قریش وهی راغمة
مشركة فقلت يا رسول الله ان امي قدمت علي وهي راغمة مشركة افاصلها قال نعم فصلي امك **ترجمہ**
اسماء سے روایت ہی میری ماں آئی جو اپنے قریش کے دین کیطرف مائل تہے اور اسلام سے نفرت رکھتی تھی مین نے کہا یا رسول اللہ
میری ماں آئی ہی اور وہ اسلام سے نفرت رکھتی ہے مشرکہ ہی کیا مین اوسکے ساتھہ سلوک کرون آپنے فرمایا ہان سلوک کر اپنی ماں سے
باب مالا یجوز منعه جس چیز کا روکنا درست نہین **عن** امراة یقال لها بهیسة عن ابیها قالت استاذن
ابی النبی صلی الله علیه وسلم فدخل بینه وبین قمیصه فجعل یقبل یلتزم ثم قال یا رسول الله ما الشئ
الذی لا یحل منعه قال الماء قال یا نبی الله ما الشئ الذی لا یحل منعه قال الملح قال یا نبی الله ما الشئ
الذی لا یحل منعه قال ان تفعل الخیر خیر لك **ترجمہ** بهیسہ سے روایت ہی اس نے نقل کیا اپنے باپ ابو بهیسہ
(عمیر سے) انہون نی اجازت چاہی رسول اللہ پاس آنے کے جب آئے تو آپکا قمیص اٹھا کر آپ کے بدن مبارک کو چومنے لگے
اور لپٹنے لگے (محبت سے) پھر عرض کیا یا رسول اللہ وہ شے کیا ہی جسکا روکنا درست نہین آپ نے فرمایا پانی پھر عرض
کیا یا نبی اللہ وہ کیا شے ہے جسکا روکنا درست نہین آپ نے فرمایا نمک پھر عرض کیا یا نبی اللہ وہ شے کیا ہی جسکا روکنا
درست نہین فرمایا جتنی نیکی تو کرے اوسقدر تیرے لیے بہتر ہے **ف** یعنی نمک اور پانی کو تو منع کرنا درست ہی نہین
اسکے سوا بھی جو چیز ہو سکے تو دیوے روکنا ضرور نہین ہے **باب** المسألة فی المساجد مسجد کے اندر سوال کرنا **عن**
عبد الرحمن بن ابی بکر رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم هل منکم احد اطعم الیوم
مسکینا فقال ابو بکر رضی الله عنه دخلت المسجد فاذا انا بسائل یسأل فوجدت کسرة خبز فی ید
عبد الرحمن فاخذتها منه فدفعتها الیه **ترجمہ** عبد الرحمن بن ابی بکر رض سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے کیا کوئی تم مین سے ایسا ہی جسنے مسکین کو کھانا کھلایا ہو آج ابو بکر نے کہا مین مسجد مین گیا ایک سائل نے
سوال کیا مین نے ایک ٹکڑا روٹی کا جو عبد الرحمن کے ہاتھہ مین تہا لیکر اوسکو دیدیا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسکین کو
مسجد مین دینا درست ہی اگرچہ سوال مسجد کے اندر کرنا مکروہ ہی اور بعضون کے نزدیک دینا بھی مکروہ ہی مگر یہ قول ضعیف ہے
مرقاة **باب** کراهیة المسألة بوجه الله تعالی الله کے نام پر مانگنا مکروہ ہی **عن** جابر قال قال رسول الله صلی
الله علیه وسلم لا یسأل بوجه الله الا الجنة **ترجمہ** جابر رض سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اللہ کے نام پر کوئی چیز نہ مانگی جاوی سوا جنت کے **باب** عطیة من سال بالله جو شخص اللہ کے نام پر مانگے اوسے
کیا کرے **عن** عبد الله بن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من استعاذ بالله فاعیذوه ومن

سأل بالله فاعطوه ومن دعاكم فاجيبوه ومن صنع اليكم معروفا فكافئوه فان لم تجدوا ما

تكافئونه فادعوا له حتى تروا انكم قد كافأتموه **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے جو شخص اللہ کے نام سے پناہ مانگے تو اوسکو پناہ دو اور جو شخص سوال کرے اللہ کے نام سے اوسکو دو اور جو شخص تمکو بلاوے

تو قبول کرو اور جو شخص تمسے احسان کرے تو تم اوسکا بدلہ دو اگر بدلہ دینے کی طاقت نہو تو اوسکے لیے دعا کرو یہانتک کہ تم سمجھو اوسکا

بدلہ ہو گیا **ف** یعنی دل سے دعا کرو کہ اوسکو فائدہ ہو دنیا یا آخرت مین **باب** الرجل یخرج من ماله آدمی اپنا سب مال

صدقہ دیوے تو کیسا **عن** جابر بن عبد الله الانصاری قال کنا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا جاء رجل

بمثل بيضة من الذهب فقال يا رسول الله اصبت هذه من معدن فخذها فهي صدقة ما املك

غيرها فاعرض عنه رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم اتاه من قبل ركنه الايمن فقال مثل ذلك فاعرض

عنه ثم اتاه من قبل ركنه الايسر فاعرض عنه رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم اتاه من خلفه فاخذها

رسول الله صلعم فحذفه بها فلو اصابته لاوجعته او لعقرته فقال رسول الله صلعم يأتي احدكم بما يملك

فيقول هذه صدقة ثم يقعد يستكف الناس خير الصدقة ما كان عن ظهر غنى **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ انصاری سے

روایت ہے ہم تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اتنے مین ایکشخص انڈے برابر سونا لیکر آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ سونا

مین نے ایک کان مین سے پایا آپ اسکو لیجیے یہہ صدقہ ہے سوا اسکے میرے پاس کچھ مال نہین ہے رسول اللہ صلعم نے اوسکی طرف سے

منہہ پھیر لیا پھر وہ داہنی طرف سے آیا اور ایسا ہی کہا آپ نے منہہ پھیر لیا پھر پیچھے سے آیا رسول اللہ صلعم نے وہ سونا لیکر پھینک دیا اگر اوسکو لگتا تو زخمی کر دیتا یا چوٹ

دیتا پھر رسول اللہ صلعم نے فرمایا ایک تم مین سے اپنا سب مال لیکر چلا آتا ہے اور کہتا ہے یہہ صدقہ ہے پھر بیٹھ کر لوگون کے سامنے

ہاتھ پھیلاتا ہے بہتر صدقہ وہ ہے جسکا مالک صدقہ دیکر مالدار رہے **ف** دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہے خذ عنا مالك

لاحاجة لنا به لے لے اپنا مال ہمکو اوسکی حاجت نہین ہے۔ آنحضرت صلعم نے وہ صدقہ قبول نہین کیا کیونکہ آپ جانتے تھے محتاج

ہو جاویگا اپنے اہل و عیال کو کیا کھلاویگا سب سے مقدم اپنے اہل و عیال کی پرورش ہے پھر جو حاجت ضروری سے بچے وہ مسکینون

کو دیوے دوسرے یہہ کہ اگر جب آدمی اپنا کل مال صدقہ دیتا ہے تو بعد دینے کی اوسکو ندامت اور شرمندگی حاصل ہوتی ہے اور مفلسی سے

گھبراتا ہے پھر ایسے نیکی سے کیا فائدہ جو بعد کو بری معلوم ہو برخلاف اسکے یہہ بہتر ہے کہ کچھ صدقہ دیوے کچھ اپنے واسطے رکھے **عن**

عبيد الله بن سعد سمع ابا سعيد الخدري يقول دخل رجل المسجد فامر النبي صلى الله عليه وسلم الناس ان يطرحوا

ثيابا فطرحوا فامر له منها بثوبين ثم حث على الصدقة فجاء فطرح احد الثوبين فصاح به وقال خذ

ثوبك **ترجمہ** عبید اللہ بن سعد نے سنا ابو سعید خدری سے اُنہون نے کہا ایک شخص مسجد مین آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا

لوگون کو کپڑے اوتار کر ڈالنے کا (صدقے کے طور پر) لوگون نے کپڑے ڈالے آپ نے دو کپڑے اوس شخص کو دیے پھر فضیلت بیان

کی صدقے کی وہ شخص اون دو کپڑون مین سے ایک کپڑا ڈالنے لگا آپ نے اوسکو ڈانٹا اور فرمایا لے لے کپڑا اپنا **ف** کیونکہ اوسکو

منہہ پھیر لیا پھر

دو ہی کپڑے ملے تھے اور وہ ضرورت سے زائد نہ تھے اسواسطے صدقہ آپنے قبول نہ کیا عن ابی هریرة قال قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم ان خیر الصدقة ما ترك غنی او تصدق به عن ظهر غنی وابدأ بمن
تعول ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر صدقہ وہ ہے جو مالدار چھوڑے صدقہ دیکر یعنی دیکر
رہنے بعد صدقہ نکالنے کے اوسکا مالک مالدار ہے) اور پہلے صدقہ اوس کو دے جو تیری عیال میں سے ہووے باب
الرخصة فی ذلك کل مال صدقہ دینے کی اجازت عن ابی هریرة انه قال یا رسول الله ای الصدقة افضل
قال جهد المقل وابدأ بمن تعول ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے اُنہوں نے پوچھا یا رسول اللہ کونسا صدقہ افضل ہے
آپ نے فرمایا جو کم مال والا تکلیف اوٹھا کر دیوے اور پہلے صدقہ دے اون لوگون کو جنکا خرچ تیرے اوپر ہے (یہ حدیث اون لوگون
کی لیے ہے جو اللہ پر پورا بھروسا رکھتے ہون) عن اسلم قال سمعت عمر بن الخطاب یقول امرنا رسول الله صلی
الله علیه وسلم یوما ان نتصدق فوافق ذلك مالا عندی فقلت الیوم اسبق ابا بکر ان سبقته
یوما فجئت بنصف مالی فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما ابقیت لاهلك فقلت مثله قال واتی
ابو بکر بکل ما عنده فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم ما ابقیت لاهلك قال ابقیت لهم الله ورسوله قلت لا اسابقك
الی شیء ابدا ترجمہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم کیا صدقہ نکالنے کا اتفاق سے اوسوقت میرے پاس
مال تھا میں نے کہا آج میں ابو بکر رضی اللہ عنہ سے بڑھ جاؤنگا اگر کبھی بڑھنے والا ہونگا تو میں آدھا مال لیکر آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آپنے
فرمایا تو نے اپنے گھر بار کیواسطے کیا چھوڑا میں نے کہا اسی قدر چھوڑ آیا ہون پھر ابو بکر جو کچھ اون کے پاس تھا سب لے کر آئے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے اون سے پوچھا تم نے گھر بار کے لیے کیا چھوڑا اُنہون نے کہا اون کیواسطے اللہ اور رسول کو چھوڑ آیا ہون تب میں نے
دل میں کہا میں تم سے کبھی بڑھ نہ سکونگا ف اس حدیث سے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی۔ ہر چند پہلے
باب کے حدیثون سے سارا مال صدقہ دینے کو آپنے منع کیا تھا مگر وہ منع اونہی لوگون کے لیے ہے جو پورا بھروسا اللہ پر نہ رکھتے ہون
نہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے لوگون کے لیے باب فی فضل سقی الماء پانی پلانے کی فضیلت عن سعید ان سعدا اتی
النبی صلی الله علیه وسلم فقال ای الصدقة اعجب الیك قال الماء ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ سعد
آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور پوچھا کونسا صدقہ آپ کو زیادہ پسند ہے آپ نے فرمایا پانی پلانا عن سعد بن
عبادة ان النبی صلی الله علیه وسلم نحوه ترجمہ دوسری روایت میں سعد بن عبادہ سے ایسا ہی مروی ہے ف
پانی کا صدقہ کنوان بنوا مسافرون کے لیے یا نمازیون کے لیے بنوانا سبیل پانی کے رکھنا عن سعد بن عبادة انه قال یا رسول الله
ان ام سعد ماتت فای الصدقة افضل قال الماء قال فحفر بیرا وقال هذه لام سعد ترجمہ سعد بن عبادہ نے
کہا یا رسول اللہ میری ماں گذر گئیں اب کونسا صدقہ افضل ہے آپ نے فرمایا پانی اونہون نے ایک کنوان کھدوایا اور کہا اسکا ثواب
سعد کی ماں کو پہنچے ف سعد بن عبادہ مشہور صحابی انصاری ہین عن ابی سعید عن النبی صلی الله علیه وسلم

قال ایما مسلم کسی مسلما ثوبا علی عری کساہ اللہ من خضر الجنۃ وایما مسلم اطعم مسلما علی جوع اطعمہ
اللہ من ثمار الجنۃ وایما مسلم سقا مسلما علی ظما سقاہ اللہ عز وجل من الرحیق المختوم ترجمہ ابو سعید خدری سے
روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا جو مسلمان کسی مسلمان کو کپڑا پہناوے جب وہ ننگا ہو تو اللہ جل جلالہ اوسکو جنت کے سبز کپڑے پہناویگا
اور جو مسلمان کسی مسلمان کو کھانا کھلاوے جب وہ بھوکا ہو اللہ اوسکو جنت کے پھل کھلاویگا اور جو مسلمان کسی مسلمان کو پانی
پلاوے جب وہ پیاسا ہو تو اللہ اوسکو جنت کی شراب پلاویگا **باب فی المنیحۃ** عاریت دینا عن ابی کبشۃ السلولی
قال سمعت عبد اللہ بن عمرو یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربعون خصلۃ اعلاھن منیحۃ
العنز ما یعمل رجل بخصلۃ منہا رجاء ثوابہا وتصدیق موعودہا الا ادخلہ اللہ بہا الجنۃ ترجمہ ابو کبشہ
سلولی سے روایت ہے میں نے سنا عبد اللہ بن عمرو سے فرمایا رسول اللہ نے چالیس خصلتیں ہیں اون سب میں بہتر مستعار دینا بکری کا
ہے (دودھ پینے کے لیے) کوئی شخص اُن خصلتوں میں سے کسی کو ثواب کی امید رکھکر اور اوسکے وعدے کو سچ جان کر نہ کریگا مگر اللہ
جل جلالہ اوسکو جنت میں داخل کریگا۔ حسان نے کہا ہم نے ان خصلتوں کو گنا جیسے سلام کا جواب دینا چھینک کا جواب دینا راہ
میں سے کانٹا وغیرہ اوٹھانا تو پندرہ خصلتوں تک نہ پہونچ سکے **باب اجر الخازن** خزانچی کے ثواب کا بیان عن ابی موسی
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الخازن الامین الذی یعطی ما امر بہ کاملا موفرا طیبۃ بہ نفسہ
حتی یدفعہ الی الذی امر لہ بہ احد المتصدقین ترجمہ ابو موسی سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
خزانچی امانت دار کو جو حکم کے موافق پورا پورا دیتا ہے خوشی سے اوسکو جسکے لیے حکم ہوا ہے اوتنا ہی ثواب ہے جتنا صدقہ دینے والے
کو ہے ف چار شرطیں ہیں۔ ایک اجازت مالک کی۔ دوسری پورا دینا۔ تیسری خوشی سے۔ چوتھی اسکو دینا جسکو حکم ہوا ہے **باب**
المرأۃ تصدق من بیت زوجہا عورت اپنے خاوند کا مال صدقہ دے عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذا انفقت المرأۃ من بیت زوجہا غیر مفسدۃ کان لہا اجر ما انفقت ولزوجہا اجر ما اکتسب وللخازن
مثل ذلک لا ینقص بعضہم اجر بعض ترجمہ حضرت ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے جب عورت خرچ کرے اپنے خاوند کے
گھر سے اور فساد کی نیت نہ ہو تو اوسکو بھی ثواب ملیگا خرچ کرنیکا اور اوسکے خاوند کو کمانیکا ثواب ملیگا اور جسکی تحویل میں ہے اوسکو بھی
ثواب ملیگا سب کو برابر ملیگا نہ کم نہ بیش ف فساد کی نیت نہو یعنی غرض یہ ہے کہ خاوند کی خیرخواہی سے معمول کے موقعہ پر خیرات کرے تو نہ
نیت سے کہ بیجا لوگوں کو اوسکا مال لٹا دیوے عن سعد قال لما بایع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النساء قامت امرأۃ
جلیلۃ کانہا من نساء مضر فقالت یا نبی اللہ انا کل علی ابائنا وابنائنا۔ قال ابو داود وارٰی فیہ وازواجنا
فما یحل لنا من اموالہم قال الرطب تاکلنہ وتہدینہ ترجمہ سعد سے روایت ہے جب بیعت کی رسول اللہ سے عورتوں نے ایک
عورت بہت موٹی گویا مضر کی عورت ہے (مضر ایک قبیلہ ہے) اوٹھی اور بولی اے نبی اللہ کے ہم لوگ تو بار ہیں اپنے باپ اور بیٹوں
اور خاوندوں کے تو ہم کو اون کے مال میں سے کیا درست ہے آپ نے فرمایا روٹی ترکاری رطب کو کھاؤ اور دوسروں کو بھیجو۔

کے قابل نہیں ہین عن ہمام بن منبہ قال سمعت ابا ہریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا انفقت
المرأۃ من کسب زوجہا من غیر امرہ فلہا نصف اجرہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا جب
عورت صرف کرے اپنے خاوند کی کمائی مین سے بغیر اوسکی اجازت کے تو اوسکو آدھا ثواب ملتا ہے خاوند کا ف مگر خاوند کے
بغیر اجازت کے وہی چیزین صرف کرے جو رکھنے کی لائق نہین ہین جیسے پکا ہوا کھانا وغیرہ عن ابی ہریرۃ فی المرأۃ تصدق
من بیت زوجہا قال لا الا من قوتہا والاجر بینہما ولا یحل لہا ان تصدق من مال زوجہا الا باذنہ ترجمہ
ابوہریرہ سے کسی نے پوچھا عورت اپنے خاوند کے گھر مین سے صدقہ دیوے انہون نے کہا نہین البتہ اپنے خرچ مین سے دے سکتی ہے
اور ثواب دونون کا ہوگا اور یہ اوسکو درست نہین ہے کہ اپنے خاوند کے مال مین سے بغیر اجازت کے صدقہ دیوے باب فی صلۃ
الرحم نانی والون کے ساتھ سلوک کرنا عن انس قال لما نزلت لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون قال ابو طلحۃ یا رسول
اللہ اری ربنا یسألنا من اموالنا فانی اشہدک انی قد جعلت ارضی باریحا لہ فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اجعلہا فی قرابتک فقسمہا بین حسان بن ثابت وابی بن کعب ترجمہ حضرت انس سے روایت
ہے جب یہ آیت اتری لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون۔ یعنی نہ پہونچو گے تم نیکی کو جبتک خرچ کروگے اوس مال کو جسکو
چاہتے ہو ابو طلحہ نے کہا یا رسول اللہ مین سمجھتا ہون ہمارا پروردگار ہمارے مالون کو مانگتا ہے تو مین آپکو گواہ کرتا ہون مین نے
اپنی زمین جو اریحا (ایک ضیع کا نام ہے) مین تھی خدا کو دیدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوسکو تقسیم کر دے اپنے عزیز واقربا
مین انہون نے تقسیم کر دی ابی بن کعب اور حسان بن ثابت کو کہا ابوداود نے ابوطلحہ کا نام زید بن سہل بن اسود بن حرام
بن عمرو بن زید بن مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن النجار ہے اور حسان ثابت بن منذر بن حرام کے بیٹے ہین اور ابی بن کعب
بن قیس بن عتیک بن زید بن معاویہ بن عمرو بن مالک بن النجار کے مین تو عمرو بن مالک تینون کے دادا ہین عن میمونۃ
زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت کانت لی جاریۃ فاعتقتہا فدخل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرتہ
فقال اجرک اللہ اما انک لو کنت اعطیتہا اخوالک کان اعظم لاجرک ترجمہ میمونہ سے روایت ہے جو بی بی تہین
رسول اللہ کی انہون نے کہا میری ایک لونڈی تھی مین نے اوسکو آزاد کر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے
مین نے انسے یہ حال بیان کیا آپ نے فرمایا اللہ جل جلالہ تجھکو اسکا ثواب دیوے مگر تو اس لونڈی کو اگر اپنی ننھیال کے لوگون کو دیتی تو
زیادہ ثواب ہوتا (کیونکہ ننھیال والون کے ساتھ سلوک کرنا بہتر ہے) عن ابی ہریرۃ قال امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالصدقۃ
فقال رجل یا رسول اللہ عندی دینار فقال تصدق بہ علی نفسک قال عندی آخر قال تصدق بہ علی ولدک
قال عندی آخر قال تصدق بہ علی زوجتک او زوجک قال عندی آخر قال تصدق بہ علی خادمک قال عندی
آخر قال انت ابصر ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا صدقہ کا ایک شخص بولا یا رسول اللہ میرے پاس
ایک دینار ہے آپ نے فرمایا وہ اپنے کام مین لا وہ بولا ایک اور دینار ہے آپ نے فرمایا اپنے بچے کو دیدے وہ بولا ایک اور ہے آپ نے فرمایا اپنی بی بی

کو دی وہ بولا ایک اور ہے آپ نے فرمایا وہ اپنے خادم کو دے وہ بولا اور ہے آپ نے فرمایا تو جان **ف** یعنی جو ضروری کام ہو اوس میں صرف کر اگر سب کاموں سے فارغ ہو تو خدا کی راہ میں صدقہ دے **عن** عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفی بالمرء اثما ان یضیع من یقوت **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا آدمی کو یہ گناہ بہت ہے کہ اپنی روزی کو ضائع کرے یا جن لوگوں کی روزی اوس پر ہے اونکو تباہ کرے **ف** جیسے جورو لڑکے بوڑھے ماں باپ جنکے پاس روپیہ نہ ہو اس شخص کے پاس روپیہ ہو اور کاموں میں صرف کرے اونکو نہ دے **عن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سرہ ان یبسط لہ فی رزقہ وینسأ فی اثرہ فلیصل رحمہ **ترجمہ** انس سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکو بھلا معلوم ہو رزق کا زیادہ ہونا اور عمر کا بڑھنا وہ اپنا ناتا ملاوے **ف** یعنی ناتے والی سے سلوک کرے عمر کا بڑھنا ہمارے نزدیک ہے ورنہ اللہ کے علم میں عمر مقرر ہے یا عمر معلق کا بڑھنا مراد ہے یا نام نیک باقی رہنا یہ بھی عمر کا بڑھنا ہے **عن** عبد الرحمن بن عوف قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول قال اللہ انا الرحمن وہی الرحم شققت لہا اسما من اسمی من وصلہا وصلتہ ومن قطعہا بتتہ **ترجمہ** عبد الرحمن بن عوف سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ سے فرماتے تھے اللہ جل جلالہ فرماتا ہے میرا نام رحمن ہے اور وہ رحم سے مشتق ہے جسکے معنے ناتے کے بھی ہیں تو میں نے ناتے کے واسطے اپنے نام سے ایک نام جدا کیا ہے جو ناتا ملاویگا اوسکو اللہ ملا دیگا (اپنی رحمت اور فضل سے) اور جو ناتے کو کاٹ دیگا اوسکو اللہ کاٹ دیگا (اپنی رحمت اور فضل سے) **ف** اس حدیث سے صلہ رحم کی بڑی فضیلت معلوم ہوئی آدمی کو چاہیے کہ اپنے عزیزوں سے محبت کرے اگر وہ کچھ برائی کریں تو معاف کر دے اور بھلائی کرے **عن** جبیر بن مطعم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یدخل الجنۃ قاطع رحم **ترجمہ** جبیر بن مطعم سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ نے جنت میں نہ جاویگا ناتا توڑنے والا **عن** عبد اللہ بن عمرو قال سفیان ولم یرفعہ سلیمان الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ورفعہ فطر والحسن قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس الواصل بالمکافی ولکن الواصل ہو الذی اذا قطعت رحمہ وصلہا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناتا ملانیوالا وہ نہیں ہے جو احسان کا بدلا احسان کرے بلکہ وہ ہے جو ناتا ٹوٹا ہوا ملا دیوے **ف** یعنی ایک عزیز نے ہم پر احسان کیا ہم نے بھی اوسکا بدلہ کر دیا یہ بڑی فضیلت کی بات نہیں فضیلت یہ ہے کہ اوس نے برائی کی ناتا توڑ والا ہم نے بھلائی کر کے سمجھا بجھا کر پھر ناتا جوڑ لیا

باب فی الشح

حرص اور بخل کی برائی **عن** عبد اللہ بن عمرو قال خطب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ایاکم والشح فانما ہلک من کان قبلکم بالشح امرہم بالبخل فبخلوا وامرہم بالقطیعۃ فقطعوا وامرہم بالفجور ففجروا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ نے خطبہ پڑھا تو فرمایا بچو تم بخیلی سے تمھارے پہلے لوگ اسی بخل کے وجہ سے تباہ ہوگئے حرص نے اون کو بخیل کر دیا اور ناتا توڑنے کو کہا انہوں نے ناتا توڑ دیا فسق و فجور کا حکم کیا انہوں فسق و فجور کیا **ف** شح کے معنے حرص کے ہیں یا بخل کے بعضوں نے کہا شح بخل سے بھی زیادہ ہے کہ اچھی بات نہ کرے **عن** عبد اللہ بن ابی ملیکۃ حدثتنی اسماء بنت ابی بکر

قالت یا رسول اللہ مالی شیء الا ما ادخل علی الزبیر بیتہ افاعطی منہ قال اعطی ولا توکی فیوکی

علیک ترجمہ اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہے انہوں نے کہا یا رسول اللہ میرے پاس تو کچھ نہیں مگر جو میرے خاوند زبیر

گھر میں لا دیں کیا میں اسمیں سے دوں آپنے فرمایا دیوے اور مت رکھ چھوڑ نہیں تو تیرا بھی رزق رکھ چھوڑا جاویگا عن عبد اللہ بن ابی ملیکۃ

عن عائشۃ انہا ذکرت عدۃ من مساکین او عدۃ من صدقۃ فقال لہا رسول اللہ اعطی ولا تحصی فیحصی علیک ترجمہ

حضرت عائشہ نے کئی مسکینوں کو گنا یا کئی صدقوں کو رسول اللہ نے فرمایا دیوے اور مت گن نہیں تو تجھ بھی گن کر دیگا کتاب

اللقطۃ لقطہ کے بیان میں پڑی ہوئی چیز عن سوید بن غفلۃ قال غزوت مع زید بن صوحان وسلمان بن ربیعۃ

فوجدت سوطا فقالا لی اطرحہ فقلت لا ولکن ان وجدت صاحبہ والا استمتعت بہ فحججت فمررت علی المدینۃ فسالت

ابی بن کعب فقال وجدت صرۃ فیہا مائۃ دینار فاتیت النبی صلعم فقال عرفہا حولا فعرفتہا حولا ثم اتیتہ فقال

عرفہا حولا فعرفتہا حولا ثم اتیتہ فقال عرفہا حولا فعرفتہا حولا ثم اتیتہ فقلت لم اجد من یعرفہا فقال احفظ

عددہا ووکاءہا ووعاءہا فان جاء صاحبہا والا فاستمتع بہا وقال لا ادری ثلاثا قال عرفہا او مرۃ واحدۃ

ترجمہ سوید بن غفلہ سے روایت ہے میں لڑنے کو گیا زید بن صوحان اور سلمان بن ربیعہ کے ساتھ تو ایک کوڑا میں نے پایا ان دونوں نے

کہا اسکو پھینک دے میں نے پھینکا بلکہ میں نے کہا اگر اسکا مالک ملجاویگا تو اسکو دیدونگا نہیں تو میں فائدہ اٹھاؤنگا پھر میں نے حج

کیا جب مدینہ کو پہونچا تو میں نے ابی بن کعب سے پوچھا انہوں نے کہا میں نے ایک تھیلی پائی جسمیں سو دینار تھے تو میں رسول اللہ پاس لیکر آیا

آپ نے فرمایا ایکسال تک اسکو بتا یا کر میں نے ایکسال تک بتایا پھر اسکو لیکر آیا آپ نے فرمایا ایکسال اور بتا پھر ایکسال تک بتایا بعد اوسکے

لیکر آیا اور میں نے کہا کوئی بھی نہیں ملا جو اسکو پہچانے آپ نے فرمایا اسکی گنتی اور تھیلی اور تسمہ یاد رکھ اگر اوس کا مالک آوے تو بہتر نہیں تو

تو اپنے کام میں لا شعبہ نے کہا میں نہیں جانتا سلمہ نے ایکبار کہا تھا اوسکو یا تین بار دوسری روایت میں ہے ایکسال تک کہا یا تین سال تک

تیسری روایت میں ہے دو سال کہا یا تین سال کہا پہچان رکھ اوسکی گنتی اور تھیلی اور سربندھن کو اگر اوسکا مالک آوے اور گنتی اور سربندھن بتاوے

تو اوسکو دیدے ف مسلم کی روایت میں ہے کہ شعبہ نے کہا دس برس کے بعد میں نے سلمہ سے کہا انہوں نے کہا ایک ہی سال تک بتا اور

ابو داود طیالسی نے بھی اپنی مسند میں ایسا ہی نقل کیا منذری نے کہا کسی امام نے تین سال تک بتانے کو نہیں کہا مگر ایک روایت عمر سے آئی ہے اور

علی اور ابن عباس سے بھی مروی ہے کہ ایکسال تک بتانا کافی ہے اور یہی قول ہے مالک اور شافعی اور احمد اور اہل کوفہ کا اور خطابی نے اسپر اجماع

نقل کیا عن زید بن خالد الجہنی ان رجلا سال رسول اللہ صلعم عن اللقطۃ فقال عرفہا سنۃ ثم اعرف وکاءہا وعفاصہا

ثم استنفق بہا فان جاء ربہا فادہا الیہ فقال یا رسول اللہ فضالۃ الغنم فقال خذہا فانما ہی لک او لاخیک او للذئب

قال یا رسول اللہ فضالۃ الابل فغضب رسول اللہ صلعم حتی احمرت وجنتاہ او احمر وجہہ وقال مالک ولہا معہا حذاؤہا

وسقاؤہا حتی یاتیہا ربہا ترجمہ زید بن خالد جہنی سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ سے پوچھا لقطہ کو آپ نے فرمایا ایکسال تک

بتا پھر اوسکا سربندھن اور تھیلی یاد کر رکھ پھر خرچ کر ڈال اگر اوسکا مالک آوے تو ادا کر وہ شخص بولا یا رسول اللہ گمی ہوئی بکری کو حکم

کیا کرین آپ نے فرمایا اوسکو پکڑ لی کیونکہ وہ یا تیری قسمت کی ہے یا تیرے بھائی کی یا بھیڑیے کی رسیعنے اگر اوسکو چھوڑ دیگا تو احتمال ہے کہ بھیڑیا
کہا لی تو پکڑ لینا بہتر ہے) وہ بولا یا رسول اللہ اگر اونٹ ہو انہیں کر آپ غصے ہوئی یہانتک کہ رخسار آپ کے سرخ ہو گئے یا چہرہ سرخ ہو گیا
پھر آپ نے فرمایا اونٹ سے تجھی کیا غرض وہ اپنا موزہ اور مشکیزہ ساتھ رکھتا ہے جبتک اوسکا مالک آوے دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے
پانی پیتا ہے درخت کہاتا ہے ف موزے سے مراد اوسکا پاؤں اور مشکیزہ اوسکا پیٹ ہے کیونکہ اوسکا پانی پیٹ میں بہرا رہتا ہے روز پانی پینے
کی بھی ضرورت نہیں ہے کہانا بھیڑیے کا خوف ہے پھر پکڑنا کیا ضرور ہے عن زید بن خالد الجهني ان رسول الله صلى الله عليه وسلم سئل عن اللقطة

فقال عرفها سنة فان جاء باغيها فادها اليه والا فاعرف عفاصها ووكاءها ثم كلها فان جاء باغيها فادها

اليه ترجمه زید بن خالد جہنی سے روایت ہے رسول اللہ سے سوال ہوا لقطہ کا آپ نے فرمایا ایکسال تک بتا اگر اوسکا ڈہونڈہنے والا آوے تو دیدے
اور نہیں تو اوسکا ظرف اور سربندہ پہچان رکہہ پھر اوسکو صرف کر ڈال جب اوسکا مالک آوے تو اوسکو دیدے ف یعنی بعد مدت کے بھی مالک آوے
تو اوسکا ضرور دینا ہوگا عن زيد بن خالد الجهني انه قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر نحو حديث ربيعة قال وسئل عن اللقطة فقال تعرفها

حولا فان جاء صاحبها دفعتها اليه والا عرفت وكاءها وعفاصها ثم اقبضها في مالك فان جاء صاحبها فادفعها

اليه ترجمه زید بن خالد جہنی سے روایت ہے سوال ہوا رسول اللہ سے پھر بیان کیا اوسی طرح یعنی ایکسال تک بتا اگر مالک آجاوے تو اوسکو دیدے
نہیں تو سربندہ اور ظرف پہچان رکہہ پھر اپنے مال میں اوسکو شامل کر لے اگر مالک آوے تو اوسکو دیدے دوسری روایت میں ہے اگر
اوسکا مالک آوے اور تہیلی اور شمار بتلاوے تو اوسکو دیدے ابوداؤد نے کہا یہ زیادتی حماد بن سلمہ نے کی ہے اور یہ زیادتی محفوظ نہیں ہے یعنی
اگر اوسکا مالک آوے اور تہیلی اور شمار بتلاوے تو اوسکو دیدے بلکہ عقبہ بن سوید اور عمر بن الخطاب کے حدیث میں اتنا ہی ہے کہ عرفها
سنة یعنی ایکسال تک اوسکو بتلا عن عياض بن حمار قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من وجد لقطة فليشهد ذا عدل او ذوي عدل

ولا يكتم ولا يغيب فان وجد صاحبها فليردها عليه والا فهو مال الله عز وجل يؤتيه من يشاء ترجمه عیاض بن حمار سے
روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا جو شخص لقطہ پاوے تو ایک معتبر آدمی یا دو معتبر آدمیوں کو گواہ کر دیوے اور نہ چہپاوے اور نہ غائب کرے اگر اوسکے
مالک کو پاوے تو اوسکے حوالے کر دے نہیں تو وہ مال اللہ کا ہے جسکو چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے دیتا ف گواہ کر دینے کا حکم استحبابا ہے ایسا نہ ہو کہ چند دنوں
میں نیت بدل جاوے یا مر جاوے تو وارث منکر ہو جاویں اور چہپا ڈالیں جب مالک آوے اوسکو نہ دیں عن عبد الله بن عمرو بن العاص عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

انه سئل عن الثمر المعلق فقال من اصاب بفيه من ذي حاجة غير متخذ خبنة فلا شئ عليه ومن خرج بشئ منه فعليه

غرامة مثليه والعقوبة ومن سرق منه شيئا بعد ان يؤويه الجرين فبلغ ثمن المجن فعليه القطع وذكر في ضالة الابل والغنم

كما ذكر غيره قال وسئل عن اللقطة فقال ما كان منها في طريق الميتاء والقرية الجامعة فعرفها سنة فان جاء طالبها

فادفعها اليه وان لم يأت فهي لك وما كان في الخراب يعني ففيها وفي الركاز الخمس ترجمه عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے
روایت ہے رسول اللہ سے سوال ہوا جو میوہ درختوں پر لٹکتا ہے اوسکا کیا حکم ہے (یعنی اوسکو کہا سکتا ہے) آپ نے فرمایا جو شخص کہالے اور وہ حاجتمند ہو مگر
چھپا کر نہ لیجاوے تو کچھ قباحت نہیں اور جو شخص چھپا کر کچھ لیجاوے تو دو چند جرمانہ دیوے اور سزا الگ ہوگی اور جب میوہ کٹکر کھلیان میں

کو لیجہ ڈالا جاوے اور وہان سے کوئی چیز لیجاوے اسقدر جسکی قیمت سپر کے برابر ہو یعنے ڈہال کے جو تین درم یا چار درم یا پانچ درم کی تھی) تو اوسکا ہاتھ کاٹا جاویگا پھر گمی ہوئی بکری اور اونٹ کا حال بیان کیا جیسے اور ونکے بیان کیا پہر سوال ہوا لقطے سے آپ نے فرمایا جو لقطہ گزرگاہ عام یا آباد گاؤن مین ملے تو ایکسال تک اوسکو بتا اگر اوسکا مالک آوے او سکو دیدے نہ آوے تو تیرا ہی اور جو لقطہ اُجاڑ نا آباد مقام مین ملے یا کان ملے تو اسمین پانچوان حصہ حاکم کو دینا ہوگا باقی سب پانیوالے کا ہی دوسری روایت مین ہے گمی ہوئی بکری کو پکڑے تیسری روایت مین ہے گمی ہوئی بکری یا تیری ہے یا تیرے بہائی کی یا بہیڑئے کی پکڑ لے اوسکو چوتھی روایت مین ہے گمی ہوئی بکری کو پکڑ لے اور رکہہ چہوڑ جبتک اسکا مالک آوے اگر یا مالک نہ آوے اور بکری مرنے لگے تو اوسکو ذبح کر ڈالے پھر مالک سے کہدیوے اگر وہ آوے) عن ابی سعید ان علی بن ابیطالب وجد دینارا

فاتی به فاطمة فسالت عنه رسول الله صلعم فقال هو رزق الله عزوجل فاکل منه رسول الله صلعم واکل علی وفاطمة فلما کان بعد ذلك اتت امرأة تنشد الدینار فقال رسول الله صلعم یا علی اد الدینار ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے اُنہون نے ایک دینار پڑا ہوا پایا اوسکو حضرت سیدة النساء فاطمہ زہرا کے پاس لیکر آئے اُنہون نے رسول اللہ سے بیان کیا آپ نے فرمایا وہ اللہ کا دیا ہوا رزق ہے پھر اوسکو صرف کرکے رسول اللہ نے کہایا اور علی اور فاطمہ رض نے بعد اوسکے ایک عورت آئی دینار ڈہونڈتی ہوئی رسول اللہ نے حضرت علی سے فرمایا یا علی ادا کر دینار کو ف چونکہ ایک دینار قلیل تہا اسواسطے آنحضرت صلعم نے بتانیکا حکم نہ دیا دوسری یہ کہ خیال تہا اگر مالک آویگا تو اپنے پاس سے دیدینگے عن علی رض انه التقط دینارا فاشتری به دقیقا فعرفه صاحب الدقیق فرد علیه الدینار فاخذه علی فقطع منه قیراطین فاشتری به لحما ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے اُنہون نے ایکدینار پڑا ہوا پایا اوسکا آٹا خرید آٹے والے نے اُسکو پہچان کر رکہا (جناب رسالتمآب کی دامادی) دینار واپس کر دیا علی رض نے اُس مین سے دو قیراط کاٹ کر اونکا گوشت خریدا (قیراط دینار کا بیسوان حصہ ہے) عن سهل بن سعد

اخبره ان علی بن ابیطالب دخل علی فاطمة وحسن وحسین یبکیان فقال ما یبکیهما قالت الجوع فخرج علی فوجد دینارا بالسوق فجاء الی فاطمة فاخبرها فقالت اذهب الی فلان الیهودی فخذ لنا دقیقا فجاء الیهودی فاشتری به دقیقا فقال الیهودی انت ختن هذا الذی یزعم انه رسول الله قال نعم قال فخذ دینارك ولك الدقیق فخرج علی حتی جاء به فاطمة فاخبرها فقالت اذهب الی فلان الجزار فخذ لنا بدرهم لحما فذهب فرهن الدینار بدرهم لحم فجاء به فعجنت ونصبت وخبزت وارسلت الی ابیها فجاءهم فقالت یا رسول الله اذکر لك فان رأیته لنا حلالا اکلناه واکلت معنا من شأنه کذا وکذا فقال کلوا باسم الله فاکلوا فبینما هم مکانهم اذا غلام ینشد الله والاسلام الدینار فامر رسول الله صلعم فدعی له فساله فقال سقط منی فی السوق فقال النبی صلعم یا علی اذهب الی الجزار فقل له ان رسول الله صلعم یقول لك ارسل الی بالدینار ودرهمك علی فارسل به فدفعه رسول الله صلعم الیه ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہے حضرت علی تشریف لائے جناب فاطمہ زہرا پاس تو دیکہا حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین علیہما السلام رو رہے ہین علی نے پوچہا کیون روتی ہین حضرت فاطمہ نے فرمایا بھوک سے روتے ہین ف سبحان اللہ آنحضرت صلعم کے پیارے صاحبزادے اور اون پر دنیا مین ایسی تکلیف کہ صغر سن سے تا دم وفات انواع انواع کی تکالیف مین مبتلا رہے اور کس کس مصیبت سے شہادت پائی یہ اللہ جل جلالہ کا امتحان تہا اور یہی مرد میل ہے اونکے کمال تقرب اور علو شان کی جسقدر آدمی اللہ کا زیادہ محبوب ہوتا ہے اُسی قدر

اوسپر دنیا مین کمیشن اور قیمتین گرتی ہین ف علی رض باہر نکلے ایک دینار بازار مین پڑا ہوا پایا حضرت فاطمہ پاس لیکر آئے
اور انسے بیان کیا حضرت فاطمہ نے کہا فلانے یہودی پاس جاو اور اوس سے آٹا لاو علی یہودی کے پاس گئے اور آٹا خریدا یہودی نے کہا تم ہی
وہ شخص ہو جو کہتا ہے مین اللہ کا رسول ہون علی نے کہا ہان یہودی نے کہا تو اپنا دینار لیلو اور آٹا بھی لیجاو علی وہان سے آٹا لیکر
پھر حضرت فاطمہ پاس آئے اور اون سے یہہ قصہ بیان کیا حضرت فاطمہ نے کہا اب جاو قصائی پاس اور ایک درم کا گوشت لیکر آو علی گئے
اور دینار کو ایک درم کے بدلا مین اوسکے پاس گرو کر کے گوشت لیکر آئے حضرت فاطمہ نے آٹا گوندھا اور ہانڈی چڑھا کر گوشت پکایا اور روٹی پکائی
پھر اپنے باپ کو بلا بھیجا (یعنی محمد صلعم کو) آپ تشریف لائے فاطمہ نے کہا مین آپ سے سب حال بیان کرتی ہون اگر آپ حلال سمجھین تو ہم کھاوین
آپ بھی کھاوین یہہ قصہ ایسا ہے سب بیان کیا آپ نے فرمایا کھاو اللہ کا نام لیکر یہہ سب کھا رہے تھے اتنے مین ایک لڑکا خدا کی قسم اور دین کی
قسم دیکر پکارا کہ میرا دینار گم ہو گیا ہے آپ نے اوسکو بلایا پوچھا کہان گم گیا ہے وہ بولا بازار مین آپ نے علی سے کہا یا علی قصائی پاس جاو اور کہو
رسول اللہ نے دینار منگوایا ہے اور کہا ہے تیرا درم مین دونگا اوس قصائی نے وہ دینار بھیجدیا آپ نے اوس لڑکے کو دیدیا عن جابر بن عبد اللہ
قال رخص لنا رسول اللہ صلعم فی العصا والسوط والحبل واشباہہ یلتقطہ الرجل ینتفع بہ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے
رسول اللہ نے ہمکو اجازت دی کہ اگر لکڑی یا کوڑا یا رسی یا اسکی مثل کوئی چیز پڑی ہوئی پاوے تو اوس سے فائدہ اوٹھاوے (کام مین لاوے) مالک کا انتظار
ضرور نہین عن ابی ہریرۃ ان النبی صلعم قال ضالۃ الابل المکتومۃ غرامتہا ومثلہا معہا ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے
رسول اللہ نے فرمایا جو شخص کھویا ہوا اونٹ پاکر اوسکو چھپاوے اور مالک کو پتا نہ بتاوے تو دوچند اوسکا جرمانہ دے عن عبد الرحمن بن عثمان
التیمی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن لقطۃ الحاج ترجمہ عبد الرحمن بن عثمان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حاجیون کے لقطہ سے منع کیا ابن وہب نے کہا یعنی اسکو چھوڑ دے جب تک اسکا مالک آوے
عن المنذر بن جریر قال کنت مع جریر بالبوازیج فجاء الراعی بالبقر وفیہا بقرۃ لیست منہا فقال لہ جریر ما ہذہ قال لحقت بالبقر لا ندری لمن ہی فقال
جریر اخرجوہ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یاوی الضالۃ الا ضال ترجمہ منذر بن جریر سے روایت ہے مین جریر کیساتھ تھا بوازیج مین ایک مقام
کا نام ہے اتنے مین چرواہا گائین لیکر آیا اون مین ایک اور گائی شریک تھی جو اون مین کی نہ تھی جریر نے کہا یہہ کہان سے آئی اوس نے کہا معلوم نہین کسکی ہے گایونکے ساتھ چلی آئی
جریر نے کہا اوسکو نکالدو مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے گمی ہوئی جانور کو وہی اپنے پاس جگہہ دیتا ہے جو خود گمراہ ہو (یعنی اپنے مال مین ملا لیتا ہے) آخر کتاب
الزکوۃ اول کتاب المناسک شکر خدا کا کتاب زکوۃ تمام ہوئی اور شروع ہوئی کتاب مناسک کی ف یعنی افعال و ارکان حج کی الحمد للہ کہ ارکان اسلام کے ایک حج بھی ہے حج کی
فرضیت کلام اللہ و حدیث اور اجماع امت سے ثابت ہے کوئی اس مین شک کریگا مگر جو کہ بیوقوف ہو فرضیت حج کی سنہ ۹ یا سنہ ۶ ہجری مین ہوئی لیکن آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم اور شغل کی سبب فرصت نہ پائی یہانتک کہ دسوین سال ہجرت کے حج کیا اوسی کو حجۃ الوداع کہتے ہین عن ابن عباس ان الاقرع بن حابس سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال
یا رسول اللہ الحج فی کل سنۃ او مرۃ واحدۃ قال بل مرۃ واحدۃ فمن زاد فہو تطوع ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے اقرع بن حابس نے پوچھا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے یا رسول اللہ حج ہر سال مین فرض ہے یا ساری عمر مین ایکبار آپ نے فرمایا ایکبار فرض ہے پھر جو زیادہ کرے تو نفل ہے ف جو چاہے کرے عن ابی واقد اللیثی
قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لازواجہ فی حجۃ الوداع ہذہ ثم ظہور الحصر ترجمہ ابو واقد لیثی سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے
اپنی بی بیون سے حجۃ الوداع مین یہی حج ہے پھر گھرون مین بیٹھنا ہے باب فی المراۃ تحج بغیر محرم عورت حج کرے بغیر محرم کے عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل لامراۃ مسلمۃ تسافر مسیرۃ لیلۃ الا ومعہا رجل ذو حرمۃ منہا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلال نہیں کسی مسلمان عورت کو
سفر کرنا ایک رات کی راہ بغیر محرم کے ف محرم خاوند ہے یا وہ شخص جس کو اس کا نکاح ہمیشہ کو حرام ہے جیسے باپ بیٹا چچا ماموں داد بھتیجا دادا بھانجا عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی
اللہ علیہ وسلم قال لا یحل لامراۃ تؤمن باللہ والیوم الآخر ان تسافر یوما ولیلۃ فذکر معناہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں حلال ہے کسی عورت کو جو ایمان
لاتی ہو اللہ جل جلالہ اور پچھلے دن پر (قیامت پر) کہ سفر کرے ایک دن رات کا بغیر محرم کے ف محرم کے معنی اوپر بیان ہو چکے عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر نحوہ الا انہ
قال بریدا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ویسا ہی جو اوپر گزرا مگر اس میں ایک برید ہے ف برید چار فرسخ کا اور فرسخ تین میل کا مطلب یہ ہے کہ بارہ میل کا سفر بغیر محرم کے
کرے اس حکم کا کرشتی ہے عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل لامراۃ تؤمن باللہ والیوم الآخر ان تسافر سفرا فوق ثلاثۃ ایام فصاعدا الا ومعہا
ابوہا او اخوہا او زوجہا او ابنہا او ذو محرم منہا ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں حلال ہے اس عورت کو جو ایمان لاوے اللہ جل جلالہ اور پچھلے دن پر
کہ سفر کرے تین دن سے زیادہ کا مگر اس کے ساتھ اس کا باپ یا بھائی یا خاوند یا بیٹا یا کوئی ذی رحم جس سے نکاح نہ ہو سکے ہو محرم جیسے چچا ماموں بھانجا وغیرہ عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تسافر
المراۃ ثلاثا الا ومعہا ذو محرم ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ سفر کرے عورت تین دن کا مگر جب اس کے ساتھ کوئی محرم ہو عن نافع ان ابن عمر کان یردف مولاۃ
لہ یقال لہا صفیۃ تسافر معہ الی مکۃ ترجمہ نافع سے روایت ہے عبداللہ بن عمر اپنی ساتھ صفیہ کو جو ان کی لونڈی تھیں پیچھے بٹھا کر مکہ کو لیجاتے تھے باب الصرورۃ ف حج نہ کرنے کی مذمت عن ابن عباس قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا صرورۃ فی الاسلام ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام میں صرورت نہیں ہے ف صرورت کہتے ہیں حج نہ کرنے کو یا نکاح نہ کرنے
کو باب التجارۃ فی الحج حج میں سوداگری کرنا عن ابن عباس قال کانوا یحجون ولا یتزودون و قال ابو مسعود کان اہل الیمن او ناس من اہل الیمن یحجون ولا یتزودون
ویقولون نحن المتوکلون فانزل اللہ سبحانہ وتزودوا فان خیر الزاد التقوی الآیۃ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے بعض لوگ حج کرتے تھے اور توشہ ساتھ نہ رکھتے تھے ابو مسعود
نے کہا یمن کے لوگ حج کرتے تھے اور سفر خرچ ساتھ نہ لاتے تھے اور کہتے تھے ہم متوکل ہیں تب اللہ جل جلالہ نے اتارا توشہ کرو کیونکہ بہتر توشہ یہ ہے کہ آدمی سوال سے بچے ف یعنی سفر خرچ ساتھ لاؤ سوال
کرنا برا ہے کہ راہ میں کسی سے نہ مانگو عن عبد اللہ بن عباس قال قرا ہذہ الآیۃ لیس علیکم جناح ان تبتغوا فضلا من ربکم قال کانوا لا یتجرون بمنی فامروا بالتجارۃ اذا
افاضوا من عرفات ترجمہ عبداللہ بن عباس نے یہ آیت پڑھی لیس علیکم جناح ان تبتغوا فضلا من ربکم نہیں ہے تم پر گناہ اس بات میں کہ ڈھونڈو اللہ کا فضل کہا عرب کے لوگ تجارت نہیں کرتے تھے منی
میں اور اس کو برا جانتے تھے پھر حکم ہوا تجارت کا جب عرفات سے لوٹ کر آویں ف حکم سے مراد یہ ہے کہ اجازت ہوئی تجارت کی عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اراد الحج
فلیتعجل ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص حج کرنا چاہے تو جلدی کرے ایسا نہ ہو کہ بیمار ہو جاوے یا مفلس ہو جاوے باب الکری حج میں نوکر ہو
کر یا کرایہ پر جانا عن ابی امامۃ التیمی قال کنت رجلا اکری فی ہذا الوجہ وکان ناس یقولون انہ لیس لک حج فلقیت ابن عمر فقلت یا ابا عبد الرحمن انی
رجل اکری فی ہذا الوجہ وان ناسا یقولون انہ لیس لک حج فقال ابن عمر الیس تحرم وتلبی وتطوف بالبیت وتفیض من عرفات وترمی الجمار قال قلت بلی
قال فان لک حجا جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسالہ عن مثل ما سالتنی عنہ فسکت عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یجبہ حتی نزلت ہذہ الآیۃ
لیس علیکم جناح ان تبتغوا فضلا من ربکم فارسل الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقرا علیہ ہذہ الآیۃ فقال لک حج ترجمہ ابو امامہ تیمی سے روایت ہے
میں کرایہ دیتا تھا (جانوروں کو اپنے حج میں) لوگ کہتے تھے تیرا حج درست نہیں ہوتا میں عبداللہ بن عمر سے ملا اور ان سے کہا اے ابا عبدالرحمن میں ایک شخص ہوں جو کرایہ کماتا ہوں
حج میں اور لوگ کہتے ہیں تیرا حج درست نہیں ہوتا عبداللہ بن عمر نے کہا کیا تو احرام نہیں باندھتا لبیک نہیں کہتا طواف نہیں کرتا عرفات سے نہیں لوٹتا کنکریاں
نہیں مارتا میں نے کہا کیوں نہیں یہ سب کام کرتا ہوں عبداللہ بن عمر نے کہا پھر تو تیرا حج درست ہے ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور ایسا ہی پوچھا جیسے تو نے مجھ سے

ام سلمہؓ سے روایت ہی انہون نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے جسنے احرام باندھا حج یا عمرہ کا مسجد اقصیٰ سے جو بیت المقدس میں
ہی مسجد حرام تک یعنی خانہ کعبہ تک اسکے اگلے اور پچھلے گناہ بخشے جاوینگے یا جنت اسکیواسطے واجب ہوجاویگی۔ یہ شک عبد اللہ
راوی کیطرف سے ہی کہ یون کہا گناہ بخشے جاوینگے یا یون کہا جنت اسکے لیے واجب ہوگی عن الحارث بن عمرو السہمی قال أتیت
رسول اللہ ﷺ وھو بمنی او بعرفات وقد اطاف بہ الناس قال فتجیٔ الاعراب فاذا راوا وجھہ قالوا ھذا وجہ مبارک قال ووقت ذات
عرق لاھل العراق ترجمہ حارث بن عمرو سہمی سے روایت ہی مین رسول اللہ پاس آیا اور آپ منا مین تھے یا عرفات مین اور لوگ آپ کے گرداگرد
تھے عرب لوگ آتے تھے جب آپکا روی مبارک دیکھتے تھے تو کہتے تھے یہ برکت والا منھ ہی اور آپنے ذات عرق میقات کیا اہل عراق کے لیے

باب الحائض تھل بالحج حائضہ عورت حج کا احرام باندھ لیوے عن عائشۃ قالت نفست اسماء بنت عمیس بمحمد بن ابی بکر
بالشجرۃ فامر رسول اللہ ﷺ ابابکر ان تغتسل فتھل ترجمہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہی اسماء بنت عمیس ابوبکر کی بیوی محمد بن ابی بکر
کو جنین شجرہ مین رسول اللہ نے ابابکرؓ کو حکم کیا کہ اسماء سے کہو وہ غسل کرے اور احرام باندھے عن ابن عباس ان النبی ﷺ قال الحائض والنفساء
اذا اتتا علی الوقت تغتسلان وتحرمان وتقضیان المناسک کلھا غیر الطواف بالبیت ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت
ہی رسول اللہ نے فرمایا حائضہ اور نفاس والی عورت جب میقات پر آوین تو غسل کرین اور احرام باندھ لین اور سب ارکان ادا کرین سوا طواف کے
(اور ٹھہرنی اتنا زیادہ کیا یہانتک کہ پاک ہو) ف جب حیض یا نفاس سے پاک ہووے اوسوقت طواف کرلے اور تاخیر طواف کے کچھ حرج نہوگا

باب الطیب عند الاحرام احرام کیوقت خوشبو لگانا عن عائشۃ قالت کنت اطیب رسول اللہ ﷺ لاحرامہ قبل ان یحرم ولاحلالہ
قبل ان یطوف بالبیت ترجمہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہی مین رسول اللہ ﷺ کو خوشبو لگایا کرتی جب آپ احرام باندھتے قبل احرام کے اسیطرح بعد
احرام کھولنے کی قبل طواف کے عن عائشۃ قالت کانی انظر الی وبیص المسک فی مفرق رسول اللہ ﷺ وھو محرم ترجمہ حضرت عائشہؓ
روایت ہی گویا مین دیکھ رہی ہون چمک خوشبو کی یا مشک کی رسول اللہ کی مانگ مین جب آپ احرام باندھے ہوتے تھے (لیکن وہ خوشبو احرام سے پہلے
لگائی ہوئی تھی)

باب التلبید بال جمانیکا بیان عن عبد اللہ قال سمعت النبی ﷺ یھل ملبدا ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی
مین نے سنا رسول اللہ کو لبیک کہتے ہوئے اور آپ سر کے بال جمائے ہوئے تھے عن ابن عمر ان النبی ﷺ لبد راسہ بالعسل ترجمہ ابن عمر
سے روایت ہی رسول اللہ ﷺ نے اپنے بال جمائے عسل سے یا غسل سے (وہ چیزین جن سے سر دھوتے ہین جیسے خطمی گوند وغیرہ تاکہ بال غبار سے محفوظ رہین)

باب الھدی ہدی کا بیان عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اھدی عام الحدیبیۃ فی ھدایا رسول اللہ صلعم
جملا کان لابی جھل فی راسہ برۃ فضۃ قال ابن منھال برۃ من ذھب زاد النفیلی یغیظ بذلک المشرکین ترجمہ عبد اللہ بن
عباس سے روایت ہی رسول اللہ کے اونٹ ہدی کی حدیبیہ کے سال مین اون اونٹون مین ایک اونٹ ابوجہل کا تھا جسکی ناک مین چاندی کا
چھلہ پڑا تھا مشرکون کو جلانے کو ف کہ اون کے رئیس کا اونٹ مسلمانون کے قبضے مین ہی

باب فی ھدی البقر گائے بیل ہدی ہو سکتا ہی
عن عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ ﷺ نحر عن آل محمد فی حجۃ الوداع بقرۃ واحدۃ ترجمہ ام المومنین
عائشہ سے روایت رسول اللہ ﷺ نے اپنے آل کیطرف سے حجۃ الوداع مین ایک گائے ذبح کی ف آل سے مراد یہان ازواج ہین عن ابی ہریرۃ ان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذبح عمن اعتمر من نسائه بقرة بينهن ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ نے اپنی عورتوں کی طرف
سے جنہوں نے عمرہ کیا تہا ایک گائے ذبح کی سب کی طرف سے **باب فی الاشعار** اشعار کا بیان عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم صلی الظہر بذی الحلیفة ثم دعا ببدنة فاشعرها من صفحة سنامها الايمن ثم سلت الدم عنها وقلدها نعلين
ثم اتی براحلته فلما قعد عليها واستوت به على البيداء اهل بالحج ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ نے ظہر
کی نماز ذو الحلیفہ میں پڑہی پہر ایک اونٹ منگایا اوسکا اشعار کیا (یعنی داہنی طرف کوہان سے چیر دیا) پہر خون دبا کر نکال لیا اور دو جوتیاں
اوسکے گلے میں لٹکا دیں پہر اپنے اونٹ پر سوار ہوئے اور بیداء پر پہونچکر لبیک پکارا حج کا ف اشعار کا انکار کسی سے منقول نہیں سوا ابو حنیفہ
کے وہ کہتے ہیں یہ مثلہ ہے حالانکہ یہ صحیح نہیں مثلہ کہتے ہیں ناک کان کاٹنے کو اور یہ تو مثل فصد یا حجامت کے ہے اور حدیث صحیح سے ثابت ہے عن
المسور بن مخرمة ومروان انهما قالا خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام الحديبية فلما كان بذي الحليفة قلد الهدي واشعره
واحرم ترجمہ مسور بن مخرمہ اور مروان سے روایت ہے اون دونوں نے کہا رسول اللہ حدیبیہ کے سال نکلے جب ذو الحلیفہ میں پہونچے تو تقلید کی
ہدی کی (اوسکے گلے میں کچھ لٹکایا) اور اشعار کیا ہدی کا پھر احرام باندہا ف ہدی اوس جانور کو کہتے ہیں جو مکہ میں بہیجا جاوے ذبح کرنے کیواسطے عن
عائشة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اهدى غنما مقلدة ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ نے بہت سے بکریاں تقلید
کر کے ہدی کیں **باب تبدیل الهدی** ہدی کا بدل ڈالنا عن عبد اللہ قال اهدى عمر بن الخطاب بختيا فاعطى بها ثلثمائة دينار
فاتى النبی (صلی اللہ علیہ وسلم) فقال يا رسول اللہ انی اهديت بختيا فاعطيت بها ثلثمائة دينار افابيعها واشتری بثمنها بدنا قال لا
انحرها اياها ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے حضرت عمر نے ایک بختی اونٹ (یعنی عجمی خراسانی جو نہایت قوی ہوتا ہے) ہدی
کیا پہر تین سو دینار اوسکی قیمت آئے اونہوں نے رسول اللہ سے بیان کیا اور کہا اگر آپ اجازت دیجیے تو اوسکو بیچکر ایک اور اونٹ ہدی کیواسطے
لیلوں آپ نے فرمایا نہیں اوسیکو نحر کر ف ابو داؤد نے کہا اسواسطے کہ حضرت عمر اوسکا اشعار کر چکے تھے اگر اشعار اور تقلید نکیے ہوں تو بدل
ڈالنا درست ہے **باب من بعث بهديه واقام** جو شخص اپنے ہدی بہیجدے اور آپ ٹہرا رہے عن عائشة قالت فتلت قلائد
بدن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بيدی ثم اشعرها وقلدها ثم بعث بها الى البيت واقام بالمدينة فما حرم عليه شيء كان له حلالا
ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ کے اونٹوں کے قلائد بٹے (قلائد قلادہ کی جمع جو ہدی کے گلے میں ڈالا جاتا ہے) پہر آپ نے اونکا
اشعار کیا اور وہ قلادے اونکے گلوں میں لٹکائے پہر اونکو بہیجدیا بیت اللہ کیطرف اور آپ مدینے میں رہے اور کوئی شے جو حلال تھی آپ پر حرام نہیں ہوگئی ف اسلیے
کہ جب ہدی کے ساتھ خود بھی جاوے اوسوقت محرم ہوتا ہے عن عروة وعمرة بنت عبد الرحمن ان عائشة قالت كان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم يهدی من المدينة فافتل قلائد هديه ثم لا يجتنب شيئا مما يجتنب المحرم ترجمہ عروہ اور عمرہ بنت عبد الرحمن سے روایت
ہے رسول اللہ مدینے سے ہدی کے جانور روانہ کرتے میں اونکے قلادے بٹ دیا کرتی پہر آپ اون چیزوں سے پرہیز نہ کرتے جن سے محرم پرہیز کرتا ہے ف نووی
نے کہا اس میں دلیل ہے کہ ہدی بہیجنا حرم کو مستحب ہے اگرچہ خود نجاوے اور دوسرے کے ساتھ بہیجدے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جو شخص ہدی بہیجے وہ محرم نہیں
ہوتا اور یہی ہمارا مذہب ہے اور جمہور علما کا یہی قول ہے مگر ایک روایت ابن عباس اور ابن عمر اور عطا اور سعید بن جبیر سے آئی ہے کہ جب کہ

روانہ کری تو جن چیزون سے محرم بچتا ہی پرہیز کری لیکن محرم نہین ہوتا بغیر نیت احرام کے اور صحیح وہی ہی جو جمہور کا قول ہی عن القاسم بن محمد وعن ابراهیم

انہ سمعہ منہما جمیعا لم یحفظ حدیث هذا من حدیث هذا ولا حدیث هذا من حدیث هذا قالا قالت ام المؤمنین بعث رسول

الله صلعم بالهدی فانا فتلت قلائدها بیدی من عهن کان عندنا ثم اصبح فینا حلالا یاتی ما یاتی الرجل من اهله ترجمہ قاسم بن محمد اور

ابراہیم سے سنا ابن عون نے مگر اونکو یاد نہ رہا کہ قاسم بن محمد کی روایت کونسی ہی اور ابراہیم کی کونسی ہی اون دونون نے کہا کہ حضرت ام المؤمنین عائشہ

صدیقہ رض نے فرمایا رسول اللہ نے ہدی کے جانور روانہ کیے مین نے اونکی قلائد بٹ کر دی اون سے جو ہمارے پاس موجود تھی پھر صبح کو آپ حلال اوٹھے

وہ کام کرتے جو حلال اپنے بی بی سے کرتا ہی ف یعنی صحبت کرتے یہ مطلب ہی کہ ہدی کے روانہ کرنے سے آپ محرم نہین ہوے جیسا کہ بعضون کا خیال

ہی باب فی رکوب البدنۃ ہدی کے جانور پر سوار ہونے کا بیان عن ابی هریرۃ ان رسول الله صلی الله علیہ وسلم رای رجلا یسوق بدنۃ فقال

ارکبها قال انها بدنۃ قال ارکبها ویلک فی الثانیۃ او فی الثالثۃ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ نے ایک شخص کو دیکھا جو ہدی کا

اونٹ ہانکے جاتا تھا آپ نے فرمایا سوار ہو جا وہ بولا ہدی کا اونٹ ہی آپ نے فرمایا سوار ہو جا افسوس ہی تجھ پر آپ نے دوسری بار یا تیسری بار مین فرمایا

ف زجر و توبیخ کی راہ سے کہ اجازت سواری دے چکے اور وہ بھی جان گئے کہ ہدی ہی پھر بار بار عرض کیا ہر فور ہی جو حکم ہو اوسکی تعمیل واجب ہے اس حدیث

سے معلوم ہوا کہ ہدی کے جانور پر سواری درست ہے اور شافعی نے کہا حاجت کے وقت سوار ہو اور امام احمد کے نزدیک جب چاہے سوار ہو خواہ حاجت ہو یا

نہ ہو اور ابو حنیفہ نے کہا نہ سوار ہو مگر ضرورت کے وقت اور بعضون نے کہا واجب ہے سوار ہونا کیونکہ آنحضرت صلعم نے حکم کیا سوار ہونے کا دوسرے یہ کہ سوار ہونے مین

مخالفت ہی جاہلیت کے زمانے کے وہ لوگ ایسے جانورون کی اون کی ورجہ سے زیادہ قدر اور منزلت کرتے تھے عن ابی الزبیر قال سالت جابر بن

عبد الله عن رکوب الهدی فقال سمعت رسول الله صلعم یقول ارکبها بالمعروف اذا الجئت الیها حتی تجد ظهرا ترجمہ ابو الزبیر

سے روایت ہی مین نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے پوچھا ہدی پر سوار ہونا کیسا ہی اونہون نے کہا مین نے رسول اللہ سے سنا آپ فرماتے تھے سوار ہو جا

اوس پر دستور کے موافق ف یعنی زیادہ مت ستا کہ وہ تھک جاوے اور اوسکو تکلیف ہووے جب تو لاچار ہو یہان تک کہ دوسری سواری پاوے

ف یہ روایت موید ہی ابو حنیفہ کے مذہب کو باب فی الهدی اذا عطب قبل ان یبلغ ہدی اپنے مقام پر پہونچنے سے پہلے ہلاک ہو جاوے تو کیا

کرے عن ناجیۃ الاسلمی ان رسول الله صلی الله علیہ وسلم بعث معہ بهدی فقال ان عطب منها شیء فانحره ثم

اصبغ نعلہ فی دمہ ثم خل بینہ وبین الناس ترجمہ ناجیہ اسلمی سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلعم نے اون کے ساتھ ہدی روانہ کیں پھر

فرمایا اگر کوئی ان مین سے مرنے لگے تو اوسکو نحر کر ڈال پھر نعل یا پوشش اوس کے اوسکے خون مین رنگ جو اوسکے گلے مین ہی اوسکو خون مین رنگ کر

اوسکے گردن مین چھاپا لگا) پھر چھوڑ دے اوسکو لوگون کے واسطے (یعنی مسکین فقیر وغیرہ اوسکو کھا لین) ف مالک اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اس

حدیث کو ناجیہ خزاعی سے روایت کیا اور ابو داود اور دارمی نے ناجیہ اسلمی سے اور ظاہر یہ ہی کہ یہ فرق نسبت مین ہی اور حقیقت ناجیہ اسلمی اور

خزاعی ایک ہی شخص مین ایسا ہی کہا شیخ نے حاشیہ مشکوۃ مین مگر یہ وہم ہی ناجیہ اسلمی ناجیہ بن جندب بن عمیر بن یعمر اسلمی ہین اور ناجیہ خزاعی

ناجیہ بن جندب بن کعب ابن کعب بن جندب ہین اور دو صحابی ہین ابن حجر نے کہا جس شخص نے ان دونو کو ایک کر دیا اوس نے وہم

کیا واللہ اعلم عن ابن عباس قال بعث رسول الله صلی الله علیہ وسلم فلانا الاسلمی بعث معہ بثمان عشرۃ بدنۃ فقال ارأیت

صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم

ان زحف علیہا فانحرها ثم اصبغ نعلها فی دمها ثم اضرب بها علی صفحتها ولا تاکل منها انت ولا احد من اصحابک
وقال من اهل رفقتک قال فی کتاب عبد الوارث اجعله علی صفحتها مکان اضرب بها ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ
نے کسی اسلمی کو بھیجا اٹھارہ اونٹ ہدی کے دیکر وہ بولا یا رسول اللہ اگر ان میں سے کوئی سقط ہو جاوے (یعنی تھک کر عاجز ہو کر گر جاوے) آپ نے
فرمایا اوس کو نحر کر دینا پھر اوسکی جوتی اوسکی خون میں رنگ کر گردن پر چھاپا مار دے اور تو خود اوس میں سے نہ کہا نہ تیرے ساتھیوں اور رفیقوں میں
سے کوئی کہا دے ف تاکہ اتہام نہ ہو کہ ہدی کہانے کی نیت سے اوسکو نحر کر ڈالا واللہ اعلم۔ تمام ہوا پارہ دسواں اللہ کے فضل اور احسان سے اور اب
شروع ہوا پارہ گیارہواں اوسی کی عنایت پر بھروسا کر کے اللہ اوسکو بھی تمام کرنا نصیب فرماوے اور حدیث شریف کی خدمت میں خاتمہ بخیر کرے

تم الجزء العاشر ویتلوه الجزء الحادی عشر

فہرست سنن ابی داؤد

پارہ گیارہواں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عن علی رض قال لما نحر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدنۃ فنحر ثلاثین بیدہ وامرنی فنحرت سائرھا
ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نحر کیا اپنے اونٹوں کو تیس کو اپنے ہاتھ سے پھر مجھکو حکم کیا میں نے جو
باقی تھے اون کو نحر کیا ف اونٹ کو نحر کرنا افضل ہے اور گائے بکری کو ذبح کرنا نحر کی کیفیت آگے آتی ہے عن عبد اللہ بن
قرط عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اعظم الایام عند اللہ تبارک وتعالی یوم النحر ثم یوم القر وھو الیوم الثانی
قال وقرب لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدنات خمس او ست فطفقن یزدلفن الیہ بایتہن یبدأ فلما وجبت
جنوبھا قال فتکلم بکلمۃ خفیۃ لم افھمھا فقلت ما قال قال من شاء اقتطع ترجمہ عبد اللہ بن قرط سے روایت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب دنوں سے بڑا اللہ کے نزدیک یوم النحر ہے (دسویں تاریخ ذی الحجہ) پھر یوم القر یعنی اوسکے بعد
کا دن (گیارہویں تاریخ قرار کے واسطے اس دن کا نام ہوا کہ اوس دن لوگ منا میں قرار اور آرام کرتے ہیں) راوی نے کہا اوس دن رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پانچ یا چھ اونٹ لائے گئے (نحر کے واسطے) ہر ایک اون میں سے آپ کے نزدیک ہوتا جاتا تھا تاکہ پہلے
اوسکو ذبح کریں (یہ آپکا معجزہ تھا کہ جانور بھی خوشی سے اللہ کی راہ میں اپنی جانیں نثار کرنا چاہتے تھے) جب وہ نحر کیے گئے
اور گر پڑے اپنی کروٹوں پر اوسوقت آپ نے آہستہ کچھ فرمایا میں نے سمجھا پوچھا تو معلوم ہوا آپ نے فرمایا جو چاہے اسمیں سے گوشت
کاٹ کر لیجاوے عن عرفۃ بن الحارث الکندی قال شھدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع واتی
بالبدن فقال ادعوا لی اباحسن فدعی لہ علی رضی اللہ عنہ فقال لہ خذ باسفل الحربۃ واخذ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم باعلاھا ثم طعنا بھا فی البدن فلما فرغ رکب بغلتہ واردف علیا رض ترجمہ عرفہ بن الحارث کندی
سے روایت ہے میں موجود تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع میں اونٹ لائے گئے آپ نے فرمایا بلاؤ ابو الحسن کو (یہ کنیت
ہی حضرت علی رض کی) کو علی بلائے گئے آپ نے اون سے کہا تم برچھے کا نیچے کا کونہ پکڑو اور آپ نے اوپر کا کونہ پکڑا اور نحر کیا اونکو
جب فارغ ہوئے تو خچر پر سوار ہوئے اور علی کو اپنے پیچھے بٹھا لیا

باب کیف تنحر البدن نحر کرنیکا طریقہ

عن عبد الرحمن بن سابط ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ کانوا ینحرون البدنۃ معقولۃ الیسری قائمۃ علی ما بقی من قوائمھا
ترجمہ عبد الرحمن بن سابط سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب اونٹ کا بایاں پاؤں باندھ کر کھڑا کر کے
اوسکو نحر کرتے تھے عن زیاد بن جبیر قال کنت مع ابن عمر مر علی رجل وھو ینحر بدنتہ وھی بارکۃ فقال ابعثھا
قیاما مقیدۃ سنۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ زیاد بن جبیر سے روایت ہے میں عبد اللہ بن عمر کے ساتھ تھا منا میں
ایک شخص نے اپنے اونٹ کو بٹھا کر نحر کرنا چاہا انہوں نے کہا کھڑا کر کے (بایاں پاؤں) باندھ کر نحر کر یہ سنت ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی

عن علي قال امرني رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اقوم على بدنه واقسم جلودها وجلالها وامرني ان لا اعطي الجزار منها شيئا قال نحن نعطيه من عندنا ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا اونٹوں پاس جانیکا (جب وہ نحر ہوتی تھی) اور حکم کیا اونکی جھولوں اور کھالوں کے بانٹ دینے کا اور حکم کیا قصاب کی مزدوری اوس میں سے نہ دینے کا۔ کہا علی نے بلکہ مزدوری قصاب کی ہم اپنے پاس سے دیا کرتی تھی

باب في وقت الاحرام

عن سعيد بن جبير قال قلت لعبد الله بن عباس يا ابا العباس عجبت لاختلاف اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم في اهلال رسول الله صلى الله عليه وسلم حين اوجب فقال اني لاعلم الناس بذلك انها انما كانت من رسول الله صلى الله عليه وسلم حجة واحدة فمن هناك اختلفوا خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم حاجا فلما صلى في مسجده بذي الحليفة ركعتيه اوجب في مجلسه فاهل بالحج حين فرغ من ركعتيه فسمع ذلك منه اقوام فحفظته ثم ركب فلما استقلت به ناقته اهل وادرك ذلك منه اقوام وذلك ان الناس انما كانوا ياتون ارسالا فسمعوه حين استقلت به ناقته يهل فقالوا انما اهل رسول الله صلى الله عليه وسلم حين استقلت به ناقته ثم مضى رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما علا على شرف البيداء اهل وادرك ذلك منه اقوام فقالوا انما اهل حين علا على شرف البيداء وايم الله لقد اوجب في مصلاه واهل حين استقلت به ناقته واهل حين علا على شرف البيداء قال سعيد فمن اخذ بقول عبد الله ابن عباس اهل في مصلاه اذا فرغ من ركعتيه

ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہے میں نے ابن عباس سے کہا مجھکو تعجب ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے اختلاف کیا آپکے احرام باندھنے میں کہ کب آپ نے احرام باندھا ف احرام باندھنے سے مراد اہلال ہے یعنی لبیک پکار کر بولنا اوسی وقت سے آدمی محرم ہوجاتا ہے ف ابن عباس نے کہا میں اس بات کو سب سے زیادہ جانتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی حج کیا ہے (مدینہ میں آنے کے بعد جسکو حجۃ الوداع کہتے ہیں) اسی وجہ سے لوگوں نے اختلاف کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج کی نیت کرکے مدینہ سے نکلے جب ذوالحلیفہ کے مسجد میں دو رکعتیں احرام کی پڑھ چکے وہیں اہلال کیا دو رکعتیں پڑھنے کے بعد بعض لوگوں نے اسکو سنا اور انہوں نے اسکو یاد رکھا جب آپ سوار ہوئے اور اونٹ آپکا سیدھا ہوا تو پھر آپ نے اہلال کیا لبیک کہا پکار کر بعض لوگوں نے اسوقت سنا کیونکہ لوگ جدا جدا ایک ایک گروہ آتی جاتی تھے تو اون لوگوں نے اوسی وقت سنا اور یہی سمجھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسی وقت اہلال کیا جب اونٹ آپکا سیدھا ہوا پھر آپ چلے جب بیدا (ایک اونچا مقام ہے ذوالحلیفہ سے آگے) پر چڑھے تو پھر اہلال کیا بعض لوگوں نے اسکو سنا وہ یہی سمجھے کہ آپ نے اہلال کیا بیدا کی بلندی پر قسم اللہ کے حالانکہ آپ نے اہلال کیا جہاں نماز پڑھی تھی پھر آپ نے اہلال کیا اونٹ سیدھا ہوتے وقت پھر اہلال کیا بیدا کی بلندی پر پس جس شخص نے ابن عباس کے قول کو لیا اوس نے اہلال کیا جہاں نماز پڑھی دو رکعتوں سے فارغ ہوکر

عن عبد الله بن عمر انه قال بيداؤكم هذه التي تكذبون على رسول الله صلى الله عليه وسلم فيها ما اهل رسول الله صلى الله عليه وسلم الا من

عند المسجد یعنی مسجد ذی الحلیفة ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے انہوں نے کہا یہ مقام بیدا ہے جہاں تم
جھوٹھ باندھتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ آپ نے یہاں اہلال کیا حالانکہ آپ نے نہیں اہلال کیا مگر ذو الحلیفہ کی مسجد کے

عن عبید بن جریج انہ قال لعبد اللہ بن عمر یا ابا عبد الرحمن رایتک تصنع اربعا لم ار احدا من اصحابک

یصنعھا قال ما ھن یا ابن جریج قال رایتک لا تمس من الارکان الا الیمانیین ورایتک تلبس النعال السبتیة

ورایتک تصبغ بالصفرة ورایتک اذا کنت بمکة اھل الناس اذا راوا الھلال ولم تھل انت حتی کان یوم الترویة

فقال عبد اللہ بن عمر اما الارکان فانی لم ار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمس الا الیمانیین واما النعال

السبتیة فانی رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلبس النعال التی لیس فیھا شعر ویتوضا فیھا

فانا احب ان البسھا واما الصفرة فانی رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصبغ بھا واما الاھلال

فانی لم ار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یھل حتی تنبعث بہ راحلتہ ترجمہ عبید بن جریج سے روایت
ہے انہوں نے کہا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے اے ابا عبد الرحمن میں نے تم کو چار باتیں ایسی کرتے ہوئے دیکھیں جو تمہارے ساتھیوں
میں سے کوئی نہیں کرتا عبد اللہ بن عمر نے کہا کون سی باتیں بتاؤ اے ابن جریج انہوں نے کہا میں نے دیکھا تم کو نہیں چھوتے
ہو تم طواف میں مگر رکن یمانی اور حجر اسود کو اور میں نے دیکھا تم کو کہ پہنتے ہو تم جوتیاں ایسے چمڑے کی جس میں بال نہیں
رہتے اور میں نے دیکھا تم کو خضاب کرتے ہو زرد اور میں نے دیکھا تم کو جب تم مکہ میں ہوتے ہو تو لوگ چاند دیکھتے ہی احرام باندھتے
ہیں اور تم نہیں باندھتے مگر آٹھویں تاریخ کو عبد اللہ بن عمر نے جواب دیا ارکان کا حال یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو کسی رکن کو چھوتے نہیں دیکھا سوائے حجر اسود اور رکن یمانی کے اور جوتیوں کا حال یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
ایسے چمڑے کی جوتیاں پہنے دیکھا جس میں بال نہیں رہتے آپ وضو کر لیتے تھے اور انہیں پہنے تو میں بھی انکو پہننا پسند کرتا ہوں اور
زرد رنگ کا یہ حال ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زرد رنگ کا خضاب کئے ہوئے دیکھا تو میں بھی اسکو پسند کرتا ہوں
اور احرام کا حال یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبیک نہیں پکارتے تھے یہاں تک کہ اونٹ آپکا سیدھا کھڑا ہو جاتا چلنے کے
واسطے ف اور یہ امر آٹھویں تاریخ کو ہوتا ہے اسی واسطے میں آٹھویں تاریخ احرام باندھتا ہوں عن انس قال صلی رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم الظھر بالمدینة اربعا وصلی العصر بذی الحلیفة رکعتین ثم بات بذی الحلیفة حتی

اصبح فلما رکب راحلتہ واستوت بہ اھل ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینے میں ظہر کی
چار رکعتیں پڑھیں پھر ذو الحلیفہ میں جا کر عصر کی دو رکعتیں پڑھیں پھر رات کو وہیں رہے جب صبح ہوئی تو اپنے اونٹ پر سوار ہوئے

اور سیدھے ہوئے وقت اہلال کیا یعنی لبیک پکار کر کہا عن انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی الظھر ثم رکب

راحلتہ فلما علا علی جبل البیداء اھل ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر پڑھی پھر
اپنے اونٹ پر سوار ہوئے جب بیدا کی پہاڑی پر چڑھے تو اہلال کیا عن عائشة بنت سعد بن ابی وقاص قالت قال سعد کان

النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اخذ طریق الفرع اهل اذا استقلت به راحلته واذا اخذ طریق احد اهل اذا
اشرف علی جبل البیداء ترجمہ عائشہ بنت سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ سعد نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب فرع کے رستے
سے مکہ کو جاتے (فرع ایک مقام کا نام ہے درمیان مکہ اور مدینہ کے) تو اہلال کرتے جب اونٹ سیدھا ہوتا اور جب احد کے رستے سے جاتے تو اہلال
کرتے بیداء کی پہاڑی پر چڑھ کر **باب الاشتراط فی الحج** حج میں شرط لگانے کا بیان عن ابن عباس ان ضباعة بنت
الزبیر بن عبد المطلب اتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ انی ارید الحج اشترط قال نعم
قالت فکیف اقول قال قولی لبیک اللهم لبیک ومحلی من الارض حیث حبستنی ترجمہ ابن عباس سے روایت
ہے کہ ضباعہ بنت زبیر آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا یا رسول اللہ میں چاہتی ہوں حج کرنا کیسے شرط کر سکتی ہوں آپ نے
فرمایا ہاں وہ بولی پھر کیونکر کہوں آپ نے فرمایا کہہ لبیک اللهم لبیک اور میرے جگہ احرام کھولنے کی وہی ہے جہاں تو مجھ کو روکے
دیوے ف اکثر علما کا عمل اس حدیث پر ہے **باب افراد الحج** حج مفرد کا بیان عن عائشة ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم افرد الحج ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے افراد کیا حج کا یعنی صرف حج کی نیت کی
قران اور تمتع نہیں کیا عن عائشة انها قالت خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موافین هلال ذی الحجة
فلما کان بذی الحلیفة قال من شاء ان یهل بعمرة فلیهل بعمرة قال موسی فی حدیث وهیب فانی لولا
انی اهدیت لاهللت بعمرة وقال فی حدیث حماد بن سلمة واما انا فاهل بالحج فان معی الهدی ثم اتفقوا فکنت
فیمن اهل بعمرة فلما کان فی بعض الطریق حضت فدخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا ابکی فقال ما
یبکیک قلت وددت انی لم اکن خرجت العام قال ارفضی عمرتک وانقضی راسک وامتشطی قال موسی واهلی
بالحج وقال سلیمان واصنعی ما صنع المسلمون فی حجهم فلما کان لیلة الصدر امر یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم عبد الرحمن فذهب بها الی التنعیم زاد موسی فاهلت بعمرة مکان عمرتها وطافت بالبیت فقضی
اللہ عمرتها وحجها قال هشام ولم یکن فی شیء من ذلک هدی زاد موسی فی حدیث حماد بن سلمة فلما کانت لیلة
البطحاء طهرت عائشة ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہے ہم نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جب چاند ذی الحجہ
کا آن پہنچا تھا جب آپ ذو الحلیفہ میں پہنچے فرمایا جو شخص چاہے احرام باندھے حج کا وہ حج کو پکارے یعنی لبیک بحجة کہے اور جو چاہے
عمرہ کا احرام باندھنا وہ عمرے کو پکارے یعنی لبیک بعمرة کہے ایک روایت میں ہے آپ نے فرمایا اگر میں ہدی نہ رکھتا ہوتا تو عمرے کا اہلال
کرتا (جب ہدی ساتھ ہو تو احرام نہیں کھول سکتا بغیر حج سے فارغ ہوئے) دوسری روایت میں ہے آپ نے یوں فرمایا لیکن میں تو حج کا
اہلال کرونگا کیونکہ میرے ساتھ ہدی ہے حضرت عائشہ نے کہا میں ان لوگوں میں تھی جنہوں نے (میقات سے) عمرہ کا احرام باندھا
تھا (تاکہ عمرہ کر کے احرام کھولڈالیں پھر آٹھویں تاریخ حرم سے حج کا احرام باندھ لیویں اسی کو تمتع کہتے ہیں) راہ میں مجھ کو حیض آگیا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں رو رہی تھی آپ نے پوچھا کیوں روتی ہے میں نے کہا کاش میں اس سال نہ نکلی ہوتی

آپ نے فرمایا عمرہ چھوڑ دے اور سر کھول ڈال اور کنگھی کر۔ اور حج کا احرام باندھ لے اور جو کام مسلمان کرتے ہیں تو بھی کرتی جا سوا طواف
کے) پھر جس دن طواف الزیارۃ کی رات ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا عبدالرحمن کو وہ حضرت عائشہ (اپنی بہن)
کو تنعیم میں لیگئے (تنعیم ایک مقام ہے خارج حرم سے مکہ سے تین کوس کے فاصلے پر اب وہیں سے عمرہ کا احرام باندھتے ہیں) انہوں نے
عمرہ کا احرام باندھا اور طواف کیا خانہ کعبہ کا اللہ نے انکا حج اور عمرہ دونوں پورا کیا ہشام نے کہا ان دونوں کاموں میں کوئی ہدی
نہ دی حماد بن سلمہ کی روایت میں ہے کہ بطحا کی رات میں حضرت عائشہ حیض سے پاک ہوئیں (بطحا کی رات یعنی منا میں ٹھہرنے کی رات)

عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم عام حجة الوداع فمنا
من اهل بعمرة ومنا من اهل بحج وعمرة ومنا من اهل بالحج واهل رسول الله صلى الله عليه وسلم بالحج فاما من
اهل بالحج او جمع الحج والعمرة فلم يحلوا حتى كان يوم النحر ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم نکلے
ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجۃ الوداع کے سال تو ہم میں سے بعض لوگوں نے احرام باندھا عمرہ کا اور بعضوں نے حج اور عمرہ
دونوں کا اور بعضوں نے صرف حج کا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کا احرام باندھا سو جس نے عمرہ کا احرام باندھا تھا اوس نے
عمرہ کر کے احرام کھول ڈالا اور جس نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا یا صرف حج کا اوس نے احرام نہ کھولا دسویں تاریخ تک ف ہ
حج کے مہینوں میں میقات سے صرف عمرہ کا احرام باندھ کر جانا پھر ایام حج میں مکہ سے احرام حج کا باندھ لینا اسکو تمتع کہتے ہیں کیونکہ
اسمیں آدمی فائدہ اٹھا سکتا ہے عمرہ کا احرام کھولکر اور میقات سے حج اور عمرہ دونوں کا احرام ساتھ باندھنا اسکو قران کہتے ہیں۔
اسمیں آدمی عمرہ کر کے احرام باندھے ہی ہوئے مکہ میں بیٹھا رہتا ہے حج کر کے احرام کھولتا ہے اور میقات سے صرف حج کا احرام باندھنا اسکو
افراد کہتے ہیں عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم انها قالت خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في حجة
الوداع فاهللنا بعمرة ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كان معه هدي فليهلل بالحج مع العمرة ثم لا يحل
حتى يحل منهما جميعا فقدمت مكة وانا حائض ولم اطف بالبيت ولا بين الصفا والمروة فشكوت ذلك الى رسول
الله صلى الله عليه وسلم فقال انقضي راسك وامتشطي واهلي بالحج ودعي العمرة قالت ففعلت فلما قضينا الحج
ارسلني رسول الله صلى الله عليه وسلم مع عبد الرحمن بن ابي بكر الى التنعيم فاعتمرت فقال هذه مكان عمرتك
قالت فطاف الذين اهلوا بالعمرة بالبيت وبين الصفا والمروة ثم حلوا ثم طافوا طوافا آخر بعد ان رجعوا من منى
لحجهم واما الذين كانوا جمعوا الحج والعمرة فانما طافوا طوافا واحدا ترجمہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے ہم نکلے ساتھ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجۃ الوداع کے سال میں تو احرام باندھا ہم نے عمرہ کا پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کے ساتھ
ہدی ہو تو وہ احرام حج کا اور عمرہ کا ساتھ باندھے پھر احرام نہ کھولے یہاں تک کہ دونوں سے فارغ ہو حضرت عائشہ نے کہا کہ میں آئی
مکہ میں حیض کی حالت میں تو میں نے نہ طواف کیا نہ سعی کی صفا مروہ کی اور شکایت کی میں نے اسکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اپنا سر کھول
ڈال اور کنگھی کر اور عمرہ چھوڑ دے اور حج کا احرام باندھ لے میں نے ویسا ہی کیا جب ہم حج کر چکے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو عبدالرحمن

بجالائی بہر اونکے ساتہہ تنعیم کو بہیجا یعنی عمرہ ادا کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہہ عمرہ عوض ہی تیرے اوس عمرہ کا
تو جن لوگون نے عمرہ کا احرام باندہا تہا وہ طواف اور سعی کرکی حلال ہوگئی بہر حج کیواسطی دوسرا طواف کیا جب لوٹ کر آئی منا سی اور جن لوگون
نے حج اور عمرہ کا ایکساتہہ باندہا تہا انہون نے ایک ہی طواف کیا ف اسیطرح جن لوگون نے صرف حج کا احرام باندہا تہا عن عائشۃ قالت
لبینا بالحج حتی اذا کنا بسرف حضت فدخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا ابکی فقال ما یبکیک
یا عائشۃ فقلت حضت لیتنی لم اکن حججت فقال سبحان اللہ انما ذلک شیء کتبہ اللہ علی بنات آدم فقال انسکی
المناسک کلہا غیر ان لا تطوفی بالبیت فلما دخلنا مکۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من شاء ان یجعلہا
عمرۃ فلیجعلہا عمرۃ الا من کان معہ الہدی قالت وذبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نسائہ البقر یوم النحر
فلما کانت لیلۃ البطحاء وطہرت عائشۃ قالت یا رسول اللہ اترجع صواحبی بحج وعمرۃ وارجع انا بالحج فامر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبد الرحمن بن ابی بکر فذہب بہا الی التنعیم فلبت بالعمرۃ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت
ہی ہم نے لبیک کہا حج کا جب ہم سرف مین پہونچی تو مجہکو حیض آگیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائی مین رو رہی تہی
آپ نے فرمایا کیون روتی ہو عائشہ مین نے کہا مجہی حیض آگیا کاش مین حج کو نہ آئی ہوتی آپ نے فرمایا سبحان اللہ یہہ تو وہ چیز ہی جو
اللہ نے لکہہ دیا ہی آدم کی بیٹیون کیواسطے سب ارکان ادا کر سوا طواف کے ف کیونکہ حائضہ کو سب ارکان ادا کرنا درست ہی سوا طواف
کے ف جب ہم مکہ مین آئے آپ نے فرمایا جس شخص کا جی چاہے اپنے حج کا احرام عمرہ بنا دیوی (اور عمرہ کرکے احرام کہولدالے یہ حکم خاص تہا
اوسی سال ایکے کسیکو درست نہین کہ حج کو بلا عذر عمرہ کر لیوی مگر امام احمد کے نزدیک اب بہی درست ہی) مگر جسکے ساتہہ ہدی ہو۔ عائشہ
رض نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی عورتون کیطرف سے ایک گائی نحر کی دسوین تاریخ جب بطحا کی رات عائشہ حیض سے
پاک ہوئین انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میری ساتہہ والی عورتین حج اور عمرہ کرکی لوٹین گے اور مین صرف حج
کرکی۔ آپ نے عبد الرحمن کو حکم کیا وہ حضرت عائشہ کو تنعیم لے گیے انہون نے وہان سے عمرہ کا احرام باندہا عن عائشۃ قالت
خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا نری الا الحج فلما قدمنا تطوفنا بالبیت فامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم من لم یکن ساق الہدی ان یحل فاحل من لم یکن ساق الہدی ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہی ہم رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ نکلی حج کے لیے جب ہم آئی اور طواف کر چکی خانہ کعبہ کا آپ نے حکم کیا ان لوگون کو جنکے ساتہہ ہدی نہ تہی حلال ہوجانے
کا وہ حلال ہوگئے ف حلال سے مراد احرام کہول ڈالنا ہی عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لو استقبلت
من امری ما استدبرت لما سقت الہدی قال محمد لحسبہ قال ولحللت مع الذین حلوا من العمرۃ قال اراد
ان یکون امر الناس واحدا ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مجہکو پہلے سے یہ حال معلوم ہوتا ف
کہ جو حج کا احرام باندہ کر آوی اور ہدی ساتہہ نہ لاوی وہ طواف اور سعی کے بعد احرام کہول سکتا ہی۔ آپ نے لوگونکو حجۃ الوداع مین اسلئے
ایسا ہی حکم فرمایا تاکہ مشرکون کا خلاف ہو بعضون نے اسمین تردد کیا آپ غصے ہوئے۔ اگرچہ اب یہ حکم منسوخ ہی بلکہ جو حج کا احرام باندہ

آدمی یا حج اور عمرہ دونوں کا وہ احرام نہ کہولے جبتک حج سے فارغ نہ ہو یہی قول ہے مالک اور شافعی اور ابو حنیفہ اور جمہور علماء کا
مگر امام احمد اور اہل ظاہر کے نزدیک یہ حکم باقی ہے قیامت تک تو میں بھی اپنے ساتھہ ہدی نہ لاتا محمد نے کہا مطلب یہ ہے میں
بھی لوگوں کے ساتھہ عمرہ کر کے احرام کہول ڈالتا تاکہ سب لوگ یکسان ہو جاتے عن جابر قال اقبلنا مهلين مع رسول الله صلى
الله عليه وسلم بالحج مفردا واقبلت عائشة مهلة بعمرة حتى اذا كانت بسرف عركت حتى اذا قدمنا طفنا
بالكعبة وبالصفا والمروة فامرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يحل منا من لم يكن معه هدي قال
فقلنا حل ماذا فقال الحل كله فواقعنا النساء وتطيبنا بالطيب ولبسنا ثيابنا وليس بيننا وبين عرفة
الا اربع ليال ثم اهللنا يوم التروية ثم دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم على عائشة فوجدها تبكي
فقال ما شانك قالت شاني اني قد حضت وقد حل الناس ولم احلل ولم اطف بالبيت والناس يذهبون الى
الحج الآن فقال ان هذا امر كتبه الله على بنات آدم فاغتسلي ثم اهلي بالحج ففعلت ووقفت المواقف حتى
اذا طهرت طافت بالبيت وبالصفا والمروة ثم قال قد حللت من حجك وعمرتك جميعا قالت يا رسول
الله اني اجد في نفسي اني لم اطف بالبيت حين حججت قال فاذهب بها يا عبد الرحمن فاعمرها من التنعيم
وذلك ليلة الحصبة ترجمہ جابر سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ حج مفرد کا احرام باندہ کر آئے اور
حضرت عائشہ رضی عمرہ کا احرام باندہ کر آئیں جب سرف (ایک مقام ہے درمیان میں مکے اور مدینے کے) میں پہونچیں تو انکو حیض آگیا جب
ہم لوگ مکے میں پہونچے طواف کیا خانہ کعبہ کا اور سعی کی صفا مروہ کے بیچ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ہم کو کہ جس کے
ساتھہ ہدی نہیں ہے وہ احرام کہول ڈالے اور حلال ہو جاوے ہم نے کہا کیا چیزیں حلال ہوں گی اوسکے واسطے آپ نے فرمایا سب
چیزیں پہر ہم نے صحبت کی عورتوں سے اور خوشبو لگائی اور کپڑے پہنے حالانکہ عرفہ میں چار راتیں باقی تہیں پہر ہم نے احرام
باندہا آٹہویں تاریخ کو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی پاس گئے دیکہا تو وہ رو رہی ہیں۔ پوچہا کیوں روتی ہو۔
اونہوں نے کہا مجہے حیض آگیا سب لوگوں نے احرام کہول ڈالا میں نے نہیں کہولا ابہی تک طواف بہی نہ کر سکی خانہ کعبہ کا اور حیض میں
کے (اب لوگ حج کے لیے جاتی ہیں آپ نے فرمایا یہ حیض تو تقدیری امر ہے جو اللہ نے لکہدیا ہے آدم کی بیٹیوں پر تو غسل کر اور حج کا
احرام باندہ لے اونہوں نے غسل کیا اور سب ارکان حج کئے وقوف کیے جب حیض سے پاک ہوئیں تو طواف کیا خانہ کعبہ کا اور سعی کی صفا مروہ
میں پہر فرمایا آپ نے اب تو فارغ ہوئی حج اور عمرہ دونوں سے اونہوں نے کہا یا رسول اللہ مجہے اسکا خیال ہے میں نے طواف نہیں کیا خانہ
کا شروع حج میں آپ نے عبد الرحمن سے کہا انکو لیجاؤ اور عمرہ کرا لاؤ تنعیم سے اور یہ حصبہ کی رات کو تہا حصبہ یعنی چودہویں شب کو
ذی الحجہ کے جس رات کو محصب میں اترتی ہیں یا تیرہویں شب کو اگر بارہویں تاریخ کو منا سے مراجعت کرے حصبہ اور محصب ایک مقام
ہے قریب مکے کے منا سے لوٹتے وقت راہ میں ملتا ہے۔ دوسری روایت میں ہے آپ نے فرمایا حضرت عائشہ سے واهلي بالحج ثم حجي واصنعي
ما يصنع الحاج غير ان لا تطوفي بالبيت ولا تصلي یعنے حج کا احرام باندہ لے اور حج کر مثل اور حاجیوں کی مگر طواف نہ کر

اور نماز نہ پڑہو عن جابر بن عبد اللہ قال اھللنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالحج خالصا لا یخالطہ

شیء فقدمنا مکۃ لاربع لیال خلون من ذی الحجۃ فطفنا وسعینا ثم امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نحل

وقال لولا ھدیی لحللت ثم قام سراقۃ بن مالک فقال یا رسول اللہ ارایت متعتنا ھذہ لعامنا ھذا ام

للابد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للابد ترجمہ جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خالی حج کا احرام باندہا اور کسی کے نیت نہ کی جب ہم مکہ مین آئے تو چار تین ذی حجہ کی گزرچکین تہین پس ہم نے طواف کیا اور سعی کی صفا اور مروہ کے بیچ مین پہر ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا احرام کہول ڈالنے کا اور فرمایا اگر میری ساتھ ہدی نہ ہوتی تو مین بہی احرام کہول ڈالتا اوسوقت سراقہ بن مالک کہڑے ہوئے اور کہا یا رسول اللہ یہ آرام آپ نے ہم کو اسی سال کے لیے دیا یا ہمیشہ کیواسطے آپ نے فرمایا ہمیشہ کیواسطے ف اس حدیث سے امام احمد کا مذہب خوب ثابت ہوگیا کہ جو حج کا احرام باندہ کر آوے اور ہدی نہ ساتہہ ہو وہ طواف اور سعی کرکے احرام کہول سکتا ہے عن جابر قال قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ لاربع

لیال خلون من ذی الحجۃ فلما طافوا بالبیت وبالصفا والمروۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجعلوھا عمرۃ

الا من کان معہ الھدی فلما کان یوم الترویۃ اھلوا بالحج فلما کان یوم النحر قدموا فطافوا بالبیت ولم یطوفوا

بین الصفا والمروۃ ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب مکہ مین آئے جب چار تین گذرین تہین ذی حجہ کے جب طواف کرچکے اور سعی درمیان مین صفا اور مروہ کے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس حج کو عمرہ کردو مگر جس شخص کے ساتہہ ہدی ہو وہ نہ کرے جب آٹہوین تاریخ ہوئی تو صحابہ نے حج کا احرام باندہا جب دسوین تاریخ ہوئی تو طواف کیا خانہ کعبہ کا اور سعی نہ کی درمیان مین صفا اور مروہ کے ف کیونکہ پہلی سعی کافی تہی البتہ جو شخص حج سے پہلی سعی نہ کرے اوسکو بعد طواف الزیارۃ کے سعی کرنا ضرور ہے مگر سعی کا کوئی دن معین نہین جب چاہے کرلیوے عن جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اھل ھو واصحابہ بالحج ولیس مع احد منھم یومئذ ھدی الا النبی صلی اللہ علیہ وسلم وطلحۃ وکان علی

قدم من الیمن ومعہ الھدی فقال اھللت بما اھل بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وان النبی صلی اللہ علیہ وسلم

امر اصحابہ ان یجعلوھا عمرۃ یطوفوا ثم یقصروا ویحلوا الا من کان معہ الھدی فقالوا اننطلق الی منی وذکورنا

تقطر فبلغ ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی لو استقبلت من امری ما استدبرت ما اھدیت

ولولا ان معی الھدی لاحللت ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندہا حج کا اور صحابہ نے بہی اور کسی کے پاس اون دنون ہدی نہ تہی سوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور طلحہ رض کے اور حضرت علی رض تشریف لائے تہے یمن سے اور اونکے ساتہہ ہدی تہی انہون نے نیت کی تہی اوسکی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نیت کی آپ نے اپنے صحابہ کو حکم کیا کہ حج کو عمرہ کر ڈالین اور طواف اور سعی کرکے بال کترکر احرام کہول ڈالین مگر جسکے ساتہہ ہدی ہو وہ نہ کہولے صحابہ نے کہا کیا ہم منا کو اس حال مین جاوین کہ ہمارے ذکرون سے منی بہتی ہو یہ مبالغہ کی طور پر کہا یعنی جماع کرنیکو کچہہ دیر نہ گذری ہو کہ حج کو چلین دوسری یہ

خیال تہا جاہلیت کا کہ عمرہ حج کے مہینوں مین جائز ہے) جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے خبر ہوئی آپ نے فرمایا اگر مین پہلے سے یہ امر جانتا ہوتا (کہ عمرہ حج کے مہینون مین جائز ہے) تو مین اپنی ساتہہ ہدی نہ لاتا اور جو بے کر ساتہہ ہدی نہ ہوتے تو مین بھی احرام کہولڈالتا **ف** یہ آپ نے اون لوگونکا رد کیا جو احرام کہول ڈالنا برا جانتے تہے یعنے اسمین کچہہ قباحت نہین ہے اگر میرے ساتہہ ہدی نہ ہوتے تو مین بھی ایسا ہی کرتا **عن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ھذہ عمرۃ استمتعنا بھا فمن لم یکن عندہ ھدی فلیحل الحل کلہ وقد دخلت العمرۃ فی الحج الی یوم القیمۃ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ وہ عمرہ ہے جس سے ہم نے فائدہ اوٹھایا جسکے پاس ہدی نہ ہو وہ حلال ہوجاوے سب چیزین اوسکو درست ہوگئین اور عمرہ حج مین شریک ہوگیا قیامت تک۔ کہا ابو داؤد نے یہ قول ابن عباس کا ہے اور مرفوع کرنا اسکا منکر ہے **عن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اھل الرجل بالحج ثم قدم مکۃ فطاف بالبیت وبالصفا والمروۃ فقد حل وھی عمرۃ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص حج کا احرام باندہ کر مکہ آوے اور طواف اور سعی کرلے تو وہ حلال ہوجاویگا اور وہ احرام عمرہ کا احرام ہوگا **عن** ابن عباس قال اھل النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالحج فلما قدم طاف بالبیت وبین الصفا والمروۃ قال ابن شوکر ولم یقصر ثم اتفقا ولم یحل من اجل الھدی وامر من لم یکن ساق الھدی ان یطوف وان یسعی ویقصر ثم یحل زاد ابن منیع او یحلق ثم یحل **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندہا حج کا جب مکے مین آئے تو طواف کیا خانہ کعبہ کا اور صفا مروہ کے بیچ مین سعی کی ابن شوکر نے کہا آپنے بال نہ کترائے نہ احرام کہولا کیونکہ ہدی آپکے ساتھ تھی اور جو ہدی نہ لایا تہا اوسکو آپنے حکم کیا احرام کہولنے کا طواف اور سعی کرکے اور بال کترنے کا یا منڈنے کا **عن** سعید بن المسیب ان رجلا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فشھد عندہ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مرضہ الذی قبض فیہ ینھی عن العمرۃ قبل الحج **ترجمہ** سعید بن المسیب سے روایت ہے ایک شخص صحابہ مین سے حضرت عمر پاس آیا اور کہا مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے منع فرمایا مرض موت مین عمرہ کرنے سے حج سے پہلے **ف** اس حدیث کی اسناد ضعیف ہے یا مطلب یہی کہ حج پہلی کرنا مستحب ہے کیونکہ حج فرض ہے اور عمرہ فرض نہین اور حج کا وقت مقرر ہے اور عمرہ ہر وقت درست ہے **عن** ابی شیخ الھنائی خیوان بن خلدۃ ممن قرأ علی ابی موسی الاشعری من اھل البصرۃ ان معاویۃ بن ابی سفیان قال لاصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھل تعلمون ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن کذا وکذا ورکوب جلود النمور قالوا نعم قال فتعلمون انہ نھی ان یقرن بین الحج والعمرۃ فقالوا اما ھذہ فلا فقال اما انھا معھن ولکنکم نسیتم **ترجمہ** معاویہ بن ابی سفیان نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے کہا تم جانتے ہو کہ آپ نے منع کیا فلان فلان باتون سے منع کیا آپ نے چیتون کی کہال پر سوار ہونیکو (کیونکہ اوس مین تکبر اور فخر ہے یا اہل عجم کا طریقہ ہے یا اوسکی کہال دباغت سے پاک نہین ہوسکتی) انہون نے کہا ہان پھر معاویہ نے کہا منع کیا آپ نے قران سے انہون نے کہا یہ ہم نہین جانتے معاویہ نے کہا اس سے ہے

بھی منع کیا مگر ہم بھول گئے **ف** اس روایت پر اور صحابہ کا اتفاق نہیں ہے لہذا قران اکثر علما کے نزدیک افضل ہے پھر تمتع پھر
افراد اور بعضوں کے نزدیک افراد سب سے افضل ہے پھر قران پھر تمتع واللہ اعلم **باب** فی الاقران قران کا بیان **عن** انس
بن مالک انہ سمعہ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلبی بالحج والعمرۃ جمیعا یقول لبیک حجا
وعمرۃ لبیک عمرۃ وحجا **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ لبیک کہتے تھے حج اور
عمرہ دونوں کے ساتھ فرماتے تھے لبیک حجا وعمرۃ لبیک عمرۃ وحجا **ف** اس حدیث سے قران کا جواز ثابت ہوتا ہے **عن**
انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بات بہا یعنی بذی الحلیفۃ حتی اصبح ثم رکب حتی اذا استوت بہ البیداء
حمد اللہ وسبح وکبر ثم اہل بحج وعمرۃ واہل الناس بہما فلما قدمنا امر الناس فحلوا حتی اذا کان یوم الترویۃ
اہلوا بالحج ونحر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبع بدنات بیدہ قیاما **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم رات کو ذو الحلیفہ میں رہے جب صبح ہوئی تو سوار ہوئے جب بیدا پر پہونچے اللہ کی تعریف کی اور تسبیح اور تکبیر کہہ کر
لبیک کیا ساتھ حج اور عمرہ کے اور لوگوں نے بھی ایسا ہی کیا جب ہم مکے میں پہونچے تو آپ نے حکم کیا لوگوں کو انہوں نے احرام
کھول ڈالا جب آٹھویں تاریخ ہوئی انہوں نے حج کی لبیک کہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ سے سات اونٹوں کو نحر کیا
کھڑا کر کے **ف** اور باقی کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے **عن** البراء بن عازب قال کنت مع علی حین امرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم علی الیمن قال فاصبت معہ اواقی فلما قدم علی من الیمن علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجد فاطمۃ رضی
اللہ عنہا قد لبست ثیابا صبیغا وقد نضحت البیت بنضوح فقالت ما لک فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قد امر اصحابہ فاحلوا قال قلت لہا انی اہللت باہلال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فاتیت النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف صنعت قال قلت اہللت باہلال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
فانی قد سقت الہدی وقرنت قال فقال لی انحر من البدن سبعا وستین او ستا وستین وامسک لنفسک
ثلاثا وثلاثین او اربعا وثلاثین وامسک لی من کل بدنۃ منہا بضعۃ **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہے میں
حضرت علی کے ساتھ تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو امیر بنا کر بھیجا تھا یمن کی طرف وہاں میں نے کئی اوقیہ (ایک اوقیہ
چالیس درم کا ہوتا ہے) چاندی جمع کی جب حضرت علی یمن سے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس تو فاطمہ کو دیکھا رنگین
کپڑے پہنے ہوئے اور گھر میں انہوں نے خوشبو لگائی تھی انہوں نے حضرت علی رض سے کہا تم کو کیا ہوا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے تو حکم کیا اپنے اصحاب کو انہوں نے احرام کھول ڈالا علی بولے کہ میں نے وہ نیت کی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی نیت ہے (یعنی قران کیا ہے تو میں احرام کھول نہیں سکتا) پھر علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ نے پوچھا
تم نے کیا کیا وہ بولے میں نے نیت کی ہے آپ کی نیت پر آپ نے فرمایا میں تو ہدی ساتھ لایا ہوں اور قران کر چکا ہوں پھر حضرت علی
نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو حکم کیا سڑسٹھ یا چھیاسٹھ اونٹ نحر کرنے کا اور کہا تینتیس یا چونتیس اپنے واسطے رکھ لے مطلب

ہے کہ جیسا ساٹھ بابیسٹھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہا میں نحر کرونگا اور باقی تو نحر کر یا جیسا سٹھ یا سینسٹھ میں اپنی طرف سے
نحر کرا اور باقی اپنی طرف سے) اور ہر اونٹ میں سے ایک ٹکڑا گوشت کا میری واسطے رکھ چھوڑ۔ عن ابی وائل قال قال الصبی بن
معبد کنت رجلا اعرابیا نصرانیا فاسلمت فاتیت رجلا من عشیرتی یقال له ھدیم بن ثرملۃ فقلت له یا ھناہ
انی حریص علی الجھاد وانی وجدت الحج والعمرۃ مکتوبین علی فکیف لی بان اجمعھما قال اجمعھما واذبح ما
استیسر من الھدی فاھللت بھما معا فلما اتیت العذیب لقینی سلمان بن ربیعۃ وزید بن صوحان وانا
اھل بھما جمیعا فقال احدھما للآخر ما ھذا بافقہ من بعیرہ قال فکانما القی علی جبل حتی اتیت عمر بن
الخطاب فقلت له یا امیر المؤمنین انی کنت رجلا اعرابیا نصرانیا وانی اسلمت وانا حریص علی الجھاد و
انی وجدت الحج والعمرۃ مکتوبین علی فاتیت رجلا من قومی فقال لی اجمعھما واذبح ما استیسر من الھدی
وانی اھللت بھما معا فقال عمر رضی اللہ عنہ ھدیت لسنۃ نبیک صلی اللہ علیہ وسلم۔ ترجمہ ابو وائل سے روایت
ہے صبی بن معبد نے کہا میں ایک شخص گنوار تھا نصرانی پھر مسلمان ہوا تو ایک شخص پاس آیا اپنے کنبے میں سے جسکا نام ھدیم بن
ثرملہ تھا میں نے کہا ای فلانی میں بہت جی چاہتا ہے جہاد کو اور حج اور عمرہ بھی مجھپر فرض ہیں تو اگر میں ان دونوں کو ایک ساتھ ادا کروں تو
کیسا انہوں نے کہا جمع کرلے حج اور عمرے کو (قران کر) اور ذبح کر جو میسر ہو ہدی (اونٹ گائے یا بکری) تو میں نے حج اور عمرے کا
ساتھ ہی احرام باندھا جب میں عذیب (ایک پانی کا نام ہے) پر آیا تو مجھ سے سلمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان ملے اور میں دونوں کو
پکارتا جاتا تھا (یعنی لبیک بحجۃ وعمرۃ کہتا جاتا تھا) ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا یہ شخص اپنے اونٹ سے زیادہ سمجھدار
نہیں ہے (یعنی جانور کے مثل ہے جب تو نا سمجھی سے حج اور عمرہ دونوں کو ساتھ جمع کیا) اس کہنے سے گویا پہاڑ مجھپر ٹوٹ پڑا
میں حضرت عمر رض پاس آیا اور کہا ای امیر المومنین میں ایک شخص گنوار نصرانی تھا مسلمان ہوا جہاد کا مجھے بہت شوق ہے اور
مجھپر حج اور عمرہ دونوں فرض تھے تو میں نے اپنے کنبے کے ایک شخص سے پوچھا وہ بولا دونوں کو جمع کرلے اور ایک ہدی ذبح کر میں نے ویسا
ہی کیا حضرت عمر نے کہا تو نے اپنے نبی کے سنت پر عمل کیا صلی اللہ علیہ وسلم (ف) یہ روایت اس تفصیل سے ابو علی لولوی کے نسخے میں
نہیں ہے بلکہ مختصر ہے کہ صبی نے حضرت عمر سے بیان کیا انہوں نے جواب دیا مگر ابن داسہ کے نسخے میں موجود ہے۔ عن عکرمۃ قال
سمعت ابن عباس یقول حدثنی عمر بن الخطاب انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اتانی اللیلۃ آت من
عند ربی عز وجل قال وھو بالعقیق وقال صل فی ھذا الوادی المبارک وقال عمرۃ فی حجۃ۔ ترجمہ ابن عباس سے
روایت ہے مجھسے عمر بن الخطاب رض نے بیان کیا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب عقیق میں تھے رات کو
ایک آنیوالا (فرشتہ) میرے پروردگار کی طرف سے میرے پاس آیا اور بولا اس برکت والی وادی میں نماز پڑھ اور کہا عمرہ ہے حج کے اندر۔ عن الربیع بن
سبرۃ عن ابیہ قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اذا کنا بعسفان قال لہ سراقۃ بن مالک المدلجی
یا رسول اللہ اقض لنا قضاء قوم کانما ولدوا الیوم فقال ان اللہ عز وجل قد ادخل علیکم فی حجکم ھذا

عمرة فاذا قدمتم فتطوفوا بالبيت وبين الصفا والمروة فقد حل الا من كان معه هدي ترجمہ ربیع
سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے باپ سبرہ سے کہتے تھے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے جب عسفان میں پہنچے تو سراقہ
بن مالک نے کہا یا رسول اللہ آج ایسا بیان فرمائیے جیسا ان لوگوں کو سمجھاتے ہیں جو ابھی پیدا ہوئے (یعنی خوب صاف صاف
بیان فرمائیے کہ ہر نادان بھی سمجھ جاوے) آپ نے فرمایا اللہ نے تمہارے اس حج میں عمرہ شریک کر دیا تو جب تم آؤ گے مکہ میں اور طواف
کر لو خانہ کعبہ کا اور سعی کر لو صفا اور مروہ کی تو حلال ہو جاؤ گے مگر جو شخص اپنے ساتھ ہدی لایا ہو وہ حلال نہ ہوگا عن ابن عباس
ان معاوية بن ابي سفيان اخبره قال قصرت عن النبي صلى الله عليه وسلم بمشقص على المروة او رايته يقصر عنه
على المروة بمشقص ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے معاویہ بن ابی سفیان نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کاٹے تیر
کی نوک سے اور میں نے دیکھا آپ کو بال کاٹتے ہوئے تیر کی پیکان سے ف یہ روایت صحیح نہیں ہے کیونکہ آنحضرت سے بال کٹنا
ثابت نہیں ہے عن ابن عباس ان معاوية قال له اما علمت اني قصرت عن رسول الله صلى الله عليه وسلم بمشقص
اعرابي على المروة بحجته ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے معاویہ نے کہا کیا تم نہیں جانتے میں نے بال کترے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک اعرابی کے تیر کی پیکان سے حج میں ف شاید حج سے مراد جعرانہ کا عمرہ ہوگا عن مسلم القري سمع ابن
عباس يقول اهل النبي صلى الله عليه وسلم بعمرة واهل اصحابه بحج ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا عمرہ کا اور آپ کے اصحاب نے حج کا عن سالم بن عبد الله ان عبد الله بن عمر قال تمتع رسول
الله صلى الله عليه وسلم في حجة الوداع بالعمرة الى الحج فاهدى وساق معه الهدي من ذي الحليفة وبدا رسول الله
صلى الله عليه وسلم فاهل بالعمرة ثم اهل بالحج وتمتع الناس مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بالعمرة الى الحج فكان
من الناس من اهدى فساق الهدي ومنهم من لم يهد فلما قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم مكة قال للناس
من كان منكم اهدى فانه لا يحل له من شيء حرم منه حتى يقضي حجه ومن لم يكن منكم اهدى فليطف
بالبيت وبالصفا والمروة وليقصر وليحلل ثم ليهل بالحج وليهد فمن لم يجد هديا فليصم ثلثة ايام في الحج
وسبعة اذا رجع الى اهله وطاف رسول الله صلى الله عليه وسلم حين قدم مكة فاستلم الركن اول شيء ثم خب
ثلثة اطواف من السبع ومشى اربعة اطواف ثم ركع حين قضى طوافه بالبيت عند المقام ركعتين ثم
سلم فانصرف فاتى الصفا وطاف بالصفا والمروة سبعة اطواف ثم لم يحلل من شيء حرم منه حتى قضى حجه
ونحر هديه يوم النحر وافاض فطاف بالبيت ثم حل من كل شيء حرم منه وفعل الناس مثل ما فعل رسول الله
صلى الله عليه وسلم من اهدى وساق الهدي من الناس ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے تمتع کیا حجة الوداع میں یعنی عمرہ کر کے حج کیا تو آپ اپنے ساتھ ہدی لے گئے ذوالحلیفہ سے اور پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
عمرہ کو پکارا پھر حج کو (یعنی پہلے لبیک بعمرة کہا پھر لبیک بحجة کہا) اور لوگوں نے بھی ایسا ہی کیا یعنی تمتع کیا مگر بعض لوگ ہدی

گئے تھے بعض نہیں لے گئے تھے جب آپ ملے مین تشریف لائی تو لوگون سے فرمایا جو شخص تم مین سے ہدی ساتھہ لایا ہو وہ احرام نہ کھولے جبتک حج پورا نہ کرلے اور جو ہدی نہ لایا ہو تو وہ طواف اور سعی کر کے بال کترا دے اور احرام کھول ڈالے پھر حج کا احرام باندہے اور ہدی دیوے اگر ہدی اوسکے ساتھہ نہ ہو تو تین روزے رکھے ایام حج مین (ساتوین آٹھوین نوین کو) اور سات روزے رکھے اپنے گھر مین آکر۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مین تشریف لائی تو طواف کیا اور بوسہ لیا حجر اسود کا سب سے پہلے پھر تین پھیرون مین دوڑ دوڑکر طواف کیا اور چار پھیرون مین معمولی طور سے چلے پھر طواف سے فارغ ہوکر دو رکعتین پڑہین مقام ابراہیم پاس پھر سلام پھیرا اور فارغ ہوئے اور صفا پر آئے اور سات پھیرے کیے صفا اور مروہ کے بیچ مین پھر احرام نہین کھولا جبتک حج سے فارغ نہین ہوئے اور نحر کیا ہدی کو یوم النحر مین (یعنی دسوین تاریخ) اور مکہ مین آکر طواف کیا (طواف الزیارۃ) پھر احرام کھول ڈالا سب کا م کہ منع تھے جو احرام مین نہ کرتے تھے اور جن لوگون کے ساتھہ ہدی تھی انہون نے بھی ایسا ہی کیا جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا۔ **عن**

حفصۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا قالت یا رسول اللہ ما شان الناس قد حلوا و لم تحلل انت من عمرتک

فقال انی لبدت راسی و قلدت ھدیی فلا احل حتی انحر **ترجمہ** حضرت ام المؤمنین حفصہ سے روایت ہے انہون نے کہا یا رسول اللہ کیا حال ہے لوگونکا انہون نے احرام کھول ڈالا عمرہ کرکے اور آپ نے احرام نہین کھولا آپنے فرمایا مین نے تلبید کی اپنے سر کی (تلبید کہتے ہین بالون کو برابر کرکے گوند سے جما لینے کو تاکہ پراگندہ نہ ہون اور جوئین نہ پڑین) اور تقلید کیے ہدی کی (تقلید کہتے ہین ہدی کے جانور کے گلے مین کچھ لٹکا دینے کو تاکہ نشانی ہو کہ یہ ہدی ہے) تو مین حلال نہین ہو سکتا جبتک نحر کرون **عن**

سلیم بن الاسود ان ابا ذر کان یقول فیمن حج ثم فسخہا بعمرۃ لم یکن ذلک الا للرکب الذین کانوا مع رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** سلیم بن الاسود سے روایت ہے ابو ذر کہتے تھے جس شخص نے حج کی نیت کی پھر اوسکو فسخ کر ڈالا عمرہ کر دیا تو یہ درست نہ ہوگا بلکہ یہ امر اون لوگون کیواسطے خاص تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ تھے **ف** اوپر گزر چکا کہ امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے اور اکثر علما اسطرف گئے ہین مگر اور حدیثون سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حکم اون لوگون کیواسطے خاص نہ تھا بلکہ قیامت تک سب لوگون کیلیے ہے **عن** بلال بن الحرث قال قلت یا رسول اللہ فسخ الحج لنا خاصۃ و لمن بعدنا قال بل لکم خاصۃ **ترجمہ** بلال بن الحارث سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا حج کا فسخ کرنا ہماری لیے ہی خاص ہے یا اور لوگون کیلیے بھی بعد ہماری آپ نے فرمایا خاص تمہارے واسطے ہے **باب الرجل یحج عن غیرہ** ایک آدمی دوسری کیطرف سے حج کرسکتا ہے **عن** عبد اللہ بن عباس ردیف

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجاءتہ امرأۃ من خثعم تستفتیہ فجعل الفضل ینظر الیہا و تنظر الیہ فجعل رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصرف وجہ الفضل الی الشق الآخر فقالت یا رسول اللہ ان فریضۃ اللہ علی عبادہ فی الحج ادرکت

ابی شیخا کبیرا لا یستطیع ان یثبت علی الراحلۃ افاحج عنہ قال نعم و ذلک فی حجۃ الوداع **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ فضل بن عباس ردیف تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجۃ الوداع مین (یعنی ایک ہی اونٹ پر آپ کے پیچھے بیٹھے تھے) اتنے مین ایک عورت آئی قبیلہ خثعم مین سے اور آپ سے پوچھنے لگی فضل نے اوس عورت کو دیکھنا شروع کیا اور وہ عورت فضل کو دیکھنے لگی رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم فضل کا منہ اوس عورت کیطرف سے دوسری طرف پھیرتے تھے وہ بولی یا رسول اللہ اللہ کا فرض بندون پر حج
کی میری باپ کو اسوقت پایا جب وہ بوڑہا ہے اونٹ پر بیٹھ نہین سکتا کیا مین اوسکی طرف سے حج کرون آپ نے فرمایا ہان یہ حجۃ الوداع
مین تہا **ف** فضل بن عباس خوب صورت کم عمر تھے اور وہ عورت بھی حسین تھی اسواسطے آپ نے اونکا منہ اوسکی طرف سے
پھیر دیا **عن** ابی رزین قال حفص فی حدیثہ رجل من بنی عامر انہ قال یا رسول اللہ ان ابی شیخ کبیر لا یستطیع
الحج والعمرۃ ولا الظعن قال حج عن ابیک واعتمر **ترجمہ** ابی رزین جو ایک شخص ہے بنی عامر مین سے بولا یا رسول اللہ
میرا باپ بوڑہا ہے حج اور عمرے کی طاقت نہین رکہتا نہ چلنے کی آپ نے فرمایا تو اپنے باپ کیطرف سے حج اور عمرہ کر **ف** اکثر
اہلعلم کے نزدیک دوسرے کیطرف سے حج کرنا درست ہے خواہ اپنی طرف سے حج کر چکا ہو اور شافعی اور اسحاق کے نزدیک اگر اپنی
طرف سے حج نہین کر چکا تو دوسرے کیطرف سے حج درست نہ ہوگا **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سمع رجلا
یقول لبیک عن شبرمۃ قال من شبرمۃ قال اخ لی او قریب لی قال حججت عن نفسک قال لا قال حج عن نفسک ثم
حج عن شبرمۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا ایک شخص کو کہتا تہا لبیک عن شبرمہ
آپ نے پوچھا شبرمہ کون ہے وہ بولا میرا بھائی ہے یا عزیز ہے آپ نے فرمایا تو نے اپنی طرف سے حج ادا کیا بولا نہین آپ نے فرمایا پہلے
اپنا حج ادا کر پھر شبرمہ کیطرف سے حج کریو

باب کیف التلبیۃ لبیک کا بیان

عن عبد اللہ بن عمر ان تلبیۃ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبیک اللہم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک
لا شریک لک ۔ قال وکان عبد اللہ بن عمر یزید فی تلبیتہ لبیک لبیک لبیک وسعدیک والخیر
بیدیک والرغباء الیک والعمل **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لبیک یہ تھی لبیک اللہم
لبیک الخ یعنی حاضر ہون تیری خدمت مین اے خدا مین حاضر ہون تیری خدمت مین حاضر ہون تیرے خدمت مین کوئی تیرا
شریک نہین حاضر ہون تیری خدمت مین سب تعریف اور نعمت تیری ہی لیے ہے اور سلطنت بھی تیری ہے تیرا کوئی شریک نہین
عبد اللہ بن عمر اس مین اتنا اور بڑہاتے تھے حاضر ہون تیری خدمت مین حاضر ہون تیری خدمت مین حاضر ہون تیری خدمت
مین نیکبختی حاصل کرتا ہون تیری خدمت مین سب بہتری تیرے قبضے مین ہے تیری طرف ہی رغبت ہے **عن** جابر بن عبد اللہ
قال احرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر التلبیۃ مثل حدیث ابن عمر قال والناس یزیدون ذا المعارج ونحوہ
من الکلام والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یسمع فلا یقول لہم شیئا **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے احرام باندہا پہر بیان کیا لبیک کو اوسی طرح جیسے عبد اللہ بن عمر نے بیان کیا اور کہا لوگ اپنی طرف سے
اللہ کے ... یہ الفاظ بڑہا دیا کرتے تھے آپ سنتے تھے اور کچھ نہین فرماتے تھے **ف** مگر سلف کے بعد رہی لبیک اللہم لبیک
لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک لک جیسا اوپر گزرا **عن** خلاد ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال اتانی جبرئیل صلی اللہ علیہ وسلم فامرنی ان آمر اصحابی او من معی ان یرفعوا اصواتہم بالاہلال او قال

بالتلبیة ترجمہ خلاد بن السائب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جبرئیل علیہ السلام
آئے اور حکم کیا مجھکو میں حکم کروں اپنی اصحاب کو بساتھ آواز کے لبیک پکار کر کہنے کا ف مردکو لبیک پکار کر کہنا افضل ہے
اور عورت کو آہستہ کہنا چاہیے مطلب یہ کہ آپ بھی سنو اور لوگ نہ سنیں باب متی یقطع التلبیة لبیک کہنا کب موقوف کرے عن
الفضل بن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبی حتی رمی جمرة العقبة ترجمہ فضل بن عباس سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبیک کہتے تھے جبتک جمرہ عقبہ پر کنکریاں ماریں اوسوقت لبیک موقوف کیا عن عمر قال غدونا
مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من منی الی عرفات منا الملبی ومنا المکبر ترجمہ حضرت امیر المومنین عمر رض سے روایت ہے ہم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے منا سے عرفات کو کوئی ہم میں سے لبیک کہتا تھا کوئی تکبیر کہتا تھا باب متی
یقطع المعتمر التلبیة عمرہ کرنیوالا لبیک کب موقوف کرے عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یلبی المعتمر
حتی یستلم الحجر ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عمرہ کرنیوالا لبیک کہے حجر اسود کے
چومنے تک باب فی المحرم یؤدب محرم اپنے غلام کو مارے پیٹے تو کیسا عن اسماء بنت ابی بکر قالت خرجنا مع رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجاجا حتی اذا کنا بالعرج نزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونزلنا فجلست عائشة رضی
اللہ عنہا الی جنب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجلست الی جنب ابی وکانت زمالة ابی بکر وزمالة رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم واحدة مع غلام لابی بکر فجلس ابو بکر ینتظر ان یطلع علیہ فطلع ولیس معہ بعیرہ قال
این بعیرک قال اضللتہ البارحة قال فقال ابو بکر بعیر واحد تضلہ قال فطفق یضربہ ورسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یتبسم ویقول انظروا الی ہذا المحرم ما یصنع قال ابن ابی رزمة فما یزید رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم علی ان یقول انظروا الی ہذا المحرم ما یصنع ویتبسم ترجمہ اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہے ہم رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے حج کرنیکو جب عرج میں پہونچے (عرج ایک گاؤں ہے درمیان میں مکہ اور مدینہ کے) تو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اترے اور ہم بھی اترے حضرت عائشہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھیں اور میں ابو بکر اپنے باپ کے
پاس بیٹھی اور ابو بکر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں کا سامان کھانے اور پینے کا ایک ساتھ تھا ایک اونٹ پر جو ابو بکر کے ایک
غلام پاس تھا ابو بکر اس انتظار میں بیٹھے کہ وہ غلام آوے جب وہ آیا تو اوسکے ساتھ اونٹ نہ تھا ابو بکر نے پوچھا اونٹ کہاں ہے اوس
نے کہا کل شب کو وہ گم گیا ابو بکر نے کہا ایک ہی اونٹ تو تھا اوس کو بھی تو نے گم کر دیا ف یعنی تیرے ساتھ بہت سے اونٹ
نہ تھے کہ حفاظت مشکل ہوتی صرف ایک اونٹ تھا اوسکی نگہبانی نہ ہو سکی ف ابو بکر نے اوسکو مارنا شروع کیا اور رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم تبسم فرماتے تھے اور کہتے تھے دیکھو اس محرم کو کیا کرتا ہے ف ہر چند احرام میں لڑنا جھگڑنا مار پیٹ کرنا ممنوع ہے فرمایا اللہ تعالی
نے ولا جدال فی الحج مگر ابو بکر نے ایک بڑی قصور پر خادم کو سزا دی جو اوسکی تعلیم کے لیے ضرور تھی اسواسطے آپ چپ ہو رہے مگر تبسم کیا
ف ابن ابی رزمہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہی کہا کیے دیکھو یہ محرم کیا کرتا ہے اور تبسم کیا کیے اس دابہ

باب الرجل یحرم و علیہ جبۃ کہ احرام کی حالت میں جبہ پہنے ہو تو اتار ڈالے عن یعلی بن امیۃ انہ قال [illegible]

جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو بالجعرانۃ وعلیہ اثر خلوق او قال اثر صفرۃ وعلیہ جبۃ فقال یا رسول اللہ

کیف تامرنی ان اصنع فی عمرتی فانزل اللہ تبارک وتعالی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الوحی فلما سری عنہ

قال این السائل عن العمرۃ قال اغسل عنک اثر الخلوق او قال اثر الصفرۃ واخلع الجبۃ عنک واصنع

فی عمرتک ما صنعت فی حجک **ترجمہ** یعلی بن امیہ سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

پاس اور اوس وقت آپ جعرانہ میں تہے (جعرانہ ایک مقام ہے درمیان مکہ اور طائف کے جسکو اب بڑا عمرہ کہتے ہیں) اوسکو بدن

پر خوشبو کا رنگ یا زردی کا نشان تہا اور ایک جبہ پہنے ہوئے تہا پوچہا یا رسول اللہ میں عمرہ کیونکر کروں آپ پر وحی اترنے

لگی جب اوتر چکی تو آپ نے پوچہا کہاں ہے عمرہ کو پوچہنے والا فرمایا خوشبو کا نشان دہو ڈال یا زردی کا اور جبہ اتار ڈال پھر

وہی کر جو حج میں کرتا ہے۔ **دوسری** روایت میں ہے لیخلع جبتہ فخلعہا من راسہ اتار جبہ اپنا تو اتار لیا اوسکو سر سے

تیسری روایت میں ہے امرہ ان ینزعہا نزعا ویغتسل مرتین او ثلاثا حکم کیا آپ نے جبہ اتار ڈالنے کا اور غسل کرنے کا دو بار یا تین بار

چوتہی روایت میں ہے وقد احرم بعمرۃ وعلیہ جبۃ وھو مصفر لحیتہ وراسہ عمرہ کا احرام باندہے ہوئے تہا

اور جبہ پہنے تہا داڑہی اور سر رنگی ہوا تہا **باب** ما یلبس المحرم احرام کے کپڑوں کا بیان **عن** عبد اللہ بن عمر قال

سال رجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یترک المحرم من الثیاب فقال لا یلبس القمیص ولا البرنس ولا السراویل

ولا العمامۃ ولا ثوبا مسہ ورس ولا زعفران ولا الخفین الا لمن لا یجد النعلین فمن لم یجد نعلین فلیلبس

الخفین ولیقطعہما حتی یکونا اسفل من الکعبین **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ایک شخص نے پوچہا رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محرم کون سے کپڑے پہنے آپ نے فرمایا نہ پہنے کرتہ اور ٹوپی اور ازار اور عمامہ اور نہ وہ کپڑا جو رنگا ہو ورس

(ایک گہانس ہے خوشبودار) اور زعفران سے اور نہ موزے مگر جسکو پاس چپل نہ ہو تو موزوں کو ٹخنوں پر سے کاٹ ڈالے یہاں

ٹخنے سے مراد وہ ہڈی ہے جو بیچ کے پاس پیر کے بیچ میں ہوتی ہے) **ف** اور امام احمد کے نزدیک کاٹنا بہی ضرور نہیں بدلیل حدیث

ابن عباس کے جو جوتے یا چپل نہ پاوے وہ موزے پہن لے اور ائمہ ثلثہ کے نزدیک کاٹنا ضرور ہے دلیل اونکی بہی حدیث ہے۔ ورس اور

زعفران کے رنگ سے منع فرمایا کیونکہ اون میں خوشبو ہوتی ہے اسی طرح ہر رنگ کا استعمال جس میں خوشبو ہو ممنوع ہے **عن**

ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمعناہ وزاد قال المحرمۃ لا تنتقب ولا تلبس القفازین **ترجمہ** عبد اللہ بن

عمر سے روایت ہے ویسی ہی جو اوپر گزری اس میں اتنا زیادہ ہے کہ محرمہ عورت منہ پر نقاب نہ ڈالے یعنی منہ کہلا رکہے اور دستانے نہ پہنے

عن عبد اللہ بن عمر انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی النساء فی احرامہن عن القفازین والنقاب وما مس الورس

والزعفران من الثیاب ولتلبس بعد ذلک ما احبت من الوان الثیاب معصفرا او خزا او حلیا او سراویل او قمیصا

او خفا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے منع کیا عورتوں کو احرام کی حالت

میں دستانی پہننے سے اور منہ پر نقاب ڈالنے سے اور زعفران یا ورس میں رنگی ہوئی کپڑے پہننے سے سوا اس کے اور رنگوں
کی جن میں خوشبو نہیں ہے اجازت دی جیسے کسم یا ریشمی کپڑا یا زیور یا ازار یا کرتا ان کو پہنے ف عورت کو احرام میں منہ
کھلا رکھنا چاہیے نزدیک اکثر علماء کے پر گھونگھٹ رکھنی کچھ مشکل ہے - کیا تو بالکل کھلا رہنے دیوے یا کوئی کپڑا اسطرح لٹکا دیوے کہ منہ
سے الگ رہے عن ابن عمر انه وجد القر فقال الق علي ثوبا يا نافع فالقيت عليه برنسا فقال تلقي علي هذا وقد
نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يلبسه المحرم ترجمہ عبداللہ بن عمر کو سردی لگی انہوں نے نافع سے کہا کوئی کپڑا مجھ پر
ڈال دے برنس (ٹوپی یا اور کوئی کپڑا جس سے سر ڈھنکا ہے) دیدیا انہوں نے کہا تم برنس دیتے ہو حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے محرم کو اسکو پہننے سے منع کیا عن ابن عباس قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول السراويل لمن لا يجد
الازار والخف لمن لا يجد النعلين ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ
فرماتے تھے جسکو تہبند نہ ملے وہ پائجامہ پہن لے اور جسکو جوتی نہ ملیں وہ موزے پہن لے (پھر کاٹنا موزے کا یا پھاڑنا پائجامے کا ضرور نہیں
نہ اسپر کفارہ ہے یہی قول ہے امام احمد رح کا) عن عائشة قالت كنا نخرج مع النبي صلى الله عليه وسلم الى مكة فنضمد
جباهنا بالسك المطيب عند الاحرام فاذا عرقت احدانا سال على وجهها فيراه النبي صلى الله عليه وسلم فلا
ينهاها ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلتے مکے کی طرف تو جب احرام باندھنے
لگتے تو ہم اپنی پیشانی پر خوشبو کا ضماد لگاتے پھر جب پسینا آتا تو وہ خوشبو منہ پر بہہ آتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکو دیکھتے
لیکن منع نہ کرتے ف کیونکہ وہ خوشبو احرام کے پہلے کی تھی عن محمد بن اسحاق قال ذكرت لابن شهاب فقال حدثني سالم
بن عبد الله ان عبد الله يعني ابن عمر كان يصنع ذلك يعني يقطع الخفين للمرأة المحرمة ثم حدثته صفية
بنت ابي عبيد ان عائشة حدثتها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد كان رخص للنساء في الخفين فترك ذلك
ترجمہ محمد بن اسحاق سے روایت ہے میں نے ابن شہاب سے ذکر کیا انہوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سالم بن عبداللہ نے کہ عبداللہ
بن عمر ایسا کرتے تھے یعنی موزوں کو کاٹ دیا کرتے تھے عورت محرمہ کے پھر ان سے بیان کیا صفیہ بنت ابی عبید نے کہ ان سے حضرت عائشہ
نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی عورتوں کو موزے پہننے کی جب عبداللہ بن عمر نے اسکو ترک کر دیا (یعنی عورتوں کے موزے
کا کاٹنا چھوڑ دیا کیونکہ احرام میں پاؤں کا چھپانا مردوں کو منع ہے عورتوں کو منع نہیں ہے)

باب المحرم يحمل السلاح محرم ہتھیار باندھے

عن ابي اسحاق قال سمعت البراء يقول لما صالح رسول الله صلى الله عليه وسلم اهل الحديبية صالحهم على ان لا يدخلوها
الا بجلبان السلاح فسألته ما جلبان السلاح قال القراب بما فيه ترجمہ ابو اسحاق سے روایت ہے میں نے براء بن عازب سے
سنا کہتے تھے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صلح کی حدیبیہ والوں سے اس شرط پر کہ نہ آویں گے وہاں مسلمان مگر ہتھیار ان کو غلاف میں رکھ کر
ف غلاف سے مراد وہ تھیلی ہے جس میں تلوار یا تمام اسباب رکھ کے جاتی ہے اور سوار اس میں اپنا کوڑا اور ہتھیار وغیرہ رکھ لیتا ہے ابن
بطال نے کہا مالک اور شافعی کے نزدیک محرم کو ہتھیار اٹھانا جائز ہے اور عکرمہ نے اور حسن نے اسکو مکروہ کہا ہے

باب في المحرمة

تغطی وجهها عورت محرمہ اپنا منہ ڈہانپے تو کیسا ہے عن عائشة قالت كان الركبان يمرون بنا ونحن مع رسول الله صلى الله
عليه وسلم محرمات فاذا حاذوا بنا سدلت احدانا جلبابها من رأسها على وجهها فاذا جاوزونا كشفناه
ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے سوار ہمارے سامنے سے ہو کر گزرتے اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے احرام باندھے ہوئے تو جب
ہمارے سامنے آجاتے ہم اپنے نقاب منہ پر ڈال لیتے جب آگے چلے جاتے یا پیچھے تو پھر منہ کھول لیتے ف نقاب منہ سے لگا لینے سے یہ مراد ہے کہ کپڑا
منہ سے جدا رہتا یا ایک لکڑی وغیرہ لگا لیتی ہیں کہ منہ سے نہ لگے دو لکڑی کو واسطے منہ ڈہانپنا منع نہیں ہے باب فی المحرم یظلل محرم پر سایہ کرنا کیسا ہے عن
ام الحصين قالت حججنا مع النبي صلى الله عليه وسلم حجة الوداع فرأيت أسامة وبلالا واحدهما اخذ بخطام ناقة النبي
صلى الله عليه وسلم والآخر رافع ثوبه ليستره من الحر حتى رمى جمرة العقبة ترجمہ ام حصین سے روایت ہے ہم نے حج کیا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع تو دیکھا میں نے اسامہ اور بلال کو ان میں سے کوئی حضرت کے اونٹ کی مہار پکڑے ہوئے تہا اور دوسرا
اپنا کپڑا اوٹھائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سایہ کیے ہوئے تہا یہاں تک کہ آپ نے جمرہ عقبہ کی رمی کی ف محرم کو سایہ لینا درست
ہے بشرطیکہ وہ کپڑا سر سے نہ لگے باب المحرم یحتجم محرم پچھنے لگاوے تو کیسا ہے عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم احتجم
وهو محرم ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگائی احرام کی حالت میں ف ابو حنیفہ
اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا عمل اسی حدیث پر ہے عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم احتجم وهو محرم في رأسه
من داء كان به ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگائی اپنے سر میں اور آپ احرام باندھے ہوئے
تھے ایک بیماری کے سبب سے عن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم احتجم وهو محرم على ظهر القدم من وجع كان به
ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگائی پشت قدم پر ایک درد کے باعث سے ف اگر پچھنے لگانے میں
بال منڈانا پڑیں تو بعض علما کے نزدیک جزا لازم ہوگی اور بعضوں کے نزدیک اگر ضرورت ہے تو جزا لازم نہ ہوگی باب فی المحرم یکتحل
المحرم محرم سرمہ لگاوے تو کیسا ہے عن نبيه بن وهب قال اشتكى عمر بن عبيد الله بن معمر عينيه فارسل الى ابان بن عثمان
قال سفيان وهو امير الموسم ما يصنع بهما قال اضمدهما بالصبر فاني سمعت عثمان رضي الله عنه يحدث
ذلك عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ نبیہ بن وہب سے روایت ہے عمر بن عبید اللہ کے آنکھیں دکھنے لگیں انہوں نے بہیجا آدمی ابان
بن عثمان پاس بہیجا وہ ان دنوں امیر تھے موسم کے میں کیا علاج کروں ان آنکھوں کا انہوں نے کہا ضماد کر لے ایلوے کا کیونکہ میں نے سنا
حضرت عثمان سے فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی حکم دیا ف امیر موسم وہ شخص ہے جو حج کے دنوں میں
حاجیوں کا سر گروہ ہوتا ہے اور ان کا اہتمام کرتا ہے باب المحرم یغتسل محرم غسل کرے تو کیسا ہے عن عبد الله بن حنين ان
عبد الله بن عباس والمسور بن مخرمة اختلفا بالابواء فقال ابن عباس يغسل المحرم رأسه وقال المسور لا يغسل
المحرم رأسه فارسلني عبد الله بن عباس الى ابي ايوب الانصاري فوجدته يغتسل بين القرنين وهو مستتر بثوب
قال فسلمت عليه فقال من هذا فقلت انا عبد الله بن حنين ارسلني اليك عبد الله بن عباس اسألك كيف كان رسول الله

من الدواب فقال خمس لا جناح فی قتلهن علی من قتلهن فی الحل والحرم العقرب والفارة والحداة والغراب والکلب العقور ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا کون سے جانور محرم کو مارنا درست ہے آپ نے فرمایا پانچ جانوروں کو مارنے میں محرم پر کچھ گناہ نہیں ہے خواہ حرم میں مارے یا حل میں ۔ بچھو ۔ اور چوہا ۔ اور چیل اور کوا ۔ اور کٹہنا کتا ۔ ف کٹہنے کتے میں ہر وہ جانور داخل ہے جو لوگوں کو کاٹے یا حملہ کرے جیسے شیر اور چیتا اور بھیڑیا وغیرہ اوسکو مار ڈالنا درست ہے کچھ قباحت نہیں) مولا عن ابی هريرة ان رسول الله صلی الله علیہ وسلم قال خمس قتلهن حلال فی الحرم الحیة والعقرب والحداة والفارة والکلب العقور ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ جانوروں کا قتل کرنا درست ہے حرم میں (حرم وہ زمین ہے خاص مکے اور اطراف مکہ کی جہاں شکار کرنا حرام ہے باقی سب حل ہے) سانپ اور بچھو اور کوا اور چوہا اور کتا کاٹنے والا عن ابی سعید الخدری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سئل عما یقتل المحرم قال الحیة والعقرب والفویسقة ویرمی الغراب ولا یقتله والکلب العقور والحداة والسبع العادی ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا محرم کو کون سے جانور مارنا درست ہے آپ نے فرمایا سانپ اور بچھو اور چوہا اس میں گھونس وغیرہ بھی داخل ہے اور کوے کو بھگا دے لیکن مارے نہیں (فقہا نے کہا شاید وہ کوا مراد ہے جسکا کھانا حلال ہے) اور کتا کاٹنے والا اور چیل اور ہر درندہ حملہ کرنیوالا ۔ باب فیما یحل للمحرم من الصید محرم کو شکار کا گوشت درست ہے یا نہیں عن عبد اللہ بن الحارث کان الحارث خلیفة عثمان علی الطائف فصنع لعثمان طعام فیه من الحجل والیعاقیب ولحم الوحش قال فبعث الی علی بن ابی طالب فجاءه الرسول وهو یخبط لاباعر له فجاءه وهو ینفض الخبط عن یده فقالوا له کل فقال اطعموه قوما حلالا فانا حرم فقال علی رضی اللہ عنہ انشد اللہ من کان ههنا من اشجع اتعلمون ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اهدی الیه رجل حمار وحش وهو محرم فابی ان یاکله قالوا نعم ترجمہ عبد اللہ بن الحارث سے روایت ہے کہ میرے باپ حارث جو خلیفہ تھے حضرت عثمان کے طائف پر کھانا تیار کیا حضرت عثمان کیواسطے اوس میں چڑیوں کا گوشت تھا اور گورخر کا انہوں نے حضرت علی کے پاس بھیجا جب اونکے پاس آدمی آیا تو وہ چارہ تیار کر رہے تھے اپنے اونٹوں کیلیے اور جب آئے تب بھی چارہ کو ہاتھ سے جھاڑ رہے تھے لوگوں نے اون سے کہا کھائیے حضرت علی رض نے کہا کھلاؤ اون لوگوں کو جو احرام نہ باندھے ہوں ہم تو احرام باندھے ہیں پھر قسم دیکر پوچھا اون لوگوں کو جو اشجع (قبیلہ ہے) سے ہوں کیا تم جانتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک شخص نے گورخر بھیجا آپ نے انکار کیا کھانے سے اور آپ احرام باندھے ہوئے تھے لوگوں نے کہا ہاں ف محرم کو خشکی کا شکار کھانا مطلقا حرام ہے بعضوں کے نزدیک اور بعضوں کے نزدیک جب حرام ہے کہ محرم کیواسطے شکار کیا جاوے اور ابو حنیفہ کے نزدیک جب حرام ہے کہ محرم اوس میں شریک ہوا ہو عن ابن عباس انه قال یا زید بن ارقم هل علمت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اهدی الیه عضو صید فلم یقبله وقال انا حرم قال نعم ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے انہوں نے کہا زید بن ارقم سے کیا تم جانتے ہو کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک دشت شکار کے جانور کا ہدیہ میں آیا آپنے نہین قبول کیا اور فرمایا ہم لوگ احرام باندہی ہوئے

ہین وہ دیر انہوں نے کہا ہان مین جانتا ہون عن جابر بن عبد اللہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لحم

صید البر لکم حلال ما لم تصیدوہ او یصد لکم ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی سنا مین نے رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھی خشکی کا شکار حلال ہے تمہارے لیے جبتک تم خود شکار نہ کرو یا تمہارے واسطے شکار کیا جاوی عن

ابی قتادۃ انہ کان مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اذا کان ببعض طریق مکۃ تخلف مع اصحاب لہ محرمین

وھو غیر محرم فرای حمارا وحشیا فاستوی علی فرسہ قال فسال اصحابہ ان یناولوہ سوطہ فابوا فسالہم

رمحہ فابوا فاخذہ ثم شد علی الحمار فقتلہ فاکل منہ بعض اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابی

بعضہم فلما ادرکوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سالوہ عن ذلک فقال انما ھی طعمۃ اطعمکموہا

اللہ تعالی ترجمہ ابو قتادہ انصاری سی روایت ہی کہ وہ ساتھ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سو ایک راستے مین مکے کے

پیچھے رہ گئے اپنے چند ساتھیون کے ساتھ جو احرام باندہی تھی۔ لیکن ابو قتادہ احرام نہین باندہے تھے انہون نے ایک گورخر دیکھا

تو بیٹھے گھوڑے پر سوار ہوئی اور ساتھیون سے کوڑا مانگا انہون نے انکار کیا پھر برچھا مانگا انہون نے انکار کیا آخر انہون نے خود برچھا

لیکر حملہ کیا گورخر پر اور قتل کیا اوسکو تو بعض صحابہ نے وہ گوشت کھایا اور بعضون نی انکار کیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم سے ملے تو آپ سے بیان کیا آپنے فرمایا وہ ایک کھانا تھا جو کھلایا تم کو اللہ جل جلالہ نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ محرم

کو اس شکار کا گوشت کھانا درست ہی جس مین اوس نے شرکت اور اعانت نہ کی ہو ورنہ حرام ہوگا **باب فی الجراد للمحرم**

محرم کو ٹیریان مارنا درست ہے عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الجراد من صید البحر ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت

ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹیریان دریا کا شکار ہین **ف** یعنی جیسی دریا کا شکار احرام مین درست ہے ویسی یہ بھی درست ہی

عن ابی ہریرۃ قال اصبنا صرما من جراد فکان رجل منا یضرب بسوطہ وھو محرم فقیل لہ ان ھذا لا یصلح

فذکر ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انما ھو من صید البحر ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہی ہم کو ایک ٹیریون کا

جہنڈ ملا ایک شخص اپنے کوڑے سے اوسکو مارنے لگا اور احرام باندہی ہوئی تھا لوگون نے کہا یہ درست نہین پھر رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم سی اسکا ذکر آیا آپنے فرمایا وہ دریا کا شکار ہے **ف** کیونکہ سانپ اس کو نگل دیتا ہی پھر دریا اوسکو کنارے پر پہینک

دیتا ہے یا مطلب یہ ہی کہ مثل دریا کے شکار کی بغیر ذبح کے کھانا اوسکا درست ہے **باب فی الفدیۃ** فدیہ کا بیان عن کعب

بن عجرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر بہ زمن الحدیبیۃ فقال قد اذاک ھوام راسک قال نعم

فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم احلق ثم اذبح شاۃ نسکا او صم ثلاثۃ ایام او اطعم ثلاثۃ آصع من تمر

علی ستۃ مساکین ترجمہ کعب بن عجرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون پر گزرے صلح حدیبیہ کے دنون مین

آپنے فرمایا بیشک ایذا دیتی ہین تجھکو جوئین تیری سر کی انہون نی کہا ہان آپ نی فرمایا سر منڈا ڈال پھر ذبح کر ایک بکری یا

تین روزے رکھنا یا تین صاع کھجور کے چھ مسکینوں کو دینا ف اللہ جل جلالہ نے فرمایا فمن کان منکم مریضا او بہ
اذی من راسہ ففدیۃ من صیام او صدقۃ او نسک یعنی جو تم میں سے کوئی بیمار ہو یا اوسکو سر میں کوئی آفت ہو
جیسے جوئیں وغیرہ تو وہ فدیہ دیوے روزے یا صدقہ یا قربانی سے یہ حدیث اوس کی تفسیر ہے عن کعب بن عجرۃ ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال له ان شئت فانسك نسيكة وان شئت فصم ثلاثة ايام وان شئت فاطعم ثلاثة
آصع من تمر لستة مساكين ترجمہ کعب بن عجرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے کہا اگر تو چاہے تو
ایک قربانی کر اور اگر چاہے تو تین روز تک روزے رکھ اور اگر چاہے تو تین صاع کھجور کے چھ مسکینوں کو کھلا یعنی ان تین کا تو
جو ہو سکے کر عن کعب بن عجرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر بہ زمن الحديبية فذكر القصة فقال
امعك دم قال لا قال فصم ثلاثة ايام او تصدق بثلاثة آصع من تمر على ستة مساكين بين كل مسكينين
صاع ترجمہ کعب بن عجرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوپر گزرے صلح حدیبیہ میں پھر یہی قصہ بیان کیا آپ نے
پوچھا تیرے پاس قربانی ہے بولا نہیں آپ نے فرمایا تین روزے رکھ لے یا تین صاع کھجور کے چھ مسکینوں کو صدقہ دے ف
کعب بن عجرہ مشہور صحابی ہیں یہ ایک بت کو پوجا کرتے تھے اون کے دوست عبادہ بن صامت اون کے گھر میں جا کر جب کوئی نہ تھا اوس
بت کو توڑ ڈالا جب یہ آئے اور دیکھا تو غصے ہوئے اور عبادہ سے بدلہ لینا چاہا پھر سوچے کہ اگر اس بت میں قدرت ہوتی تو اپنے تئیں بچا لیتا
اور مسلمان ہو گئے عن کعب بن عجرۃ وكان قد اصابه في راسه اذى فحلق فامره النبي صلى الله عليه وسلم ان يهدي
هديا بقرة ترجمہ کعب بن عجرہ سے روایت ہے اون کے سر میں جوئیں پڑ گئیں تھیں اونہوں نے سر منڈایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے اونکو حکم کیا ایک گائی قربانی کرنے کا پھر گائی اون کے پاس نہ ہو گی تو روزے یا صدقے کی اجازت) عن کعب بن عجرۃ قال
آذاني هوام في راسي وانا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم عام الحديبية حتى تخوفت على بصري فانزل الله
سبحانه وتعالى فيّ فمن كان منكم مريضا او به اذى من راسه الاية فدعاني رسول الله صلى الله عليه
وسلم فقال لي احلق راسك وصم ثلاثة ايام او اطعم ستة مساكين فرقا من زبيب او نسك شاة فحلقت
راسي ثم نسكت ترجمہ کعب بن عجرہ سے روایت ہے میرے سر میں جوئیں پڑ گئیں اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
تھا حدیبیہ کے سال میں یہاں تک کہ مجھے خوف ہوا اپنی بصارت کا (جوؤں کے کاٹنے اور توجنی سے اور دماغ کے ضعیف ہونے) جانے کا
تو اللہ جل جلالہ نے یہ آیت اتاری فمن کان منکم مریضا الآیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو بلایا اور فرمایا اپنا سر منڈا
ڈال اور تین روزے رکھ لے یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دے ایک فرق (پیمانہ ہے چار صاع کا بارہ سیر ہوا عراقی اور ۱۸ سیر ہوا حجازی) سے
یا ایک بکری ذبح کر میں نے اپنا سر منڈایا پھر میں نے قربانی کی ف ایک روایت میں ہے کہ فرق تین صاع کا ہوتا ہے اور صحیح یہی ہے
کہ چھ مسکینوں کو نصف نصف صاع ہوئی

باب الاحصار

حج سے رک جانے کا بیان عن عكرمة قال سمعت الحجاج بن عمرو
الانصاري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كسر او عرج فقد حل وعليه الحج من قابل قال عكرمة فسالت ابن

عباس وابا هريرة عن ذلك فقالا صدق ترجمہ عکرمہ سے روایت ہے میں نے سنا حجاج بن عمرو انصاری سے فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اوسکے ہڈی ٹوٹ جاوے یا لنگڑا ہو جاوے (دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے یا بیمار ہو جاوے)
تو وہ حلال ہو گیا (بمذہب ابو حنیفہ کا ہے یعنے احرام کو ترک کرے اور اپنے وطن کو چلا آوے) پھر اگلے سال حج کرے۔ عکرمہ نے کہا
میں نے ابن عباس سے پوچھا اور ابو ہریرہ سے انہوں نے کہا سچ بولا۔ ف ائمہ ثلثہ شافعی اور مالک اور احمد کے نزدیک احصار
(حج سے رک جانا) سوا دشمن کے اور کسی عذر سے نہیں ہوتا۔ اگر اور کوئی عذر ہو تو حصار کا حکم نہ ہوگا بلکہ انتظار کرنا چاہیے رفع
عذر کا پھر اگر حج کے اندر پہونچا تو حج کرے نہیں تو عمرہ کرکے احرام کھولڈالے اور سال آئندہ حج کرے عن میمون بن مهران قال
خرجت معتمرا عام حاصر اهل الشام ابن الزبير بمكة وبعث معي رجال من قومي بهدي فلما انتهينا الى
اهل الشام منعونا ان ندخل الحرم فنحرت الهدي مكاني ثم احللت ثم رجعت فلما كان من العام المقبل
خرجت لاقضي عمرتي فاتيت ابن عباس فسالته فقال ابدل الهدي فان رسول الله صلى الله عليه وسلم امر اصحابه
ان يبدلوا الهدي الذي نحروا عام الحديبية في عمرة القضاء ترجمہ میمون بن مهران سے روایت ہے میں عمرہ
کرنے کو نکلا جس سال شام والوں نے محاصرہ کیا تھا عبد اللہ بن زبیر کا مکے میں اور میرے ساتھ کئی لوگوں نے میری قوم میں سے
ہدی بھیجی تھی جب ہم مکے کے قریب پہونچے تو اہل شام نے منع کیا ہم کو حرم میں جانے سے میں نے اوسی جگہ اپنی ہدی نحر کی اور احرام
کھولڈالا اور لوٹ آیا جب دوسرا سال ہوا تو پھر میں نکلا اپنا عمرہ قضا کرنے کو تو ابن عباس پاس آیا اور اون سے پوچھا انہوں نے
کہا ہدی بھی بدل ڈال یعنے دوسری ہدی لا۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو حکم کیا تھا کہ بدلہ دیں عمرہ قضا
میں اوس ہدی کا جو انہوں نے نحر کی تھی حدیبیہ میں ف کیونکہ وہ ہدی حرم میں ذبح نہیں ہوئی تھی بلکہ باہر حرم کے ذبح ہوئے
تھے یہ حدیث بظاہر مؤید ہے مذہب حنفیہ کو کہ احصار کی حالت میں ہدی ذبح کرنے کو حرم میں بھیج جاوے اور شافعی کے نزدیک جہاں
رکا جاوے وہیں ہدی کو ذبح کرے

باب دخول مكة مکے میں جانے کا بیان

عن نافع ان ابن عمر كان اذا قدم
مكة بات بذي طوى حتى يصبح ويغتسل ثم يدخل مكة نهارا ويذكر عن النبي صلى الله عليه وسلم انه فعله
ترجمہ نافع سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر جب مکے میں آتے تو رات کو ذی طوی (ایک مقام ہے قریب مکے کے) میں رہ جاتے
جب صبح ہوتی تو غسل کرتے پھر مکے میں دنکو داخل ہوتے اور کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا ہے ف پھر جب
مکے سے پھرتے تو بھی ذی طوی میں اوترتے اس سے معلوم ہوا کہ مکے میں دن کو آنا بہتر ہے عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم
كان يدخل مكة من الثنية العليا ويخرج من الثنية السفلى زاد البرمكي يعني ثنيتي مكة ترجمہ عبد اللہ بن عمر
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے میں بلند جانب کی طرف سے آتے اور نشیب کی جانب سے نکلتے ف بلند جانب
کی طرف ذی طوی ہے اور جنت المعلی مقبرہ مکہ معظمہ کا بھی اسی طرف ہے اور نشیب دوسرا جانب ہے عن نافع عن ابن عمر ان
النبي صلى الله عليه وسلم كان يخرج من طريق الشجرة ويدخل من طريق المعرس ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے نکلتے شجرہ کیجانب سے (جو ذوالحلیفہ میں تہا) اور داخل ہوتے مدینہ میں معرس (ایک موضع
ہے متصل مسجد نبوی) کیجانب سے عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام
الفتح من کداء من اعلیٰ مکۃ ودخل فی العمرۃ من کدی قال وکان عروۃ یدخل منہما جمیعا وکان اکثر ما کان
یدخل من کدی وکان اقربہما الی منزلہ ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فتح مکہ میں کداء کے جانب سے داخل ہوئے بلندی کیطرف سے اور عمرہ میں کدی کیطرف سے (کداء وہ جانب ہے جو جنۃ المعلیٰ
کے طرف ہے بلند ہے اور کدی وہ جانب ہے جو مکے کے نشیب میں ہے باب العمرہ کیطرف) اور عروہ دونو جانبوں میں داخل ہوتے
لیکن اکثر کدی میں جاتے کیونکہ وہ جانب اون کے گہر سے قریب تہا عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا
دخل مکۃ دخل من اعلاہا وخرج من اسفلہا ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ رض سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ
میں داخل ہوتے تو بلند جانب کیطرف سے آتے اور جب مکے سے نکلتے تو نیچے کیطرف سے نکلتے باب فی رفع الیدین اذا رأی
البیت جب خانہ کعبہ کو دیکہے تو دونو ہاتہ اوٹہاوے عن شعبۃ قال سمعت ابا قزعۃ یحدث عن المہاجر المکی قال
سئل جابر بن عبد اللہ عن الرجل یری البیت یرفع یدیہ فقال ما کنت اری احدا یفعل ہذا الا الیہود وقد حججنا
مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یکن یفعلہ ترجمہ مہاجر مکی سے روایت ہے کہ جابر عبد اللہ سے پوچہا جو شخص خانہ کعبہ
دیکہے وہ دونو ہاتہ اوٹہاوے انہوں نے کہا میں تو کسیکو ایسا کرتے نہیں دیکہا سوا یہود کے اور ہم نے حج کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتہ آپ نے ہاتہ نہ اوٹہائے ف اکثر علما حنفیہ و شافعیہ اور مالکیہ کا یہی قول ہے اور امام احمد سے مروی ہے کہ جب کعبہ کو دیکہے تو
دونو ہاتہ اوٹہاوے اور دعا کرے اور بعضوں نے اسکو حنفیہ اور شافعیہ سے بہی نقل کیا ہے عن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم لما دخل مکۃ طاف بالبیت فصلی رکعتین خلف المقام یعنی یوم الفتح ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جب مکے میں داخل ہوئے تو طواف کیا خانہ کعبہ کا اور دو رکعتیں پڑہیں مقام ابراہیم کے پیچہے جس دن مکہ فتح ہوا ف
دو رکعتوں سے مراد دوگانہ طواف ہے عن ابی ہریرۃ قال اقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدخل مکۃ فاقبل رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الحجر فاستلمہ ثم طاف بالبیت ثم اتی الصفا فعلاہ حیث ینظر الی البیت فرفع
یدیہ فجعل یذکر اللہ ما شاء ان یذکرہ ویدعوہ قال والانصار تحتہ قال ہاشم فدعا وحمد اللہ
ودعا ما شاء ان یدعو ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے مکے میں تو پہلے حجر اسود پاس آئے
اور اسکو بوسہ دیا پہر طواف کیا خانہ کعبہ کا پہر صفا پہاڑ پر آئے اور اوس پر چڑہ گئے یہاں تک کہ خانہ کعبہ دکہلائی دینے لگا اور دونو ہاتہ
اوٹہائے پہر ذکر کرنے لگے اللہ کا جو چاہا اور دعا مانگنے لگے اور انصار نیچے کہڑے تہے یعنی صفا پر چڑہنے کے لیے نیچے تہے ہاشم نے کہا دعا کی
اور اللہ کی تعریف کی اور جو چاہا دعا کی ف دونو ہاتہ اٹہائے یعنی دعا کے لیے اور دعا مانگی بعض نسخوں میں والانصار تحتہ
ہے دونو ترجمے مذکور ہوئے باب فی تقبیل الحجر حجر اسود کو چومنے کا بیان عن عمر انہ جاء الی الحجر فقبلہ فقال

نک حجر لا تنفع ولا تضر ولولا انی رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبلک ما قبلتک ترجمہ حضرت عمر نے حجر اسود کے پاس
آکر بوسہ دیا بعد اس کے کہا میں جانتا ہوں تو ایک پتھر ہے نہ نفع پہونچا سکتا ہے نہ نقصان اور اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ
دیکھا ہوتا تجھ کو بوسہ دیتے ہوئے تو میں ہرگز تجھے بوسہ نہ دیتا ف جب حجر اسود کا یہ حال ہو تو اور چیزوں کو بوسہ دینا کیونکر درست ہوگا **باب**
استلام الارکان ارکان کو مس کرنے کا بیان **عن** ابن عمر قال لم ار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمسح من البیت الا الرکنین الیمانیین
ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے میں نے نہیں دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مس کرتے ہوئے مگر حجر اسود اور رکن یمانی کو **عن**
ابن عمر انہ اخبر بقول عائشۃ رضی اللہ عنہا ان الحجر بعضہ من البیت فقال ابن عمر واللہ انی لاظن عائشۃ ان کانت
سمعت ھذا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لاظن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یترک استلامہما الا انہما لیسا علی
قواعد البیت ولا طاف الناس وراء الحجر الا لذلک ترجمہ عبداللہ بن عمر کو یہ خبر پہونچی کہ حضرت ام المومنین عائشہ فرماتی ہیں کہ حطیم کا ایک حصہ کعبہ میں
داخل ہے انہوں نے کہا قسم خدا کی یہ عائشہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوگا اور اسی واسطے میں سمجھتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
رکن عراقی اور رکن شامی کو مس نہیں کیا کیونکہ وہ اپنی جگہ پر نہیں ہیں اور اسی واسطے لوگوں نے طواف کیا حطیم کے پیچھے سے ف کیونکہ حطیم
بیت اللہ میں داخل ہے تو اس کو بھی طواف میں شریک کر لینا چاہیے اگر شریک نہ کریگا اور حطیم کے اندر سے نکل جاویگا تو طواف درست نہ ہوگا
عن ابن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدع ان یستلم الرکن الیمانی والحجر فی کل طوفۃ قال وکان عبداللہ بن عمر
یفعلہ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکن یمانی اور حجر اسود کو ہر چکر میں مس کرتے تھے اور عبداللہ بن عمر بھی ایسا ہی کرتے تھے ف
کعبے کے چار رکن ہیں ایک حجر اسود دوسرے رکن عراقی تیسرے رکن شامی چوتھے رکن یمانی **باب الطواف الواجب** طواف واجب کا بیان **عن** ابن عباس ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم طاف فی حجۃ الوداع علی بعیر یستلم الرکن بمحجن ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے طواف کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے حجۃ الوداع میں ایک اونٹ پر استلام کرتے تھے حجر اسود کا ایک ٹیڑھے سر کی لکڑی سے **عن** صفیۃ بنت شیبۃ قالت لما اطمان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم بمکۃ عام الفتح طاف علی بعیر یستلم الرکن بمحجن فی یدہ قالت وانا انظر الیہ ترجمہ صفیہ بنت شیبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
جب اطمینان ہوا مکہ فتح کرنے کے بعد تو آپ نے طواف کیا ایک اونٹ پر سوار ہو کر چھوتے تھے حجر اسود کو ایک ٹیڑھے سر کی لکڑی سے جو آپ کے ہاتھ میں تھی اور میں آپ کو دیکھ
رہی تھی **عن** معروف یعنی ابن خربوذ المکی حدثنا ابو الطفیل قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یطوف بالبیت علی راحلتہ یستلم الرکن بمحجنہ
ثم یقبلہ زاد محمد بن رافع ثم خرج الی الصفا والمروۃ فطاف سبعا علی راحلتہ ترجمہ ابو الطفیل سے روایت ہے میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
آپ طواف کرتے تھے خانہ کعبہ کا اپنے اونٹ پر سوار ہو کر استلام کرتے تھے (چھوتے تھے) حجر اسود کو ایک ٹیڑھے سر کی لکڑی سے پھر بوسہ لیتے تھے اس لکڑی کو محمد بن رافع نے
زیادہ کیا پھر نکلے صفا اور مروہ کی طرف اور سات پھیرے کئے اپنے اونٹ پر سوار ہو کر **عن** جابر بن عبداللہ یقول طاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع
علی راحلتہ بالبیت وبالصفا والمروۃ لیراہ الناس ولیشرف لیسئلوہ فان الناس غشوہ ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
طواف کیا حجۃ الوداع میں اپنے اونٹ پر خانہ کعبہ کا اور سعی کی صفا اور مروہ کے بیچ میں تاکہ لوگ آپ کو دیکھیں اور مطلع ہوں اور آپ سے پوچھیں کیونکہ لوگوں نے
گھیر لیا تھا آپ کو **عن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قدم مکۃ وھو یشتکی فطاف علی راحلتہ کلما اتی علی الرکن استلم الرکن بمحجن فلما فرغ

طوافه اناخ فصلى ركعتين ترجمہ عبد الله بن عباس سے روایت ہے رسول الله صلی الله علیہ وسلم مکہ میں تشریف لائے اور آپ بیمار تھے آپ نے طواف کیا اونٹ پر جب آپ
حجر اسود کے پاس آتے تو ایک چھڑی سے کہ لکڑی ہے اوسکو چھوتے پھر جب طواف سے فارغ ہوئے تو اونٹ کو بٹھا کر دو رکعتیں پڑھیں دوگانہ طواف کا ادا کیا عن ام سلمة زوج
النبي صلى الله عليه وسلم انها قالت شكوت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم اني اشتكي فقال طوفي من وراء الناس وانت راكبة قالت فطفت ورسول الله
صلى الله عليه وسلم حينئذ يصلي الى جنب البيت وهو يقرأ بالطور وكتاب مسطور ترجمہ ام المؤمنین ام سلمہ سے روایت ہے میں نے شکایت کی رسول الله
صلی الله علیہ وسلم سے یعنی بیماری کی آپ نے فرمایا تو سوار ہو کر طواف کر لوگوں کے پیچھے تو میں نے طواف کیا اور رسول الله صلی الله علیہ وسلم اوس وقت نماز پڑھ رہے تھے خانہ کعبہ کے پہلو میں
اور آپ پڑھ رہے تھے والطور وكتاب مسطور یعنی سورہ طور ایک رکعت میں پڑھی جیسی چاہے [illegible] یا دو رکعتوں میں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوار ہو کر طواف کرنا
حالت بیماری میں درست ہے

باب الاضطباع في الطواف

اضطباع کرنا طواف میں عن يعلى قال طاف النبي صلى الله عليه وسلم مضطبعا ببرد اخضر
ترجمہ یعلی سے روایت ہے رسول الله صلعم نے طواف کیا چادر سبز اوڑھ کر اضطباع کر کے ف اضطباع کہتے ہیں چادر کو داہنی بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالنا عن
ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم واصحابه اعتمروا من الجعرانة فرملوا بالبيت وجعلوا ارديتهم تحت اباطهم ثم قذفوها على عواتقهم
اليسرى ترجمہ عبد الله ابن عباس سے روایت ہے رسول الله صلی الله علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے عمرہ کا احرام باندھا جعرانہ سے تو رمل کیا طواف میں رمل کہتے ہیں [illegible]
ہو کر ذرا جلد جلد چلنے کو اور چادروں کو اپنی بغلوں کے نیچے سے نکالا پھر اوسکو ڈال دیا بائیں کندھوں پر یعنی اضطباع کیا

باب الرمل

رمل کا بیان عن ابي الطفيل قال قلت لابن عباس يزعم قومك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد رمل بالبيت وان ذلك سنة قال صدقوا وكذبوا قلت
وما صدقوا وكذبوا قال صدقوا قد رمل رسول الله صلى الله عليه وسلم وكذبوا ليس بسنة ان قريشا قالت زمن الحديبية دعوا محمدا
واصحابه حتى يموتوا موت النغف فلما صالحوه على ان يحجوا من العام المقبل فيقيموا بمكة ثلاثة ايام فقدم رسول الله صلى الله
عليه وسلم والمشركون من قبل قعيقعان فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لاصحابه ارملوا بالبيت ثلاثا وليس بسنة قلت يزعم قومك
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم طاف بين الصفا والمروة على بعيره وان ذلك سنة فقال صدقوا وكذبوا قلت ما صدقوا وما
كذبوا قال صدقوا قد طاف رسول الله صلى الله عليه وسلم بين الصفا والمروة على بعيره وكذبوا ليس بسنة كان الناس لا يدفعون عن
رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا يصرفون عنه فطاف على بعير ليسمعوا كلامه وليروا مكانه ولا تناله ايديهم ترجمہ ابو الطفیل سے
روایت ہے میں نے ابن عباس سے کہا تمہاری قوم کے لوگ گمان کرتے ہیں کہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے جب طواف کیا خانہ کعبہ کا تو رمل کیا اور یہ رمل سنت ہے انہوں نے کہا
کچھ سچ کہا اور کچھ جھوٹ میں نے کہا کیا سچ اور کیا جھوٹ ابن عباس نے کہا اتنا سچ ہے کہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے رمل کیا ہے اور یہ جھوٹ بولا کہ رمل سنت ہے
اصل قصہ یہ ہے کہ صلح حدیبیہ کے زمانے میں قریش نے کہا چھوڑ دو محمد کو اور اون کے اصحاب کو جانے دو مگر اونٹ کی موت جیسی اونٹ کی ناک میں کیڑا پڑ کر مر جاتا ہے یعنی ایسی
ہو کر مر جاوینگے جب آپس میں صلح ہو گئی اس بات پر کہ سال آئندہ آپ حج کریں اور تین دن مکہ میں رہیں تو رسول الله صلعم آئے اور مشرکین بھی قعیقعان کی طرف
سے آئے (قعیقعان ایک پہاڑ کا نام ہے) آپ نے اپنے اصحاب سے فرمایا تین پھیروں میں رمل کرو یعنی اکڑ کر جلد جلد چلو [illegible] جیسے سپاہی جنگ کے لیے جاتا ہے پس رمل
تین پھیروں میں طواف کے سنت ہے ائمہ اربعہ اور جمہور کے نزدیک [illegible] اور حج کی ایک طواف میں جسکے بعد سعی ہو تو اگر طواف القدوم کے بعد سعی کا ارادہ ہو تو اوس میں رمل کرے
نہیں تو طواف الزیارۃ میں کرے ف [illegible] اور یہ سنت نہیں ہے میں نے کہا تمہاری لوگ سمجھتے ہیں کہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے طواف کیا صفا اور مروہ کے بیچ میں [illegible]

اور سنت ہے انہوں نے کہا کچھ جھوٹ ہے کچھ سچ میں نے کہا سچ کیا ہے اور جھوٹ کیا ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعی کی صفا مروہ کے درمیان اونٹ پر یہ سچ ہے لیکن یہ جھوٹ ہے کہ یہ فعل سنت ہے کیونکہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ہٹتے نہ تھے اور جاتے نہ تھے تو آپ نے سعی کی اونٹ پر سوار ہو کر تاکہ لوگ آپ کا کلام سنیں اور آپ کو دیکھیں اور لوگوں کے ہاتھ آپ تک نہ جا سکیں ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی عذر نہ ہو تو طواف اور سعی پیدل ہو کر کرنا چاہیے عن ابن عباس قال قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم مكة وقد وهنتهم حمى يثرب فقال المشركون انه يقدم عليكم قوم قد وهنتهم الحمى ولقوا منها شرا فاطلع الله سبحانه نبيه صلى الله عليه وسلم على ما قالوه فامرهم ان يرملوا الاشواط الثلاثة وان يمشوا بين الركنين فلما رأوهم رملوا قالوا هؤلاء الذين ذكرتم ان الحمى قد وهنتهم هؤلاء اجلد منا قال ابن عباس ولم يأمرهم ان يرملوا الاشواط كلها الا ابقاء عليهم ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تشریف لائے اور ضعیف کر دیا تھا ان کو مدینہ کی بخار نے تو مشرکین نے کہا تمہارے پاس وہ لوگ آئے ہیں جو بخار سے ضعیف ہو گئے ہیں اور تکلیف اٹھائی ہے اللہ جل جلالہ نے اپنے نبی کو اس گفتگو سے مطلع کر دیا تو آپ نے حکم کیا لوگوں کو کہ پہلے تین پھیروں میں رمل کریں اور درمیان میں رکن یمانی اور حجر اسود کے معمولی چال سے چلیں جب مشرکین نے ان کو دیکھا تو کہا تم کہتے تھے ان لوگوں کو بخار نے ضعیف کر دیا یہ تو ہم سے بھی زیادہ چالاک اور تندرست ہیں ابن عباس نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سب پھیروں میں رمل کرنے کا حکم نہیں دیا ان پر رحم کر کے ف تاکہ تکلیف نہ ہو صرف صحت اور شجاعت ظاہر کرنے کو پہلے تین پھیروں میں رمل کرنا کافی تھا عن اسلم قال سمعت عمر بن الخطاب يقول فيم الرملان والكشف عن المناكب وقد اطأ الله الاسلام ونفى الكفر واهله مع ذلك لا ندع شيئا كنا نفعله على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ اسلم سے روایت ہے میں نے سنا حضرت عمر سے فرماتے تھے اب رمل اور مونڈھے کھولنے کی کیا ضرورت ہے اب اللہ نے اسلام کو مضبوط کر دیا اور کفر کو مٹا دیا اور کافروں کو تباہ کر دیا لیکن باوجود اس کے ہم ان باتوں کو نہیں چھوڑتے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں کیا کرتے تھے ف اگرچہ ضرورت باقی نہ رہی مگر اتباع رسول کا ضروری ہے عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما جعل الطواف بالبيت وبين الصفا والمروة ورمي الجمار لاقامة ذكر الله ترجمہ ام المومنین عائشہ صدیقہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف بیت اللہ کا اور سعی کرنا صفا اور مروہ کے درمیان اور کنکریاں مارنا یہ سب اللہ جل جلالہ کی یاد کے واسطے مقرر کی گئی عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم اضطبع فاستلم وكبر ثم رمل ثلاثة اطواف وكانوا اذا بلغوا الركن اليماني وتغيبوا من قريش مشوا ثم يطلعون عليهم يرملون تقول قريش كانهم الغزلان قال ابن عباس فكانت سنة ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اضطباع کیا پھر استلام کیا یعنی بوسہ دیا حجر اسود کا اور تکبیر کہی پھر تین پھیروں میں رمل کیا جب لوگ رکن یمانی پاس پہنچتے اور قریش کی کافروں کی نظر سے غائب ہو جاتے تو معمولی چال سے چلتے پھر ان کے سامنے آتے تو رمل کرتے ہوئے چلتے یہاں تک کہ قریش کہنے لگے یہ تو ہرن ہیں جو کود رہے ہیں ابن عباس نے کہا پھر یہ فعل سنت ہو گیا عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم واصحابه اعتمروا من الجعرانة فرملوا بالبيت ثلاثا ومشوا اربعا ترجمہ عبد اللہ بن عباس روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے عمرہ کا احرام باندھا جعرانہ سے تو رمل کیا پہلے تین پھیروں میں اور معمولی چال سے چلے چار پھیروں میں عن نافع ان ابن عمر رمل من الحجر الى الحجر وذكر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم فعل ذلك ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر نے رمل کیا حجر اسود سے لیکر حجر اسود تک اور بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا

باب الدعاء في الطواف طواف میں دعا کا بیان

عن عبد الله بن السائب قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول بين الركنين ربنا آتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار

ترجمہ عبد اللہ بن السائب سے روایت ہے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان میں آتے تو میں نے سنا آپ پڑھتے ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ
حسنۃ وقنا عذاب النار عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا طاف فی الحج والعمرۃ اول ما یقدم فانہ یسعی ثلاثۃ اطواف ویمشی اربعا
ثم یصلی سجدتین ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب طواف کرتے
حج یا عمرہ میں اول تشریف آنے کے بعد تو تین پھیروں میں دوڑ کر چلتے اور باقی چار پھیروں میں معمولی چال
چلتے پھر دو رکعتیں پڑھتے

باب الطواف بعد العصر عصر کی نماز کے بعد طواف کرنے کا بیان

عن جبیر بن مطعم یبلغ بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تمنعوا احدا یطوف بہذا
البیت ویصلی ای ساعۃ شاء من لیل او نہار ترجمہ جبیر بن مطعم سے روایت ہے فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مت منع کرو کسیکو طواف کرنے سے اس گھر کا اور نماز پڑھنے سے جس وقت جی چاہے
رات اور دن میں (اگرچہ بعد عصر یا بعد فجر کے ہو)

باب طواف القارن قران کرنے والے کا طواف

عن جابر بن عبد اللہ یقول لم یطف النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولا اصحابہ بین الصفا
والمروۃ الا طوافا واحدا طوافہ الاول ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہتے
تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے صفا اور مروہ میں ایک ہی بار سعی کی پہلے مرتبہ ف اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ قارن کو ایک طواف اور ایک سعی کافی ہے عن عائشۃ ان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذین
کانوا معہ لم یطوفوا حتی رموا الجمرۃ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے طواف
نہیں کیا جب تک جمرہ عقبہ کی رمی نہ کر لی عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لہا طوافک بالبیت وبین الصفا
والمروۃ یکفیک لحجک وعمرتک ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طواف تیرا خانہ کعبہ کا اور سعی صفا اور مروہ
کی کافی ہے حج اور عمرہ دونوں کو

باب الملتزم ملتزم کا بیان

عن عبد الرحمن بن صفوان قال لما فتح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ
قلت لالبسن ثیابی وکانت داری علی الطریق فلانظرن کیف یصنع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانطلقت فرایت النبی صلی
اللہ علیہ وسلم قد خرج من الکعبۃ ہو واصحابہ وقد استلموا البیت من الباب الی الحطیم وقد وضعوا خدودہم علی البیت
ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسطہم ترجمہ عبد الرحمن بن صفوان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ فتح کیا تو میں نے کہا میں اپنے
کپڑے پہنونگا اور میرا گھر بھی راستے پر تھا تو دیکھونگا رسول اللہ صلعم کیا کرتے ہیں میں گیا تو میں نے دیکھا آپ کعبہ کے اندر سے نکلے اور آپکے صحاب بھی نکلے اور سب لوگ چمٹ
گئے خانہ کعبہ کو دروازے سے لیکر حطیم تک اور اپنے رخسارے کعبے سے لگا دیے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سب کے بیچ میں تھے ف ملتزم وہ جگہ ہے خانہ کعبہ کی جو درمیان میں حجر اسود
اور باب کعبہ کے ہے عن شعیب قال طفت مع عبد اللہ فلما جئنا دبر الکعبۃ قلت الا تتعوذ قال نعوذ باللہ من النار ثم مضی حتی استلم الحجر واقام بین الرکن و
الباب فوضع صدرہ ووجہہ وذراعیہ وکفیہ ہکذا وبسطہما ثم قال ہکذا رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفعلہ ترجمہ شعیب سے روایت
ہے کہ طواف کیا عبد اللہ کے ساتھ جب ہم کعبہ کے پیچھے آئے تو ہم نے کہا تم پناہ نہیں مانگتے انہوں نے کہا ہم پناہ مانگتے ہیں اللہ کی جہنم سے پھر گئے اور چوما حجر اسود کو

اور کھڑے ہوئے درمیان میں حجر اسود اور دروازہ کعبہ کے اور اپنا سینہ اور منہ اور دونوں ہاتھ اور ہتھیلیان اسطرح کہ مین
اوراونکو پہیلا دیا پہر کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے دیکھا رہے ہیں تہے ملتزم سے عن عبد اللہ بن
السائب انہ کان یقود ابن عباس فیقیمہ عند الشقۃ الثالثۃ مما یلی الرکن الذی یلی الحجر مما یلی الباب فیقول لہ
ابن عباس انبئت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی ہھنا فیقول نعم فیقوم فیصلی **ترجمہ** عبد اللہ بن
السائب کھینچا کرتے تھے عبد اللہ بن عباس کو (جب وے اندہے ہوگئے تھے) اور کھڑا کردیتے تھے اون کو تیسری کونی مین حجر اسود
کے پاس باب کعبہ کے قریب پھر ابن عباس کہتے تھے مجھکو خبر دی گئی تم کو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہان نماز پڑہتے تھے مین کہتا ہتا
ہان پھر وہان نماز پڑہتے تھے **باب** امر الصفا والمروۃ صفا اور مروہ کا بیان عن عروۃ انہ قال قلت لعائشۃ
زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانا یومئذ حدیث السن ارایت قول اللہ تعالی ان الصفا والمروۃ من شعائر
اللہ فما اری علی احد شیئا ان لا یطوف بھما قالت عائشۃ کلا لو کان کما تقول کانت فلا جناح
علیہ ان لا یطوف بھما انما انزلت ہذہ الایۃ فی الانصار کانوا یہلون لمناۃ وکانت مناۃ حذو قدید
وکانوا یتحرجون ان یطوفوا بین الصفا والمروۃ فلما جاء الاسلام سالوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن
ذلک فانزل اللہ تعالی ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ **ترجمہ** عروہ بن الزبیر نے کہا مین نے حضرت عائشہ سے کہ
مین کہا دیکھو اللہ جل جلالہ فرماتا ہی بیشک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیون مین سے ہین سو جو حج کرے خانہ کعبہ کا یا عمرہ کرے تو کچھ
گناہ نہین ہی اوسپر سعی کرنا درمیان مین اون کے) تو مین سمجھتا ہون اگر کوئی سعی نہ کرے جب بہی کچھ قباحت نہین حضرت عائشہ نے
جواب دیا ہرگز نہین اگر جیسا تم سمجھتے ہو ویسا ہوتا تو اللہ یون فرماتا کہ گناہ نہین ہے سعی نہ کرنا صفا اور مروے مین تو آیت انصار کے
حق مین اوتری ہی وہ لوگ حج کیا کرتے تھے مناۃ کیواسطے اور مناۃ کے مقابل قدید کے تہا (قدید ایک قریہ ہی مناۃ اوسکی سامنے رکہا
کرتا تھا) وہ لوگ صفا اور مروہ کے بیچ مین سعی کرنا برا سمجھتے تھے جب دین اسلام سے مشرف ہوئے تو انہون نے پوچھا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے اوسوقت اللہ جل جلالہ نے اوتارا کہ صفا اور مروہ دونون اللہ کے نشانیون مین سے ہین (مقصود اس سے دفع اسکا
خیال کا کہ سعی مین قباحت نہین ہی) عن عبد اللہ بن ابی اوفی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتمر فطاف بالبیت
وصلی خلف المقام رکعتین ومعہ من یسترہ من الناس فقیل لعبد اللہ ادخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الکعبۃ
قال لا **ترجمہ** عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کیا تو طواف کیا خانہ کعبہ کا اور مقام ابراہیم
کے پیچھے دو رکعتین پڑہین اور آپکے ساتھ اتنے لوگ تھے آپ اون مین چھپے ہوئے تھے تو عبد اللہ سے کہا گیا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کعبہ کے اندر گئے تھے انہون نے کہا نہین دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہی پھر آئی آپ صفا اور مروہ پر اور سعی کے درمیان اون کے
سات بہیر مشی عن کثیر بن جمہان ان رجلا قال لعبد اللہ بن عمر بین الصفا والمروۃ یا ابا عبد الرحمن
انی اراک تمشی والناس یسعون قال ان امشی فقد رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمشی وان اسعی فقد رایت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی ذا نا شیخ کبیر ترجمہ کہ [illegible] ابن مہران کو روایت ہے ایک شخص سے عبد اللہ بن [illegible]
کہا [illegible] کے درمیان [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دوڑتے دیکھا اور میں بوڑھا ضعیف ہوں ف اس واسطے بیٹھا ہوں اور چلنا [illegible]
[illegible] **باب** صفة حجة النبي صلى الله عليه وسلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کا حال [illegible] اخبرنا
على جابر بن عبد الله فلما انتهينا اليه سال عن القوم حتى انتهى الي فقلت انا محمد بن علي بن حسين فاهوى
بيده الى راسي فنزع زري الاعلى ثم نزع زري الاسفل ثم وضع كفه بين ثديي وانا يومئذ غلام شاب
فقال مرحبا بك واهلا يا ابن اخي سل عما شئت فسالته وهو اعمى وجاء وقت الصلوة فقام في نساجة ملتحفا
بها يعني ثوبا ملفقا كلما وضعها على منكبيه رجع طرفاها من صغرها فصلى بنا ورداؤه الى جنبه على
المشجب فقلت اخبرني عن حجة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال بيده فعقد تسعا ثم قال ان رسول الله صلى
الله عليه وسلم مكث تسع سنين لم يحج ثم اذن في الناس في العاشرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم حاج فقدم
المدينة بشر كثير كلهم يلتمس ان ياتم برسول الله صلى الله عليه وسلم ويعمل مثل عمله فخرج رسول الله صلى الله
عليه وسلم وخرجنا معه حتى اتينا ذا الحليفة فولدت اسماء بنت عميس محمد بن ابي بكر فارسلت الى
رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف اصنع قال اغتسلي واستذفري بثوب واحرمي فصلى رسول الله صلى الله
عليه وسلم في المسجد ثم ركب القصوى حتى اذا استوت ناقته على البيداء قال جابر نظرت الى مد بصري من بين
يديه من راكب وماش وعن يمينه مثل ذلك وعن يساره مثل ذلك ومن خلفه مثل ذلك ورسول الله صلى الله
عليه وسلم بين اظهرنا وعليه ينزل القرآن وهو يعلم تاويله فما عمل به من شيء عملنا به فاهل بالتوحيد لبيك
اللهم لبيك لبيك لا شريك لك لبيك ان الحمد والنعمة لك والملك لا شريك لك واهل الناس
بهذا الذي يهلون به فلم يرد عليهم رسول الله صلى الله عليه وسلم شيئا منه ولزم رسول الله صلى
الله عليه وسلم تلبيته قال جابر لسنا ننوي الا الحج لسنا نعرف العمرة حتى اذا اتينا البيت معه استلم الركن
فرمل ثلاثا ومشى اربعا ثم تقدم الى مقام ابرهيم فقرأ واتخذوا من مقام ابرهيم مصلى فجعل المقام بينه
وبين البيت قال فكان ابي يقول قال ابن نفيل وعثمان ولا اعلمه ذكره الا عن النبي صلى الله عليه وسلم قال
سليمان ولا اعلمه الا قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ في الركعتين بقل هو الله احد وبقل يا ايها
الكفرون ثم رجع الى البيت فاستلم الركن ثم خرج من الباب الى الصفا فلما دنا من الصفا قرأ ان الصفا
والمروة من شعائر الله نبدأ بما بدأ الله به فبدأ بالصفا فرقي عليه حتى راى البيت فكبر الله ووحده وقال
لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد يحيي ويميت وهو على كل شيء قدير لا اله الا الله

وحده انجز وعده ونصر عبده وهزم الاحزاب وحده ثم دعا بين ذلك وقال مثل هذا ثلاث
مرات ثم نزل الى المروة حتى اذا انصبت قدماه رمل في بطن الوادي حتى اذا صعد مشى حتى اتى المروة
فصنع على المروة مثل ما صنع على الصفا حتى اذا كان اخر الطواف على المروة قال اني لو استقبلت من امري
ما استدبرت لم اسق الهدي ولجعلتها عمرة فمن كان منكم ليس معه هدي فليحل وليجعلها عمرة فحل
الناس كلهم وقصروا الا النبي صلى الله عليه وسلم ومن كان معه هدي فقام سراقة بن جعشم فقال يا رسول الله
العامنا هذا ام للابد فشبك رسول الله صلى الله عليه وسلم اصابعه في الاخرى ثم قال دخلت العمرة في
الحج هكذا مرتين لا بل لابد ابد لا بل لابد ابد ا قال وقدم علي رضي الله عنه من اليمن ببدن النبي صلى
الله عليه وسلم فوجد فاطمة رضي الله عنها ممن حل ولبست ثيابا صبيغا واكتحلت فانكر علي ذلك
عليها او قال من امرك بهذا فقالت ابي فكان علي يقول بالعراق فذهبت الى رسول الله صلى الله عليه
وسلم محرشا على فاطمة في الامر الذي صنعته مستفتيا لرسول الله صلى الله عليه وسلم في الذي ذكرت عنه
فاخبرته اني انكرت ذلك عليها فقالت ابي امرني بهذا فقال صدقت صدقت ماذا قلت حين فرضت
الحج قال قلت اللهم اني اهل بما اهل به رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فان معي الهدي فلا تحل قال
وكان جماعة الهدي الذي قدم به علي من اليمن والذي اتى به النبي صلى الله عليه وسلم من المدينة مائة فحل
الناس كلهم وقصروا الا النبي صلى الله عليه وسلم ومن كان معه هدي قال فلما كان يوم التروية وجهوا
الى منى اهلوا بالحج ثم ركب رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى بمنى الظهر والعصر والمغرب والعشاء والصبح ثم مكث
قليلا حتى طلعت الشمس وامر بقبة له من الشعر فضربت بنمرة فسار رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا تشك
قريش ان رسول الله صلى الله عليه وسلم واقف عند المشعر الحرام بالمزدلفة كما كانت قريش تصنع في الجاهلية
فاجاز رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى اتى عرفة فوجد القبة قد ضربت بنمرة فنزل بها حتى اذا زاغت
الشمس امر بالقصواء فرحلت له فركب حتى اتى بطن الوادي فخطب الناس فقال ان دماءكم واموالكم
عليكم حرام كحرمة يومكم هذا في شهركم هذا في بلدكم هذا الا ان كل شيء من امر الجاهلية تحت
قدمي موضوع ودماء الجاهلية موضوعة واول دم اضعه من دمائنا دم قال عثمان دم ابن ربيعة وقال سليمان
دم ربيعة بن الحرث بن عبد المطلب وقال بعض هؤلاء كان مسترضعا في بني سعد فقتلته هذيل وربا
الجاهلية موضوع واول ربا اضعه ربانا ربا عباس بن عبد المطلب فانه موضوع كله اتقوا الله في النساء فانكم
اخذتموهن بامانة الله واستحللتم فروجهن بكلمة الله وان لكم عليهن ان لا يوطئن فرشكم احدا تكرهونه
فان فعلن فاضربوهن ضربا غير مبرح ولهن عليكم رزقهن وكسوتهن بالمعروف واني قد تركت فيكم

مالن تضلوا بعده ان اعتصمتم به كتاب الله وانتم مسؤلون عني فما انتم قائلون قالوا نشهد
انك قد بلغت واديت ونصحت ثم قال باصبعه السبابة يرفعها الى السماء وينكبها الى الناس
اللهم اشهد اللهم اشهد اللهم اشهد ثم اذن بلال ثم اقام فصلى الظهر ثم اقام فصلى العصر لم يصل
بينهما شيئا ثم ركب القصواء حتى اتى الموقف فجعل بطن ناقته القصواء الى الصخرات وجعل حبل المشاة
بين يديه فاستقبل القبلة فلم يزل واقفا حتى غربت الشمس وذهبت الصفرة قليلا حين غاب القرص
واردف اسامة خلفه فدفع رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد شنق للقصواء الزمام حتى ان راسها
ليصيب مورك رحله وهو يقول بيده اليمنى السكينة ايها الناس السكينة ايها الناس كلما
اتى حبلا من الحبال ارخى لها قليلا حتى تصعد حتى اتى المزدلفة فجمع بين المغرب والعشاء باذان واحد
واقامتين قال عثمان ولم يسبح بينهما شيئا ثم اتفقوا ثم اضطجع رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى طلع
الفجر حين تبين له الصبح قال سليمان بنداء واقامة ثم اتفقوا ثم ركب القصواء حتى اتى المشعر الحرام
فرقي عليه قال عثمان وسليمان فاستقبل القبلة فحمد الله وكبره وهلله زاد عثمان ووحده فلم يزل
واقفا حتى اسفر جدا ثم دفع رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل ان تطلع الشمس واردف الفضل بن عباس و
كان رجلا حسن الشعر ابيض وسيما فلما دفع رسول الله صلى الله عليه وسلم مر الظعن يجرين فطفق الفضل ينظر
اليهن فوضع رسول الله صلى الله عليه وسلم يده على وجه الفضل وصرف الفضل وجهه الى الشق الاخر وحول
رسول الله صلى الله عليه وسلم بيده الى الشق الاخر وصرف الفضل وجهه الى الشق الاخر ينظر حتى اتى محسر فحرك
قليلا ثم سلك الطريق الوسطى الذي يخرجك الى الجمرة الكبرى حتى اتى الجمرة التي عند الشجرة فرماها بسبع
حصيات يكبر مع كل حصاة بمثل حصى الخذف فرمى من بطن الوادي ثم انصرف رسول الله صلى الله عليه وسلم
الى المنحر فنحر بيده ثلاثا وستين وامر عليا فنحر ما غبر يقول ما بقي واشركه في هديه ثم امر من كل بدنة
ببضعة فجعلت في قدر فطبخت فاكلا من لحمها وشربا من مرقها قال سليمان ثم ركب ثم افاض رسول
الله صلى الله عليه وسلم الى البيت فصلى بمكة الظهر ثم اتى بني عبد المطلب وهم يسقون على زمزم فقال
انزعوا بني عبد المطلب فلولا ان يغلبكم الناس على سقايتكم لنزعت معكم فناولوه دلوا فشرب منه

ترجمہ امام محمد باقر رضہ سے روایت ہے ہم گئے جابر بن عبد اللہ انصاری پاس حبیب وہان پہنچے تو انہوں نے پوچھا کون کون ہے یہانتک
کہ میری باری آئی مین نے کہا مین محمد بن علی بن حسین ہوں انہوں نے اپنا ہاتھ میرے سر پر پھیرا اور میرا اوپر کا دامن اٹھایا
پھر نیچے کا بعد اوسکے اپنا ہاتھ میری دونوں چھاتیوں کے بیچ مین رکھا اور مین اون دنوں مین لڑکا جوان تھا اور کہا خوشی
ہو تجھکو تو اپنے لوگوں مین آیا جو تیرا جی چاہے تو پوچھ اے بیٹے میرے بھائی کے مین نے اون سے پوچھا وہ اندھے تھے اور نماز

کا وقت آگیا وہ ایک کپڑا اوڑہ کر کھڑی ہوئی اسقدر چہوٹا تہا کہ اسکے کنارے پر ڈالتے تو اوسکے کندہی پر سے گرتا آخر اوسی کپڑے مین
نماز پڑہی اور چادر اونکے تپائی پر رکھی تہے مین نے کہا مجہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حج بتلائیے انہون نے ہاتہہ سے اشارہ
کیا اور نو کا شمار بتلایا (عقد انامل سے) پہر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نو سال تک مدینے مین رہے حج نہین کیا بعد اوسکے
دسویں سال لوگون مین پکار دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج کو جانیوالے ہین بہت سے لوگ مدینے مین آکر جمع ہوئے ہر ایک یہ
چاہتا تہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرے اور جو آپنے کیا وہ کرے **ف** بعضون نے کہا نوے ہزار آدمی جمع ہوئے
بعضون نے کہا ایک سو تیس ہزار تہے **ت** تو نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم بہی آپ کے ساتہہ نکلے یہان تک کہ ذوالحلیفہ
مین پہونچے وہان اسماء بنت عمیس محمد بن ابی بکر کو جنین انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کہلا بہیجا اب مین کیا
کرون آپنے فرمایا غسل کر لے اور لنگوٹ باندہ لے ایک کپڑے کا اور احرام باندہ پہر نماز پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
مسجد مین (یعنے ذوالحلیفہ کے مسجد مین) بعد اوسکے سوار ہوئے قصوا پر (قصوا نام تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹ کا) جب
اونٹ آپکا کہڑا ہوا بیدا کے میدان پر (جابر نے کہا) مین نے جہانتک میری نگاہ جاتی تہی آپکے داہنے اور بائین اور سامنے
اور پیچہے دیکہا لوگ ہی تہے سوار اور پیدل اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگون کے درمیان مین تہے) اور آپ پر قرآن اترتا
جاتا تہا اور آپ اوسکے معنے سمجہتے تہے اور ہم لوگ تو جو کام آپ کرتے تہے وہی کرتے تہے آپ نے لبیک پکار کر کہا لبیک اللھم لبیک
لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک لک **ف** مین حاضر ہوتا ہون تیری خدمت مین اے اللہ میرے
حاضر ہوتا ہون تیری خدمت مین حاضر ہوتا ہون تیری خدمت مین تیرا کوئی شریک نہین حاضر ہوتا ہون تیری خدمت میں
سب تعریف اور نعمت تجہی کو سجتی ہے اور سلطنت بہی تجہی کو ہے تیرا کوئی شریک نہین ہے **ت** اور لوگون نے بہی لبیک
پکاری جو پکارتے تہے آپ نے اون کو منع نکیا لیکن آپ اپنی لبیک کہتے رہے جابر نے کہا ہم نے تو نیت نہین کی تہے مگر
حج کی ہم عمرے کو جانتے نہ تہے **ف** یعنے عمرے کا بالکل قصد ہی نہ تہا یا عمرے کو درست نہ جانتے تہے حج کے مہینون مین جیسے جاہلیت
مین یہ اعتقاد تہا **ت** جب ہم بیت اللہ مین پہونچے تو پہلے آپ نے بوسہ دیا حجر اسود کو **ف** یعنے حجر اسود کو ہاتہہ لگا کر چوم لیا
ت پہر تین پہیرون مین رمل کے **ف** رمل کے معنے اوپر گذر چکے یعنے اکڑ اکڑ کے مونڈہے ہلاتی ہوئے جلد جلد چلے **ت** اور چار
پہیرون مین معمولی چال سے چلے پہر آگے بڑہے مقام ابراہیم کیطرف اور اس آیت کو پڑہا وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى
ف بناؤ مقام ابراہیم کو نماز پڑہنے کی جگہہ **ت** تو مقام ابراہیم آپ کے اور کعبہ کے درمیان تہا آپ نے دو رکعتون مین
قل ہو اللہ احد اور قل یا ایہا الکافرون پڑہا **ف** یعنے پہلے رکعت مین قل یا ایہا الکافرون پڑہا اور دوسری رکعت مین قل ہو
اللہ احد **ت** پہر لوٹے آپ حجر اسود کیطرف اور اوسکو بوسہ دیا بعد اوسکے صفا کیطرف نکلے مسجد کے دروازے سے (یعنے باب
الصفا سے) جب نزدیک پہونچے صفا کے آپ نے یہ آیت پڑہی اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ یعنے صفا اور مروہ دونون
اللہ کی نشانیون مین سے ہین شروع کرتے ہین ہم (سعی کو) اوس سے جسکا نام پہلے اللہ نے لیا (یعنے صفا کا) تو شروع کیا آپنے

صفا سے اور اوپر چڑھ گئی اونچی یہانتک کہ خانہ کعبہ کو دیکھ لیا ف اوس زمانہ مین عمارتین ایسی نتھین کعبہ صفا پر سے معلوم ہوتا
تھا مگر اب عمارتون مین چھپ گیا ہو ت تو تکبیر کہی اللہ کی اور توحید بیان کی اوسکے اور فرمایا لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک
لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وہو علی کل شیء قدیر لا الہ الا اللہ وحدہ انجز وعدہ ونصر عبدہ وہزم الاحزاب وحدہ ف
اللہ ایک ہی معبود سچا ہے نہین سوا اوسکے اوسکا کوئی شریک نہین اوسی کی سلطنت ہے اور اوسیکو تعریف سجتی ہے جلاتا ہے اور
مارتا ہی اور وہ ہر شیء پر قادر ہے کوئی معبود نہین سچا سوا اوسکے وہ اکیلا ہے اوس نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اپنے بندے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کی مدد کی اور شکست دی کافرون کے گروہون کو اوس نے اکیلے نے ف پھر دعا کی درمیان مین اسکے تین بار انھی کلمات کو کہا
بعد اوسکے اوتری مروہ جانے کو جب نشیب مین آپ کے قدم پہونچے وادی کے اندر دوڑ کر چلے جب نشیب سے نکلکر اوپر چڑھنے لگی تو معمولی
چال سے چلے ف اب وہان نشیب نہین ہے بلکہ دو نشان سبز بنا دیے ہین جنکو میلین اخضرین کہتے ہین اور وہ صفا سے مروہ
کو جاتے ہوئی بائین طرف مسجد الحرام کے دیوار مین منصوب ہین اونکے بیچ مین دوڑتے ہین ت یہانتک کہ مروہ پر آئے
اور وہان بھی ویسا ہی کیا جیسا صفا پر کیا تھا جب اخیر کا پھیرا مروہ پر ختم ہوا فرمایا اگر مجھے پہلے وہ حال معلوم ہوتا جو اب مجکو
معلوم ہوا ف کہ تمپر احرام کھولنا شاق گذریگا بغیر میرے احرام کھولے ہوئی یا یہ امر کہ عمرہ حج کے مہینون مین درست ہے یا یہ
امر کہ تم کو مکے مین جاکر احرام کھولنا ناگوار لگیگا ت تو مین اپنی ساتھ ہدی نہ لاتا اور حج کو بدلی عمرہ کرتا ف یعنی حج کو عمرہ کر
ڈالتا مگر چونکہ ہدی ساتھ لایا ہون تو احرام نہین کھول سکتا ت لیکن تم مین سے جسکے ساتھ ہدی نہو وہ احرام کھول ڈالے
اور حج کو عمرہ کر دیوے ف یعنی حج کو فسخ کر کر عمرہ کر دیوے یہ امر امام احمد کے نزدیک درست ہے اور اکثر علما کے نزدیک درست نہین
بلکہ خاص تھا اوس سال کے لیے جاہلیت کا خیال توڑنیکو کہ حج کے مہینون مین عمرہ کرنا درست نہین مگر یہ تخصیص باطل ہے
ہے آگے کے مضمون سے ہی ت سب لوگون نے احرام کھول ڈالا اور بال کترائے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور
جسکے پاس ہدی تھی تو سراقہ بن جعشم کھڑا ہوا اور کہا یا رسول اللہ یہ حکم (یعنی حج کو فسخ کر کے عمرہ بنا دینا) اسی سال مین ہے
ہی یا ہمیشہ کیواسطی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہاتھ کی انگلیان دوسری ہاتھ کی انگلیون مین ڈالکر فرمایا عمرہ حج مین
شریک ہو گیا دو بار نہین بلکہ ہمیشہ کیواسطی ف یہ عبارت بظاہر مؤید ہی امام احمد کے مذہب کو اور اوس صورت مین کہ حکم
سے مراد عمرہ کا بجا لانا حج کے مہینون مین ہو کیونکہ یہ سب کے نزدیک درست ہے ت اور حضرت علی رض تشریف لائے یمن سے کئی
اونٹ لیکر تو فاطمہ کو دیکھا انہون نے احرام کھول ڈالا تھا اور رنگین کپڑے پہنے تھے اور سرمہ لگایا تھا علی رض نے اسکا انکار کیا اور کہا
تم کو کس نے ایسا حکم دیا انہون نے کہا میرے باپ (صلعم) نے جابر نے کہا کہ علی عراق مین کہتے تھے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پاس گیا فاطمہ رض کے شکایت کرنیکو کہ انہون نے ایسا کیا ہے جب مین نے منع کیا تو آپکا نام لگاتے ہین رسول اللہ صلعم نے فرمایا
سچ کہتی ہے فاطمہ رض تم نے کیا نیت کی تھی احرام باندھتے ہوئی علی نے کہا مین نے یہ نیت کی تھی کہ مین اہلال کرتا ہون لبیک
پکارتا ہون ساتھ اوس چیز کے جسکا اہلال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے ساتھ ہدی

پس اپنا احرام نہ کھولنا جابر نے کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جتنے جانور ہدی کے یمن سے لائے تھے اور جتنے علی نے یمن سے
لیکر آئے سب ملا کر سو ہوئے سب لوگ حلال ہو گئے اور بال کترائے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ لوگ جنکے ساتھ ہدی تھی
انہوں نے احرام نہ کھولا جب یوم الترویہ ہوا ف یوم الترویہ آٹھویں تاریخ کو کہتے ہیں ذی الحجہ کے ف سب لوگ متوجہ ہوئے
منا کیطرف اور احرام باندھا حج کا تو سوار ہوئے رسول اللہ صلعم اور منا میں ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا پڑھی پھر
دوسرے دن صبح کی نماز وہاں پڑھ کر تھوڑی دیر ٹھہرے یہانتک کہ آفتاب نکل آیا اور حکم کیا آپنے خیمہ کھڑا کرنیکا جو بالون سے
بنا ہوا تھا وادی نمرہ میں (ایک وادی ہے قریب عرفات کے اور وہی ہے حرم کی) پھر چلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (یعنی
عرفات کیطرف) اور قریش اسبات میں شک نہیں کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ میں مشعر حرام پاس ٹھیرینگے
جیسے وہ کیا کرتی تھی جاہلیت میں ف قریش جاہلیت کے زمانے میں مزدلفہ میں ٹھیرتے تھے اور عرفات کو نہیں جاتے تھے
اور عرب سب عرفات کو جاتے وہ سمجھے کہ آنحضرت بھی قریش کا اتباع کرینگے لیکن آپ وہاں نہ ٹھہرے ف اور تجاوز کر گئے (آگے
بڑھ گئے) یہانتک کہ عرفات کو پہونچے تو دیکھا کہ قبہ تیار ہے وادی نمرہ میں آپ اس میں اترے جب آفتاب ڈھل گیا تو حکم
فرمایا قصوا (اونٹنی کا نام ہے) کے لانے کا اوسپر پالان کسا گیا آپ اسپر سوار ہو لیے یہانتک کہ وادی کے اندر آئے اور خطبہ
سنایا لوگون کو فرمایا تمہاری جانین اور مال تمہارے حرام ہیں ف یعنی ایک تم میں سے دوسرے کا خون نہ کرے نہ اوسکا مال چھینے
ف جیسے یہ دن اس مہینے میں اس شہر میں ف یعنی جیسا تم حرام جانتے ہو کسی کے مال لینے کو اور خون کرنیکو اس دن میں اور
اس مہینے میں اور اس شہر میں ایسے ہی ہمیشہ کسی جگہ ہو مسلمان کا خون کرنا ناحق اوسکا مال لینا حرام ہے ف آگاہ ہو خبردار
ہو جاؤ ہر بات جاہلیت کے زمانے کی میرے قدمون کے تلے پامال ہو گئی (یعنی لغو اور باطل ہو گئی اوسکا کچھ اعتبار نہ رہا)
اور جتنے خون جاہلیت کے زمانے میں کسی نے کیے تھے سب معاف ہیں (یعنی اب اونکا تدارک کچھ نہ ہوگا نہ قصاص نہ دیت) اور
اول خون جو میں اپنے قرابتیے کے خونون میں سے معاف کرتا ہون ابن ربیعہ یا ربیعہ بن الحارث بن عبد المطلب کا ہے (جو آپکے
چچازاد بھائی تھے) اور وہ دودھ پیتا تھا بنی سعد میں قتل کر ڈالا اوسکو قبیلہ ہذیل کے لوگون نے اور جتنے سود (بیاج تھے)
جاہلیت کے زمانے کے لوگون پر باقی ہیں وہ سب موقوف ہوئے اور پہلا سود جو میں موقوف کرتا ہون اپنا سود ہے عباس
بن عبد المطلب (اپنے چچا) کا کیونکہ سود بالکل موقوف ہے ف اسکا یہ مطلب نہیں کہ اور سود بالکل موقوف نہیں ہیں
بلکہ مطلب یہ ہے کہ سب سے پہلے لوگون کی تسکین اور تشفی کے لیے میں اپنے عزیز کا سود اوڑائی دیتا ہون اسواسطے کہ سود مطلقا
اوڑا دیا گیا ہے خواہ کسیکا ہو ف پھر ڈرو اللہ سے عورتون کے بابمین (یعنی اون کے حقوق موافق شرع کے ادا کرو) کیونکہ تم
نے اونکو لیا ہے اپنے قبضہ میں اللہ کی امان کے ساتھ (یعنی عہد کیا ہے اونکے حقوق ادا کرنیکا) اور حلال کیا تم نے اونکی شرمگاہون
کو اللہ کے حکم سے (فانکحوا ما طاب لکم) اور تمہارا حق اونپر یہ ہے کہ نہ آنے دین تمہارے بچھونون پر اوس شخص کو جسکا آنا
تم برا جانتے ہو (یعنے نہ آنے دیوین گھر میں کسیکو انکا بغیر مرضی تمہاری کے) اگر ایسا کرین تو اونکو مارو ایسا سخت (جس سے

ہی تو سخت یا زخم کری) اور اونکا حق تمپر یہ ہے کہ اونکو کہانا کپڑا دو موافق دستور کے اور مین تم مین وہ چیز چھوڑی جاتا
ہون اگر تم اوسکو پکڑے رہو گے کبھی گمراہ نہ ہوگے وہ کیا ہی اللہ کے کتاب ف قرآن شریف پکڑنے سے یہ مراد ہی کہ اوسکو
اول سے اخیر تک سمجھ کر پڑہی جن جن باتون کا حکم ہی اوسپر عمل کری جس سے منع کیا ہی اوس سے پرہیز کرے ہے قرآن شریف سے
زیادہ بہتر اور کوئی کتاب دین اسلام مین کوئی نہین ہی جو مضمون اسمین موجود ہے اوسکے واسطے پھر کسی اور کتاب یا عالم
کی حاجت نہین ہی اگر اس مین نہ ملے تو حدیث کی معتبر کتابون مین تلاش کری جیسے صحیحین موطا سنن ابی داؤد وغیرہ
اگر ان مین بھی نہ ملے تو کسی عالم دیندار سے تحقیق کر لے یا اگلے کسی مجتہد کے قول پر عمل کر لیوے ف اور تم پوچھے جاؤ گی
قیامت کے روز میرا حال (یعنی پیغمبر جی نے تم کو اللہ کے حکم پہونچا دیئے یا نہین) پھر تم کیا کہو گے انہون نے کہا ہم کہینگے
بیشک آپ نے اللہ کا پیام پہونچا دیا اور ادا کیا اور نصیحت کیے آپ نے کلمے کی انگلی سے اشارہ کیا اوسکو آسمان کیطرف اٹھایا
پھر لوگونکی طرف جھکایا اور فرمایا یا اللہ گواہ رہ یا اللہ گواہ رہ یا اللہ گواہ رہ پھر بلال نے اذان دی اور تکبیر کہی۔ آپ نے
نماز پڑھی ظہر کی پھر تکبیر کہی اور عصر کی نماز پڑھی بیچ مین کچھ نہ پڑھا (یعنی نفل نہ پڑھا) پھر آپ سوار ہوئے قصوا پر اور میدان
عرفات مین آئی تو پیٹ اپنی اونٹنی کا پتھرون کی طرف کیا اور جبل مشاة کو کہ نام ایک جگہ کا ہی اپنے سامنے کیا اور قبلے کیطرف
منہ کیا اور شام تک ٹھہرے رہی یہان تک کہ آفتاب ڈوب گیا اور تھوڑی زردی کم ہو گئی جب گردہ آفتاب کا ڈوبا تو اسامہ کو اپنے
پیچھے بٹھایا اور عرفات سے مزدلفہ کو لوٹے اور اونٹ کی باگ تنگ کی یہانتک کہ سر اوسکا پالان کے سر سے لگتا تھا ف تاکہ آہستہ
چلے اور لوگون کو تکلیف نہ ہووے اور آپ اپنے داہنی ہاتھ سے لوگون کو اشارہ کرتے جاتے تھے آہستہ چلو ای لوگو آہستہ چلو
ای لوگو جب کسی بلندی پر آتے تو ذرا اوسکی باگ کو ڈھیلا کر دیتے تاکہ وہ چڑھ جاوی یہانتک کہ آئے آپ مزدلفے مین وہان جمع کیا
مغرب اور عشا مین ایک اذان سے اور دو تکبیرون سے کہا عثمان راوی نے اور دونو کے بیچ مین سنت یا نفل نہ پڑھا پھر لیٹ رہے
آپ یہانتک کہ طلوع ہوئی فجر اوسوقت نماز پڑھی فجر کے جب فجر کھل گئی اونپر کہا سلیمان نے اذان اور اقامت سے پھر سوار ہوئے
قصوا پر یہانتک کہ مشعر حرام مین آئے (مشعر حرام ایک پہاڑی ہی مزدلفے مین) اور اوس پر چڑھی کہا عثمان اور سلیمان نے تو منہ کیا
قبلے کیطرف اور اللہ کی حمد کی اور تکبیر کہی زیادہ کیا عثمان نے اور توحید کے پھر آپ وہان ٹھہرے رہی یہانتک کہ خوب روشنی
ہو گئی بعد اوسکے آپ وہان سے چلے آفتاب نکلنے سے پہلے اور پیچھے بٹھایا فضل بن عباس کو وہ ایک شخص تھے نہایت عمدہ بال والے
گورے خوب صورت جب آپ وہان سے چلے تو عورتین ہودون مین بیٹھی جا رہین تھین فضل اون عورتون کیطرف دیکھنے لگے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ فضل کے منہ پر رکھدیا فضل نے دوسری طرف اپنا منہ پھیرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ادھر ہاتھ رکھا انہون نے ادھر طرف منہ پھیرا دیکھتے رہی یہانتک کہ آپ وادی محسر مین پہنچے (وادی محسر ایک وادی ہی درمیان
مین مزدلفہ اور منا کی) جب آپ وہان پہنچے تو اپنی سواری کو حرکت دی تھوڑی (یعنی ذرا تیز چلایا) ف سبب تیز چلانے
کا یہ تھا کہ اس وادی مین عذاب اوترا تھا اصحاب فیل پر یا مشرکین وہان ٹھہرا کرتے تھے آپ نے اون کے مخالفت کی ف

پھر دوسری بیچ والی راہ چلے ف یہ وہ راہ ہے جس سے آپ آئے اور اسکو سفلیٰ کہتے ہیں اور آپ آئے تھے راہ کو طریق ضب کہتے ہیں اور دوسرا طریق مازمین کہ نام دو پہاڑ ہیں ت جو جمرہ عقبہ کے پاس ہے یہانتک کہ آئے اس جمرہ
پاس جو درخت کے پاس ہے اور سات کنکریاں ماریں ہر کنکری پر تکبیر کہی اور کنکریاں ایسی تھیں جیسی انگلی میں رکھکر پھینکتے ہیں لیبے یہ دانے باقلا کے) لیکن آپ نے کنکریاں بطن وادی کے اندر سے
پھر وہاں سے لوٹ کر آئے نحر کی جگہ میں آئے اور اپنے ہاتھ سے تریسٹھ اونٹ نحر کئے باقی کیواسطے حضرت علی کو حکم کیا انہوں نے جتنے باقی تھے سب کو نحر کر دیا اور شریک کیا حضرت علی کو اپنے
ہدی میں یعنی انکو بھی اونٹ دیئے نحر کرنیکو پھر حکم کیا ہر اونٹ میں سے ایک ایک پارچہ گوشت لینے کا وہ سب ایک ہانڈی میں پکا گیا آپ نے اور علی نے اس کو کھایا اور شوربا
اسکا پیا پھر سوار ہوئے اور بیت اللہ کی طرف چلے اور مکہ میں آنکر ظہر پڑھی اور عبد المطلب کے اولاد پاس آئے وہ زمزم کا پانی پلا رہے تھے آپ نے فرمایا کھینچو پانی اے اولاد
عبد المطلب کے اگر مجھ کو خوف نہ ہوتا کہ لوگ تم کو مغلوب کر دینگے تمہارے پانی پلانے پر تو میں بھی تمہارے ساتھ کھینچتا (لوگ مغلوب کر دینگے یعنی اگر میں کھینچونگا تو لوگ مجھکو دیکھکر میری
پیروی کرینگے اور ایسا ہجوم ہوگا کہ تم کھینچنے نہ پاؤگے تو یہ کام تمہارے ہاتھ سے جاتا رہیگا جو بڑے ثواب کا کام ہے) انہوں نے ایک ڈول کھینچکر آنحضرت کو دیا آپ نے اس
میں سے پیا ف ایک روایت میں ہے کہ آپ نے ظہر کی نماز منا ہی میں پڑھی - مگر صحیح یہی ہے کہ مکہ میں پڑھی اور منا میں شاید نفل پڑھا ہو گا عن جابر ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم صلی الظہر والعصر باذان واحد بعرفۃ ولم یسبح بینہما واقامتین وصلی المغرب والعشاء بجمع باذان واحد واقامتین ترجمہ امام محمد باقر سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر عرفات میں ایک ہی اذان سے پڑھی اور درمیان انکے نفل نہیں پڑھا لیکن تکبیریں دو کہیں اسیطرح مغرب اور عشا کو مزدلفہ میں ایک اذان
اور دو اقامت سے پڑھا اور ایک روایت میں ہے کہ ایک ہی اقامت سے پڑھا عن جابر قال ثم قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد نحرت ههنا ومنی کلها منحر ووقف
بعرفۃ فقال قد وقفت ههنا وعرفۃ کلها موقف ووقف بالمزدلفۃ فقال قد وقفت ههنا ومزدلفۃ کلها موقف ترجمہ جابر سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اس جگہ نحر کیا اور منا سارا نحر کا مقام ہے اور آپ ٹھہرے عرفہ میں اور فرمایا میں ٹھہرا اس جگہ اور عرفات سارا ٹھہرنے کی جگہ ہے اور ٹھہرے آپ
مزدلفہ میں اور فرمایا میں ٹھہرا اس جگہ اور مزدلفہ سارا ٹھہرنے کی جگہ ہے عن جابر فذکر هذا الحدیث وادرج فی الحدیث عند قوله واتخذوا من مقام ابراهیم
مصلی قال فقرأ فیهما بالتوحید وقل یا ایها الکفرون وقال فیه قال علی رضی الله عنه بالکوفة قال ابی هذا الحرف لم یذکره جابر
فذهبت محرشا وذکر قصة فاطمة رضی الله عنها ترجمہ جابر سے بھی یہ روایت ہے جو لمبی حدیث اوپر گزری اس میں بعد واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی کے یہ ہے کہ آپ نے
دو رکعتوں میں توحید (قل ہو اللہ احد) اور کافرون پڑھا اور اس میں یہ لفظ نہیں ہے کہ حضرت فاطمہ نے کہا میرے باپ نے حکم دیا ہے اور میں اونکے شکایت کرنے گیا بسبب
فاطمہ کا ہے یعنی ان الفاظ میں اختلاف ہے باب الوقوف بعرفة وقوف عرفہ کا عن عائشة قالت کانت قریش ومن دان دینها یقفون بالمزدلفة وکانوا
یسمون الحمس وکان سائر العرب یقفون بعرفة قالت فلما جاء الاسلام امر الله تعالی نبیه صلی الله علیه وسلم ان یاتی عرفات فیقف بها ثم
یفیض منها فذلک قوله تعالی ثم افیضوا من حیث افاض الناس ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے قریش اور جو لوگ انکے طریقے پر چلتے تھے مزدلفہ میں ٹھہر کرتے تھے اور
انکا نام حمس تھا (حمس کہتے ہیں شجاع اور بہادر کو گویا یہ موقف ہی تھا اور لوگوں کا) باقی عرب عرفات میں ٹھہرتے تھے جب اسلام آیا تو اللہ جل جلالہ نے اپنے پیغمبر کو حکم کیا عرفات میں
جانیکا اور وہاں ٹھہرنیکا پھر وہاں سے لوٹنے کا یہی معنی ہیں اس آیت میں ثم افیضوا من حیث افاض الناس پھر لوٹو وہیں سے جہاں سے سب لوگ لوٹتے ہیں یعنی عرفات سے
باب الخروج الی منی منا کو جانیکا بیان عن ابن عباس قال صلی الله علیه وسلم الظهر یوم الترویة والفجر یوم عرفة بمنی ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھویں تاریخ کی ظہر اور نویں تاریخ کی فجر منا میں پڑھی عن عبد العزیز بن رفیع قال سألت انس بن مالک قلت اخبرنی بشیء عقلته
عن رسول الله صلی الله علیه وسلم این صلی رسول الله صلی الله علیه وسلم الظهر یوم الترویة فقال بمنی قلت فاین صلی العصر یوم النفر قال بالابطح ثم قال

اضل کما یفعل امراؤک ترجمہ عبد العزیز بن رفیع سے روایت ہے میں نے پوچھا انس بن مالک سے مجھ سے بیان کرو جو بات تم کو یاد ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ
نے نماز کہاں پڑھی ظہر کی آٹھویں تاریخ انہوں نے کہا منا میں میں نے کہا عصر کہاں پڑھی لوٹنے کے دن یعنی جب منا سے لوٹ کر آئے (بارہویں یا تیرہویں تاریخ) انہوں
نے کہا ابطح یعنی محصب میں جو ایک مقام ہے قریب مکے کے پھر کہا اب تو وہ کر جو تیرے امیر کریں ف یعنی اگر خفیف امر میں اپنے حاکم اور امیر کی مخالفت مت
کر انس نے آدمی کو مخالفت سے منع فرمایا حالانکہ اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر حال میں بہتر ہے کیونکہ کبھی مخالفت امیر کی موجب فساد اور خرابی کے ہوتی ہے خصوصاً
جبکہ حکام ظالم ہوں تو وہ کسی کی عزت اور آبرو کا لحاظ نہیں کرتے اور حق بات نہیں سنتے ایذا دینے پر اور تکلیف پہنچانے پر مستعد ہو جاتے ہیں ایسے میں جو امر مستحب یا مسنون
ہو اس کا ترک کر دینا ہی بہتر ہے تاکہ اوس سے بڑھ کر دوسری خرابی پیدا نہ ہو واللہ اعلم۔ الحمد للہ تمام ہوا پارہ گیارہواں سنن ابو داؤد کی تفسیر اور حق اللہ جل جلالہ کو
قبول فرماوے اور بارہویں پارے کی شروع کرنے کی توفیق دے اور زندگی بھر اپنی کتاب اور حدیث شریف کی خدمت میں مصروف رکھے اور ہمارا خاتمہ کتاب اور سنت پر کرے آمین

تم الجزء الحادی عشر ویتلوہ الجزء الثانی عشر ان شاء اللہ تعالیٰ

فہرست پارہ گیارہواں سنن ابو داؤد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب الخروج الی عرفۃ عرفات کو جانے کا بیان **عن** ابن عمر قال غدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من منی حین صلی الصبح صبیحۃ یوم عرفۃ حتی اتی عرفۃ فنزل بنمرۃ وھی منزل الامام الذی ینزل بہ بعرفۃ حتی اذا کان عند صلوۃ الظہر راح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مھجرا فجمع بین الظہر والعصر ثم خطب الناس ثم راح فوقف علی الموقف من عرفۃ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو منا سے نماز پڑھ کر چلے نویں تاریخ (عرفہ کے روز) جب عرفات میں پہونچے تو نمرہ میں اترے (نمرہ ایک موضع ہے قریب عرفات کے) اور وہی امام کے اترنے کی جگہہ ہے عرفات میں (اب وہان ایک مسجد ہے جسکا نام مسجد النمرہ ہے) جب ظہر کا وقت آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سویرے چلے اور جمع کیا ظہر اور عصر میں پھر خطبہ پڑھا **ف** حدیث جابر میں ہے کہ خطبہ پڑھا آپنے نماز سے پہلے اور وہی صحیح ہے اور اس حدیث میں خطبہ سے مراد نصیحت ہے یا وہم ہے ابن عمر کا **ت** پھر چلے اور وقوف کیا موقف میں (عرفات میں سے)

باب الرواح الی عرفۃ عرفہ میں کسوقت نکلے نماز کیواسطے **عن** ابن عمر قال لما قتل الحجاج ابن الزبیر ارسل الی ابن عمر ای ساعۃ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یروح فی ھذا الیوم قال اذا کان ذلک رحنا فلما اراد ابن عمر ان یروح قالوا لم تزغ الشمس قال ازاغت قالوا لم تزغ او زاغت قال فلما قالوا قد زاغت ارتحل **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے جب حجاج بن یوسف نے (ظالم مشہور جو حاکم تھا مکے کا عبدالملک بن مروان کیطرف سے) قتل کیا عبداللہ بن الزبیر رض کو تو عبداللہ بن عمر پاس کہلا بھیجا کسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلتے تھے اس دن انہوں نے کہا جب ہم نکلینگے پھر ابن عمر نے ارادہ کیا نکلنے کا لوگوں نے کہا ابھی آفتاب نہیں ڈھلا انہوں نے کہا کیا آفتاب ڈھلا لوگوں نے کہا نہیں ڈھلا پھر جب لوگوں نے کہا ڈھل گیا اسوقت ابن عمر نکلے

باب الخطبۃ علی المنبر بعرفۃ عرفات میں منبر پر خطبہ پڑھنا **عن** رجل من بنی ضمرۃ عن ابیہ او عمہ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو علی المنبر بعرفۃ **ترجمہ** ایک شخص سے جو بنی ضمرہ میں سے ہے روایت ہے اوس نے اپنے باپ سے سنا (دونوں کا نام معلوم نہیں) میں نے رسول اللہ صلعم کو عرفات میں منبر پر خطبہ پڑھتے دیکھا **عن** رجل من الحی عن ابیہ نبیط انہ رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم واقفا بعرفۃ علی بعیر احمر یخطب **ترجمہ** نبیط بن شریط اشجعی سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سرخ اونٹ پر کھڑے ہوئے خطبہ پڑھتے دیکھا عرفات میں **عن** ھوذۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب الناس یوم عرفۃ علی بعیر قائم فی الرکابین **ترجمہ** ہوذہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے دیکھا خطبہ پڑھتے ہوئے عرفات میں اونٹ پر دونوں رکابوں پر کھڑے ہوکر **ف** یہی صحیح ہے اور منبر پر خطبہ پڑھنے کی روایت صحیح نہیں ہے اسواسطے کہ عرفات میں منبر

منبر نہ تھا بلکہ خطبہ آپ کا اونٹ پر تھا ۔ باب موضع الوقوف بعرفة عرفات میں کہاں ٹھہرے ۔ عن یزید بن شیبان
قال اتانا ابن مربع الانصاري ونحن بعرفة في مكان يباعده عمرو عن الامام فقال اني رسول رسول الله صلى الله عليه وسلم
اليكم يقول لكم قفوا على مشاعركم فانكم على ارث من ارث ابيكم ابراهيم ۔ ترجمہ یزید بن شیبان سے روایت ہے
ہمارے پاس ابن مربع الانصاری آئے اور عرفات میں ایسی جگہ پر اترے تھے جس کو عمرو امام سے دور خیال کرتے تھے تو انہوں نے
کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھیجا ہوا ہوں آپ فرماتے ہیں کھڑے ہو اپنی نشانیوں کی جگہ پر کیونکہ تم بھی وارث ہو
ابراہیم علیہ السلام کے ۔ ف مطلب یہ ہے کہ حرم کی حد سے باہر کھڑے ہو جو جگہ ابراہیم علیہ السلام نے مقرر کی ہے نہ حرم کے اندر جیسے قریش نے
مشعر حرام میں ٹھہرنا اختیار کر لیا تھا ۔ باب الدفعة من عرفة عرفات سے لوٹنے کا بیان ۔ عن ابن عباس انه افاض مع
رسول الله صلى الله عليه وسلم من عرفة وعليه السكينة ورديفه اسامة وقال ايها الناس عليكم بالسكينة
فان البر ليس بايجاف الخيل والابل قال فما رايتها رافعة يديها عادية حتى اتى جمعا زاد وهب في حديثه ثم اردف
الفضل بن العباس وقال ايها الناس ان البر ليس بايجاف الخيل والابل فعليكم بالسكينة قال فما رايتها
رافعة يديها حتى اتى منى ۔ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے لوٹے اطمینان
اور سہولت سے اور آپ کے ساتھ اسامہ سوار تھے آپ نے فرمایا اے لوگو لازم ہے تم پر آہستہ اطمینان سے چلنا کیونکہ گھوڑوں اور اونٹوں
کا دوڑانا کچھ نیکی نہیں ہے ابن عباس نے کہا پھر میں نے کسی گھوڑے یا اونٹ کو نہ دیکھا جو ہاتھ اٹھا کے دوڑتا ہو یہاں تک کہ
آپ مزدلفہ میں آئے وہاں فضل بن عباس کو اپنے ساتھ بٹھایا اور فرمایا اے لوگو نیکی گھوڑے یا اونٹ دوڑانے کا نام نہیں ہے
لازم جانو اطمینان سے آہستہ چلنا ابن عباس نے کہا پھر میں نے کسی گھوڑے یا اونٹ کو نہ دیکھا جو ہاتھ (اگلے پاؤں
اونٹ کو ہاتھ کہتے ہیں) اوٹھا کے دوڑتا ہو بلکہ سب آہستہ چلنے لگے ۔ عن کریب انه سال اسامة بن زيد قلت
اخبرني كيف فعلتم او صنعتم عشية ردفت رسول الله صلى الله عليه وسلم قال جئنا الشعب الذي ينيخ
الناس فيه للمعرس فاناخ رسول الله صلى الله عليه وسلم ناقته ثم بال وما قال زهير اهراق الماء ثم دعا بالوضوء
فتوضأ وضوءا ليس بالبالغ جدا قلت يا رسول الله الصلوة قال الصلوة امامك قال فركب حتى قدمنا
المزدلفة فاقام المغرب ثم اناخ الناس في منازلهم ولم يحلوا حتى اقام العشاء وصلى ثم حل الناس زاد محمد
في حديثه قال قلت كيف فعلتم حين اصبحتم قال ردفه الفضل وانطلقت انا في سباق قريش على رجلي
ترجمہ کریب سے روایت ہے انہوں نے پوچھا اسامہ بن زید سے تم نے کیا کیا اور کیونکر کیا جس شام کو تم سوار ہو کر آئے
تھے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انہوں نے کہا ہم اوس گھاٹی میں آئے جہاں لوگ اپنے اونٹوں کو بٹھاتے ہیں رات کو اترنے
اور سونے کے لیے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا اونٹ بٹھایا پھر پیشاب کیا بعد اوس کے وضو کا پانی منگوایا اور وضو کیا لیکن
بہت مبالغہ نہیں کیا وضو میں ہلکا سا وضو کیا میں نے کہا یا رسول اللہ نماز اب نماز پڑھیے آپ نے فرمایا نماز آگے چلکر اسامہ نے کہا پھر

آپ سوار ہوئے یہانتک کہ ہم مزدلفہ میں آئے آپ نے مغرب کی نماز پڑہی بعد اوسکے لوگون نے اونٹ بٹہائے اپنے اپنے ٹہکانون مین اور
اونکے پیٹ پر سے بوجھ نہین اوتارے تہے کہ تکبیر ہوئی عشا کی اور آپ نے نماز پڑہی عشا کے پھر لوگون نے اونٹون پر سے بوجھ اتارے کریب نے
کہا مین نے پوچھا پھر جب صبح ہوئی تو تم نے کیونکر کیا انہون نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فضل بن عباس سوار ہوئے
اور مین پانون پانون قریش کے لوگون کے ساتھ آیا عن علی قال اردف اسامۃ فجعل یعنق علی ناقتہ والناس یضربون
الابل یمینا وشمالا لا یلتفت الیہم ویقول السکینۃ ایہا الناس ودفع حین غابت الشمس ترجمہ حضرت
امیر المومنین علی رض سے روایت ہے آپ نے پیچھے بٹہایا اسامہ کو پھر وسط چال سے آپ اونٹ چلانے لگے اور لوگ داہنے بائین اپنے اونٹون
کو چلاتے تہے آپ اونکی طرف التفات نہین کرتے تہے اور فرماتے تہے اے لوگو اطمینان سے چلو (آہستہ چلو) اور آپ عرفات سے چلے جب
آفتاب ڈوب گیا عن عروۃ انہ قال سئل اسامۃ بن زید وانا جالس کیف کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسیر فی
حجۃ الوداع حین دفع قال کان یسیر العنق فاذا وجد فجوۃ نص قال ہشام النص فوق العنق ترجمہ عروہ سے روایت
ہے اسامہ بن زید سے سوال ہوا اور مین بیٹہا ہوا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع مین جب عرفات سے لوٹے کسطرح
چلاتے تہے اونٹ کو انہون نے کہا عنق چال سے چلاتے تہے (عنق دوڑاکر چلنا مگر بہت نہین دوپٹہ کے لگ بہگ) جب جگہ پاتے تو نص چال سے
چلاتے (نص خوب دوڑاکر چلنا عنق سے زیادہ یعنی جب راہ صاف ہوتی تو خوب دوڑاتے) عن اسامۃ کنت ردف النبی صلی
اللہ علیہ وسلم فلما وقعت الشمس دفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ اسامہ سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے ساتہ سوار تہا جب آفتاب ڈوب گیا تو آپ لوٹے عرفات سے عن اسامۃ بن زید انہ سمعہ یقول دفع
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عرفۃ حتی اذا کان بالشعب نزل فبال فتوضأ ولم یسبغ الوضوء قلت لہ
الصلوۃ فقال الصلوۃ امامک فرکب فلما جاء المزدلفۃ نزل فتوضأ فاسبغ الوضوء ثم اقیمت الصلوۃ
فصلی المغرب ثم اناخ کل انسان بعیرہ فی منزلہ ثم اقیمت العشاء فصلاہا ولم یصل بینہما شیئا
ترجمہ اسامہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے لوٹے یہانتک کہ جب گہاٹی مین پہونچے اوترے اور پیشاب کیا پہر
وضو کیا لیکن پورا وضو نہین کیا (اس سے دو معنی مراد ہو سکتے ہین ایک تو یہ کہ وضو شرعی نہین کیا بلکہ وضو لغوی کیا یعنی منہ ہاتہہ
دہو لئے دوسرے یہ کہ وضو شرعی کیا مگر پوری طور سے یعنی تین تین بار ہر عضو کو نہین دہویا بلکہ ہلکا پہلکا وضو کر لیا) مین نے کہا یا رسول اللہ
نماز پہر آپ نے فرمایا نماز آگے چلکر پہر سوار ہوئے جب مزدلفہ مین آئے اوترے اور پورا وضو کیا تکبیر ہوئی نماز کے آپ نے مغرب کی
نماز پڑہی پہر ہر ایک آدمی نے اپنا اونٹ اپنے ٹہکانے مین بٹہایا بعد اوسکے تکبیر ہوئی عشا کی آپ نے عشا پڑہی اور مغرب عشا کے
بیچ مین کوئی نماز نہ پڑہی باب الصلوۃ بجمع مزدلفہ مین نماز کا بیان عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم صلی المغرب والعشاء بالمزدلفۃ جمیعا ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب
اور عشا مزدلفہ مین ملاکر پڑہین - دوسری روایت مین ہے الگ الگ تکبیر سے یعنی ہر ایک نماز کو ایک تکبیر سے پڑہا - تیسری روایت مین ہے

ہر ایک نماز کے لیے ایک تکبیر کہی اور پہلے نماز کے لیے اذان نہ دی کسی کے بعد نفل پڑہا دوسری روایت مین ہے کسی نماز کے لیے اذان
نہین دی عن عبد اللہ بن مالک قال صلیت مع ابن عمر المغرب ثلاثا والعشاء رکعتین فقال له مالک بن
الحرث ما هذه الصلوة قال صلیتهما مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی هذا المکان باقامة واحدة ترجمہ
عبد اللہ بن مالک سے روایت ہے مین نے مغرب کی تین رکعتین اور عشاء کی دو رکعتین عبد اللہ بن عمر رض کے ساتھ پڑہین تو مالک
بن الحارث نے اون سے کہا کس طرح کی نماز ہے اونہون نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان دونون نمازون کو
اسی جگہہ پڑہا تہا ایک تکبیر سے ف ابو حنیفہ کا بھی قول ہے کہ مغرب اور عشاء کی جمع مین ایک ہی تکبیر کافی ہے عن سعید
بن جبیر و عبد اللہ بن مالک قالا صلینا مع ابن عمر بالمزدلفة المغرب والعشاء باقامة واحدة فذکر
معنی حدیث ابن کثیر ترجمہ سعید بن جبیر اور عبد اللہ بن مالک سے روایت ہے ہم عبد اللہ بن عمر کے ساتھ مزدلفہ مین
مغرب اور عشاء پڑہی ایک تکبیر سے ف مگر جابر کی روایت مین ہے کہ ایک اذان ہے اور دو تکبیرون سے پڑہین اور وہی صحیح اراجح
ہے اور اسی پر اتفاق کیا ہے شافعیہ اور حنابلہ نے عن سعید بن جبیر قال افضنا مع ابن عمر فلما بلغنا جمعا صلی بنا
المغرب والعشاء باقامة واحدة ثلاثا واثنتین فلما انصرف قال لنا ابن عمر هکذا صلی بنا رسول الله صلی
الله علیه وسلم فی هذا المکان ترجمہ سعید بن جبیر نے کہا ہم عرفات سے عبد اللہ بن عمر رض کے ساتھ لوٹے جب مزدلفہ مین پہونچے
تو انہون نے مغرب اور عشاء بہی ایک ہی تکبیر سے تین رکعتین مغرب کی پڑہین اور دو عشاء کی جب فارغ ہوئے تو کہا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ اسی جگہہ اسی طرح نماز پڑہی تہی ف یعنی ایک اقامت سے یہ موید ہے ابو حنیفہ کے مذہب کو عن سلمة قال
رأیت سعید ابن جبیر اقام بجمع فصلی المغرب ثلاثا ثم صلی العشاء رکعتین ثم قال شهدت ابن عمر صنع
فی هذا المکان مثل هذا وقال شهدت رسول الله صلی الله علیه وسلم صنع مثل هذا فی هذا المکان
ترجمہ سلمہ بن کہیل سے روایت ہے مین نے سعید بن جبیر کو دیکہا انہون نے تکبیر کہی مزدلفہ مین اور مغرب کی تین رکعتین پڑہین
پہر عشاء کی دو رکعتین پڑہین بعد اوس کے کہا مین ابن عمر رض کے ساتھ تہا انہون نے اس جگہہ ایسا ہی کیا اور ابن عمر نے کہا مین رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تہا انہون نے اس جگہہ ایسا ہی کیا عن سلیم قال اقبلت مع ابن عمر من عرفات الی المزدلفة
فلم یکن یفتر من التکبیر والتهلیل حتی اتینا المزدلفة فاذن واقام او امر انسانا فاذن واقام فصلی بنا المغرب
ثلاث رکعات ثم التفت الینا فقال الصلوة فصلی بنا العشاء رکعتین ثم دعا بعشائه قال واخبرنی علاج
بن عمرو بمثل حدیث ابی عن ابن عمر قال فقیل لابن عمر فی ذلک فقال صلیت مع رسول الله صلی الله علیه
وسلم هکذا ترجمہ سلیم سے روایت ہے مین عبد اللہ بن عمر کے ساتھ عرفات سے مزدلفہ کو آیا وہ کسی طرح تہکتے نہ تہے تکبیر اور تہلیل سے
یہان تک کہ آئے ہم مزدلفہ کو (یعنی برابر تکبیر تہلیل کہے جاتے تہے موقوف نہ کرتے تہے) تو انہون نے اذان دی اور اقامت کہی یا کسی کو
حکم کیا اوس نے اذان دی اور اقامت کہی پہر انہون نے مغرب کی تین رکعتین پڑہین بعد اوس کے ہماری طرف متوجہ ہوئے

اور کہا نماز پڑہو نماز عشا کی دو رکعتین پہر مین پہر شب کا کہانا منگایا اشعث نے مجہہ سے علاج بن عمر نے ایسا ہی بیان کیا جیسے
سیر مجہہ سے ابن سلیم نے ابن عمر سے روایت کیا کہا کہ ابن عمر سے لوگون نے اس باب مین ذکر کیا انہون نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتہہ اسی طرح نماز پڑہی عن ابن مسعود قال ما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی صلاۃ الا لوقتہا
الا بجمع فانہ جمع بین المغرب والعشاء بجمع وصلی صلوۃ الصبح من الغد قبل وقتہا ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے
روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبہی نہین دیکہا نماز پڑہتے ہوئے مگر اپنے وقت پر مگر مزدلفہ مین وہان آپ نے
جمع کیا مغرب اور عشا مین اور صبح کی نماز دوسرے دن معمولی وقت سے پہلے پڑہی ف یعنی اندہیری مین پڑہی اور روز اسقدر
کرتے تہے یہ موید ہے ابو حنیفہ کے مذہب کو عن علی فلما اصبح یعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ووقف علی قزح فقال
ہذا قزح وہو الموقف وجمع کلہا موقف ونحرت ہہنا ومنی کلہا منحر فانحروا فی رحالکم ترجمہ
حضرت علی سے روایت ہے جب صبح ہوئی (مزدلفہ مین) اور کہڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبل قزح کے پاس فرمایا
یہ قزح ہے یہی وقوف کی جگہہ ہے اور مزدلفہ سارا وقوف کی جگہہ ہے اور مین نے یہان نحر کیا اور منا ساری نحر کی جگہہ ہے تم اپنے
ٹہکانون مین نحر کرو عن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال وقفت ہہنا بعرفۃ وعرفۃ کلہا موقف ووقفت
ہہنا بجمع وجمع کلہا موقف ونحرت ہہنا ومنی کلہا منحر فانحروا فی رحالکم ترجمہ جابر سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین یہان عرفات مین ٹہہرا اور عرفات سارا ٹہہرنے کی جگہہ ہے اور مین مزدلفہ مین
یہان ٹہہرا اور مزدلفہ ساری ٹہہرنے کی جگہہ ہے اور مین نے یہان نحر کیا اور ساری منا نحر کی جگہہ ہے تم نحر کرو اپنے ٹہکانون مین عن
جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کل عرفۃ موقف وکل منی منحر وکل المزدلفۃ موقف
وکل فجاج مکۃ طریق ومنحر ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سارا میدان
عرفات کا ٹہرنے کی جگہہ ہے اور سارا منا نحر کی جگہہ ہے اور سارا مزدلفہ ٹہرنے کی جگہہ ہے اور جتنی راستی مکہ مین سب چلنے کی جگہہ
ہین اور سب مین نحر درست ہے عن عمرو بن میمونۃ قال قال عمر بن الخطاب کان اہل الجاہلیۃ لا یفیضون حتی
یروا الشمس علی ثبیر فخالفہم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فدفع قبل طلوع الشمس ترجمہ عمرو بن میمونہ سے روایت ہے عمر
بن الخطاب نے کہا جاہلیت کے لوگ مزدلفہ سے نہین لوٹتے تہے جبتک آفتاب کو ثبیر پر نہ دیکہ لیتے (ثبیر ایک پہاڑ ہے یعنی جبتک آفتاب
نہ نکل لیتا) آپ نے اون کے مخالفت کی اور آفتاب نکلنے سے پہلے لوٹ آئے باب التعجیل من جمع مزدلفہ سے جلدی لوٹ
جانا عن ابن عباس یقول انا ممن قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ المزدلفۃ فی ضعفۃ اہلہ ترجمہ
ابن عباس سے روایت ہے مین بہی ان لوگون مین تہا جنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ضعیف جان کر اپنے لوگون مین سے مزدلفہ کی رات
کو آگے بہیجدیا تہا منا کیطرف تاکہ ہجوم کیوقت تکلیف نہو عن ابن عباس قال قدمنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لیلۃ المزدلفۃ اغیلمۃ بنی عبد المطلب علی حمرات فجعل یلطح افخاذنا ویقول ابینی لا ترموا الجمرۃ حتی تطلع الشمس

ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو اور کئی لڑکوں کو بنی عبد المطلب میں سے گدھوں پر لاد کے آگے بھیج دیا تھا مزدلفہ کی رات کو اور ہماری رانوں پر آپ نرمی سے مارتے تھے اور فرماتے تھے پیارے بچو جمرہ پر مت مارنا کنکریاں جب تک آفتاب نہ نکلے ف عورتوں اور بچوں کو پہلے سے منا میں روانہ کر دینا درست ہے تاکہ وہ ہجوم سے بچ رہیں کنکریاں مار کے فارغ ہو جاویں

عن ابن عباس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقدم ضعفة اهله بغلس ويأمرهم يعني لا يرمون الجمرة حتى تطلع الشمس ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے لوگوں میں سے جو ضعیف ہوتے تھے (جیسے عورتیں اور بچے) ان کو اندھیرے منہ منا کو روانہ کر دیتے تھے اور فرماتے تھے کنکریاں نہ مارنا جب تک آفتاب نہ نکلے

عن عائشة انها قالت ارسل النبي صلى الله عليه وسلم بام سلمة ليلة النحر فرمت الجمرة قبل الفجر ثم مضت فافاضت وكان ذلك اليوم اليوم الذي يكون رسول الله صلى الله عليه وسلم تعني عندها ترجمہ حضرت عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بی بی ام سلمہ کو دسویں شب کو روانہ کر دیا (منا کی طرف) انہوں نے فجر سے پہلے کنکریاں ماریں اور مکہ جا کر طواف الافاضہ کر آئیں کیونکہ یہ دن اتفاق سے وہ دن تھا جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس رہا کرتے تھے اس سبب سے وہ جلد اس کام سے فارغ ہو گئیں تاکہ رسول اللہ صلعم کو تکلیف نہ ہو)

عن اسماء انها رمت الجمرة قلت انا رمينا الجمرة بليل قالت انا كنا نصنع هذا على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ اسماء سے روایت ہے انہوں نے کنکریاں ماریں رات کو اور کہا ہم ایسا ہی کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں (یہ شافعی کے مؤید ہے جو رمی کو نصف شب کے بعد درست جانتے ہیں)

عن جابر قال افاض رسول الله صلى الله عليه وسلم وعليه السكينة وامرهم ان يرموا بمثل حصى الخذف واوضع في وادي محسر ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ سے لوٹے اطمینان اور سہولت سے اور حکم کیا چھوٹے چھوٹے کنکریاں مارنے کا اور تیز کیا اپنی سواری کو وادی محسر میں

باب يوم الحج الاكبر حج اکبر کا دن کونسا ہے

عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم وقف يوم النحر بين الجمرات في الحجة التي حج فقال اي يوم هذا قالوا يوم النحر قال هذا يوم الحج الاكبر ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دسویں تاریخ کھڑے ہوئے جمرات کے پاس حج میں اور لوگوں سے پوچھا یہ کونسا دن ہے لوگوں نے کہا یوم النحر آپ نے فرمایا یوم الحج الاکبر ہے ف کلام اللہ میں آیا ہے اس سے مراد یہی یوم النحر ہے حج اکبر حج کو کہتے ہیں اور حج اصغر عمرہ کو

عن ابي هريرة قال بعثني ابو بكر فيمن يؤذن يوم النحر بمنى ان لا يحج بعد العام مشرك ولا يطوف بالبيت عريان ويوم الحج الاكبر يوم النحر والحج الاكبر الحج ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے ابو بکر صدیق رض نے مجھ کو بھیجا یوم النحر کے دن پکارنے کو کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور کوئی ننگا ہو کر طواف نہ کرے اور حج اکبر حج کو کہتے ہیں اور یوم الحج الاکبر سے یوم النحر مراد ہے (مشرکین جاہلیت میں ننگے ہو کر طواف کیا کرتے تھے)

باب [illegible]

عن [illegible] ان النبي صلى الله عليه وسلم

خطب فی حجته فقال ان الزمان قد استدار کھیئته یوم خلق الله السموات والارض السنة اثنا عشر
شهرا منها اربعة حرم ثلاث متواليات ذو القعدة وذو الحجة والمحرم ورجب مضر الذی بین جمادی وشعبان
ترجمہ ابوبکرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج میں خطبہ پڑہا تو فرمایا زمانہ پلٹ کر پھر ویسا ہی ہو گیا جیسا تہا
اوسدن جسدن بنایا اللہ نے آسمان اور زمین کو یعنی ہرچند زمانہ بدلتا جاتا ہے لیکن اولٹ پلٹ کر پھر وہی مہینا آتا ہے جو گزر گیا
سال بارہ مہینے کا تہا چار اون میں سے حرام ہیں۔ ذی قعدہ اور ذی حجہ اور محرم پے در پے مہینے تینوں اور ایک رجب مضر کا
جو جمادی الاخرے اور شعبان کے بیچ میں ہے ف رجب مضر کی طرف منسوب کیا کیونکہ مضر کے لوگ اوسکی بہت تعظیم کرتے تہے
اور زمانہ پھر ویسا ہی ہو گیا اس سے مراد یہ ہے کہ مشرکین مہینوں میں خلط کیا کرتے تہے اور اپنی خواہش کے موافق ایک مہینے کو دوسرا
مہینہ کیدیتے تہے کبھی رجب کو شعبان کہتے اور کبھی شعبان کو رجب کر دیتے تو آپ نے فرمایا اب تبدل نہ کیا کرو اور مہینہ بہ تحقیق ذی الحجہ
ہے پس اب یاد رکہو اور اوسکو گڑبڑ نہ کرو عن ابی بکرة عن النبی صلی الله علیه وسلم بمعناه ابوبکرہ سے ایسا ہی مروی
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باب من لم یدرک عرفة جس نے وقوف عرفہ پایا عن عبد الرحمن بن یعمر الدیلی
قال اتیت النبی صلی الله علیه وسلم وهو بعرفة فجاء الناس او نفر من اهل نجد فامروا رجلا فنادی رسول الله صلی
الله علیه وسلم کیف الحج فامر رسول الله صلی الله علیه وسلم فنادی الحج الحج یوم عرفة من جاء قبل صلوة الصبح
من لیلة جمع فتم حجه ایام منی ثلاثة فمن تعجل فی یومین فلا اثم علیه ومن تاخر فلا اثم علیه قال فم
اردف رجلا خلفه فجعل ینادی بذلک ترجمہ عبد الرحمن بن یعمر دیلی سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
آیا اور آپ عرفے میں تھے تو چند آدمی نجد والوں میں سے آئے اور ایک شخص کو حکم کیا اوس نے پکارا یا رسول اللہ حج کیوں کر
ہے آپ نے بھی ایک آدمی کو حکم کیا اوس نے پکارا حج عرفہ کے دن ہے جو شخص دسویں شب کو فجر سے پہلے وہاں آ جاوے گا اوس
کا حج پورا ہو جاوے گا اور منا میں رہنے کے تین دن ہیں جو کوئی دو ہی دن کے بعد (بارہویں تاریخ کو) چلا جاوے تو بھی کچھ گناہ
نہیں پھر آپ نے ایک شخص کو اپنے پیچھے بٹھا لیا وہ یہی پکارتا جاتا تہا ف اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ عرفات میں ٹھہرنا
فرض ہے اور اوسکا وقت نویں تاریخ کے زوال سے لیکر دسویں شب کے طلوع فجر تک ہے اس بیچ میں اگر ایک ساعت بھی عرفات میں
ٹھہر جاویگا تو حج مل جاویگا عن عروة بن مضرس الطائی قال اتیت رسول الله صلی الله علیه وسلم بالموقف یعنی بجمع قلت جئت
یا رسول الله صلی الله علیه وسلم من جبل طی اکللت مطیتی واتعبت نفسی والله ما ترکت من حبل الا وقفت علیه فهل لی
من حج فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم من ادرک معنا هذه الصلاة واتی عرفات قبل ذلک لیلا او
نهارا فقد تم حجه وقضی تفثه ترجمہ عروہ بن مضرس طائی سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا موقف
میں یعنی مزدلفہ میں میں نے کہا یا رسول اللہ میں طے کے پہاڑوں سے چلا آتا ہوں میں نے اپنی اونٹنی کو تھکا مارا اور اپنی تئیں
بھی تہکا ڈالا قسم خدا کے رستے میں کوئی ٹیلہ مجھے نہیں ملا کہ میں اوس پر نہ ٹھہرا ہوں تو میرا حج درست ہوا یا نہیں رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہماری ساتھ اس نماز کو پاوے (یعنی مزدلفہ میں مغرب اور عشا ہماری ساتھ پڑہی) اور اس سے پہلے
رات یا دن کو عرفات مین ٹہر چکا ہو تو اوسکا حج پورا ہوگیا وہ اپنا میل کچیل دور کرے ف یعنی منا مین آکر کنکریان مارکر قربانی
کرکے احرام کہولڈالے میل کچیل دہو ڈالے **باب النزول بمنی** منا مین اترنے کا بیان عن رجل من اصحاب
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خطب النبی صلی اللہ علیہ وسلم الناس بمنی ونزلھم منازلھم فقال لینزل
المہاجرون ھاھنا واشار الی میمنة القبلة والانصار ھاھنا واشار الی میسرة القبلة ثم لینزل الناس
حولھم ترجمہ عبدالرحمن بن معاذ سے روایت ہی انہون نے سنا ایک شخص سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین
سے تہا کہ خطبہ سنایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون کو منا مین اور اوتارا اونکو اپنے ٹہکانون مین آپ نے فرمایا مہاجر
یہان اتریں اور اشارہ کیا قبلہ کی داہنی طرف اور انصار یہان اوترا اور اشارہ کیا قبلے سے بائین طرف پہر اور لوگون کو فرمایا کہ مہاجرین
اور انصار کے گرد اوترین **باب ای یوم یخطب بمنی** منا مین کسدن خطبہ پڑہی عن رجلین من بنی بکر
قالا رأینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب بین اوسط ایام التشریق ونحن عند راحلته وھی خطبة رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم التی خطب بمنی ترجمہ دو شخصون سے روایت ہی بنی بکر مین سے کہا انہون نے دیکہا ہم نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو خطبہ پڑہتے تہے ایام تشریق کے بیچ والی دن مین (یعنی بارہوین تاریخ) اور ہم آپ کی اونٹنی پاس تہے اور یہی
خطبہ تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو آپ نے منا مین پڑہا تہا عن سراء بنت نبھان وکانت ربة بیت فی الجاھلیة
قالت خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الرؤس فقال ای یوم ھذا قلنا اللہ ورسوله اعلم قال
الیس اوسط ایام التشریق ترجمہ سراء بنت نبہان سے روایت ہی وہ ایک گہر والی تہی جاہلیت مین (جس مین بت رکہا
کرتی تہی) کہا خطبہ سنایا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم الروس یعنے دوسری دن قربانی کے پہر فرمایا یہ کون سا
دن ہی ہم نے کہا اللہ اور اوسکا رسول خوب جانتا ہی آپ نے فرمایا کیا یہ بیچ کا دن نہین ہے ایام تشریق مین سے (یعنی بارہوان دن)
ایام تشریق گیارہوین بارہوین تیرہوین تاریخ کو کہتی ہین ذی حجہ کے **باب من قال خطب یوم النحر** جس نے کہا یوم النحر
مین خطبہ پڑہی عن الھرماس قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب الناس علی ناقته العضباء یوم الاضحی بمنی ترجمہ
ہرماس بن زیاد سے روایت ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ پڑہتے دیکہا اپنی اونٹنی پر جسکا نام عضبا تہا عید اضحی کے روز منا مین
عضبا، وہی قصوی ہی یا اور ہی عن ابی امامة یقول سمعت خطبة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنی یوم النحر ترجمہ
ابو امامہ سے روایت ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ سنا منا مین نحر کے روز (دسوین تاریخ) **باب ای وقت یخطب**
یوم النحر یوم النحر مین کسوقت خطبہ پڑہی عن رافع قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب الناس بمنی حین ارتفع
الضحی علی بغلة شھباء وعلی رضی اللہ عنه یعبر عنه والناس بین قاعد وقائم ترجمہ رافع بن عمرو مزنی سے
روایت ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا آپ خطبہ سنا رہی تہی لوگون کو منا مین جب بلند ہوا آفتاب (یعنی ظہر کے نزدیک) ایک

جو سفید رنگ تہا اور علی آپ کیطرف سے لوگون کو سمجہاتے تہے اور والون کو سناتی تہی کچہ لوگ کہڑے تہی کچہ بیٹہے تہی) باب
ما یذکر الامام فی خطبته بمنی امام منا کے خطبے مین کیا بیان کرے عن عبد الرحمن بن معاذ التیمی قال خطبنا رسول
الله صلی الله علیه وسلم ونحن بمنی ففتحت اسماعنا حتی کنا نسمع ما یقول ونحن فی منازلنا فطفق یعلمهم مناسکهم
حتی بلغ الجمار فوضع اصبعیه السبابتین ثم قال بحصی الخذف ثم امر المهاجرین فنزلوا فی مقدم المسجد
وامر الانصار فنزلوا من وراء المسجد ثم نزل الناس بعد ذلک ترجمہ عبد الرحمن بن معاذ تیمی سے روایت ہے
خطبہ سنایا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منا مین گویا کہل گئے کان ہمارے جو آپ فرماتی تہے ہم سن لیتے تہے اور ہم اپنے
ٹہکانون مین تہے (یہ معجزہ تہا آنحضرت کا) آپ نے شروع کیا سکہانا ارکان حج کا یہان تک کہ پہونچے کنکریان مارنی تک
آپ نے کلمے کی دو انگلیون کو رکہکر فرمایا کہ چہوٹے چہوٹے کنکریان مارو پہر حکم کیا مہاجرین کو وہ اوترے مسجد کے پیش مین
پہر انصار کو وہ اوترے مسجد کے پیچہے بعد اوسکے اور لوگ اوترے باب یبیت بمکة لیالی منی منا کی راتون مین مکے مین رہنا
کیسا ہے عن حریز او ابی حریز الشک من یحیی انه سمع عبد الرحمن بن فروخ یسال ابن عمر قال انا نتبایع باموال
الناس فیاتی احدنا مکة فیبیت علی المال فقال اما رسول الله صلی الله علیه وسلم فبات بمنی وظل ترجمہ
عبد الرحمن بن فروخ نے عبد اللہ بن عمر سے پوچہا ہم لوگون کا مال بیچا کرتے ہین تو ہمارے پاس بہت سے اموال ہوا کرتے ہین کیا
ہم مین سے کوئی منا کے راتون مین مکے مین جا کر مال کے پاس رہے انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو رات کو منا مین
رہا کرتے تہے ف تو ہمارا مکے مین رہنا خلاف سنت اور ناجائز ہوگا بعضون نے ضرورت کیوقت اسکی اجازت دی ہے جیسی
دوسری حدیث مین آتا ہے عن ابن عمر قال استاذن العباس رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یبیت بمکة لیالی
منی من اجل سقایته فاذن له ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے حضرت عباس نے اجازت چاہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے منا کی راتون مین مکے مین رہنے کی پانی پلانی کے لیے آپ نے اجازت دی اونکو باب الصلوة بمنی منا مین
نماز کا بیان عن عبد الرحمن بن یزید قال صلی عثمان بمنی اربعا فقال عبد الله صلیت مع النبی صلی الله
علیه وسلم رکعتین ومع ابی بکر رکعتین ومع عمر رکعتین زاد عن حفص ومع عثمان صدرا من امارته ثم اتمها
زاد من ههنا عن ابی معاویة ثم تفرقت بکم الطرق فلوددت ان لی من اربع رکعات رکعتین متقبلتین
قال الاعمش فحدثنی معاویة بن قرة عن اشیاخه ان عبد الله صلی اربعا قال فقیل له عبت علی عثمان ثم
صلیت اربعا قال الخلاف شر ترجمہ عبد الرحمن بن یزید سے روایت ہے عثمان بن عفان رض نے منا مین چار رکعتین
پڑہین عبد اللہ بن مسعود نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ دو ہی رکعتین پڑہین (قصر کیا) اور ابوبکر کے ساتہ بہی دو
اور عمر کے ساتہ بہی دو اور شروع خلافت مین تمہارے ساتہ بہی دو پہر عثمان پوری پڑہنے لگے (کیونکہ قصر اور اتمام دونون سنت
ہین یا انہون نے نیت اقامت کی کرلی ہوگی) ایک روایت مین ہے ابن مسعود نے کہا پہر تمہاری راہین مختلف ہوگئین اور مجہے

دو رکعتین جو قبول ہوں چار سے بہتر معلوم ہوتے ہیں۔ ایکبار ابن مسعود نے بھی چار رکعتین پڑہیں لوگون نے کہا تم نے تو طعن
کیا تھا حضرت عثمان پر چار پڑہنے کا اب تم تو چار پڑہنے لگے انہون نے کہا مجھ کو برا معلوم ہوتا ہے اختلاف پس جب سب چار پڑہنے لگے تو مین بھی چار
پڑہنے لگا عن الزهري ان عثمان انما صلى بمنى اربعا لانه اجمع على الاقامة بعد الحج ترجمہ زہری سے روایت ہے
حضرت عثمان نے منا مین چار رکعتین اس لیے پڑہین کہ انہون نے اقامت کی نیت کی بعد حج کے عن ابراهيم قال ان عثمان
صلى اربعا لانه اتخذها وطنا ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ عثمان نے چار رکعتین اس سبب سے پڑہین انہون نے
منا کو وطن بنا لیا تہا (وہان نکاح کیا تہا) عن الزهري قال لما اتخذ عثمان الاموال بالطائف واراد ان يقيم
بها صلى اربعا قال ثم اخذ به الائمة بعده ترجمہ زہری سے روایت ہے جب حضرت عثمان نے اپنی جاگیرین مقرر کین
طائف مین اور قصد کیا اقامت کا وہان تو چار رکعتین پڑہین پھر لوگون نے بھی اختیار کر لیا عن الزهري ان عثمان
بن عفان اتم الصلوة بمنى من اجل الاعراب لانهم كثروا عامئذ فصلى بالناس اربعا ليعلمهم ان الصلوة
اربع ترجمہ زہری سے روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان نے پورا پڑہا نماز کو منا مین اس واسطے کہ اوس سال جنگلی اور بدوی لوگ
بہت آئے تہے تو انہون نے چار رکعتین پڑہین تاکہ اون لوگون کو معلوم ہو کہ اصل چار رکعتین ہین (نہ دو رکعتین جو قصر مین ہوتی
ہین) باب القصر لاهل مكة اہل مکہ منا مین قصر کرین عن حارثة بن وهب الخزاعي وكانت امه تحت عمر
فولدت عبيد الله بن عمر قال صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بمنى والناس اكثر ما كانوا فصلى
بنا ركعتين في حجة الوداع ترجمہ حارثہ بن وہب خزاعی کی ماں عمر کے نکاح مین تہین اون کے پیٹ سے عبید اللہ بن عمر
پیدا ہوئے انہون نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑہی منا مین اور لوگ بہت تھے آپ نے دو رکعتین پڑہین
حجة الوداع مین ف حالانکہ حارث کا گھر مکے مین تہا یہی قول ہے اکثر علماء کا کہ اہل مکہ منا اور عرفات مین قصر کرین باب
في رمي الجمار کنکریان مارنے کا بیان عن عمرو بن الاحوص عن امه قالت رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم يرمي الجمرة
من بطن الوادي وهو راكب يكبر مع كل حصاة ورجل من خلفه يستره فسالت عن الرجل فقالوا الفضل بن
عباس وازدحم الناس فقال النبي صلى الله عليه وسلم يا ايها الناس لا يقتل بعضكم بعضا واذا رميتم الجمرة
فارموا بمثل حصى الخذف ترجمہ عمرو بن الاحوص سے روایت ہے انہون نے اپنی ماں سے روایت کیا کہا دیکھا مین نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رمی کرتے تہی بطن وادی سے (یعنی وادی کے نیچے سے اگر منا کی جانب سے) جمرہ عقبہ پر اور آپ سوار
تہے ہر کنکر پر تکبیر کہتے اور ایک شخص آپ کے پیچھے تہا وہ آپ پر سایہ کر رہا تہا مین نے پوچھا یہ شخص کون ہے لوگون نے کہا فضل بن عباس
اور لوگون نے ہجوم کیا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو مت قتل کرے ایک تم مین کا دوسرے کو (یعنی ہجوم کر کے ایک
ایک دوسرے کو کچل نہ ڈالے ایسا نہ ہو وہ مر جاوے یا زخمی ہو جاوے) اور جب تم کنکریان مارو تو ٹھیکرے سے کنکریان (انگلیون سے
مارو عن عمرو بن الاحوص عن امه قالت رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم عند جمرة العقبة راكبا ورايت

یین اصابعہ حجر افرمی ورمی الناس ترجمہ عمرو بن الاحوص سے روایت ہے انہون نے اپنی ماں سے سنا ہے مین نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جمرہ عقبہ پاس سوار دیکھا اور آپ کے انگلیون مین کنکریان نہین آپ نے رمی کی اور لوگون نے بھی
رمی کی ف ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ جمرہ عقبہ کے رمی سوار ہو کر کرنا درست ہے عن ابن عمر انہ کان یاتی الجمار فی
الایام الثلاثۃ بعد یوم النحر ماشیا ذاھبا وراجعا ویخبر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یفعل ذلک
ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے وہ کنکریان مارنے تین دن تک بعد یوم النحر کے آیا کرتے تھے سو پیدل آتے تھے اور پیدل
ہی جاتے تھے اور بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے ف اس سے معلوم ہوا کہ پیادہ ہو کر
رمی کرنا افضل ہے عن جابر بن عبد اللہ یقول رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرمی علی راحلتہ یوم النحر
یقول لتاخذوا مناسککم فانی لا ادری لعلی لا احج بعد حجتی ہذہ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے مین نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر رمی کرتے تھے یوم النحر کو اور فرماتے تھے یاد کر لو ارکان اپنے
شاید مین اس حج کے بعد پھر دوسرا حج نکرون ف ایسا ہی ہوا کہ آپ اس حج سے لوٹ کر مدینہ مین آئے اور دوسرے سال
بیمار ہوئے اور وفات پائی پس اس حج کا نام حجۃ الوداع ہوا گویا آپ رخصت ہوئے تھے کعبہ سے عن جابر بن عبد اللہ یقول
رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرمی علی راحلتہ یوم النحر ضحی فاما بعد ذلک فبعد زوال الشمس ترجمہ
جابر سے روایت ہے مین نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رمی کرتے ہوئے اونٹنی پر سوار ہو کر یوم النحر کے روز چاشت کے وقت
اور بعد اس کے آفتاب ڈھلے پر) یعنے دسوین تاریخ کے رمی طلوع آفتاب کے بعد ہوتے اور گیارہوین بارہوین کے بعد زوال آفتاب کے
عن وبرۃ قال سالت ابن عمر متی ارمی الجمار قال اذا رمی امامک فارم فاعدت علیہ المسئلۃ فقال کنا
نتحین زوال الشمس فاذا زالت الشمس رمینا ترجمہ وبرہ سے روایت ہے مین نے ابن عمر سے پوچھا کب کنکریان مارون
انہون نے کہا جب تیرا امام کنکریان مار چکے اوسوقت مار مین نے پھر یہی سوال کیا انہون نے کہا ہم تو زوال آفتاب کے منتظر رہتے
تھے جب آفتاب ڈہل جاتا تھا اوسوقت کنکریان مارتے عن عائشۃ قالت افاض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من آخر یومہ
حین صلی الظہر ثم رجع الی منی فمکث بہا لیالی ایام التشریق یرمی الجمرۃ اذا زالت الشمس کل جمرۃ بسبع
حصیات یکبر مع کل حصاۃ ویقف عند الاولی والثانیۃ فیطیل القیام ویتضرع ویرمی الثالثۃ ولا یقف
عندھا ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید قربان کے آخر دن مین طواف فرض کیا جب نماز
ظہر کے پڑہ چکے پھر منی مین ایام تشریق کے دنون مین وہان ٹھہرے (یعنے گیارہوین بارہوین تیرہوین ذیحجہ کی) ہر جمرہ کو
سات سات کنکریان مارتے دوپہر ڈھلے ہر کنکری کی ساتھ تکبیر کہتے اور اول اور دوسرے جمرہ کے پاس دیر تک ٹھہر کر رو کر دعا کرتے اور
تیسرے جمرہ کو کنکریان مار کر نہ ٹھہرتے ف عید قربان کے آخر دن مین یعنے جب تیسرا پہر ہوا ظہر کی نماز پڑھ کر آپ منا سے مکہ کو آئے
اور طواف الافاضہ (طواف الزیارۃ) ادا کیا عن ابن مسعود قال لما انتہی الی الجمرۃ الکبری جعل البیت عن یسارہ

ومنی عن یمینه ورمی الجمرة بسبع حصیات وقال هٰکذا رمی الذی انزلت علیه سورة البقرة **ترجمہ** عبد اللہ
بن مسعود سے روایت ہے جب وہ جمرۂ عقبہ پاس آئے تو خانہ کعبہ کو اپنی بائیں طرف کیا اور منا کو داہنی طرف اور جمرہ پر سات کنکریان
مارین ہر بار تکبیر کہا اسی طرح رمی کی اس شخص نے جسپر سورہ بقر اتری یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اسکو بقر سے تخصیص اسلیے کی
کہ اس سورت مین احکام حج کے مذکور ہین اور رمی کے مسائل بھی مذکور ہین **عن** عاصم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارخص
لرعاء الابل فی البیتوتة ان یرموا یوم النحر ثم یرمون الغد او من بعد الغد بیومین ویرمون یوم النفر
ترجمہ عاصم بن عدی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹ چرانیوالون کو رخصت دی رات کو منا مین نہ رہنے کے
اور حکم کیا انکو رمی کرنیکا یوم النحر کو پھر دوسرے دن یا تیسرے دن دونون کی پھر اگر رہین تو چوتھے دن بھی رمی کرین **ف**
یعنی افضل یہی ہے کہ دوسرے دن گیارہوین تاریخ پھر رمی کرین اگر نہ ہوسکے تو بارہوین تاریخ گیارہوین کی بھی رمی کر لین **عن** عدی
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رخص للرعاء ان یرموا یوما ویدعوا یوما **ترجمہ** عدی بن عاصم سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی چرانیوالونکو ایک دن رمی کرنے کے ایکدن ناغہ کرنے کے **عن** قتادة قال سمعت
ابا مجلز یقول سألت ابن عباس عن شیء من امر الجمار فقال ما ادری ارماها رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بست او بسبع **ترجمہ** قتادہ سے روایت ہے مین نے سنا ابا مجلز سے کہتے تھے مین نے پوچھا ابن عباس سے رمی جمار کا حال انہون نے
کہا مجھے معلوم نہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھ کنکریان مارین یا سات کنکریان **ف** مگر اور روایتون سے سات
کنکریان ہر جمرہ پر مارنا ثابت ہے **عن** عائشة قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رمی احدکم جمرة العقبة
فقد حل له کل شیء الا النساء **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی تم مین
سے رمی کر لے جمرہ عقبہ کی تو سب چیزین اسکو درست ہو جاوین سوا عورتون کے **ف** یعنی عورتون سے صحبت کرنا درست
نہوگا جب طواف الزیارة کر لے تو وہ بھی درست ہو جاویگا **باب الحلق والتقصیر** سر منڈانے اور بال کترانے کا بیان
عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللهم ارحم المحلقین قالوا یا رسول اللہ والمقصرین قال
اللهم ارحم المحلقین قالوا یا رسول اللہ والمقصرین قال والمقصرین **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ رحم کر حلق کرنیوالون پر صحابہ نے کہا یا رسول اللہ اور قصر کرنیوالون پر آپ نے فرمایا یا اللہ رحم
کر حلق کرنیوالون پر صحابہ نے کہا یا رسول اللہ اور قصر کرنیوالون پر آپ نے فرمایا اور قصر کرنیوالون پر **ف** حلق کہتے ہین تمام
سر منڈانیکو اور قصر کہتے ہین بال کم کرنیکو کسی طرف سے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حلق افضل ہے قصر سے اور قصر بھی کافی ہے محمد
بن حسن نے کہا یہی قول ہے ابو حنیفہ اور ہماری اکثر فقہا کا **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حلق راسه
فی حجة الوداع **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر منڈایا حجة الوداع مین **ف** اور قصر بھی
آپ سے منقول ہے **عن** انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمی جمرة العقبة یوم النحر ثم رجع الی منزله

بمنى فدعا بذبح فذبح ثم دعا بالحلاق فاخذ بشق راسه الايمن فحلقه فجعل يقسم بين من يليه الشعرة والشعرتين ثم اخذ بشق راسه الايسر فحلقه ثم قال ههنا ابو طلحة فدفعه الى ابى طلحة ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے رمی کی جمرۂ عقبہ کے یوم النحر کو پھر آپ لوٹ آئے منا مین اپنے ٹھکانے مین اور قربانی منگا کر اُسکو ذبح کیا پھر سر مونڈنیوالے کو بلایا اور داہنی طرف کا آدھا سر منڈا کر ایک ایک دو دو بال جو لوگ موجود تھے اون کو تقسیم کیا پھر بایان جانب منڈایا اور فرمایا کیا ابو طلحہ یہان ہین پھر وہ سب بال ابو طلحہ کو دیدیے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حلق افضل ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ پہلے دہنا جانب منڈانا بہتر ہے اور دہنے مین لحاظ منڈانے والے کا ہوگا نہ مونڈنیوالے کا۔

عن ابن عباس ان النبى صلى الله عليه وسلم كان يسئل يوم منى فيقول لا حرج فساله رجل فقال انى حلقت قبل ان اذبح قال اذبح ولا حرج قال انى امسيت ولم ارم قال ارم ولا حرج ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوتے منا مین آپ نے ہر ایک کا جواب دیا کچھ حرج نہین ہے ایک شخص نے کہا مین نے حلق کیا ذبح سے پہلے آپ نے فرمایا ذبح کر لے کچھ حرج نہین ہے دوسرے نے کہا مجھے شام ہوگئی اور مین نے رمی نہین کی آپ نے فرمایا رمی کر لے کچھ حرج نہین ہے ف یعنی دم واجب نہین ہے ترتیب کے فوت ہونے سے جو درمیان مین رمی اور ذبح اور حلق اور طواف کے بعضون نے کہا گناہ نہین ہے لیکن دم واجب ہے

عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس على النساء حلق انما على النساء التقصير ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتون پر حلق نہین ہے مگر قصر کرنا چاہیے یعنے تھوڑے سے بال انگلی کے پور سے کترڈ دینا چاہیے مردون کو بھی یہ درست ہے مگر حلق بہتر ہے

باب العمرة عمرہ کا بیان

عن ابن عمر قال اعتمر رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل ان يحج ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے عمرہ کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پہلے حج کرنیکے

عن ابن عباس قال والله ما اعمر رسول الله صلى الله عليه وسلم عائشة فى ذى الحجة الا ليقطع بذلك امر اهل الشرك فان هذا الحى من قريش ومن دان دينهم كانوا يقولون اذا عفا الوبر وبرأ الدبر ودخل صفر فقد حلت العمرة لمن اعتمر فكانوا يحرمون العمرة حتى ينسلخ ذو الحجة والمحرم ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے قسم خدا کی رسول اللہ صلعم نے حضرت عائشہ کو عمرہ نہین کرایا ذی الحجہ مین مگر اس خیال سے کہ مشرکون کا گمان غلط ہو کیونکہ قریش کے لوگ اور جو ان کے دین پر چلتے تھے یہ کہتے تھے جب اونٹ کے بال بڑھ جاوین اور اسکے پیٹھ کا زخم اچھا ہوجاوے اور صفر آجاوے تو اب عمرہ درست ہوگا عمرہ کرنیوالے کو (مطلب یہ ہے کہ اشہر حج مین عمرہ کرنا ناجائز جانتے تھے بلکہ حرام جانتے تھے عمرے کو یہانتک گذرجاوے مہینہ ذی حجہ (بقر عید) کا اور مہینہ محرم کا

عن ابى بكر بن عبد الرحمن اخبرنى رسول مروان الذى ارسل الى ام معقل قالت كان ابو معقل حاجا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما قدم قالت ام معقل قد علمت ان على حجة فانطلقا يمشيان حتى دخلا عليه فقالت يا رسول الله ان على حجة وان لابى معقل بكرا قال ابو معقل صدق جعلته فى سبيل الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اعطها

فلتحج عليه فانه في سبيل الله فاعطاها البكر فقالت يا رسول الله اني امرأة قد كبرت وسقمت فهل من
عمل يجزي عني من حجتي قال عمرة في رمضان تجزي حجة ترجمہ ابوبکر بن عبدالرحمن سے روایت ہے خبر دی
مجکو مروان کے پیام لیجانے والے نے جو گیا تہا ام معقل پاس ام معقل نے کہا کہ ابو معقل حج کرنیکو نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ جب آئے تو ام معقل نے کہا تم جانتے ہو کہ مجپر حج لازم ہے پہر دونوں ام معقل اور ابو معقل چلے یہاں تک کہ رسول
اللہ صلعم پاس آئے ام معقل نے کہا یا رسول اللہ ابو معقل پاس ایک جوان اونٹ ہے اور مجپر حج فرض ہے ۔ ابو معقل نے کہا یہ سچ
کہتی ہے میں نے اوس اونٹ کو اللہ کی راہ میں دیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو وہ اونٹ ام معقل کو دیدے کہ وہ اسپر
سوار ہو کر حج کرے گی ابو معقل نے وہ اونٹ ام معقل کو دیدیا ام معقل نے کہا یا رسول اللہ میں ایک بوڑہی اور بیمار عورت ہوں
کوئی کام ایسا ہے جو کافی ہو مجکو حج سے آپنے فرمایا رمضان کے مہینے میں ایک عمرہ کرنا حج کے بدلے کافی ہو سکتا ہے عن
ام معقل قالت لما حج رسول الله صلى الله عليه وسلم حجة الوداع وكان لنا جمل فجعله ابو معقل في سبيل الله
واصابنا مرض وهلك ابو معقل وخرج النبي صلى الله عليه وسلم فلما فرغ من حجه جئته فقال يا ام معقل
ما منعك ان تحجي معنا قالت لقد تهيأنا فهلك ابو معقل وكان لنا جمل هو الذي نحج عليه فاوصى
به ابو معقل في سبيل الله قال فهلا خرجت عليه فان الحج في سبيل الله فاما اذا فاتتك هذه الحجة
معنا فاعتمري في رمضان فانها كحجة فكانت تقول الحج حجة والعمرة عمرة وقد قال هذا لي رسول
الله صلى الله عليه وسلم ما ادري الي خاصة ترجمہ ام معقل سے روایت ہے جب رسول اللہ صلعم نے حجۃ الوداع کیا تو ہماری
پاس ایک اونٹ تہا مگر ابو معقل نے اوسکو اللہ کی راہ میں دیدیا تہا اور ہم بیمار ہوئی قریب بہ ہلاکت اور ابو معقل گذر گئے اور
رسول اللہ صلعم حج کو تشریف لیگئے جب حج سے فارغ ہوئے تو میں آپکے پاس گئی آپنے فرمایا ای ام معقل تو ہماری
ساتھ کیوں نہ نکلی ام معقل نے کہا میں نے تیاری کی تہی اتنے میں ابو معقل مرگئے اور ہماری پاس ایک ہی اونٹ تہا جس پر ہم حج
کیا کرتے تہے وہ ابو معقل نے مرتی وقت اللہ کی راہ میں دیدیا یعنی کہدیا کہ یہ اونٹ اللہ کی راہ میں ہے آپنے فرمایا پہر تو او
اونٹ پر سوار ہو کر کیوں نہ نکلی حج بہی تو خدا کی راہ میں ہے خیر اب تیرا حج جاتا رہا ہماری ساتھ تو عمرہ کر لی رمضان میں کیونکہ رمضان
میں عمرہ حج کے برابر ہے ام معقل کہا کرتی تہیں حج پہر حج ہے اور عمرہ پہر عمرہ ہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہسے یہ فرمایا
اب مجہے معلوم نہیں کہ یہ حکم خاص میرے لیے تہا خاص ہے یا ہوگا اسواسطے کہ عمرہ حج فرض کا بدل نہیں ہو سکتا عن ابن عباس قال
اراد رسول الله صلى الله عليه وسلم الحج فقالت امرأة لزوجها احجني مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ما
عندي ما احجك عليه قالت احجني على جملك فلان قال ذاك حبيس في سبيل الله عز وجل فاتى رسول الله صلى
الله عليه وسلم فقال ان امرأتي تقرأ عليك السلام ورحمة الله وانها سألتني الحج معك قالت احجني مع رسول
الله صلى الله عليه وسلم فقلت ما عندي ما احجك عليه فقالت احجني على جملك فلان فقلت ذاك حبيس

سبیل الله فقال اما انك لو حججتها علیه كان في سبیل الله قال وانها امرتني ان اسألك ما یعدل حجة معك فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اقرءها السلام ورحمة الله وبركاته واخبرها انها تعدل حجة معي عمرة في رمضان **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا قصد کیا ایک عورت نے اپنے خاوند سے کہا مجھ کو بھی حج کرنے دے اپنے اونٹ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وہ شخص بولا میرے پاس کیا ہے جس پر تجھ کو سوار کر کے حج کراؤں عورت بولی وہ اونٹ نہیں ہے تمہارا اوس پر مجھے حج کراؤ مرد بولا وہ اونٹ تو روکا گیا ہے اللہ کی راہ میں (یعنی میں اوسکو خدا کی راہ میں دے چکا ہوں) پھر وہ مرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور بولا یا رسول اللہ میری عورت نے آپ کو سلام کہا ہے اور وہ چاہتی ہے حج کرنا آپ کے ساتھ اوس نے مجھسے کہا مجھ کو بھی حج کراؤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں نے جواب دیا میرے پاس کون سی سواری ہے جس پر تجھے حج کراؤں وہ بولی اوس اونٹ پر میں نے کہا وہ تو اللہ جل جلالہ کے راہ میں رکا ہوا ہے یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو حج کرا دیتا اوس اونٹ پر وہ بھی خدا کے راہ میں ہوتا پھر وہ شخص بولا اُس عورت نے پوچھا ہے کہ آپ کے ساتھ حج کرنیکے برابر دوسری عبادت کون سی ہے (جو ثواب میں وس کے برابر ہو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا سلام اُس عورت سے کہنا اور بیان کر دینا کہ ایک عمرہ کرنا رمضان کے مہینے میں میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے (ثواب میں اور فضیلت میں)

عن عائشة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم اعتمر عمرتین عمرة في ذي القعدة وعمرة في شوال **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو عمرے کیے ایک ذیقعدہ میں دوسرا شوال میں **ف** یعنی شوال میں سفر کو نکلے تھے ورنہ وہ بھی عمرہ ذیقعدہ میں تھا

عن مجاهد قال سئل ابن عمر كم اعتمر رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال مرتین فقالت عائشة لقد علم ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قد اعتمر ثلاثا سوی التي قرنها بحجة الوداع **ترجمہ** مجاہد سے روایت ہے ابن عمر سے سوال ہوا کتنے عمرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیے ہیں انہوں نے کہا دو عمرے پھر حضرت عائشہ نے کہا ابن عمر یہ سمجھے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین عمرے کیے سوا اوس عمرے کے جو حجۃ الوداع کے ساتھ تھا **ف** قران میں حالانکہ یہ بھولے ہیں صحیح یہی ہے کہ آپ نے دو عمرے کیے ایک عمرۃ القضاء دوسرے عمرۃ الجعرانہ

عن ابن عباس قال اعتمر رسول الله صلی الله علیه وسلم اربع عمر عمرة الحدیبیة والثانیة حین تواطؤا علی عمرة قابل والثالثة من الجعرانة والرابعة التي قرن مع حجته **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کیے ایک عمرہ حدیبیہ کا (حدیبیہ ایک کنوئیں یا درخت کا نام ہے مکے سے نو میل پر یہاں آپ کو کافروں نے روکا تھا آپ عمرے کی ارکان ادا نہ کر سکے) دوسرا وہ عمرہ قضا کا تیسرا عمرہ جعرانہ کا چوتھا جو حجۃ الوداع کے ساتھ تھا **ف** مگر حدیبیہ میں آپنے عمرہ نہ کیا تو جدا عمرے دو ہی ہوئے ایک عمرۃ القضا دوسرے عمرہ الجعرانہ

عن انس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم اعتمر اربع عمر كلهن في ذي القعدة الا التي مع حجته **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کیے سب ذوالقعدہ میں تھے مگر وہ عمرہ جو حج کے ساتھ تھا **ف** یعنی حجۃ الوداع

کے ساتھ ہو ذکر بخچہ مین تہا اسیطرح عمرۃ القضا اور عمرۃ الجعرانہ دونون ذیقعدہ مین تھی۔ جعرانہ ایک مقام ہی طائف
اور مکے کے درمیان اُن سے آپنے عمرہ کا احرام باندہا سنہ ۸ ہجری مین حنین کی غنیمت تقسیم کرکے **باب** المهلة بالعمرۃ
تحیض فیدرکها الحج فترفض عمرتها وتهل بالحج هل تقضی عمرتها جو عورت عمرہ کا احرام باندہی پھر اوسکو
حیض آجاوی پھر حج کا وقت آجاوی تو وہ عمرہ کو ترک کرکے حج کا احرام باندہ لیوی پھر عمرہ کی قضا کری **عن** حفصة
بنت عبد الرحمن بن ابی بکر عن ابیها ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لعبد الرحمن یا عبد الرحمن اردف
اختك عائشة فاعمرها من التنعیم فاذا هبطت بها من الاکمة فلتحرم فانها عمرة متقبلة **ترجمہ** عبد
الرحمن بن ابی بکر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے کہا ای عبد الرحمن اپنی بہن عائشہ کو اپنے ساتھ بٹھا کر
لیجا اور اون کو عمرہ کرا التنعیم سے (تنعیم ایک مقام ہی مکہ سے تین میل کے فاصلے پر) جب ٹیلون پر سے چڑھ کر تنعیم مین اُترے
تو عائشہ سے کہنا احرام باندہی کیونکہ یہہ عمرہ قبول ہوگا انشاء اللہ تعالی **عن** محرش الکعبی قال دخل النبی صلی الله علیه
وسلم الجعرانة فجاء الی المسجد فرکع ما شاء الله ثم احرم ثم استوی علی راحلته فاستقبل بطن سرف حتی
لقی طریق المدینة فاصبح بمکة کبائت **ترجمہ** محرش کعبی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جعرانہ مین آئے
وہان نماز پڑہی پھر احرام باندہا پھر اپنے اونٹ پر سوار ہوئی اور بطن سرف کیطرف منہ کیا یہان تک کہ مدینہ کی راستے پر آگئے
پھر صبح کو مکہ مین جا کر آئے جیسے کوئی رات کو مکے مین رہا **باب** المقام فی العمرۃ عمرہ کے بعد قیام کرنا **عن** ابن عباس
ان رسول الله صلی الله علیه وسلم اقام فی عمرة القضاء ثلاثة **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
قیام کیا عمرہ قضا مین (جو حدیبیہ کے عمرہ کی قضا تھی) تین دن تک (مکہ مین) **باب** الافاضة فی الحج طواف
افاضہ کا بیان **عن** ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم افاض یوم النحر ثم صلی الظهر بمنی یعنی راجعا **ترجمہ** عبد اللہ
بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلعم نے طواف الافاضہ کیا یوم النحر مین پھر نماز ظہر کی منا مین لوٹ کر آکر پڑہی یا مکے مین
پڑہی) **عن** ام سلمة قالت کانت لیلتی التی یصیر الی فیها رسول الله صلی الله علیه وسلم مساء یوم النحر فصار
الی ودخل علی وهب بن زمعة ومعه رجل من آل ابی امیة متقمصین فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم
لوهب هل افضت ابا عبد الله قال لا والله یا رسول الله قال صلی الله علیه وسلم انزع عنك القمیص قال فنزعه
من راسه ونزع صاحبه قمیصه من راسه ثم قال ولم یا رسول الله قال ان هذا یوم رخص لکم اذا انتم
رمیتم الجمرة ان تحلوا یعنی من کل ما حرمتم منه الا النساء فاذا امسیتم قبل ان تطوفوا هذا البیت صرتم
حرما کهیئتکم قبل ان ترموا الجمرة حتی تطوفوا به **ترجمہ** حضرت بی بی ام سلمہ رضہ سے روایت ہی اُنہون نے کہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے کی میری پاس وہی شام تھی جو یوم النحر مین اتفاق سے واقع ہوئی آپ تشریف لائی اتنے مین وہب
بن زمعہ داود کے ساتھ ایک اور شخص ابو امیہ کے نسل مین سے کرتہ پہنے ہوئی آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہب

کہا تم طواف الافاضہ کر چکے ای ابا عبد اللہ انہوں نے کہا نہیں قسم خدا کی یا رسول اللہ آپ نے فرمایا اوتار ڈالو قمیص اپنا
انہوں نے اوتارا ڈالا اپنے سر پر سے پھر عرض کیا کیوں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا یہ وہ دن ہے کہ جب تم اوسمیں کنکریاں مار
چکو تو حلال ہو جاوے تمکو ہر وہ چیزیں جو احرام میں حرام ہیں سوا عورتوں کے (یعنی سوا جماع کے عورتوں سے) وہ درست
نہ ہوگا جبتک طواف سے فارغ نہ ہو پھر تم نے تو شام کی اور طواف بھی نہ کیا تو تمہارا احرام باقی ہے ویسا ہی جیسے تھا قبل
کنکریاں مارنے کے یہاں تک کہ طواف کرو ف اس حدیث سے تاکید طواف الزیارۃ کی یوم النحر کے دن ثابت ہوئی اور یہ بھی معلوم
ہوا کہ اگر وہ اس دن طواف نہ کریگا تو احرام پھر لوٹ آویگا مگر اکثر ائمہ کا عمل اس حدیث پر نہیں ہے عن عائشۃ وابن عباس ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخر طواف یوم النحر الی اللیل ترجمہ حضرت عائشہ اور ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ
نے تاخیر کی طواف الزیارۃ میں رات ہو جانے تک عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یرمل فی السبع الذی افاض فیہ
ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمل نہیں کیا طواف الافاضہ کے ساتوں پھیروں میں
(کیونکہ طواف القدوم میں کر چکے ہونگے) باب الوداع خانہ کعبہ سے رخصت ہونا عن ابن عباس قال کان
الناس ینصرفون فی کل وجہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا ینفرن احد حتی یکون اخر عہدہ الطواف بالبیت
ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے لوگ لوٹ کر نکل جاتے تھے ہر طرف سے آپ نے فرمایا کوئی نہ جانا چاہیے کوئی مگر آخر کر
طواف کرے ف اسکو طواف الصدر اور طواف الوداع کہتے ہیں۔ بعضوں کے نزدیک سنت ہے۔ بعضوں کے نزدیک واجب ہے
اگر عورت کو چلتے وقت حیض آجاوے تو یہ طواف چھوڑ دے باب الحائض تخرج بعد الافاضۃ حائضہ عورت طواف
الافاضہ کر چکی ہو تو چلی جاوے عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکر صفیۃ بنت حیی فقیل انہا قد حاضت
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلہا حابستنا فقالوا یا رسول اللہ انہا قد افاضت فقال فلا اذا
ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا صفیہ کا تو لوگوں نے کہا آپ سے اونکو حیض
آگیا آپ نے فرمایا شاید وہ ہماری روکنیوالی ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ وہ طواف کر چکیں آپ نے فرمایا کہ کچھ نہیں عن
الحارث بن عبد اللہ قال اتیت عمر بن الخطاب فسألتہ عن المراۃ تطوف بالبیت یوم النحر ثم تحیض قال
لیکن اخر عہدہا بالبیت قال فقال الحرث کذلک افتانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فقال عمر اربت
عن یدیک سألتنی عن شیء سألت عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکیما اخالف ترجمہ حارث بن عبد اللہ
بن اوس سے روایت ہے حضرت عمر پاس گیا اور ان سے پوچھا کہ عورت طواف کرے خانہ کعبہ کا یوم النحر کو پھر اوسکو حیض آجاوے
انہوں نے کہا طواف الوداع کرکے جاوے (یعنی انتظار کرے طواف الوداع تک) حارث نے کہا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے بھی ایسا ہی بتلایا تھا عمر نے کہا تیرے ہاتھ گر پڑیں (یہ دعائے جھڑکی کے طور پر ہے) تو نے مجھ سے وہ بات پوچھی جو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے پوچھ چکا تھا تاکہ میں اوسکے خلاف بیان کروں ف لاعلمی سے حضرت عمر خفا ہوئے حارث پر سبب انحضرت کے

پوچھ چکا تھا تو پھر اُن سے پوچھنا کیا ضرور تھا **باب** طواف الوداع طواف الوداع کا بیان **عن** عائشۃ رضی

اللہ عنہا قالت احرمت من التنعیم بعمرۃ فدخلت فقضیت عمرتی وانتظرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بالابطح حتی فرغت وامر الناس بالرحیل قالت واتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البیت فطاف بہ ثم خرج

ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے میں نے احرام باندھا عمرہ کا تنعیم میں سے اور میں گئی مکے میں اور عمرہ ادا

کیا اور رسول اللہ صلعم میرا انتظار کرتے رہے ابطح میں (وہ میدان ہے مکے اور منا کے درمیان میں ہے) جب میں فارغ ہوئی آپ

نے حکم کیا لوگوں کو کوچ کا اور خود آئے مکے میں اور طواف کیا پھر نکلے **ف** تاکہ آخری کام مکہ میں طواف ہو وہی **عن**

عائشۃ قالت خرجت معہ تعنی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی النفر الاٰخر فنزل المحصب فی ھذا الحدیث

قالت ثم جئتہ بسحر فاذن فی اصحابہ بالرحیل فارتحل فمر بالبیت قبل صلوۃ الصبح فطاف بہ حین خرج ثم انصرف

متوجھا الی المدینۃ **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے میں نکلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جب

آپ منا سے لوٹے تو آپ محصب میں اترے پھر میں صبح کو آپ پاس آئی (عمرہ سے فارغ ہو کر) آپ نے سب لوگوں کو کوچ کا

حکم دیا اور آپ خانہ کعبہ کی طرف گئے صبح کے نماز سے پہلے اور طواف کیا پھر نکلے اور چلے مدینے کی طرف **عن** عبد الرحمن بن

طارق عن امہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا جاز مکانا من دار یعلی نسبہ عبید اللہ استقبل

البیت فدعا **ترجمہ** عبد الرحمن بن طارق کی ماں (جن کا نام معلوم نہیں ہوا) سے روایت ہے رسول اللہ صلعم جب گزرتے یعلی

کے گھر سے تو منہ کرتے کعبہ کی طرف اور دعا مانگتے **باب** التحصیب محصب میں اترنے کا بیان **عن** عائشۃ قالت انما

نزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المحصب لیکون اسمح لخروجہ ولیس بسنۃ فمن شاء نزلہ ومن شاء لم ینزلہ

ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محصب میں اترے اس لیے کہ آسانی ہو نکلنے میں (مدینے کی طرف

کیونکہ وہاں سے سب ایک جگہ ہو گئے) لیکن اترنا محصب میں سنت نہیں ہے جس کا جی چاہے اترے جی چاہے نہ اترے **عن** سلیمان بن

یسار قال قال ابو رافع لم یامرنی ان انزلہ ولکن ضربت قبتہ فنزلہ قال مسدد وکان علی ثقل النبی

صلی اللہ علیہ وسلم قال عثمان یعنی فی الابطح **ترجمہ** سلیمان بن یسار سے روایت ہے ابو رافع نے کہا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے حکم نہیں دیا محصب میں اترنے کا بلکہ میں نے آپ کا خیمہ وہاں لگایا تو آپ اترے مسدد نے کہا ابو رافع اسباب کے

محافظ تھے ابطح میں (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسباب کے) **عن** اسامۃ بن زید قال قلت یا رسول اللہ

این تنزل غدا فی حجتہ قال ھل ترک لنا عقیل منزلا ثم قال نحن نازلون بخیف بنی کنانۃ حیث قاسمت

قریش علی الکفر یعنی المحصب وذلک ان بنی کنانۃ حالفت قریشا علی بنی ھاشم ان لا ینا کحوھم ولا یبایعوھم

ولا یؤووھم قال الزھری والخیف الوادی **ترجمہ** اسامہ بن زید سے روایت ہے میں نے کہا یا رسول اللہ آپ کل کہاں اتریں گے

حج میں آپ نے فرمایا کیا عقیل نے کوئی گھر مکہ میں ہمارے لیے چھوڑا ہے پھر آپ نے فرمایا ہم اتریں گے بنی کنانہ کے خیف (ابطح) اور

بطحا (محصب) مین جہان پر عہد لیا تہا قریش نے کفر پر یعنی بنی کنانہ نے قسم کہا کر عہد کیا تہا بنی ہاشم کے باب مین
قریش سے کہ ہم اون سے شادی بیاہ نہ کرینگے اونکو جگہ نہ دینگے اون سے خرید فروخت نہ کرینگے بیعت نہ کرینگے ف اور یہین
اتری اسد کا شکر ادا کرنیکو جہان پر کفر کا عہد ہوا تہا وہان اسلام کا زور ہوگیا عن ابی هریرة ان رسول الله صلی
الله علیه وسلم قال حین اراد ان ینفر من منی نحن نازلون غدا فذکر نحوه ولم یذکر اوله ولا ذکر الخیف
الوادی ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ارادہ کیا منی سے چلنے کا آپنے فرمایا ہم کل وہان اتر
جاوینگے پہر ویسا ہی بیان کیا ف یعنی آپنے فرمایا ہم بنی کنانہ کے خیف (یعنی وادی) مین اترینگے جسکو بطحا اور محصب بہی کہتے
ہین عن نافع ان ابن عمر کان یہجع ہجعۃ بالبطحاء ثم یدخل مکۃ ویزعم ان رسول الله صلی الله علیه وسلم
کان یفعل ذلک ترجمہ نافع سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر رض ایک جہپکا نیند کا لیتے تہے بطحا (محصب) مین پہر مکہ مین
جاتے اور کہتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا ف محمد بن الحسن نے کہا محصب مین اترنا بہتر ہے اور جو نہ اترے تو
کچھ قباحت نہین ہے عن نافع عن ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم صلی الظهر والعصر والمغرب والعشاء بالبطحاء
ثم ہجع بہا ہجعۃ ثم دخل مکۃ وکان ابن عمر یفعله ترجمہ نافع سے روایت ہے انہوں نے ابن عمر رض سے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا بطحا مین پڑہی پہر ایک نیند کا جہپکا لیا بعد اسکے مکہ مین گئے
عبد اللہ بن عمر بہی ایسا ہی کیا کرتے (محصب مین ٹہرا کرتے) باب فیمن قدم شیئا قبل شئ فی حجہ ارکان حج
پیچہے کرنیکا بیان عن عبد الله بن عمرو بن العاص انه قال وقف رسول الله صلی الله علیه وسلم فی حجۃ الوداع بمنی
یسألونه فجاءه رجل فقال یا رسول الله لم اشعر فحلقت قبل ان اذبح فقال رسول الله اذبح ولا حرج ثم جاءه رجل آخر
فقال یا رسول الله لم اشعر فنحرت قبل ان ارمی قال ارم ولا حرج قال فما سئل یومئذ عن شئ قدم ولا اخر الا قال
اصنع ولا حرج ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع مین منا مین کہڑے
ہوئے لوگ آپ سے حج کے مسئلے پوچہنے لگے ایک شخص آیا وہ بولا یا رسول اللہ مین نے نہ جانکر ذبح سے پہلے سر منڈایا آپنے فرمایا
ذبح کر لے کچھ حرج نہین ہے دوسرا آیا بولا یا رسول اللہ مین نے نادانستہ نحر کیا رمی سے پہلے آپ نے فرمایا رمی کر لے کچھ حرج نہین اسی
طرح جتنی چیزون کو آپ سے پوچہا گیا جو آگے یا پیچہے ہوگئین تہین آپنے فرمایا کر لے کچھ حرج نہین ہے عن اسامة بن شریک
قال خرجت مع النبی صلی الله علیه وسلم حاجا فکان الناس یأتونه فمن قال یا رسول الله سعیت قبل ان اطوف او
قدمت شیئا او اخرت شیئا فکان یقول لا حرج لا حرج الا علی رجل اقترض عرض رجل مسلم وهو ظالم فذلک الذی حرج وهلک
ترجمہ اسامہ بن شریک سے روایت ہے مین رسول اللہ صلعم کے ساتھ حج کو نکلا لوگ آپ پاس آتے تہے جس نے کہا یا رسول اللہ مین
سعی کی طواف سے پہلے یا مین نے اسکام کو آگے کیا آپ فرماتے تہے کچھ حرج نہین کچھ حرج نہین مگر اوس پر ہے جس نے مسلمان کی
جان یا عزت برباد کی ظلم سے وہ تباہ ہوگیا حرج مین پڑگیا باب فی مکہ کے مین نماز کا بیان عن کثیر بن کثیر

بن المطلب بن ابی وداعة عن بعض اھلہ عن جدہ انہ رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی مما یلی باب بنی سھم والناس
یمرون بین یدیہ ولیس بینھما سترة قال سفیان لیس بینہ وبین الکعبة سترة قال سفیان کان ابن جریج
اخبرنا عنہ قال اخبرنا کثیر عن ابیہ قال فسالتہ فقال لیس من ابی سمعتہ ولکن من بعض اھلی عن جدی ترجمہ کثیر
بن کثیر نے اپنی لوگوں سے روایت کی انہوں نے اوسکے دادا سے اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نماز پڑھ
رہی تھے (یعنی) باب بنی سہم پاس اور لوگ آپ کے سامنے سے جا رہی تھی اور بیچ میں کوئی سترہ نہ تھا ف اختلاف کیا
علما نے اس مقام میں بعضوں نے کہا مکے میں سامنے سے نمازی کے گزر جانا معاف ہے بوجہ ضرورت اور کثرت آدمیوں کے
بعضوں نے کہا شاید وہ لوگ موضع سجود یا موضع نظر کے ادہر سے گزرتے ہوں گے بعضوں نے کہا شاید یہ امر حالت طواف کا
ہوگا بعضوں نے کہا یہ ایک قصہ ہے اور لوگوں کے فعل کا کہ وہ سامنے سے گزرتے تھے اس سے اجازت سامنے سے گزرنے کی ہوئی

باب تحریم مکہ ۔ مکہ کے حرم کا بیان عن ابی ھریرة قال لما فتح اللہ تعالی علی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم مکة قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیھم فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال ان اللہ حبس عن مکة الفیل
وسلط علیھا رسولہ والمؤمنین وانما احلت لی ساعة من النھار ثم ھی حرام الی یوم القیامة لا یعضد
شجرھا ولا ینفر صیدھا ولا تحل لقطتھا الا لمنشد فقال عباس او قال العباس یا رسول اللہ الا الاذخر فانہ
لقبورنا وبیوتنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا الاذخر ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے جب اللہ جل جلالہ نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ فتح کرا دیا آپ اون لوگوں میں کھڑے ہوئے اور اللہ کی تعریف اور اوسکی ستایش کے بعد
اوسکو فرمایا اللہ جل جلالہ نے مکے سے اصحاب الفیل کو روک دیا اور اوسپر اپنے رسول کو اور مومنوں کو مسلط کیا اور میرے واسطے صرف
ایک ساعت کے لیے حلال ہوا (یعنی قتال وہاں حلال ہوا) پھر وہ حرام ہے قیامت تک وہاں کا درخت نہ کاٹا جاوے وہاں کا جانور شکار
کے لیے نہ اوڑایا جاوے اور وہاں کے پڑی ہوئی چیز (لقطہ) کسیکو درست نہیں مگر جو اوسکا بتانے والا ہو اتنے میں عباس کھڑے
ہوئے اور فرمایا یا رسول اللہ مگر اذخر کاٹنا درست ہی (اذخر ایک گہانس ہے خوشبودار) وہ ہمارے قبروں اور گھروں میں صرف
ہوتی ہے آپ نے فرمایا مگر اذخر اوسکا کاٹنا ضرور درست کیونکہ درست کر دیا ف حرم کی گہانس توڑنا درست نہیں مگر جو سوکھ جاوے
اسیطرح جانوروں کو وہاں چرانا درست نہیں مگر امام شافعی کے نزدیک درست ہے اور وہاں کا لقطہ لے لینا درست نہیں عن
عائشة قالت قلت یا رسول اللہ الا نبنی لک بمنی بیتا او بناء یظلک من الشمس فقال لا انما ھو مناخ من سبق الیہ
ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے میں نے کہا یا رسول اللہ ہم آپ کے لیے منا میں ایک گھر نہ بناویں جو دہوپ سے بچاوے آپ نے
فرمایا نہیں وہ جگہ اوسکی ہے جو پہلے جاوے (یعنی وہاں کی زمین کسیکو خاص نہیں ہو سکتی وقف ہے) عن موسی بن
باذان قال اتیت یعلی بن امیة فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال احتکار الطعام فی الحرم الحاد فیہ ترجمہ
موسی بن باذان نے سنا یعلی بن امیہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غلے کا روکنا حرم میں بے دینی ہے ف اور اوسکی

سزا عذاب الیم ہی بموجب نص قرآنی کے ہر جگہہ اسکا منع ہی نہ کہ حرم مین باب فی نبیذ السقایة نبیذ کے
سبیل رکھنا عن بکر قال قال رجل لابن عباس ما بال اهل هذا البیت یسقون النبیذ وبنو عمهم
یسقون اللبن والعسل والسویق ابخل بهم ام حاجة فقال ابن عباس ما بنا من بخل ولا بنا من حاجة
ولکن دخل رسول الله صلی الله علیه وسلم علی راحلته وخلفه اسامة بن زید فدعا رسول الله صلی الله
علیه وسلم بشراب فاتی بنبیذ فشرب منه ودفع فضله الی اسامة بن زید فشرب منه ثم قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم احسنتم واجملتم کذلک فافعلوا فنحن هکذا لا نرید ان نغیر ما قال رسول الله صلی الله علیه
وسلم ترجمہ بکر بن عبد اللہ سے روایت ہی ایک شخص نے ابن عباس سے کہا کیا سبب ہے تمہارے لوگ نبیذ کھجور کا شربت
پلاتے ہین اور تمہارے چچا کے بیٹے (قریش) دودھ اور شہد اور ستو پلاتے ہین کیا یہ لوگ بخیل ہین یا محتاج ہین ابن عباس نے
کہا نہ ہم بخیل ہین نہ محتاج ہین بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز اپنی اونٹ پر سوار ہو کر آئے اور آپ کے پیچھے اسامہ بن
زید بیٹھے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پینے کو کچھ مانگا آپ کے سامنے نبیذ آیا آپ نے پیا اور اپنا جھوٹا بچا اسامہ بن زید کو
دیا اوس نے بھی پیا بعد اوسکے آپ نے فرمایا تم نے اچھا کیا خوب کیا ایسا ہی کیا کرو (یعنی سبیل رکھا کرو لوگون کو کھجور کا شربت
پلایا کرو) تو ہم نہین چاہتے کہ بدلین اوس چیز کو جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھا کہا تھا (یعنے آپ نے فرمایا کہ کھجور کے
شربت پر تم نے اچھا کیا تو ہم وہی پلاتے ہین یہ نہ سمجھو کہ ہم بخیل یا محتاج ہین اسوجہ سے دودھ شہد نہین پلاتے باب
فی الاقامة بمکة مکے مین رہنے کا بیان عن عمر بن عبد العزیز یسأل السائب بن یزید هل سمعت فی الاقامة بمکة
شیئا قال اخبرنی ابن الحضرمی انه سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول للمهاجرین اقامة بعد الصدر بمکة
ثلاثا ترجمہ عمر بن عبد العزیز نے سائب بن یزید سے پوچھا کیا تم نے مکے مین رہنے کے باب مین کچھ سنا ہے انہون نے کہا مجھ سے
ابن الحضرمی نے بیان کیا انہون نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے مہاجرین ارکان حج سے فراغت پاکر
تین دن تک مکے مین رہ سکتے ہین باب فی دخول الکعبة کعبے کے اندر جانیکا بیان عن عبد الله بن عمر
ان رسول الله صلی الله علیه وسلم دخل الکعبة هو واسامة بن زید وعثمان بن طلحة الحجبی وبلال فاغلقها
علیه فمکث فیها قال عبد الله بن عمر فسألت بلالا حین خرج ماذا صنع رسول الله صلی الله علیه وسلم
قال جعل عمودا عن یساره وعمودین عن یمینه وثلاثة اعمدة وراءه وکان البیت یومئذ علی ستة
اعمدة ثم صلی ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے کعبہ شریف کے اندر اور آپکے
ساتھ اسامہ بن زید اور بلال بن رباح اور عثمان بن طلحہ حجبی تو دروازہ بند کر لیا اور وہان ٹھہرے رہے عبد اللہ نے کہا مین نے بلال
سے پوچھا جب نکلے کیا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہون نے کہا ایک ستون کو بائین طرف کیا اور دو کو داہنی طرف
اور تین ستون پیچھے اور اون دنون مین خانہ کعبہ چھ ستون پر تھا پھر آپ نے نماز پڑھی (دو رکعتین صحیحین) داخلی کعبہ کے

مستحب ہے کچھ ضرور نہیں ہے) عن مالک بھذا لم یذکر السواری قال ثم صلی وبینه وبین القبلة ثلاثة
اذرع ترجمہ دوسری روایت میں ستونوں کا ذکر نہیں ہے نماز پڑہی آپ نے قبلے سے تین ہاتھ ہٹ کر عن ابن عمر عن
النبی صلی الله علیه وسلم بمعنی حدیث القعنبی قال ونسیت ان اساله کم صلی ترجمہ تیسری روایت میں بھی ایسا
ہی ہے اور اسمیں یہ ہے کہ عبد اللہ نے کہا میں اون سے پوچھنا بھول گیا کے رکعتیں پڑہیں عن عبد الرحمن بن صفوان قال قلت
لعمر بن الخطاب کیف صنع رسول الله صلی الله علیه وسلم حین دخل الکعبة قال صلی رکعتین ترجمہ عبد الرحمن
بن صفوان سی روایت ہے میں نے کہا حضرت امیر المومنین عمر فاروق سے کیونکر کیا رسول اللہ صلعم نے جب گئے کعبے کے اندر انہوں نے
کہا دو رکعتیں پڑہیں (نووی نے کہا اسکا اسناد ضعیف ہے) عن ابن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم لما قدم
مکة ابی ان یدخل البیت وفیه الالھة فامر بھا فاخرجت قال فاخرج صورة ابراهیم واسمٰعیل وفی ایدیهما
الازلام فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم قاتلهم الله والله لقد علموا ما استقسما بها قط قال ثم دخل البیت
فکبر فی نواحیه وفی زوایاه ثم خرج ولم یصل فیه ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب
مکے میں آئے تو آپ نے انکار کیا کعبے کے اندر جانے سے کیونکہ اوسکے اندر بتوں کی تصویریں تہیں آپ نے حکم کیا وہ نکالی گئیں
تو ابراہیم اور اسمعیل علیہما السلام کی بھی تصویریں نکلیں جنکے ہاتھ میں پانسے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مار
پر خدا کی مار قسم خدا کی انہوں نے کبھی پانسے نہیں ڈالے پھر آپ کعبے میں گئے اور تکبیر کہی کونوں میں پھر باہر نکلے اور نماز نہ پڑہی
ف پانسے سے مراد لکڑیاں ہیں جن پر افعل اور لاتفعل اور لا شے لکہا ہوتا جب کوئی سفر کو جاتا تو وہ لکڑیاں تہیلی میں ڈالکر
ایک کو نکالتا اگر افعل نکلتا تو جاتا لاتفعل نکلتا تو نہ جاتا لا شے نکلتا تو پھر سب کو ڈالکر نکالتا جبتک افعل یا لاتفعل نہ نکلے
واللہ اعلم

باب فی الحجر حطیم کا بیان

عن عائشة انها قالت کنت احب ان ادخل البیت فاصلی فیه فاخذ
رسول الله صلی الله علیه وسلم بیدی فادخلنی فی الحجر فقال صلی فی الحجر اذا اردت دخول البیت فانما هو قطعة
من البیت فان قومك اقتصروا حین بنوا الکعبة فاخرجوه من البیت ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے میں
کعبے کے اندر جاکر نماز پڑہنا چاہتی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور حطیم کے اندر کر دیا اور فرمایا نماز پڑہ حطیم میں
جب کعبے کے اندر جانا چاہے کیونکہ حطیم بھی ایک ٹکڑا ہے خانہ کعبہ کا اور تیری قوم قریش نے کوتاہی کی کعبہ بنانے میں تو اوسکو بیت اللہ
سے نکالدیا ف پھر عبد اللہ بن الزبیر نے اپنی خلافت میں حطیم کو کعبے کے اندر کر دیا لیکن حجاج ظالم نے توڑ کر پھر ویسا ہی کر دیا عن
عائشة ان النبی صلی الله علیه وسلم خرج من عندها وهو مسرور ثم رجع الی وهو کئیب فقال انی دخلت الکعبة
ولو استقبلت من امری ما استدبرت ما دخلتها انی اخاف ان اکون قد شققت علی امتی ترجمہ حضرت عائشہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونکے پاس سے نکلے خوش خوش پھر جب لوٹ کر آئے تو غمگین تہے (حضرت عائشہ نے اسکا
سبب پوچھا) آپ نے فرمایا میں کعبے کے اندر گیا اگر میں پہلے جانتا جو بعد کو معلوم ہوا کہ لوگوں کو کعبے کی داخلی میں بڑی دقت

ہوا کرہی گی) تو مین نہ جاتا مجھی خوف ہی کہین میری امت کو تکلیف نہ ہو (یہ خوف آپکا صحیح ہوا اب عوام داخلی کو ضروری سمجھکر
تکلیف اوٹھاتی ہین گرتے ہین پڑتے ہین مگر ہر طرح سے صدمہ اوٹھا کر داخل کرتے ہین عن صفیة بنت شیبة قالت
سمعت الاسلمیة تقول قلت لعثمان ما قال لک رسول الله صلی الله علیه وسلم حین دعاک قال انی نسیت
ان امرک ان تخمر القرنین فانه لیس ینبغی ان یکون فی البیت شیء یشغل المصلی قال ابن السرح خالی مسافع
بن شیبة ترجمہ اسلمیہ سے روایت ہی مین نے عثمان بن طلحہ حجبی سے کہا تم سے کیا کہا رسول الله صلی الله علیه وسلم نے جب تکو
بلایا انہون نے کہا آپنے کہا مین بہول گیا تم سے یہ کہنا کہ اوس مینڈہے کے سینگ چہپا دو (جو حضرت اسمعیل کی ذبح
ہوتے وقت جبرئیل لائی تھی سینگ اوسکی خانہ کعبہ مین رکہی تہے) تا کعبی مین کوئی چیز ایسی نہ ہی جسکی طرف نماز پڑہنی
مین خیال ہو اور تو خشوع مین فرق آوے) باب فی مال الکعبة کعبے کے مال کا بیان جو وہان دفن ہی عن شیبة یعنی
ابن عثمان قال قعد عمر بن الخطاب رضی الله عنه فی مقعدک الذی انت فیه فقال لا اخرج حتی اقسم مال
الکعبة قال قلت ما انت بفاعل قال لم قلت لان رسول الله صلی الله علیه وسلم قد رأی مکانه وابو بکر رض
وهما احوج منک الی المال فلم یخرجاه فقام فخرج ترجمہ شیبہ بن عثمان نے شقیق سے کہا جسجگہہ تم بیٹھی ہو وہان حضرت
عمر رض بیٹھے تہے کہنی لگی مین جہان نکلونگا جبتک کعبے کا مال تقسیم نکرونگا مین نے کہا تم ایسا نہ کروگے انہون نی کہا کیون نہین مین
ضرور کرونگا مین نے کہا نہین نہ کروگے انہون نی کہا کیون مین نے کہا اس لیے کہ رسول الله صلی الله علیه وسلم اور ابو بکر نی
اس مال کا مقام دیکہا اور اونکو تم سے زیادہ مال کے احتیاج تہی پر انہون نے اوسکو نہ چہیڑا عمر یہ سنکر نکل آئے ف بعض لوگ
یہہ کہتے ہین کہ وہ مال الله جل جلاله نے حضرت موسی علیه السلام کے لیے رکھہ چہوڑا ہی عن الزبیر قال لما اقبلنا مع رسول الله
صلی الله علیه وسلم من لیة حتی اذا کنا عند السدرة وقف رسول الله صلی الله علیه وسلم فی طرف القرن الاسود
حذوها فاستقبل نخبا ببصرة وقال مرة وادیه ووقف حتی اتقف الناس کلهم ثم قال ان صید وج وعضاهه
حرام محرم لله وذلک قبل نزوله الطائف وحصاره لثقیف ترجمہ زبیر سے روایت ہی ہم رسول الله صلی الله علیه
وسلم کے ساتھہ لیہ (ایک موضع کا نام ہے) سے آئی جب بیری کی درخت کے پاس پہونچی رسول الله صلعم کہڑے ہوئی قرن اسود
(ایک پہاڑ ہی حجاز مین) کنارے پر اوسکی مقابل اور نخب (ایک موضع کا نام ہے) اوسطرف دیکہا آنکھہ اٹھا کر یا اوسکی وادی کیطرف
اور آپ ٹھہر گئے لوگ پیچھے ٹہر گئے بعد اوسکے فرمایا کہ صید وج (ایک مقام کا نام ہی) اور اوسکی درخت حرم مین حرام کیے گئی ہین
اور یہہ طائف جانیسی پہلے تہا اور ثقیف کے محاصرہ سے بھی پہلے تہا باب فی اتیان المدینة مدینہ مین آنے کا
بیان عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لا تشد الرحال الا الی ثلاثة مساجد مسجد الحرام ومسجدی
هذا والمسجد الاقصی ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول الله صلی الله علیه وسلم نی فرمایا نہ باندہی جاوین کجاوی (سفر کیا جاوی)
مگر تین مسجدون کیطرف ایک مسجد حرام دوسری میری یہہ مسجد (یعنی مسجد مدینہ) تیسری مسجد اقصی (بیت المقدس) کیونکہ باقی

عن باب فی تحریم المدینة مدینے کے حرم کا بیان — سے مسجدین فضیلت مین برابر مین سفر کرنے کے کہ ان تینون

علی رضی الله عنه قال ما کتبنا عن رسول الله صلی الله علیه وسلم الا القرآن وما فی هذه الصحیفة قال

قال رسول الله صلی الله علیه وسلم المدینة حرام ما بین عائر الی ثور فمن احدث حدثا او آوی محدثا فعلیه

لعنة الله والملائكة والناس اجمعین لا یقبل منه عدل ولا صرف ذمة المسلمین واحدة یسعی

بها ادناهم فمن اخفر مسلما فعلیه لعنة الله والملائكة والناس اجمعین لا یقبل منه عدل ولا صرف

ومن والی قوما بغیر اذن موالیه فعلیه لعنة الله والملائكة والناس اجمعین لا یقبل منه عدل

ولا صرف ترجمہ حضرت امیر المومنین علی رض سے روایت ہے ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین لکہا سوائے قرآن

کے اور اس صحیفے کے (وہ صحیفہ ایک ورق تہا جسمین دیت کے احکام تہے حضرت علی کے تلوار کے نیام مین رہا کرتا) رسول اللہ

نے فرمایا مدینہ حرام ہے عائر سے ثور تک (عائر ثور دونون پہاڑ ہین مدینے کے اطراف مین) جو شخص مدینے مین کوئی نئی بات

نکالے یا نئی بات نکالنی والے کو جگہہ دیوے (بدعت نکالی یا بدعتی کو جگہہ دیوے) تو اوسپر لعنت ہے اللہ کی اور فرشتون کی

اور سب لوگون کی نہ قبول ہوگا اوسکا فرض اور نفل — ذمہ مسلمانون کا ایک ہے جب ان مین سے ایک ادنی شخص نے کسی کافر کو

پناہ دی او ... نے اوسکی پناہ کو توڑا تو اوسپر لعنت ہے اللہ کی اور فرشتون کی اور لوگون کی نہ قبول ہوگا اوسکا فرض اور

نفل اور جو کوئی والی کرے کسی قوم سے بغیر اذن اپنے مولی کے (یعنے دوستی کرے کسی قوم سے بغیر اذن اپنے دوستون کے یا غلام

اپنی آزادی کو کسی اور قوم کیطرف نسبت کرے بلا اجازت اپنے مولی کے) اوسپر لعنت ہے اللہ اور فرشتون اور لوگون کی نہ قبول

ہوگا اوسکا فرض اور نفل عن علی رضی الله عنه فی هذه القصة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لا یختلی خلاها

ولا ینفر صیدها ولا تلتقط لقطتها الا لمن اشاد بها ولا یصلح لرجل ان یحمل فیها السلاح لقتال و

لا یصلح ان تقطع منها شجرة الا ان یعلف رجل بعیره ترجمہ حضرت علی رض سے روایت ہے اسی قصے مین کہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ کاٹی جاوے گی گہانس مدینے کی اور نہ بھگایا جاویگا جانور وہان کا شکار کے واسطے اور نہ اوٹہایا

جاویگا لقطہ وہان کا مگر وہ شخص اوٹہاوے جو اوسکو بتادے لوگون کو اور کسی شخص کو درست نہین کہ وہان ہتہیار اوٹہاوے لڑنے

کے واسطے اور نہ درست ہے کہ وہانکا درخت کاٹے مگر اپنے اونٹ کے چارے کے واسطے عن عدی بن زید قال حمی رسول الله

صلی الله علیه وسلم کل ناحیة من المدینة بریدا بریدا لا یخبط شجره ولا یعضد الا ما یساق به الجمل ترجمہ

عدی بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینے کی ہر طرف ایک ایک برید (برید دو فرسخ یا چار فرسخ کا

ہوتا ہے) محفوظ کر دیا کہ وہان کا درخت نہ کاٹا جاوے اور پتے نہ توڑے جاوین مگر اونٹ کی چارے کیواسطے بقدر ضرورت

لینا درست ہے) عن سلیمان بن ابی عبد الله قال رأیت سعد بن ابی وقاص اخذ رجلا یصید فی حرم المدینة

الذی حرم رسول الله صلی الله علیه وسلم فسلبه ثیابه فجاء مواليه فكلموه فيه فقال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم حرم هذا الحرم وقال من اخذ احدا یصید فیه فلیسلبه فلا ارد علیکم طعمة اطعمنیها

رسول الله صلی الله علیه وسلم ولکن ان شئتم دفعت الیکم ثمنه ترجمہ سلیمان بن ابی عبد اللہ سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا
سعد بن ابی وقاص نے ایک شخص کو پکڑا مدینہ کے حرم میں جو شکار کرتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکو حرام ٹھہرایا تھا
یعنے مدینہ کی بزرگی کے سبب سے وہان کے حرم کا شکار حرام ہے) تو سعد نے اوسکے کپڑے چھین لیے اس مین اوس شخص
کے لوگ آکر سعد سے گفتگو کرنے لگے سعد نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام ٹھہرایا ہے اس حرم کو اور فرمایا
جو شخص شکاری کو پکڑے تو اوسکا اسباب چھین لیوے اور مین تم کو ہرگز وہ سامان نہ دونگا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
مجھے دلایا البتہ اگر تم چاہو تو اوسکی قیمت دیدونگا عن مولی لسعد ان سعدا وجد عبیدا من عبید المدینة
یقطعون من شجر المدینة فاخذ متاعهم وقال یعنی لموالیهم سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم ینهی ان
یقطع من شجر المدینة شیء وقال من قطع منه شیئا فلمن اخذه سلبه ترجمہ سعد کے غلام سے روایت ہے کہ سعد
نے مدینے مین ایک غلام کو درخت کاٹتے دیکھا انہون نے اوسکا اسباب چھین لیا اور اوسکے مالکون سے کہا کہ مین نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ منع کرتے تھے مدینے کے درخت کاٹنے کو اور فرماتے تھے جو کاٹے پھر اوسکو کوئی پکڑے تو اوسکا
اسباب چھین لیوے ف وجہ کیا یہی ہے کہ اوسکو دیدیوے اکثر علما کا یہی قول ہے اور بعضون کے نزدیک نہ دیوے عن جابر
بن عبد الله ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا یخبط ولا یعضد حمی رسول الله صلی الله علیه وسلم ولکن یهش
هشا رفیقا ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینے کے حرم مین پتی نہ توڑی جاوین نہ درخت
کاٹا جاوے لیکن نرمی سے جھاڑ لی جاوین پتے ف اکثر علما کے نزدیک مدینہ کے حرم کے درخت کاٹنے مین یا شکار مارنے مین
جزا نہین ہے اور بعضون کے نزدیک جزا ہے عن ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یاتی قباء ماشیا و
راکبا [illegible] ویصلی رکعتین ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا مین پیدل
اور سوار ہو کر آیا کرتے (ہفتے کے دن) اور دو رکعتین (نفل) پڑھتے باب زیارة القبور قبرون کے زیارت کا
بیان عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ما من احد یسلم علی الا رد الله علی روحی حتی ارد علیه
السلام ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ مجھے خبر کر دیتا ہے
مین اوسکے سلام کا جواب دیتا ہون عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تجعلوا بیوتکم
قبورا ولا تجعلوا قبری عیدا وصلوا علی فان صلوتکم تبلغنی حیث کنتم ترجمہ ابو ہریرہ رضہ سے روایت
ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مت بناؤ اپنے گھرون کو قبر (جیسے قبرون مین کوئی نماز نہین پڑھتا ویسے ہی گھرون
گھرون مین بھی نماز پڑھنا چھوڑ دو) اور مت بناؤ میری قبر کو عید (کہ ایک وقت معین پہ لوگ وہان جمع ہوا کرین اس سے عرس
کی ممانعت ثابت ہوتی) البتہ درود بھیجو مجھ پر جہان تم ہوگے درود تمہاری مجھ کو پہنچ جاوے گی عن ربیعة یعنی ابن
الهدیر قال ما سمعت طلحة بن عبید الله یحدث عن رسول الله صلی الله علیه وسلم حدیثا قط غیر حدیث واحد

ومن لم یستطع منکم فعلیہ بالصوم فانہ لہ وجاء ترجمہ علقمہ سے روایت ہی مین عبد اللہ بن مسعود کے ساتھہ منا مین
جاتا تہا انہون نے اونکو حضرت عثمان سے اور اکیلے مین باتین کرنا چاہا مین نے عبد اللہ بن مسعود سے یہ کہنا چاہتے تہے کہ تم ایک نکاح کر لو
جب عبد اللہ نے دیکہا کہ نکاح کی کوئی ضرورت ہی نہین ہے تو مجہ سے کہا آ اے علقمہ (یعنی اگر نکاح کے گفتگو منظور ہوتی تو تخلیہ کرنی
جب کی حاجت تہی نہین تو خلوت کیا ضروری) مین اوسوقت حضرت عثمان نے کہا اے ابا عبد الرحمن کیا ہم تمہارا نکاح ایک باکرہ
چہوکری سے کر دین جو گئی ہوئی قوت تمہاری پہر پہیر لاوے عبد اللہ بن مسعود نے کہا تم ایسا کہتے ہو مین نے سنا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے جو شخص تم مین سے نکاح کے طاقت رکہے (یعنی روٹی کپڑا اور مہر دے سکے) وہ نکاح کرے کیونکہ
نکاح آنکہہ کو خوب نیچے رکہتا ہے اور شرمگاہ کو زنا سے بچاتا ہے جو شخص تم مین سے نکاح کی طاقت نہ رکہے وہ روزے رکہے کیونکہ
روزہ اوسکی ایسا خصی کرتا ہے (یعنی شہوت کو کم کر دیگا) **باب ما یؤمر بہ من تزویج ذات الدین** دیندار عورت سے
نکاح کرنا مقدم ہے عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال تنکح النساء لاربع لمالہا ولحسبہا ولجمالہا و
لدینہا فاظفر بذات الدین تربت یداک ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نکاح کیا جاتا ہے
عورت کا چار سبب سے اوسکے مال کے سبب سے اور اوسکے حسب کے سبب سے اور اوسکی خوبصورتی کے سبب سے اور اوسکی دینداری
کے سبب سے سو تو دیندار عورت کو طلب کر تیرے ہاتہون مین خاک اگر تو نے دیندار کو چہوڑا ف یعنی دستور ہے کہ عورت کے
نکاح کی رغبت انہین چار چیزون کے سبب سے ہوتی ہے سو فرمایا کہ تو دیندار نیکبخت عورت کو سب پر مقدم رکہہ کہ زندگی آرام سے
بسر ہوگی اور مال اور حسب نسب اور خوبصورتی پر نظر نکرنا کہ اکثر دہوکہا ہوتا ہے اور اوسکی بد خوئی کے سبب سے زندگی تلخ
ہو جاتی ہے بقول سعدی شعر زن بد در سرای مرد نکو ۔ ہم درین عالم ست دوزخ او ۔ اور اگر دینداری کے ساتہہ مال اور نسب
اور جمال بہی ہو تو سبحان اللہ نور علی نور **باب فی تزویج الابکار** کنواری لڑکیون سے نکاح کرنا عن جابر بن عبد اللہ
قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتزوجت قلت نعم قال بکر ام ثیب فقلت ثیب قال افلا بکرا تلاعبہا
وتلاعبک ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلعم نے مجہکو فرمایا کیا تو نے نکاح کیا ہے مین نے کہا ہان آپ نے پوچہا
کنواری ہے یا بیوہ سے مین نے کہا بیوہ سے آپ نے فرمایا تو نے کنواری سے کیون نہ نکاح کیا کہ تو اوس سے کہیلتا اور تجہہ سے وہ کہیلتی
ف یعنی کمال الفت اور بے تکلفی ہوتے مذاق رہتا کیونکہ بیوہ عورت کی قلب کو خاوند سے استقدر کو تعلق نہین ہوتا جیسے کنواری
کے وہ تو سوا اپنے خاوند کے کسیکو جانتی ہی نہین ۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اپنی بیبی سے کہیل کود بہی پیار درست ہی
عن ابن عباس قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان امرأتی لا تمنع ید لامس قال غربہا قال
اخاف ان تتبعہا نفسی قال فاستمتع بہا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ صلعم پاس اور کہا یا رسول اللہ
میری عورت کسی ہاتہہ لگانیوالے کے ہاتہہ کو نہین روکتی (یعنی ہر ایک سے راضی ہو جاتی ہے زنا پر) آپ نے فرمایا اوسکو طلاق دیدے
وہ مرد بولا مجہے ڈر ہے کہین میرا دل اوس سے لگا رہے آپ نے فرمایا تو رہنے دے ف اس حدیث کو ابن جوزی نے موضوع کہا

ہے لیکن روایت اسکی ثقہ نہین پر اشکال یہہ ہے کہ باوصف معلوم ہونے زنا اور بدکاری کے آپ اوس عورت کو رکہنے کا حکم کیونکر دیتے
اسی واسطے بعضون نے ہاتھہ لگانیوالے کے ہاتھہ نہ روکنے سے یہ مراد رکہی ہے کہ گھر لٹا دیتی ہے جو مانگے اوسکو دیدیتی ہے واللہ اعلم عن
معقل بن یسار قال جاء رجل الی النبی صلی الله علیه وسلم فقال انی اصبت امرأة ذات حسب وجمال وانها لا تلد
افأتزوجها قال لا ثم اتاه الثانية فنهاه ثم اتاه الثالثة فقال تزوجوا الودود الولود فانی مکاثر
بکم الامم ترجمہ معقل بن یسار سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور بولا مجھکو ایک عورت ملی ہے
جو نہایت خوبصورت اور شریف ہے مگر اوسکی اولاد نہین ہوتے کیا مین اوس سے نکاح کرون آپ نے فرمایا نہین پھر وہ دوسری بار
آیا آپ نے فرمایا نہین پھر تیسری بار آیا تو آپ نے فرمایا نکاح کرو چاہنے والی محبت کرنیوالی بہت جننے والی عورت کو کیونکہ مین اپنی امت
کو بڑہانیوالا ہون تمہاری وجہ سے باب فی قوله تعالی الزانی لا ینکح الا زانیة بدکار عورت سے نہین نکاح کرتا مگر بدکار
عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده ان مرثد بن ابی مرثد الغنوی کان یحمل الاساری بمکة وکان بمکة
بغی یقال لها عناق وکانت صدیقته قال جئت النبی صلی الله علیه وسلم فقلت یا رسول الله انکح عناق قال فسکت عنی
فنزلت والزانیة لا ینکحها الا زان او مشرک فدعانی فقرأها علی وقال لا تنکحها ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے
روایت ہے کہ مرثد بن ابی مرثد قیدیون کو لیکر مکہ مین جایا کرتا وہان ایک عورت بدکار رہتی تھی جسکا نام عناق تہا وہ اسکی آشنا
تہی تو مرثد نے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ کیا مین عناق سے نکاح کرون آپ چپ ہو رہے پھر
یہ آیت اوتری ۔ والزانیة لا ینکحها الا زان او مشرک یعنی زانیہ بدکار عورت سے وہی نکاح کرتا ہے جو خود زانی بدکار یا مشرک ہو آپ نے
یہ آیت پڑہ کر مجھے سنائی اور فرمایا مت نکاح کر اوس سے ف یہ بھی اُس حالت مین ہے کہ وہ عورت زنا پر قائم رہے اور اوس سے
توبہ نکری عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا ینکح الزانی المجلود الا مثله ترجمہ ابو ہریرہ سے
روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص زنا کے کوڑے کہایا ہوا ہو وہ نکاح کرے مگر اسی قسم کی عورت سے باب
فی الرجل یعتق امته ثم یتزوجها اپنی لونڈی کو آزاد کرکے پہر اوس سے نکاح کر لینا عن ابی موسی قال قال رسول الله صلی
الله علیه وسلم من اعتق جاریته وتزوجها کان له اجران ترجمہ ابی موسی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جسنے اپنی لونڈی کو آزاد کرکے اوسکے ساتھہ نکاح کیا اوسکو دونا ثواب ہے عن انس ان النبی صلی الله علیه وسلم اعتق
صفیة وجعل عتقها صداقها ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ کو آزاد کر کی اور ان سے
نکاح کر لیا اور انکی آزادی مہر قرار پائی ۔ باب یحرم من الرضاعة ما یحرم من النسب دودہ پلانے سے ویسی ہی حرمت
ہوتی ہے جیسی نسب سے عن عائشة زوج النبی صلی الله علیه وسلم ان النبی صلی الله علیه وسلم قال یحرم من الرضاعة
ما یحرم من الولادة ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دودہ پینا نکاح کو حرام کرتا ہے
جیسے پیدایش کا رشتہ حرام کرتا ہے ف یعنی جہان جہان نسب کے سبب نکاح نہین درست وہان دودہ پینے کی جہت سے بہی

نکاح درست جیسے ماں اور بہن سے نکاح حرام ہے ویسی دایہ اور دایہ کی بیٹی سے بھی نکاح منع ہے اسی طرح اور قیاس کر لینا چاہیے
دودھ پلایا کا بڑا حق ہے دایہ اور اوسکی لوگون سے سلوک کرنا سنت ہے عن ام حبیبة قالت یا رسول اللہ ھل لک فی اختی
قال فافعل ماذا قالت تنکحها قال اختک قالت نعم قال او تحبین ذلک قالت لست لک بمخلیة و
احب من شرکنی فی خیر اختی قال فانها لا تحل لی قالت فواللہ لقد اخبرت انک تخطب درة او ذرة شک
زهیر بنت ابی سلمة قال بنت ام سلمة قالت نعم قال اما واللہ لو لم تکن ربیبتی فی حجری ما حلت لی
انها ابنة اخی من الرضاعة ارضعتنی واباها ثویبة فلا تعرضن علی بناتکن ولا اخواتکن ترجمہ
ام حبیبہ سے روایت ہے انہون نے کہا یا رسول اللہ آپ کو میری بہن سے رغبت ہے آپ نے فرمایا تو کیا کرون ام حبیبہ نے کہا
نکاح کر لیجیے آپ نے فرمایا تمہاری بہن سے ام حبیبہ نے کہا ہان آپ نے فرمایا تم کو یہ منظور ہے ام حبیبہ نے کہا کچھ مین اکیلی تو آپ کے
پاس نہین ہون (یعنی اکلوتی بی بی تہوڑی ہون کہ سوت کا آنا مجھے ناگوار گزرے) تو جتنی لوگ میرے ساتھ شریک ہون
بہتر یہی ہے ان سب مین اپنی بہن کا شریک ہونا زیادہ پسند کرتی ہون آپ نے فرمایا وہ مجھے حلال نہین ہو سکتی کیونکہ
ایک بہن نکاح مین موجود ہے) ام حبیبہ نے کہا قسم خدا کی مجھے معلوم ہوا آپ نے پیام دیا ہے دُرّہ یا ذرّہ کا (جو ابو سلمہ کی بیٹی ہے)
آپ نے فرمایا ام سلمہ کی بیٹی ام حبیبہ نے کہا ہان آپ نے فرمایا وہ تو میری ربیبہ ہے اگر ربیبہ بھی نہوتی تو میری رضاعی بہن
کی بیٹی ہے تجھے اور ابو سلمہ اوسکی باپ کو ثویبہ نے دودھ پلایا ہے تو مت ذکر کرو میرے سامنے اپنی بیٹیون اور بہنون کا **باب**
فی لبن الفحل مرد سے دودھ کا ناتا عن عائشة رضی اللہ عنها قالت دخل علی افلح بن ابی القعیس فاستترت منه
قال تستترین منی وانا عمک قالت قلت من این قال ارضعتک امراة اخی قالت انما ارضعتنی المراة ولم
یرضعنی الرجل فدخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فحدثته فقال انه عمک فلیلج علیک ترجمہ حضرت
عائشہ سے روایت ہے افلح بن ابی القعیس میرے پاس آئے (وہ عائشہ کے چچا تھے دودھ کے ناطے سے) تو مینے اون سے پردہ
کیا انہون نے کہا تو مجھ سے پردہ کرتی ہے مین تو تیرا چچا ہون مینے جواب دیا کیونکر تو انہون نے کہا کہ میری بہاوج نے تجھکو دودھ
پلایا ہے مینے جواب دیا کہ عورت نے دودھ پلایا کچھ مرد نے تو دودھ نہین پلایا اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے تو یہ قصہ مینے
حضرت کے سامنے کہا حضرت نے فرمایا بیشک وہ تیرا چچا ہے شوق سے تیرے پاس آوے ف معلوم ہوا کہ جیسی حرمت دودھ
کی دودھ پلانیوالی یعنی عورت کی طرف سے ثابت ہوتی ہے ویسی ہی اوسکے خاوند کی طرف سے بھی ہوتی ہے **باب فی رضاعة**
الکبیر بڑا آدمی اگر دودھ پیوے عن عائشة المعنی واحد ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم دخل علیها وعندها
رجل قال حفص فشق ذلک علیه وتغیر وجهه ثم اتفقا قالت یا رسول اللہ انه اخی من الرضاعة فقال
انظرن من اخوانکن فانما الرضاعة من المجاعة ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اونکے پاس آئے اور ایک شخص اونکے نزدیک بیٹھا تہا حفص نے کہا کہ حضرت کو یہ بات بہت بری معلوم ہوئی غصہ سے چہرہ کا رنگ

بدل کیا حضرت عائشہ نے کہا یا رسول اللہ تو میرا دودھ شریک بھائی ہی حضرت نے فرمایا دیکھو ـ یعنی سوچو تمہارا بھائی کون
ہی دودھ کا ناتا تصرف بھوکھ سے ہے ف یعنی جس شیر خوارگی سے نکاح حرام ہوتا ہی تو اوسکا اعتبار طفلی تک ہی کہ چھوٹے
لڑکے بھوکھ بھی دودھ ہی نہین جانتے اور اگر جوان آدمی کسی عورت کا دودھ پیوے تو اوسکا کچھ اعتبار نہین نہ نکاح کو نہین روکتا
اور کہتے ہین کہ مذہب حضرت عائشہ کا دوسری حدیثون کے موافق یہ تہا کہ حرمت دودھ پینے کی بڑی عمر مین بھی حاصل ہو جاتی
ہے اور سامنی ہونا مثل محرم کے جائز ہوتا ہی عن ابن مسعود قال لا رضاع الا ما شد العظم وانبت اللحم فقال ابو موسی
لا تسألونا وهذا الحبر فیکم ترجمہ عبد اللہ بن مسعود نے کہا رضاعت وہی ہی جو ہڈی کو مضبوط کرے اور گوشت بڑھاوے
اوسوقت ابو موسی اشعری نے کہا مت پوچھو مجھسے جبتک یہ عالم تم مین ہی (یعنی ابن مسعود) باب فیمن حرم رضاعة
الکبیر کے حرمت کا بیان عن عائشة زوج النبی صلی الله علیه وسلم وام سلمة ان ابا حذیفة بن عتبة بن ربیعة
بن عبد شمس کان تبنی سالما وانکحه ابنة اخیه هند بنت الولید بن عتبة بن ربیعة وهو مولی
لامرأة من الانصار کما تبنی رسول الله صلی الله علیه وسلم زیدا وکان من تبنی رجلا فی الجاهلیة دعاه
الناس الیه وورث میراثه حتی انزل الله سبحانه وتعالی فی ذلک ادعوهم لآبائهم الی قوله فاخوانکم
فی الدین وموالیکم فردوا الی آبائهم فمن لم یعلم له اب کان مولی واخا فی الدین فجاءت سهلة بنت سهیل
بن عمرو القرشی ثم العامری وهی امرأة ابی حذیفة فقالت یا رسول الله انا کنا نری سالما ولدا وکان یأوی
معی ومع ابی حذیفة فی بیت واحد ویرانی فضلا وقد انزل الله عز وجل فیهم ما قد علمت فکیف تری
فیه فقال لها النبی صلی الله علیه وسلم ارضعیه فارضعته خمس رضعات فکان بمنزلة ولدها من
الرضاعة فبذلک کانت عائشة رضی الله عنها تأمر بنات اخواتها وبنات اخوتها ان یرضعن من احبت
عائشة ان یراها ویدخل علیها وان کان کبیرا خمس رضعات ثم یدخل علیها وابت ام سلمة وسائر
ازواج النبی صلی الله علیه وسلم ان یدخل علیهن بتلک الرضاعة احد من الناس حتی یرضع فی المهد وقلن
لعائشة والله ما ندری لعلها کانت رخصة من النبی صلی الله علیه وسلم لسالم دون الناس ترجمہ حضرت
عائشہ اور ام سلمہ سے روایت ہی کہ ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ نے متبنی کیا تہا سالم کو (یعنی بیٹا بنایا تہا پالک) اور اپنے بھائی
کے بیٹے کا ہندہ بنت ولید بن عتبہ بن ربیعہ کا نکاح اون سے کر دیا تہا اور سالم ایک عورت انصاری کے مولی (غلام آزاد) تہے
جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید کو بیٹا بنایا تہا اور جاہلیت مین یہ رسم تھی جو شخص کسی کو متبنی کرتا تو لوگ اوسکو اوسی
کے نام سے نسبت دیتے (یعنی اوسی کا بیٹا کہتے مثلا زید کو لوگ زید بن محمد کہا کرتے) اور وارث اسکے ترکہ ولائی ہوتا یہانتک کہ اللہ جل جلالہ
نے یہ آیت اوتاری ادعوهم لآبائهم الی قوله فاخوانکم فی الدین وموالیکم یعنی پکارو اونکو اونکے باپون کیطرف نسبت کر کے یہ بہتر ہے
اللہ کے نزدیک اگر تم کو اونکے باپون کے نام معلوم نہون تو وہ تمہارے دینی بھائی ہین اور مولی (غلامان آزاد) ہین اس روز سے لوگون کو

اونکی باتون کیطرف نسبت کرکے پکارنی لگے اور جسکا باپ معلوم نہوا اوسکو مولی اور دینی بہائی قرار دیا تو سہلہ بنت سہیل بن
عمرو قرشی ابوحذیفہ کی جورو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ہم تو سالم کو اپنا بیٹا سمجھتے تھے
وہ ہمارے اور ابوحذیفہ کے ساتھ ایک ہی گھر میں رہتا اور مجھکو ننگا کہلا دیکھتا اور اب گھر کے کپڑون مین اب اللہ جل جلالہ نے لے پالکون
کے باب مین جو اوتارا اوسکو آپ جانتے ہین پھر کیا حکم کرتے ہین آپ نے فرمایا تو اوسکو پانچ بار دودہ پلا دے پھر وہ مثل اوسکے ہو
جائیگا جو دودہ پینے سے محرم ہو جاتا ہے اسی لیئے سے حضرت عائشہ حکم کرتین اپنی بہنون اور بہانجیون کو کہ دودہ پلا دین اوس شخص کو جسکو حضرت
عائشہ دیکھنا چاہتین اور اوسکے سامنے ہونا چاہتین اگرچہ بڑا آدمی ہو یکن پانچ بار دودہ پلا دین بعد اوسکی وہ شخص حضرت عائشہ پاس
آیا جایا کرتا ف داؤد ظاہری اور اہل حدیث کا مذہب یہی ہے کہ بڑی آدمی کو اگرچہ اوسکے ڈاڑہی مونچہ نکل آئے ہون دودہ
دینا اسی غرض سے کہ اوسکو نظر دیکھنا بھی جائز ہو اور اس رضاعت سے حرمت ثابت ہو جاتی ہے حضرت عائشہ کا بھی یہی مذہب
ہے باقی امہات المؤمنین اور اکثر علماء کا قول اسکی خلاف ہے اونکی نزدیک دو برس کے بعد رضاعت کا اعتبار نہیں اور ابوحنیفہ کے
نزدیک ڈہائی برس کے بعد اور زفر کے نزدیک تین برس کے بعد ف اور امّ سلمہ اور باقی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیان
اسکا انکار کرتین کہ کوئی اون پاس ایسی رضاعت کی وجہ سے آیا جایا کرے جبتک بچپن مین رضاعت نہوا ہو اور حضرت عائشہ
سے کہتین ہم نہین سمجھتین شاید یہ رسول اللہ صلعم نے سالم کو رخصت دی تھی اور لوگون کو نہین ف تو یہ حکم خاص ہوگا سالم سے اور اوروں
کو ایسا کرنا درست نہوگا واللہ اعلم **باب** حمل یہ ہے مادون خمس رضعات پانچ بار سے کم دودہ پلانا حرمت نہین کرتا عن
عائشة انها قالت كان فيما انزل الله عز وجل من القرآن عشر رضعات معلومات يحرمن ثم نسخن بخمس معلومات فتوفي
النبي صلى الله عليه وسلم وهن فيما يقرأ من القرآن ترجمہ حضرت عائشہ کہتی ہین پہلے کلام اللہ مین یہ اوترا تہا کہ دس بار
دودہ پچوڑنا حرام کردیتا ہے پہر منسوخ ہوگیا اور پانچ بار دودہ پچوڑنا ٹہرا پہر وفات ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور وہ پڑہا
جاتا قرآن مین ف یعنی بعض لوگ پڑہتے تہے پہر وہ بھی متروک ہوگیا اور تلاوت جاتی رہی لیکن شافعی کا عمل ہے کہ پانچ
رضعات سے کم مین رضاعت ثابت نہین ہوتی اور جمہور علما کے نزدیک ایک ہی بار دودہ پینے سے رضاعت ثابت ہو جاتی ہے عن
عائشة رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تحرم المصة ولا المصتان ترجمہ حضرت عائشہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین حرام کرتا ایکبار یا دو بار دودہ چوسنا **باب** في الرضخ عند
الفصال دودہ چہڑانے کی وقت انعام دینے کا بیان عن حجاج بن حجاج عن ابيه قال قلت يا رسول الله ما يذهب عني
مذمة الرضاعة قال الغرة العبد او الامة ترجمہ حجاج بیٹے حجاج اسلمی کے سے روایت ہے اونسے اپنے باپ سے نقل کیا کہ اونہون
نے کہا یا رسول اللہ دودہ کے حق کو کون سی چیز مجھ سے دور کریگی آپ نے فرمایا مملوک یعنی دودہ پلانیوالی کو ایک لونڈی یا غلام
دیوے تا وہ اوسکی خدمت کرے **باب** ما يكره ان يجمع بينهن من النساء جن عورتون مین جمع کرنا نکاح مین درست
نہین عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تنكح المرأة على عمتها ولا العمة على بنت اخيها

ولا المرأة على خالتها ولا الخالة على بنت اختها ولا تنكح الكبرى على الصغرى ولا الصغرى على
الكبرى ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ نکاح کیجاوے عورت اپنی پھوپی پر اور
نہ پھوپی بھتیجی پر اور نہ نکاح کیجاوے عورت اپنی خالہ پر اور نہ خالہ اپنی بھانجی پر اور نہ نکاح کیجاوے بڑے ناتے والی چھوٹے
ناتے والی پر اور نہ چھوٹے ناتے والی بڑے ناتے والی پر ف کیونکہ ان ناتوں میں ایک کو دوسرے سے بڑی محبت ہوتی ہے
جیسے خالہ کو بھانجی سے اور پھوپی کو بھتیجی سے جب ایک دوسری کی سوت ہو تو یہ محبت جاکر عداوت ہونیکا خوف ہے
اسواسطے ایسی عورتوں میں جمع کرنا جائز نہیں ہوا عن ابی ہریرۃ یقول نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان
یجمع بین المرأة وخالتها وبین المرأة وعمتها ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع
کیا جمع کرنے سے خالہ اور بھانجی کے اور پھوپی اور بھتیجی کے ف یعنے خالہ اور بھانجی یا پھوپی اور اوسکی بھتیجی کو ایک ساتھ نکاح
کرنے سے منع فرمایا ہاں اگر ایک نکاح میں آکر مرجاوے یا طلاق دیدی تو دوسرے سے نکاح کرسکتا ہے عن ابن عباس عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم انہ کرہ ان یجمع بین العمة والخالة وبین الخالتین والعمتین ترجمہ ابن عباس سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا جمع کرنے سے درمیان میں پھوپی اور خالہ کے (یعنے ایک عورت پھوپی ہو دوسری
کی اور وہ اوسکی خالہ ہو ان دونوں سے کوئی نکاح کرے تو درست نہیں جیسے زید کا بیٹا عمرو تھا اور سلمی کی بیٹی خدیجہ تھی
زید نے خدیجہ سے نکاح کیا زینب پیدا ہوئی اور عمرو نے سلمی سے نکاح کیا کلثوم پیدا ہوئی تو زینب کلثوم کی پھوپی ہوئی
اور کلثوم زینب کی خالہ ان دونوں سے ایک ساتھ نکاح کرنا درست نہیں اور منع کیا جمع سے درمیان دو خالہ کے (یعنے
ہر ایک عورت دوسری کی خالہ ہو اور وہ اوسکی بھانجی ہو جیسے بکر نے خالد کی بیٹی صالحہ سے نکاح کیا اور خالد نے بکر کی بیٹی
آمنہ سے نکاح کیا اب بکر کے بیٹی صالحہ کے پیٹ سے ساجدہ ہوئی اور خالد کے بیٹی آمنہ کے پیٹ سے راکعہ ہوئی ساجدہ راکعہ
کی خالہ اور راکعہ اوسکی بھانجی ہوئے اسیطرح راکعہ ساجدہ کی خالہ اور وہ اوسکی بھانجی ہوئے اب راکعہ اور ساجدہ دونوں سے ایک ساتھ
نکاح کرنا درست نہیں) اور منع کیا آپنے جمع سے درمیان دو پھوپیوں کے (یعنے ہر ایک عورت دوسری کی پھوپی ہو اور وہ اوسکے
بھتیجی جیسے ہشام نے مالک کی ماں جمیلہ سے نکاح کیا اور مالک نے ہشام کی ماں حلیمہ سے نکاح کیا اب ہشام کی بیٹی حسینہ
جمیلہ کے پیٹ سے پیدا ہوئی اور مالک کے بیٹے حمیدہ حلیمہ کے پیٹ سے پیدا ہوئی تو حسینہ اور حمیدہ ایک دوسرے کے پھوپی
اور بھتیجی ہوئیں ان حسینہ اور حمیدہ سے ایک ساتھ نکاح کرنا درست نہیں ہے۔ بعضوں نے کہا مراد اس حدیث سے یہ ہے کہ اپنی پوتی
کے ہوتے ہوئے ایسی دو عورتوں سے نکاح کرے ایک اوسکی پھوپی ہو اور دوسرے اوسکی خالہ ہو اسیطرح اوسکے دو خالہ سے
نکاح کرے یا دو پھوپیوں سے مگر اس صورت میں پہلے حدیث کے سوا دوسرا کوئی نیا مضمون نہ ہوگا اور صحیح وہی ہے جو پہلے
مثالیں ہم نے بیان کیں اور حدیث ایک مشکلات میں سے ہے فقط عن عروة بن الزبیر انہ سأل عائشة زوج النبی
صلی اللہ علیہ وسلم عن قول اللہ تعالی وان خفتم ألا تقسطوا فی الیتامی فانکحوا ما طاب لکم من النساء

قالت یا ابن اختی ہی الیتیمة تکون فی حجر ولیہا فتشارکہ فی مالہ فیعجبہ مالہا وجمالہا فیرید ولیہا

ان یتزوجہا بغیر ان یقسط فی صداقہا فیعطیہا غیرہ فنہوا ان ینکحوہن الا ان یقسطوا لہن ویبلغوا بہن

اعلی سنتہن من الصداق وامروا ان ینکحوا ما طاب لہم من النساء سواہن قال عروة قالت عائشة ثم ان

الناس استفتوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد ہذہ الآیة فیہن فانزل اللہ عز وجل یستفتونک فی

النساء قل اللہ یفتیکم فیہن وما یتلی علیکم فی الکتاب فی یتامی النساء اللاتی لا تؤتونہن ما کتب لہن

وترغبون ان تنکحوہن قالت والذی ذکر اللہ انہ یتلی علیہم فی الکتاب الآیة الاولی التی قال سبحانہ فیہا و

ان خفتم ان لا تقسطوا فی الیتامی فانکحوا ما طاب لکم من النساء قالت عائشة وقول اللہ عز وجل فی الآیة

الاخرة وترغبون ان تنکحوہن رغبة احدکم عن یتیمتہ التی تکون فی حجرہ حین تکون قلیلة المال و

الجمال فنہوا ان ینکحوا ما رغبوا فی مالہا وجمالہا من یتامی النساء الا بالقسط من اجل رغبتہم عنہن قال یونس

وقال ربیعة فی قول اللہ عز وجل وان خفتم الا تقسطوا فی الیتامی قال یقول اترکوہن ان خفتم

فقد احللت لکم اربعا ترجمہ عروہ بن الزبیر سے روایت ہی انہون نی پوچہا حضرت عائشہ سی یہ جو اللہ جل جلالہ فرماتا ہی

وان خفتم الا تقسطوا فی الیتامی فانکحوا ما طاب لکم من النساء۔ یعنی اگر تم کو ڈر ہو اس بات کا کہ انصاف نہ کرسکوگی یتیمون مین تو

نکاح کرہ لو جو عورتین پسند آوین تم کو اسکا مطلب کیا ہی (ظاہر مین شرط کو جزا سی کچہ تعلق معلوم نہین ہوتا کیونکہ یتیمون

مین انصاف نہ کرنے کو عورتون کے نکاح سی کیا غرض ہی) حضرت عائشہ نے کہا ای بہانجی میرے (عروہ بہانجی تہے حضرت

عائشہ کے کیونکہ حضرت عائشہ کی بہن زبیر عروہ کے باپ کو منسوب تہین) مراد یتامی (یتیمون) سے یہہ ہی کہ ایک لڑکی

یتیم اپنے ولی کے گود مین پرورش پاتی ہو (مگر ولی محرم نہ ہو جیسی چچا کا بیٹا) اور شریک ہو اوسکی مال مین پہر اوس ولی کو اوسکا مال

اور خوبصورت ہونا بہلا معلوم ہوا اور وہ اوس سے نکاح کا ارادہ کری مگر پورا پورا مہر جتنا اور کوئی اوس سے نکاح کرکی تو دیوی دینا

نہ چاہی تو اوس سے نکاح نہ کری (کیونکہ اوس مین یتیمہ کا نقصان ہی) اسکی ممانعت ہوئی کہ نکاح نہ کری مگر جب انصاف کری

اور پورا مہر جو اونچی سے اونچا اوسکے لائق ہو ادا کری بلکہ حکم ہوا کہ اگر انصاف نہ کرسکی اور پورا مہر نہ دی سکی تو اور کسی عورت

سے جو پسند آوی اور اچہی معلوم ہو نکاح کری عروہ نے کہا پہر حضرت عائشہ نی کہا لوگون نی بعد اس آیت اوترنی کی پہر سوال کیا

رسول اللہ سے یتیم لڑکیون کے باب مین تب یہ آیت اوتری ویستفتونک فی النساء قل اللہ یفتیکم فیہن وما یتلی علیکم فی الکتاب یعنی

پوچہتے ہین تجہہ سے عورتون کے باب مین اللہ تم کو بتاتا ہی حکم عورتون کا اور جو پڑہا جاتا ہی کتاب مین پڑہا جاتا ہی اس سے مراد

وہی آیت ہی وان خفتم الا تقسطوا فی الیتامی فانکحوا ما طاب لکم من النساء (جس کے معنے اوپر گزر چکی) حضرت عائشہ نی کہا یہ جو اللہ تعالی

دوسری آیت مین ارشاد فرماتا ہی وترغبون ان تنکحوہن۔ تم چاہتی ہو ان سی نکاح کرنا اوس سے یہی غرض ہی کہ تم مین سی کبہی کسی

پاس ایک یتیم لڑکی ہو تہوڑی مال والی اور کم حسن والی تو وہ نفرت کرتا ہی اوسکی نکاح سی پہر جب رغبت ہو اوسکی نکاح مین بوجہ مال

اورجمال زیادہ ہونے کے لیکن عدل اور انصاف نہ کر سکو تو پہلی آیت کے رو سے اس سے نکاح کر و کہ یونس نے کہا بعید کے کہا
وان خفتم الا تقسطوا فی الیتامی اسکی جزا محذوف ہے یعنے اگر انصاف نہ کر سکو یتیم لڑکیون مین تو اون کو چہوڑ دو اور نکاح کرو اور
عورتون سے جو پسند آوین کیونکہ چار عورتون تک تم کو درست ہین عن علی ابن الحسین انھم حین قدموا المدینة من
عند یزید بن معاویة مقتل الحسین بن علی رضی اللہ عنہ لقیہم المسور بن مخرمة فقال لہ ھل لک
الی من حاجة تامرنی بھا قال فقلت لہ لا قال ھل انت معطی سیف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانی
اخاف ان یغلبک القوم علیہ وایم اللہ لئن اعطیتنیہ لا یخلص الیہ ابدا حتی یبلغ الی نفسی ان علی بن ابی
طالب رضی اللہ عنہ خطب بنت ابو جھل علی فاطمة رضی اللہ عنہ فسمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و
ھو یخطب الناس فی ذلک علی منبرہ ھذا وانا یومئذ محتلم فقال ان فاطمة منی وانا اتخوف ان تفتن فی
دینھا قال ثم ذکر صہرا لہ من بنی عبد الشمس فاثنی علیہ فی مصاھرتہ فاحسن قال حدثنی فصدقنی ووعدنی
فوفی لی وانی لست احرم حلالا ولا احل حراما ولکن اللہ لا یجتمع بنت رسول اللہ وبنت عدو اللہ مکانا واحدا
ابدًا ترجمہ امام زین العابدین سے روایت ہے جب وہ لوگ لوٹ کر آئے مدینے کو یزید پلید کے پاس سے جس زمانے مین حضرت امام حسین
شہید ہوئے ہین تو اون سے مسور بن مخرمہ ملی اور کہا تم کو کوئی کام مجہسے ہو تو بیان کرو پہر مسور بن مخرمہ نے کہا مین نے اون سے
کہا تم مجہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تلوار نہین دیتے کیونکہ مین خوف کرتا ہون کہین تم سے لوگ اوسکو چہین نہ لیوین قسم خدا
کی اگر تم وہ تلوار مجہے دیدوگے تو مجہہ سے کوئی نہ لے سکیگا کبہی جبتک میری جان مین جان ہے اور حضرت علی نے پیام دیا تہا
ابوجہل کے بیٹی سے حضرت فاطمۃ الزہرا کے ہوتے ہوئے تو مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ خطبہ سنا رہے تہے لوگون
کو منبر پر اون دنون مین جوان ہو گیا تہا آپ نے فرمایا فاطمہ میرا ٹکڑا ہے اور مجہے خوف ہے اس بات کا کہین اونکے دین مین فساد نہ آوے
(یعنے جب دوسری سوت آوے اور وہ بشریت سے مجبور ہو کر کوئی کام ناراضی سے خلاف شرع کے نہ کرین) پہر آپ نے بیان کیا
اپنی دوسرے داماد کا حال جو بنی عبد الشمس مین سے تہا (یعنے حضرت عثمانؓ کا) اور آپ نے اون کی تعریف کے اور خوب تعریف
کی اور فرمایا جو بات مجہہ سے کہی وہ سچ ہے اور جو وعدہ کیا سو پورا کیا اور مین حرام نہین کرتا حلال کو نہ حلال کرتا ہون حرام کو (یعنے
مین یہہ نہیں کہتا کہ دوسرا نکاح کرنا جائز نہین ہے اللہ نے چار عورتین حلال کے ہین) لیکن قسم خدا کے یہ نہین ہوگا کہ رسول اللہ کے بیٹی
اور خدا کی دشمن کے بیٹے ایکجگہہ جمع ہو جاوین۔ یعنے ابوجہل جو خدا کا دشمن تہا اوسکی بیٹی بہی فاطمہ کے ساتہہ بہی جو رسول کے
بیٹی ہین دوسرے روایت مین ہے فسکت علی عن ذلک النکاح پہر چپ ہو رہے علی اس نکاح سے (یعنے جب دیکہا کہ رسول خدا
ناراض ہین تو اس نکاح کا ذکر چہوڑ دیا اور نہ کیا عن مسور بن مخرمة حدثہ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
علی المنبر یقول ان بنی ھاشم بن المغیرة استاذنونی ان ینکحوا ابنتھم من علی ابن ابی طالب فلا اذن ثم
لا اذن الا ان یرید ابن ابی طالب ان یطلق ابنتی وینکح ابنتھم فانما ابنتی بضعة منی یریبنی ما رابھا

ويؤذيني ما اذاها والاحتياط في حديث احمد۔ ترجمہ مسور بن مخرمہ سے روایت ہے انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منبر پر آپ فرماتے تھے بنی ہاشم بن مغیرہ نے اجازت چاہی مجھ سے اسبات کی کہ نکاح کر دیں اپنی بیٹی کا علی بن ابی طالب سے تو میں اجازت نہیں دیتا پھر بھی اجازت نہیں دیتا پھر بھی اجازت نہیں دیتا الا البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ علی ابن ابی طالب میری بیٹی کو طلاق دیدیں اور انکی بیٹی سے نکاح کر لیں میری بیٹی (فاطمہ) میرا ایک ٹکڑا ہے برا معلوم ہوتا ہے مجھکو جو برا معلوم ہوتا ہے اسکو اور ایذا پہونچاتی ہے مجھکو وہ چیز جو ایذا پہونچاتی ہے فاطمہ کو (آپ کو حضرت فاطمہ سے اسقدر محبت و الفت تھی کہ اتنی بھی تکلیف کو گوارا نہ کیا)

باب في نكاح المتعة متعہ کا بیان (میعاد مقرر کر کے عقد کرنا) عن الزهري قال كنا عند عمر بن عبد العزيز فتذاكرنا متعة النساء فقال له رجل يقال له ربيع بن سبرة اشهد على ابي انه حدث ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عنها في حجة الوداع ترجمہ زہری سے روایت ہے ہم عمر بن عبد العزیز پاس تھے تو ذکر آیا متعے کا ایک شخص نے کہا جسکا نام ربیع بن سبرہ تھا میں نے اپنے باپ سے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا متعے سے حجۃ الوداع میں ف متعہ چند بار حلال ہوا پھر آخر میں حرام ہوا بعد اوسکے اوسکی حرمت قیامت تک باقی رہی اکثر ائمہ اور علما کا یہی قول ہے اور نہیں خلاف کیا اس میں مگر بہت کم لوگوں نے عن سبرة ان النبي صلى الله عليه وسلم حرم متعة النساء ترجمہ سبرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے متعہ کرنیکو حرام کیا ف پھر حلال نہیں ہوا اور صحیح یہ ہے کہ کئی بار حلال ہوا اور کئی بار حرام ہوا اور شبہہ پڑ گیا اسکی حرمت میں ابن مسعود کلام اللہ میں اسطرح پڑھا ہے فما استمتعتم به منهن الى اجل مسمى جن سے تم متعہ کرو ایک میعاد معین تک اگرچہ یہ قرات شاذ ہے مگر صحابی جلیل القدر سے مروی ہے اور ابن عباس سے اسکی حلت منقول ہے باوجود اسکی نفی سے باز رہنا بہتر ہے مگر جو شخص نکاح کی قدرت نہ رکھتا ہو اور روزوں سے اوسکی شہوت کم نہ ہو تو ضرورتاً اگر متعہ کر لیوے تو زنا سے بہتر ہے میرے نزدیک واللہ اعلم

باب في الشغار شغار کا بیان ف شغار ایک قسم کا نکاح جاہلیت کے زمانے میں رائج تھا کہ ایک آدمی اپنی بیٹی یا بہن کو دوسرے سے بیاہ دیتا اس شرط پر کہ وہ بھی اپنی بیٹی یا بہن کو اس سے بیاہ دے گویا یہی مہر سمجھتے تھے عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن الشغار ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شغار کرنے سے منع کیا۔ یعنی کوئی شخص اپنے بیٹے سے کسیکا نکاح اس شرط پر کر دیوے کہ وہ شخص بھی اپنی بیٹی کا نکاح اوسکے ساتھ کر دیوے یا اسیطرح بہن کا نکاح اور دونوں آپس میں کچھ مہر نہ مقرر کریں ف شافعی کے نزدیک یہ نکاح باطل ہے اور خطابی نے احمد اور اسحاق سے ایسا ہی نقل کیا ہے اور امام مالک کے نزدیک یہ نکاح فسخ کیا جاویگا اگرچہ دخول ہو چکا ہو اور ایک روایت میں اگر دخول نہ ہوا ہو اور ایک جماعت کے نزدیک نکاح صحیح ہو جاویگا اور مہر مثل ہر ایک پر لازم ہوگا ابو حنیفہ کا بھی قول ہے عن عباس بن عبد الله بن عباس ان عبد الرحمن بن الحكم انكح عبد الرحمن ابنته وانكحه عبد الرحمن ابنته وكانا جعلا صداقا فكتب معاوية الى مروان يامره بالتفريق بينهما وقال في كتابه هذا الشغار الذي نهى عنه رسول الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ عباس بن عبد اللہ بن عباس نے

تو اور ہیکو مہر سمجہا معاویہ نے مروان کو لکہا کہ اون دونون کا نکاح توڑ دا دو اور لکہا کہ یہی شغار ہے جس سے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا **ف** اور شغار مین داخل ہے نکاح کرنا بہتیجی یا بہانجی یا پوپہی یا چچازاد بہن کا اسی شرط پر
اتنا ہے اور صورت اوسکی یون ہے ایک یہ کہے مین نے اپنے بیٹی کا نکاح تجہسی کر دیا اس شرط پر تو اپنی بیٹی کا نکاح مجہسے کر دے
پہر وہ بہی یون ہی کہے مین نے قبول کیا اور ہر ایک دوسری کے مہر ہو **باب فی التحلیل** حلالے کا بیان **عن**

علی رضی اللہ عنہ قال اسماعیل واراہ قد رفعہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال لعن اللہ المحلل والمحلل لہ **ترجمہ** حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اسماعیل نے کہا مین سمجہتا ہون کہ شعبی نے اسحدیث کو مرفوعا
روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لعنت اللہ نے حلالہ کرنیوالے پر اور جسکے واسطے حلالہ کیا جاوے (یہ اہل ظواہر
اہل حدیث کے نزدیک نکاح بہ نیت حلالہ باطل ہے اور حنفیہ کے نزدیک جائز ہے) **باب فی نکاح العبد بغیر**
اذن سیدہ غلام بغیر اپنے مولے کے پوچہے نکاح کرلی **عن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما عبد تزوج
بغیر اذن موالیہ فہو عاہر **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو غلام اپنے مالک کے بے حکم نکاح
کرے تو وہ زانی ہے۔ یعنے غلام کا نکاح اوسکے مالک کے بے حکم صحیح نہین **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ و
سلم قال اذا نکح العبد بغیر اذن مولاہ فنکاحہ باطل **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا غلام جب اپنے مالک کے بے حکم نکاح کرے تو وہ نکاح درست نہین ابو داؤد نے کہا یہ حدیث ضعیف ہے
موقوفا صحیح ہے **باب فی کراہیۃ ان یخطب الرجل علی خطبۃ اخیہ** ایک آدمی اپنے بہائی مسلمان کے پیام پر
پیام نہ بہیجے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یخطب الرجل علی خطبۃ اخیہ **ترجمہ** ابی
ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منگنی نہ کرے آدمی اپنے بہائی مسلمان کی منگنی پر **ف** یعنے جب
ایک مسلمان کے کسی جگہ شادی کی نسبت ٹہر چکی ہو تو پہر وہان اپنا پیغام دینا حلال نہین کہ اس مین دوسرے مسلمان کی حق تلفی
اور اگر ابہی بات ٹہری نہو تو پیغام دینا مضایقہ نہین **عن** نافع عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یخطب
احدکم علی خطبۃ اخیہ ولا یبیع علی بیع اخیہ الا باذنہ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے منگنی نکرے اپنے بہائی مسلمان کی منگنی پر اور نہ کوئی چیز بیچے اپنے بہائی مسلمان کے بیچ پر
مگر اوسکے حکم سے **ف** یعنے جب سودے کا گاہک ٹہر جاوے تو پہر اوسکو بہکا کر اپنا سودا بیچنے کے لیے اپنے پاس نہ لاوے **باب**
فی الرجل ینظر الی المرأۃ وہو یرید تزویجہا جس عورت سے نکاح کرنیکا ارادہ ہو اوسکا دیکہ لینا بہتر ہے **عن**
جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا خطب احدکم المرأۃ فان استطاع ان ینظر الی
ما یدعوہ الی نکاحہا فلیفعل فخطبت جاریۃ فکنت اتخبأ لہا حتی رأیت منہا ما دعانی الی نکاحہا فتزوجہا
فتزوجتہا **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی اپنے نکاح کا پیغام کسی عورت

کیطرف بہیجنا چاہی تو ہو سکے تو اوسکو دیکھ لیوی جس سے نکاح کا ارادہ ہو پہر نکاح کرے جابر نے کہا مین نے ایک چھوکری کو
پیام دیا تو چھپکر مین نے اوسکو دیکھ لیا یہانتک کہ دیکھا مین نے وہ امر جس سے رغبت ہوئی اوسکی نکاح کیطرف پہر نکاح کیا
مین نے اوس سے ف جس عورت سے نکاح کرنا چاہی اوسکا دیکھ لینا مستحب ہی باجماع علمائے **باب فی الولی**
ولی کا بیان (بغیر ولی کے نکاح صحیح نہین کسی عورت کا) عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما
امرأۃ نکحت بغیر اذن موالیہا فنکاحہا باطل ثلاث مرات فان دخل بہا فالمہر لہا بما اصاب
منہا فان تشاجروا فالسلطان ولی من لا ولی لہ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جو عورت اپنے ولی کے بے حکم اپنا نکاح کرلی تو اوسکا نکاح باطل ہے۔ یعنی صحیح نہین آپنے باطل کے لفظ
کو تین بار فرمایا۔ اور جو اوس عورت سے صحبت کیا تو عورت کا مہر دینا پڑیگا اوسکی بدلے مین جو اوس سے فائدہ حاصل
کیا ہی پہر اگر ولی اختلاف کرین تو جسکا ولی نہو اوسکا ولی بادشاہ ہی ف اور ابو حنیفہ کے نزدیک بالغہ کیواسطے ولی کے
ضرورت نہین خواہ باکرہ ہو یا ثیبہ اہل حدیث کے نزدیک ضروری ہی عن ابی موسی عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال لا نکاح الا بولی ترجمہ ابی موسی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بغیر ولی کے نکاح
صحیح نہین۔ یہ حدیث مطلق ہے اس سے رد ہوجاتی ہی قول اونکا جو کہتے ہین بالغہ کیلیے ولی ضرور نہین ہے عن ام حبیبۃ
انہا کانت عند ابن جحش فہلک عنہا وکان فیمن ہاجر الی الارض الحبشۃ فزوجہا النجاشی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہی عندہم ترجمہ ام حبیبہ سے روایت ہی وہ ابن جحش کے نکاح مین تہین اور ابن جحش اون
لوگون مین سے تہے جو ہجرت کرگئے تہے حبش کیطرف (کافرون کے ایذا ہو سے پہلے چند مسلمان لاچار ہوکر حبش کو چلے
گئے تہے) وہان وہ مرگئے تو نجاشی (بادشاہ حبش) نے اونکا نکاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کردیا حالانکہ ام حبیبہ حبش
ہی مین تہین **باب فی العضل** عورتون کو نکاح سے منع کرنیکا بیان عن معقل بن یسار قال کانت لی اخت تخطب
الی فاتانی ابن عم لی فانکحتہا ایاہ ثم طلقہا طلاقا لہ رجعۃ ثم ترکہا حتی انقضت عدتہا فلما
خطبت الی اتانی یخطبہا فقلت لا واللہ لا انکحہا ابدا قال ففی نزلت ہذہ الآیۃ واذا طلقتم النساء
فبلغن اجلہن فلا تعضلوہن ان ینکحن ازواجہن الآیۃ قال فکفرت عن یمینی فانکحتہا ایاہ ترجمہ
معقل بن یسار سے روایت ہی میری ایک بہن تہی پیام مجہسے لگا تہا پہر میرا ایک چچا کا بیٹا آیا مین نے اوس کا نکاح اوس سے
کردیا اوس نے اوسکو طلاق رجعی دیا اور چھوڑ دیا یہانتک کہ عدت گزرگئی جب پہر اوسکا پیام مجہسے لگا تو پہر وہ آیا اور پیام
دینے لگا مین نے کہا قسم خدا کی ایمین کبہی اوسکا نکاح اوس سے نکرونگا تو میرے باب مین یہ آیت اوتری (واذا
طلقتم النساء فبلغن اجلہن فلا تعضلوہن ان ینکحن ازواجہن اذا تراضوا بینہم بالمعروف
یعنی جب تم طلاق دو اپنی عورتون کو پہر اونکی عدت گزر جاوی تو مت منع کرو اونکو اس بات سے کہ نکاح کرین اپنے پہلے

خاوند سے جب دونو آپس مین دستور کے موافق راضی ہو گئے تو مین بیٹھ گیا پھر مین نے قسم کا کفارہ دیا اور اوسکا نکاح اوس سے کر دیا شکر خدا کا تمام ہوا پارہ بارہوان سنن ابی داؤد کے تیئس پارون مین سے اب شروع ہوتا ہے پارہ تیرہوان اوسکی فضل اور انعام پر توکل کر کے اللہ جل جلالہ

تم الجزء الثانی عشر ویتلوہ الجزء الثالث عشر انشاء اللہ تعالے

فہرست پارہ بارہوان سنن ابی داؤد

الجزو الثالث عشر

پارہ تیرہوان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب اذا انکح الولیان جب دو ولی ایکعورت کا نکاح کردین **عن** سمرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ایما امرأة زوجها ولیان فهی للاول منهما وایما رجل باع بیعا من رجلین فهو للاول منهما **ترجمہ** سمرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت اوسکا نکاح دو ولی کردین (ایک ایک شخص سے دوسرا دوسرے شخص سے) تو وہ عورت اوسکو ملیگی جس سے پہلے نکاح ہوا ہے اور جو شخص ایک چیز دو آدمیون کے ہاتہہ بیچی تو جسکے ہاتہہ پہلے بیچی ہی اوسی کو ملے گی **ف** کیونکہ جب ایک شخص سے نکاح ہوگیا یا ایک شخص کے ہاتہہ بک گئی اب دوسرے ولی کا تصرف دوبارہ کسی سے نکاح کرنا یا دوسرے سے بیچنا ناجائز ہوگا **باب** قولہ تعالی لا یحل لکم ان ترثوا النساء کرھا ولا تعضلوھن آیت کا حاصل یہ ہی کہ زور زبردستی سے عورتوں کے وارث مت ہوا اور نہ اون عورتون کو نکاح سے کہ لیلو اون سے کچہ اپنا دیا مگر جب وہ صریح بے حیائی کرین اخیر آیت تک **عن** ابن عباس قال الشیبانی وذکرہ عطاء ابو الحسن السوائی ولا اظنہ الا عن ابن عباس فی ھذہ الایة لا یحل لکم ان ترثوا النساء کرھا ولا تعضلوھن قال کان الرجل اذا مات کان اولیاؤہ احق بامرأتہ من ولی نفسها ان شاء بعضهم تزوجها او زوجوها وان شاءوا لم یزوجوها فنزلت ھذہ الایة فی ذلک **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس نے اس آیت کی تفسیر مین بیان کیا کہ خاوند جب مرجاتا تہا تو اوسکے وارث اوسکی بیوی کے زیادہ حقدار سمجھے جاتے تہے بہ نسبت عورت کے وارثون کے بعض اوسکا نکاح اپنے خود سے کرلیتے یا اگر چاہتے تو کسی اور سے کردیتے اگر چاہتے بالکل نکاح نہ کرنے دیتے تب یہ آیت اوتری **ف** اگر کوئی مرجاوے تو اوسکی عورت اپنے نکاح کی مختار ہی میت کے عزیزون کو زور زبردستی سے اپنے نکاح مین لینا نہین پہونچتا نہ اون کو نکاح سے روکنا پہونچتا ہے کہ عاجز ہوکر جو کچہ میت نے اوسکو دیا تہا وہ پہیر دیوے البتہ خلاف شرع کے اگر کوئی کام بے حیائی کا کرتی ہین تو اوس سے روکنا پہونچتا ہی (موضح القرآن) وارث نہ ہو زبردستی سے یعنی عورت کے خوشی نہو تم زبردستی اوسکی حاکم بن جاؤ **عن** ابن عباس قال لا یحل لکم ان ترثوا النساء کرھا ولا تعضلوھن لتذھبوا ببعض ما اتیتموھن الا ان یاتین بفاحشة مبینة وذلک ان الرجل کان یرث امرأة ذی قرابتہ فیعضلها حتی تموت او ترد الیہ صداقها فاحکم اللہ عن ذلک ونهی عن ذلک **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی انہون نے کہا اس آیت کا یا ایہا الذین آمنوا لا یحل لکم ان ترثوا النساء کرھا ولا تعضلوھن لتذھبوا ببعض ما آتیتموھن الا ان یاتین بفاحشة مبینة الآیة (جسکا ترجمہ اوپر مذکور ہوا) شان نزول یہ ہے کہ ایک مرد اپنے عزیز کی جورو کا وارث ہوتا پہر اوسکو دوسرا نکاح کرنے

دنیا یہانتک کہ مرجاتے یا جو مہر لیا ہی اوسکو واپس کر دیتے (مجبور ہوکر) اسد جل جلالہ نے اس سے منع کیا کیونکہ اس مین
عورتون پر محض ظلم ہوتا تہا جب اونکا خاوند مر گیا تو اونکو اختیار ہونا چاہیے خواہ دوسرا نکاح کر لین یا نہ کرین باب

فی الاستیذان نکاح کی وقت لڑکی سے پوچہنا عن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تنکح الثیب حتی
تستامر ولا البکر الا باذنہا قالوا یا رسول اللہ وما اذنہا قال ان تسکت ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول
اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا کہ نکاح نکیا جاوے بیوہ عورت کا جبتک اوس سے اجازت نہ لیجاوے اور نہ نکاح کیا
جاوے کنواری عورت جبتک اوسکا اذن نہ لیا جاوے لوگون نے کہا کہ کنواری کا اذن کسطرح ہو یعنی وہ شرم کے مارے کیونکر
بتلاوے گی حضرت نے فرمایا کہ اوسکا چپ رہنا ہی اذن ہی ف یعنی کنواری سے یون کہا جاوے کہ تیرا نکاح فلانے شخص سے
ہم کرتے ہین اگر وہ اجازت دے تو بہتر ہی نہین تو اوسکا چپ رہنا ہی اجازت ہی۔ امام اعظمؒ کے نزدیک چہوٹی لڑکی کے
کا ولی مختار ہے جہان چاہے وہان کر دے خواہ بیوہ ہو خواہ کواری اور جوان عورت خود مختار ہی خواہ بیوہ ہو خواہ کنواری
اور امام شافعی کے نزدیک بیوہ خود مختار ہی چہوٹی ہو یا جوان اور کنواری کا ولی مختار ہے چہوٹی ہو یا جوان عن

ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تستامر الیتیمۃ فی نفسہا فان سکتت فہو اذنہا
وان ابت فلا جواز علیہا ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہی رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا کنواری عورت جو بالغ
ہو جاوے اور اوسکا باپ نہ ہو تو وہ اپنے نکاح کرنے مین پوچہی جاوے گی اگر چپ ہو رہے تو وہی اوسکا اذن ہی اور اگر انکار کیا تو
اوسپر جبر نہین دوسری روایت مین یون ہی فان بکت او سکتت فہو اذنہا یعنی اگر چپ ہو رہی یا رونے لگی تو بہی
اذن اوسکا ہی ابو داؤد نے کہا بکت کی زیادتی محفوظ نہین ہے بلکہ یہ وہم ہی ابن ادریس سے جو راوی ہی اس حدیث کا عن

ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امروا النساء فی بناتہن ورواہ ابو عمرو ذکوان عن عائشۃ
قالت قلت یا رسول اللہ ان البکر تستحیی ان تتکلم قال سکاتہا اقرارہا ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے
روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اسد علیہ وسلم نے مشورہ لو عورتون سے اون کی بیٹیون کے نکاح مین دوسری روایت
مین حضرت عائشہ سے یہ ہی مین نے کہا یا رسول اسد کنواری لڑکی بات کرنیسے شرماتی ہی آپ نے فرمایا اوسکا اقرار یہی ہی کہ خاموش
ہو رہے ف یعنی جب اوس سے کہا جاوے کہ تیرا نکاح بعوض اس مہر کے فلان شخص سے کیا تو نے قبول کیا اور وہ چپ ہو رہے
تو بہی قبول سمجہا جاویگا باب فی البکر یزوجہا ابوہا لا یستامرہا کنواری لڑکی کا نکاح اوسکا باپ اوسکو پوچہے بغیر کر دے

تو کیسا عن ابن عباس ان جاریۃ بکرا اتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ان اباہا زوجہا وہی
کارہۃ فخیرہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی کہ ایک کنواری لڑکی نے رسول اسد صلی اسد
علیہ وسلم کے پاس آکر ذکر کیا کہ اوسکی باپ نے اوسکی نا راضی سے نکاح اوسکا کر دیا نبی آپ نے اوسکو اختیار دیا ف چاہے نکاح
رکہے چاہے فسخ کر ڈال محدثین نے لکہا ہی کہ وہ لڑکی بالغہ ہو گی کیونکہ کمسن لڑکی کے پر باپ کو اختیار ہی کہ جبرا نکاح کر دیوی پہر جب

وہ لڑکی جوان ہوگی تو اوسکو اختیار ہے وہ نکاح فسخ کردیوے اور ابوحنیفہ کے نزدیک اختیار نہ ہوگا **باب فی الثیب** ثیبہ
کا بیان عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الایم احق بنفسہا من ولیہا والبکر تستاذن فی
نفسہا واذنہا صماتہا **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ثیبہ عورت تو اپنی جان
کی خود مختار ہے بہ نسبت اپنے ولی کے۔ یعنے ولی کا اوسپر جبر نہیں پہونچتا نکاح میں اور کنواری عورت سے نکاح کی اجازت مانگنا چاہیے
اور اوسکا چپ رہنا ہی اوس کی اجازت ہے **ف** ایم سے مراد ثیبہ ہے بدلیل روایت مسلم کے اور مقابلہ باکرہ کے اور ابوحنیفہ کے نزدیک
ایم سے بے شوہر والی عورت مراد ہے عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس للولی مع الثیب امر
والیتیمۃ تستامر وصمتہا اقرارہا **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ثیبہ پر ولی کو کچھ
اختیار نہیں اور کنواری سے اذن لیا جاویگا اور اوسکا چپ رہنا ہی اوسکا اقرار ہے **ف** یہ دونو حدیثیں شافعی کی دلیل ہیں
جب ایم سے ثیبہ مراد ہو عن خنساء بنت خذام الانصاریۃ ان اباہا زوجہا وہی ثیب فکرہت ذلک فجاءت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ذلک لہ فرد نکاحہا **ترجمہ** خنساء خذام انصاری کی بیٹی سے روایت ہے کہ اوسکی باپ نے
بلا اجازت اوسکی اوسکا نکاح کردیا کیونکہ وہ ثیبہ تھی تو اوس نے نکاح سے ناراض ہوکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اکر ذکر کیا حضرت
نے اوسکے نکاح کو پھیر دیا یعنے باپ کے نکاح کیے ہوئی کو جائز نہ کہا **ف** خذام ذال معجمہ سے ہے یا خدام دال مہملہ سے **باب**
فی الاکفاء کفو کا بیان ارکفو اور کفاءت مشہور ہے عن ابی ہریرۃ ان ابا ہند حجم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی
الیافوخ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا بنی بیاضۃ انکحوا ابا ہند وانکحوا الیہ قال وان کان فی شیء مما تداوون
بہ خیر فالحجامۃ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے ابا ہند نے پچھنے لگائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یافوخ میں (چندیا میں) آپنے
فرمایا اے بنی بیاضہ نکاح کردو ابا ہند سے اور پیام بھیجو اوسکو اگر تمہاری سب دواؤں میں کوئی دوا بہتر ہے تو بھی پچھنے لگانا ہے **ف**
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کفاءت میں دین کا اعتبار ہے نہ نسب اور مال کا اور ابوحنیفہ کے نزدیک کفاءت میں بہت سے امور کا لحاظ ہے
نسب کا اور اسلام کا اور آزادی کا اور دیانت کا اور مال کا اور پیشے کا اور غیر کفو سے نکاح ہوجاوے گا مگر ولی اوسکو فسخ کرسکتا ہے **باب**
فی تزویج من لم تولد قبل پیدائش کے نکاح کردینا عن سارۃ بنت مقسم انہا سمعت میمونۃ بنت کردم قالت
خرجت مع ابی فی حجۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدنا الیہ ابی وہو علی
ناقۃ لہ ومعہ درۃ کدرۃ الکتاب فسمعت الاعراب والناس وہم یقولون الطبطبیۃ الطبطبیۃ
الطبطبیۃ فدنا الیہ ابی فاخذ بقدمہ فاقر لہ ووقف علیہ واستمع منہ فقال انی حضرت جیش عثران
قال ابن المثنی جیش غثران فقال طارق بن المرقع من یعطینی رمحا بثوابہ قلت وما ثوابہ قال ازوجہ اول بنت
تکون لی فاعطیتہ رمحی ثم غبت عنہ حتی علمت انہ قد ولد لہ جاریۃ وبلغت ثم جئتہ فقلت لہ اہلی
جہزہن الی فحلف ان لا یفعل حتی اصدقہ صداقا جدیدا غیر الذی کان بینی وبینہ وحلفت لا اصدق

عير الذي اعطيته فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ويقرن اي الشاء هي اليوم قال فرأيت القتير قال ارى

ان تتركها قال فراعني ذلك ونظرت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما راى ذلك مني قال لا تاثم صاحبك

ترجمہ میمونہ بنت کردم سے روایت ہے میں اپنے باپ کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کو جاتی تھی تو میں نے دیکھا

رسول اللہ صلعم کو اور میری باپ آپکے نزدیک گئے آپ ایک اونٹ پر سوار تھے اور آپ کے ہاتھ میں ایک دُرّہ تھا جیسے لٹ کے

معلمون کے پاس ہوتا ہے (لڑکون کے سزا دینے کیواسطے) تو مین نے سنا بدؤوں اور سب لوگ کہہ رہے تھے الطبطبیۃ الطبطبیۃ الطبطب **ف**

الطبطب کوڑے کی آواز ہے جو پڑنے کیوقت اوس مین سے نکلتی ہے یا لوگون کے چلنے کی آواز چال مراد ہے کہ طب طب سے آواز

اوسوقت آرہی تھی **ف** تو میرے باپ رسول اللہ صلعم کے نزدیک گئے اور اونکا پاؤن پکڑ کر آپ کے پیغمبر ہونیکا اقرار کیا اور ٹھیرے

رہے اور آپ سے سنا اوتنے میں بعد او سکے کہا مین جیش عثران یا غثران (جو جاہلیت مین ایک لشکر گیا تھا) مین تھا وہاں طارق

بن المرقع نے مجھ سے کہا کون شخص ہے جو مجھے ایک برچھہ او سکے بدلے مین دیتا ہے مین نے کہا کیا بدلہ ہے طارق نے کہا بدلہ یہ ہے

کہ جو بیٹی میری پہلے ہوگی اوسکا نکاح اس سے کردونگا مین نے اپنا نیزہ اوس کو دیدیا اور چلا گیا یہانتک کہ میں نے سنا طارق کی بیٹی

پیدا ہوئی ہے اور اب جوان ہو گئی ہے تو مین اوسکے پاس گیا اور مین نے کہا اب میری بی بی کو رخصت کردو اوس نے قسم کھائی میں کبھی

تجھکو اپنی بیٹی نہ دونگا جبتک تو اوسکا مہر نیا نہ مقرر کرے سوا اوس مہر کے جسکا اقرار میرے اور اوسکے بیچ میں ہو چکا تھا اور مین نے

قسم کھائی کہ مین سوا اوسکے کچھ مہر نہ دونگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب اوس لڑکی کی عمر کیا ہے میرے باپ نے کہا وہ

بوڑھی ہو چلی ہے آپ نے فرمایا تو اوسکو جانے دے (چھوڑ دے) مین اس سے گھبرا گیا اور مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا

جب آپ نے میرا حال دیکھا تو فرمایا نہ تو گنہگار ہو نہ تیرا صاحب (طارق) گنہگار ہو **ف** اور اوس لڑکی کے لینے میں یا تجھے

قسم توڑنا پڑے گی یا طارق کو توڑنا پڑے گی دونو میں سے کوئی ضرور گنہگار ہوگا عن امراة قالت هي مصدقة امراة

صدق قالت بينا ابي في غزاة في الجاهلية اذ رمضوا فقال رجل من يعطيني نعليه وانكحه اول بنت تولد

لي فخلع ابي نعليه فالقاهما اليه فولدت له جارية فبلغت وذكر نحوه لم يذكر قصة القتير **ترجمہ**

ایک عورت سے روایت ہے اوسکا نام مصدقہ تھا (صدق کی بیوی) اوس نے کہا میرا باپ ایک لڑائی میں تھا جاہلیت کے

زمانے میں بیچ ایک لوگون کے پاؤن جلنے لگے (گرمی سے) ایک شخص بولا کون ایسا ہے جو اپنی جوتیاں مجھے دیدے میں اوس سے نکاح

کردونگا اپنی پہلی بیٹی کا جو میرے یہاں پیدا ہو میرے باپ نے اپنی جوتیاں اوتار کر اوسکو دیدیں پھر اوسکے یہاں لڑکی پیدا ہوئی

اور جوان ہوئی بعد اوسکے وہی قصہ بیان کیا جو اوپر گزرا مگر بڑھاپے کا حال نہیں بیان کیا (یعنی اس روایت میں یہ نہیں ہے کہ وہ لڑکی

بوڑھی ہوگئی) **باب الصداق** مہر کا بیان عن ابي سلمة قال سالت عائشة رضي الله عنها عن صداق

النبي صلى الله عليه وسلم قالت ثنتا عشرة اوقية ونش فقلت وما نش قالت نصف اوقية **ترجمہ** ابی سلمہ سے

روایت ہے میں نے پوچھا عائشہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مہر کتنا تھا اونھوں نے کہا بارہ اوقیہ اور ایک نش میں نے کہا کہ نش کیا ہے

حضرت عائشہ نے کہا کہ آدھا اوقیہ ف اوقیہ چالیس درم کا ہوتا ہی بارہ اوقیہ کے ۴۸۰ درم اور ایک نش کے ۲۰ درم سب پانسو درم ہوئی جسکے انکسو الکتیس روپے ۴ ر کمپنی ہونے ہین یہی مہر آنحضرت ۰ کی سب بیبیون کا تہا سوا ام حبیبہ کے کہ اونکا مہر چار ہزار درم یعنی ایک ہزار پچاس کمپنی کا تہا عن ابی العجفاء السلمی قال خطبنا عمر رحمہ اللہ فقال الا لا تغالوا بصدقة

النساء فانها لو كانت مكرمة في الدنيا او تقوى عند الله لكان اولاكم بها النبي صلى الله عليه وسلم

ما اصدق رسول الله صلى الله عليه وسلم امراة من نسائه ولا اصدقت امراة من بناته اكثر من ثنتي عشر

اوقية ترجمہ ابی عجفا سلمی سے روایت ہی کہ حضرت عمر رحمہ اللہ نے خطبہ پڑھ کر ہم کو کہا خبردار ہو عورتون کے مہر بہاری مت باندھو کیونکہ اگر بہاری مہر باندہنا بزرگی کا سبب ہوتا دنیا مین یا اللہ کے نزدیک پرہیزگاری کا تو البتہ تم مین لائق تر اوسکے ہوتے نبی ۲ سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہ اوقیہ سے زیادہ مہر نہ اپنی کسی بی بی کا باندہا نہ کسی بیٹی کا زیادہ بارہ اوقیے کے سوا سو روپے ہوئی عن ام حبيبة انها كانت تحت عبيد الله بن جحش فمات بارض الحبشة

فزوجها النجاشي النبي صلى الله عليه وسلم وامهرها عنه اربعة الاف وبعث بها الى رسول الله صلى

الله عليه وسلم مع شرحبيل بن حسنة ترجمہ ام حبیبہ سے روایت ہی کہ وہ عبید اللہ بن جحش کے نکاح مین تہین اور عبید اللہ حبش کے ملک مین مر گئی تو حبش کے بادشاہ نجاشی نے اونکا نکاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ کر دیا اور ام حبیبہ کا مہر آنحضرت کی طرف سے چار ہزار درم مقرر کرکے اونکو حسنہ کی بیٹی شرحبیل کے ساتہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بہیجدیا ف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیون اور بیٹیون مین سب سے زیادہ انکا مہر تہا اور مہر باقی بیبیون اور صاحبزادیونکا سوا سو روپے یا ایک سو اکتیس روپے تہے لیکن مہر حضرت فاطمہ زہرا کا سو چار سو مثقال چاندی کے برابر ڈیڑہ سو روپے کمپنی کے تہا عن الزهري ان النجاشي زوج ام حبيبة بنت ابي

سفيان من رسول الله صلى الله عليه وسلم على صداق اربعة آلاف درهم وكتب بذلك الى رسول الله صلى

الله عليه وسلم فقبل ترجمہ زہری سے روایت ہی کہ حبش کے بادشاہ نجاشی نے ام حبیبہ ابی سفیان کی بیٹی کا نکاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ کر دیا اور حضرت کیطرف چار ہزار درم مہر کے مقرر کرکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لکہہ بہیجا تو حضرت نے قبول کیا ف پہر حبش مین نکاح پڑہا گیا اور خطبہ پڑہا نجاشی بادشاہ حبش نے پہر خالد بن سعید نے بعد اوسکے کہا ہا کہا یا ماسب حاضرین کو اور ادا کیا زر مہر نجاشی نے اپنے پاس سے یہ نکاح سنہ ۶ ہجری مین ہوا اور خالد بن سعید ام حبیبہ کے باپ کے چچا کے بیٹے تہے یعنی ابو سفیان کے باب قلة المهر کم سے کم کتنا مہر ہو سکتا ہی عن انس ان رسول الله

صلى الله عليه وسلم راى عبد الرحمن بن عوف وعليه ردغ زعفران فقال النبي صلى الله عليه وسلم مهيم فقال يا

رسول الله تزوجت امراة قال ما اصدقتها قال وزن نواة من ذهب قال اولم ولو بشاة ترجمہ انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن بن عوف کو دیکہا زعفران لگائے ہوئی آپنے فرمایا کیہ کیا ہی عبد الرحمن نے کہا یا رسول اللہ مینے ایک عورت سے نکاح کیا ہی حضرت نے فرمایا اوسکا کیا مہر ٹہرایا ہے عبد الرحمن نے کہا ایک وزن نواة سونا حضرت نے

فرمایا ولیمہ کر اگرچہ ایک بکری ہو ف نواة پانچ درم کو کہتے ہین حاصل یہ ہی کہ پانچ درم برابر سونا مہر مقرر کیا جسکے
پونے سولہ ماشہ ہوتی ہی بعضون نے کہا نواة سے کھجور کے گٹھلی مراد ہے یعنی اوسکی برابر سونا مقرر کیا عن جابر بن عبد اللہ
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اعطی فی صداق امراة ملء کفیہ سویقا او تمرا فقد استحل ترجمہ
جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے عورت کے مہر مین لپ بہر ستو دیا یا کہجور دیکر
تو اوس عورت کو اوسنے حلال کر لیا عن جابر قال کنا علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نستمتع بالقبضة
من الطعام ترجمہ جابر سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین ہم متعہ کرتے تھے ایک مٹھی اناج کی دیکر
ف شاید یہ امر متعہ کی مانعت سی پہلے ہوگا صحیح مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ ہم نی متعہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے زمانے مین اور ابوبکر اور عمر کے زمانے مین یہانتک کہ منع کیا اوس سے عمر نے زرقانی نے کہا جواز متعہ کا ایک جماعت صحابہ
سے ثابت ہی جیسے جابر اور ابن مسعود اور ابو سعید اور معاویہ اور ابن عباس وغیرہم **باب فی التزویج علی العمل**
یعنی کسی کام یا محنت کے اوپر نکاح کرنا عن سہل بن سعد الساعدی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاءته امراة
فقالت یا رسول اللہ انی قد وهبت نفسی لك فقامت قیاما طویلا فقام رجل فقال یا رسول اللہ زوجنیها
ان لم یکن لك بها حاجة فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم هل عندك من شیء تصدقها ایاه فقال ما عندی الا
ازاری هذا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انك ان اعطیتها ازارك جلست ولا ازار لك فالتمس شیئا
قال فالتمس ولو خاتما من حدید فالتمس فلم یجد شیئا فقال له رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فهل معك
من القرآن شیء قال نعم سورة کذا و سورة کذا لسور سماها فقال له رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قد زوجتکها بما معك من القرآن ترجمہ سہل بن ساعدی سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
ایک عورت نے آکر کہا کہ مین نے اپنی جان آپ کو بخشی (آپنے کچھ جواب نہ دیا) وہ بڑی دیر تک کھڑی رہی تب ایک صحابی
نے کھڑے ہوکر کہا کہ حضرت اگر آپ کو اوسکی حاجت نہین تو میرا نکاح اوس سے کر دیجیے حضرت نے فرمایا کہ کچھ تیرے
پاس ہے جس سے تو اوسکا مہر ادا کرے اوس نے کہا میرے پاس کچھ بھی نہین سوا اس لنگی کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اگر تو اسکو دیدیگا تو بغیر لنگی کے بیٹھ رہیگا تو کوئی چیز ڈھونڈلا آپنے فرمایا ایک انگوٹھی ہی ڈھونڈلا اوس نے
ڈھونڈا تو کچھ نہ پایا تو اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تجھکو قرآن کچھ یاد ہے اوس نے کہا کہ ہان مجھکو فلانی فلانی
سورت یاد ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نے تیرا نکاح کر دیا اوس عورت کے ساتھ بعوض اس قرآن شریف کے
جو تجھکو یاد ہی (یعنی وہی قرآن اوس عورت کو سکھا دی یہی مہر ہے) ف اسی حدیث پر عمل ہی شافعی اور جمہور علما کا اون کے
نزدیک قلیل کثیر مال یا محنت ضروری تعلیم قرآن پر نکاح درست ہی اور ابو حنیفہ کے نزدیک دس درم سے کم مہر درست نہین مگر
دلائل اونکے ضعیف ہیں اس قابل نہین ہین کہ احادیث صحیحہ سے معارض ہو سکین اور ابو حنیفہ کی یہ تاویل کہ مراد ان حدیثون

سے ادا کرنا مہر معجل کا ہی جو بلجر نکاح کے کچھ دیا جاتا ہی مستقیم نہیں کیونکہ اس حدیث مین صاف موجود ہی نکاح کر دیا مین نے تیرا
اوسکی ساتھ بدلے اُس قرآن کی عوض مین جو تجھکو یاد ہی وہ کہتے ہین کہ صرف بایمان تعلیم کی معنون مین نہیں ہی بلکہ واسطے سببیت کے
ہی یعنی نکاح کر دیا مین نے تیرا اوس سبب سے کہ اوسکی تیری ساتھ قرآن ہی اور یہہ تاویل بعید ہی جو ظاہر حدیث سے چسپان نہیں ہو سکتی

باب فیمن تزوج ولم یسم صداقا حتی مات ایک شخص نے نکاح کیا اور مہر مقرر نہیں کیا پہر مرگیا عن عبد الله

فی رجل تزوج امراۃ فمات عنها ولم یدخل بها ولم یفرض لها فقال لها الصداق کاملا وعلیها
العدۃ ولها المیراث فقال معقل بن سنان سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم قضی به فی بروع بنت
واشق ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی ایکشخص نے ایک عورت سے نکاح کیا اور مر گیا نہ اوس عورت سے صحبت کیا اور
نہ اوسکا مہر ٹھہرایا۔ تو اس صورت مین عبد اللہ نے کہا کہ اوس عورت کا پورا مہر ثابت ہی اور وہ عورت عدت پوری کریگی
اور خاوند کے مال مین میراث کی حقدار ہو گی۔ یہہ دیکھکر معقل بن سنان نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مینی سنا ہی کہ
آپنے بروع بنت واشق کا ایسا ہی فیصلہ کیا تھا پورا مہر ثابت ہی یعنی مہر مثل جو اوسکی نسی عورتونکا مہر اُس زمانہ مین
ہو عن عبد الله بن مسعود انه اتی فی رجل بهذا الخبر قال فاختلفوا الیه شهرا او قال مرات قال فانی اقول فیها
ان لها صداقا کصداق نسائها لا وکس ولا شطط وان لها المیراث وعلیها العدۃ فان یک صوابا فمن الله وان
یک خطا فمنی ومن الشیطان والله ورسوله بریئان فقام ناس من اشجع فیهم الجراح وابو سنان فقالوا یا ابن
مسعود نحن نشهد ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قضاها فینا فی بروع بنت واشق وان زوجها هلال
ابن مرۃ الاشجعی کما قضیت قال ففرح عبد الله بن مسعود فرحا شدیدا حین وافق قضاؤه قضاء رسول
الله صلی الله علیه وسلم ترجمہ عبد اللہ ابن مسعود کے پاس ایک شخص کا یہہ مقدمہ درپیش ہوا لوگون نے اوس مین اختلاف کیا ایک مہینا
پہر یا کئی مرتبہ عبد اللہ بن مسعود نے کہا مین تو اس مقدمہ مین یہہ کہتا ہون کہ اُس عورت کا مہر ثابت ہی جیسا اوسکی قسم کی عورتون
کا مہر ہوا کرتا ہے اُس سے نہ کم نہ زیادہ اور وہ عورت میراث کی بھی مستحق ہے اور عدت بھی ادا کریگی اگر یہہ کہنا میرا شریعت کے
موافق ہی تو اللہ کی عنایت ہی اور اگر اس مین میری چوک ہو تو شیطان کیطرف سے ہی اللہ و رسول اس خطا سے پاک ہین کئی
آدمی قبیلہ اشجع کے کھڑے ہوئے اون مین سے تھے جراح اور ابو سنان کہا ای ابن مسعود ہم گواہ ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نی فیصلہ واشق کی بیٹی بروع کا جسکا خاوند ہلال بن مرہ الاشجعی تھا اسی طرح کیا جیسا کہ تم نے یہہ فیصلہ کیا راوی نے کہا
کہ عبد اللہ بن مسعود نہایت خوش ہوگئے جسوقت کہ اونکا فیصلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کے موافق ہوا اس سے
معلوم ہوا کہ مجتہد کبھی غلطی کرتا ہی عن عقبة بن عامر ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لرجل اترضی ان ازوجک فلانة
قال نعم وقال للمراۃ اترضین ان ازوجک فلانا قالت نعم فزوج احدهما صاحبه فدخل بها الرجل ولم
یفرض لها صداقا ولم یعطها شیئا وکان ممن شهد الحدیبیة له سهم بخیبر فلما حضرته الوفاة قال

ان رسول الله صلی الله علیه وسلم زوجنی فلانة ولم افرض لها صداقا ولم اعطها شیئا وانی اشهدکم
انی اعطیتها من صداقها سهمی بخیبر فاخذت سهما فباعته بمائة الف قال ابو داؤد وزاد عمر فی
اول الحدیث قال رسول الله صلی الله علیه وسلم خیر النکاح ایسرہ ترجمہ عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا کیا تو فلانی عورت سے نکاح کرنی پر راضی ہے اوس نے کہا ہان راضی ہون پھر آپ نے ایک عورت سے
فرمایا کیا تو فلانی شخص کے ساتھ نکاح کرلینے پر راضی ہے۔ اوس نے بھی کہا کہ ہان مین راضی ہون جب حضرت نے دونون کی خواہش
پائی تو اونکا نکاح کردیا پھر اوس شخص نے اپنی اوس بی بی سے صحبت کیا اور اوسکا مہر مقرر نکیا اور نہ کوئی چیز اوسکو دی مگر
وہ شخص جنگ حدیبیہ مین شریک تھا اور اوسکا حصہ خیبر مین نکلتا تھا جب وہ مرنے لگا تو کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا
نکاح فلانی عورت کے ساتھ کردیا تھا مین نے اوسکا مہر مقرر نکیا تھا اور نہ اوس عورت کو کوئی چیز دی تھی اب مین تم کو گواہ
کرتا ہون کہ مین نے اُس عورت کو اپنا وہ حصہ جو خیبر سے مجھے ملنے والا ہے دیدیا پھر اُس عورت نے وہ حصہ لیکر ایک لاکھ درم کو بیچا
دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خیر النکاح ایسرہ بہتر نکاح وہ ہے جو آسان ہو یعنی اور
مین وقت نہ کرنا پڑے مہر قلیل ہو (ان حدیثون مین ہے بہتر عورتین وہ ہین جنکا مہر تھوڑا ہو اس زمانہ مین لوگون نے استحقاقات
سے زیادہ مہر قرار رکھا ہے یہ امر مکروہ ہے ترک کرنا چاہیے) باب فی خطبة النکاح نکاح کے خطبے کا بیان عن عبد الله
بن مسعود فی خطبة الحاجة فی النکاح وغیرہ ترجمہ عبد اللہ بن مسعودؓ سے خطبہ حاجت کا یعنی نکاح وغیرہ کا اسطرح
سے مروی ہے جو آگے آتا ہے عن عبد الله قال علمنا رسول الله صلی الله علیه وسلم خطبة الحاجة ان الحمد لله
نستعینه ونستغفره ونعوذ به من شرور انفسنا من یهد الله فلا مضل له ومن یضلل فلا هادی له
واشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله یا ایها الذین امنوا اتقوا الله الذی تساءلون
به والارحام ان الله کان علیکم رقیبا یا ایها الذین امنوا اتقوا الله حق تقاته ولا تموتن الا وانتم مسلمون
یا ایها الذین امنوا اتقوا الله وقولوا قولا سدیدا یصلح لکم اعمالکم ویغفر لکم ذنوبکم ومن یطع الله
ورسوله فقد فاز فوزا عظیما لم یقل محمد بن سلیمان ان ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ہم کو حاجت کا خطبہ سکھایا۔ الحمد لله نستعینه ونستغفره اخیر تک یعنی سب خوبیان اللہ ہی کو ہین ہم اوسکی مدد چاہتے ہین
ہم اور اوسی سے بخشش چاہتے ہین ہم اور اوسکی ساتھ پناہ پکڑتے ہین ہم اپنی جانون کی برائی سے جسکو اللہ نے راہ دکھلایا اسکو
کوئی بہکانیوالا نہین اور جسکو وہ گمراہ کردی اوسکو کوئی راہ بتلانیوالا نہین مین گواہی دیتا ہون کہ سوای اللہ کے کوئی معبود
نہین اور مین گواہی دیتا ہون کہ محمدؐ اوسکی بندے اور اوسکی رسول ہین اے ایمان والو اللہ سے ڈرو جسکو نام لیکے سوال
آپس مین مانگتے ہو اور ناتون کے توڑنے سے ڈرو کیونکہ اللہ تمھارا نگہبان ہے۔ اے ایمان والو اللہ سے ڈرو جیسا کہ اوس سے ڈرنا
حق ہے اور بغیر مسلمان ہوئے تم ہر گز مت مرو اے ایمان والے لوگو اللہ سے ڈرو اور انصاف کی بات کہو تو تمہاری کام ٹھیک کردیگا

اور تمہاری گناہ بخشدیگا اور جسنے اللہ اور اوسکے رسول کا کہا مانا تو اوسنے بڑا ہی مطلب پالیا (محمد بن سلیمان کی روایت
مین ان نہین ہو الحمد سے پہلے) **عن** ابن مسعود ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا تشہد ذکر نحوہ قال
بعد قولہ ورسولہ ارسلہ بالحق بشیرا ونذیرا بین یدی الساعۃ من یطع اللہ ورسولہ فقد رشد ومن
یعصہما فانہ لا یضر الا نفسہ ولا یضر اللہ شیئا **ترجمہ** ابن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
جب خطبہ پڑھا کرتے پھر ویسا ہی ذکر کیا لیکن بعد ورسولہ کے اتنا اور پڑھا یا ارسلہ بالحق اخیر تک - یعنے اوس نے اپنے رسول
کو حق کے ساتھ خوشی سنانیوالا جنت کی اور دوزخ سے ڈرانیوالا جس نے اللہ اور اوسکے رسول کا کہا مانا ہدایت پائی اور جس نے اللہ رسول کی نافرمانی کیا اوسنے
نہی جان کے سوا کسیکا کچھ نہ بگاڑا اور اللہ کا کچھ نہ بگاڑ سکیگا (اپنا ہی نقصان کریگا) **عن** رجل من بنی سلیم قال خطبت
الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم امامۃ بنت عبد المطلب فانکحنی من غیر ان یتشہد **ترجمہ** بنی سلیم مین سے
ایک شخص سے روایت ہے (جسکا نام عباد بن سلیمان ہے) مین نے پیام دیا حضرت کی پھوپھی امامہ بنت عبد المطلب سے آپ نے
اونکا نکاح مجھسے کر دیا بغیر خطبہ کے **باب** تزویج الصغار چھوٹے نابالغ لڑکیونکا نکاح **عن** عائشۃ قالت تزوجنی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا بنت سبع قال سلیمان او ست ودخل بی وانا بنت تسع **ترجمہ** حضرت
عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ نکاح کیا اوس وقت مین سات برس کے لڑکی تھی اور
جب حضرت نے مجھسے صحبت کے تو مین نو برس کے تھے **باب** فی المقام عند البکر باکرہ عورت سے نکاح کرے تو
کے دن اوسکے پاس رہے **عن** ام سلمۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما تزوج ام سلمۃ اقام عندہا ثلاثا
ثم قال لیس بک علی اہلک ہوان ان شئت سبعت لک وان سبعت لک سبعت لنسائی **ترجمہ** ام سلمہ سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اونکے ساتھ نکاح کیا تو آپ اونکے پاس تین دن تک شب باش رہے پھر آپ
نے اون سے فرمایا کہ تین ہی رات کا ٹھہرنا میرا تیرے پاس کچھ تیرے اور تیرے لوگون کے رسوائی نہین ہے اگر تو چاہے تو مین تیرے
پاس سات رات تک شب باش رہون اور اگر تیرے پاس سات رات رہونگا تو اور بی بیون کے پاس بھی سات سات رات
رہونگا **ف** کیونکہ عدل ضرور ہی مگر نئی عورت کی اسیقدر رعایت ہو سکتی ہے کہ اگر ثیبہ ہو تو تین رات اوسکے پاس رہے اگر باکرہ
ہو تو سات رات **عن** انس بن مالک قال لما اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفیۃ اقام عندہا ثلاثا
ترجمہ انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب صفیہ کے ساتھ نکاح کیا تو تین رات تک آپ اونکے پاس شب باش
رہے عثمان کی روایت مین اتنا زیادہ ہے وکانت ثیبا وہ صفیہ ثیبہ تھین (ثیبہ وہ عورت ہے جو خاوند کر چکی ہو) **عن**
انس بن مالک قال اذا تزوج البکر علی الثیب اقام عندہا سبعا واذا تزوج الثیب اقام عندہا ثلاثا ولو
قلت انہ رفعہ لصدقت ولکنہ قال السنۃ کذلک **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے کہ عورت ثیبہ نکاح مین
ہوتی ہو پھر باکرہ عورت سے نکاح کرے تو باکرہ کے پاس سات رات تک رہے اور جب ثیب پر ثیب کو نکاح کرے تو اوسکے پاس تین

رات تک شب باش ہوی پھر سب کے ساتھ برابر رہا کری ۔ راوی نے کہا اگر مین کہون کہ انس نے اس حدیث کو
مرفوع کیا تو سچ ہو مگر انہون نے کہا یہ سنت ہے **باب فی الرجل یدخل بامراته قبل ان ینقدها** باب جب کسی عورت
سے نکاح کری تو صحبت سے پہلے اوسکو کچھ دیوی عن ابن عباس قال لما تزوج علی فاطمة قال له رسول الله صلی الله
علیه وسلم اعطها شیئا قال ما عندی شیء قال این درعک الحطمیة ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے جب حضرت
علی نے فاطمہ کے ساتھ نکاح کیا تو رسول الله صلی الله علیه وسلم نے علی سے کہا کہ فاطمہ کو کچھ دو علی نے کہا کہ میرے پاس تو کچھ
نہین ہے تو آپ نے فرمایا تیری حطمی زرہ کہان ہے ف حطمی وہ زرہ جو تلوار کو توڑ دیوے یا حطمہ کوئی قبیلہ ہے جو زرہ
بنایا کرتا تھا عن عبد الرحمن بن ثوبان عن رجل من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم ان علیا علیه السلام
لما تزوج فاطمة بنت رسول الله صلی الله علیه وسلم ورضی الله عنها اراد ان یدخل بها فمنعه رسول
الله صلی الله علیه وسلم حتی یعطیها شیئا فقال یا رسول الله لیس لی شیء فقال له النبی صلی الله علیه
وسلم اعطها درعک فاعطاها درعه ثم دخل بها ترجمہ عبد الرحمن بن ثوبان رسول الله صلی الله علیه
وسلم کے اصحابون مین سے ایک شخص سے روایت کرتی ہین ۔ کہ حضرت علی نے حضرت فاطمہ رضی الله عنہا رسول الله صلی
الله علیه وسلم کی بیٹی کے ساتھ نکاح کیا اور حضرت علی نے حضرت فاطمہ کے ساتھ ہم صحبت ہونیکا ارادہ کیا تو رسول
الله صلی الله علیه وسلم نے اونکو منع کیا جبتک کہ حضرت علی رضی الله عنہ بی بی فاطمہ رضی الله عنہا
کو پہلے کچھ دیوین حضرت علی نے کہا یا رسول الله میرے پاس تو کوئی چیز نہین ہے آپ نے حضرت علی سے فرمایا اپنی زرہ حضرت
فاطمہ کو دیدو تو حضرت علی نے اپنی زرہ حضرت فاطمہ کو لا دی پھر ہم صحبت ہوئی ف بعض لوگون کے نزدیک
یہ امر واجب ہے کہ مہر مین سے کچھ قبل صحبت کے ادا کری اور بعضون کے نزدیک مستحب ہے اور استحباب ثابت ہوتا ہے جابر
کی حدیث سے عن عائشة قالت امرنی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان ادخل امراة علی زوجها قبل
ان یعطیها شیئا ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حکم کیا مجھکو رسول الله صلی الله علیه وسلم نے ایک عورت کو اوسکے
خاوند پاس پہونچا دینے کا قبل اسکے کہ خاوند نے اوسکو کچھ دیا ہو ف اس سے جواز صحبت کا ثابت ہوا قبل کچھ دینے
کے والله اعلم عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ایما امراة نکحت
علی صداق او حباء او عدة قبل عصمة النکاح فهو لها وما کان بعد عصمة النکاح فهو لمن اعطیه
واحق ما اکرم علیه الرجل ابنته او اخته ترجمہ عمرو بن شعیب سے روایت ہے نقل کی اسنے اپنے باپ سے اوس نے
اوسکے دادا سے کہا رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا جس عورت نے نکاح کیا ایک مہر پر یا عطا پر یا وعدہ پر خاوند کی قبل باندھنے نکاح کے تو وہ مہر یا عطیہ
کو دیا ہوگا اور وعدہ پورا کرنا پڑیگا اور جو بعد نکاح بندھنے کے ہو تو جسکو ملا اوسی کا ہوگا یعنی انعام کے طور پر عورت کے ولی کو کچھ ملا تو وہ ولی کا ہوگا اور سب
سے زیادہ وہ اسکا حق اوس چیز پر ہے جو بیٹی یا بہن کی وجہ سے ملا **باب ما یقال للمتزوج** دولہے سے کیا کہنا چاہیے

عن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا رفأ الانسان اذا تزوج قال بارک اللہ لک و بارک علیک وجمع بینکما فی خیر ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی آدمی کو دعا دیتی جسوقت کہ کوئی اپنی شادی کرتا تو یہہ دعا دیتی تجھکو اللہ برکت دی اور تجھپر برکت دی اور اتفاق دیوے تم دونوں کو (میاں بیوی کو) نیکی مین (یعنی نیک کام مین اختلاف نہو) باب فی الرجل یتزوج المرأۃ فیجدھا حبلی ایک شخص کسی عورت سے نکاح کری پھر اسکو حاملہ پاوی عن سعید بن المسیب عن رجل من الانصار قال ابن ابی السری من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولم یقل من الانصار ثم اتفقوا یقال لہ بصرۃ قال تزوجت امرأۃ بکرا فی سترھا فدخلت علیھا فاذا ھی حبلی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لھا الصداق بما استحللت من فرجھا والولد عبد لک فاذا ولدت قال الحسن فاجلدھا وقال ابن السری فاجلدوھا او قال فحدوھا ترجمہ ایک مرد انصاری صحابی سے روایت ہی جسکا نام بصرہ تھا اونہون نے کہا مین نے ایک باکرہ لڑکی سے جو پردہ نشین تھی نکاح کیا جب مین اوسکے پاس گیا تو اوسکو پیٹ سے پایا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آپنے فرمایا اوس عورت کو مہر ملیگا تو نے اوسکی شرمگاہ درست کر لی اور لڑکا جو پیدا ہوگا وہ تیرا غلام ہوگا ف یعنی مثل غلام کے تیری حفاظت اور خدمت مین رہیگا کیونکہ آزاد عورت کا لڑکا کسیکا غلام نہین ہو سکتا باتفاق علما یا مثل اپنے غلام کے سمجھہ کہ اوسکی پرورش اور تعلیم کرت جب عورت جن چکے تو اوسکو کوڑی مار یا حد ف زنا کی اسواسطی کہ اوسکا حمل یقیناً زنا سے ہوگا کیونکہ وہ باکرہ تھی پہلی کبھی اوسکا نکاح نہین ہوا تہا دوسری روایت مین ہی کہ بصرہ بن اکثم نے نکاح کیا ایکعورت سے پھر یھی قصہ بیان کیا اتنا زیادہ ہی کہ آپنے جدا کر دیا دونون کو باب فی القسم بین النساء عورتون کے باری باٹنے کا بیان عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من کانت لہ امرأتان فمال الی احدھما جاء یوم القیمۃ وشقہ مائل ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کی دو بیبیان ہوون اور وہ اون مین سے ایکطرف جھکے یعنی ایک کا حق ادا کری اور دوسری کا اوسی کے برابر ادا نہ کری تو قیامت کے دن آویگا اوسکا آدھا دھڑ گرا ہوا ہوگا یعنی لنجا ہوگا یا ایکطرف جھکا ہوا ہوگا جیسے دنیا مین ایکطرف جھکا تہا عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقسم فیعدل ویقول اللھم ھذا قسمی فیما املک فلا تلمنی فیما تملک ولا املک یعنی القلب ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دن تقسیم کرتی تہے اپنی بیبیون مین تو عدل کرتی اور فرماتی یا اللہ یہہ میری تقسیم کرنا اوس چیز مین ہی جسکا مین مالک ہون تو مین جسکا مالک نہین ہون اوسکا مین مجھکو ملامت کرے یعنی دل کے محبت کسی سے کم ہونا کسی سے زیادہ خدا کے اختیار مین ہی مگر دنیا کا برتاؤ یکسان چاہیے باری باری ہر ایک پاس رہے عن عائشۃ یا ابن اختی کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یفضل بعضنا علی بعض فی القسم من مکثہ عندنا

وكان قل يوم الا وهو يطوف علينا جميعا فيدنو من كل امرأة من غير مسيس حتى يبلغ التي هو يومها
فيبيت عندها ولقد قالت سودة بنت زمعة حين اسنت وفرقت ان يفارقها رسول الله صلى الله
عليه وسلم يا رسول الله يومي لعائشة فقبل ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم منها قالت تقول في ذلك
انزل الله تعالى وفي اشباهها اراه قال وان امرأة خافت من بعلها نشوزا ترجمہ حضرت عائشہ نے
کہا اے میرے بھانجے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضیلت نہیں دیتے ہم بعض بی بیوں کو بعض بی بیوں پر تقسیم میں یعنی
ہمارے پاس رہنے میں اور ایسا دن بہت کم ہوتا جو آپ ہم سب پاس چکر نہ لگا دیں۔ اور ہر ایک بی بی کو نزدیک ہوتے مگر آپ صحبت
نہ کرتے جب پہنچتے اوس بی بی کے پاس جسکی اوس دن باری ہوتی تو آپ اوسی کے پاس رہتے (یعنی اوس سے صحبت کرتے) سودہ
بنت زمعہ جب بوڑھی ہوگئیں اور ڈریں کہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونکو چھوڑ نہ دیں تو انہوں نے اپنی باری حضرت
عائشہ کو بخشدی آپ نے منظور کیا شاید اسی مقدمہ میں یا ایسے ہی مطلب میں یہ آیت اتری وان امرأة خافت
من بعلها الآیة اگر کوئی عورت اپنے خاوند سے ڈرے اوسکی شرارت سے یا بے پروائی سے تو کچھ قباحت نہیں کہ میاں بی بی
آپس میں صلح کریں اور صلح بہتر ہے عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يستاذننا اذا كان
في يوم المرأة منا بعد ما نزلت ترجي من تشاء منهن وتؤوي اليك من تشاء قالت معاذة فقلت لها
ما كنت تقولين لرسول الله صلى الله عليه وسلم قالت اقول ان كان ذلك الي لم اوثر احدا على نفسي
ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے اذن لیا کرتے اوس عورت سے جسکی باری ہوتی اور
اوسکی باری میں آپ دوسری سے صحبت کرنا چاہتے) بعد اس آیت اترنے کی ترجي من تشاء اخیر تک یعنی جسکو تو چاہے
پیچھے رکھ اور جسکو چاہے اپنی پاس جگہ دیوے (حالانکہ اس آیت سے آپکو اختیار دیدیا گیا تھا مگر تب بھی آپ باری باری سے
رہتے اور جسکی باری ہوتی اوس سے اجازت لیکر دوسری کے پاس رہتے) معاذہ نے کہا میں نے عائشہ سے کہا تم کیا کہتی تھیں اجازت
لیتے وقت انہوں نے کہا میں یہ کہتی اگر میرا اختیار ہوتا تو میں اپنے سوا کسی کو نہ چاہتی عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه
وسلم بعث الى نسائه تعني في مرضه فاجتمعن فقال اني لا استطيع ان ادور بينكن فان رأيتن ان تأذن
لي فاكون عند عائشة فعلتن فاذن له ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اپنی بی بیوں کو مرض موت میں بلوا بھیجا سب آئیں آپ نے فرمایا مجھے طاقت نہیں کہ تم سب پاس پھروں اگر تم اجازت دو
تو میں عائشہ پاس رہوں انہوں نے اجازت دی (آپ تا دم وفات حضرت عائشہ پاس رہے اور آپ ہی کے گود میں وفات فرمائی
انا لله وانا اليه راجعون) عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
اذا اراد سفرا اقرع بين نسائه فايتهن خرج سهمها خرج بها معه وكان يقسم لكل امرأة منهن يومها وليلتها
غير ان سودة بنت زمعة وهبت يومها لعائشة ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

جب سفر کے جانیکا ارادہ کرتے تو اپنی بی بیون مین قرعہ ڈالتے پھر قرعہ مین جسکا حصہ نکلتا اوسکو اپنے ساتھ لیجاتے ف
یعنی جسکا نام نکلتا اوسیکو ساتھ لیجاتے ف اور ہر ایک عورت کو لیے ایک دن ایک رات مقرر کرتے مگر سودہ بنت زمعہ نے
اپنا دن حضرت عائشہ کو بخشدیا تھا تو آپ اون کے پاس نہ رہتے اون کی باری مین بھی حضرت عائشہ پاس رہتے **باب فی
الرجل یشترط لہا دارھا** خاوند عورت کو اوسکے ملک سے نہ لیجانیکی شرط کرے عن عقبۃ بن عامر عن رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم انہ قال ان احق الشرط ان توفوا بہ ما استحللتم بہ الفروج ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب شرطون مین اون شرطونکا ادا کرنا تم پر ضرور ہے جنکی سبب سے شرمگاہین تم پر حلال
ہوئین ف یعنی نکاح کیوقت جو شرطین مقرر ہون مثلا عورت کو اوسکی ملک سے اور کہین نہ لیجانا اور دوسری کے گھر کی تکلیف نہ دینا
اونکا پورا کرنا ضرور ہے **باب فی حق الزوج علی المرأۃ** خاوند کا حق عورت پر کتنا ہے عن قیس بن سعد قال اتیت
الحیرۃ فرأیتہم یسجدون لمرزبان لہم فقلت رسول اللہ احق ان یسجد لہ قال فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فقلت انی اتیت الحیرۃ فرایتہم یسجدون لمرزبان لہم فانت یا رسول اللہ احق ان نسجد لک قال ارأیت
لو مررت بقبری اکنت تسجد لہ قال قلت لا قال فلا تفعلوا لو کنت آمر احدا ان یسجد لاحد لامرت النساء
ان یسجدن لازواجہن لما جعل اللہ لہم علیہن من الحق ترجمہ قیس بن سعد سے روایت ہے کہ مین حیرہ مین آیا (ایک شہر
کا نام ہے کوفہ کے پاس) وہان کی لوگون کو مینے دیکھا اپنے سردار کو سجدہ کرتے مین تو مینے کہا۔ یعنی دل مین کہ البتہ تو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لائق ترہین کہ اونکو سجدہ کیا جاوے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ کر کہا کہ مین حیرہ کو گیا
تھا وہان کے لوگون کو دیکھا کہ اپنے سردار کو سجدہ کرتے ہین تو بہ نسبت اوسکی آپ زیادہ لائق ہین کہ آپ کو ہم سجدہ کرین حضرت
نے فرمایا بھلا دیکھو تو اگر تو میری قبر پر چلا جاوے تو کیا سجدہ کریگا تو اوسکو مینے کہا کہ نہین آپنے فرمایا کہ نکرو اگر مین کسی کے
واسطے سجدہ کرنیکا کسی کو حکم دیتا تو البتہ عورتون کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوندونکو سجدہ کیا کرین اس سبب سے کہ مردونکا حق
عورتون پر اللہ تعالی نے مقرر کیا ہے ف نکرو یعنی سجدہ نہ قبر کو کسیکی کرو نہ حیات مین کسیکو کرو کیونکہ اللہ تعالی نے منع فرمایا ہے
لا تسجدوا للشمس ولا للقمر واسجدوا للہ الذی خلقہن ان کنتم ایاہ تعبدون عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال اذا دعا الرجل امراتہ الی فراشہ فابت فلم تاتہ فبات غضبان علیہا لعنتہا الملائکۃ حتی تصبح
ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب خاوند اپنی بی بی کو بچھونے پر اپنے بلاوے اور بی بی جانے
سے انکار کرے اور خاوند رات بھر اسی غصہ مین ہے تو اوس عورت پر فرشتے فجر تک لعنت کیا کرتے ہین ف کہ اپنے خاوند کی نافرمانی
کی اوسکی خواہش اور مرضی کی خاوند کو اختیار ہے جسوقت اور جسطرح چاہے اپنی بی بی سے صحبت کرے **باب فی حق المرأۃ
علی زوجہا** عورت کا حق خاوند پر کیا ہے عن معاویۃ القشیری قال قلت یا رسول اللہ ما حق زوجۃ احدنا علیہ
قال ان تطعمہا اذا طعمت وتکسوہا اذا اکتسیت او اکتسبت ولا تضرب الوجہ ولا تقبح ولا تہجر الا فی البیت

ترجمہ معاویہ قشیری سے روایت ہے میں نے کہا یا رسول اللہ ہماری اوپر بی بی کا حق کیا ہے آپ نے فرمایا جب تو کہانا کہاوے تو
اوسکو کہلا اور جب کپڑا پہنے تو اوسکو پہنا۔ اور اوسکی موںھ پر مت مارا ور برا مت کہہ اور سوا ہی گہر کے اوس سے جدا مت ہو ف
یعنی اگر تنبیہ کے لیے اوسکو جدا سلاوے تو اوسی گہر میں سلاوے مگر ایسا اوس سے الگ سووے یہ نہیں کہ اپنے گہر سے اوسکو نکال دے
دوسرے گہر بہیجدے کیونکہ اس میں وہ بیچاری پریشان ہو گی عن بہز بن حکیم حدثنی ابی عن جدی قال قلت یا رسول اللہ
نساؤنا ما نأتی منہن وما نذر قال ائت حرثک انی شئت واطعمہا اذا طعمت واکسوہا اذا اکتسیت ولا تقبح
الوجہ ولا تضرب ترجمہ معاویہ قشیری سے جو بہز بن حکیم کے دادا ہیں روایت کرتے ہیں میں نے کہا یا رسول اللہ ہم اپنی عورتوں
سے کسطرح جماع کریں اور کسطرح نہ کریں آپ نے فرمایا تو اپنی کہیتی میں جسطرح سے چاہے آ اور جب تو کہانا کہاوے تو اوسکو بھی کہلا
اور جب تو کپڑا پہنے تو اوسکو بھی پہنا اور مت برا کر اوسکی منہہ کو اور مار کر یا مت برا کہہ اوسکی منہہ کو مثلا یوں نہ کہہ اللہ تیرا منہہ کالا
کرے اور مت مار اوسکی منہہ پر جیسی پہلی حدیث میں گزرا البتہ تنبیہ کے لیے سوا منہہ کے اور جگہہ مارنا درست ہے وہ بھی خفیف نہ اسطرح
سے کہ اوسکی ہڈی ٹوٹ جاوے یا کوئی عضو بیکار ہوجاوے ورنہ سزا ہوگے باب فی ضرب النساء عورتوں کو مارنیکا بیان
عن ابی حرۃ الرقاشی عن عمہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فان خفتم نشوزہن فاہجروہن فی المضاجع ترجمہ
خذیم بن حنیفہ یا عمر بن حمزہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر تم ڈرو اونکی شرارت سے تو چہوڑ دو اون کے ساتھہ
سونا یعنی اونکو الگ سلاؤ عن ایاس بن عبد اللہ بن ابی ذباب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تضربوا
اماء اللہ فجاء عمر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ذئرن النساء علی ازواجہن فرخص فی ضربہن فاطاف بآل
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نساء کثیر یشکون ازواجہن فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لقد طاف بآل محمد نساء
کثیر یشکون ازواجہن لیس اولئک بخیارکم ترجمہ ایاس بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
خدا کی لونڈیوں کو نہ مارو۔ یعنی بی بیوں کو اتنے میں حضرت عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ عورتیں اپنے
خاوندوں پر دلیر ہوگئیں تو آپ نے اونکے مارنیکی اجازت دی پہر بہت سی عورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں کے پاس
جمع ہوئیں اور اپنی خاوندوں کے گلے کرنی لگیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ محمد کی بی بیوں کے پاس بہت سی عورتیں
اپنے خاوندوں کے گلے کرتی ہیں تمہاری میں یہہ لوگ اچہے نہیں ہیں ف یعنی جو لوگ بیوجہ اپنی بی بیوں کو ستاتے ہیں اور
ذرہ سی بات میں لڑتے جہگڑتے ہیں وہ اچہے اور نیک نہیں ہیں بلکہ نیک لوگ وہی ہیں جو اپنی بی بیوں کو خوش رکھتے ہیں عن عمر
بن الخطاب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یسئل الرجل فیما ضرب امرأتہ ترجمہ عمر بن خطاب سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی بی بی کے مارنے میں آدمی کو پوچھہ نہیں ہے ف یعنی اگر قصور پر مارے اور جرم کے لائق اوسکو
سزا دے تو قیامت کے روز خاوند سے مواخذہ نہ ہوگا باب ما یؤمر بہ من غض البصر آنکھہ نیچی رکھنے کا حکم یعنی غیر محرم کے
طرف نظر نہ ڈالنا عن جریر قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نظر الفجاءۃ فقال اصرف بصرک ترجمہ

جریر سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مینے پوچھا کہ نظر فجاءت کا کیا حکم ہے (اوفتہً بیگانی عورت پر نظر پڑجانیکو نظر
فجاءۃ کہتے ہین) آپنے فرمایا کہ اپنی نظر کو پہیر لے ف یعنی اگر وفتہً کسی غیر عورت پر بغیر قصد کے نظر پڑجاوے تو کچھ مواخذہ نہین
پھر اوسکیطرف نہ دیکھے بلکہ اوسطرف سے نگاہ دوسری طرف پہیر لیوے اگر دوسری بار پہر قصداً شہوت کی نظر سے دیکھیگا تو گنہگار
ہوگا دوسری حدیث مین جو آگی آتی ہے صاف مذکور ہے کہ آنکھون کی زنا دیکھنا ہے غیر محرم کو عن بریدۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لعلی یا علی لاتتبع النظرۃ النظرۃ فان لک الاولی ولیست لک الاخرۃ ترجمہ بریدہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت کو فرمایا کہ اے علی نظر کے پیروی مت کر۔ یعنی نظر کے پیچھے نظر مت ڈال جو اول نظر
ناگہان کسی اجنبیہ عورت پر جا پڑی تو دوبارہ پھر کر اوسکو نہ دیکھ اسلیے کہ پہلی نظر تیری واسطے جائز ہے اور دوسری نظر تجھکو جائز
نہین ف کیونکہ پہلی نظر بغیر قصد اور اختیار کے پڑ گئی اوسمین کچھ گناہ نہین اب دوسری نظر قصداً والا گناہ کا باعث
ہوگا یہ قصور معاف نہین ہوسکتا جبتک توبہ کرے عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاتباشر المرأۃ
المرأۃ لتنعتہا لزوجہا کانما ینظر الیہا ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ لگاوے
بدن ایکعورت سے دوسری عورت پھر بیان کرے اوسکی شکل اور صورت کو اپنے خاوند سے اسطرح کہ گویا اوسکو دیکھتا ہے ف
جب عورت دوسری عورت کو ننگا دیکھکر اپنے خاوند سے کہیگی تو اوسکو اوسکا شوق پیدا ہوگا پھر خدا جانے کہ کیا کیا فساد ہون
اسواسطے حضرت نے اوسکو منع فرمایا غور کیا چاہیے کہ شریعت مین کیا کیا دوراندیشی ہے چنانچہ اسیواسطے اجنبی عورت کے ساتھ سفر
اور تنہائی شرع مین منع ہے عن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رای امرأۃ فدخل علی زینب بنت جحش فقضی
حاجتہ منہا ثم خرج الی اصحابہ فقال لہم ان المرأۃ تقبل فی صورۃ الشیطان فمن وجد من ذلک فلیات
اہلہ فانہ یضمر ما فی نفسہ ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکعورت کو دیکھا پھر آپ زینب
بنت جحش کے پاس گئے جو آپ کی بی بی تھین آپ اون سے صحبت کرکے باہر آئے اور صحابہ سے فرمایا مقرر عورت شیطان کی
صورت مین سامنے آتی ہے تو یہ واقعہ جسپر گزرے وہ اپنی بی بی کے پاس آکر صحبت کرے جو دل مین وسوسہ ہوگا وہ نکل جاویگا ف
عورت شیطان کیصورت مین سامنے آتی ہے اور شیطان کیصورت مین پھرتی ہے تو جو کوئی ایسی عورت کو دیکھے جس سے وسوسہ
فاسد دل مین آوین تو وہ اپنی جورو سے صحبت کرلے تاکہ دلسے اوسکا خطرہ دور ہو عورت کو شیطان کیصورت اسواسطے فرمایا کہ
جیسے شیطان آدمی کو بہکاتا ہے ویسی عورت بھی عن ابن عباس قال ما رایت شیئا اشبہ باللمم مما قال ابو ہریرۃ
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ کتب علی ابن آدم حظہ من الزنا ادرک ذلک لامحالۃ فزنا العینین النظر وزنا
اللسان المنطق والنفس تمنی وتشتہی والفرج یصدق ذلک ویکذبہ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے مینے
کوئی گناہ صغیرہ نہ دیکھا مگر جو ابوہریرہ نے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ جل جلالہ نے جتنا حصہ زنا کا ہر شخص کے حصے
مین لکھدیا ہے وہ اوسکو ضرور پاویگا تو آنکھون کی زنا دیکھنا (غیر محرم کو شہوت کے نظر سے عورت ہو یا امرد حسین) اور زبان کی زنا

بولنا (یعنی غیر محرم عورت سے باتین کرنا شہوت کی) اور نفس مین خواہش پیدا ہوتی ہے جماع کی اور شرمگاہ اسکی تصدیق کرتی ہے یا
کرتی ہے (یعنی اگر شرمگاہ کو انتشار ہوا اور زنا کرنے لگا تو معلوم ہوا نفس مین ضرور خواہش تھی ورنہ معلوم ہوگا کہ نفس مین خواہش
نہین ہے **عن** ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لکل ابن آدم حظہ من الزنا بھذہ القصۃ قال فالیدان
تزنیان فزناھما البطش والرجلان تزنیان فزناھما المشی والفم یزنی فزناہ القبل **ترجمہ** ابو ہریرہ سے
روایت ہے ایسا ہی اس مین یہہ ہے کہ ہر ایک آدمی کے لیے اوسکا حصہ مقرر ہے زنا سے اور دونون ہاتھ بھی زنا کرتے ہین (مثلا غیر محرم
کو چہوتے اوسکی اعضا کو مساس کرے یہہ ہاتھون کی زنا ہے) اون کی زنا پکڑنا ہے اور دونو پانون زنا کرتے ہین اون کی زنا چلنا ہے
(زنا کیواسطے) اور منہہ بھی زنا کرتا ہے اوس کے زنا بوسہ لینا ہے **ف** ان چیزون کو بھی تشدیدا اور تاکیدا زنا کہا کیونکہ یہہ امور
زنا کے ذریعہ ہین ان سے بچنا ضرور ہے ہر چند گناہ ان مین زنا کے برابر نہین ہے **باب فی وطی السبایا** جو خاوند والیان
عورتین قید ہوکر آوین **عن** ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث یوم حنین بعثا الی اوطاس
فلقوا عدوھم فقاتلوھم فظھروا علیھم واصابوا لھم سبایا فکان اناسا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تحرجوا من غشیانھن من اجل ازواجھن من المشرکین فانزل اللہ تعالی فی ذلک والمحصنات من النساء الا
ما ملکت ایمانکم ای فھن لھم حلال اذا انقضت عدتھن **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے حنین کے دن کچھ لشکر اوطاس (ایکمقام کا نام ہے) کو بہیجا وہ اپنے دشمنون سے ملے اور لڑے اور اون پر غالب ہوئے
اور اونکی عورتین پکڑین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب نے اون عورتون سے صحبت کرنا درست نہ جانا اسوجہ سے
کہ اون کے خاوند کافر موجود تہے تب اللہ تعالی نے یہہ آیت اوتاری والمحصنات من النساء الا ما ملکت ایمانکم یعنی حرام ہین تم پر
خاوند والی عورتین مگر جنکے تم مالک ہو جاو یعنی جو عورتین جنگ مین پکڑ کر آوین تو اون سے صحبت درست ہے اگرچہ وہ خاوند والیان
ہون جب اون کی عدت گزر جاوے یعنی ایک حیض آجاوے تاکہ معلوم ہو کہ حاملہ نہین ہے ورنہ بعد وضع حمل کے جماع کرے **عن** ابی
الدرداء ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان فی غزوۃ فرای امراۃ مجحا فقال لعل صاحبھا الم بھا قالوا
نعم فقال لقد ھممت ان العنہ لعنۃ تدخل معہ فی قبرہ کیف یورثہ وھو لا یحل لہ وکیف یستخدمہ وھو لا
یحل لہ **ترجمہ** ابو الدرداء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لڑائی مین ایکعورت کو پوری دنون سے حاملہ دیکھا تو آپ نے
فرمایا شاید اسکے مالک نے اس سے جماع کیا لوگون نے کہا ہان آپ نے فرمایا مین نے چاہا اوسپر ایسی لعنت کرون جو قبر تک اوس کے
ساتھ جاوے بھلا اسکا لڑکا کیونکر اوسکا وارث ہوگا اور کیونکر وہ غیر کے اولاد کو اپنے ساتھ ملاویگا اور کیونکر اوس سے خدمت لیگا
شاید اوس سے خدمت لینا درست نہ ہو یعنی ہوسکتا ہے کہ وضع حمل مین دیر ہو اور لڑکا اسی کا شمار کیا جاوے حالانکہ وہ پہلے خاوند
مشرک کا لڑکا ہو پھر اسکا کیون کر وارث ہوگا اسیطرح ہوسکتا ہے کہ پہلے حمل کا دہوکا ہوا اور اسیکا حمل ٹہر کر لڑکا پیدا ہوگیا ہو
اوسکو غلام سمجہ اوس سے خدمت لیوے دوسرے کا لڑکا سمجہ کر **عن** ابی سعید الخدری رفعہ انہ قال فی سبایا اوطاس

لا توطأ حامل حتی تضع ولا غیر ذات حمل حتی تحیض حیضة ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوطاس کے (رکھا ہے یہ ایک منزل ایک جگہ کا نام ہے) قیدیوں کے حق میں کوئی عورت حاملہ صحبت نہ
کیجاوے جبتک کہ جنے نہیں اور نہ کوئی بن حمل والی صحبت کیجاوے جبتک کہ ایک حیض نہ آوے (تاکہ معلوم ہو اوسکا حاملہ نہونا) عن
رویفع بن ثابت الانصاری قال قام فینا خطیبا قال اما انی لا اقول لکم الا ما سمعت من رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یقول یوم حنین قال لا یحل لامرئ یؤمن باللہ والیوم الآخر ان یسقی ماءہ زرع غیرہ یعنی
اتیان الحبالی ولا یحل لامرئ یؤمن باللہ والیوم الآخر ان یقع علی امرأة من السبی حتی یستبرئها ولا
یحل لامرئ یؤمن باللہ والیوم الآخر ان یبیع مغنما حتی یقسم ترجمہ رویفع ثابت انصاری کے بیٹے سے روایت ہے کہ
خطبہ پڑھنے ہمارے بیچ میں کھڑے ہوئے کہا کہ خبردار رہو جاؤ میں تم کو نہیں کہتا ہوں مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو سنا ہے حنین
کے دن آپ فرماتے تھے کہ جو اللہ تعالی اور قیامت کے دن پر ایمان لایا ہو اوسکو درست نہیں کہ اپنا پانی غیر کے کھیت کو لگاوے
یعنی جو عورت غیر کا حمل رکھتی ہو اوس عورت سے صحبت کرے اور جو اللہ تعالی اور قیامت کے دن پر ایمان لایا ہو اوسکو نہیں
درست کہ قید میں پکڑی ہوئی عورت سے صحبت کرے جبتک استبرا نکرلیوے یعنی ایک حیض نہ آجاوے یا ایک مہینہ نگزر جاوے اور جو اللہ تعالی
اور قیامت کے دن پر ایمان لایا ہو اوسکو درست نہیں کہ غنیمت کی چیز کو بیچے جبتک کہ تقسیم نہو لے (سب لوگوں میں) عن ابن اسحق قال فی
ہذا الحدیث قال حتی یستبرئها بحیضة زاد ومن کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلا یرکب دابة من فیء المسلمین
حتی اذا اعجفها ردها فیه ومن کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلا یلبس ثوبا من فیء المسلمین حتی اذا
اخلقه رده فیه ترجمہ دوسری روایت میں ہے جبتک استبرا نکرلے ایک حیض سے اتنا زیادہ ہے جو ایمان لایا ہو اللہ پر اور
پچھلے دن پر وہ غنیمت کے جانور پر چڑھ کر اوسکو دبلا کر کے پھر اوس میں نہ ملاوے اور جو ایمان لایا ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر وہ
غنیمت کا کوئی کپڑا پہنکر پرانا کر کے پھر اوس مال میں نہ ملاوے)

باب فی جامع النکاح نکاح کے مختلف مسائل کا بیان

عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال اذا تزوج احدکم امرأة او اشتری خادما
فلیقل اللهم انی اسألك خیرها وخیر ما جبلتها علیه واعوذ بك من شرها ومن شر ما جبلتها علیه واذا
اشتری بعیرا فلیأخذ بذروة سنامه ولیقل مثل ذلك ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص تم میں سے نکاح کرے کسی عورت سے یا کوئی لونڈی خریدے تو یوں کہے اللهم انی اسألك
خیرہا یعنی اے خدا میں اوس کی بھلائی چاہتا ہوں اور بھلائی اوسکی طبیعت کی جو تو نے بنائی اور پناہ مانگتا ہوں میں اوسکی
برائی اور برائی سے اوسکی طبیعت کی جو تو نے بنائی اور جب اونٹ خریدے تو کوہان کی بلندی پر ہاتھ رکھ کر یہی کہے ۔ ایک روایت میں
اتنا زیادہ ہے ثم لیأخذ بناصیتها ولیدع بالبرکة فی المرأة والخادم یعنی اوس جورو یا لونڈی کی پیشانی پکڑ کر
برکت کی دعا مانگے عن ابن عباس قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لو ان احدکم اذا اراد ان یأتی اهله قال باسم اللہ

اللھم جنبنا الشیطان وجنب الشیطان ما رزقتنا ثم قدر ان یکون بینہما ولد فی ذلک لم یضرہ شیطان

ابدا **ترجمہ** روایت ہی ابن عباس سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی تم مین سے اپنی بی بی سے صحبت کرنیکا ارادہ

کرے تو کہی اللہ کے نام کے ساتھہ مین شروع کرتا ہون اے اللہ ہم کو شیطان سے دور رکہہ اور شیطان کو اوس چیز سے دور رکھہ

جو تو نے ہم کو دیا پہر اگر اون دونون کے تقدیر مین بچہ ہوگا تو شیطان کبھی ضرر نکریگا اوسکو یعنی شیطان اوس پر مسلط نہوگا

اور خدا چاہی تو صالح ہوگا **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملعون من اتی امرأتہ فی دبرھا

ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنی بی بی کی دبر یعنی پاخانہ کیجگہہ مین صحبت

کرے وہ ملعون ہی **عن** محمد بن المنکدر قال سمعت جابرا یقول ان الیھود یقولون اذا جامع الرجل اھلہ فی

فرجھا من ورائھا کان ولدہ احول فانزل اللہ سبحانہ وتعالی نساؤکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم **ترجمہ**

محمد بن منکدر سے روایت ہی مین نے جابر سے سنا وہ کہتے تھی کہ مقرر یہود ایسا کہتے تھی کہ آدمی جب اپنی بی بی کے شرمگاہ مین پیچھے سے

صحبت کرتا ہی تو اوسکا بچہ ترچہا یعنی ڈہیرا اور بہینگا پیدا ہوتا ہے تب اللہ تعالی سبحانہ نے یہ آیت اوتاری کہ تمہاری عورتین تو

کہیتی تمہاری ہین آو تم اون مین جسطرح پر چاہو **ف** یعنی کہڑے اور بیٹھے آگے اور پیچھے سے چت لٹا کر یا کروٹ سے بشرطیکہ دخول

ہمیشہ فرج مین ہو نہ دبر مین اور بعضون کے نزدیک انی شئتم سے مراد یہ ہی کہ جس راہ مین جی چاہی کرو قبل یا دبر مین چنانچہ ابن جریر اور

بخاری نے ابن عمر سے ایسا ہی نقل کیا **عن** ابن عباس قال ان ابن عمر واللہ یغفر لہ اوھم انما کان ھذا الحی من الانصار

وھم اھل وثن مع ھذا الحی من یھود وھم اھل کتاب وکانوا یرون لھم فضلا علیھم فی العلم فکانوا یقتدون

بکثیر من فعلھم وکان من اھل الکتاب ان لا یاتون النساء الا علی حرف وذلک استر ما تکون المرأۃ فکان

ھذا الحی من الانصار قد اخذوا بذلک من فعلھم وکان ھذا الحی من قریش یشرحون النساء شرحا

منکرا ویتلذذون منھن مقبلات ومدبرات ومستلقیات فلما قدم المھاجرون المدینۃ تزوج رجل منھم

امرأۃ من الانصار فذھب یصنع بھا ذلک فانکرتہ علیہ وقالت انما کنا نؤتی علی حرف فاصنع ذلک

والا فاجتنبنی حتی شری امرھما فبلغ ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانزل اللہ عزوجل نساؤکم حرث لکم

فاتوا حرثکم انی شئتم ای مقبلات ومدبرات ومستلقیات یعنی بذلک موضع الولد **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس نے کہا اللہ جانتا ہی

عبد اللہ بن عمر کو بخشے اون کو وہم ہو گیا وہ سمجھے کہ انی شئتم سے مراد وطی کرنا ہی جس جگہہ مین ہو قبل یا دبر مین حالانکہ یہ صحیح نہین ہی

بلکہ اصل قصہ یون ہی کہ ایک قبیلہ انصار کا بت پرستی کرتا تہا اون کے ساتھہ ایک قبیلہ یہود کا تہا جو اہل کتاب تہے اور وہ انصار

اونکو اپنی سے افضل جانتے تھی اسواسطے کہ اون کو علم تھا کتاب آسمانی توراۃ وغیرہ کا برخلاف انصار کے وہ بت پرست تہے

تو بہت سی باتون مین انصار اونکی پیروی کرتے تہے ایک یہ بات بھی تھی کہ یہود اپنی عورتون سے جماع نہین کرتے تہے مگر ایک طرف

پر یعنی عورت کو چت لٹا کر مرد اوپر بیٹھکر صحبت کرتا تہا جیسے معروف ہی اس آسن مین عورت کا ستر خوب چہپا رہتا ہی تو اس بات مین

فقولہ حرث لکم ۱۲

وہ انصار یہود کی پیروی کیا کرتی تہی اور قریش لوگ اپنی عورتونکو طرح طرح سی ننگا کرلیتے تہے اور مختلف طریقون سی جماع کی لذت اٹہاتے تہے کبہی آگی سے کبہی پیچہے
کبہی چت لٹاکر جب مہاجرین اور قریش کے لوگ مدینہ مین آئی تو اون مین سے ایک شخص نے ایک انصاری عورت سے نکاح کیا اور اپنی دستور
کے موافق اوس سے جماع کرنے لگا اوس نے برا مانا اور کہا کہ ہماری قوم مین ایک ہی آسن پر جماع ہوتا ہے تو بہی اوسی طرح کیا کر
نہین تو مجہسے جدا ہوجا پہر یہہ جہگڑا اونکا مشہور ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچا تب اللہ تعالی نے یہ آیت
اوتاری نساؤکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم عورتین تمہاری کہیتی ہین تو اپنی کہیتی مین جسطرح جی چاہے آؤ یعنی سامنے
سے یا پیچہے سے یا چت لٹاکر مگر دخول کرو اوسی مقام مین جہان سے لڑکا پیدا ہوتا ہے **ف** کیونکہ کہیتی اوسی مقام کو
کہین گے جہان سے تولد ہوتا ہے نہ دبر کو وہ تو نجاست کیجگہہ ہے عبد اللہ بن عباس نے صاف بیان کردیا کہ عبد اللہ بن
عمر سے اسمقام مین غلطی ہوئی ہے جو دبر مین دخول کرنا درست سمجہے یہی قول ہے ائمہ اربعہ اور جمہور علما کا ہر عصر مین اور نہین اختلاف
کیا اس مین مگر چند لوگون نے

باب فی اتیان الحائض ومباشرتہا حائضہ عورت سے مباشرت کرنا

عن انس بن مالک ان الیہود کانت اذا حاضت منہم امراۃ اخرجوہا من البیت ولم یؤاکلوہا ولم یشاربوہا
ولم یجامعوہا فی البیت فسئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک فانزل اللہ سبحانہ یسألونک عن
المحیض قل ہو اذی فاعتزلوا النساء فی المحیض الی اخر الآیۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جامعوہن
فی البیوت واصنعوا کل شیء غیر النکاح فقالت الیہود ما یرید ہذا الرجل ان یدع شیئا من امرنا الا
خالفنا فیہ فجاء اسید بن حضیر وعباد بن بشر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالا یا رسول اللہ ان
الیہود تقول کذا وکذا افلا ننکحہن فی المحیض فتمعر وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی ظننا ان قد
وجد علیہما فخرجا فاستقبلتہما ہدیۃ من لبن الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبعث فی آثارہما
فظننا انہ لم یجد علیہما **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہی یہودیون مین جب کسی عورت کو حیض آتا تو وہ اسکو گہر سے
نکالدیتے نہ اوسکی ساتہہ کہاتے نہ پیتے نہ ایک گہر مین رہتے لوگون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکا سوال کیا جب اللہ نے یہہ
آیت اوتاری یسألونک عن المحیض قل ہو اذی فاعتزلوا النساء فی المحیض الآیۃ یعنی پوچہتے ہین تم سے حیض کو تم کہو حیض ایک
قسم کی پلیدی ہے تو جدا رہو عورتون سے حیض کیحالت مین (یعنی جماع نہ کرو) پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
عورتونکو جب حیض آوی تو اپنی ساتہہ گہرون مین اونکو رکہو اور سوا جماع کے اور سب کام کرو (یعنی ساتہہ کہلانا پلانا ایک جگہہ
سونا بیٹہنا پیار کرنا لپٹنا مساس کرنا) یہود نے کہا یہ شخص (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) چاہتا ہے کہ کوئی بات باقی نرہے جسمین ہمارا
خلاف نکرے تو اسید بن حضیر اور عباد بن بشر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ یہود ایسا کہتے ہین
کیا ہم حیض کیحالت مین جماع نہ کرین عورتون سے (یعنی یہود کی مخالفت تو ہوئی اور وہ بہی سمجہتے ہین کہ جہانتک ہوسکتا ہے ہم
اونکا خلاف کرتے مین پہر اچہی طرح خلاف کرین اور حیض مین جماع بہی شروع کردین) یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

چہرہ بدل گیا یہانتک کہ ہم سمجھے کہ آپکو اون دونون پر غصہ آیا پھر وہ نکل کر چلے گئے بعد اوسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پاس کہین سے تحفہ آیا دودہ کا آپنے اون کے بلانے کے لیے بہیجا جب ہم سمجھے کہ آپ اون پر غصہ نہین ہوئے تھے **ف** بلاشبہ
منصب یہود پر تہا جو مرعاتم کا منشا اپنی مخالفت سمجھے تھے حالانکہ ایسا نہ تہا بلکہ حکم اللہ ہی کا حکم تہا جو اوسکے نبی پر اوترتا تہا اور ہم
یہ کہ یہود نے اپنی کتاب کے حکمون مین خود کمی بیشی کر رکہی تہی اپنے طرف سے حاشیے چڑہا لیے تہے رسول اللہ صلعم کا حکم اون کی کتاب
کے موافق تہا پر اون کے رواج کے خلاف ہوتا عن جابر بن صبیح قال سمعت خلاسا الہجری قال سمعت عائشة رضی
اللہ عنہا تقول کنت انا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبیت فی الشعار الواحد انا حائض طامث فان
اصابه منی شیء غسل مکانه ولم یعده وان اصاب تعنی ثوبه منه شیء غسل مکانه ولم یعده وصلی
فيه ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہے کہتی تہین مین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کپڑا اوڑہ کر رات
کرتی تہی اور مین حیض سے ہوتی اگر کہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کچہ لگ جاتا تو آپ اسی مقام کو دہو ڈالتے نہ اوس سے
زیادہ اور اگر آپکے کپڑے کو لگ جاتا تو آپ اوسقدر دہو ڈالتے نہ اوس سے زیادہ پہر اوسی مین نماز پڑہ لیتے **ف** اس حدیث
سے حائضہ کے ساتہہ لیٹنا اور سونا اور ایکساہی لحاف اوڑہنا درست معلوم ہوتا ہے جب ناف کے نیچے سے گہٹنے تک عورت کے بدن پر
کوئی کپڑا ہو دوسری عن میمونة بنت الحرث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اراد ان یباشر امرأة من
نسائه وهی حائض امرها ان تتزر ثم یباشرها ترجمہ میمونہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے
کسی بی بی سے صحبت کرنیکا ارادہ کرتے اور وہ حائضہ ہوتین (صحبت سے مراد اختلاط اور مساس ہے نہ جماع وہ کیونکر حیض
کیحالت مین ہو سکتا ہے) تو حکم کرتے اون کو تہبند باندہنے کا پہر آپ اون سے اختلاط اور مساس کرتے **باب فی کفارة**
من اتی حائضا جو شخص حیض کیحالت مین جماع کرے وہ کیا کفارہ دیوے عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فی الذی یاتی امرأته وهی حائض قال یتصدق بدینار او بنصف دینار ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص حیض کیحالت مین اپنی بی بی سے جماع کرے تو وہ ایک دینار یا آدہا دینار خیرات
کرے عن ابن عباس قال اذا اصابها فی الدم فدینار واذا اصابها فی انقطاع الدم فنصف دینار ترجمہ ابن عباس سے
(اس حدیث کی تفسیر مین) روایت ہے کہ جب اوس سے خون بہتے وقت (حیض کے شدت مین) جماع کرے تو ایک دینار دے
جب خون بند ہوتے وقت کرے تو آدہا دینار دیوے **باب ما جاء فی العزل** عزل کا بیان اور اسکی تفسیر آگے
آتی ہے عن ابی سعید ذکر ذلک عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی العزل قال فلم یفعل احدکم ولم یقل
فلا یفعل احدکم فانه لیست من نفس مخلوقة الا الله خالقها ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عزل کا ذکر کیا گیا (معنی عزل کے یہ ہین کہ مرد عورت سے صحبت کرے اور جب منزل ہونے
لگے تو ستر اپنا عورت کے شرمگاہ مین سے نکال کر باہر انزال کرے) آپنے فرمایا کیون ایسا کرتی ہو اور یہ نہین کہا کہ مت کرو اسلیے

کہ کوئی جان پیدا ہونیوالی نہیں ہے جسکو اللہ پیدا نہ کرے یعنی جسکا پیدا ہونا مقدر ہے وہ ضرور پیدا ہوگا پھر عزل کرکے
اولاد سے بچاؤ کرنا محض فضول ہے عن ابی سعید الخدری ان رجلا قال یا رسول اللہ ان لی جاریۃ وانا اعزل
عنھا وانا اکرہ ان تحمل وانا ارید ما یرید الرجال وان الیھود تحدث ان العزل موؤدۃ الصغری
قال کذبت یھود لو اراد اللہ ان یخلقہ ما استطعت ان تصرفہ ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ
ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ میری پاس ایک لونڈی ہے اور مین اوس سے عزل کرتا ہون کیونکہ اوس سے حمل رہنے کو مین مکروہ
جانتا ہون مگر جماع کرنا ضرور پڑتا ہے بسبب شہوت کے اور مقرر یہود کہتے ہین کہ باہر انزال کرنا جیتا گاڑ دینا ہے چھوٹا آپنے
فرمایا یہود جہوٹے ہین اگر اللہ اوسکو پیدا کرے پھر تجھکو پھیرنے کی طاقت نہین عن ابن محیریز قال دخلت المسجد
فرایت ابا سعید الخدری فجلست الیہ فسالتہ عن العزل فقال ابو سعید خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فی غزوۃ بنی المصطلق فاصبنا سبیا من سبی العرب فاشتھینا النساء واشتدت علینا
العزبۃ واحببنا الفداء فاردنا ان نعزل ثم قلنا نعزل ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین اظھرنا قبل ان
نسالہ عن ذلک فسالناہ عن ذلک فقال ما علیکم ان لا تفعلوا ما من نسمۃ کائنۃ الی یوم القیامۃ
الا وھی کائنۃ ترجمہ ابن محیریز سے روایت ہے کہ ہم مسجد مین داخل ہوئے وہان ابا سعید خدری کو دیکھا تو ہم انکے پاس بیٹھے
اور اون سے عزل کے باب مین مسئلہ پوچھا ابو سعید نے کہا غزوہ بنی مصطلق مین ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تو وہان
ہم نے عرب کے قیدی پائے۔ یعنی لونڈی غلام جو پکڑ آئے تھے تو ہم نے عورتون کو لینا چاہا کیونکہ مجرد رہنا ہمپر نہایت مشکل ہوا
اور حمل کے اندیشہ سے اون عورتون سے ہم نے عزل کرنا چاہا پھر ہم نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری مین موجود ہین تو بغیر
آپ سے پوچھے کیونکر ہم عزل کرین ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مسئلہ کو پوچھا آپ نے فرمایا کیون تم عزل نہ کرو
جو جانین قیامت تک پیدا ہونیوالی ہین وہ ضرور پیدا ہونگی ف اس سے عزل کا جواز ثابت ہوتا ہے بلاکراہت کے مطلقا
جیسا مذہب بعض علما کا ہے اور بعض کے نزدیک لونڈی سے بغیر اذن کے درست ہے اور آزاد سے بی اوسکی اذن کی مکروہ ہے اور بعضون کے
نزدیک ہر طرح مکروہ ہے واللہ اعلم عن جابر قال جاء رجل من الانصار الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان لی
جاریۃ اطوف علیھا وانا اکرہ ان تحمل فقال اعزل عنھا ان شئت فانہ سیاتیھا ما قدر لھا قال فلبث
الرجل ثم اتاہ فقال ان الجاریۃ قد حملت قال قد اخبرتک انہ سیاتیھا ما قدر لھا ترجمہ جابر سے روایت ہے
کہ کہا ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ میرے پاس ایک لونڈی ہے کہ مین اوس سے صحبت کیا کرتا ہون اور
اوسکی حاملہ ہونیکو مکروہ جانتا ہون حضرت نے فرمایا تو اوس سے عزل کر اگر تیرا جی چاہے جو اوسکی قسمت مین ہوگا پیدا ہوگا
پھر وہ شخص ایکمدت کے بعد حضرت کی پاس آیا اور کہا کہ تحقیق لونڈی حاملہ ہوگئی حضرت نے فرمایا مینے تو تجھکو پہلے ہی خبر دی تھی
کہ جو کچھ اوسکی تقدیر مین ہوگا وہ پیدا ہوگا باب ما یکرہ من ذکر الرجل ما یکون من اصابتہ اھلہ آدمی اپنی

عن ابی نضرة حدثنی شیخ من طفاوة قال تثویت اباهریرة بالمدینة فلم ار رجالا من اصحاب النبی صلی
الله علیه وسلم اشد تشمیرا ولا اقوم علی ضیف منه فبینما انا عنده یوما وهو علی سریر له معه کیس
فیه حصی ونوی واسفل منه جاریة له سوداء وهو یسبح بها حتی اذا انفد ما فی الکیس القاه الیها
فجمعته فاعادته فی الکیس فرفعته الیه فقال الا احدثك عنی وعن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال
قلت بلی قال بینا انا اوعك فی المسجد اذ جاء رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی دخل المسجد فقال من احس
الفتی الدوسی ثلاث مرات فقال رجل یا رسول الله هو ذا یوعك فی جانب المسجد فاقبل یمشی حتی انتهی
الی فوضع یده علی فقال لی معروفا فنهضت فانطلق یمشی حتی اتی مقامه الذی یصلی فیه فاقبل علیهم
ومعه صفان من رجال وصف من نساء او صفان من نساء وصف من رجال فقال ان انسانی الشیطان
شیئا من صلاتی فلیسبح القوم ولیصفق النساء قال فصلی رسول الله صلی الله علیه وسلم ولم ینس من صلاته
شیئا فقال مجالسکم زاد موسی ههنا ثم حمد الله واثنی علیه قال اما بعد ثم اتفقا ثم اقبل
علی الرجال قال هل منکم الرجل اذا اتی اهله فاغلق علیه بابه والقی علیه ستره واستتر بستر الله قالوا
نعم قال ثم یجلس بعد ذلك فیقول فعلت کذا فعلت کذا قال فسکتوا قال فاقبل علی النساء فقال هل
منکن من تحدث فسکتن فجثت فتاة علی احدی رکبتیها وتطاولت لرسول الله صلی الله علیه وسلم لیراها
ویسمع کلامها فقالت یا رسول الله انهم لیتحدثون وانهن لیتحدثنه فقال هل تدرون ما مثل ذلك مثل
شیطانة لقیت شیطانا فی السکة فقضی منها حاجته والناس ینظرون الیه الا ان طیب الرجال ما
ظهر ریحه ولم یظهر لونه الا ان طیب النساء ما ظهر لونه ولم یظهر ریحه ترجمہ ابو نضرہ سے روایت ہی
مجھسی ایک شخص نے طفاوہ میں سے نقل کیا (طفاوہ ایک قبیلہ کا نام ہی) میں مدینے میں ابوہریرہ پاس مہمان ہوا تو میں
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیوں میں سے کسیکو اتنا مستعد عبادت پر اور مہمان کی خاطرداری پر نہ پایا جیسا
ابوہریرہ کو دیکھا ایک دن میں اونکے پاس بیٹھا تھا اور وہ ایک تخت پر بیٹھے تھی ایک تھیلی لیے ہوئی جسمیں کنکریاں یا گٹھلیاں
بھری تھیں اور نیچے ایک لونڈی کالی رنگ کی بیٹھی تھی ابوہریرہ اون کنکریوں یا گٹھلیوں پر سبحان اللہ پڑھتے تھے جب سب
ختم ہو جاتیں تو وہ لونڈی اونکو اکٹھا کرکے پھر تھیلی میں ڈالدیتی اور اوٹھا کر اونکو دیدیتی (پھر وہ پڑھنا شروع کرتے) پھر
میں انہوں نے مجھ سے کہا کیا میں تجھسے اپنا حال اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان نہ کروں میں نے کہا کیوں
نہیں بیان کرو انہوں نے کہا میں ایک دفعہ مسجد نبوی میں بخار میں لوٹ رہا تھا اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں
تشریف لائے آپ نے فرمایا دوس کے جوان کو کسی نے دیکھا ہی (دوس ایک قبیلہ ہی ابوہریرہ اوسی قبیلہ کے تھے آپ نے اون کا
حال پوچھا) تین بار آپ نے یہی فرمایا ایک شخص بولا یا رسول اللہ وہ یہاں مسجد کے کونے میں بخار میں گر گڑا ہی آپ میرے پاس

تشریف لائے اور دست مبارک اپنا مجھپر کہا از شفقت سے بیار پرسی کے لیے) پھر کچھ کہانے کیواسطے مجھسے فرمایا مین اٹھا آپ چلے
یہانتک کہ اوس جگہہ پہونچے جہان آپ نماز پڑہا کرتے تھے اور لوگون کیطرف مُنہ کیا آپ کے ساتھہ دو صفین تھین ایک مردون کی
ایک عورتون کیے یا دو صفین عورتون کی تہین ایک صف مردونکی تھی آپنے فرمایا اگر شیطان مجھے نماز مین بہلاوے تو مرد لوگ
تسبیح کہین اور عورتین دستک دین راوی نے کہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی اور کہین آپکو سہو نہین ہوا
بعد اوسکے آپنے فرمایا سب اپنی اپنی جگہہ بیٹھے رہو آپ نے اللہ جل جلالہ کی تعریف کیے اور اوسکی ستایش کیے پھر فرمایا بعد حمد و صلوۃ
کے تم کو معلوم ہو آپ مردون کیطرف مخاطب ہوے کہ کیا تم مین کوئی ایسا شخص ہے جو اپنی بی بی پاس جاکر دروازہ بند کر
لیتا ہے اور پردہ ڈال لیتا ہے اور اللہ کے پردے مین چھپ جاتا ہے لوگون نے کہا ہان آپ نے فرمایا پھر بعد اسکے لوگون سے کہنے
بیٹھتا ہے مین نے ایسا کیا ایسا کیا (یعنے اپنی جماع کی کیفیت اور عورت کی حالات بیان کرتا ہے) لوگ یہ سنکر چپ ہو رہے
پھر آپ عورتون کیطرف مخاطب ہوے اور فرمایا کیا تم مین کوئی ایسی عورت ہے جو ایسی باتین دوسری عورت سے کہتی ہو (یعنے
اپنی خاوند کا حال اور صحبت کرنیکا طریقہ بیان کرتی ہو) عورتین یہ سنکر چپ ہو رہین اتنے مین ایک عورت نے گھٹنے ٹیک کر اپنے تئین اونچا کیا تاکہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکو دیکھین اور اوسکی بات سنین پھر اس نے عرض کیا یا رسول اللہ مرد بھی اسکا ذکر کرتے ہین اور عورتین بھی اسکا ذکر کرتی
ہین (یعنے مردون مین بھی ایسے لوگ ہین جو اپنی عورت کا حال اور طریقہ جماع اوروں سے بیان کرتے ہین اور عورتون مین بھی ایسی عورتین ہین جو اسکا ذکر کرتی ہین) آپ نے فرمایا تم
جانتے ہو اسکی مثال کیا ہے اسکی مثال یہہ ہے کہ ایک شیطانی ایک شیطان سے کسی راہ مین ملی اور اپنی حاجت اوسکی کی (یعنے جماع کیا) اور لوگ
دیکھہ رہے ہین **ف** نووی نے کہا کہ مرد کو اپنی عورت کا حال جو جماع سے متعلق ہے اور اوسکی تفصیل بیان کرنا حرام ہے اسیطرح
عورت کو لیکن صرف جماع کا ذکر مکروہ ہے البتہ اگر ضرورت ہو تو درست ہے **ت** آگاہ ہو جاؤ مردون کے خوشبو یہہ ہے
کہ اوسکی بو معلوم ہو اور رنگ معلوم نہ ہو **ف** جیسے عطر مشک وغیرہ **ت** اور عورتون کے خوشبو وہ ہے جسکا رنگ معلوم ہو
اور بو معلوم نہ ہو **ف** جیسے مہندی کہ اوسکا رنگ ظاہر ہے مگر بو محسوس نہین ہوتی ۔ عورتون کو ایسے خوشبو لگا کر نکلنے سے منع کیا
کہ لوگون کے دماغ تک پہونچے اور باعث مردونکی رغبت کا ہو اگر گہر مین لگاوے تو قباحت نہین ۔ فقط واللہ اعلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع ابواب الطلاق

ختم ہوئی کتاب نکاح کے اور شروع ہوئے کتاب طلاق کے ۔

باب فیمن خبب امراۃ علی زوجہا جو شخص کسی عورت کو خاوند سے برگشتہ کر دیوے **عن** ابی ہریرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس منا من خبب امراۃ علی زوجہا او عبدا علی سیدہ **تر** جمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی عورت کو بدراہ کرے یعنے اوسکا دل برا کر دے اوسکے خاوند سے یا غلام کو اوسکے
مالک سے وہ ہم مین سے نہین ہے (یعنے طریقہ اسلام سے یہ بات بہت دور ہے) **باب** فی المراۃ تسأل زوجہا طلاق

امرأة لہ ایکعورت اپنے خاوند سے کہی کہ میری سوت (سوکن) کو طلاق دیدے عن ابی ہریرة قال قال رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم لا تسأل المرأة طلاق اختہا لتستفرغ صحفتہا ولتنکح فانما لہا ما قدر لہا ترجمہ ابی

ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی عورت اپنی بہن (سوکن) کا طلاق نہ چاہے تاکہ اوسکا حصہ خالی کرے

لے لیوے بلکہ نکاح کرلے جو اوسکی تقدیر مین ہے وہ اوسکو ملیگا **باب فی کراہیة الطلاق** طلاق کے برائی کا بیان

عن محارب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما احل اللہ شیئا ابغض الیہ من الطلاق ترجمہ محارب سے

روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی کے نزدیک مباح چیزون مین طلاق سے بڑھکر مبغوض کوئی چیز نہین

ہے (یعنی ہرچند طلاق دینا درست ہے پر اللہ کو بہت ناپسند ہے) **باب طلاق السنة** سنت کے موافق طلاق کیونکر

عن عبد اللہ بن عمر انہ طلق امرأتہ وہی حائض علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسأل عمر بن

الخطاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرہ فلیراجعہا ثم لیمسکہا

حتی تطہر ثم تحیض ثم تطہر ثم ان شاء امسک بعد ذلک وان شاء طلق قبل ان یمس فتلک العدة التی

امر اللہ سبحانہ ان تطلق لہا النساء ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ انہون نے اپنی بی بی کو طلاق دیا اور وہ حالت

حیض مین تھین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین تو عمر بن خطاب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مسئلہ کو پوچھا

آپ نے فرمایا کہ اوسکو حکم کر کہ پھر اوسکے ساتھہ رجعت کرے اور اپنے پاس اوسکو رکھے جبتک کہ وہ پاک ہووے اور پھر اوسکو حیض

آوے پھر پاک ہووے پھر اگر چاہے تو اوسکو رکھہ لے اسکے بعد اور اگر چاہے تو طلاق دے ہاتھہ لگانے کے پہلے سو یہ عدت ہے کہ اللہ تعالی

نے حکم فرمایا ہے کہ اسمین عورت مین طلاق دیجاوین **ف** عبد اللہ بن عمر نے اپنی جورو کو حیض مین طلاق دی عمر فاروق نے

یہ حال حضرت سے کہا حضرت خفا ہوئے پھر یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حیض مین طلاق دینا بشدت مکروہ ہے

تو اوسکو طلاق دیوے صحبت سے پہلے تاکہ وہ طہر اوسکی عدت مین شمار کیا جاوے جب اسی طرح تین طہر گزر جاوین تو عدت پوری ہوجاویگی حنفیہ کے نزدیک عدت حیض کے

حساب سے ہے یا تین حیض سے عدت پوری ہوجاوے عن ابن عمر انہ طلق امرأتہ وہی حائض فذکر ذلک عمر للنبی صلی

اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرہ فلیراجعہا ثم لیطلقہا اذا طہرت او وہی حامل ترجمہ

ابن عمر سے روایت ہے کہ انہون نے طلاق دیا اپنی عورت کو حیض مین عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا اون

سے کہو رجعت کرلین پھر طلاق دین جب پاک ہوجاوے یا حاملہ ہووے **ف** اگر حاملہ ہوجاوے تو اوسکی عدت وضع حمل سے

ختم ہوگی ورنہ تین طہر یا تین حیض سے ختم ہوجاوے گی عن عبد اللہ بن عمر انہ طلق امرأتہ وہی حائض فذکر ذلک

عمر لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتغیظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال مرہ فلیراجعہا ثم لیمسکہا حتی

تطہر ثم تحیض فتطہر ثم ان شاء طلقہا طاہرا قبل ان یمس فذلک الطلاق للعدة کما امر اللہ عز وجل

ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے حیض مین اپنی جورو کو طلاق دیا حضرت عمر نے یہ حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آپ غصے

مین آئے اور فرمایا کہ اوس سے کہدے کہ اپنی جورو سے رجعت کرے - یعنی طلاق سے رجوع کرے پھر اوسکو اپنی جورو بناوی اور اس
کو اپنی پاس رکھے یہانتک کہ وہ حیض سے پاک ہووے پھر اوسکو دوسرا حیض آوے پھر اوسکو پاک ہو لو تو پھر صحبت کرنے سے پہلی
چاہے اوسکو طلاق دیوے اور چاہے اوسکو اپنے گھر مین رکھے یہی طلاق کی عدت ہے جو اللہ تعالی عزوجل نے جسطرح حکم فرمایا

عن یونس بن جبیر انه سال ابن عمر فقال کم طلقت امراتک فقال واحدة ترجمہ یونس بن جبیر سے روایت
ہے اونہون نے ابن عمر سے پوچھا کہ تم نے اپنی بی بی کو کے طلاق دی اونہون نے کہا کہ ایک عن یونس بن جبیر قال

سالت عبد الله بن عمر قال قلت رجل طلق امراته وهي حائض قال تعرف عبد الله بن عمر قلت نعم
قال فان عبد الله بن عمر طلق امراته وهي حائض فاتى عمر النبي صلى الله عليه وسلم فساله فقال مره
فليراجعها ثم ليطلقها في قبل عدتها قال قلت فيعتد بها قال فمه ارأيت ان عجز واستحمق ترجمہ
یونس بن جبیر سے روایت ہے اونہون نے کہا مین نے پوچھا عبد اللہ بن عمر سے اس مسئلہ کو - ایک شخص نے اپنی بی بی کو
طلاق دیا جبکہ وہ حالت حیض مین تھی ابن عمر نے کہا تو پہچانتا ہے ابن عمر کو مین نے کہا ہان پھر ابن عمر نے کہا تو طلاق
دیا عبد اللہ بن عمر نے اپنی بی بی کو اور وہ حیض مین تھی تو عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور اس مسئلہ کو پوچھا
آپ نے فرمایا کہ اوس سے کہدے کہ اپنی جورو سے رجعت کرے اور پھر اوسکو طلاق دی عدت کے شروع مین (یعنی حیض سے
پاک ہوتی ہی) مین نے کہا پہلا طلاق (جو اوس نے حیض مین دیا تہا) شمار مین آویگا ابن عمر نے کہا کیون نہین بھلا اگر
وہ رجعت نہ کرتا اور حماقت کرتا تو کیا وہ طلاق محسوب نہ ہوتا عن ابی الزبیر انه سمع عبد الرحمن بن ایمن مولى عروة

يسال ابن عمر وابو الزبير يسمع قال كيف ترى في رجل طلق امراته حائضا قال طلق عبد الله بن
عمر امراته وهي حائض على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فسال عمر رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ان
عبد الله بن عمر طلق امراته وهي حائض قال عبد الله فردها علي ولم يرها شيئا وقال اذا طهرت فليطلق
او ليمسك قال ابن عمر وقرا النبي صلى الله عليه وسلم يا ايها النبي اذا طلقتم النساء فطلقوهن في قبل عدتهن

ترجمہ ابو الزبیر نے سنا عبد الرحمن بن ایمن سے اونہون نے پوچھا ابن عمر سے اور ابو الزبیر سن رہے تھے کیا کہتے ہو تم اوس شخص میں
جو اپنی عورت کو حیض مین طلاق دی اونہون نے کہا عبد اللہ بن عمر نے اپنی عورت کو حیض مین طلاق دیا تہا رسول اللہ صلعم کے
زمانے مین تو عمر نے رسول اللہ صلعم سے ذکر کیا کہ عبد اللہ نے اپنی عورت کو حیض مین طلاق دیا عبد اللہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اوس عورت کو پھیر دیا اور اسکا طلاق کا کچھ اعتبار نہین کیا ف یعنی رجعت سے مانع نہ سمجھا یا شروع نہ سمجھا کیونکہ اور
حدیثون سے معلوم ہوتا ہے کہ اس طلاق کا اعتبار ہے جیسا کہ بھی یونس بن جبیر کی روایت مین گذرا خطابی نے کہا اہل حدیث کے
نزدیک یہ روایت ابو الزبیر کے منکر ہے ابو داؤد نے کہا اور سب حدیثین مخالف ہین ابو الزبیر کی روایت کے ف اور فرمایا
جب حیض سے پاک ہو تو طلاق دی یا رکھ لیوی ف کہا ابو داؤد نے اس حدیث کو ابن عمر سے یونس بن جبیر اور انس بن

سیرین اور سعید بن جبیر اور زید بن اسلم اور ابو الزبیر اور منصور وغیرہم نے نقل کیا سب مین یہ ہی کہ آپ نے رجعت کا حکم کیا
پاک ہو تک پھر بعد پاک ہونیکے اختیار ہی چاہی طلاق دیدے چاہی رکھ چھوڑی اور زہری کی روایت مین یہ ہی کہ رجعت کرے یہانتک
پھر حائضہ ہو پھر پاک ہو پھر اختیار ہی چاہی طلاق دیدے چاہی رکھ چھوڑے تو ایک طہر کو زیادہ بڑہایا اسلیے کہ رجعت طلاق کے
واسطے نہین ہو جاوے تو ضرور ہی کہ ایک طہر پھر رہے اس کے بیچ بعضون نے کہا یہ سزا ہی اوس خطا کی کہ اوس نے طلاق دیا حیض کی حالت
مین بعضون نے کہا یہ عدتا اور استحبابا ہی شاید جورو خاوند راضی ہو جاوین اور طلاق کی نیت جاتی رہی واللہ اعلم **باب**

فی نسخ المراجعة بعد التطليقات الثلاث تین طلاق کے بعد پھر رجعت نہین ہو سکتی **عن** مطرف بن عبد اللہ ان
عمران بن حصين سئل عن الرجل يطلق امرأته ثم يقع بها ولم يشهد على طلاقها ولا على رجعتها فقال
طلقت لغير سنة وراجعت لغير سنة اشهد على طلاقها وعلى رجعتها ولا تعد **ترجمہ** مطرف بن عبد اللہ
روایت ہی عمران بن حصین سے کسی نی پوچھا - ایک شخص اپنی عورت کو طلاق دی پھر اوس سے صحبت کر لے (یعنی رجعت کر لی)
اور نہ طلاق دیتے وقت گواہ کیا ہو نہ رجعت کرتے وقت انہون نی کہا کہ طلاق بھی تو نے خلاف سنت دیا اور رجعت بھی خلاف
سنت کے گواہ کر دی طلاق اور رجعت پر اور پھر ایسا مت کر لیکن طلاق پر گواہ کرنا واجب ہے اہل حدیث کے نزدیک اور اکثر
علما کے نزدیک مستحب ہے **عن** ابن عباس والمطلقات يتربصن بانفسهن ثلاثة قروء ولا يحل لهن ان يكتمن
ما خلق الله في ارحامهن الاية وذلك ان الرجل كان اذا طلق امرأته فهو احق برجعتها وان طلقها ثلاثا
فنسخ ذلك وقال الطلاق مرتان **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ جو اللہ جل جلالہ نے فرمایا والمطلقات يتربصن
بانفسهن الاية طلاق والی عورتین ٹہری رہین تین طہر یا تین حیض تک اور نہین درست ہو اونکو چھپانا اوس چیز کا جو پیدا کیا
اللہ نے اون کے پیٹون مین (حمل کا) اسکا شان نزول یہ ہی جب کوئی شخص طلاق دیتا تھا اپنی عورت کو تو وہ رجعت کا
اختیار رکھتا اگرچہ تین طلاق دے چکا ہو پھر یہ حکم منسوخ ہوا اور فرمایا طلاق دو بار ہے بعد اوسکے یا رکھنا ہے یا چھوڑ دینا ہے **باب**

فی سنة طلاق العبد غلام کی طلاق کا بیان **عن** ابا حسن مولى بني نوفل اخبره انه استفتى ابن عباس في
مملوك كانت تحته مملوكة فطلقها تطليقتين ثم عتقا بعد ذلك هل يصلح له ان يخطبها قال نعم
قضى بذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم **ترجمہ** ابو الحسن نے جو مولے ہی بنی نوفل کا عبد اللہ بن عباس سے پوچھا ایک
غلام تھا اوسکی نکاح مین ایک لونڈی تھی غلام نے اوسکو دو طلاق دی پھر دونون آزاد ہو گئی کیا وہ پھر اوس سے نکاح کر سکتا ہے
ابن عباس نے کہا ہان رسول اللہ صلعم نے ایسا ہی حکم کیا **ف** کیونکہ جب وہ آزاد ہو گیا تو تین طلاق کا مالک ہو گیا بعضون
نے اسوجہ سے کہ دو طلاق جو اوس نے ایکبار مین دیا ہو تھی صحیح نہین ہوئی در حقیقت ایک ہی طلاق پڑا تھا **عن** عائشة ان النبي
صلى الله عليه وسلم قال طلاق الامة تطليقتان وقرؤها حيضتان **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لونڈی کی طلاق دو ہین اور اوسکی قرء دو حیض ہین دوسری روایت مین وعدتها حيضتان

ہی ابوداؤد نے کہا یہ حدیث مجہول ہی کیونکہ اسکی اسناد مین مظاہر بن اسلم ضعیف ہی) یہ حدیث حنفیہ کی دلیل ہے جو قرا کو بعض سمجھتے ہین باب فی الطلاق قبل النکاح نکاح سی پہلی طلاق دینا عن عبد اللہ بن عمرو ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا طلاق الا فیما تملک ولا عتق الا فیما تملک ولا بیع الا فیما تملک زاد ابن الصباح ولا وفاء نذر الا فیما تملک ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طلاق نہین ہے مگر جسکا تو مالک ہے (یعنی نکاح جسکی عورت کو طلاق دینا لغو ہی) اور آزاد کرنا نہین ہے مگر جہان ملک میں (یعنی غلام لونڈی کو آزاد کرنا لغو ہی) اور بیع نہین ہی مگر اپنی ملک مین اور نذر پورا کرنا لازم نہین ہی جب وہ اختیار مین نہو (یعنی اپنی ملک مین نہو) دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہی ومن حلف علی معصیۃ فلا یمین لہ ومن حلف علی قطیعۃ رحم فلا یمین لہ جو شخص قسم کہاوے گناہ کے کام پر تو وہ قسم ہی نہین اور جو قسم کہاوے ناتا توڑنے کی تو وہ قسم ہی نہین (یعنی لغو ہی قسم کا لحاظ نکرے اور گناہ نکرے اور ناتا نہ توڑے) عن عبد اللہ بن عمرو ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فی ھذا الخبر زاد ولا نذر الا فیما ابتغی بہ وجہ اللہ تعالی ذکرہ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی وہی حدیث جو اوپر گذری اتنا اس مین زیادہ ہے کہ نذر نہین درست ہی مگر اوس کام کی جس سے اللہ جل جلالہ کی رضامندی چاہی جاوے (نہ گناہ اور معصیت)

باب فی الطلاق علی الغلط غصے کی حالت مین یا زبردستی سے طلاق دینا عن محمد بن عبید بن ابی صالح الذی کان یسکن ایلیاء قال خرجت مع عدی بن عدی الکندی حتی قدمنا مکۃ فبعثنی الی صفیۃ بنت شیبۃ وکانت قد حفظت من عائشۃ قالت سمعت عائشۃ تقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا طلاق ولا عتاق فی غلاق ترجمہ محمد بن عبید بن ابی صالح جو ایلیا مین رہتا تھا (ایلیا ایک موضع تھا شام مین) روایت کرتا ہی مین نکلا عدی بن عدی کندی کے ساتھ یہانتک کہ ہم لوگ مکے مین پہونچے انہون نے مجھکو صفیہ بنت شیبہ پاس بھیجا اور صفیہ نے حضرت عائشہ سے سنا تھا وہ کہتی تہین مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے نہین طلاق اور نہ عتاق زبردستی سے ف یعنی جبر اور زور زبردستی سے کوئی طلاق دیدیوے تو طلاق نپڑیگا عتاق صحیح ہوگا امام مالک اور شافعی اور احمد بن حنبل اور جمہور علما کا یہی مذہب ہی اور ابو حنیفہ کے نزدیک طلاق پڑجاویگا

باب فی الطلاق علی الہزل ہنسی سے طلاق دینا عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ثلاث جدھن جد وھزلھن جد النکاح والطلاق والرجعۃ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین چیزین ہین اونکو قصدا کری یا ہنسی سے کرے وہ صحیح ہو جاوین گی۔ ایک نکاح دوسری طلاق تیسری رجعت ف یعنی اگر ہنسی سے بھی ان کامون کو کریگا تو صحیح ہو جاوینگے باب نسخ المراجعۃ بعد التطلیقات الثلث تین طلاق کے بعد رجعت نہونا عن ابن عباس قال طلق عبد یزید ابو رکانۃ واخوتہ ام رکانۃ ونکح امراۃ من مزینۃ فجاءت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت ما یغنی عنی الا کما تغنی ھذہ الشعرۃ لشعرۃ اخذتھا من راسھا ففرق بینی

وبينه فأخذت النبي صلى الله عليه وسلم حمية فدعا بركانة وإخوته ثم قال لجلسائه أترون فلانا يشبه منه كذا وكذا قالوا نعم قال النبي صلى الله عليه وسلم لعبد يزيد طلقها ففعل ثم قال راجع امرأتك أم ركانة وإخوته فقال إني طلقتها ثلاثا يا رسول الله قال قد علمت راجعها وتلا يا أيها النبي إذا طلقتم النساء فطلقوهن لعدتهن ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے عبد یزید نے جو رکانہ اور اوسکے بھائیون کا باپ تھا ام رکانہ (اپنی بی بی) کو طلاق دیدیا اور ایک عورت سے جو مزینہ کے قبیلے مین سے تھی نکاح کیا وہ عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور بولی یا رسول اللہ ابو رکانہ میرے کام کا نہین مگر بال برابر اور ایک بال اوس نے اپنے سر کا پکڑا (یعنی میری حاجت روائی اوس سے نہین ہو سکتی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سنکر گرم ہوئے اور رکانہ اور اوسکے بھائیون کو بلا بھیجا پھر اپنے لوگون سے فرمایا کیا تم فلان لڑکے کو دیکھتے ہو کیسا مشابہ ہے عبد یزید سے لوگون نے کہا ہان (غرض یہ ہے کہ عبد یزید کی اولاد موجود ہے پھر کیونکر ہو سکتا ہے کہ وہ اس عورت کے بیان کے موافق نامرد ہو) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طلاق دیدے اس عورت کو اور رجعت کر لے ام رکانہ سے ابو رکانہ (عبد یزید) بولا یا رسول اللہ مین نے اوسکو تین طلاق دی تھی آپ نے فرمایا مین جانتا ہون تو اوس سے رجعت کر لے اور یہ آیت پڑھی اذا طلقتم النساء فطلقوهن لعدتهن یعنی اگر سنت کے موافق ہر طہر مین ایک ایک طلاق دیوے تو تین طلاق پڑین گی اور جو تین طلاق ایک ہی بار مین دیدے تو ایک طلاق پڑیگی یہی مذہب ہے ہمارا یہ حدیث کا اور یہی صحیح ہے اور ائمہ اربعہ اسکے خلاف مین ہین اون کے نزدیک تینون پڑجاوینگی بدلیل حدیث عمر کے اور وہ موقوف ہے اور ہماری طرف احادیث صحیحہ مرفوعہ موجود ہین ابو داؤد نے کہا یہ حدیث کو نافع بن عجیر اور عبد اللہ بن علی بن یزید بن رکانہ نے اپنے باپ سے روایت کیا انہون نے اپنے دادا سے کہ رکانہ نے طلاق دیا اپنی عورت کو پھر رسول اللہ نے وہ عورت اوسکو دلوا دی اور یہ زیادہ صحیح ہے کیونکہ رکانہ کے گھر والے اس قصے کو خوب جانتے ہین کہ رکانہ نے اپنی بی بی کو تین طلاق دی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو ایک کیا عن مجاهد قال كنت عند ابن عباس فجاءه رجل فقال إنه طلق امرأته ثلاثا قال فسكت حتى ظننت أنه رادها إليه ثم قال ينطلق أحدكم فيركب الحموقة ثم يقول يا ابن عباس يا ابن عباس وإن الله قال ومن يتق الله يجعل له مخرجا وإنك لم تتق الله فلم أجد لك مخرجا عصيت ربك وبانت منك امرأتك وإن الله قال يا أيها النبي إذا طلقتم النساء فطلقوهن في قبل عدتهن ترجمہ مجاہد سے روایت ہے مین عبد اللہ بن عباس کے پاس تھا اتنے مین ایک شخص آیا اور کہا مین نے اپنی عورت کو تین طلاق دیدی ایک ہی بار مین عبد اللہ بن عباس یہ سنکر چپ ہو رہے مین سمجھا شاید اوس عورت کو پھر دلوا دینگے اوس مرد کو پھر اونہون نے کہا ایک شخص تم مین سے چلتا ہے اور حماقت پر سوار ہوتا ہے پھر پکارتا ہے اے ابن عباس اے ابن عباس کوئی مخلصی کی تدبیر بتلاؤ اللہ فرماتا ہے جو اللہ سے ڈریگا تو اوسکو نکلنے کی جگہ ملیگی اور تو اللہ سے نہین ڈرا (جب خلاف سنت کے تین طلاق ایک ہی دفعہ دیدی) اب مین تیرے لیے کوئی نکلنے کی جگہ نہین پاتا تو نے نافرمانی کی اپنے پروردگار کی اور جدا ہوگئی تیری عورت تجھ سے اللہ فرماتا ہے جب تم طلاق دو عورتون کو تو طلاق دو شروع عدت مین یعنی طہر مین حمید و شعبہ و ایوب اور ابن جریج نے ابن عباس سے ایسا ہی نقل کیا ہے اور حماد بن زید نے روایت کیا ابن عباس سے جب کوئی اپنی عورت کو انت طالق ثلاثا ایک ہی منہ سے کہے تو ایک ہی طلاق پڑیگی عن محمد بن إياس أن ابن عباس وأبا هريرة وعبد الله بن عمرو

بن العاص سے سوال ہوا ایک شخص اپنی باکرہ بی بی کو تین طلاق دیدی سب نے کہا پھر وہ اوسکو درست نہین جبتک دوسری خاوند سے نکاح نکرے کہا ابوداؤد نے بعضے مالک نے اس حدیث کو روایت کیا معاویہ بن ابی عیاش سے وہ اس قصہ مین موجود تھے جب محمد بن ایاس ابن زبیر اور عاصم بن عمر پاس یہ مسئلہ پوچھنے آئے انہون نے کہا ابن عباس اور ابوہریرہ پاس جاؤ مین انکو حضرت عائشہ پاس چھوڑ آیا ہون آخر حدیث تک عن طاؤس ان رجلا یقال له ابو الصہباء کان کثیر السؤال

لابن عباس قال اما علمت ان الرجل کان اذا طلق امراته ثلاثا قبل ان یدخل بها جعلوها واحدة علی عهد

رسول الله صلی الله علیه وسلم وابی بکر وصدرا من امارة عمر قال ابن عباس بلی کان الرجل اذا طلق امراته

ثلاثا قبل ان یدخل بها جعلوها واحدة علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم وابی بکر وصدرا

من امارة عمر فلما رای الناس تتابعوا فیها قال اجیزوهن علیهم ترجمہ طاؤس سے روایت ہے ایک شخص ابو الصہباء نامی بہت مسئلے پوچھتا تھا ابن عباس سے دیکھا اوس نے پوچھا تم تو جانتے ہو کہ جب کوئی شخص اپنی عورت کو تین طلاق دیتا دخول سے پہلے تو وہ ایک طلاق گنا جاتا رسول اللہ صلعم کے زمانے اور ابوبکر کے زمانے مین اور شروع عمر کے زمانے مین ابن عباس نے کہا ہان جب کوئی شخص اپنی عورت کو جماع سے پہلے تین طلاق دیدیتا تو وہ ایک ہی طلاق شمار کیا جاتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر کے شروع زمانے تک جب عمر نے دیکھا لوگ بہت تین طلاق دینے لگے تو حکم کیا تینون طلاق انپر نافذ کرینگے ف مگر یہ حکم حضرت عمر کا واجب العمل نہین ہو سکتا جب حدیث صحیح سے رسول اللہ صلعم کے عہد مین تین کا ایک طلاق ہو جانا ثابت ہوتا ہے اگرچہ قائل اس قول کے قلیل ہین پر وہ لوگ علم مین بہت جلیل ہین اتباع حق سب پر مقدم ہے عن طاؤس ان ابا الصہباء

قال لابن عباس اتعلم انما کانت الثلاث تجعل واحدة علی عهد النبی صلی الله علیه وسلم وابی بکر وثلاثا

من امارة عمر قال ابن عباس نعم ترجمہ ابو الصہباء نے ابن عباس سے کہا تین طلاق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر کی خلافت مین تین سال تک ایک طلاق شمار کیجاتی تھی ابن عباس نے کہا ہان ف روایت کیا اسکو مسلم نے اپنی صحیح مین اسی پر عمل ہے اہل حدیث اور علمائے ظاہر کا

باب فیما عنی به الطلاق والنیات طلاق کنایہ کا بیان

عن علقمة بن وقاص اللیثی قال سمعت عمر بن الخطاب یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انما الاعمال

بالنیة وانما لامرئ ما نوی فمن کانت هجرته الی الله ورسوله فهجرته الی الله ورسوله ومن کانت

هجرته لدنیا یصیبها او امراة یتزوجها فهجرته الی ما هاجر الیه ترجمہ علقمہ بن وقاص لیثی سے روایت ہے عمر خطاب سے مین نے سنا وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عملون کا اعتبار نیتون سے ہے اور ہر ایک مرد کیواسطے وہی ہے جو اوس نے نیت کی۔ یعنی کوئی عمل بدون نیت کے ٹھیک اور ثواب کے لائق نہین سو جسکی ہجرت اللہ اور رسول کیواسطے ہوئی تو اوسکی ہجرت خدا اور رسول کیواسطے ہو چکی یعنی اوسکا ثواب پاویگا اور جسکی ہجرت دنیا کیواسطے ہوئی کہ اوسکو پاوے یا کسی عورت کیواسطے کہ اوس سے نکاح کرے تو اوسکی ہجرت اوسیکی طرف ہوئی جسکے واسطے اوس نے ہجرت کی۔ یعنی دنیا یا

عورت **ف** یعنی روایت مین یون ہی کہ ایک شخص نے ایک عورت کیواسطے جسکا ام قیس نام تہا مدینہ کیطرف ہجرت کی لوگون نے یہہ حال حضرت سے کہا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنی ایسی ہجرت کا کچہ ثواب نہین کہ نیت خالص نہین ہی نیت ارادہ اور قصد دل کا نام ہی زبان سے کہنے کی کچہ حاجت نہین۔ اگر مثلاً نماز کی نیت دل مین کی زبان سے نہ نکلے یا زبان سے خلاف اوسکی نکلی تو کچہ مضائقہ نہین بلکہ زبان سے نماز مین نیت کرنا ہرگز ضرور نہین لیکن اسمین اختلاف ہے کہ زبان سے کہنا درست ہی یا نہین۔ ہر چند ہجرت دین مین نہایت عمدہ عبادت ہی لیکن بدون خالص نیت کے اوسکی کچہ بھی حقیقت نہین اسیطرح علم اور درویشی اور ہر قسم کی عبادت کو قیاس کیا چاہیے اگر محض خدا کیواسطے ہی تو سبحان اللہ ورنہ نہین تو اوسکو قالب بے روح سمجہنا چاہیے اور جب نیت پر مدار ٹہرا تو خوش نیتی سے مباحات مین ثواب ہوتا ہی جیسے کہانا اس نیت سے کہ عبادت کی قوت حاصل ہو اور کپڑا پہننا تا کہ نماز درست ہو اپنی جورو سے صحبت کرنا تا کہ نیک اولاد ہو اور حرام کاری سے بچے بلکہ اگر ایک عمل مین کئی طرح نیت کرے تو ہر ایک نیت کا علیحدہ ثواب پاوے مثلاً مسجد مین بیٹہنا ایک عمل ہی لیکن اوسمین کئی طرحکی نیت ہو سکتی ہی ایک تو یہ کہ دوسری نماز کے انتظار کرنا دوسری یہ کہ آنکہ اور کان کو گناہون سے روکنا تیسری اعتکاف کرنا چوتھی حضرت پر درود اور سلام کرنا پانچوین علم سیکہنا یا غیر کو سکہلانا نیک بات بتلانا بری کام سے روکنا غرض یہ کہ حدیث اخلاص اور عمل اور درستی نیت مین اصل ہی اور بدنیتی اور ریاکاری کی بیخ کن ہی اسیواسطے محدثین کا معمول ہے کہ حدیث کی کتابون مین اول اسی حدیث کو لکہتے ہین تا کہ حدیث پڑہنیوالون کی سری نیت درست ہو جاوے خدا ہی کیواسطے علم حدیث پڑہین دنیا کا کسیطرح لگاؤ نرکہین امام شافعی سے روایت ہی کہ اس حدیث کو دین مین ستر جگہ دخل ہی عبادات مین اور معاملات مین اور عادات مین سب علماے حدیث اس حدیث کی صحت مین متفق ہین اور بعضے اسکو متواتر کہتے ہین

واسمه اللہ عن کعب بن مالك فساق قصته في تبوك حتى اذا مضت اربعون من الخمسين اذا رسول الله صلى الله عليه وسلم يأتي فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم يأمرك ان تعتزل امراتك قال فقلت اطلقها ام ماذا افعل قال لا بل اعتزلها فلا تقربها فقلت لامرتي الحقي باهلك فكوني عندهم حتى يقضي الله سبحانه في هذا الامر **ترجمہ** کعب بن مالک سے روایت ہی اونہون نے قصہ تبوک کا بیان کیا جب چالیس دن پچاس مین گزر گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعب بن مالک اور ہلال بن امیہ وغیرہ کو جو غزوہ تبوک مین ہمراہ نہ گئے تہے یہ سزا دی تہی کہ لوگ اون سے بات نہ کرین پچاس دن تک رتو رسول اللہ صلعم کا رسول آیا اور کہا رسول اللہ تم کو حکم کرتے ہین اپنی عورت سے جدا رہو کا مین نے کہا کیا مین اوسکو طلاق دیدون یا جو کہو کرون اوسنے کہا نہین صرف اوس سے جدا رہو اور صحبت نہ کرو مین نے اوس سے کہا یا تو اپنے میکے مین چلی جا اور وہین رہ جبتک اللہ اس مقدمہ کا فیصلہ کرے **ف** انہون نے اپنی عورت سے کہا الحقی باهلك یہ بھی ایک طلاق کنایہ کی الفاظ مین سے ہے مگر کنایہ ایسی صورت مین طلاق پڑیگا جب نیت کرے **باب في الخيار** عورت کو اختیار دینا عن عائشة قالت خيرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخترناه فلم يعد ذلك شيئا **ترجمہ**

حضرت عائشہ سے روایت ہے ہم کو اختیار دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ہم نے اختیار کیا آپ کو پھر آپ نے ہمکو کچھ شمار نکیا یعنے
طلاق نہ سمجھا اکثر علما کا یہی قول ہے کہ جب خاوند عورت کو اختیار دے اور عورت خاوند ہی کو اختیار کرے تو کچھ نہ پڑیگا اور علی
اور زید بن ثابت کے نزدیک ایک طلاق پڑ جاویگا **باب فی امرک بیدک** امر بیدک کا بیان عن حماد بن زید
قال قلت لایوب هل تعلم احدا قال بقول الحسن فی امرک بیدک قال لا الا شیء حدثنا قتادة عن کثیر
مولی ابن سمرة عن ابی سلمة عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم بنحوه قال ایوب فقدم علینا کثیر فسألته
فقال ما حدثت بهذا قط فذکرته لقتادة فقال بلی ولکنه نسی ترجمہ حماد بن زید سے روایت ہے میں نے
ایوب سے کہا تم جانتے ہو کسیکو حسن کے سوا امر بیدک میں کچھ روایت کیا ہو حسن سے انہوں نے کہا نہیں مگر روایت کی قتادہ نے کثیر سے
انہوں نے ابی سلمہ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایوب نے کہا پھر کثیر میرے پاس آئے میں نے
ان سے پوچھا انہوں نے کہا میں نے یہ حدیث کبھی بیان نہیں کی یہ سنکر میں نے قتادہ سے کہا انہوں نے کہا کثیر نے مجھ سے یہ حدیث
بیان کی تھی مگر وہ بھول گیے تھے امر بیدک کے معنے ہیں تیرا کام تیرے ہاتھ میں ہے یعنے تجھکو اختیار ہے بعضوں کے نزدیک اس میں ایک طلاق پڑتا ہے بعضوں کے
نزدیک اگر عورت تین طلاق دیوے تو تین پڑ جاویگی عن الحسن فی امرک بیدک قال ثلاث ترجمہ حسن نے کہا امر بیدک میں تین طلاق
پڑ جاوینگے **باب فی البتة** تین طلاق کا بیان عن رکانة بن عبد یزید طلق امراته سهیمة البتة
فاخبر النبی صلی الله علیه وسلم بذلك وقال والله ما اردت الا واحدة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم والله
ما اردت الا واحدة فقال رکانة والله ما اردت الا واحدة فردها الیه رسول الله صلی الله علیه وسلم فطلقها
الثانية فی زمان عمر والثالثة فی زمان عثمان ترجمہ رکانہ عبد یزید کے بیٹے سے روایت ہے اوس نے اپنی جورو کو جسکا نام سہیمہ
تھا طلاق بتہ دیا (طلاق بتہ کہتے ہیں اوس طلاق کو جسکے بعد ملاپ نہ ہو سکے وہ تین طلاق ہیں) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس
واقعہ کی خبر کیا اور رکانہ نے کہا خدا کی قسم مجھے نہیں ارادہ کیا میں نے مگر ایک طلاق کا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا خدا کی قسم
تو نے نہیں ارادہ کیا مگر ایک کا رکانہ نے پھر کہا خدا کی قسم نہیں ارادہ کیا میں نے مگر ایک کا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکی
جورو اونکو پھیر دی رکانہ نے پھر دوسرا طلاق حضرت عمر کی خلافت کے وقت دیا اور تیسرا طلاق حضرت عثمان کی خلافت
کے وقت دیا ف اس حدیث سے بھی صاف معلوم ہوتا ہے کہ تین طلاق ایکبار دیدے تو ایک ہی طلاق پڑیگا دوسری روایت میں ہے عن
عبد الله بن علی بن یزید بن رکانة عن ابیه عن جده انه طلق امراته البتة فاتی رسول الله صلی الله علیه وسلم
فقال ما اردت قال واحدة قال آلله قال آلله قال هو علی ما اردت رکانہ نے اپنی عورت کو تین طلاق دیے پھر وہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ نے پوچھا تیرا قصد کیا تھا بولا ایک طلاق کا آپ نے فرمایا خدا کی قسم بولا خدا کی قسم آپ نے فرمایا پھر تو
ایک ہی طلاق پڑا **باب فی الوسوسة بالطلاق** دل میں طلاق کا خیال آیا تو طلاق نہیں پڑیگا عن ابی هریرة عن
النبی صلی الله علیه وسلم قال ان الله تجاوز لامتی عما لم تتکلم او تعمل به وبما حدثت به انفسها ترجمہ

ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ اللہ تعالی نے میری امت سے معاف کیا جو جو خطرے اور
خیال دل مین آیا کرتے ہین جبتک اوسکو نہ بولی یا اوسپر عمل نکرے ف یعنے جس برے کام کا خطرہ دل مین آوے وہ معاف ہے
اور اگر اوسکو موہنہ سے نکالا یا ویسا کام کیا تو گناہ ثابت ہوا **باب فی الرجل یقول لامرأته یا اختی** یعنے اپنی
جورو کو بہن کہکر پکاری عن ابی تمیمة الهجیمی ان رجلا قال لامرأته یا اخیة فقال رسول الله صلی الله
علیه وسلم اختک هی فکره ذلک ونهی عنه ترجمہ ابو تمیمہ الہجیمی سے روایت ہے ایک شخص نے اپنی عورت سے کہا
یا اخیہ ای چھوٹی بہن میری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا وہ تیری بہن ہے آپ نے اسکو برا جانا اور اس سے منع کیا
ف اگرچہ اس کہنے سے وہ اوسکی بہن نہ ہوجاوے گی مگر بری بات کا موہنہ سے نکالنا برا ہے گو وہ اوسکی دینی بہن ہو یا رشتے
مین بھی بہن ہو مثلا چچا کی بیٹی یا خالہ کی بیٹی ہو دوسری روایت مین ہے فنهاه آپ نے اوسکو اس سے منع کیا عن
ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم ان ابراهیم صلی الله علیه وسلم لم یکذب قط الا ثلاث کذبات ثنتان فی ذات
الله تعالی قوله انی سقیم وقوله بل فعله کبیرهم هذا وبینا هو یسیر فی ارض جبار من الجبابرة اذ نزل منزلا
فاتی الجبار فقیل له انه نزل ههنا رجل معه امرأة هی احسن الناس قال فارسل الیه فسأله عنها فقال انها
اختی فلما رجع الیها قال ان هذا سألنی عنک فانبأته انک اختی وانه لیس الیوم مسلم غیری وغیرک وانک
اختی فی کتاب الله فلا تکذبینی عنده ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام
کبھی جھوٹ نہین بولے مگر تین بار دو بار تو خدا کے واسطے ایک انی سقیم اور دوسرے بل فعله کبیرهم ف حضرت ابراہیم علیہ السلام
کے شہر کے لوگ باہر میلے مین جانے لگی ان سے بھی کہا انہون نے بہانہ کیا اور کہا مین بیمار ہون پیچھے بت توڑنے کو کلہاڑی لیکر گیا جب
وہ لوگ چلے گئے تو اونہون نے سب بتونکو کلہاڑی سے توڑ کر ڈالدیا اور وہ کلہاڑی بڑے بت کے گلے مین لٹکا دی جب لوگ آئے اور
پوچھا بتون کو کس نے توڑا ابراہیم بولے بڑے بت نے توڑا اگرچہ یہ دونون قول جھوٹ تھی پر حکمت سے خالی نہ تھی خدا کی رضامندی کے
واسطے تھی ف اور ایک بار وہ جا رہے تھے ایک ظالم بادشاہ کی ملک مین (جو لوگون کی بی بیان چھین لیتا) ایک مقام مین اترے وہ ظالم آیا لوگون نے کہا یہان
ایک شخص آیا ہے جسکی بی بی بہت حسین ہے اوس ظالم نے ان کو بلانے کو آدمی بھیجا انہون نے جاکر کہا وہ میری بہن ہے جب
لوٹ کر آئے تو اونہون نے اپنی بی بی سے کہا اس بادشاہ نے مجھ سے تمہارا حال پوچھا مین نے کہا میری بہن ہے اور آجکل دنیا
مین سوا میرے اور تمہارے کوئی مسلمان نہین تو تم میری دینی بہن ہو مجھکو مت جھٹلانا اوس ظالم کے روبرو عن ابن عباس ان
امرأة ثابت بن قیس اختلعت منه فجعل النبی صلی الله علیه وسلم عدتها حیضة ترجمہ ابن عباس سے
روایت ہے ثابت بن قیس کی بی بی نے اپنے میان سے خلع کیا یعنے کچھ مال دیکر نکاح توڑ ڈالا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ایک حیض اوسکی عدت مقرر فرمائی عن ابن عمر قال عدة المختلعة حیضة ترجمہ ابن عمر سے جو عورت
خلع کری اوسکی عدت ایک حیض ہے **باب فی الظهار** ظہار کا بیان عن سلمة بن صخر قال ابن العلاء البیاضی

البياضي قال كنت امرأ اصيب من النساء ما لا يصيب غيري فلما دخل شهر رمضان خفت ان اصيب من امرأتي
شيئا يتابع بي حتى اصبح فظاهرت منها حتى ينسلخ شهر رمضان فبينا هي تخدمني ذات ليلة اذ تكشف لي
منها شيء فلم البث ان نزوت عليها فلما اصبحت خرجت الى قومي فاخبرتهم الخبر وقلت امشوا معي الى رسول
الله صلى الله عليه وسلم قالوا لا والله فانطلقت الى النبي صلى الله عليه وسلم فاخبرته فقال انت بذاك يا
سلمة قلت انا بذاك يا رسول الله مرتين وانا صابر لامر الله فاحكم فيّ ما اراك الله قال حرر رقبة قلت
والذي بعثك بالحق ما املك رقبة غيرها وضربت صفحة رقبتي قال فصم شهرين متتابعين قال وهل
اصبت الذي اصبت الا من الصيام قال فاطعم وسقا من تمر بين ستين مسكينا قلت والذي بعثك با
لحق لقد بتنا وحشين ما لنا طعام قال فانطلق الى صاحب صدقة بني زريق فليدفعها اليك فاطعم
ستين مسكينا وسقا من تمر وكل انت وعيالك بقيتها فرجعت الى قومي فقلت وجدت عندكم
الضيق وسوء الرأي ووجدت عند النبي صلى الله عليه وسلم السعة وحسن الرأي وقد امر لي او امر لي بصدقتكم
زاد ابن العلاء قال ابن ادريس بياضة بطن من بني زريق ترجمہ سلمہ بن صخر بیاضی سے روایت ہے میں ایسا عورتوں سے
لگاؤ رکھتا تھا کہ کوئی نہ رکھتا ہوگا (یعنی بہت کثیر الجماع اور صاحب شہوت اور قوی الباہ تھا) جب رمضان کا مہینہ آیا تو مجھ کو ڈر ہوا
ایسا نہ ہو اپنی عورت سے کچھ کر بیٹھوں جسکی برائی صبح تک نہ چھوڑے تو میں نے اوس سے ظہار کر لیا (ظہار کہتے ہیں اپنی عورت سے
یوں کہنا تو مجھ پر ایسی ہے جیسی میری ماں کی پیٹھ) رمضان کے اخیر تک ایک رات وہ میری خدمت کر رہی تھی یکایک اوسکا
کچھ بدن کھل گیا تو میں رہ نہ سکا اوس پر چڑھ بیٹھا جب صبح ہوئی تو اپنی قوم پاس گیا اور اون سے سب حال کہا اور یہ کہا تم چلو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس میرے ساتھ انہوں نے کہا قسم خدا کی ہم تو نہیں جاوینگے (انہوں نے ندامت اور خجالت کے ڈر سے اون کے
ساتھ جانے سے انکار کیا) تو میں خود گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور آپ سے سب حال بیان کیا آپ نے فرمایا کیا تو نے یہ
کام کیا ہے ای سلمہ میں نے کہا جی ہاں میں نے کیا ہے دو بار اور میں صابر ہوں اللہ کے حکم پر اب جو کچھ اللہ کا حکم میرے حق میں
ہو وہ کیجیے آپ نے فرمایا ایک گردن (بردہ) آزاد کر میں نے کہا قسم اوس شخص کی جسنے آپکو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا سوا اپنی گردن کے میں
کسی کا مالک نہیں اور میں نے اپنی گردن پر ہاتھ مارا آپ نے فرمایا اچھا دو مہینے لگاتار روزے رکھ میں نے کہا یہ آفت تو مجھ پر روزوں ہی
سے آئی آپ نے فرمایا اچھا ساٹھ صاع کھجور کے ساٹھ مسکینوں کو دے میں نے کہا قسم اس شخص کی جسنے آپکو سچا پیغمبر کر کے بھیجا
ہم رات کو دونوں مرد اور عورت بھوکے رہے کھانا نہ تھا کہ کھاویں آپ نے فرمایا اچھا تو زریق کے صدقہ دینے والے پاس جا وہ تجھے کھجوریں
دیگا اوس میں سے ساٹھ مسکینوں کو ساٹھ صاع دے اور باقی تو کھا اور تیری بی بی کھاوے تو میں اپنی قوم پاس لوٹ کر آیا اور کہا میں نے
تمہارے پاس تنگی اور برائی صلاح کو پایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس وسعت اور نیک صلاح پایا اور حکم کیا آپ نے میری
لیے صدقے کا ابن العلاء نے زیادہ کیا ابن ادریس نے کہا بیاضہ ایک شاخ ہے بنی زریق میں سے ف جمہور علما کے نزدیک ظہار

مین یہ ضرور نہین کہ اپنی مان ہی سے تشبیہ دیوے بلکہ بہن یا خالہ یا اور کسی محرم کے عضو سے تشبیہ دیوے تو بھی ظہار ہو جاتا ہے
مگر یہ قیاس ہے اور قیاس ایسے مقام مین قبول کے لائق نہین ہے اور ظہار ایک موبد ہوتا ہے جسمین میعاد نہو وہان بغیر کفارہ
دیے جماع نہین کر سکتا اور ایک موقت جیسے اس حدیث مین ہے بیان قبل وقت کے اوس نے جماع کیا اسوقت کفارہ لازم ہوا

خويلة بنت مالك بن ثعلبة قالت ظاهر مني زوجي اوس بن الصامت فجئت رسول الله صلى الله عليه وسلم
اشكو اليه ورسول الله صلى الله عليه وسلم يجادلني فيه ويقول اتقي الله فانه ابن عمك فما برحت حتى
نزل القران قد سمع الله قول التي تجادلك في زوجها الى الفرض فقال يعتق رقبة قالت لا يجد قال فيصوم
شهرين متتابعين قالت يا رسول الله انه شيخ كبير ما به من صيام قال فليطعم ستين مسكينا قالت
ما عنده من شيء يتصدق به قال فاني ساعينه بعرق من تمر قلت يا رسول الله وانا اعينه بعرق
اخر قال قد احسنت اذهبي فاطعمي بها عنه ستين مسكينا وارجعي الى ابن عمك قال والعرق ستون صاعا

ترجمہ خویلہ بنت مالک سے روایت ہے مجھسے ظہار کیا میرے خاوند اوس بن صامت نے تو مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پاس آئی شکایت کرنیکو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھسے جھگڑنے لگے میرے خاوند کے بارے مین اور فرمانے لگے ڈر اللہ سے وہ
تیرے چچا کا بیٹا ہے (جاہلیت مین ظہار طلاق ہوتا تھا اسلام مین یہ امر منسوخ ہو گیا) یہانتک کہ وحی اتری قد سمع اللہ قول
التی تجادلک فی زوجہا سنا اللہ نے اوس عورت کی بات کو جو جھگڑتی تھی تجھسے اپنے خاوند کے بارے مین (وہ چاہتی تھی کہ
اپنے خاوند پاس رہے اور تو کہتا تھا کہ حرام ہو گئی تو اوسپر) جب آپ نے فرمایا ایک بردہ آزاد کرے خویلہ نے کہا اسکی طاقت نہین ہے
آپنے فرمایا دو مہینے پے درپے روزے رکھے خویلہ نے کہا یا رسول اللہ وہ بڈھا ہے روزے کی طاقت نہین رکھتا آپنے فرمایا اچھا ساٹھ
مسکینونکو کھانا کھلاوے خویلہ نے کہا اوسکے پاس کچھ نہین جو صدقہ دیوے اتنی دیر مین ایک تھیلہ کھجور کا آیا خویلہ نے کہا
یا رسول اللہ ایک تھیلہ کھجور کا مین اوسکو دونگی آپنے فرمایا بہت اچھا جا لیجا اور اوسکی طرف سے ساٹھہ مسکینونکو کھلا پھر اپنے
چچا کے بیٹے کے پاس رہ راوی نے کہا وہ تھیلہ (جسکو عربی مین عرق کہتے ہین) ساٹھہ صاع کا ہوتا ہے۔ ابو داؤد نے کہا یہ عورت نے
خاوند کیطرف سے کفارہ دیا بغیر اوس سے پوچھے ہوے (ظاہر حدیث سے یہ درست معلوم ہوتا ہے واللہ اعلم) دوسری روایت

والعرق مكتل يسع ثلاثين صاعا عرق ایک پیمانہ ہے جسمین تیس صاع آتے ہین ابو داؤد نے کہا یہ صحیح زیادہ ہے یحیی بن آدم کی روایت
سے عن ابي سلمة بن عبد الرحمن قال يعني بالعرق زنبيلا ياخذ خمسة عشر صاعا ترجمہ ابو سلمہ بن عبد الرحمن
نے کہا عرق سے وہ زنبیل مراد ہے جسمین پندرہ صاع کھجور کے آتے ہین عن سليمان بن يسار بهذا الخبر قال فاتي
رسول الله صلى الله عليه وسلم بتمر فاعطاه اياه وهو قريب من خمسة عشر صاعا قال تصدق بهذا قال
فقال يا رسول الله على افقر مني ومن اهلي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كله انت واهلك ترجمہ سلیمان
بن یسار سے بھی حدیث مروی ہے اوس مین یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کھجورین آئین آپنے اوسکو دین کھجورین اور

پندرہ صاع کے قریب ہونگے فرمایا اسکو صدقہ دیدے وہ بولا یا رسول اللہ ان لوگوں کو دوں جو مجھ سے اور میرے گھر کے لوگوں سے بھی زیادہ
محتاج ہوں آپنے فرمایا اچھا تو کھالے ان کھجوروں کو اور تیرے گھر والے **ف** شاید یہ امر خاص ہو اوس سے چونکہ وہ خود سب سے زیادہ
محتاج تھا تو اور کسی کو ایسا کرنا درست نہ ہوگا **عن** اوس اخی عبادۃ بن الصامت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعطاہ
خمسۃ عشر صاعا من شعیر اطعام ستین مسکینا **ترجمہ** اوس سے جو بھائی عبادہ بن صامت کا ہے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے اونکو پندرہ صاع جو کے دیدیے ساٹھ مسکینوں کو کھلانیکو **ف** ابوداؤد نے کہا یہ حدیث عطا نے اوس سے روایت کی مگر عطا کی ملاقات اوس سے ثابت نہیں کیونکہ اوس
بدری ہے پہلے مر گیا تھا تو حدیث منقطع ہے **عن** ہشام بن عروۃ ان جمیلۃ کانت تحت اوس بن الصامت وکان رجلا بہ لمم فاذا اشتد لممہ
ظاہر من امراتہ فانزل اللہ تعالی فیہ کفارۃ الظہار **ترجمہ** ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ جمیلہ اوس بن صامت کے
نکاح میں تھی اور اوس ایک دیوانہ آدمی تھا جب اسکا جنون زیادہ ہوتا تو وہ اپنی عورت سے ظہار کر لیتا اوس وقت اللہ تعالی نے کفارہ
ظہار کا اوتارا **ف** اور فرمایا والذین یظاہرون منکم من نسائہم ما ہن امہاتہم الآیۃ جو لوگ ظہار کرتے ہیں اپنی جوروں سے
وہ اونکی مائیں نہیں ہیں **عن** عکرمۃ ان رجلا ظاہر من امراتہ ثم واقعہا قبل ان یکفر فاتی النبی صلی
اللہ علیہ وسلم فاخبرہ فقال ما حملک علی ما صنعت قال رأیت بیاض ساقہا فی القمر قال فاعتزلہا حتی تکفر
عنہا **ترجمہ** عکرمہ سے روایت ہے ایک شخص نے ظہار کیا اپنی عورت سے پھر اوس سے جماع کیا کفارہ دینے سے پہلے بعد اوسکے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے بیان کیا آپنے پوچھا تونے ایسا کیوں کیا بولا یا رسول اللہ میں نے اوسکی پنڈلی کی
سفیدی چاندنی میں دیکھی (مجھ سے نہ رہا گیا) آپنے فرمایا اب جدا رہ جبتک کفارہ نہ دے **ف** یعنی پھر دوبارہ ایسا نہ کر اور
کوئی کفارہ اسکا نہ فرمایا سوا اس کے کہ توبہ اور استغفار کرے **باب فی الخلع** خلع کا بیان **عن** ثوبان قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ایما امراۃ سالت زوجہا طلاقا فی غیر ما باس فحرام علیہا رائحۃ الجنۃ **ترجمہ** ثوبان سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت بلا ضرورت اپنے خاوند سے طلاق مانگے تو اوسپر جنت کی خوشبو حرام ہے یعنے
جبکہ مقربوں اور محبوبوں کو موقف میں جنت کی خوشبو پہنچیگی تو یہ محروم رہیگی **عن** حبیبۃ بنت سہل الانصاریۃ
انہا کانت تحت ثابت بن قیس بن الشماس وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج الی الصبح فوجد حبیبۃ
بنت سہل عند بابہ فی الغلس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ہذہ فقالت انا حبیبۃ بنت سہل قال
ما شانک قالت لا انا ولا ثابت بن قیس لزوجہا فلما جاء ثابت بن قیس قال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ہذہ حبیبۃ بنت سہل وذکرت ما شاء اللہ ان تذکر وقالت حبیبۃ یا رسول اللہ کل ما اعطانی عندی فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لثابت بن قیس خذ منہا فاخذ منہا وجلست فی اہلہا **ترجمہ** حبیبہ سہل کی
بیٹی انصاریہ سے روایت ہے وہ ثابت بن قیس بن شماس کے نکاح میں تھیں ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز
کو نکلے دیکھا تو حبیبہ بنت سہل آپکے دروازے پر کھڑی ہے اندھیری میں آپنے فرمایا کون ہے وہ بولی میں حبیبہ بنت سہل

ہوں آپ نے فرمایا کیوں کیا حال ہے تیرا بولی یا میں نہیں یا ثابت بن قیس اپنے خاوند کو کہا وہ نہیں رکیونکہ ثابت بن قیس ضعیف آدمی تہا اور کبھی مارا تہا حبیبہ کو) جب ثابت بن قیس آیا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا یہ حبیبہ بنت سہل ہے جو کچھ اللہ کو منظور تہا اس نے مجھ سے بیان کیا حبیبہ نے کہا یا رسول اللہ ثابت نے جو کچھ مجھکو دیا ہے وہ میرے پاس ہے جو دیو آپنے ثابت بن قیس سے کہا اچھا اس سے تم لے لو جو کچھ تمنے دیا ہے ثابت نے وہ لے لیا پھر حبیبہ اپنے لوگوں میں بیٹھ رہیں ف اور نکاح فسخ ہو گیا کیونکہ خلع سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے یہ اول خلع تہا جو اسلام میں ہوا اور بعضوں کے نزدیک خلع سے ایک طلاق پڑ جاتا ہے عورت اپنے سسرال عدت اسکی مثل عدت طلاق کے تین حیض ہیں مگر یہ مذہب قوی نہیں صحیح یہ ہے کہ خلع فسخ نکاح ہے اور عدت اسکی ایک حیض ہے جیسا اوپر

ابن عباس کی روایت میں گذرا **عن عائشة ان حبيبة بنت سهل كانت عند ثابت بن قيس بن شماس فضربها فكسر بعضها فاتت رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد الصبح فدعا النبي صلى الله عليه وسلم ثابتا فقال خذ بعض مالها وفارقها فقال ويصلح ذلك يا رسول الله قال نعم قال فاني اصدقتها حديقتين وهما بيدها فقال النبي صلى الله عليه وسلم خذهما وفارقها ففعل** ترجمہ حضرت ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے کہ حبیبہ بنت سہل ثابت بن قیس بن شماس کے نکاح میں تہیں ثابت نے ان کو مارا یہانتک کہ انکا کوئی عضو ٹوٹ گیا (نسائی و طبرانی کی روایت میں ہے کہ ان کا ہاتھ ٹوٹ گیا) وہ رسول اللہ صلعم پاس آئیں صبح کے بعد آپنے ثابت کو بلایا اور فرمایا کچھ مال لیکر اسکو چھوڑ دے اوس نے کہا یا رسول اللہ کیا یہ درست ہے آپنے فرمایا ہاں وہ بولا یا رسول اللہ میں نے اسکو دو باغ دیے ہیں اور وہ اسکے پاس ہیں آپ نے فرمایا دونوں لے لے اور چھوڑ دے ثابت نے ایسا ہی کیا۔ الحمد للہ تمام ہوا پارہ تیرہواں سنن ابو داؤد کا ترجمہ ہندی زبان میں اب شروع ہوتا ہے پارہ چودہواں اسکی تائید اور اعانت اور توفیق پر بہروسہ کر کے وہی کرنیوالا ہے اور وہی توفیق دینیوالا ہے

تم الجزء الثالث عشر ويتلوه الجزء الرابع عشر ان شاء الله تعالى

فہرست پارہ تیرہواں سنن ابی داؤد

بسم الله الرحمن الرحيم

باب في المملوكة تعتق وهي تحت حر او عبد

لونڈی غلام یا آزاد کے نکاح مین ہو پہر آزاد ہو جاوی عن ابن عباس ان مغيثا كان عبدا فقال يا رسول الله اشفع
اليها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا بريرة اتقي الله فانه زوجك وابو ولدك فقالت يا رسول
الله تامرني بذلك قال لا انما انا شافع فكان دموعه تسيل على خده فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
للعباس الا تعجب من حب مغيث بريرة وبغضها اياه ترجمه عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ مغیث (بریرہ کا خاوند)
غلام تہا وہ بولا یا رسول اللہ میری سفارش کیجیے بریرہ سے (تا کہ مجہکو نہ چہوڑے کیونکہ بریرہ آزاد ہو گئی تہی اور لونڈی جب غلام کے نکاح مین ہو
پہر آزاد ہو جاوے تو اسکو اختیار ہوتا ہے نکاح رکہنے یا توڑ ڈالنے کا اور جو آزاد کے نکاح مین ہو تو اختیار نہ ہوگا نزدیک جمہور
علما کے اور ابو حنیفہ کے نزدیک ہوگا) آپ نے فرمایا ای بریرہ ڈر اللہ سے وہ تیرا خاوند ہے تیرے بچے کا باپ ہے بریرہ بولی
یا رسول اللہ کیا آپ مجہے حکم کرتے ہین اس سے ملے رہنے کا آپ نے فرمایا نہین مین سفارش کرتا ہون تو مغیث کی آنسو مارے رنج کے
گالون پر بہہ رہی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس سے کہا تمہین تعجب نہین آتا مغیث کی محبت بریرہ کے ساتہہ اور بریرہ
کی عداوت مغیث کے ساتہہ دیکہہ کر عن ابن عباس ان زوج بريرة كان عبدا اسود يسمى مغيثا فخيرها يعني النبي صلى
الله عليه وسلم وامرها ان تعتد ترجمه عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ بریرہ کا خاوند ایک کالی رنگ کا غلام تہا جسکا نام مغیث
تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو اختیار دیا اپنے خاوند کے پاس رہنے کا یا چہوڑ دینے کا (اوس نے چہوڑ دیا) آپ نے اوسکو
حکم کیا عدت کرنیکا عن عائشة في قصة بريرة قال كان زوجها عبدا فخيرها رسول الله صلى الله عليه وسلم
فاختارت نفسها ولو كان حرا لم يخيرها ترجمه حضرت عائشہؓ سی روایت ہی بریرہ کی قصے مین اون کا خاوند غلام تہا
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو اختیار دیا اوس نے اپنے تئین اختیار کر لیا (خاوند کو اختیار نہ کیا) اگر آزاد ہوتا تو آپ بریرہ
کو اختیار نہ دیتے عن عائشة ان بريرة خيرها رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان زوجها عبدا
حضرت عائشہ سی روایت ہی کہ بریرہ کو اختیار دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اوسکا خاوند غلام تہا

باب من قال كان حرا

جسنے کہا بریرہ کا خاوند آزاد تہا عن عائشة ان زوج بريرة كان حرا حين اعتقت وانها خيرت
فقالت ما احب ان اكون معه وان لي كذا وكذا ترجمه حضرت عائشہ سی روایت ہی بریرہ کا خاوند آزاد تہا جب بریرہ
آزاد ہوئی اور بریرہ کو اختیار دیا گیا وہ بولی مجہے اوسکے ساتہہ رہنا منظور نہین اگرچہ اتنا اتنا مال ملے (ابو حنیفہ کی یہی حدیث
دلیل ہے مگر حضرت عائشہ سی اسکی خلاف بہی ثابت ہی عن عائشة ان بريرة اعتقت وهي عند مغيث عبد لآل ابي احمد

فخیرها رسول الله صلی الله علیه وسلم وقال لها ان قربك فلا خیار لك ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے
کہ بریرہ جب آزاد ہوئی تو مغیث کی نکاح میں تھی اور مغیث غلام تھا ابو احمد کی اولاد کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ
کو اختیار دیا اور فرمایا اگر مغیث نے تجھ سے صحبت کر لی تو پھر تجھے اختیار نہیں ہو گا ف اب حدیث ابن عباس کے اختیار کرنا نہیں
ہے جس میں اختلاف نہیں **باب فی المملوکین یعتقان معا هل تخیر امرأته** جب خاوند اور جورو ایک ساتھ آزاد
کیے جاویں تو عورت کو اختیار نہ ہو گا عن عائشة انها ارادت ان تعتق مملوکین لها زوج قال فسالت
النبی صلی الله علیه وسلم فامرها ان تبدأ بالرجل قبل المرأة ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے انہوں نے قصد کیا ایک
غلام لونڈی کے آزاد کرنیکا جو خاوند جورو تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا پہلے خاوند کو آزاد کرنا تاکہ عورت
کو نکاح کے فسخ کا اختیار نہ ہو جائے) **باب اذا اسلم احد الزوجین** جب خاوند یا جورو مسلمان ہو جاوے عن
ابن عباس ان رجلا جاء مسلما علی عهد النبی صلی الله علیه وسلم ثم جاءت امرأته مسلمة بعده فقال یا رسول
الله انها قد کانت اسلمت معی فردها علیه ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ ایک شخص مسلمان ہو کر آیا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بعد اوسکی اوسکی عورت مسلمان ہو کر آئی مرد نے کہا یا رسول اللہ وہ میرے ساتھ مسلمان ہوئی تھی
آپ نے عورت اوسی کو دلوا دی ف کیونکہ جب ایک ساتھ مسلمان ہوئی تو نکاح فسخ نہیں ہوا عن ابن عباس قال اسلمت
امرأة علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم فتزوجت فجاء زوجها الی النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول
الله انی قد کنت اسلمت وعلمت باسلامی فانتزعها رسول الله صلی الله علیه وسلم من زوجها الآخر وردها الی
زوجها الاول ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے ایک عورت مسلمان ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اور
اوس نے نکاح کر لیا ایک مسلمان سے بعد اوسکی اوسکا خاوند آیا اور بولا یا رسول اللہ میں بھی مسلمان ہو چکا تھا اور وہ جانتی تھی
میرے اسلام کو (یا جو اسکی اوسنے شرارت سے دوسرا نکاح کر لیا) آپ نے اوس عورت کو دوسرے خاوند سے چھین کر پہلے خاوند کو
دلوا دی ف جب عورت خاوند سے پہلے مسلمان ہو تو بعضوں کے نزدیک اوسی وقت نکاح فسخ ہو جاویگا بعضوں کے نزدیک
عدت تک انتظار ہو گا بعضوں کے نزدیک خاوند سے کہا جاویگا مسلمان ہو اگر ہو گیا تو بہتر ورنہ نکاح فسخ کیا جاویگا **باب
الی متی ترد علیه امرأته اذا اسلم بعدها** جب عورت کے بعد مسلمان ہو تو کب تک وہ عورت اوسکو مل سکتی ہے عن
ابن عباس قال رد رسول الله صلی الله علیه وسلم ابنته زینب علی ابی العاص بالنکاح الاول لم یحدث شیئا
قال محمد بن عمرو فی حدیثه بعد ست سنین وقال الحسن بن علی بعد سنتین ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی زینب کو دیا ابو العاص کو پہلے نکاح سے کوئی نئی بات نہیں کی چھہ برس کے بعد
یا دو برس کے بعد یا کئی برس کے بعد ف ابو العاص پہلے شوہر کا نام ہے حضرت زینب کے اونکے خاوند پہلے کافر تھے بعد کچھ
سال کے مسلمان ہو کر آنحضرت کے پاس آئے آپ نے اون کی بی بی زینب کو اون سے ملا دیا **باب فیمن اسلم وعنده نساء**

نساء اکثر من اربع جو شخص مسلمان ہووے اور اوسکے پاس چار سے زیادہ عورتیں ہوں عن الحارث بن قیس الاسدی قال اسلمت
وعندی ثمان نسوۃ فذکرت ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اختر منهن
اربعاً ترجمہ حارث بن قیس اسدی سے روایت ہے میں مسلمان ہوا اور میرے پاس آٹھ عورتیں تہیں تو میں نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا چار اون میں سے چن لے اور باقی کو چھوڑ دے یہ آٹھ عورتیں زمانہ کفر کی نکاح کی ہوئی
تہیں یہ ضرور نہیں کہ اون سب سے ایک ساتھ نکاح کیا ہو عن فیروز قالت قلت یا رسول اللہ انی اسلمت وتحتی
اختان قال طلق ایتہما شئت ترجمہ فیروز نے کہا یا رسول اللہ میں مسلمان ہوا ہوں اور میرے نکاح میں دو بہنیں
ہین آپ نے فرمایا اون میں سے ایک کو طلاق دیدے باب اذا اسلم احد الابوین مع من یکون الولد جب ماں باپ
مسلمان ہوں تو اولاد کس کے پاس رہے عن رافع بن سنان انہ اسلم وابت امراتہ ان تسلم فاتت النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فقالت ابنتی وھی فطیم او شبہہ وقال رافع ابنتی فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اقعد ناحیۃ و
قال لہا اقعدی ناحیۃ قال واقعد الصبیۃ بینہما ثم قال ادعواہا فمالت الصبیۃ الی امہا فقال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم اللہم اہدہا فمالت الصبیۃ الی ابیہا فاخذہا ترجمہ رافع بن سنان سے روایت ہے کہ
مسلمان ہوئے اور اونکی بی بی نے مسلمان ہونے سے انکار کیا وہ رسول اللہ صلعم پاس آئی اور کہا یا رسول اللہ میری لڑکی مجھکو
دلایئے اوسکا دودھ چھٹ چکا تہا یا چھٹنے والا تہا اور رافع نے کہا میری لڑکی مجھکو دلایئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رافع سے کہا تو ایک
کونے میں بیٹھ اور عورت سے کہا تو ایک کونے میں بیٹھ اور لڑکی کو اون دونوں کے بیچ میں بٹھایا بعد اوسکے دونوں سے کہا بلاؤ اوس
لڑکی کو وہ لڑکی اپنی ماں کیطرف جھکنے لگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ اوسکو ہدایت کر پھر وہ اپنے باپ کیطرف چلی
آئی باپ نے اوسکو لے لیا فائدہ یہ آپکا معجزہ تہا بعضوں کے نزدیک اب بھی یہی حکم ہے بعضوں کے نزدیک جو مسلمان ہوگا اوسی کو
اولاد ملیگی باب فی اللعان لعان کا بیان عن سہل بن سعد الساعدی ان عویمر بن اشقر العجلانی جاء الی عاصم بن
عدی فقال لہ یا عاصم ارأیت رجلا وجد مع امراتہ رجلا ایقتلہ فتقتلونہ ام کیف یفعل سل لی یا
عاصم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک فسال عاصم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکرہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم المسائل وعابہا حتی کبر علی عاصم ما سمع من رسول اللہ فلما رجع عاصم الی اہلہ جاءہ عویمر
فقال لہ یا عاصم ماذا قال لک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال عاصم تاتنی بخیر قد کرہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم المسئلۃ التی سالتہ عنہا فقال عویمر واللہ لا انتہی حتی اسالہ عنہا فاقبل عویمر حتی اتی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو وسط الناس فقال یا رسول اللہ ارأیت رجلا وجد مع امراتہ رجلا
ایقتلہ فتقتلونہ ام کیف یفعل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد انزل فیک وفی صاحبتک
قرآن فاذہب فات بہا قال سہل فتلاعنا وانا مع الناس عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما فرغا

قال عويمر كذبت عليها يا رسول الله ان امسكتها فطلقها عويمر ثلاثا قبل ان يامره النبي صلى الله عليه وسلم

قال ابن شهاب فكانت تلك سنة المتلاعنين ترجمہ سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہے کہ عویمر بن اشقر عجلانی

عاصم بن عدی پاس آیا اور بولا ای عاصم اگر کوئی شخص اپنی بی بی کے پاس اکیلا اجنبی کو دیکھے پھر وہ اوسکو مار ڈالے تو لوگ

اوسکو مار ڈالینگے اگر نہ مارے تو کیا کرے تم یہ مسئلہ میرے واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو عاصم نے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے اس سوال کو برا جانا (کیونکہ آپ سوال کو بلا ضرورت مکروہ جانتے تہے آپ یہہ سمجھے کہ اس

مسئلے کی ضرورت نہیں پھر بغیر ضرورت کے ایسی مکروہ باتوں کا ذکر لانا کیا ضرور ہی) اور معیوب سمجہا عاصم پر یہ امر بہت

گران گزرا اسوجہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہوئے جب عاصم اپنے گہر مین لوٹ کر آئے تو عویمر اون کے

پاس آیا اور پوچہا ای عاصم کیا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاصم نے کہا کبھی تم سے بہلائی مجھکو نہیں ہوئی رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سوال کو برا جانا جو مین نے آپ سے کیا عویمر نے کہا قسم خدا کی مین تو کبھی باز نہین آؤنگا جبتک

یہ مسئلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ پوچھونگا بعد اوسکے عویمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ لوگون بیچ مین

بیٹھے ہوئے تہے (یعنی سب لوگ آپکے آس پاس تہے آپ بیچ مین تہے) عویمر نے کہا کہ یا رسول اللہ مجھکو خبر دیجیے اوس شخص کے

حکم سے کہ وہ اپنی عورت کے ساتھ کسی اجنبی شخص کو پاوے (جو اوس عورت کا محرم نہ ہو) ۔ تو کیا اوسکو قتل کرے یعنی کیا

قتل اوسکا جائز ہے مگر مقتول کی وارث اوسکے عوض مین قاتل کو بھی قتل کرینگے یا کیا صورت کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا تیری اور تیری عورت کے مقدمہ مین وحی اوتاری گئی ہے تو اپنی عورت کو جاکر بلا لا پھر سہل نے کہا کہ دونوں نے لعان

کیا اور مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تہا سواور آدمیون کے جب کہ دونو لعان سے فارغ ہوئی تو عویمر نے کہا یا

رسول اللہ مین نے اوسپر جہوٹ بولا اگر مین اوسکو پھر اپنی پاس رکہون پھر عویمر نے اوسکو تین طلاق دیے بغیر رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم سے پوچھے ہوئے ابن شہاب نے کہا پھر یہی طریقہ لعان کرنیوالونکا ہوگیا ف جب مرد اور عورت دونو لعان

سے فارغ ہون تو قاضی اون دونون مین تفریق کردی پھر وہ عورت قیامت تک اوس مرد سے نہ مل سکیگی اور اولاد کا نسب

اپنی مان سے رہیگا اگر مرد اولاد سے بھی انکار کری عن سهل ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لعاصم بن عدي امسك

المراة عندك حتى تلده ترجمہ سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاصم بن عدی سے

کہا تم عورت کو اپنے پاس رکہو جبتک وہ جنے دوسری روایت مین ہے عن سهل بن سعد الساعدي قال حضرت لعانهما

عند رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا ابن خمس عشرة سنة وساق الحديث قال فيه ثم خرجت حاملا

فكان الولد يدعى لامه سہل بن سعد ساعدی نے کہا مین ان دونون کے لعان کے وقت موجود تہا جب میرا سن پندرہ برس

کا تہا پھر اوسکے وہ عورت پیٹ سے نکلی تو لڑکی کو مان کیطرف نسبت کرکے پکارتی تہی (کیونکہ باپ اوسکا معلوم نہ تہا) عن

سهل بن سعد في خبر المتلاعنين قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ابصروها فان جاءت به ادعج

العينين عظيم الاليتين فلا اراه الا قد صدق وان جاءت به احمر كانه وحرة فلا اراه الا كاذبا قال فجاءت به على النعت المكروه ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہے اسی لعان کی حدیث مین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ عورت ایسا بچہ لاوے۔ یعنی جسکا سیاہ رنگ بہت کالی انکھین ہون اور کولے بڑے ہون تو مین عویمر کو جھوٹا نہین سمجہونگا اور جو سرخ رنگ گیری کیطرح ہو تو عویمر جھوٹا ہے پہر اوسکا بچہ بری طرح پیدا ہوا۔ عن سہل بن سعد الساعدی بهذا الخبر قال فكان يدعى يعني الولد لامه ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہے اسی حدیث مین پہر اوسکا بچہ کہ اوسکی ماں کیطرف نسبت دیکر پکارتے تھے عن سہل بن سعد فی هذا الخبر قال فطلقها ثلاث تطليقات عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فانفذه رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان ما صنع عند النبي صلى الله عليه وسلم سنة قال سهل حضرت هذا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فمضت السنة بعد في المتلاعنين ان يفرق بينهما ثم لا يجتمعان ابدا ترجمہ سہل بن سعد اسی حدیث مین روایت ہے کہ عویمر نے اوس عورت کو تین طلاق دیدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپنے اوسکو جاری کر دیا اور جو چیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیجاوے وہ سنت ہوتی ہے (تو معلوم ہوا کہ تین طلاق ایک ہی بار دیدے تو تینون پڑجاتے ہین جیسے جمہور علما کا قول ہے مگر یہ استدلال اس حدیث سے نادرست ہے اسلیے کہ لعان سے خود فرقت ہوجاتی ہے اوس کا طلاق دینا بیکار تہا اسلیے رسول اللہ صلعم چپ ہو رہے) سہل نے کہا مین اوسوقت موجود تہا پہر یہی طریقہ ہوگیا لعان کرنیوالونکا کہ اون مین تفریق کیجاوے گی اور کبہی وہ مل نہ سکینگے عن سہل بن سعد قال مسدد قال شهدت المتلاعنين على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا ابن خمس عشرة ففرق بينهما رسول الله صلى الله عليه وسلم حين تلاعنا وتم حديث مسدد وقال الآخرون انه شهد النبي صلى الله عليه وسلم فرق بين المتلاعنين فقال الرجل كذبت عليها يا رسول الله ان امسكتها لم يقل بعضهم عليها ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہے مسدد نے یون نقل کیا سہل بن سعد نے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس موجود تہا لعان کیوقت مین اسوقت پندرہ برس کا تہا آپ نے اون دونون مین تفریق کردی دوسرون نے اسطرح روایت کیا کہ سہل بن سعد موجود تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آپنے تفریق کی لعان کرنیوالون مین وہ بولا اگر مین پہر اس عورت کو رکہون تو گویا مین نے جھوٹ بولا اوسپر (ف) مالک اور شافعی کا قول یہ ہے کہ لعان سے خودبخود فرقت ہوجاتی ہے جب عورت لعان سے فارغ ہو اور بعضون نے کہا جب مرد فارغ ہو اور ابوحنیفہ اور ثوری کے نزدیک حاکم کو تفریق کرنا ضروری ہے عن سہل بن سعد فی هذا الحديث وكانت حاملا فانكر حملها فكان ابنها يدعى اليها ثم جرت السنة في الميراث ان يرثها وترث منه ما فرض الله عز وجل لها ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہے اسی حدیث مین وہ عورت حاملہ تھی عویمر نے اوسکے حمل کا اپنے سے انکار کیا پہر اوسکا لڑکا ماں کے نام سے پکارا جاتا بعد اوسکے سنت میراث مین یون جاری ہوئی کہ وہ لڑکا اپنی ماں کا وارث ہوگا اور ماں اوس لڑکے کی وارث

ہوگی ترایفیض لکھو اہ عن عبد اللہ قال انا لیلۃ جمعۃ فی المسجد اذ دخل رجل من الانصار المسجد فقال لو
ان رجلا وجد مع امراتہ رجلا فتکلم بہ جلدتموہ او قتل قتلتموہ فان سکت سکت علی غیظ واللہ
لاسئلن عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما کان من الغد اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسالہ فقال
لو ان رجلا وجد مع امراتہ رجلا فتکلم بہ جلدتموہ او قتل قتلتموہ او سکت سکت علی غیظ فقال
اللہم افتح وجعل یدعو فنزلت آیۃ اللعان والذین یرمون ازواجہم ولم یکن لہم شہداء الا انفسہم ہذہ
الآیۃ فابتلی بہ ذلک الرجل من بین الناس فجاء ہو وامراتہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتلاعنا فشہد
الرجل اربع شہادات باللہ انہ لمن الصادقین ثم لعن الخامسۃ علیہ ان کان من الکاذبین قال فذہبت لتلتعن فقال
لہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم مہ فابت فلعنت فلما ادبرا قال لعلہا ان تجیء بہ اسود جعدا فجاءت بہ اسود
جعدا۔ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہے میں جمعہ کی رات کو مسجد میں بیٹھا تھا اتنے میں ایک شخص انصاری مسجد میں آیا
اور کہنے لگا اگر کوئی شخص اپنے عورت کے ساتھ کسیکو پاوے پھر اوسکو بیان کرے (یعنے کہے کہ میری بی بی نے زنا کیا) تو تم اوسکو کوڑے
مارو (حد قذف لگاؤ) اگر مار ڈالے تو تم بھی اوسکو مار ڈالو (قصاص میں) اگر چپ ہو رہے تو غصہ پی کر چپ ہو رہے قسم خدا کی میں
یہ مسئلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھونگا جب صبح ہوئی دوسرے دن تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور یہی پوچھا اگر کوئی شخص اپنی بی بی کے ساتھ کسی مرد کو پاوے
پھر اسکا ذکر کرے تو تم اسکو کوڑے مارو اگر مار ڈالے تو تم اوسکو بھی مار ڈالو اگر چپ ہو جاوے تو غصہ کھا کر چپ رہے آپ نے فرمایا یا اللہ اس مشکل کو کھول (یعنے
اس باب میں کوئی حکم اوتار) تب آیت لعان کی اوتری والذین یرمون ازواجہم الآیۃ جو لوگ تہمت زنا کی لگاویں اپنی عورتوں
کو اور انکے پاس گواہ نہ ہوں آخر آیت تک سب سے پہلے وہی شخص اس بلا میں مبتلا ہوا وہ آیا اور اوسکی بی بی بھی آئی رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم پاس دونوں نے لعان کیا پہلے مرد نے گواہی دی چار بار اللہ کا نام لیکر کہ وہ سچا ہے پھر پانچویں بار میں کہا لعنت
خدا کی اوسپر اگر جھوٹا ہو بعد اوسکی عورت نے لعان کرنا چاہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو ٹھہرایا اس لیے کہ اگر خاوند کا بیان سچا ہو تو
آخرت کی سزا سے ڈر کر اقرار کرے حد قبول کرے) مگر اوس عورت نے نہ مانا اور لعان کیا (یعنے چار بار اللہ کا نام لیکر گواہی دی کہ خاوند
جھوٹا ہے پھر پانچویں بار میں کہا اگر خاوند سچا ہو تو مجھپر اللہ کا غضب اوترے) جب دونوں چلے تو آپ نے فرمایا شاید اس عورت کا
بچہ کالا گھونگھر بال والا پیدا ہوگا پھر ویسا ہی بچہ پیدا ہوا (کالا گھونگھر بال والا پیدا ہوا) عن ابن عباس ان ہلال بن امیۃ
قذف امراتہ عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشریک بن سحماء فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم البینۃ او حد
فی ظہرک قال یا رسول اللہ اذا رای احدنا رجلا علی امراتہ یلتمس البینۃ فجعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول
البینۃ والا حد فی ظہرک فقال ہلال والذی بعثک بالحق انی لصادق ولینزلن اللہ فی امری ما یبری
ظہری من الحد فنزلت والذین یرمون ازواجہم ولم یکن لہم شہداء الا انفسہم فقرا حتی بلغ من الصادقین
فانصرف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فارسل الیہما فجاءا فقام ہلال بن امیۃ فشہد والنبی صلی اللہ علیہ وسلم

يقول الله يعلم ان احدكما كاذب فهل منكما من تائب ثم قامت فشهدت فلما كان عند الخامسة
ان غضب الله عليها ان كان من الصادقين وقالوا لها انها موجبة قال ابن عباس فتلكأت ونكصت
حتى ظننا انها سترجع فقالت لا افضح قومي سائر اليوم فمضت فقال النبي صلى الله عليه وسلم ابصروها
فان جاءت به اكحل العينين سابغ الاليتين خدلج الساقين فهو لشريك بن سحماء فجاءت به كذلك
فقال النبي صلى الله عليه وسلم لولا ما مضى من كتاب الله لكان لي ولها شأن ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ہلال
بن امیہ نے اپنی عورت پر زنا کی تہمت لگایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو شریک بن سحماء سے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ہلال سے فرمایا کہ گواہ لا نہیں تو تہمت کی حد تیری پیٹھ پر ماری جاوے گی ہلال نے کہا یا رسول اللہ کیا جب ہم
میں سے کوئی شخص اپنی بی بی پر کسی شخص کو دیکھے بیوی تو گواہ ڈھونڈھنے کو جاوے اور یہ کیا جائے گواہ کرینگی ہے تو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم بھی فرماتے تھے کہ گواہ قائم کر نہیں تو تیری پیٹھ پر تہمت کی حد لگے گی ہلال نے کہا قسم ہے اوس پاک ذات کی جسنے آپ کو
حق کے ساتھ بھیجا ہے میں بتحقیق سچا ہوں البتہ اللہ تعالی ایسا حکم اوتاریگا کہ میری پیٹھ کو تہمت کی حد مارنے سے بچا لیگا اتنے میں اللہ
تعالے کے پاس سے یہ آیتیں اوتریں اور جو لوگ اپنی بی بیوں پر تہمت لگاتے ہیں اور اونکے لیے کوئی گواہ نہیں ہے سوائے اون کی ذات
کے حضرت نے ان آیتوں کو صادقین تک پڑھا یعنی والخامسة ان غضب الله عليها ان كان من الصادقين تک بعد اوسکے
ہلال بن امیہ اور اوسکی جورو کو بلا بھیجا دونوں آئے پہلے ہلال بن امیہ کھڑے ہوئے اور گواہیاں دیں اور رسول اللہ صلعم فرماتے جاتے
تھے دیکھو بیشک اللہ جانتا ہے کہ تم میں سے ایک ضرور جھوٹا ہے کیا کوئی تم میں سے توبہ کرتا ہے پھر وہ عورت کھڑی ہوئی اوسنے گواہیاں
دیں جب پانچویں شہادت آئی کہ غضب اللہ کا اوسپر ہو اگر خاوند سچا ہو اور لوگوں نے کہا اللہ کا غضب ضرور پڑیگا تو وہ عورت
جھجک گئی اور اولٹی لوٹی یہانتک کہ ہم سمجھے وہ اپنے بیان سے پھر جاوے گی پھر وہ بولی میں اپنی قوم کو رسوا نکرونگی زمانے میں
اور گئی اور گواہی دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو اگر اسکا لڑکا کالی آنکھوں والا بڑے سرین والا موٹی
پنڈلیوں والا پیدا ہو تو وہ شریک بن سحماء کا ہے پھر ایسا ہی لڑکا پیدا ہوا تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اللہ کا حکم اس
باب میں نہ ہو چکتا تو میں اوس عورت سے کچھ کرتا یعنی اوسکو سزا دیتا زنا کی حد لگاتا ابو داؤد نے کہا اس حدیث سے متفرد ہوئے
اہل مدینہ یعنی انہوں ہی نے روایت کیا ابن بشار کی حدیث کو ابن ابی عدی سے انہوں نے ہشام بن حسان سے عکرمہ

ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم امر رجلا حين امر المتلاعنين ان يتلاعنا ان يضع يده على فيه عند
الخامسة يقول انها موجبة ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حکم دیا
جب لعان کرنیوالوں کو لعان کے لیے کہا کہ پانچویں بار میں اوسکے موںھ پر اپنا ہاتھ رکھے اور فرمایا کہ مقرر وہ عذاب کا باعث ہے

ف یعنی اگر نفس الامر میں وہ جھوٹا ہے یا عورت جھوٹی ہے تو اسکا عذاب جھوٹے پر اوتریگا عن ابن عباس قال جاء هلال
بن امية وهو احد الثلاثة الذين تاب الله عليهم فجاء من ارضه عشيا فوجد عند اهله رجلا فرأى

بعينه وسمع باذنه فلم يهجه حتى اصبح ثم غدا على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله انى جئت اهلى عشاء فوجدت عندهم رجلا فرايت بعينى وسمعت باذنى فكره رسول الله صلى الله عليه وسلم ما جاء به واشتدت عليه فنزلت والذين يرمون ازواجهم ولم يكن لهم شهداء الا انفسهم فشهادة احدهم الايتين كلتيهما فسرى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ابشر يا هلال قد جعل الله لك فرجا ومخرجا قال هلال قد كنت ارجو ذاك من ربى فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ارسلوا اليها فجاءت فتلا عليهما رسول الله صلى الله عليه وسلم وذكرهما واخبرهما ان عذاب الاخرة اشد من عذاب الدنيا فقال هلال والله لقد صدقت عليها فقالت كذب فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لاعنوا بينهما فقيل لهلال اشهد فشهد اربع شهادات بالله انه لمن الصادقين فلما كانت الخامسة قيل يا هلال اتق الله فان عذاب الدنيا اهون من عذاب الاخرة وان هذه الموجبة التى توجب عليك العذاب فقال والله لا يعذبنى الله عليها كما لم يجلدنى عليها فشهد الخامسة ان لعنة الله عليه ان كان من الكاذبين ثم قيل لها اشهدى فشهدت اربع شهادات بالله انه لمن الكاذبين فلما كانت الخامسة قيل لها اتقى الله فان عذاب الدنيا اهون من عذاب الاخرة وان هذه الموجبة التى توجب عليك العذاب فتلكأت ساعة ثم قالت والله لا افضح قومى فشهدت الخامسة ان غضب الله عليها ان كان من الصادقين ففرق رسول الله صلى الله عليه وسلم بينهما وقضى ان لا يدعى ولدها لاب ولا ترمى ولا يرمى ولدها ومن رماها او رمى ولدها فعليه الحد وقضى ان لا بيت لها عليه ولا قوت من اجل انهما يتفرقان من غير طلاق ولا متوفى عنها وقال ان جاءت به اصيهب اريصح اثيبج حمش الساقين فهو لهلال وان جاءت به اورق جعدا جماليا خدلج الساقين سابغ الاليتين فهو للذى رميت به فجاءت به اورق جعدا جماليا خدلج الساقين سابغ الاليتين فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لولا الايمان لكان لى ولها شان قال عكرمة فكان بعد ذلك اميرا على مصر وما يدعى لاب ترجمہ عبد اللہ بن عباس

سے روایت ہے کہ ہلال بن امیہ اون تین لوگوں میں سے تھے جنکا اللہ نے قصور معاف کیا تھا غزوہ تبوک میں (جب وے لوگ جہاد سے رہ گئے تھے) تو ہلال بن امیہ اپنی زمین میں سے رات کو آئی اپنی بی بی پاس ایک شخص دیکھا اپنی آنکھوں سے دیکھا اور اپنی کانوں سے سنا ہلال نے اوسکو نہ ڈانٹا نہ دھمکایا جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میں شام کو اپنے گھر میں گیا تو بی بی کے پاس ایک شخص دیکھا میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور کانوں سے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہلال کا یہ کہنا برا معلوم ہوا اور ہلال پر یہ امر سخت گزرا تب یہ آیت اوتری والذین یرمون ازواجہم ولم یکن لہم شہداء الا انفسہم فشہادۃ احدہم الآیۃ (جسکے معنے اوپر گزر چکے) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سے وحی کی شدت جاتی رہی آپ نے فرمایا اے ہلال خوش ہو جا اللہ جل جلالہ نے تیرے واسطے کشایش کی اور رستہ نکالا ہلال نے کہا مجھکو بھی اپنے رب سے یہی امید

ہتی رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلا بہیجو اوس عورت کو وہ آئی اپنی ادن دونون میان بیوی کو بہی آیت پڑھ کر سنائی اور نصیحت کی
اور بیان کیا اون سے کہ اللہ کا عذاب دنیا کی تکلیف سے زیادہ سخت ہی ہلال نے کہا قسم خدا کی مین نے سچ کہا اسوقت کا حال عورت
نی کہا جہوٹھ بولتا ہی آپنے اپنی اصحاب کو حکم فرمایا کہ اون دونون کو لعان کراؤ پہلے ہلال سے کہا گیا گواہیان دو اوس نے چار
گواہیان اسطرح دین اللہ کا نام لیکر کہ مین سچ کہتا ہون جب پانچوان بار ہوا تو ہلال سے کہا گیا ای ہلال ڈر اللہ کے عذاب سے کیون
کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے بہت آسان ہی اور یہی اخیر گواہی ہی جو عذاب کو تیری اوپر واجب کر دیگی (اگر تو جہوٹھا
ہی) ہلال بولا قسم اللہ کی اللہ کبہی عذاب نہین کریگا مجہکو اوس عورت جیسی اللہ نے کوڑی نہین ماری مجہکو اوسپر تہمت کرنی
سے ف یعنی اگر یہ آیت نہ اوترتی تو مجہپر بعوض اس تہمت کے حد قذف پڑتی مگر اللہ جل جلالہ نے میری سچائی کے باعث
سی مجہکو کوڑون سی بچایا اسیطرح میری سچائی کے وجہ سی جہنم کے عذاب سے بہی بچاویگا ف پہر بعد اوسکے عورت سے کہا گیا اب تو
گواہیان دی اوس نے چار گواہیان دین اللہ کا نام لیکر کہ خاوند میرا جہوٹھ بولتا ہی جب پانچوان بار ہوا لوگون نی اوس سے
کہا دیکہہ ڈر اللہ سے دنیا کا عذاب سہل ہے آخرت کے عذاب سے اور یہی پانچوین گواہی ہے جو اللہ کا عذاب تجہپر واجب کر دیگی یہ سنکر اٹکیات
تک وہ عورت چپ ہو رہی پہر بولی قسم خدا کی مین اپنی قوم کو رسوا نہ کرونگی اور پانچوین گواہی بہی دی کہ اللہ کا غضب مجہپر اوترے
اگر خاوند سچ کہتا ہو بعد اوسکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون دونون مین جدائی کر دی اور یہ فیصلہ کیا کہ اسکی پیٹ سے
جو لڑکا پیدا ہوگا اوسکو باپ کیطرف نسبت نہ کیجاوی لیکن اس عورت کو زنا کی تہمت نہ لگائی جاوی نہ اس کے لڑکے کو جو اسکو
یا اسکی لڑکے کو زنا کی تہمت لگاوی اوسپر حد قذف پڑیگی اور یہہ بہی فیصلہ کیا کہ خاوند پر اسکو رہنی کیجگہہ دینا (مکان) یا خرچ
دینا واجب نہین کیونکہ یہہ دونو جدا ہوتے ہین بغیر طلاق کے اور وفات کی اور فرمایا اگر لڑکا بہورے بال والا دبلی پتلی سرین والا
چوڑی پیٹ والا باریک پنڈلیون والا پیدا ہو تو ہلال کا نطفہ ہے اور اگر گندمی رنگ گہونگر والے بال والا موٹا بہاری پنڈلیون والا
بڑی سرین والا تو اوس شخص کا نطفہ ہی جسکی ساتہہ اوسکو تہمت لگائی گئی (زنا کی) ف یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی قیافہ
کی رو سے فرمایا ان حدیثون سی ثابت ہوتا ہی کہ علم قیافہ ایک بہتر علم ہی مگر اوسکی اوپر کوئی حکم لیقین سے نہین کر سکتی اگرچہ ظن غالب
ہو جاتا ہے ف پہر اوس عورت کا بچہ گندم گون گہونگر بال والا موٹی پنڈلیون والا بہاری سرین والا پیدا ہوا۔ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر پہلے گواہیان نہ ہو چکی ہوتین تو مین اوس عورت کو کچہ کرتا (یعنی سزا دیتا تا کہ اورون کو عبرت ہو)
عکرمہ نے کہا پہر وہ لڑکا امیر ہوگیا مصر کا لیکن باپ کا نام لیکر نہ بلایا جاتا ف نووی نے کہا اختلاف ہے کہ آیت لعان ہلال
بن امیہ کے لیے اوتری یا عویمر عجلانی کے لیے جمہور علما کے نزدیک نزول اس آیہ شریفہ کا ہلال کے لیے ہے اور ہلال کا لعان سب سے
پہلے تہا اسلام مین اور بعضون نی کہا شاید دونون کے حق مین اوتری ہو اسطرح کہ دونون اس مسئلہ کو پوچہہ چکی ہون پہر یہ آیت
اوتری واللہ اعلم

عن سعید بن جبیر یقول سمعت ابن عمر یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للمتلاعنین
حسابکما علی اللہ احدکما کاذب لا سبیل لک علیہا قال یا رسول اللہ مالی قال لا مال لک ان کنت

صدقت علیہا فہو بما استحللت من فرجہا وان کنت کذبت علیہا فذلک ابعد لک **ترجمہ** سعید بن جبیر سے روایت ہی کہ مین نے ابن عمر سے سنا ہی وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لعان کرنیوالونکو تم دونو کا حساب اللہ پر ہے تم دونون مین ایک ضرور جھوٹا ہی مرد سے فرمایا تجھ کو اوس عورت پر کچھ قابو نہین - اوس نے کہا یا رسول اللہ میرا مال آپنے فرمایا اگر تو نے اوسپر سچ کہا ہے تو وہ تیرا مال اوسکی بدلی مین گیا کہ تو نے اوسکی شرمگاہ کو اپنے پر حلال کیا اور اگر تو نے اوسپر جھوٹ باندہا تو وہ مہر پھیر مانگنا تیری لیاقت سی بہت بعید ہی **ف** ایک شخص نے اپنی جورو کو بدکاری کا عیب لگایا اوس نے انکار کیا دونون نے آپس مین قسم کہائے جھوٹے کو بددعا کر کے جدا ہوگئے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی دونون مین ایک مقرر جھوٹا ہے اگرچہ شرع مین کسی پر جھوٹ ثابت نہو لیکن قیامت مین خدا حساب کریگا پھر مرد نے اپنا مال مانگا جو جورو کو دیا تھا حضرت نے فرمایا تجھکو اب اوسکے دیے مال پر قابو اور اختیار نہین اگر تو سچا ہی تو مال صحبت داری کی بدلے گیا اور اگر عورت سچی ہی تو مال کا لینا اور بہت سے بعید ہے **عن** سعید بن جبیر قال قلت لابن عمر رجل قذف امرأتہ قال فرق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین اخوی بنی العجلان وقال اللہ یعلم ان احدکما کاذب فہل منکما تائب یرددہا ثلاث مرات فابیا ففرق بینہما **ترجمہ** سعید بن جبیر سے روایت ہی مین نے ابن عمر سے کہا اگر کوئی شخص اپنی عورت کو زنا کی تہمت کرے انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جدا کر دیا عجلان کے بھائی بہن کو یعنی عویمر اور اوسکے بی بی کو آپنے فرمایا اللہ جانتا ہے جو کوئی تم مین جھوٹا ہے پھر کیا تم مین سے کوئی توبہ کرتا ہے تین بار آپنے اسیطرح فرمایا مگر مرد اور عورت دونون مین سے کسی نے نہ سنا آپنے اون دونون مین جدائی کر دی **عن** ابن عمر ان رجلا لاعن امرأتہ فی زمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانتفی من ولدہا ففرق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینہما والحق الولد بالمرأۃ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین ایک شخص نے لعان کیا اپنی عورت سے اور اوسکی لڑکی کی نسب کو نفی کیا (یعنی یہ کہا کہ یہ لڑکا میرا نہین ہے) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جدائی کر دی اوسکے اور عورت کی درمیان مین - ابوداؤد نے کہا اس حدیث کو مالک نے فقط روایت کیا) اور ملا دیا لڑکے کو عورت سے یعنی اوسکا نسب فقط ماں سے رہا ایک روایت مین ہی انکر حملہا فکان ابنہا یدعی الیہا انکار کیا مرد نے اوسکی حمل کا تو لڑکا ماں کے نام سے بلایا جاتا

باب اذا شک فی الولد جب لڑکے مین شک ہو تو کیا حکم ہے **عن** ابی ہریرۃ قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم من بنی فزارۃ فقال ان امرأتی جاءت بولد اسود فقال ہل لک من ابل قال نعم قال ما الوانہا قال حمر قال فہل فیہا من اورق قال ان فیہا لورقا قال فانی تراہ قال عسی ان یکون نزعہ عرق قال وہذا عسی ان یکون نزعہ عرق **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہی ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ میری عورت سے ایک لڑکا سیاہ رنگ کا جنا ہی آپنے فرمایا کیا تیری پاس کچھ اونٹ بھی ہین اوسنے کہا کہ ہان پھر آپنے پوچھا اون اونٹونکا رنگ کیسا ہی وہ بولا سرخ ہے آپنے فرمایا کیا اوس مین کوئی خاکی رنگ کا بھی اونٹ ہی وہ بولا ہان ہی آپنے فرمایا کہ کہان

رنگ کا اونٹ کہاں سے آیا وہ بولا شاید کسی رگ نے یہ رنگ کھینچ لیا ہو آپ نے فرمایا شاید تیرے لڑکا بھی رنگ کسی رگ نے کھینچ
لیا ہو ف یعنی اوس وقت کسی رگ مین سے جسمین سوادیت زیادہ تھی نطفہ پیدا ہوا زیادہ مل گیا اور اوسکی وجہ سے لڑکا کالا ہوا تو
ایسے اختلاف سے دلمین شبہہ کرنا لغو ہے **باب التغليظ في الانتفاء** لڑکے کی نسب سے انکار کرنا کیسا ہے عن ابی

هريرة انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول حين نزلت اية الملاعنة ايما امرأة ادخلت على
قوم من ليس منهم فليست من الله في شيء ولن يدخلها الله جنته وايما رجل جحد ولده وهو ينظر اليه
احتجب الله منه وفضحه على رؤس الاولين والاخرين ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
سنا فرماتے تھے جب آیت لعان کے باب مین اوتری جس عورت نے اپنے لڑکے کو غیر قوم مین داخل کیا جس قوم مین سے وہ نہین
ہے یعنی عورت نے زنا کر کے بچہ جنا اور اوسکو اپنے خاوند کیطرف نسبت کیا کہ اوسکی اولاد ہے تو وہ عورت اللہ کی رحمت کے چیزون مین
سے کسی چیز مین دخل نہین ہے اور اللہ اوس عورت کو ہرگز اپنی جنت مین نہ داخل کریگا اور جو کوئی مرد ایسا ہو کہ اپنی اولاد ہو
سے انکار کرے جان بوجھ کر یعنے دیدہ و دانستہ اپنی اولاد کو حرام کا بچہ کہتا ہے اوسکو اللہ تعالی کا دیدار نہ ہوگا قیامت کے روز اللہ تعالی
اوسکو تمام جہان کے اگلے پچھلے مخلوق کے روبرو رسوا کریگا ف حاصل یہ کہ نہ عورت کو چاہیے کہ حرام کا بچہ کسی غیر سے جنکر اوسکو
اپنے خاوند کیطرف نسبت کرے اور نہ مرد کو چاہیے کہ دیدہ و دانستہ اپنے بچے کا انکار کرے اور عورت پر زنا کی تہمت رکھے **باب**

في ادعاء ولد الزنا ولد الزنا کو کوئی اپنا لڑکا کہے عن ابن عباس انه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا مساعاة
في الاسلام من ساعى في الجاهلية فقد لحق بعصبته ومن ادعى ولدا من غير رشدة فلا يرث ولا يورث ترجمہ
عبداللہ بن عباس سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام مین خرچی کمانا نہین ہے (جیسے جاہلیت مین
لوگ اپنی لونڈیون کو خرچی پر چلاتے تھے) اور جس نے خرچی کمائی جاہلیت مین پھر اوس عورت کا لڑکا ہوا تو اوسکا نسب اوسکے
مولی سے لگیا اب جو شخص دعوی کریگا کسی بچے کی نسب کا بغیر نکاح (یا ملک) کے تو وہ بچہ اوسکا وارث ہوگا نہ وہ بچے کا =

عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال ان النبي صلى الله عليه وسلم قضى ان كل مستلحق استلحق بعد ابيه
الذي يدعى له ادعاه ورثته فقضى ان كل من كان من امة يملكها يوم اصابها فقد لحق بمن استلحقه
وليس له مما قسم قبله من الميراث شيء وما ادرك من ميراث لم يقسم فله نصيبه ولا يلحق اذا كان ابوه الذي
يدعى له انكره وان كان من امة لم يملكها او من حرة عاهر بها فانه لا يلحق ولا يرث وان كان الذي
يدعى له هو ادعاه فهو ولد زنية من حرة كان او امة ترجمہ عمرو بن شعیب سے روایت ہے اوس نے اپنے باپ سے
نقل کیا اوس نے اپنے دادا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا یعنی ارادہ حکم فرمانیکا کیا جو لڑکا اپنے باپ کے مرنے کے بعد
اوس سے ملایا جاوے یعنی اوس باپ سے جسکے نام سے پکارا جاتا ہے اور باپ کے وارث اوسکو ملانا چاہین تو آپ نے یہ فیصلہ کیا کہ اگر وہ لڑکا
لونڈی سے ہے جسکا مالک تھا اوسکا باپ جماع کیوقت تو اوسکا نسب ملانے والے سے ملجاویگا لیکن جو ترکہ اوسکی ملانے سے پیشتر تقسیم ہو گیا

اوس مین اوسکا حصہ نہ ہوگا البتہ جو ترکہ تقسیم نہین ہوا اوس مین اوسکا بھی حصہ ہوگا مگر جب باپ جسکے اوسکا نسب لایا
جاتا ہے اپنی زندگی مین اوسکے نسب کا انکار کرتا ہو تو وارثون کے ملانے سے نہین ملیگا۔ اگر وہ لڑکا ایسے لونڈی سے ہو جسکا
مالک اوسکا باپ نہ تھا یا وہ لڑکا آزاد عورت کے پیٹ سے ہو جس سے اوسکے باپ نے زنا کی تھی تو اوس کا نسب ملیگا نہ وہ وارثکا
وارث ہوگا اگرچہ اوسکے باپ نے اپنی زندگی مین اوس کا دعوی کیا ہو کہ یہ میرا بچہ ہے کیونکہ وہ ولد الزنا ہے آزاد کے پیٹ سے ہو
یا لونڈی کے پیٹ سے اور ولد الزنا کا نسب زانی سے ثابت نہین ہوسکتا اگرچہ اوسی کا نطفہ ہو) دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہے

وهو ولد زنا لاهل امه من كانوا حرة او امة وذلك فيما استلحق في اول الاسلام فما اقتسم من مال قبل الاسلام

فقد مضى یعنی وہ لڑکا ولد الزنا اپنی ماں کے لوگون سے ملجاویگا اور یہ حکم اوس مال مین ہے جو اسلام کے شروع مین تقسیم ہوا اور جو اسلام سے پہلے تقسیم
ہوچکا وہ گزر گیا اوسکا کچہ ذکر نہین **باب في القافة** قیافہ جاننے والے کا بیان عن عائشة قالت دخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم

قال مسدد وابن السرح يوما مسرورا وقال عثمان يعرف اسارير وجهه فقال اي عائشة الم تري ان مجززا المدلجي راى زيدا

واسامة قد غطيا رؤسهما بقطيفة وبدت اقدامهما فقال ان هذه الاقدام بعضها من بعض **ترجمہ** حضرت عائشہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے ایکدن خوش خوش عثمان نے کہا آپ کے روے شریف مین خوشی کی لکیرین معلوم ہوتی تہین آپ نے
فرمایا اے عائشہ تمکو خبر نہین مجزز مدلجی (ایک قیافہ شناس کا نام ہے) نے زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید کو دیکھا دونون نے اپنا سر چادر سے چھپا لیا تھا اور
پانو کھلے تہے اور کہا یہ پانون ایک سے ایک ملتے ہین (تو آپ کو خوشی ہوئی کیونکہ اسامہ کالی تھی اور زید گورے اسواسطے عرب اوسکے صحت نسب مین گفتگو کرتے
تہے قیافہ شناس کے قول سے اونکا خیال دور ہوگیا اسی واسطے ایمہ ثلاثہ کے نزدیک قیافہ شناس کا قول معتبر ہے احکام مین **باب من قال بالقرعة اذا**

تنازعوا في الولد جب ایک لڑکے کئی مدعی ہون تو قرعہ ڈالنا عن زيد بن ارقم قال كنت جالسا عند النبي صلى الله عليه وسلم فجاء رجل

من اليمن فقال ان ثلاثة نفر من اهل اليمن اتوا عليا يختصمون اليه في ولد وقد وقعوا على امراة في طهر واحد فقال لاثنين طيبا

بالولد لهذا فغليا ثم قال لاثنين طيبا بالولد لهذا فغليا ثم قال لاثنين طيبا بالولد لهذا فغليا فقال

انتم شركاء متشاكسون اني مقرع بينكم فمن قرع فله الولد وعليه لصاحبيه ثلثا الدية فاقرع بينهم

فجعله لمن قرع فضحك رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى بدت اضراسه او نواجذه **ترجمہ** زید بن ارقم
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہم بیٹہے تہے اتنے مین ایک شخص آیا یمن سے اور بولا یمن مین تین آدمی حضرت علی کے
پاس جھگڑتے ہوئے آئے ایک لڑکے مین اور اون تینون نے جماع کیا تھا اس عورت سے ایک ہی طہر مین آپ نے اون مین سے دو کو
الگ کرکے کہا تم دونون اس لڑکے کو تیسرے شخص کو دیدو انہون نے نہ مانا اور چیخا پھر اور دونون کو الگ کرکے اسی طرح کہا
انہون نے نہ مانا اور پکارے چلائے حضرت علی نے کہا تم جھگڑنے والے شریک ہو مین قرعہ ڈالونگا جس کے نام پر قرعہ نکلے وہ لڑکا
لے لے اور اپنے دونو ساتہیون کو ایک ایک تہائی دیت ادا کرے پھر آپ نے قرعہ ڈالا اور جسکے نام پر قرعہ نکلا لڑکا اوسی کو دلوا دیا
یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے یہانتک کہ آپکے کچلیان یا داڑہین کھل گئین عن زيد بن ارقم قال اتي علي رضي الله

عنه بثلاثة وهو باليمن وقعوا على امرأة في طهر واحد فسأل اثنين أتقران لهذا بالولد قالا لا حتى
سألهم جميعا فجعل كلما سأل اثنين قالا لا فأقرع بينهم فألحق الولد بالذي صارت عليه القرعة وجعل عليه ثلثي
الدية قال فذكر ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم فضحك حتى بدت نواجذه ترجمہ زید بن ارقم سے روایت ہے
حضرت علی پاس تین آدمی آئے یمن میں جنھوں نے ایک عورت سے جماع کیا تھا ایک ہی طہر میں آپ نے دو دو کو الگ کر کے پوچھا
کہ تم تیسرے کے لیے اس لڑکے کا اقرار کرو انھوں نے نہ مانا اسی طرح تینوں سے پوچھ لیا (تین بار میں) پھر قرعہ ڈالا جسکا نام نکلا
نکلا لڑکے کو اوس سے لا دیا اور ایک ایک ثلث دیت اُس سے اون دو کو دلوایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سنکر مسکرائے یہاں تک
کہ داڑھیں آپکے کھل گئیں ف اسحاق کا عمل اسی حدیث پر ہے اور بعضوں کے نزدیک قیافہ شناس کو بلاویں گے اوسکے
قول پر فیصلہ کرینگے بعضوں کے نزدیک جوان ہونے تک اوس لڑکے کو چھوڑ دینگے جب جوان ہو جاوے اوسکو اختیار ہے جس سے
چاہے مل جاوے بعضوں کے نزدیک سب سے اوسکا نسب متعلق ہوگا **باب في وجوه النكاح التي كان يتناكح بها أهل
الجاهلية** جاہلیت کے نکاحوں کا بیان کس کس طرح ہوتے تھے عن عائشة أن النكاح كان في الجاهلية على أربعة
أنحاء فكان منها نكاح الناس اليوم يخطب الرجل إلى الرجل وليته فيصدقها ثم ينكحها ونكاح آخر كان
الرجل يقول لامرأته إذا طهرت من طمثها أرسلي إلى فلان فاستبضعي منه ويعتزلها زوجها ولا
يمسها أبدا حتى يتبين حملها من ذلك الرجل الذي تستبضع منه فإذا تبين حملها أصابها زوجها
إن أحب وإنما يفعل رغبة في نجابة الولد فكان هذا النكاح يسمى نكاح الاستبضاع ونكاح آخر يجتمع الرهط
دون العشرة فيدخلون على المرأة كلهم يصيبها فإذا حملت ووضعت ومر ليال بعد أن تضع حملها
أرسلت إليهم فلم يستطع رجل منهم أن يمتنع حتى يجتمعوا عندها فتقول لهم قد عرفتم الذي كان من أمركم
وقد ولدت وهو ابنك يا فلان فتسمي من أحبت منهم باسمه فيلحق به ولدها ونكاح رابع يجتمع الناس
الكثير لا تمتنع ممن جاءها وهن البغايا كن ينصبن على أبوابهن رايات يكن علما لمن أرادهن دخل عليهن
فإذا حملت فوضعت حملها جمعوا لها ودعوا لهم القافة ثم ألحقوا ولدها بالذي يرون فالتاطه و
دعي ابنه لا يمتنع من ذلك فلما بعث الله محمدا صلى الله عليه وسلم هدم نكاح أهل الجاهلية كله إلا نكاح
أهل الإسلام ترجمہ حضرت ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ جاہلیت کے زمانے میں نکاح چار طرح
ہوتا تھا۔ ایک تو ایسا ہی جیسے کہ اب ہوتا ہے ایک مرد دوسرے مرد کی بیٹی یا بہن سے پیام دیتا وہ مہر مقرر کر کے اوس سے
نکاح کر دیتا اور ایک اس طرح ہوتا کہ آدمی اپنی بی بی سے کہتا جب وہ پاک ہوتی حیض سے فلاں شخص کو بلا بھیج اور اوس سے جماع کروا
پھر خاوند اس سے الگ رہتا کبھی جماع نہ کرتا جب تک اسکو معلوم نہ ہو جاتا کہ یہ حاملہ ہو گئی ہے اُس شخص سے جب معلوم ہو جاتا کہ حاملہ ہو گئی ہے اُس وقت اگر خاوند چاہتا تو اوس
سے جماع کرتا اور یہ اس لیے کرتے کہ لڑکا عمدہ قوی اور حسین پیدا ہو تو کسی شریف اور حسین یا خاندانی اور نجیب ہوتا اپنی عورت

کو جانے کی اجازت دیتی تاکہ اوسکا نطفہ حاصل کرین اور اپنے خاندان مین بھی ویسی اولاد ہونے لگے یہ فعل مشرکون کا درحقیقت
مرغ باز کبوتر کے انڈے لینے سے کم نہ تہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ) اس نکاح کو نکاح الاستبضاع کہتے تھے اور ایک تیسرا نکاح
تہا وہ یہ کہ آٹھ دس آدمی ایک عورت کے پاس آیا جایا کرتے ہر ایک اوس سے صحبت کرتا جب وہ حاملہ ہو جاتی اور جنتی تو جننے کے
بعد چند روز وہ ان سب کو بلا بھیجتی پھر یہ نہ ہو سکتا کہ کوئی نہ آوے سب آکر اوسکے پاس جمع ہوتے وہ اون سے کہتی تم اپنا
اپنا حال جانتے ہو اب مین جنی ہون اور وہ لڑکا تم مین سے فلانے کا ہے جسکا چاہتی نام لیدیتی پھر وہ لڑکا اوسی کا ہو جاتا
اور ایک چوتھی قسم کا نکاح وہ یہ تہا کہ بہت سے آدمی ایک عورت پاس آتے جاتے وہ کسی کو نہ روکتی اور ایسی عورتون کو بغایا
کہتے (بغایا جمع ہے بغیہ کے وہ عورت جو زانیہ ہو جسکو کنجنی اور کسبی اور رنڈی کہتے ہین) اون کے دروازون پر جھنڈے ہوتے تھے
نشانی تھی جو چاہتا اون کے پاس جاتا جب وہ حاملہ ہوتی اور جنتی تو اوسکے سب آشنا جمع ہوتے اور قیافہ شناسون کو بلاتی بعد
اوسکے وہ جسکا لڑکا کہہ دیتے اوسے سے وہ اوس لڑکے کو ملا دیتے وہ کچھ نہ کہہ سکتا جب اللہ جل جلالہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا
پیغمبر کرکے بھیجا اُنہون نے جاہلیت کے نکاحون کو باطل کر دیا اور ڈھا دیا اور وہی نکاح رہ گیا جو آج کل اہل اسلام مین مروج ہے (یعنی
پہلے قسم کا اور قسمین موقوف ہوئین)

باب الولد للفراش لڑکا اوسی کا ہوگا جسکی جورو ہے یا لونڈی ہے

عن عائشة اختصم سعد بن ابي وقاص وعبد بن زمعة الى رسول الله صلى الله عليه وسلم في ابن امة زمعة فقال
سعد اوصاني اخي عتبة اذا قدمت مكة ان انظر الى ابن امة زمعة فاقبضه فانه ابنه وقال عبد
بن زمعة اخي ابن امة ابي ولد على فراش ابي فرأى رسول الله صلى الله عليه وسلم شبها بينا بعتبة فقال الولد للفراش
وللعاهر الحجر واحتجبي منه يا سودة زاد مسدد في حديثه وقال هو اخوك يا عبد

ترجمہ حضرت عائشہ
روایت ہے سعد بن ابی وقاص اور عبد بن زمعہ نے جھگڑا کیا زمعہ کی لونڈی کے لڑکے مین سعد نے کہا میرے بھائی عتبہ نے مجھکو
وصیت کی تھی جب مین مکے مین آؤن تو اوس لونڈی کے لڑکے کو لے لیوُن کیونکہ وہ میرا لڑکا ہے عبد بن زمعہ نے کہا وہ میرا بھائی
ہے میرے باپ کی لونڈی سے پیدا ہوا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس لڑکے کو دیکھا تو کھلم کھلا مشابہ تہا عتبہ سے آپنے فرمایا
لڑکا فراش کا ہے (یعنی صاحب فراش کا فراش بچھونے کو کہتے ہین عورت مرد کو بچھونا ہے) اور زنا کرنیوالے کے لیے پتھر ہین (یعنی
اوسکو رجم کرنا چاہیے) اور آپنے فرمایا اے سودہ تو اوس سے چھپا کر (مترجم کہتا ہے کہ قاعدہ شرع کی رو سے جب وہ زمعہ کا لڑکا کیا گیا تو سودہ وہ
زمعہ کا بھائی ہوا مگر چونکہ عتبہ کا نطفہ تہا آپ نے چھپنے کو فرمایا) اور عبد بن زمعہ سے کہا وہ تیرا بھائی ہے

عن عمرو بن شعيب عن ابيه
عن جده قال قام رجل فقال يا رسول الله ان فلانا ابني عاهرت بامه في الجاهلية فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم لا دعوة في الاسلام ذهب امر الجاهلية الولد للفراش وللعاهر الحجر

ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے
روایت ہے ایک شخص کھڑا ہوا اور بولا یا رسول اللہ فلانا شخص میرا بیٹا ہے مین نے اوسکی ماں سے جاہلیت مین زنا کی تھی آپنے فرمایا اب
اسلام مین اوسکا دعویٰ نہین ہو سکتا جاہلیت کی رسم مٹ گئی اب تو لڑکا صاحب فراش کا ہے اور زنا کرنے والی کیواسطے پتھر ہین عن

رباح قال زوجنی اھلی امۃ لھم رومیۃ فوقعت علیھا فولدت غلاما اسود مثلی فسمیتہ عبد اللہ ثم وقعت علیھا فولدت غلاما اسود مثلی فسمیتہ عبید اللہ ثم طبن لھا غلام لاھلی رومی یقال لہ یوحنہ فراطنھا بلسانہ فولدت غلاما کانہ وزغۃ من الوزغات فقلت لھا ما ھذا فقالت ھذا لیوحنہ فرفعنا الی عثمان احسبہ قال مھدی قال فسالھما فاعترفا فقال لھما اترضیان ان اقضی بینکما بقضاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی ان الولد للفراش واحسبہ قال فجلدھا وجلدہ وکانا مملوکین ترجمہ رباح سے روایت ہے میرے گھر کے لوگون نے میرا نکاح اپنی ایک رومی لونڈی سے کردیا مین نے اوس سے جماع کیا تو ایک سانولا لڑکا میرا سا پیدا ہوا مین نے اوسکا نام عبد اللہ رکھا پھر مین نے اوس سے جماع کیا پھر ایک سانولا لڑکا میرا سا پیدا ہوا مین نے اوسکا نام عبید اللہ رکھا پھر اوسکو ایک غلام نے جو میرے گھر کے لوگون کا تھا پھانس لیا وہ بھی رومی تھا اوسکا نام یوحنہ تھا اوس نے اپنی زبان مین اوس سے کچھ باتین کین پھر ایک اور لڑکا پیدا ہوا گویا ایک گرگٹ تھا گرگٹون مین سے (یعنی سرخ تھا رومیون کے رنگ پر) مین نے کہا یہ کیسا اوس نے کہا یوحنہ کا ہے ہم نے یہ مقدمہ حضرت عثمان پاس پیش کیا اُنہون نے غلام اور لونڈی کو بلا کر پوچھا دونون نے اقبال کیا تب اُنہون نے کہا تم راضی ہو مین تمھارا اوسطرح فیصلہ کرون جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا لڑکا صاحب فراش کا ہے۔ راوی نے کہا مجھے گمان ہے پھر حضرت عثمان نے غلام اور لونڈی دونونکو کوڑے مارے

باب من احق بالولد لڑکے کی پرورش کا حقدار کون ہے

عن عبد اللہ بن عمر ان امراۃ قالت یا رسول اللہ ان ابنی ھذا کان بطنی لہ وعاء وثدیی لہ سقاء وحجری لہ حواء وان اباہ طلقنی واراد ان ینتزعہ منی فقال لھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انت احق بہ ما لم تنکحی ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ایک عورت آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ میرا بیٹا ہے میرا پیٹ اوسکا غلاف تھا اور میری چھاتی اوسکے پینے کا برتن تھی اور میری گود اوسکا گھر تھی اب اسکے باپ نے مجھے طلاق دیدی ہے اور چاہتا ہے کہ لڑکا مجھ سے چھین لے آپ نے فرمایا تو اوسکی حقدار ہے جب تک نکاح نکرے کسی اور سے

عن ھلال بن اسامۃ ان ابا میمونۃ سلمی مولی من اھل المدینۃ رجل صدق قال بینما انا جالس مع ابی ھریرۃ جاءتہ امراۃ فارسیۃ معھا ابن لھا فادعیاہ وقد طلقھا زوجھا فقالت یا ابا ھریرۃ ورطنت بالفارسیۃ زوجی یرید ان یذھب بابنی فقال ابو ھریرۃ استھما علیہ ورطن لھا بذلک فجاء زوجھا فقال من یحاقنی فی ولدی فقال ابو ھریرۃ اللھم انی لا اقول ھذا الا انی سمعت امراۃ جاءت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا قاعد عندہ فقالت یا رسول اللہ ان زوجی یرید ان یذھب بابنی وقد سقانی من بیر ابی عنبۃ وقد نفعنی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استھما علیہ فقال زوجھا من یحاقنی فی ولدی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھذا ابوک وھذا امک

فخذ بید ایہما شئت فاخذ بید امہ فانطلقت بہ ترجمہ ہلال بن اسامہ سے روایت ہے کہ ابا میمونہ جسکا نام
سلمی تہا اہل مدینہ کا مولے بولا اور وہ سچا آدمی تہا کہ مین ابوہریرہ رض کے ساتھہ بیٹہا ہوا تہا اتنے مین ایک فارسی عورت
آئی اوسکے ساتھہ ایک لڑکا تہا عورت چاہتی تھی وہ لڑکا میرے پاس رہے اور اوسکا خاوند چاہتا تہا میرے پاس رہے اور خاوند نے
اوسکو طلاق دیدیا تہا وہ بولی اے ابا ہریرہ فارسی مین گفتگو کی میرا خاوند چاہتا ہے کہ مجھسے میرے بیٹے کو لیلے ابوہریرہ نے
کہا دونو اوسپر قرعہ ڈالو اور فارسی مین اوسکو سمجہا دیا پھر اوسکا خاوند آیا وہ کہنے لگا کون جھگڑتا ہے مجھسے میرے لڑکے مین ابوہریرہ
نے کہا یا اللہ مین نہین کہتا ہون مگر اس جہت سے کہ مین سنتا تہا ایک عورت آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور مین آپکے پاس
بیٹہا تہا بولی یا رسول اللہ میرا خاوند چاہتا ہے کہ میرے بیٹے کو مجھہ سے چھین لے حالانکہ وہ مجھکو پانی پلاتا ہے کنوین سے ابو عنبہ کے
سے لاکر اور نفع پہونچاتا ہے مجھکو یعنی اس عمر کو پہونچا پال پوس کر بڑا کیا اب خاوند چھیننا چاہتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دونو
قرعہ ڈالو اوسپر خاوند نے کہا کون جھگڑتا ہے مجھہ سے میرے لڑکے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکے سے فرمایا یہ تیرا باپ ہے
اور یہ تیری ماں ہے تجھے اختیار ہے جسکا چاہے ہاتھہ پکڑلے اوس نے اپنی ماں کا ہاتھہ پکڑلیا وہ لیکر چلی گئی ف امام شافعی کی
یہی حدیث دلیل ہے اونکے نزدیک لڑکے کو اختیار دینا چاہیے جہان اوسکا جی چاہے رہے اور ابوحنیفہ کے نزدیک جبتک لڑکا
کم سن ہے تو ماں کے پاس رہے جب آپ کہانے پینے لگے اور استنجا کرنے لگے تو باپ کے پاس رہے عن علی رضی اللہ عنہ قال خرج
زید بن حارثۃ الی مکۃ فقدم بابنۃ حمزۃ فقال جعفر انا اخذہا انا احق بہا ابنۃ عمی وعندی خالتہا و
انما الخالۃ ام فقال علی انا احق بہا ابنۃ عمی وعندی ابنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہی احق بہا فقال
زید انا احق بہا انا خرجت الیہا وسافرت وقدمت بہا فخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر حدیثا قال
واما الجاریۃ فاقضی بہا لجعفر تکون مع خالتہا وانما الخالۃ ام ترجمہ حضرت علی رض سے روایت ہے زید بن
حارثہ مکہ کو گئے وہان سے حضرت حمزہ رض کی بیٹی کو لائے جعفر بن ابی طالب نے کہا مین اسکو لونگا مین اسکا حقدار ہون میرے چچا کی بیٹی
ہے اور میرے پاس اسکی خالہ ہے خالہ مثل ماں کے ہوتی ہے پھر حضرت علی نے کہا مین اس لڑکی کا زیادہ حقدار ہون کیونکہ میرے چچا کی
بیٹی ہے اور میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی ہین اور وہ اسکی حقدار ہین (کیونکہ اون کی بہن ہے اس لیے کہ حضرت
حمزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دودہ بہائی بھی تھے اور پہوپہی بھی ہے) زید نے کہا مین اسکا حقدار ہون اسواسطے کہ مین ہی گیا
اور سفر کیا اور اسکو لیکر آیا (دوسرے یہ کہ زید اور حمزہ کو آنحضرت نے بہائی بنا دیا تہا تو بہائی کی بیٹی ہے) پہر رسول اللہ صلعم نکلے اور
فرمایا یہ لڑکی جعفر پاس رہیگی اپنی خالہ کی پرورش مین کیونکہ خالہ مثل ماں کی ہے (تو بعد ماں کے خالہ کو حق ہے) عن عبد الرحمن
بن ابی لیلی بہذا الخبر ولیس بتمامہ قال وقضی بہا لجعفر وقال ان خالتہا عندہ ترجمہ دوسری روایت
یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا کہ لڑکی جعفر کے پاس رہے کیونکہ اون کے نکاح مین اوسکی خالہ ہے اور خالہ مثل ماں کے
ہے عن علی قال لما خرجنا من مکۃ تبعتنا بنت حمزۃ تنادی یا عم یا عم فتناولہا علی فاخذ بیدہا وقال

دونک بنت عمک فحملتها فقص الخبر قال وقال جعفر ابنة عمي وخالتها تحتي فقضى بها النبي صلى
الله عليه وسلم لخالتها وقال الخالة بمنزلة الام ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے جب ہم مکہ سے نکلے تو ہمارے پیچھے ہو گئے
حمزہ کی بیٹی پکارنے لگی چچا چچا پس علیؓ نے اوسکو اوٹھا لیا اور ہاتھ پکڑ کر حضرت فاطمہؓ کو دیا اور کہا لو اپنی چچا کی بیٹی کو حضرت
فاطمہ نے اوسکو اپنی ساتھ بٹھا لیا پس اوسکی بھی قصہ بیان کیا جعفر نے کہا وہ میری چچا کی بیٹی ہے اور اوسکی خالہ میرے نکاح مین
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ لڑکی خالہ کو دلا دی اور فرمایا خالہ مثل ماں کی ہے **باب فی عدۃ المطلقۃ** مطلقہ
کی عدت کا بیان عن اسماء بنت يزيد بن السكن الانصارية انها طلقت على عهد رسول الله صلى الله عليه
وسلم ولم يكن للمطلقة عدة فانزل الله عز وجل حين طلقت اسماء بالعدة للطلاق فكانت اول من
انزلت فيها العدة للمطلقات ترجمہ اسماء بنت یزید سے روایت ہے اونکو طلاق دیا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
زمانے مین اوسوقت مطلقہ کی کوئی عدت نہ تھی تب اللہ تعالی نے عدت کی آیت اتاری والمطلقات يتربصن بانفسهن
ثلثة قروء (یعنی طلاق والیان اپنی تئین روکے رہین تین طہر یا تین حیض تک) تو اسماء وہ عورت ہے جسکی شان مین سب
پہلے یہہ آیت طلاق کی عدت کی اوتری **باب فی نسخ ما استثنى به من عدة المطلقات** طلاق کی عدت کے
آیت مین سے جو منسوخ ہوا عن ابن عباس قال والمطلقات يتربصن بانفسهن ثلثة قروء وقال واللائي
يئسن من المحيض من نسائكم ان ارتبتم فعدتهن ثلاثة اشهر فنسخ من ذلك وقال وان طلقتموهن من قبل
ان تمسوهن فما لكم عليهن من عدة تعتدونها ترجمہ ابن عباس نے کہا اللہ نے جو فرمایا طلاق والیان روکے
رکھین اپنی تئین تین طہر یا تین حیض تک اسمین سے وہ عورتین نکالی گئین جو حیض سے مایوس ہو جاوین فرمایا جو عورتین نا امید
ہون حیض سے اونکی عدت تین مہینے ہین (اسیطرح جنکو حیض نہ آیا ہو یا حاملہ ہون تو اونکی عدت وضع حمل ہے) اور وہ عورتین
نکالی گئین جنکو قبل جماع کے طلاق دیا جاوے ایسی عورتون کے لیے فرمایا اون پر کچھ عدت نہین ہے **باب فی المراجعة**
رجعت کا بیان عن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم طلق حفصة ثم راجعها ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین حفصہؓ کو طلاق دیا پھر اون سے رجعت کی **باب فی نفقة المبتوتة**
جس عورت کو تین طلاق دیے جاوین اوسکی نفقہ کا بیان عن فاطمة بنت قيس ان ابا عمرو بن حفص طلقها البتة وهو
غائب فارسل اليها وكيله بشعير فتسخطته فقال والله ما لك علينا من شيء فجاءت رسول الله
صلى الله عليه وسلم فذكرت ذلك له فقال لها ليس لك عليه نفقة وامرها ان تعتد في بيت ام شريك
ثم قال ان تلك امرأة يغشاها اصحابي اعتدي في بيت ابن ام مكتوم فانه رجل اعمى تضعين ثيابك فاذا
حللت فآذنيني قالت فلما حللت ذكرت له ان معاوية بن ابي سفيان وابا جهم خطباني فقال رسول الله
صلى الله عليه وسلم اما ابو جهم فلا يضع عصاه عن عاتقه واما معاوية فصعلوك لا مال له انكحي اسامة

بن زید قالت فکرهته ثم قال انکحی اسامة بن زید فنکحته فجعل الله فیه خیرا کثیرا واغتبطت

ترجمہ فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے کہ ابو عمرو بن حفص نے اوسکو تین طلاق دی اور وہ کہین گئی ہوئے تھے اون کے وکیل نے اوسکو جو بھیجے کہا نے کو فاطمہ نے اوسکو ناپسند کیا وہ بولا قسم خدا کی تمہارا کچھ ہم کو دینا نہین آیا فاطمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا بیشک تیرا خرچ اوسپر نہین ہے اور حکم کیا فاطمہ کو عدت گذارنے کا ام شریک کے گھر مین پھر آپ نے کہا وہان اکثر میرے اصحاب آیا جایا کرتے ہین تو عبد اللہ بن ام مکتوم کے گھر مین عدت کر کیونکہ وہ اندھا ہے اگر تو کپڑے اوتارے گی تو پردے کی حاجت نہوگی جب تیری عدت پوری ہو جاوے تو مجھ سے خبر کرنا جب میری عدت پوری ہوئی مین نے آپ سے بیان کیا کہ معاویہ بن ابی سفیان اور ابو جہم نے مجھ سے پیام دیا ہے نکاح کا حضرت نے فرمایا کہ ابو جہم تو اپنی لاٹھی کندھے سے نہین اوتارتا یعنی بہت مارا کرتا ہے اور معاویہ تو مفلس قلاش ہے کہ اوسکے پاس کچھ مال نہین تو اسامہ سے نکاح کر ف یہہ حضرت نے فاطمہ بنت قیس سے کہا جب کہ اوسکے خاوند ابو عمرو بن حفص نے اوسکو تین بار طلاق دی تو ابو جہم اور معاویہ بن سفیان نے اوسکو نکاح کا پیغام دیا فاطمہ بنت قیس نے حضرت سے صلاح پوچھی کہ مین ابو جہم سے نکاح کرون یا معاویہ سے تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ صلاح دینے مین کسیکا عیب بیان کرنا درست ہے کہ مشورہ پوچھنے والا دہوکا نکہاوے یہہ غیبت مین داخل نہین ت مین نے اسامہ کو ناپسند کیا پھر آپ نے فرمایا اسامہ سے نکاح کر مین نے اون سے نکاح کیا اللہ نے بہت بہتر کیا اور لوگ مجھپر رشک کرنے لگے

عن فاطمة بنت قیس ان ابا حفص بن المغیرة طلقها ثلاثا وساق الحدیث فیه وان خالد بن الولید ونفرا من بنی مخزوم اتوا النبی صلی الله علیه وسلم فقالوا یا نبی الله ان ابا حفص بن المغیرة طلق امرأته ثلاثا وانه ترك لها نفقة یسیرة فقال لا نفقة لها وساق الحدیث وحدیث مالك اتم

ترجمہ فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے کہ ابا حفص بن المغیرہ نے اونکو تین طلاق دی پھر یہی حدیث بیان کی خالد بن الولید اور چند لوگون نے بنی مخزوم مین سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اے یا رسول اللہ ابا حفص بن المغیرہ نے اپنی بی بی کو تین طلاق دی اور خرچ ذرا سا چھوڑا اسپر آپ نے فرمایا اوسکے واسطے نفقہ نہین ہے ف امام احمد کے نزدیک مطلقہ ثلاث کو جو حاملہ ہو نہ نفقہ ہے نہ سکنی ہے حدیث سے اور مالک اور شافعی کے نزدیک سکنی ہے مگر نفقہ نہین ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک نفقہ اور سکنی دونون ہے دلیل اون کی حضرت عمر کا قول ہے جو صحابی کے سامنے تھا

عن فاطمة بنت قیس ان ابا عمرو بن حفص المخزومی طلقها ثلاثا وساق الحدیث وخبر خالد بن الولید قال فقال النبی صلی الله علیه وسلم لیست لها نفقة ولا مسکن قال فیه وارسل الیها النبی صلی الله علیه وسلم ان لا تسبقینی بنفسك

ترجمہ فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے ابا حفص مخزومی نے اون کو تین طلاق دی پھر یہی حدیث بیان کی اور خالد بن الولید کا حال بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ اوسکے واسطے نفقہ ہے نہ سکنی رہنے کی جگہ ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونسے کہلا بھیجا کہ بن پوچھے مجھسے کسی سے نکاح نہ کر لیجیو ف اس حدیث سے صاف معلوم ہوا ہے کہ مطلقہ ثلاث کو نہ نفقہ ہے نہ سکنی

فاطمة بنت قيس قالت كنت عند رجل من بني مخزوم فطلقني البتة ثم ساق الحديث
قال فيه لا تفوتيني بنفسك ترجمہ فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے مین ایک شخص کے پاس تھی بنی مخزوم مین سے
اوس نے مجھے طلاق دیا پھر بھی قصہ بیان کیا پھر بھی حدیث بیان کی آنحضرت ؐ نے فرمایا مت کھو دیجیو اپنے تئین مجھسے یعنی
ایسا نہ کیجیو کہ عدت گذرنے کے بعد بغیر مجھسے پوچھے نکاح کر لے عن فاطمة بنت قيس ان زوجها طلقها ثلاثا
ترجمہ فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے اون کے خاوند نے اونکو تین طلاق دیے تھے عن فاطمة بنت قيس ان زوجها
طلقها ثلاثا فلم يجعل لها النبي صلى الله عليه وسلم نفقة ولا سكنى ترجمہ فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے اون کے خاوند
نے اونکو طلاق دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو خرچ دلایا نہ مکان رہنے کو عن فاطمة بنت قيس انها كانت عند
ابي حفص بن المغيرة وان ابا حفص بن المغيرة طلقها آخر ثلاث تطليقات فزعمت انها جاءت رسول
الله صلى الله عليه وسلم فاستفتته في خروجها من بيتها فامرها ان تنتقل الى ابن ام مكتوم الاعمى فابى
مروان ان يصدق حديث فاطمة في خروج المطلقة من بيتها قال عروة انكرت عائشة رضي الله عنها
على فاطمة بنت قيس ترجمہ فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے وہ ابا حفص بن المغیرہ کے نکاح مین تھی اُنہون نے اوسکو تین
طلاق مین سے آخری طلاق یعنی تیسری طلاق دیا فاطمہ نے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئی اور آپ سے پوچھا
اوس گھر سے نکلنے کو آپ نے فرمایا ابن ام مکتوم اندھے کے گھر مین جا کر رہ مروان بن الحکم نے جب یہ حدیث سنی تو اوس نے
انکار کیا کہ تصدیق کرے فاطمہ بنت قیس کی مطلقہ کو گھر سے نکلنے کے باب مین ف مطلقہ کو عدت کی گھر سے نکل کر اور
جگہہ رہنا درست نہین مگر جب کوئی سخت ضرورت لاحق ہو مثلا کرایہ نہ ہو یا مکان گرتا ہی یا مالک مکان جبرا نکال دیوے
یہان بھی لوگ کہتے ہین کہ ضرورت تھی فاطمہ بنت قیس بدزبان تہین اپنے پہلے گھر مین لوگ انکا رہنا گوارا نہ کرتے تھے عروہ
نے کہا حضرت عائشہ نے فاطمہ بنت قیس کے حدیث کا انکار کیا عن عبيد الله قال ارسل مروان الى فاطمة فسالها
فاخبرته انها كانت عند ابي حفص وكان النبي صلى الله عليه وسلم امر علي بن ابي طالب على بعض اليمن
فخرج معه زوجها فبعث اليها بتطليقة كانت بقيت لها وامر عياش بن ابي ربيعة والحارث بن
هشام ان ينفقا عليها فقالا والله ما لها نفقة الا ان تكون حاملا فاتت النبي صلى الله عليه وسلم فقال
لا نفقة لك الا ان تكوني حاملا واستاذنته في الانتقال فاذن لها فقالت اين انتقل يا رسول
الله قال عند ابن ام مكتوم وكان اعمى تضع ثيابها عنده ولا يبصرها فلم تزل هناك حتى مضت
عدتها فانكحها النبي صلى الله عليه وسلم اسامة فرجع قبيصة الى مروان فاخبره بذلك فقال مروان لم
نسمع هذا الحديث الا من امراة فسناخذ بالعصمة التي وجدنا الناس عليها فقالت فاطمة حين بلغها
ذلك بيني وبينكم كتاب الله قال الله تعالى فطلقوهن لعدتهن حتى لا تدري لعل الله يحدث بعد ذلك

امرأة قالت فأي أمر يحدث بعد ذلك امرأة قالت فأي أمر يحدث بعد الثلاث ترجمہ عبید اللہ سے روایت
ہے کہ مروان نے قبیصہ کو اسکے پاس بھیجا تو پوچھی کہ اوس نے بیان کیا کہ میں ابو حفص کے نکاح میں تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے علی بن ابی طالب کو امیر بنا کر یمن بھیجا تب اوسی کے ساتھ میرا خاوند بھی گیا تھا اوس نے ایک طلاق جو باقی رہ گیا تھا مجھکو
بھیجکر بھیجا اور حکم کیا عیاش بن ابی ربیعہ اور حارث بن ہشام کو خرچ دینے کا میرے واسطے اون دونوں نے کہا قسم خدا کی اوسکے
واسطے خرچ نہیں ہے البتہ اگر حاملہ ہوتے تو اوسکو خرچ ملتا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور آپ سے بیان کیا آپ نے
فرمایا بیشک تیرے واسطے خرچ نہیں ہے مگر یہ کہ تو پیٹ سے ہوتے اور میں نے آپ سے اجازت چاہی اس مکان سے اوٹھنے کی آپ نے اجازت
دی تو میں نے پوچھا کہاں ہوں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا عبد اللہ بن ام مکتوم پاس وہ اندھا ہے فاطمہ کپڑے سے اپنے اوتارتی
اوسکو کچھ نہ دیکھتا پھر وہیں رہے مدت گزر گئی تک بعد اسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکا نکاح اسامہ سے کر دیا قبیصہ
لوٹ کر یہ حال مروان سے کہا مروان نے کہا ہم نے اس حدیث کو نہیں سنا مگر ایک عورت کے منہ سے تو ہم اوسی کے پیروی کر
جسپر لوگ ہوں گے فاطمہ بنت قیس کو جب اسکی خبر پہنچی اوس نے کہا ہمارے تمہارے بیچ میں اللہ کی کتاب ہے اللہ جل جلالہ فرماتا ہے
یا ایہا النبی اذا طلقتم النساء الآیۃ جب تم طلاق دو عورتوں کو تو طلاق دو عدت کی شروع ہونے پر یعنی طہر میں اور
شمار کرو عدت کو اور ڈرو اللہ سے اور مت نکالو اونکو اپنے گھروں سے نہ وہ نکلیں مگر یہ کہ صریح بےحیائی کا کام کریں یہ اللہ کی حدیں
ہیں جو اللہ کی حدوں سے بڑھ جاوے اوس نے اپنی جان پر ظلم کیا وہ نہیں جانتا اللہ بعد اسکے شاید کوئی نئی بات نکالے یعنی
خاوند کا دل پھر جاوے اور طلاق سے رجعت کر لے تو تین طلاق کے بعد کیا نئی بات ہوگی پس معلوم ہوا کہ گھر سے نہ نکالنا اور
نہ نکلنا ایک یا دو طلاق کے بعد ہے) عن الزهري ان قبيصة بنت ذؤيب انه بمعنى دل على خبر عبيد الله بن
عبد الله حين قال فرجع قبيصة الى مروان فاخبره بذلك ترجمہ زہری نے قبیصہ بن ذویب سے ایسا ہی نقل
کیا جیسے عبید اللہ کی حدیث اوپر گزری بعد اوسکے قبیصہ مروان بن الحکم پاس آئے اور اوس سے بیان کیا جو فاطمہ بنت قیس نے
کہا باب من انكر ذلك على فاطمة جس نے فاطمہ بنت قیس کی حدیث کو نہ مانا عن ابي اسحاق قال كنت في المسجد
الجامع مع الاسود فقال اتت فاطمة بنت قيس عمر بن الخطاب رضي الله عنه فقال ما كنا لندع كتاب
ربنا وسنة نبينا صلى الله عليه وسلم لقول امرأة لا ندري احفظت ام لا ترجمہ ابو اسحاق سے روایت ہے
میں جامع مسجد میں اسود کے ساتھ بیٹھا تھا انہوں نے کہا فاطمہ بنت قیس حضرت عمر بن الخطاب رض کے پاس آئی اور یہی حدیث بیان
کی حضرت عمر نے کہا ہم نہیں چھوڑینگے اللہ کی کتاب کو اور اپنے پیغمبر کی سنت کو ایک عورت کے کہنے سے جسکو ہم نہیں معلوم اس
عورت کو یاد رہا یا نہ رہا (کتاب اللہ سے مراد وہی آیت ہے جو اوپر گزری اور سنت سے مراد وہ حدیث ہے جسکو عمر نے روایت کیا کہ میں
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا مطلقہ ثلاث کو سکنیٰ اور نفقہ ملیگا۔ مگر یہ روایت محفوظ نہیں ہے) عن عروة قال
لقد عابت ذلك عائشة رضي الله عنها اشد العيب يعني حديث فاطمة بنت قيس وقالت ان فاطمة كانت

فی مکان وحش فخیف علی ناحیتہا فلذلک ارخص لہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ عروہ سے روایت ہے ام المومنین
عائشہ رضی اللہ عنہا فاطمہ بنت قیس کی حدیث پر بہت اعتراض کرتے تہین اور کہتی تھین کہ فاطمہ کو جو اوس گہر سے اوٹھنے کی اجازت ہوئی
تو اسوجہ سے کہ وہ ایک ڈھنڈار کہنڈر مکان مین تہین وہان ڈر معلوم ہوتا تہا اسواسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کو
اوٹھنے کی اجازت دی عن عروة بن الزبير انه قيل لعائشة الم تري الى قول فاطمة قالت اما انه لا خير لها
فی ذلک ترجمہ عروہ بن الزبیر سے روایت ہے لوگون نے حضرت عائشہ سے کہا آپ نہین دیکہتین فاطمہ بنت قیس کی حدیث
کو انہون نے کہا یہ بات اوسکے لیے اچھی نہین کہ لوگون کو اسطرح حدیث بیان کری جس سے مغالطہ ہو عن سليمان بن يسار
في خروج فاطمة قال انما كان ذلك من سوء الخلق ترجمہ سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ فاطمہ اوس گہر سے اس
لیے نکلین کہ بدزبان تہین عن القاسم بن محمد و سليمان بن يسار انه سمعهما يذكران ان يحيى بن سعيد بن العاص
طلق بنت عبد الرحمن بن الحكم البتة فانتقلها عبد الرحمن فارسلت عائشة رضي الله عنها الى مروان بن الحكم
وهو امير المدينة فقالت له اتق الله واردد المراة الى بيتها فقال مروان في حديث سليمان ان عبد الرحمن
غلبني وقال مروان في حديث القاسم او ما بلغك شان فاطمة بنت قيس فقالت عائشة لا يضرك
ان لا تذكر حديث فاطمة فقال مروان ان كان بك الشر فحسبك ما كان بين هذين من الشر ترجمہ قاسم بن محمد
اور سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ یحیی بن سعید بن عاص نے تین طلاق دی عبد الرحمن بن حکم کی بیٹی کو (مروان کی بہتیجی کو)
عبد الرحمن نے اوس گہر سے اپنی بیٹی کو اوٹہا لیا حضرت عائشہ نے ایک آدمی کو مروان بن حکم پاس بہیجا اور وہ اون دنون
حاکم تہا مدینے کا اور کہلا بہیجا کہ اللہ سے ڈر اور عورت کو اوسکے پہلے مکان بہیجدے (کیونکہ عدت کے مکان سے عدت ختم ہونے تک
اوٹہنا نہ چاہیے) تو ایک روایت مین ہے مروان نے جواب دیا کہ عبد الرحمن نے مجھکو مجبور کر دیا دوسری روایت مین ہے مروان
نے کہا کیا آپکو حدیث فاطمہ بنت قیس کی نہین پہونچی (اونکو حضرت نے گہر بدلنے کی اجازت دی) حضرت عائشہ نے
کہا اگر تو فاطمہ کی حدیث بیان نہ کرتا تو کیا نقصان تہا (یعنے وہان تو ایک مجبوری تہی اسوجہ سے آپ نے اوٹہنے کی اجازت دی)
مروان نے کہا اگر تم بہی کہو کہ وہان شر کا خوف تہا تو یہان بہی وہی شر سمجہو مین اور اون کی بی بی مین (پہر مکان بدلنا
کیا مضائقہ ہے) عن ميمون بن مهران قال قدمت المدينة فدفعت الى سعيد بن المسيب فقلت فاطمة بنت
قيس طلقت فخرجت من بيتها فقال سعيد تلك امراة فتنت الناس انها كانت لسنة فوضعت على
يدي ابن ام مكتوم ترجمہ میمون بن مہران سے روایت ہے مین مدینے مین آیا تو سعید بن المسیب پاس گیا اور کہا فاطمہ بنت
قیس کو طلاق دیا گیا تہا اور وہ اپنے گہر سے نکل گئی تہی سعید نے کہا فاطمہ بنت قیس ایک عورت ہے جسنے لوگون کو فتنے مین ڈال دیا
اصل حقیقت یہہ ہے کہ وہ بدزبان تہی تو عبد اللہ بن ام مکتوم کے گہر مین رکہی گئی (اسواسطے پہلے گہر سے اوٹہائی گئی)

باب في المبتوتة تخرج بالنهار جس عورت کو تین طلاق دیجاوین وہ دن کو نکلا کرے عن جابر قال طلقت خالتي

ثلاثا فخرجت تجد نخلا لها فلقیها رجل فنهاها فاتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ذلک لہ فقال لہا اخرجی فجدی نخلک لعلک ان تصدقی منہ او تفعلی خیرا ترجمہ جابر سے روایت ہے میری خالہ کو تین طلاق دیے گئی وہ اپنی کھجور کاٹنے نکلے راستے میں ایک شخص ملا اوس نے منع کیا نکلنے کو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور آپ سے پوچھا آپ نے کہا نکل کر اوراپنی کھجورین کاٹ کر شاید تو اوس میں سے صدقہ دیوے یا اور کوئی نیک کام کرے مگر کام سے فراغت کرکے رات کو گھر میں آ کر رہے باب نسخ متاع المتوفی عنہا بما فرض لہا من المیراث جس عورت کا خاوند مرجاوے اوسکو ایکسال کا خرچ دینا منسوخ ہوگیا میراث کی آیت سے عن ابن عباس والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا وصیۃ لازواجہم متاعا الی الحول غیر اخراج فنسخ ذلک بآیۃ المیراث بما فرض لہن من الربع والثمن ونسخ اجل الحول بان جعل اجلہا اربعۃ اشہر وعشرا ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے اللہ جل جلالہ نے فرمایا والذین یتوفون منکم الآیۃ جو لوگ تم میں سے مرنے لگیں اور بی بیان چھوڑ جاوین تو ایکسال کے خرچ کی اون کے لیے وصیت کرین اور نہ نکالنے کی یہ آیت منسوخ ہوگئی میراث کی آیت سے جب خاوند کی اولاد ہو تو اون کو ثمن ملیگا جب اولاد نہ ہو تو ربع ملیگا اور ایکسال تک نہ نکلنا منسوخ ہوگیا دوسری آیت سے جسمین اوسکی عدت چار مہینے اور دس دن اللہ جل جلالہ نے مقرر کیے باب احداد المتوفی عنہا زوجہا جس عورت کا خاوند مرجاوے اوسکو عدت کا بیان عن زینب دخلت علی ام حبیبۃ حین توفی ابوہا ابو سفیان فدعت بطیب فیہ صفرۃ خلوق او غیرہ فدہنت منہ جاریۃ ثم مست بعارضیہا ثم قالت واللہ ما لی بالطیب من حاجۃ غیر انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یحل لامراۃ تؤمن باللہ والیوم الآخر ان تحد علی میت فوق ثلاث لیال الا علی زوج اربعۃ اشہر وعشرا قالت زینب ثم دخلت علی زینب بنت جحش حین توفی اخوہا فدعت بطیب فمست منہ ثم قالت واللہ ما لی بالطیب من حاجۃ غیر انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول وہو علی المنبر لا یحل لامراۃ تؤمن باللہ والیوم الآخر ان تحد علی میت فوق ثلاث لیال الا علی زوج اربعۃ اشہر وعشرا قالت زینب وسمعت امی ام سلمۃ تقول جاءت امراۃ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ان ابنتی توفی عنہا زوجہا وقد اشتکت عینہا افنکحلہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا مرتین او ثلاثا کل ذلک یقول لا ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما ہی اربعۃ اشہر وعشر وقد کانت احداکن فی الجاہلیۃ ترمی بالبعرۃ علی راس الحول قال حمید فقالت زینب کانت المراۃ اذا توفی عنہا زوجہا دخلت حفشا ولبست شر ثیابہا ولم تمس طیبا ولا شیئا حتی تمر بہا سنۃ ثم تؤتی بدابۃ حمار او شاۃ او طائر فتفتض بہ فقلما تفتض بشیء الا مات ثم تخرج فتعطی بعرۃ فترمی بہا ثم تراجع بعد ما شاءت من طیب او غیرہ ترجمہ زینب بنت ابی سلمہ سے روایت ہے میں ام حبیبہ پاس گئی جب اون کے باپ ابو سفیان گذرے انہوں نے خوشبو منگا کر ایک لڑکی کو لگائی پھر اپنے گالون پر لگائی اور کہا قسم خدا

لے خوشبو کی حاجت نہیں مگر میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے حلال نہیں اوس عورت کو جو خدا اور قیامت
کو مانتی ہو کہ تین دن سے زیادہ کسی مردے کے غم میں سوگ کرے اور بناؤ سنگار چھوڑ دے مگر اپنے خاوند کے موت پر چار مہینے اور
دس دن سوگ کرے پھر زینب نے کہا میں زینب بنت جحش پاس گئی جب اون کا بھائی مر گیا (عبید اللہ بن جحش) انہوں نے
خوشبو منگا کر لگائی بعد اوسکے کہا قسم خدا کی مجھکو خوشبو کی احتیاج نہیں ہے مگر میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
آپ فرماتے تھے منبر پر نہیں درست ہے اوس عورت کو جو ایمان لاوے اللہ پر اور پچھلے دن پر سوگ کرنا کسی مردے پر تین دن سے زیادہ مگر
خاوند پر چار مہینے دس دن تک کہا زینب نے میں نے اپنی ماں ام سلمہ سے سنا وہ کہتی تھیں ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
آئی اور بولی یا رسول اللہ میری بیٹی کا خاوند مر گیا اور اوسکی آنکھیں دکھتی ہیں کیا سرمہ لگا دیں آپ نے فرمایا نہیں دوبار فرمایا یا تین
بار فرمایا ہر بار یہی کہا کہ نہیں (یعنی سرمہ لگانیکی اجازت نہ دی مگر دوسری حدیث میں اجازت ہے رات کو لگالے دن کو پونچھ ڈالے)
اور فرمایا کہ اب تو عدت صرف چار مہینے دس دن ہیں اور جاہلیت میں تم میں سے ایک سال کے بعد مینگنی پھینکتی تھی حمید راوی نے کہا میں
نے زینب سے پوچھا مینگنی پھینکنی سے کیا مراد ہے انہوں نے کہا جاہلیت کے زمانے میں جب عورت کا خاوند مر جاتا تو ایک کھولی میں
گھس جاتی اور برے (ردی) کپڑے پہنتی اور خوشبو لگاتی نہ کچھ یہانتک کہ ایکسال پورا ہوتا پھر ایک جانور لایا جاتا
گدھا یا بکری یا پرندہ اوسکو اپنے بدن سے ملتی کم ایسا ہوتا کہ وہ جانور زندہ رہتا بلکہ اکثر مر جاتا بعد اوسکے ایک مینگنی اوسکو دیتی وہ
اوسکو پھینکتی پھر عدت سے باہر آتی اب جو چاہتی خوشبو وغیرہ لگاتی ف یعنی جاہلیت میں ایسے ایسے سخت تکلیف میں اوٹھاتی تھیں
میعاد بھی بہت تھی پھر جب کیونکر بسر کرتی تھیں۔ اب تو کوئی تکلیف نہیں ہے میعاد بھی بہت کم ہو گئی چار مہینے دس دن رہ گئے
وہ جانور مر جاتا تھا اس لیے کہ بہت زہر سی ملا جاتا ہوگا یا شیاطین کا فریب ہوگا اون کے گمراہ کرنیکے لیے تاکہ وہ جانیں کہ ہماری
بلا اس جانور کے سر پڑی جیسی ابھی بعض جاہلوں کا یہی اعتقاد ہوتا ہے

باب فی المتوفی عنها تنتقل جس عورت کا خاوند مر جاوے وہ بھی عدت تک اوس گھر سے نہ اوٹھے

عن زینب بنت کعب بن عجرة ان الفريعة بنت مالك بن سنان وهي اخت ابي سعيد الخدري انها جاءت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم تسأله ان ترجع الى اهلها في بني خدرة فان زوجها خرج في طلب اعبد له ابقوا حتى اذا كانوا بطرف القدوم لحقهم فقتلوه فسألت رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ارجع الى اهلي فاني لم يتركني في مسكن يملكه ولا نفقة قالت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم نعم قالت فخرجت حتى اذا كنت في الحجرة او في المسجد دعاني او امر بي فدعيت له فقال كيف قلت فرددت عليه القصة التي ذكرت من شان زوجي قالت فقال امكثي في بيتك حتى يبلغ الكتاب اجله قالت فاعتددت فيه اربعة اشهر وعشرا قالت فلما كان عثمان بن عفان ارسل الي فسألني عن ذلك فاخبرته فاتبعه وقضى به

ترجمہ زینب بنت کعب بن عجرہ سے روایت ہے کہ فریعہ مالک بن سنان کی بیٹی جو ابی سعید خدری کی بہن تھی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور

حضرت سے تو پوچھنے لگی کہ کیا میں اپنے کنبے میں چلی جاؤں جو قبیلہ بنی خدرہ میں ہے اسلیے کہ خاوند یا دسکا اپنے بھاگے ہوئے غلاموں کو
ڈھونڈنے نکلا تھا غلاموں نے اسیکو مار ڈالا قدوم میں (ایک جگہ کا نام ہے) فریعہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے پوچھا کہ میرے خاوند نے
تو میرے واسطے کوئی مکان اپنے ذات کا نہیں چھوڑا اور نہ نان ونفقہ بھی رہتی جس مکان میں رہتی ہوں وہ مکان دوسرے کا ہے میری
خاوند کی ملک نہیں اور نہ روپے کپڑا کچھ اوسنے چھوڑا تو اب میں عدۃ اپنی کیونکر اوس مکان میں پوری کروں اس صورت
میں اپنے کنبے کے لوگوں میں چلی جاؤں فریعہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں چلی جا اپنے کنبے میں فریعہ نے کہا
کہ پھر میں وہاں سے نکلکر مسجد میں آئے یا حجرہ میں تو حضرت نے مجھکو بلایا اور فرمایا کیونکر تو نے بیان کیا میں نے پھر سب قصہ
اپنے شوہر کے مارے جانیکا اور مکان نان ونفقہ نہ چھوڑنے کا بیان کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوسی گھر میں رہ
جبتک عدت پوری ہو فریعہ نے کہا پھر میں نے اوسی مکان میں چار مہینے دس دن پورے کیے جب عثمان بن عفان کی خلافت
ہوئی انہوں نے میرے پاس آدمی بھیجا اور مجھ سے پوچھا اس مسئلے کو میں نے بیان کیا (جیسا آنحضرت نے مجھکو حکم کیا تھا) حضرت عثمان
نے اوسکی پیروی کی اور ویسا ہی حکم کیا **باب من رای التحول** جس نے نقل مکان درست کہا ہے عن ابن ابی نجیح

قال قال عطاء قال ابن عباس نسخت هذه الآية عدتها عند اهله فتعتد حيث شاءت وهو
قول الله تعالى غير اخراج قال عطاء ان شاءت اعتدت عند اهله وسكنت في وصيتها وان شاءت خرجت
لقول الله تعالى فان خرجن فلا جناح عليكم فيما فعلن قال عطاء ثم جاء الميراث فنسخ السكنى تعتد حيث
شاءت ترجمہ عطا نے کہا کہ ابن عباس نے کہا یہ آیت جو تھی والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا وصیۃ لازواجہم
متاعا الی الحول غیر اخراج منسوخ ہو گئی اب اختیار ہے عورت کو جہاں چاہے عدت کرے۔ عطا نے کہا اگر چاہے اپنی خاوند کے لوگوں
پاس عدت کرے وصیت کے گھر میں چاہے نکلجاوے۔ اللہ جل جلالہ فرماتا ہے فان خرجن فلا جناح علیکم فیما فعلن۔ اگر نکل
جاویں تو تمپر کچھ گناہ نہیں ہے۔ عطا نے کہا میراث نے اسکو منسوخ کیا جیسے حول کا خرچ دینا منسوخ ہو گیا ویسے ہی اوس مکان
میں رہنا منسوخ ہو گیا اب اختیار ہے جہاں عورت کو منظور ہو وہاں عدت کرے **باب فيما تجتنبه المعتدة**
في عدتها معتدہ عدت میں کن باتوں سے بچے عن ام عطية ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تحد المراة فوق
ثلاث الا على زوج فانها تحد عليه اربعة اشهر وعشرا ولا تلبس ثوبا مصبوغا الا ثوب عصب ولا تكتحل
ولا تمس طيبا الا ادنى طهرتها اذا طهرت من محيضها بنبذة من قسط واظفار قال يعقوب مكان
عصب الا مغسولا وزاد يعقوب ولا تختضب ترجمہ ام عطیہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی
عورت کسیکی مرنے کے بعد تین دن سے زیادہ اوسکے غم میں سوگ نکرے مگر عورت کو خاوند کے مرنیکے بعد چار مہینے اور دس دن سوگ کرنا
چاہیے اور سوگ کی مدت میں رنگین کپڑا نہ پہنے مگر یمن کا کپڑا ایسا ہو۔ اور نہ سرمہ لگاوے اور نہ خوشبو لگاوے مگر جب حیض سے
پاک ہو تو ذرے سے قسط اور اظفار لگا لیوے (دونوں خوشبو کا نام ہیں بو بدبو دور کرنیکے لیے) دوسری روایت میں ہے رنگین

کپڑا نہ پہنے مگر دہویا ہوا یعقوب کی روایت میں ہے مہندی بھی نہ لگاوے عن ام عطیۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھذا
الحدیث ولیس فی تمام حدیثہما قال المسمعی قال یزید ولا اعلمہ الا قال فیہ ولا تختضب وزاد فیہ
ہارون ولا تلبس ثوبا مصبوغا الا ثوب عصب ترجمہ اس روایت میں وہی ہے ہارون نے زیادہ کیا مت پہنے رنگا
ہوا کپڑا مگر یمن کا سیا ہوا ف مخلوط کپڑا جسمیں سفید اور رنگین دونوں وضع کی دہاریاں ہوتی ہیں امام مالک کے نزدیک یہہ
کپڑا بھی نہ پہنا چاہیے اگرچہ باریک ہو امام احمد سے مختلف روایتیں ہیں شافعی کا عمل اسی حدیث پر ہے عن ام سلمۃ زوج النبی
صلی اللہ علیہ وسلم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال المتوفی عنہا زوجہا لا تلبس المعصفر من الثیاب
ولا الممشقۃ ولا الحلی ولا تختضب ولا تکتحل ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جس عورت کا خاوند مرجاوے وہ عورت نہ کسنبہ کے رنگ کا کپڑا پہنے اور نہ گیرو کا کپڑا پہنے اور نہ زیور پہنے اور نہ ہاتھہ پاؤں یا بال
کو مہندی لگاوے اور نہ سرمہ لگاوے ف کیونکہ یہہ سب کام زینت اور بناؤ کے ہیں عدت میں انسے احتراز کرنا ضرور
ہے عن ام حکیم بنت اسید عن امہا ان زوجہا توفی وکانت تشتکی عینیہا فتکتحل بالجلاء قال
احمد الصواب بکحل الجلاء فارسلت مولاۃ لہا الی ام سلمۃ فسألتہا عن کحل الجلاء فقالت لا تکتحلی
بہ الا من امر لا بد منہ یشتد علیک فتکتحلین باللیل وتمسحینہ بالنہار ثم قالت عند ذلک ام سلمۃ
دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین توفی ابو سلمۃ وقد جعلت علی عینی صبرا فقال ما ہذا
یا ام سلمۃ فقلت انما ہو صبر یا رسول اللہ لیس فیہ طیب قال انہ یشب الوجہ فلا تجعلیہ الا باللیل و
تنزعیہ بالنہار ولا تمتشطی بالطیب ولا بالحناء فانہ خضاب قالت قلت بای شیء امتشط یا رسول
اللہ قال بالسدر تغلفین بہ راسک ترجمہ ام حکیم بنت اسید کی ماں سے روایت ہے کہ اونکے خاوند مرگئے اور اونکی
آنکھیں درد کرتی تہیں تو وہ آنکھ میں جلا لگاتی تہیں رجلا ایک قسم کا سرمہ ہے) انہوں نے اپنی لونڈی کو ام سلمہ پاس بہیجا
پوچہنے کو کہ یہہ سرمہ لگا دیں یا نہ انہوں نے کہا نہیں مگر بہت ضرورت ہو تو رات کو لگا دن کو پونچہہ ڈال ام سلمہ نے کہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے جس وقت ابو سلمہ مرگئے۔ یعنی اون کے خاوند جو حضرت سے پہلے تہے) اور اوسوقت میں نے
اپنی آنکھہ پر ایلوہ لگا یا تہا حضرت نے مجہسے فرمایا یہہ کیا ہے۔ یعنی عدت میں تو نے یہہ کیا لگایا ہے میں نے کہا کچہہ نہیں ایلوہ
ہے یا رسول اللہ اسمیں تو خوشبو نہیں ہے آپنے فرمایا یہہ تو چہرے کو جوان کر دیتا ہے اسکو سوا رات کے ذکو نہ لگا یا کر اور اگر لگا
ہووے تو دنکو نکال ڈالا کر اور خوشبو یا مہندی لگا کر کنگہی نہ کیا کر کیونکہ وہ خضاب ہے میں نے کہا یا رسول اللہ پہر میں اپنا سر کاہے سے دہوؤں
آپنے فرمایا بیری کے پتوں سے لتہیڑ کر (یعنی بیری کا پتہ پانی میں جوش کر کے سر دہو ڈالا کر) باب فی عدۃ الحامل حاملہ عورت
کی عدت کا بیان عن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبۃ ان اباہ کتب الی عمر بن عبد اللہ بن الارقم الزہری
یامرہ ان یدخل علی سبیعۃ بنت الحرث الاسلمیۃ فیسألہا عن حدیثہا وعما قال لہا رسول اللہ صلی اللہ

عليه وسلم حين استفتته فكتب عمر بن عبد الله الى عبد الله بن عتبة يخبره ان سبيعة اخبرته انها كانت
تحت سعد بن خولة وهو من بني عامر بن لوي وهو ممن شهد بدرا فتوفي عنها في حجة الوداع وهي حامل
فلم تنشب ان وضعت حملها بعد وفاته فلما تعلت من نفاسها تجملت للخطاب فدخل عليها ابو السنابل
بن بعكك رجل من بني عبد الدار فقال لها ما لي اراك متجملة لعلك ترجين النكاح انك والله ما
انت بناكح حتى تمر عليك اربعة اشهر وعشر قالت سبيعة فلما قال لي ذلك جمعت علي ثيابي حين امسيت
فاتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فسالته عن ذلك فافتاني باني قد حللت حين امسيت فاتيت
رسول الله صلى الله عليه وسلم فسالته عن ذلك فافتاني باني قد حللت حين وضعت حملي وامرني بالتزوج
ان بدا لي قال ابن شهاب ولا ارى باسا ان تتزوج حين وضعت وان كانت في دمها غير انه لا يقربها
زوجها حتى تطهر

ترجمہ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے روایت ہے اون کے باپ نے عمر بن عبد اللہ بن ارقم
زہری کو لکھا تم جاؤ سبیعہ اسلمیہ پاس اور اون سے حدیث پوچھو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو بتائی تھی جب انہون نے
مسئلہ پوچھا تھا آپ سے عمر بن عبد اللہ نے عبد اللہ بن عتبہ کو جواب لکھا کہ سبیعہ نے مجھ سے بیان کیا مین سعد بن خولہ
کی نکاح مین تھی جو بنی عامر بن لوی مین سے تھا اور جنگ بدر مین حاضر تھا پھر حجۃ الوداع مین اونکا انتقال ہوا اور مین حاملہ
تھی تھوڑی دیر نہ گزری تھی کہ مین جنی اوسکی وفات کے بعد جب مین نفاس سے پاک ہوئی تو مین نے بناؤ کیا پیام دینے والون کے
واسطے پھر میرے پاس ابو السنابل بن بعکک (ایک شخص تھا بنی عبد الدار مین سے) آیا اور بولا کیا وجہ ہے جو تم نے بناؤ کیا ہے شاید
تمھین امید ہے نکاح کی قسم خدا کی تم نکاح نہین کر سکتین جبتک چار مہینے دس دن نہ گزرین سبیعہ نے کہا جب مین نے یہ سنا
تو اپنے کپڑے شام کو اکٹھا کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا تم حلال ہوگئی جب جنے
(یعنی نکاح تجھے درست ہوگیا) اور حکم کیا مجھ کو نکاح کر لینے کا اگر مین چاہون ابن شہاب نے کہا مجھے کچھ قباحت معلوم نہین ہوتی
اگر عورت جنتے ہی نکاح کرے مگر یہ ضرور ہے کہ خاوند اوس سے صحبت نکرے جبتک نفاس سے پاک نہ ہو ف پہلے یہ آیت
اوتری تھی والذين يتوفون منكم ويذرون ازواجا يتربصن بانفسهن اربعة اشهر وعشرا یہ آیت سورہ بقرہ مین ہے یعنی جو لوگ
مر جاوین اور بیبیان چھوڑ جاوین تو وہ اپنے تئین روک رکھین چار مہینے دس دن تک اس مین حاملہ اور غیر حاملہ سب داخل تھین
پھر سورہ طلاق مین یہ آیت اوتری واولات الاحمال اجلهن ان يضعن حملهن یعنی حمل والی عورتین اونکی عدت یہ ہے کہ حمل سے
جنین تو حاملہ عورتون کی عدت وضع حمل مقرر ہوئی نہ چار مہینے دس دن البتہ غیر حاملہ کی چار مہینے دس دن عدت پہلی آیت کے
موافق باقی رہی اکثر علما کا یہی مذہب ہے اور بعض علما کا یہ قول ہے کہ توجہ تعارض دونون آیتون کی دونو عدتون مین سے جو دیر
کی ہو عورت اوسکو اختیار کرے عن عبد الله قال من شاء لاعنته لانزلت سورة النساء القصرى بعد الاربعة الاشهر
ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہتے تھے جو چاہے مجھ سے لعان کر لے چھوٹی سورہ نسا یعنی سورہ طلاق اربعہ اشہر وعشر کی بعد اوتری

تو اوسکی ناسخ ہوگی) باب فی عدۃ ام الولد ام ولد کی عدت کا بیان عن عمرو بن العاص قال لا تلبسوا
علینا سنتہ قال ابن مثنی سنۃ نبینا صلی اللہ علیہ وسلم عدۃ المتوفی عنہا اربعۃ اشہر وعشر یعنی ام
الولد ترجمہ عمرو بن العاص سے روایت ہے کہا ہم پر سنت مت چھپاؤ ابن مثنی نے کہا ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی
سنت یہ ہے کہ جب لڑکے والی باندی کا خاوند مرجاوے تو عدت اوسکی دس دن اور چار مہینے ہین ف کیونکہ وہ آزاد ہو جاتی ہے
اپنے خاوند کے موت کے بعد باب المبتوتۃ لا یرجع الیہا زوجہا حتی تنکح زوجا غیرہ تین طلاق جس عورت کو دی جاوین
وہ پہر اپنے خاوند سے مل نہین سکتی بغیر دوسرے سے نکاح کیے ہوے عن عائشۃ قالت سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم عن رجل طلق امراتہ فتزوجت زوجا غیرہ فدخل بہا ثم طلقہا قبل ان یواقعہا اتحل لزوجہا
الاول قالت قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تحل للاول حتی تذوق عسیلۃ الاخر ویذوق عسیلتہا
ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ پوچھا گیا ایک شخص نے اپنی جورو کو تین طلاق دی اور اوس
عورت نے دوسرے شخص کے ساتھ نکاح کر لیا وہ اوس پاس گیا۔ لیکن اوس شخص نے جماع کرنے سے پہلے اوس عورت کو طلاق دیدیا تو کیا
وہ عورت اپنے اگلے خاوند کے لیے درست ہو جاویگی کہا عائشہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے خاوند پر وہ عورت
حلال نہ ہوگی جبتک کہ دوسرا خاوند اوس عورت سے لذت جماع کی حاصل نکرے ف یعنے صرف نکاح سے حلالہ نہ ہوگا جبتک
جماع نکرے اکثر علما کا یہی قول ہے باب فی تعظیم الزناء زنا بہت بڑا گناہ ہے عن عبد اللہ قال قلت یا رسول
اللہ ای الذنب اعظم قال ان تجعل للہ ندا وھو خلقک قال فقلت ثم ای قال ان تقتل ولدک مخافۃ
ان یاکل معک قال قلت ثم ای قال ان تزنی حلیلۃ جارک قال وانزل اللہ تعالی تصدیق قول النبی صلی اللہ
علیہ وسلم والذین لا یدعون مع اللہ الھا اخر ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق ولا یزنون الآیۃ ترجمہ
عبد اللہ سے روایت ہے مینے پوچھا یا رسول اللہ بہت بڑا گناہ کونسا ہے آپنے فرمایا بہت بڑا گناہ یہی ہے کہ تو اللہ کے ساتھ کسی کو
شریک کرے حالانکہ تجھے اللہ نے پیدا کیا ہے (پہر ہمین اپنے خالق کے برابر کسیکو کرنا کتنا بڑا گناہ ہوگا) مینے کہا پہر کون سا گناہ آپ
نے فرمایا اپنے بچے کو مار ڈالنا اس ڈر سے کہ کہلانا پڑیگا مین نے کہا پہر کونسا گناہ آپنے فرمایا زنا کرنا اپنے ہمسایہ کی بی بی سے راوی
نے کہا پہر جو آپنے فرمایا اوسکی تصدیق مین یہ آیت اوتری والذین لا یدعون الآیۃ جو لوگ اللہ کے سوا کسی دوسرے خدا کو
نہین پکارتے نہ قتل کرتے ہین محرم نفس کو ناحق نہ زنا کرتے ہین اخیر آیت تک عن جابر بن عبد اللہ یقول جاءت مسیکۃ
لبعض الانصار فقالت ان سیدی یکرھنی علی البغاء فنزل فی ذلک ولا تکرھوا فتیاتکم علی البغاء ترجمہ
جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے مسیکہ لونڈی تھی کسی انصاری کی وہ آئی اور بولی میرا مولی زبردستی مجھسے کہتا ہے زنا کرا اور خرچی لا
تب یہ آیت اوتری ولا تکرھوا فتیاتکم علی البغاء ان اردن تحصنا الآیۃ عن معتمر عن ابیہ ومن یکرھھن فان اللہ من بعد
اکراھھن غفور رحیم قال قال سعید بن ابی الحسن غفور لھن المکرھات ترجمہ یہ جو آپنے فرمایا جاوان پر زبردستی

کو بیچیں تو اونکے دو برس کے بعد بخشینگے الہی بیچ بخشدینگا لونڈیون کو کیونکہ انہون نے اپنی مالکون کی جبر سے زنا کیا اور اونکو اختیار میں نہین مگر مالک قیامت کے دن پکڑے جاوینگے اونکو سزا ہوگی

کتاب الصوم

کتاب روزے کی

باب مبدأ فرض الصیام روزہ کیونکر فرض ہوا **عن ابن عباس** یا ایہا الذین آمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم فکان الناس علی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلوا العتمة حرم علیہم الطعام والشراب والنساء وصاموا الی القابلة فاختان رجل نفسہ فجامع امرأتہ وقد صلی العشاء ولم یفطر فاراد اللہ عز وجل ان یجعل ذلک یسرا لمن بقی ورخصة ومنفعة فقال سبحانہ علم اللہ انکم کنتم تختانون انفسکم وکان ہذا مما نفع اللہ بہ الناس ورخص لہم ویسر

ترجمہ ابن عباس نے کہا اللہ جل جلالہ فرماتا ہے اے ایمان والو فرض کیا گیا تمپر روزہ جیسے فرض کیا گیا اون لوگون پر جو تم سے پہلے تھے تو لوگ آنحضرتؐ کے زمانے مین جب نماز پڑھ چکتے عشا کی حرام ہوجاتا اون پر کہانا پینا جماع کرنا عورتون سے دوسرے شب تک ایک شخص نے چوری کی تو اوس نے جماع کیا اپنی عورت سے حالانکہ عشا کے نماز پڑھ چکا تہا لیکن روزہ افطار نہین کیا تہا تب اللہ جل جلالہ نے یہ آیت اوتاری چاہا کہ لوگون پر آسانی ہووے اور رخصت ہو اور فائدہ ہو تو فرمایا علم اللہ انکم کنتم تختانون انفسکم فتاب علیکم وعفا عنکم فالآن باشروہن الآیة یعنی جان لیا اللہ نے تمہاری دلون کی چوری کو پہر معاف کردیا قصور تمہارا اور درگذر کی تم سے اب جماع کرو عورتون سے اور کہاؤ پیو جبتک سفید دہاری سیاہ دہاری سے تم کو دکہلاوے یعنی فجر ہوجاوے **عن البراء** قال کان الرجل اذا صام فنام لم یاکل الی مثلہا وان صرمة بن قیس الانصاری اتی امرأتہ وکان صائما فقال عندک شیء قالت لا لعلی اذہب فاطلب لک فذہبت وغلبتہ عینہ فجاءت فقالت خیبة لک فلم ینتصف النہار حتی غشی علیہ وکان یعمل یومہ فی ارضہ فذکر ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فنزلت احل لکم لیلة الصیام الرفث الی نسائکم قرأ الی قولہ من الفجر ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے کہ پہلے جب کوئی سوجاتا (غروب آفتاب کے بعد) تو پہر اوسکو کہانا درست نہوتا دوسری روزے کے افطار تک ایکبار صرمہ بن قیس انصاری اپنی عورت پاس آئے اور روزے سے تہے پوچہا تیرے پاس کچہ کہانے کو ہے وہ بولی نہین مگر مین جاتی ہون کچہ ڈہونڈہ کر لاتی ہون وہ گئی اور انکی آنکہون مین نیند بہر گئی یہ سوگئے جب آئی تو کہنے لگی محروم ہوا تو کہانے سے پہر دوسرے دن دوپہر نہین ہوئی تہی کہ انکو غش آگیا (بہوک کی شدت سے پہلے دن کے بہوکے تہے پہر دوسرا دن بہی یون ہی گذرا) حالانکہ دن بہر محنت کرتے تہے آنحضرتؐ سے اسکا ذکر ہوا اوسوقت یہ آیت اوتری حلال ہوا تمہارے لیے راتون کو جماع کرنا اپنی عورتون سے **باب نسخ قولہ** وعلی الذین یطیقونہ فدیة یطیقونہ کا منسوخ ہونا **عن سلمة بن الاکوع** لما نزلت ہذہ الآیة وعلی الذین یطیقونہ فدیة طعام مسکین کان من اراد منا ان یفطر ویفتدی فعل حتی نزلت الآیة التی بعدہا فنسختہا ترجمہ سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے جب یہ آیت اوتری وعلی الذین یطیقونہ الآیة یعنی جو لوگ طاقت رکہتے ہین روزے کی (اگر نہ رکہین) تو فدیہ دیدین ایک مسکین کا کہانا

پہر ہم مین سے جسکا جی چاہتا روزہ نرکہتا اور فدیہ دیتا یہانتک کہ اوس کے بعد کی آیت اوتری فمن شہد منکم الشہر فلیصمہ اور یہہ

اختیار جو پہلی تہا منسوخ ہوگیا روزہ رکہنا پڑا عن ابن عباس وعلى الذين يطيقونه فدية طعام مسكين فكان من

شاء منهم ان يفتدي بطعام مسكين افتدى وتم له صومه فقال فمن تطوع خيرا فهو خير له وان تصوموا

خير لكم وقال فمن شهد منكم الشهر فليصمه ومن كان مريضا او على سفر فعدة من ايام اخر ترجمہ عبد اللہ

بن عباس سے روایت ہے وعلى الذين يطيقونه فدية طعام مسكين جب یہ آیت اوتری تو جسکا جی چاہتا ایک مسکین کا کہانا فدیہ دیتا

اور روزہ نہ رکہتا اور ثواب اوسکا پورا ملتا پہر فرمایا اللہ تعالی نے جو شخص نیکی مین زیادت کریگا تو بہتر ہے اوسکے لیے اور روزہ رکہنا بہتر ہے تمہارے لیے

پہر فرمایا فمن شهد منكم الشهر فليصمه جو شخص تم مین سے ماہ رمضان پاوے تو اوسمین ضرور روزے رکہے (اب فدیہ جاتا رہا البتہ مریض اور

مسافر کو یہ رخصت باقی ہے) اسکے بعد فرمایا ومن كان مريضا او على سفر فعدة من ايام اخر جو بیمار ہو یا مسافر ہو تو اور دنون مین رکہہ

لے **باب من قال هي مثبتة للشيخ والحبلى** بعضون نے کہا وعلى الذين يطيقونه منسوخ نہین ہوا عن ابن عباس قال

اثبتت للحبلى والمرضع ابن عباس نے کہا یہ آیت باقی ہے حاملہ اور بوڑہے کے حق مین جن سے روزہ نرکہا جاوے یا روزہ کہنا ضرر کرے

عن ابن عباس وعلى الذين يطيقونه فدية طعام مسكين قال كانت رخصة للشيخ الكبير والمرأة الكبيرة وهما

يطيقان الصيام ان يفطرا ويطعما مكان كل يوم مسكينا والحبلى والمرضع اذا خافتا ترجمہ عبد اللہ عباس سے

روایت ہے وعلى الذين يطيقونه فدية طعام مسكين یہ رخصت تہی بوڑہے مرد اور عورت کے لیے جو طاقت رکہتے تہے روزے کی اون کو حکم تہا

کہ روزہ چاہین تو نرکہین اور ہر روزے کے بدلے ایکدن مسکین کو کہانا کہلا دین اسیطرح اگر حاملہ عورت ہو یا دودہ پلانے والی بچے کی نقصان

کا خوف کرین تو روزہ نہ رکہین فدیہ دین **باب الشهر يكون تسعا وعشرين** کبہی مہینہ اونتیس دنکا ہوتا ہے عن ابن عمر قال

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انا امة امية لا نكتب ولا نحسب الشهر هكذا وهكذا وهكذا وخنس سليمان

اصبعه في الثالثة يعني تسعا وعشرين وثلاثين ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم امی ہین یعنی ان پڑہ لوگ

ہین حساب وکتاب نہین جانتے مہینا ایسا اور ایسا اور ایسا ہے تین دفعہ دونون ہاتون کی انگلیون سے بتایا تو دس دس تیس ہوے اور ایکبار تیسری

دفعہ مین ایک انگلی بند کرلی یعنی کبہی انتیس دن کا بہی ہوتا ہے عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الشهر تسع

وعشرون فلا تصوموا حتى تروه ولا تفطروا حتى تروه فان غم عليكم فاقدروا له قال فكان ابن عمر اذا كان

شعبان تسعا وعشرين نظر له فان رؤي فذاك وان لم ير ولم يحل دون منظره سحاب ولا قترة اصبح مفطرا

قال فكان ابن عمر يفطر مع الناس ولا ياخذ بهذا الحساب ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبہی مہینا

انتیس روز کا ہوتا ہے تو روزہ نرکہو جبتک چاند نہ دیکہو اور روزہ موقوف نکرو جبتک چاند نہ دیکہو پس اگر ابر ہووے تو شمار کرو ف

یعنی تیس دن پورے کرو جب ابر ہو تو رمضان کے چاند کیواسطے ایک گواہ عادل یا دو گواہ کافی ہین اور شوال کے چاند کیواسطے دو گواہ ضرور

ہین یہ ابو حنیفہ اور شافعی کا قول ہے اور امام احمد اور مالک کے نزدیک رمضان کے چاند کیواسطے بہی دو گواہ ضرور ہین ت راوی نے

باب من قال فان غم عليكم فصوموا ثلاثين اگر شوال کی انتیسوین کو ابر ہو تو تیس روزے رکھے عن ابن عباس

قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تقدموا الشهر بصيام يوم ولا يومين الا ان يكون شيء يصومه احدكم

لا تصوموا حتى تروه ثم صوموا حتى تروه فان حال دونه غمامة فاتموا العدة ثلاثين ثم افطروا والشهر

تسع وعشرون ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کا استقبال نہ کرو اوس سے پہلے

ایک یا دو روزے رکھکر مگر جب اون لوگون کو کہ تم مین سے روزہ رکھا کرتا ہو (یعنی عادت کے موافق اگر اتفاق سے وہی دن آجاوے تو

روزہ رکھنا مضائقہ نہین) اور روزہ مت رکھو جبتک چاند نہ دیکھو پھر روزے رکھے جاو جبتک شوال کا چاند نہ دیکھو اگر

اوس دن ابر آجاوے تو تیس روزے پورے کرلو پھر افطار کرلو اور مہینہ کبھی انتیس روز کا بھی ہوا کرتا ہے باب في التقدم

رمضان کا استقبال کرنا عن عمران بن حصين ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لرجل هل صمت من سرر

شعبان شيئا قال لا قال فاذا افطرت فصم يوما وقال احدهما يومين ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے کیا تو نے شعبان کے اخیر مین روزے رکھے وہ بولا نہین آپ نے فرمایا جب رمضان

کے روزے ہو چکین تو ایک روزہ اور رکھ یا دو اور رکھ (یہ حکم استحبابا ہے نہ وجوبا) عن ابي الازهر المغيرة بن فروة قال قام

معاوية في الناس بدير مسحل الذي على باب حمص فقال يا ايها الناس انا قد راينا الهلال يوم كذا وكذا و

انا متقدم بالصيام فمن احب ان يفعله فليفعله قال فقام اليه مالك بن هبيرة السبائي فقال يا معاوية

اشيء سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم ام شيء من رايك قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم

يقول صوموا الشهر وسره ترجمہ مغیرہ بن فروہ سے روایت ہے معاویہ لوگون مین کھڑے ہوئے دیر مسحل پر جو باب

حمص پر ہے اور کہا اے لوگو ہم نے چاند فلان دن دیکھا ہم تو پہلے سے روزہ رکھینگے جو شخص چاہے وہ بھی رکھے مالک بن

ہبیرہ نے کہا یا معاویہ یہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے یا اپنے دل سے کہتے ہو انہون نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ

فرماتے تھے روزہ رکھو شروع رمضان مین اور آخر شعبان مین ف سرہ کے معنی آخر مین باعتبار لغت کے مگر ابو داود نے اوزاعی

اور سعید بن عبد العزیز سے نقل کیا وہ کہتے تھے سرہ اوسکے شروع کو کہتے ہین اس صورت مین معاویہ کا مطلب حدیث سے نکلنا مشکل کیونکہ

ہو سکتا ہے مراد یہ ہو رمضان کے روزے رکھو اور اوسکے آخر مین بھی روزے رکھو تاکہ غلطی نہ ہو یا شروع مین رکھو یا شعبان کے شروع مین رکھو

باب اذا رئي الهلال في بلد قبل الآخرين بليلة اگر ایک شہر مین دوسرے شہر سے ایک رات پہلے چاند دکھلائی دیوے

عن كريب ان ام الفضل ابنة الحارث بعثته الى معاوية بالشام قال فقدمت الشام فقضيت حاجتها

واستهل رمضان وانا بالشام فرأينا الهلال ليلة الجمعة ثم قدمت المدينة في آخر الشهر فسألني ابن عباس

ثم ذكر الهلال فقال متى رأيتم الهلال فقلت رأيناه ليلة الجمعة قال انت رأيته قلت نعم ورآه الناس و

صاموا وصام معاوية قال لكنا رأيناه ليلة السبت فلا نزال نصومه حتى نكمل ثلاثين او نراه فقلت افلا

نکتفی برؤیة معاویة وصیامه قال لا هکذا امرنا رسول الله صلی الله علیه وسلم ترجمہ کریب سے روایت ہے کہ ام الفضل
بنت الحارث نے اونکو بھیجا شام میں معاویہ پاس کریب نے کہا میں شام میں پہونچا اور ام الفضل کا کام پورا کیا جب رمضان کا چاند ہوا
اور میں وہیں تھا تو ہم نے چاند جمعہ کی رات کو شام میں دیکھا تھا جب میں مدینہ میں رمضان کے اخیر میں پہنچا تو ابن عباس نے مجھ سے چاند
کو پوچھا اور کہا تم نے کب چاند دیکھا میں نے کہا ہم نے جمعہ کی رات کو دیکھا ابن عباس نے کہا تم نے اپنی آنکھ سے دیکھا میں نے
کہا ہاں میں نے دیکھا اور لوگوں نے بھی دیکھا اور سب نے روزے رکھے معاویہ رضی اللہ نے بھی روزہ رکھا ابن عباس نے کہا ہم نے تو
ہفتہ کی رات کو دیکھا ہم ابھی سے روزہ رکھتے ہیں اور رکھے جاویں گے جبتک تیس روزے پورے ہوں یا شوال کا چاند دکھلائی
دیوے میں نے کہا تم معاویہ کی رویت پر اور ان کے روزے پر اعتبار نہیں کرسکتے انہوں نے کہا نہیں ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ایسا ہی حکم کیا (رویت پر عمل کرنیکا) **باب** کراهیة صوم یوم الشک یوم الشک کو روزہ مکروہ ہے **عن**
صلة قال کنا عند عمار فی الیوم الذی یشک فیه فاتی بشاة فتنحی بعض القوم فقال عمار من صام هذا الیوم
فقد عصی ابا القاسم صلی الله علیه وسلم ترجمہ صلہ سے روایت ہے ہم عمار کے پاس تھے شک کے روز ایک بکری کا گوشت آیا بعضے
لوگوں نے کہا نہیں پرہیز کیا عمار نے کہا جس نے اس روز روزہ رکھا اوس نے نافرمانی کی ابو القاسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی **باب** فی من
یصل شعبان برمضان جو شخص شعبان میں روزے رکھکر رمضان سے ملاوے **عن** ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال
لا تقدموا صوم رمضان بیوم ولا یومین الا ان یکون صوما یصومه رجل فلیصم تلک الصوم ترجمہ ابو ہریرہ سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے رمضان کے آگے ایک روزہ یا دو روزے نہ رکھے لیکن جسکو عادت ہو روزہ
رکھنے کی وہ روزہ رکھ لیوے **ف** جو شخص پہلے سے نفل روزہ رکھنے کی عادت رکھتا ہو مثلا پیر یا جمعرات کے دن روزہ رکھتا ہو اور اتفاقا
پہلے رمضان کے وہی دن واقع ہو تو اوسکو منع نہیں اور جسکو عادت نہو تو وہ نہ رکھے **عن** ام سلمة عن النبی صلی الله علیه وسلم انه
لم یکن یصوم من السنة شهرا تاما الا شعبان یصله برمضان ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوا
رمضان کے کسی مہینے پورے مہینے بھر روزے نہ رکھتے البتہ شعبان بھر رکھتے رمضان سے ملا دیتے **باب** فی کراهیة ذلک رمضان سے
ملانا مکروہ ہے **عن** عبد العزیز بن محمد قال قدم عباد بن کثیر المدینة فمال الی مجلس العلاء فاخذ بیده فاقامه ثم قال
اللهم ان هذا یحدث عن ابیه عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا انتصف شعبان
فلا تصوموا فقال العلاء اللهم ان ابی حدثنی عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم ترجمہ عباد بن کثیر مدینے
میں آئے تو علاء کے پاس گئے اور اونکا ہاتھ پکڑکر کھڑا کیا بعد اوسکے کہا اے پروردگار یہ حدیث بیان کرتا ہے اپنے باپ سے اونہوں نے ابو ہریرہ سے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب شعبان آدھا گذر جاوے تو پھر روزے نہ رکھو جبتک رمضان نہ آوے) علاء نے کہا اے
پروردگار بیشک میرے باپ نے ابو ہریرہ سے یہ حدیث نقل کی انہوں نے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** شهادة
رجلین علی رؤیة هلال شوال دو آدمی گواہی دیں شوال کے چاند دیکھنے کی تو صحیح ہے **عن** حسین بن الحرث الجدلی

من جديلة قيس ان امير مكة خطب ثم قال عهد الينا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ننسك للرؤية

فان لم نره وشهد شاهدا عدل نسكنا بشهادتهما فسألت الحسين بن الحرث من امير مكة قال لا

ادري ثم لقيني بعد فقال هو الحرث بن حاطب اخو محمد بن حاطب ثم قال الامير ان فيكم من هو اعلم

بالله ورسوله مني وشهد هذا من رسول الله صلى الله عليه وسلم واومأ بيده الى رجل قال الحسين

فقلت لشيخ الى جنبي من هذا الذي اومأ اليه الامير قال هذا عبد الله بن عمر وصدق كان اعلم بالله

منه فقال بذلك امرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ حسین بن حارث جدلی سے روایت ہے کہ مکہ کی امیر نے
خطبہ پڑھا پھر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے عہد لیا کہ ہم حج کا ارکان چاند دیکھکر ادا کریں اگر ہم چاند نہ دیکھیں اور
دو شخص عادل آدمی گواہی دیں تو ان کی گواہی پر ارکان ادا کریں ابو مالک نے کہا میں نے حسین بن حارث سے کہا وہ مکہ کا امیر کون
تھا انہوں نے کہا مجھکو نہیں معلوم پھر حسین نے مجھسے ملکر کہا وہ امیر حارث بن حاطب تھے محمد بن حاطب کے بھائی پھر امیر نے کہا تم
میں وہ شخص موجود ہے جو اللہ اور رسول کو مجھسے زیادہ جانتا ہے اور اوسنے گواہی دی اس بات کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اپنے
ہاتھ سے ایک شخص کیطرف اشارہ کیا حسین نے کہا میں نے ایک شخص سے پوچھا جو میری بازو کھڑا تھا یہ کون شخص ہے جسکی طرف امیر نے اشارہ کیا
وہ شخص بولا یہ عبد اللہ بن عمر ہیں اور سچ کہا امیر نے بیشک عبد اللہ بن عمر کو زیادہ جانتے ہیں امیر سے عبد اللہ نے کہا ہم کو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی حکم کیا عن ربعي بن حراش عن رجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قال اختلف الناس

في آخر يوم من رمضان فقدم اعرابيان فشهدا عند النبي صلى الله عليه وسلم بالله لاهلا الهلال امس عشية

فامر رسول الله صلى الله عليه وسلم الناس ان يفطروا زاد خلف في حديثه وان يغدوا الى مصلاهم ترجمہ ربعی بن
حراش سے روایت ہے اوس نے ایک شخص سے سنا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے تھا لوگوں نے اختلاف کیا
رمضان کے آخری روز میں دو اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے انہوں نے گواہی دی اللہ کا نام لیکر کہ ہم نے کل چاند شام کو دیکھا رسول
اللہ صلعم نے لوگوں کو حکم کیا روزہ کھول ڈالنے کا خلف کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ آپ نے یہ بھی حکم کیا کہ دوسرے دن صبح کو سب لوگ
عیدگاہ کو چلیں

باب في الشهادة الواحد على رؤية هلال رمضان

اگر رمضان کے چاند پر ایک ہی گواہی گزری
تو روزہ رکھیں عن ابن عباس قال جاء اعرابي الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال اني رأيت الهلال قال الحسن في

حديثه يعني رمضان اتشهد ان لا اله الا الله قال نعم قال اتشهد ان محمدا رسول الله قال نعم قال يا

بلال اذن في الناس فليصوموا غدا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور بولا
یا رسول اللہ میں نے چاند رمضان کا دیکھا ہے آپ نے فرمایا تو گواہی دیتا ہے اس بات کی کہ سوا اللہ کے کوئی سچا معبود نہیں بولا ہاں پھر آپ نے
پوچھا تو گواہی دیتا ہے اس بات کی کہ محمد اللہ کے رسول ہیں بولا ہاں آپ نے فرمایا بلال سے کہہ بلال پکار دے لوگوں میں کل سے روزہ رکھیں

عن عكرمة انهم شكوا في هلال رمضان مرة فارادوا ان لا يقوموا ولا يصوموا فجاء اعرابي من الحرة فشهد

انه رأى الهلال فاتى به النبي صلى الله عليه وسلم فقال أتشهد أن لا اله الا الله وأن محمدا رسول الله قال نعم وشهد انه رأى الهلال فامر بلالا فنادى في الناس ان يقوموا وان يصوموا ترجمہ عکرمہ سے روایت ہے لوگوں نے رمضان کے چاند میں شک کیا اور قصد کیا کہ تراویح نہ پڑھیں اور روزہ نہ رکھیں ایک اعرابی حرہ سے آیا اور اوس نے گواہی دی چاند دیکھنے کی وہ لایا گیا رسول اللہ صلعم کے پاس آپ نے پوچھا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ کوئی سچا معبود نہیں سوا اللہ کے اور میں رسول ہوں اللہ کا اوس نے گواہی دی اور گواہی دی کہ میں نے چاند دیکھا آپ نے بلال کو حکم کیا کہ لوگوں میں پکار دیں کہ تراویح پڑھیں اور روزہ رکھیں عن ابن عمر قال تراءى الناس الهلال فاخبرت رسول الله صلى الله عليه وسلم اني رأيته فصامه وامر الناس بصيامه ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے لوگوں نے چاند دیکھا تو میں نے رسول اللہ صلعم سے بیان کیا کہ میں نے چاند دیکھا آپ نے روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم کیا

باب في توكيد السحور سحری کی تاکید عن عمرو بن العاص قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان فصل ما بين صيامنا وصيام اهل الكتاب اكلة السحر ترجمہ عمرو بن العاص سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلعم نے ہمارے روزوں اور اہل کتاب کے روزوں میں فرق یہ ہے کہ وہ سحری نہیں کھاتے اور ہم سحری کھاتے ہیں (اس حدیث سے سحری کھانے کی بہت تاکید ثابت ہوئی)

باب من سمى السحور الغداء رمضان میں سحری صبح کا کھانا ہے عن العرباض بن سارية قال دعاني رسول الله صلى الله عليه وسلم الى السحور في رمضان فقال هلم الى الغداء المبارك ترجمہ عرباض بن ساریہ سے روایت ہے مجھ کو رسول اللہ صلعم نے بلایا سحری کھانے کو رمضان میں اور فرمایا آؤ صبح کا کھانا کھاؤ جو برکت دیا گیا ہے الحمد للہ تمام ہوا پارہ چودھواں سنن ابی داؤد کا اب شروع ہوتا ہے پارہ پندرھواں اوسکے فضل اور انعام سے

تم الجزء الرابع عشر ويتلوه الجزء الخامس عشر ان شاء الله تعالى

فہرست پارہ چہاردہم سنن ابی داؤد علیہ الرحمۃ

الجزء الخامس عشر

پارہ پندرہواں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب وقت السحور سحری کہانیکا وقت عن سمرة بن جندب يخطب وهو يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يمنعن من سحوركم اذان بلال ولا بياض الافق الذي هكذا حتى يستطير ترجمہ سمرہ بن جندب سے روایت ہے کہ وہ خطبہ مین کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلال کے اذان تم کو سحری کہانے سے نروکے وہ صبح صادق سے پہلے اذان دیا کرتے اور نہ وہ سفیدی جو آسمان کے کنارہ مین ظاہر ہوکر پہیل جاتی ہے یعنی صبح کاذب ف یعنی صبح دو قسم ہے ایک صبح کاذب جسکی لنبی روشنی ہوتی ہے اوسوقت تک روزہ دار کو کہانا اور پینا حرام نہین اور فجر کے نماز اوسوقت درست نہین دوسری صبح صادق جسکی روشنی چوڑی پہلی ہوتے ہی اُسوقت روزہ دار کو کہانا پینا حرام ہے عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يمنعن احدكم اذان بلال من سحوره فانه يؤذن او قال ينادي ليرجع قائمكم وينبه نائمكم وليس الفجر ان يقول هكذا قال مسدد وجمع يحيى كفيه حتى يقول هكذا ومد يحيى باصبعيه السبابتين ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ روکے کسیکو بلال کے اذان اوسکی سحری کہانے سے اسواسطے کہ بلال اذان دیتا ہے یا راوی نے کہا بانگ دیتا ہے رات کو تاکہ تم مین سے جو نماز تہجد پڑہتا ہو وہ آرام کرلے اور جو سوتا ہو وہ نماز اور سحری کہانیکو اوسواسطے جاگے اور فجر کا وقت وہ نہین جو اسطرح اشارہ کرے اور بعضے اس حدیث کے راویون نے اپنے دونو ہتہیلیان ملاکر اونچا کرکے دکہلایا یعنی جو لنبی اور اونچی روشنی اول ہوتی ہے اوسکا نام صبح نہین حضرت نے فرمایا جبتک اسطرح نہ اشارہ کرے اور حضرت نے اپنی کلمے کے دو انگلیون کو ملا کر پہیلا داہنی اور بائین یعنے صبح وہ ہے جسکی روشنی چوڑی ہو عن طلق قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كلوا واشربوا لا يهيدنكم الساطع المصعد فكلوا واشربوا حتى يعترض لكم الاحمر ترجمہ طلق سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاؤ اور پیو مت روکے تم کو کہانے اور پینے سے وہ روشنی جو چڑہتی چلی آتی ہے (صبح کاذب) بلکہ کہاؤ اور پیو جبتک سرخ فجر نہ نکلے (یعنی سفیدی مین سرخی آجاوے یا مراد یہ ہے کہ اچھی طرح روشنی ہو جاوے) عن عدي بن حاتم قال لما نزلت هذه الآية حتى يتبين لكم الخيط الابيض من الخيط الاسود قال اخذت عقالا ابيض وعقالا اسود فوضعتهما تحت وسادتي فنظرت فلم اتبين فذكرت ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم فضحك فقال ان وسادك اذا لعريض طويل انما هو الليل والنهار وقال عثمان انما هو سواد الليل وبياض النهار ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہے کہ جب قرآن کی یہ آیت اُتری کہ رمضان مین کہایا پیا کرو جبتک کہ سفید ڈورا سیاہ ڈورے سے نمودار ہو تو مینے اونٹ باندہنے کی رسی ایک سیاہ دوسرے سفید اپنے تکیے کے نیچے رکہی پہر آخر رات

مین میں اوسکو دیکھا مجھکو صاف نظر نہ آئے صبح کو مینی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تب آپنے ہنسکر فرمایا تیرا
تکیہ بہت لنبا چوڑا ہی یعنی تو احمق ہے خدا کا مطلب سیاہ اور سفید ڈوری سے رات کی سیاہی اور دن کی سفیدی ہے
ف تیرا تکیہ بہت چوڑا لنبا ہی جب تو رات کے اور دن کے ڈوری او سکے تلی آ گئے یہہ آپنے ہنسی سے فرمایا **باب الرجل**
یسمع النداء والاناء علی یدہ کوئی شخص فجر کی اذان سنے اور کہانا اوسکے سامنی ہو **عن ابی ھریرۃ قال قال رسول**
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سمع احدکم النداء والاناء علی یدہ فلا یضعہ حتی یقضی حاجتہ منہ ترجمہ
ابی ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی اذان سنے یعنی صبح کی اور باسن اوسکے ہاتہ مین ہو
یعنی کچہ کہانا پینے کا ارادہ رکہتا ہو تو جبتک اپنی حاجت روائی نہ کر لیوی اوس برتن کو نہ رکہے ف شاید مراد اذان سے
وہ اذان ہی جو قبل طلوع فجر کے بلال دیا کرتی تھی۔ مگر اس صورت مین برتن ہاتہ مین ہونے کے قید کیا ضرور تھی پس مطلب ہوگا
کہ اگر اذان فجر کی ہوجاوی لیکن کہانا سامنے ہو تو کچہ کہا لیوی تاکہ تکلیف مالا یطاق نہ اوٹہاوی **باب وقت فطر الصائم**
روزہ کس وقت افطار کری **عن عمر قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا جاء اللیل من ھھنا وذھب النھار من ھھنا**
زاد مسدد وغابت الشمس فقد افطر الصائم ترجمہ حضرت عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب
پورب کیطرف سے رات کی سیاہی آوی اور جاوی دن پچہم کو اور ڈوبے سورج تو روزہ دار روزہ کہولے **عن عبد اللہ بن ابی اوفی**
یقول سرنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو صائم فلما غربت الشمس قال یا بلال انزل فاجدح لنا
قال یا رسول اللہ لو امسیت قال انزل فاجدح لنا قال یا رسول اللہ ان علیک النھار قال انزل فاجدح
لنا فنزل فجدح فشرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال اذا رأیتم اللیل قد اقبل من ھھنا فقد افطر
الصائم واشار باصبعہ قبل المشرق ترجمہ عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت ہی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
گئے اور وہ روزہ دار تھی جس وقت کہ سورج ڈوب گیا تو آپنے فرمایا ای بلال اوتر کر ہماری واسطی ستو گہول بلال نے کہا یا رسول اللہ کاش
کہ آپ شام کرتے یعنی شام ہوجانی دیتے آپنے فرمایا اوتر کر ہماری واسطے ستو گہول بلال نے کہا یا رسول اللہ آپ کے اوپر تو دن ہی یعنی
آپ روزہ دار ہین اور دن ابھی باقی ہی حضرت نے فرمایا اوترو اور ہماری واسطے ستو گہول پھر وہ اوترا اور ستو گہولی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے ستو پیا پھر فرمایا جس وقت تم دیکھو کہ رات ادہر سے آوی یعنی سیاہی پورب سے نمودار ہو تو روزہ دار کے روزہ کہولنے
کا وقت آیا ف راوی سے روایت ہی کہ ہم رمضان مین حضرت کے ساتہہ سفر مین تھے جب آفتاب ڈوبا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت اول وقت بہت جلد روزہ کہولتے تھی کہ بعضے لوگونکو شبہہ ہوتا تہا کہ شاید ابھی دن باقی ہے اور ثابت
ہوا کہ جب آفتاب غروب ہوا اور پورب کیطرف سیاہی چڑہی وہی وقت ہی روزہ کہولنیکا یہ ضرور نہین کہ تارے نکل آوین اور خوب اندھیرا
ہوجاوے **باب ما یستحب من تعجیل الفطر** روزہ جلدی کہولنا مستحب ہے **عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ**
وسلم قال لا یزال الدین ظاھرا ما عجل الناس الفطر لان الیھود والنصاری یؤخرون ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیشہ دین غالب رہیگا جبتک لوگ روزہ جلدی کہولا کرینگے کیونکہ یہود و انصاری روزہ
کہولنے مین دیر کیا کرتے ہین ف سورج ڈوبتے ہی اول وقت روزہ کہولنا مستحب ہے اور سبب قیام دین و خیر ہے کہ حضرت کی
سنت ہے اور دیر کرنا یہود و نصاری کی عادت ہے بعضی ناواقف جہالت اور شیعون کی صحبت کی سبب سے دیر کرتی ہین
یہہ مکروہ ہے عن ابی عطیۃ قال دخلت علی عائشۃ رضی اللہ عنہا انا و مسروق فقلنا یا ام المؤمنین رجلان من
اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم احدہما یعجل الافطار و یعجل الصلوۃ والاخر یؤخر الافطار و یؤخر
الصلوۃ قالت ایہما یعجل الافطار و یعجل الصلوۃ قلنا عبد اللہ قالت کذلک کان یصنع رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ ابی عطیہ سے روایت ہے کہ مسروق اور مین حضرت عائشہ پاس گئے اور ہم نے کہا اے مومنون کی
مان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین سے دو شخص ایسے ہین کہ ایک اون مین سے روزہ جلد ہی افطار کرتا ہے اور نماز بھی
جلد ہی پڑہتا ہے۔ یعنی اول وقت اور دوسرا روزہ دیر سے کہولتا ہے اور نماز دیر کر پڑہتا ہے حضرت عائشہ نے کہا جو جلد ہی افطار
کرتا ہے اور نماز جلد ہی پڑہتا ہے وہ کون ہے ہم نے کہا عبد اللہ بن مسعود حضرت عائشہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسیطرح
کیا کرتی تھی ف عبد اللہ ابن مسعود بڑے عالم اور فقیہ تہے اونہون نے سنت پر عمل کیا اور ابو موسی بھی بڑے صحابی تھے اونہون نے
جواز پر عمل کیا یا اونکو کچہہ عذر ہوگا اور یا شاید کبھی کبھی کرتے ہون گے باب ما یفطر علیہ کس چیز پر روزہ افطار کرے
عن سلمان بن عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان احدکم صائما فلیفطر علی التمر فان لم
یجد التمر فعلی الماء فان الماء طہور ترجمہ سلمان بن عامر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم
مین سے کوئی روزہ دار ہو تو چاہیے کہ کہجور سے روزہ کہولے اور جو کہجور نہ ملے تو پانی سے افطار کرلے کیونکہ پانی پاک کرنیوالا ہے ف
یہہ امر استحباب کے لیے فرمایا نہ وجوب کے واسطے اور چیزون پر بھی روزہ کہولنا درست ہے باب القول عند الافطار
افطار کیوقت کیا کہے عن ابن سالم المقفع رأیت ابن عمر یقبض علی لحیتہ فیقطع ما زاد علی الکف و قال
کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا افطر قال ذہب الظماء وابتلت العروق وثبت الاجر ان شاء اللہ ترجمہ
ابن سالم المقفع سے روایت ہے کہ ابن عمر کو مین نے دیکہا کہ اپنی ڈاڑہی مٹھی مین پکڑ کر جو زیادہ ہوتی اوسکو کتر دیتے اور کہا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب روزہ افطار کرتی تو فرماتے پیاس گئی اور رگین تر و تازہ ہوگئین اور ثواب ثابت ہوا اگر اللہ تعالی نے
چاہا ف یعنی اگر خدا نے روزہ قبول کیا تو ثواب ثابت ہوگیا عن معاذ بن زہرۃ انہ بلغہ ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم کان اذا افطر قال اللہم لک صمت و علی رزقک افطرت ترجمہ معاذ بن زہرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم جب افطار کرتی تو فرماتے اے اللہ تیرے ہی لیے یعنی روزہ رکہا اور تیری ہی روزی پر یعنی افطار کیا ف ابن ملک
نے کہا کہ حضرت یہہ دعا بعد افطار کے پڑہتے تہے اور بعد لک صمت کے جو لوگون نے وبک امنت علیک توکلت زیادہ کرلیا ہے
اسکی کچہہ اصل نہین اگرچہ معنی صحیح مین اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے کہ افطار کے نزدیک روزہ دار کیواسطے ایک دعا ہے کہ رد نہین

یہ جاتی اور یہ بھی وارد ہوا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ پڑھتے تھی یا واسع الفضل اغفر لی اور یہ بھی پڑھتے تھے الحمد للہ الذی
اعانني فصمت ورزقني فافطرت **باب الفطر قبل غروب الشمس** آفتاب ڈوبنے سے پہلے روزہ کھول لے عن اسماء
بنت ابی بکر قالت افطرنا یوما فی رمضان فی غیم فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم طلعت الشمس
قال ابو اسامة قلت لهشام امروا بالقضاء قال وبد من ذلك ترجمہ اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہے کہ رمضان
میں ایکدن ہم نے افطار کیا بدلی اور ابر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں پھر سورج نکل آیا ابو اسامہ نے کہا میں نے
ہشام سے کہا پھر قضا کا حکم ہوا ہوگا انہوں نے کہا قضا تو ضرور ہی **باب فی الوصال** تہ کے روزوں کا بیان عن ابن عمر
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نهى عن الوصال قالوا فانك تواصل يا رسول الله قال انی لست کہیئتکم
انی اطعم واسقی ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تہ کے روزہ رکھنے سے منع کیا (یعنی دو روز
یا زیادہ برابر روزہ رکھنا اور رات کو بھی نہ کھانا) صحابہ نے حضرت سے پوچھا کہ آپ جو تہ کا روزہ رکھتے ہیں اسکا کیا سبب ہے آپ نے
فرمایا کہ مقرر میں تمہاری طرح نہیں ہوں مجھکو دن میں کھانا پانی ملتا ہے (یعنی جسطرح آدمی کو کھانے پینے سے طاقت ہوتی ہے مجھکو
بدون اسکے خدا طاقت دیدیتا ہی یا سچ مچ خدا حضرت کو کھانا کھلاتا تھا یہ حضرت ہی کو خاص تھا دوسروں کو اس روزہ رکھنے سے
منع فرمایا) عن ابی سعید الخدری انه سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا تواصلوا فایکم
اراد ان یواصل فلیواصل حتی السحر قالوا فانك تواصل قال انی لست کہیئتکم انی لی مطعم یطعمنی
وساق یسقینی ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہے سنا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ تہ کا روزہ
نرکھو سو جو تہ کیا چاہی اور روزہ ملانیکا ارادہ کرے وہ سحری کے وقت تک ملا دے۔ یعنی اگر روزہ دار شام کیوقت نکھاوے اور سحر
کھاوے تو البتہ درست ہے اور اگر چاہے برابر دو یا تین روز روزے رکھے اور رات کو کچھ نکھاوے یہ نہیں درست ہے) صحابہ نے کہا
یارسول اللہ آپ جو تہ کا روزہ رکھتے ہیں آپنے فرمایا کہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں مقرر میرے لیے کھلانیوالا ہے کہ وہ کھلاتا ہے
اور پلانیوالا ہے کہ وہ پلا دیتا ہی ف یعنی خداوند کریم یہ غذا بھی روحانی ہوگے **باب الغیبة للصائم** روزے
میں غیبت کرنا عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من لم یدع قول الزور والعمل به فلیس لله
حاجة ان یدع طعامه وشرابه ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بیہودہ باتیں بولنا
اور برے کام کرنا نہ چھوڑے۔ یعنی روزہ میں تو اسکو اسکے کھانا پانی چھوڑ دینے کی کچھ حاجت نہیں ف یعنی صرف فاقہ کرنے سے اللہ
خوش نہیں ہوتا جبتک برے کاموں کو بھی نہ چھوڑے عن ابی هريرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال الصیام جنة
اذا كان احدكم صائما فلا يرفث ولا يجهل فان امرؤ قاتله او شاتمه فليقل انی صائم انی صائم ترجمہ ابی ہریرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ ڈھال ہے تو جب تم میں سے کوئی روزہ دار ہو تو چاہیے کہ بیہودہ نہ بکے اور جاہلیت
کرے اگر کوئی شخص اس سے لڑے یا گالیاں دے تو کہدے میں روزہ دار ہوں میں روزہ دار ہوں ف روزہ کو ڈھال اسلیے کہا

جیسے ڈھال لڑائی مین صدمون سے بچاتی ہے اسیطرح روزہ گناہون سے بچاتا ہے کیونکہ شہوت کو کم کرتا ہے **باب**
السواک للصائم روزے مین مسواک کرنا **عن عامر بن ربیعة** قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یستاک
وھو صائم ما لا اعد ولا احصی ترجمہ عامر بن ربیعہ سے روایت ہے مینے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو روزہ مین مسواک کرتے ہوے مسے زیادہ کیا اسقدر کہ مین شمار نہین کر سکتا **باب الصائم**
یصب علیہ الماء من العطش ویبالغ فی الاستنشاق روزہ دار کے سر پر پیاس کیوجہ سے پانی ڈالنا اور ناک مین پانی
زور سے نہ ڈالنا روزے مین **عن ابی بکر بن عبد الرحمن عن بعض اصحاب النبی** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال رأیت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر الناس فی سفرہ عام الفتح بالفطر وقال تقووا لعدوکم وصام رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابو بکر قال الذی حدثنی لقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بالعرج یصب علی رأسہ الماء وھو صائم من العطش او من الحر ترجمہ ابی بکر بن عبد الرحمن نے بعض اصحاب
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے مینے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ آپنے لوگونکو حکم دیا روزہ افطار
کرنیکا سفر مین جس سال مکہ فتح ہوا اور فرمایا آپنے قوت حاصل کرو اپنے دشمنون کیواسطے (یعنی جہاد کا وقت ہے ایسا نہو
روزے سے ضعف ہوجاوے) ابو بکر نے کہا اوسی صحابی نے مجھسے بیان کیا کہ مقرر مینے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
روزہ مین اپنے سر پر پانی ڈالتے تھے عرج مین (نام ایک جگہکا ہے درمیان مکہ اور مدینہ کے) اسلیے کہ گرمی اور پیاس کے
سختی کم ہوجاوے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ روزہ دار کو ٹھنڈک کیواسطے سر پر پانی ڈالنا یا نہانا یا بھیگا کپڑا
وغیرہ بدن پر لپیٹنا شدت گرمی مین مکروہ نہین ہے **عن صبرة** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالغ فی
الاستنشاق الا ان تکون صائما ترجمہ صبرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی کے ناک کے اندر سے
ڈالنے مین مبالغہ کیا کر مگر جب روزہ دار ہو تو مبالغہ نکیا کر (تا شاید پانی دماغ مین نہ چلا جاوے) **باب فی الصائم یحتجم**
روزہ دار پچھنے لگاوے تو کیسا **عن ثوبان** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال افطر الحاجم والمحجوم ترجمہ
ثوبان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ توڑا سینگی لگانیوالے نے اور جسکو سینگی لگائی گئی **ف**
دونون کا روزہ ٹوٹ گیا یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور اکثر ائمہ کے نزدیک مطلب یہ ہے کہ روزہ ٹوٹنے کی قریب ہو گیا کیونکہ
پچھنے لگانیوالے کے منہ مین خون جانیکا خوف ہے اور جسکے لگائی اوسکو خوف ہے کہ ضعف ہوجاوے اور روزہ توڑنا پڑے **عن**
شداد بن اوس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی علی رجل بالبقیع وھو یحتجم وھو آخذ بیدی
لثمان عشرة خلت من رمضان فقال افطر الحاجم والمحجوم ترجمہ شداد بن اوس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم بقیع (ایک جگہکا نام ہے) مین ایک شخص کے پاس آئے وہ سینگی لگوا رہا تھا اور حضرت میرا ہاتھ پکڑے ہوے
تھے رمضان کی اٹھارہوین تاریخ آپنے فرمایا روزہ توڑا سینگی لگانیوالے نے اور جسکو سینگی لگائی گئی **ف** بعضون نے اس حدیث کے

یہ معنی کہے ہیں کہ جسکو سینگی لگانا یا لگوانا منظور ہو تو وہ افطار کرے یعنی روزہ نہ رکھے اسلیے کہ روزہ ٹوٹ جانیکا خوف ہے پھر رکھکر
توڑنے سے کفارہ کیون دے **باب فی الرخصۃ فی ذلک** روزے مین پچھنے کی اجازت **عن ابن عباس ان رسول اللہ**
صلی اللہ علیہ وسلم احتجم وھو محرم ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ مین سینگی
لگوائی (پچھنے لگوائی) یہ حدیث دلیل ہے ابو حنیفہ اور شافعی کے **عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**
احتجم وھو صائم محرم ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی لگوائی روزہ میں حالت
احرام مین (یعنی آپ روزہ دار بھی تھے اور احرام بھی باندھے ہوئے تھے) **عن رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم**
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الحجامۃ والمواصلۃ ولم یحرمھما ابقاء علی اصحابہ فقیل
لہ یا رسول اللہ انک تواصل الی السحر فقال انی اواصل الی السحر وربی یطعمنی ویسقینی ترجمہ ایک
شخص صحابی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا سینگی لگوانے اور نا
روزہ رکھنے سے لیکن اونکو حرام نہ کیا باقی رکھنے کے لیے اپنے اصحاب پر (کہ اگر کسیکو طاقت ہو وہ کر سکتا ہے) لوگون نے کہا یا رسول
اللہ آپ روزہ ملاتے ہین سحر تک آپ نے فرمایا مین روزہ ملاتا ہون سحر تک مجھکو میرا رب کھانا کھلاتا ہے اور پانی پلاتا ہے **عن**
ثابت قال قال انس ما کنا ندع الحجامۃ للصائم الا کراھیۃ الجھد ترجمہ ثابت سے روایت ہے کہ انس نے کہا ہم
پچھنے نہین لگانے دیتے تھے روزہ دار کو اس خیال سے کہ کہین ضعف نہ ہو جاوے (نہ اس لحاظ سے کہ روزہ ٹوٹ جاویگا) **باب**
فی الصائم یحتلم نھارا فی شھر رمضان جو شخص رمضان مین صبح کو اوٹھے احتلام کی حالت مین **عن رجل من اصحاب**
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یفطر من قاء ولا من احتلم ولا من احتجم
ترجمہ ایک شخص اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ نہین ٹوٹتا اوسکا
جسنے قے کی یا احتلام کیا یا پچھنے لگائے (یعنے روزہ مین ان چیزون کے ہونے سے روزہ نہین ٹوٹتا) **باب فی الکحل**
عند النوم سوتے وقت سرمہ لگانا **عن النعمان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ امر بالاثمد المروح عند النوم**
وقال لیتقہ الصائم ترجمہ نعمان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا مشک ملا ہوا سرمہ لگانے کا سوتے
وقت اور فرمایا روزہ دار اوس سے بچے (استحبابا نہ وجوبا تو سرمہ لگانا مکروہ ہے) **عن انس بن مالک انہ کان یکتحل و**
ھو صائم ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ وہ روزہ مین سرمہ لگاتے تھے **عن الاعمش قال ما رایت احدا**
من اصحابنا یکرہ الکحل للصائم وکان ابراھیم یرخص ان یکتحل الصائم بالصبر ترجمہ اعمش سے روایت ہے
کہ مینے نہین دیکھا کسیکو اپنے یارون مین سے کہ وہ روزہ دار کے سرمہ لگانے کو برا جانتا ہو اور ابراہیم نے رخصت دی تھی
روزہ دار کو سرمہ لگانیکی ساتھ صبر کے (وہ ایک قسم ہے سرمہ کی) **باب الصائم یستقیء عامدا** روزہ دار قصدا قے
کرے **عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ذرعہ القیء وھو صائم فلیس علیہ قضاء**

وان استقاء فليقض ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسپر قے غلبہ کرے روزہ میں اوسپر روزہ کی قضا نہین اور جسنے از خود قے کیا اوسپر قضا ہے ف یعنے جسکو خود بخود روزہ مین قے آجاوے تو اوسکا روزہ نہین ٹوٹتا اور اگر جانکر کوئی شخص قے کرے تو اوسکا روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور اکثر علما کے نزدیک اوس روزہ کی قضا اوسپر لازم ہے کفارہ نہین خواہ قے تہوڑی ہو یا بہت عن ابی الدرداء ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاء فافطر قال معدان فلقیت ثوبان مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مسجد دمشق فقلت ان ابا الدرداء حدثنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاء فافطر قال صدق وانا صببت له وضوءه صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ معدان بن طلحہ نے ابی الدرداء سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قے کی اور روزہ کو توڑ ڈالا پھر مجھسے ثوبان جو مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہین یعنے حضرت کے آزاد کیے ہوئے غلام دمشق کی مسجد مین ملے تو مین ان سے پوچھا کہ ابی الدرداء نے مجھسے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قے کی اور روزہ توڑ دیا ثوبان نے کہا کہ ابی الدرداء نے سچ کہا ہے مین اوسوقت وضو کا پانی ڈالتا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر (یعنے مین پانی ڈالتا جاتا تہا آپ وضو کرتے تہے) —

باب القبلة للصائم روزہ دار بوسہ لیوے تو کیسا عن عائشة قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبل وھو صائم ویباشر وھو صائم ولکنه کان املک لاربه ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ مین بوسہ لیتے تہی اور مباشرت کرتے تہے ف مباشرت عورت سے بدن ملانیکو کہتے ہین اور لپٹنے کو بغیر جماع کیے ف ولیکن آپ بہت اختیار رکہتے تہے اپنی حاجت کا (یعنے آپکو اپنے نفس پر بہت قدرت تھی شہوت بخوبی روک سکتے تہے تو اور کوئی ایسا نکرے اگر شہوت کو روک نسکتا ہو) عن عائشة قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقبل فی شہر الصوم ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینے مین بوسہ لیتے تہے (اپنی بی بیون کا) عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبلنی وھو صائم وانا صائمة ترجمہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا بوسہ لیتے تہے اور آپ اور مین دونون روزہ دار ہوتی تہے عن جابر بن عبد اللہ قال قال عمر بن الخطاب ھششت فقبلت وانا صائم فقلت یا رسول اللہ صنعت الیوم امرا عظیما قبلت وانا صائم قال ارایت لو مضمضت من الماء وانا صائم ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب نے کہا مین خوش ہوا اور مین نے بوسہ لیا روزہ مین پھر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ یا رسول اللہ آج مین نے بہت بڑا قصور کیا بوسہ لیا مین نے روزہ مین — آپنے فرمایا اگر تو کلے کرے روزہ مین عیسے بن حماد کی حدیث مین ہی مین نے کہا کچھ قباحت نہین آپ نے فرمایا پھر

یہی جی ایسا ہی ہے **باب** الصائم یبلغ الریق روزہ دار ال نگل جاوی **عن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم کان یقبلها وهو صائم ویمص لسانها ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم روزہ مین اونکا بوسہ لیتے تہے اور زبان چوستے تہے (تو رال اندر جاتی ہوگی) **باب** کراہیۃ
للشاب جوان کے لیے مباشرت مکروہ ہے **عن** ابی ھریرۃ ان رجلا سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
عن المباشرۃ للصائم فرخص له رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واتاہ آخر فسالہ فنہاہ فاذا
الذی رخص له شیخ والذی نہاہ شاب ترجمہ ابی ہریرۃ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ روزہ دار کو مباشرت کرنا کیسا ہے **ف** مباشرت کہتے ہین عورت کے بدن سے بدن
ملانیکو اور لپٹنے کو بغیر جماع کے **ت** آپ نے اوسکو اجازت دی پہر دوسرا شخص آیا اوسنے بہی سوال کیا آپنے اسکو
منع کیا جسکو اجازت دی تہی وہ بڈہا تہا اور جسکو منع کیا تہا وہ جوان تہا **عن** عائشۃ وام سلمۃ زوجی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم انهما قالتا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصبح جنبا قال عبد اللہ لا ذم
فی هدیه فی رمضان من جماع غیر احتلام ثم یصوم ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ اور ام سلمہ سے روایت
ہے اون دونون نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنب ہوتے تہے جماع سے نہ احتلام سے اور صبح ہو جاتی تہی رمضان
مین پہر روزہ رکہتے تہے **ف** احتلام پیغمبر کو نہین ہوتا ہے کیونکہ احتلام شیطان کے زور سے ہی اور پیغمبرون پر شیطان
کا زور نہین چلتا اور بعضون کے نزدیک پیغمبرون کو بہی احتلام ہوتا ہی لیکن پہلا مذہب مشہور ہی زرقانی
عن ابی یونس مولی عائشۃ عن عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رجلا قال لرسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وهو واقف علی الباب یا رسول اللہ انی اصبح جنبا وانا ارید الصیام
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا اصبح جنبا وانا ارید الصیام فاغتسل واصوم فقال
الرجل یا رسول اللہ انک لست مثلنا قد غفر اللہ لک ما تقدم من ذنبک وما تاخر فغضب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال واللہ انی لارجو ان اکون اخشاکم للہ واعلمکم بما اتقی
ترجمہ ابی یونس مولی (یعنی آزاد کیے ہوئے غلام) حضرت عائشہ کے عائشہ سے روایت کرتی ہین ایک شخص نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اور آپ دروازہ پر کہڑے تہے کہ یا رسول اللہ مجہکو حالت جنابت مین فجر ہو جاتی ہی اور مین روزہ
کی نیت سے ہوتا ہون آپ نے فرمایا کہ مین بہی جنب ہوتا ہون اور صبح ہو جاتی ہے روزہ کی نیت سے تو مین غسل کرکے
روزہ رکہتا ہون وہ شخص بولا آپ کا کیا کہنا اور کیا بات آپ ہماری طرح تو نہین ہین آپکے تو اللہ تعالی نے اگلے پچہلے
گناہ بخش دیا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غصے مین آئے اور فرمایا قسم ہی خدا کی مقرر مین امید رکہتا ہون
کہ تم سب سے زیادہ خدا سے ڈرنی والا اور تم سب سے زیادہ جاننے والا عملون کا ہونگا **ف** اسلیے کہ آپ سب سے زیادہ

متقرب ہے اللہ کے اور جتنا آدمی زیادہ متقرب ہوتا ہے اوتنا ہی اوسکو احتیاط کرنا ہوتا ہے **باب کفارة من اتی**
اهله فی رمضان جو شخص اپنی بی بی سے رمضان مین جماع کرے تو کیا کفارہ دے **عن ابی هریرة قال اتی**
رجل النبی صلی اللہ علیه وسلم فقال هلکت فقال ما شانك قال وقعت علی امراتی فی رمضان
قال فهل تجد ما تعتق رقبة قال لا قال هل تستطیع ان تصوم شهرین متتابعین قال لا قال
فهل تستطیع ان تطعم ستین مسکینا قال لا قال اجلس قال فاتی النبی صلی اللہ علیه وسلم بعرق
فیه تمر فقال تصدق به فقال یا رسول اللہ ما بین لابتیها اهل بیت افقر منا فضحك رسول
اللہ صلی اللہ علیه وسلم حتی بدت ثنایاه قال فاطعمه ایاهم وقال مسدد فی موضع اخر
انیابه ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور کہا کہ مین ہلاک ہو گیا آپ نے فرمایا
تیرا کیا حال ہے اوسنے کہا کہ مین نے رمضان مین (یعنے روزہ رکھے ہوئے) اپنی بی بی سے جماع کیا ہے آپ نے
فرمایا کیا تیرے پاس کوئی غلام ہے کہ اوسکو آزاد کر دے اوسنے کہا کہ نہین پھر آپ نے فرمایا کیا تو دو مہینے کے روزے
متواتر رکھہ سکتا ہے اوسنے کہا کہ یہ بھی نہین پھر آپ نے اوسکو فرمایا کہ کیا ساٹھہ مسکینونکو کہانا کہلا سکتا مقدور رکھتا ہے
تو اوسنے کہا کہ نہین حضرت نے فرمایا کہ بیٹھ جا اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک عرق (یعنے کھجور
کا بڑا تہیلا) کھجورونکا آیا اوس مین سب کھجورین تھین آپ نے فرمایا کہ اسکو بسد دیجے اوسنے کہا کہ یا رسول اللہ مدینہ
کے دونو طرفون مین میرے گھر والون سے زیادہ محتاج کوئی نہین ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہانتک
ہنسے کہ آپ کے دانتون کی کچلیان کہل گئین آپ نے فرمایا کہ اپنے گھر والون کو کہلا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ مرد اور عورت پر ایک ہی کفارہ آیا عورت پر علحدہ دوسرا کفارہ نہین ہوا یہی قول ہے شافعی اور داؤد ظاہری
اور اہل حدیث کا اور ابو حنیفہ اور مالک اور ابو ثور کے نزدیک عورت پر علحدہ کفارہ واجب ہوگا اگر اوسنے اپنی خوشی
سے جماع کرایا اور جو جبرا یا بہولے سے کرایا تو عورت پر کفارہ نہ ہوگا **عن الزهری بهذا الحدیث بهذا زاد**
الزهری وانما کان هذا رخصة له خاصة فلو ان رجلا فعل ذلك الیوم لم یکن له بد من
التکفیر ترجمہ زہری سے یہی حدیث مروی ہے اتنا زیادہ ہے کہ یہ رخصت خاص اوسی شخص کے لیے تھی اب
اگر کوئی ایسا کرے تو بغیر کفارہ کے بچ نہین سکتا (یعنے تین باتون مین سے کوئی بات کرنا ضرور پڑیگی) خطابی نے کہا یہ منسوخ
ہے واللہ اعلم **عن ابی هریرة ان رجلا افطر فی رمضان فامره رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ان**
یعتق رقبة او یصوم شهرین متتابعین او یطعم ستین مسکینا قال لا اجد فقال له رسول
اللہ صلی اللہ علیه وسلم اجلس فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم بعرق تمر فقال خذ هذا
فتصدق به فقال یا رسول اللہ ما احد احوج منی فضحك رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم

انیابه وقال له کله ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے ایک شخص نے افطار کیا رمضان میں روزہ توڑ ڈالا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو حکم کیا ایک بردہ آزاد کریگا یا دو مہینے پے در پے روزے رکھنے کا یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا
کھلانے کا وہ بولا مجھسے یہ نہیں ہو سکتا (یعنے ان تینوں کاموں میں سے کوئی بھی نہیں ہو سکتا) رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اچھا بیٹھ اتنے میں ایک ٹوکرا کھجوروں کا آپ پاس آیا آپنے فرمایا اسکو لے اور صدقہ کر
وہ بولا مجھسے زیادہ کوئی مفلس نہیں آپ ہنسنے لگے یہانتک کہ آپ کی کچلیاں کھل گئیں آپنے فرمایا تو ہی کھالے اسکو
دوسری روایت میں یوں ہے فاتی بعرق فیه تمر قدر خمسة عشر صاعا وقال فیه کله انت و
اهل بیتك وصم یوما واستغفر الله ترجمہ آپ پاس ایک تھیلا کھجوروں کا آیا جسمیں پندرہ صاع کھجوریں ہوں
گی۔ اس روایت میں یہ ہے آپنے فرمایا تو کھا اوسکو اور تیرے گھر کے لوگ کھاویں اور ایک روز روزہ رکھے
(قضا کا) اور استغفار کر اللہ سے عن عائشة زوج النبی صلی الله علیه وسلم تقول اتی رجل النبی صلی
الله علیه وسلم فی المسجد فی رمضان فقال یا رسول الله احترقت فساله النبی صلی الله علیه
علیه وسلم ما شانه فقال اصبت اهلی قال تصدق قال والله مالی شیء ولا اقدر علیه قال
اجلس فجلس فبینما هو علی ذلك اقبل رجل یسوق حمارا علیه طعام فقال رسول الله صلی الله
علیه وسلم این المحترق آنفا فقام الرجل فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم تصدق بهذا فقال
یا رسول الله اعلی غیرنا فوالله انا لجیاع ما لنا شیء قال کلوه ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت
ہے وہ کہتی ہیں ایک شخص مسجد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا رمضان میں اور بولا یا رسول اللہ میں جل گیا
(یعنے جہنم میں جل گیا مطلب یہ ہے کہ آئندہ جلونگا) آپ نے پوچھا کیوں کیا حال ہے وہ بولا میں نے جماع کیا اپنی بی بی سے
(روزے میں) آپنے فرمایا صدقہ دے وہ بولا قسم خدا کی میرے پاس کچھ نہیں نہ مجھے طاقت ہے آپنے فرمایا بیٹھ وہ
بیٹھا رہا اتنے میں ایک شخص گدہے پر غلہ لادے ہوئے ہانکتا ہوا آیا آپنے پکار کر فرمایا کہاں ہے جلنے والا اب وہ کھڑا ہوا آپ
نے فرمایا لے اسکو صدقہ کر وہ بولا یا رسول اللہ کیا کسی اور کو دوں قسم خدا کی ہم خود بھوکے ہیں ہمارے پاس کچھ نہیں ہے آپ
نے فرمایا کھاؤ اوسکو۔ دوسری روایت میں ہے فاتی بعرق فیه عشرون صاعا آپ پاس ایک تھیلا آیا جس میں بیس
صاع تھے باب التغلیظ فیمن افطر عمدا جو شخص قصداً روزہ توڑ ڈالے اوسکی سزا عن ابی هریرة قال قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم من افطر یوما من رمضان فی غیر رخصة رخصها الله له لم یقض
عنه صیام الدهر ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص ایک روزہ رمضان کا
نہ رکھے بغیر رخصت کے جس میں اللہ نے رخصت دی (جیسے بیماری یا سفر) تو ساری عمر کے روزے اوسکو پورا نہ کر سکیں
گے (یعنے اگر قیامت تک روزے رکھے گا تو وہ ثواب جو ایک روزے میں رمضان کے حاصل ہوتا نہ ہوگا) باب

من اکل ناسیا جو شخص روزے مین کہالے بہول کر عن ابی هریرة قال جاء رجل الی النبی صلی الله علیه وسلم
فقال یا رسول الله انی اکلت وشربت ناسیا وانا صائم فقال اطعمک الله وسقاک ترجمہ ابو ہریرہ
سے روایت ہے ایک شخص رسول الله صلی الله علیه وسلم پاس آیا اور بولا یا رسول الله مین نے بہولکر کہا پی لیا روزے مین
آپ نے فرمایا الله نے تجہکو کہلایا اور پلایا (یعنے روزہ نہین گیا) **باب تاخیر قضاء رمضان** رمضان کی قضا رکہنے
مین دیر کرنا عن عائشة تقول ان کان لیکون علی الصوم من رمضان فما استطیع اقضیه حتی
یاتی شعبان ترجمہ حضرت عائشہ کہتی ہین مجہپر روزے ہوتی تہی رمضان کے (قضا رکہنے کے) پہر مین اونکو رکہہ نہ سکتی
یہان تک کہ شعبان آ جاتا ف تو شعبان مین رکہہ لیتی کیونکہ آنحضرت صلی الله علیه وسلم حضرت عائشہ کے ساتہہ بہت
متوجہ رہتے تہے آپ کو تکلیف ہوگی اس خیال سے حضرت عائشہ قضا نہ رکہتین جب شعبان آتا تو آنحضرت صلی الله علیه وسلم روزے
رکہتے حضرت عائشہ بہی رکہہ لیتین۔ اگر رمضان مین روزے قضا ہوجاوین اور دوسرا رمضان آجاوے تو رمضان کے روزے
رکہکر پہر قضا کے روزے رکہے اور ہر روزے کے ساتہہ ایک ایک مد غلہ مسکین کو دیوے اور ابو حنیفہ کے نزدیک غلہ دینا ضرور
نہین صرف قضا کرلے **باب فیمن مات وعلیه صیام** جو شخص مرجاوے اور اوسکے ذمے پر روزہ ہون عن
عائشة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال من مات وعلیه صیام صام عنه ولیه ترجمہ حضرت عائشہ سے
روایت ہے رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا جو شخص مرجاوے اور اوسپر روزے ہون تو اوسکی طرف سے اوسکا ولی روزے
رکہے ف یہی قول ہے امام احمد اور اصحاب حدیث کا اور ائمہ ثلثہ کے نزدیک کوئی دوسرے کیطرف سے روزے رکہہ نہین
سکتا عن ابن عباس قال اذا مرض الرجل فی رمضان ثم مات ولم یصم اطعم عنه ولم یکن علیه قضاء
وان نذر قضی عنه ولیه ترجمہ عبد الله بن عباس نے کہا جب کوئی شخص بیمار ہوجاوے رمضان مین پہر مرجاوے
اور اچہا نہ ہو تو اوسکی طرف سے مسکینون کو کہانا دیا جاویگا اور قضا اوسکی ذمے واجب نہ ہوگی (کیونکہ اوس نے مرض
سے صحت ہی نہین پائی) اگر وہ نذر کر گیا تو ولی اوسکی طرف سے پورا کرے **باب الصوم فی السفر** سفر مین روزہ
رکہنے کا بیان عن عائشة ان حمزة الاسلمی سال النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله انی
اسرد الصوم افاصوم فی السفر قال صم ان شئت وافطر ان شئت ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے
حمزہ اسلمی نے پوچہا رسول الله صلی الله علیه وسلم سے یا رسول الله مین پے درپے روزے رکہا کرتا ہون کیا سفر مین بہی روزے
رکہون آپ نے فرمایا چاہے روزے رکہہ چاہے افطار کر ف یعنی اختیار ہے مگر روزہ رکہنا بہتر ہے اگر تکلیف شدید مشقت
نہ ہو اور ضعف کا خوف نہ ہو اور جو یہ باتین ہون تو افطار افضل ہے یہی مذہب ہے محققین اہل حدیث کا اور امام احمد اور
اوزاعی کے نزدیک ہر حال مین روزہ نہ رکہنا افضل ہے اور احادیث اسباب مین مختلف ہین عن حمزة الاسلمی قال
قلت یا رسول الله انی صاحب ظهر اعالجه اسافر علیه واکریه وانه ربما صادفنی هذا الشهر

یعنی رمضان وانا اجد القوة وانا شاب فاجد بان اصوم یارسول الله اهون علی من ان اخره
فیکون دینا افاصوم یارسول الله اعظم لاجری او افطر قال ای ذلک شئت یا حمزة ترجمہ
حمزہ اسلمی سے روایت ہی مین نے عرض کیا یارسول اللہ مین جانور والا ہون (یعنی سواریون والا) اونکو لیجایا
کرتا ہون سفر کرتا ہون کرایہ دیتا ہون کبھی سفر مین رمضان کا مہینا آجاتا ہے مجھہ مین طاقت ہے مین جوان ہون
روزے رکھہ لینا مجھے آسان معلوم ہوتا ہی قضا کرنے سے اور قرض کیطرح سر پر رکھنے سے کیا مین روزے رکھہ لیا کرون
اسمین زیادہ ثواب ہے یا نہ رکھون آپ نے فرمایا جیسا تیرا جی چاہے ای حمزہ عن ابن عباس قال خرج النبی
صلی اللہ علیہ وسلم من المدینة الی مکة حتی بلغ عسفان ثم دعا باناء فرفعه الی فیه لیریه
الناس وذلک فی رمضان فکان ابن عباس یقول قد صام النبی صلی اللہ علیہ وسلم وافطر
فمن شاء صام ومن شاء افطر ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے سے
مکے کو چلے جب عسفان مین پہونچے (ایک منزل کا نام ہے) آپ نے ایک برتن منگوایا اور اپنے منہہ تک اوسکو بلند کیا
تاکہ لوگ دیکھہ لین رمضان مین ابن عباس کہتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر مین روزہ رکہا ہے اور افطار
بھی کیا ہے جسکا جی چاہی روزے رکھے جسکا جی چاہے افطار کری عن انس قال سافرنا مع رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فی رمضان فصام بعضنا وافطر بعضنا فلم یعب الصائم علی المفطر ولا المفطر علی الصائم
ترجمہ انس سے روایت ہی ہم نے سفر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ رمضان مین بعضون نے ہم مین سے روزہ
رکہا بعضون نے نہ رکہا تو روزہ دار نے نہ رکھنے والے پر عیب نہین کیا نہ بے روزہ دار نے روزہ دار پر عیب کیا عن
قزعة قال اتیت ابا سعید الخدری وهو یفتی الناس وهم مکبون علیه فانتظرت خلوته فلما
خلا سالته عن صیام رمضان فی السفر فقال خرجنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی رمضان
عام الفتح فکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم ونصوم حتی بلغ منزلا من المنازل فقال انکم
قد دنوتم من عدوکم والفطر اقوی لکم فاصبحنا منا الصائم ومنا المفطر قال ثم سرنا فنزلنا
منزلا فقال انکم تصبحون عدوکم والفطر اقوی لکم فافطروا فکانت عزیمة من رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال ابو سعید ثم لقد رایتنی اصوم مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبل ذلک و
بعد ذلک ترجمہ قزعہ سے روایت ہی مین ابو سعید خدری پاس آیا وہ لوگون کو فتوی دے رہے تہے اور لوگ اون پہ
جھکے ہوئے تہے مین فرصت کا منتظر رہا کہ اکیلے ہون تو پوچھون جب وہ اکیلے ہوئے مین نے پوچھا سفر مین رمضان کے روزے
رکھنا کیسا ہے انہون نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ نکلے جس سال مکہ فتح ہوا آپ بھی روزے رکھتے تہے ہم
بھی روزے رکھتے تہے یہانتک کہ ایک منزل مین آپ پہونچے آپ نے فرمایا اب تم اپنے دشمن سے قریب ہوگئے اب روزہ نہ رکھنا تمہارے

قوت کا باعث ہوگا پہر دوسری دن ہم ایک منزل مین اترے آپ نے فرمایا صبح کو تم دشمن سے ملو گے اب روزہ نہ رکھنا قوت کا باعث ہوگا یہ حکم تہا تو ہم سب نے افطار کیا پہر ہم روزہ رکہا کرتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے ابو سعید نے کہا مین نے اس سے پہلے اور اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ روزہ رکہے

باب الاختیار الفطر سفر مین روزہ نہ رکہنا بہتر ہے

عن جابر بن عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رای رجلا یظل علیہ والزحام علیہ فقال لیس من البر الصیام فی السفر

ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکہا کہ اوس پر سایہ کیا گیا ہے اور لوگون کا مجمع ہے آپ نے فرمایا کہ سفر مین روزہ رکہنا نیکی نہین ہے **ف** یعنی سفر مین روزہ سے جب ایسی حالت ہو جاوے تو روزہ رکہنا خوب نہین افطار ہی افضل ہے

عن انس بن مالک رجل من بنی عبد اللہ اخوۃ بنی قشیر اغارت علینا خیل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانتہیت او قال فانطلقت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یاکل فقال اجلس فاصب من طعامنا ھذا فقلت انی صائم قال اجلس احدثک عن الصلوۃ وعن الصیام ان اللہ وضع شطر الصلوۃ او نصف الصلوۃ والصوم عن المسافر وعن المرضع او الحبلی واللہ لقد قالھما جمیعا او احدھما قال فتلھفت نفسی ان لا اکون اکلت من طعام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ انس بن مالک سے جو ایک شخص ہین بنی عبد اللہ بن کعب مین سے (سوا انس بن مالک کے جو خادم تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور مشہور صحابی ہین) روایت ہے کہ لوٹنے کو آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوار مین نکلا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ کہانا کہا رہے تہے آپ نے فرمایا بیٹھ اور کچھ کہا ہمارے کہانے مین سے مین نے کہا مین روزہ دار ہون آپ نے فرمایا بیٹھ مین تجھے بتاتا ہون نماز اور روزہ کا حال اللہ جل جلالہ نے معاف کردی آدہی نماز اور روزہ مسافر کو اور معاف کر دیا روزہ دودہ پلانی والی اور حاملہ عورت کو قسم خدا کی آپ نے دونو کا نام لیا (حاملہ اور دودہ پلانی والی کا) یا ایک کا ذکر کیا۔ انس نے کہا مجھے بڑا افسوس ہوا بعد کو کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہانے مین سے نہ کہایا (یعنی روزہ تو نفل تہا پہر رکہہ سکتی تہی مگر یہ برکت اور سعادت پہر ملنا مشکل ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ بیٹہ کر آپ کے کہانے مین سے کہانا کہاوین

باب من اختار الصیام بعضون نے کہا سفر مین روزہ رکہنا افضل ہے

عن ابی الدرداء قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض غزواتہ فی حر شدید حتی ان احدنا لیضع یدہ علی راسہ او کفہ علی راسہ من شدۃ الحر ما فینا صائم الا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعبد اللہ بن رواحۃ

ترجمہ ابی الدرداء سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ نکلے بعضی غزوات (لڑائیون) مین نہایت گرمی کے دنون مین یہان تک کہ ہر ایک شخص ہم مین سے دہوپ کی سختی سے اپنے سر پر ہاتہ یا ہتہیلی رکہہ لیتا تہا اور سوا رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور عبد اللہ بن رواحہ کے ہمارے بیچ میں کوئی روزہ دار نہ تہا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر طاقت ہو تو روزہ رکہنا افضل ہے عن سلمة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من كانت له حمولة يأوي الى شبع فليصم رمضان حيث ادركه ترجمہ سلمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکے پاس سواری ہو کہ آسانی سے خاطرخواہ منزل کو پہونچا دیوے اور درمیان میں پیٹ بہر کر کہانا ملتا ہو تو اوسکو چاہیے کہ جہاں رمضان کا مہینا آجاوے وہیں روزہ رکہے ف یہہ حکم استحباب اور فضیلت کے لیے ہے اور افطار جائز ہے سب علما کے نزدیک سفر میں افطار کرنا اگرچہ مشقت نہو راحت ہو کیونکہ اللہ تعالی کا کلام مطلق ہے فمن كان منكم مريضا او على سفر فعدة من ايام اخر

باب متى يفطر المسافر اذا خرج

جب مسافر سفر کو نکلے تو کہاں سے افطار کرے عن عبيد قال جعفر بن جبر قال كنت مع ابي بصرة الغفاري صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفينة من الفسطاط في رمضان فرفع ثم قرب غداءه قال جعفر في حديثه فلم يجاوز البيوت قال ابو بصرة اترغب عن سنة رسول الله صلى الله عليه وسلم قال جعفر في حديثه اكل ترجمہ جعفر بن جبر سے روایت ہے میں ابو بصرہ غفاری کے ساتہہ تہا جو صحابی تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک کشتی میں جب فسطاط سے نکلے (فسطاط اوس شہر کو کہتے ہیں جہاں لوگوں کا ہجوم ہو) رمضان کے مہینے میں جب وہ کشتی پر بیٹہے تو صبح کا کہانا آیا ابہی شہر کے گہروں سے آگے نہیں بڑہے تہے کہ انہوں نے دسترخوان منگوایا اور مجہسے بہی کہا آؤ کہاؤ میں نے کہا تم شہر کے گہروں کو نہیں دیکہتے ابو بصرہ نے کہا کیا تو نفرت کرتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے پہر انہوں نے کہایا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب سفر کو نکلے تو قصر اور افطار شروع کردے اگرچہ بالکل شہر کی آبادی سے پار نہ ہوا ہو

باب مسيرة ما يفطر فيه

کتنی مسافت میں روزہ افطار کرے عن منصور الكلبي ان دحية بن خليفة خرج من قرية من دمشق مرة الى قدر قرية عقبة من فسطاط وذلك ثلثة اميال في رمضان ثم انه افطر وافطر معه ناس وكره آخرون ان يفطروا فلما رجع الى قريته قال والله لقد رأيت اليوم امرا ما كنت اظن اني اراه ان قوما رغبوا عن هدي رسول الله صلى الله عليه وسلم واصحابه يقول ذلك للذين صاموا ثم قال عند ذلك اللهم اقبضني اليك ترجمہ منصور کلبی سے روایت ہے کہ دحیہ بن خلیفہ ایک بار دمشق کے گانوں سے اتنی دور گئے جیسے عقبہ فسطاط سے (اور یہ تین میل ہے) رمضان میں تو انہوں نے افطار کیا اور اون کے ساتہہ اور لوگوں نے بہی افطار کیا مگر بہت سے لوگوں نے (اتنی کم مسافت میں) افطار کو برا جانا جب دحیہ اپنے گانوں کو لوٹ کر آئے انہوں نے کہا قسم خدا کی میں نے آج وہ بات دیکہی جسکا مجہے دیکہنے کا گمان نہ تہا کچہہ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے سے نفرت کی اور اون کے اصحاب کے طریقے سے مراد وہ لوگ تہے جنہوں نے روزہ رکہا تہا بعد اوسکے کہا یا اللہ اب تو مجہکو اپنے پاس بلالے (اوس زمانے سے پناہ مانگی جس میں لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کی سنت پر عمل چھوڑ دیا اور اسکو خلاف کرنا بہتر سمجھو **باب** من یقول صمت رمضان کلہ یہ کہنا

نہ چاہیے مین نے پوری رمضان بہر روزی رکھی **عن** ابی بکرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا

یقولن احد کم انی صمت رمضان کلہ وقمتہ فلا ادری اکرہ التزکیۃ وقال لابد من نومۃ او

رقدۃ **ترجمہ** ابی بکرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے یہہ نہ کہے مین نے

رمضان بہر روزی رکہے اور عبادت کی کیونکہ آخر کچہ سویا بہی ہوگا (راوی نے کہا آپ نے برا جانا اپنی خوبی بیان

کرنا دوسرے یہ کہ اس مین تفاخر اور کبر ہے شاید وہ روزی اور عبادت قبول نہ ہوئی ہو تو دعوی کرنا بیکار ہی دوسرے

یہہ کہ غلط بہی ہے اس لیے کہ رمضان بہر عبادت اور روزی غیر ممکن ہے آخر کچہ سویا لیٹا آرام بھی کیا ہوگا) **باب**

فی صوم العیدین عید الفطر اور اضحی کے دن روزہ رکہنا **عن** ابی عبید قال شہدت العید مع عمر

فبدأ بالصلوۃ قبل الخطبۃ ثم قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن صیام ہذین

اما یوم الاضحی فتاکلون من لحم نسککم واما یوم الفطر ففطرکم من صیامکم **ترجمہ** ابی عبید سے

روایت ہی مین عید مین حضرت عمر کے ساتہہ حاضر ہوا تو خطبہ سے پہلے نماز عید کی پڑہی پہر حضرت عمر نے کہا کہ منع کیا ہی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو دن کے روزہ رکہنے سے (یعنی ایک بقر عید کے دن دوسرے رمضان کی عید کے

دن) لیکن بقر عید کا دن تو قربانی کے گوشت کہانیکا دن ہی اور فطر کا دن روزون سی افطار کا دن ہے **ف** ان

دو دن مین روزہ رکہنا حرام ہے اسیطرح ایام تشریق یعنی ۱۱-۱۲-۱۳- ذیحجہ کو روزہ رکہنا جائز نہین ہی- اور بعضے

علما کے نزدیک صوم الدہر یعنے سدا روزہ رکہنا مکروہ ہے بلکہ ایک دن روزہ رکہنا اور ایک دن افطار کرنا جسکو صوم

داؤدی کہتے ہین افضل ہے **عن** ابی سعید الخدری قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صیام

یومین یوم الفطر ویوم الاضحی وعن لبستین الصماء وان یحتبی الرجل فی الثوب الواحد وعن الصلوۃ

فی ساعتین بعد الصبح وبعد العصر **ترجمہ** ابی سعید خدری سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

منع فرمایا دو دن کے روزہ رکہنے سے ایک تو عید الفطر کے دن اور ایک عید قربان کے دن اور کپڑا ایسا لپیٹ کر اوڑہنے

سے کہ ہاتہہ نکالنی کی گنجائش نہ ہی اور ایک کپڑا اینہکر گوٹ مار بیٹہنے سے (کیونکہ اس مین ستر کہلنے کا خوف ہے) اور دو وقت

نماز پڑہنے سے ایک فجر کی بعد (جبتک آفتاب نہ نکلے) دوسرے عصر کے بعد (جب تک آفتاب غروب نہ ہو) **باب**

صیام ایام التشریق ایام تشریق ۱۱-۱۲-۱۳- ذیحجہ کو روزہ رکہنا **عن** ابی المرۃ مولی ام ہانی انہ دخل

مع عبد اللہ بن عمرو علی ابیہ عمرو بن العاص فقرب الیہما طعاما فقال کل قال انی صائم فقال عمرو

کل فہذہ الایام التی کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامرنا بافطارنا وینہی عن صیامہا

قال مالک وہی ایام التشریق **ترجمہ** ابی مرہ سے روایت ہی جو مولی العین آزاد کیے ہوئے غلام) ام ہانی کے ہین وہ

عبد اللہ بن عمرو کے ساتھ اون کے باپ عمرو بن العاص کے پاس گئے اونہوں نے کہانا سامنے کیا اور عبد اللہ بن عمرو سے
کہا کہاؤ اونہوں نے کہا مین روزہ دار ہوں عمرو بن العاص نے کہا کہ کہاؤ کیونکہ ایسے دن ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ان دنوں ہم کو روزہ توڑنیکا حکم فرمایا اور ان دنوں مین روزہ رکہنے سے منع کیا۔ امام مالک نے کہا مراد ان
دنوں سے ایام تشریق ہین یعنے گیارہوین بارہوین تیرہوین تاریخ ذیحجہ کی عن عقبة بن عامر قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم يوم عرفة ويوم نحر وايام التشريق عيدنا اهل الاسلام وهي ايام اكل وشرب
ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفے کا دن اور نحر کا عید کا دن اور ایام تشریق
کے اہل اسلام کے عید کے دن ہین اور یہہ دن کہانے پینے کے ہین ف تو ایام تشریق مین اختلاف ہے بعضوں کے نزدیک
اگر ان دنوں مین روزہ رکہے گا درست ہی نہ ہوگا اور یہی قول جدید ہی شافعی کا اور ابو حنیفہ کا اور بعضوں کے نزدیک درست
ہوگا باب النهي ان يخص يوم الجمعة بصوم اکیلے جمعے کے روز روزہ رکہنا کیسا ہی عن ابي هريرة قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يصم احدكم يوم الجمعة الا ان يصوم قبله يوما او بعده
ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم مین سے کوئی اکیلے جمعے کے دن کو خاص
کرکے روزہ نہ رکہے بلکہ اوسکے ساتھ جمعہ کے اگلے دن کو یا اوسکے پچھلے دن کو بھی ملالیوے (یعنی جمعہ کے ساتھ جمعرات کا یا ہفتہ
کا بھی رکھ لیوے اکیلا ایک روز جمعہ کا نہ رکہے) یہ مکروہ ہی باب النهي ان يخص يوم السبت بصوم ہفتے کے
دن روزہ نہ رکہنا عن عبد الله بن بسر السلمي عن اخته وقال يزيد الصماء ان النبي صلى الله عليه وسلم قال
لا تصوموا يوم السبت الا فيما افترض عليكم وان لم يجد احدكم الا لحاء عنب او عود
شجرة فليمضغه ترجمہ عبد اللہ بن بسر سے روایت ہی اونہوں نے اپنی بہن صماء سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا مت روزہ رکہو ہفتے کے روز مگر فرض روزہ اور اگر تم مین سے کسیکو ہفتے کے دن کچھ نہ ملے مگر چھلکا انگور کا یا لکڑی
درخت کی تو اوسی کو چبا لیوے (اور روزہ افطار کرے) ابو داؤد نے کہا یہ حدیث منسوخ ہے (جویریہ کی حدیث سے جو
آگے آتی ہے) امام مالک نے کہا یہ حدیث غلط ہی اور کذب ہے مگر ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہی باب الرخصة
في ذلك ہفتے کے دن روزہ رکہنے کی اجازت عن جويرية بنت الحارث ان النبي صلى الله عليه وسلم دخل
عليها يوم الجمعة وهي صائمة فقال اصمت امس قالت لا قال تريدين ان تصومي غدا قالت لا قال
فافطري ترجمہ جویریہ بنت الحارث سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکے پاس جمعہ کے دن آئے اور وہ روزہ
دار تہین آپ نے جویریہ سے فرمایا کیا تو نے روزہ کل بھی رکہا تہا اوسنے کہا نہین آپ نے فرمایا کیا تو کل کو روزہ رکہنا چاہتی
ہے اوسنے کہا نہین آپ نے فرمایا پھر تو روزہ افطار کر ڈال (اس سے ہفتے کا روزہ درست ہوا) عن ابن شهاب انه كان
اذا ذكر له انه نهي عن الصيام يوم السبت يقول ابن شهاب هذا حديث حمصي ترجمہ ابن شہاب سے روایت

ہے جب اون سے کوئی کہتا کہ ہفتے کے دن روزہ رکہنا منع ہے وہ کہتی تھی یہ حدیث حمصی ہے یعنے ضعیف ہے اہل مدینہ اسکو
نہین جانتے عن الاوزاعی قال مازلت له کاتما حتی رایته انتشر یعنی حدیث ابن بسر ہذا فی صوم
یوم السبت ترجمہ اوزاعی سے روایت ہے وہ کہتے تھے مین عبداللہ بن بسر کی حدیث کو چہپاتا رہا یہانتک کہ مین نے
دیکہا وہ مشہور ہو گئی۔ مالک نے کہا یہ حدیث جھوٹ ہے باب فی صوم الدہر ہمیشہ روزہ رکہنا کیسا ہے عن
ابی قتادة ان رجلا اتی النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله کیف تصوم فغضب رسول الله
صلی الله علیه وسلم من قوله فلما رای ذلك عمر قال رضینا بالله ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا
نعوذ بالله من غضب الله وغضب رسوله فلم یزل عمر یرددها حتی سکن غضب النبی صلی الله علیه
وسلم فقال یا رسول الله کیف بمن یصوم الدهر کله قال لا صام ولا افطر قال مسدد لم یصم ولم یفطر
او ما صام ولا افطر شك غیلان قال یا رسول الله کیف بمن یصوم یومین ویفطر یوما قال
او یطیق ذلك احد قال یا رسول الله فکیف بمن یصوم یوما ویفطر یوما قال ذلك صوم
داود قال یا رسول الله فکیف بمن یصوم یوما ویفطر یومین قال وددت انی طوقت ذلك ثم
قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ثلث من کل شهر ورمضان الی رمضان فهذا صیام الدهر
کله وصیام عرفة انی احتسب علی الله ان یکفر السنة التی قبله والسنة التی بعده وصوم یوم
عاشوراء انی احتسب علی الله ان یکفر السنة التی قبله ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت کے پاس
ایک شخص آیا اور کہا کہ تم کسطرح روزہ رکہا کرتے ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکے اس کہنے سے غصہ ہوئے حضرت
عمر نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غصہ کو دیکہا تو کہا کہ راضی ہوئے ہم اللہ کے ساتھہ اوسکو رب ہونے پر اور اسلام کے
ساتھہ دین ہونے پر اور محمدؐ کے ساتھہ نبی ہونے پر اور ہم پناہ مانگتے ہین اللہ کے ساتھہ اللہ کے غضب سے اور اوسکے رسول
کے غضب سے پہر کہتے رہے عمر بار بار اسی کلمہ کو یہانتک کہ حضرت کا غصہ تھم گیا پہر حضرت عمر نے پوچہا کہ یا رسول اللہ اس
شخص کا کیا حال ہے جو ہمیشہ روزہ رکہے آپ نے فرمایا اُس شخص نے نہ افطار کیا نہ روزہ رکہا (مسدد کی روایت مین لم یصم و
لم یفطر ہے جسکے معنے یہی ہین) پہر حضرت عمر نے کہا کہ یا رسول اللہ اوس شخص کا کیا حال ہے کہ دو دن روزہ رکہے اور ایکدن افطار
کرے حضرت نے فرمایا کیا کوئی اسکی طاقت رکہتا ہے عمر رضؓ نے کہا یا رسول اللہ اوس شخص کا کیا حال ہے جو ایک دن روزہ رکہے
اور ایک دن افطار کرے آپ نے فرمایا یہہ روزہ حضرت داؤد علیہ السلام کا ہے پہر عمر نے کہا کہ یا رسول اللہ اس شخص کا کیا حال
ہے کہ ایک دن روزہ رکہے اور دو دن افطار کرے آپ نے فرمایا مین اسکو چاہتا ہون کہ اسکی مین بہی طاقت دیا جاؤن اور آپ نے
فرمایا کہ ہر مہینے کے تین روزے اور رمضان سے رمضان تک یہہ ہمیشہ کے روزے ہین یعنے ثواب انکا ایسا ہوتا ہے جیسے ہمیشہ روزہ
رکہنیکا اور عرفہ کے دنکا روزہ۔ یعنے نہم ذی الحجہ کے واسطے مین اللہ سے امید رکہتا ہون کہ اوسکو ایک برس پہلے کے اور ایک برس

پچھلے کے گناہ بہاڑدی۔ یعنی گناہ کرنے سے اوس سال مین بچاوے یا اگر گناہ ہوجاوین تو بخشے جاوین اور عاشورہ کے دن کا روزہ رکہنا اللہ سے اُمید رکہتا ہون کہ ایک برس پہلے کے گناہ بہاڑدی **ف** انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسواسطے غصے ہوئے کہ اوس نے اپنی لیاقت سے بڑہ کر سوال کیا اوسکو چاہیے تہا یہ پوچہتا کہ یارسول اللہ مین کیونکر روزے رکہون اور یہ جو حضرت نے فرمایا کہ نہ اوس نے روزے رکہے نہ افطار کیا مطلب اسکا یہ ہے کہ نہ روزونکا ثواب اوسے حاصل ہوا نہ افطار کا مزا اگر مراد اس سے بھی ہے کہ سال بہر روزے رکہے عیدین اور ایام تشریق مین بھی افطار نہ کرے اور جو ایام ممنوعہ مین افطار کرے تو کچہہ قباحت نہین اور بعضون کے نزدیک جب بھی مکروہ ہے **عن** ابی قتادۃ بھذا الحدیث زاد قال یارسول اللہ ارأیت صوم یوم الاثنین والخمیس قال فیہ ولدت وانزل علی القراٰن **ترجمہ** ابوقتادہ سے دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہے حضرت عمر نے کہا یارسول اللہ کیا پیر کے اور جمعرات کے دن روزہ رکہنا کیسا ہے آپ نے فرمایا پیر کو تو مین پیدا ہوا اور اوسدن مجہپر قراٰن اوترا **ف** تو آپ نے پیر کے دن روزہ رکہنا بہتر جانا کیونکہ وہ دن مبارک ہے آپکی ولادت باسعادت کا روز ہے **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال لقینی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال الم احدث انک تقول لاقومن اللیل ولاصومن النہار قال احسبہ قال نعم یارسول اللہ قد قلت ذالک قال قم ونم وصم وافطر وصم من کل شہر ثلاثۃ ایام وذالک مثل صیام الدھر قال قلت یارسول اللہ انی اطیق افضل من ذالک قال فصم یوما وافطر یومین قال فقلت انی اطیق افضل من ذلک قال فصم یوما وافطر یوما وھو اعدل الصیام وھو صیام داؤد قلت انی اطیق افضل من ذالک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا افضل من ذلک **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجہسے ملے اور فرمایا مجہکو خبر ملی ہے تم کہتے ہو مین رات بہر عبادت کرونگا اور دن بہر روزہ رکہونگا عبد اللہ نے کہا ہان بیشک یارسول اللہ مین نے یہ کہا آپ نے فرمایا عبادت بھی کر اور سو بھی اور روزہ رکہہ اور افطار بھی کر ہر مہینے مین تین دن روزے رکہا کر (تیرہوین چودہوین پندرہوین کو بھی ایام بیض کہلاتے ہین) اور اسکا ثواب ہمیشہ روزے رکہنے کے برابر ہے مین نے کہا یارسول اللہ مین اس سے بہتر کی طاقت رکہتا ہون آپ نے فرمایا اچہا ایک دن روزہ رکہہ اور دو دن افطار کر مین نے کہا مین اس سے بہتر کی طاقت رکہتا ہون آپ نے فرمایا اچہا ایک دن روزہ رکہہ اور ایک دن افطار کر اور یہ عمدہ روزہ ہے حضرت داؤد علی نبینا وعلیہ السلام کا مین نے کہا مین اس سے بہتر کی طاقت رکہتا ہون آپ نے فرمایا اس سے بہتر کچہہ نہین ہے **ف** یعنی یہ برابر روزہ رکھی جانے سے بھی بہتر ہے اور دو دن روزہ اور ایک دن افطار کرنیسے بھی بہتر ہے کیونکہ اسمین نفس کو نہ روزے کی عادت ہوتی ہے نہ افطار کی تو روزے مین سختی ہوتی ہے نفس پر اور جسقدر عبادت مین سختی ہو اوسی قدر ثواب ہے

باب فی صوم اشہر الحرام حرام مہینون مین روزہ رکہنا

عن مجیبۃ الباھلیۃ عن ابیہا او عمہا انہ اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم انطلق فاتاہ بعد سنۃ وقد تغیرت

حالته وهيئته فقال يا رسول الله اما تعرفني قال ومن انت قال انا الباهلي الذي جئتك عام الاول قال فما غيرك وقد كنت حسن الهيئة قال ما اكلت طعاما الا بليل منذ فارقتك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لم عذبت نفسك ثم قال صم شهر الصبر ويوما من كل شهر قال زدني قال صم من الحرم واترك صم من الحرم واترك وقال باصابعه الثلاثة فضمها ثم ارسلها

ترجمہ مجیبہ نے اپنے باپ یا چچا سے روایت کیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے (اون کے باپ یا چچا کا نام معلوم نہین اور اسمین بہی اختلاف ہی کہ مجیبہ مرد ہی یا عورت) پھر چلے گئے بعد اوسکے ایک سال بعد پھر آئے اور اونکا حال بدل گیا تہا شکل اور ہو گئی تہی انہون نے کہا یا رسول اللہ آپ مجھکو پہچانتے ہین آپ نے پوچھا تم کون ہو انہون نے کہا مین وہی باہلی ہون جو آپ پاس اگلے سال آیا تہا آپ نے فرمایا تمہاری شکل کیون بدل گئی اُس وقت تو اچھی تہی اُنہون نے کہا مین جب سے آپ پاس سے گیا رات ہی کو کہانا کہایا کیا (یعنی برابر روزے رکھے گیا) آپ نے فرمایا کیون تو نے عذاب مین ڈالا اپنی جان کو بعد اوسکے فرمایا رمضان بہر روزے رکھ پھر ہر مہینے مین ایک دن روزہ رکہا کر اُنہون نے کہا اس سے زیادہ کیجیے مجھے طاقت ہے آپنے فرمایا ہر مہینے مین دو دن اُنہون نے کہا اس سے بہی زیادہ کیجیے آپنے فرمایا ہر مہینے مین تین دن انہون نے کہا اس سے زیادہ کیجیے آپ نے فرمایا حرام مہینون مین (ذیقعدہ اور ذیحجہ اور محرم اور رجب) روزے رکہا کر اور چھوڑ دیا کر تین اونگلیون سے اشارہ کیا آپ نے پہلے اونکو بند کیا پھر کہولا (یعنی تین دن روزہ رکھ پھر تین دن افطار کر اسی طرح

باب في صوم المحرم محرم کے مہینے مین روزہ رکہنا

عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم افضل الصيام بعد شهر رمضان شهر الله المحرم وان افضل الصلوة بعد المفروضة صلاة من الليل لم يقل قتيبة شهر قال رمضان

ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعد رمضان کے روزون کے بہترین روزے اللہ کے مہینے کے ہین کہ وہ مہینہ محرم کا ہی اور بعد نماز فرض کے بہترین نماز رات کی نماز ہے **ف** جسکو تہجد کہتے ہین محرم مین جن جن تاریخون مین چاہے روزہ رکھے دسوین تاریخ عاشوری کا روزہ افضل ہی

عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصوم حتى نقول لا يفطر ويفطر حتى نقول لا يصوم ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسقدر روزے رکہتے تہے کہ ہم کہتے تہے کہ اب آپ افطار ہی نکرینگے یعنی ہمیشہ روزے ہی رکہا کرینگے اور کبھی آپ روزے رکہنا چھوڑ دیتے تو اسقدر ہم کہتے کہ اب آپ روزے نہ رکہینگے **ف** یعنی نفس سے مشقت بھی لیتے اور اوسکو آرام بھی دیتے تاکہ مشقت کی عادت نہو جاوے

باب في صوم شعبان شعبان مین روزے رکہنا

عن عائشة تقول كان احب الشهور الى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يصومه شعبان ثم يصله برمضان ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہی روزے رکہنے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان کے مہینے کو

بہت دوست رکھتے تھے پھر شعبان کو آپ رمضان سے ملا دیتے **ف** یہ نہ کرتے کہ ایک دو دن پہلے رمضان سے شروع کرتے **عن** عبید اللہ بن مسلم القرشی عن ابیہ قال سألت او سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن صیام الدہر فقال ان لاھلک علیک حقا صم رمضان والذی یلیہ وکل اربعاء وخمیس فاذا انت قد صمت الدہر **ترجمہ** عبید اللہ بن مسلم القرشی نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ پوچھا میں نے یا پوچھے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ کے روزہ رکھنے سے تو آپ نے فرمایا کہ مقرر تجھ پر تیرے عیال کا حق ہے تو رمضان کے روزے رکھ اور جو دن کہ رمضان سے متصل ہیں یعنے شعبان کے اور ہر بدھ اور جمعرات کو تو اوس وقت تو نے گویا ہمیشہ روزے رکھے **ف** بعضوں نے رمضان سے متصل کے معنے یہ کہے ہیں کہ شوال میں روزے رکھے جنکو شش عید کہتے ہیں۔

باب فی ستۃ ایام من شوال شش عید کے روزے رکھنے کا بیان

عن ابی ایوب صاحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من صام رمضان ثم اتبعہ بست من شوال فکانما صام الدہر **ترجمہ** ابی ایوب صحابی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روایت ہے جسنے رمضان کے روزے رکھے اور اوسکی بعد چھہ روزے شوال کے رکھے گویا اوس نے ہمیشہ روزے رکھے **ف** امام نووی نے صحیح مسلم کی شرح میں کہا ہے کہ مذہب شافعی اور احمد اور داؤد اور اونکے موافقوں کا یہی ہے کہ یہہ چھہ روزے رکھنا مستحب ہے اور دلیل اونکی یہی حدیث ہے اور ان چھہ روزوں سے برس دن کے روزوں کا ثواب ملنے کا یہہ سبب ہے کہ برس کے تین سو ساٹھہ دن ہوتے ہیں اور شرع میں ایک نیکی کا ثواب دس گنا ہے تو تیس دن رمضان کے اور چھہ دن یہہ شوال کے سب چھتیس ۳۶ دن ہوئے اور چھتیس دن کے تین سو ساٹھہ دن ہوئے پس اس حساب سے بعد رمضان کے شوال کے مہینے میں جو شخص چھہ روزے رکھیگا اوسکو برس دن کے روزوں کا ثواب حاصل ہوگا **ف** امام مالک نے جو ان روزوں کا انکار کیا ہے تو اس سبب سے کہ اونکو حدیث نہیں پہنچی ورنہ کبھی انکار نہ کرتے اہل حدیث کے نزدیک مستحب ہیں

باب کیف کان یصوم النبی صلی اللہ علیہ وسلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر روزے رکھتے تھے اوسکا بیان

عن عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم حتی نقول لا یفطر ویفطر حتی نقول لا یصوم وما رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استکمل صیام شہر قط الا رمضان وما رایتہ فی شہر اکثر صیاما منہ فی شعبان **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے یہان تک رکھتے کہ ہم کہتے نہ افطار کرینگے اور افطار کرتے تو یہانتک کہ ہم کہتے روزے نہ رکھینگے اور کبھی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ آپ نے سوائے رمضان کے مہینا بھر کسی مہینے کے روزے رکھے ہوں اور پھر بھی میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ آپ نے شعبان کے سوا کسی مہینے میں اوس سے زیادہ روزے رکھے ہوں **ف** نفل روزوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہہ عادت تھی کہ کبھی کتنے دنوں تک متصل روزے رکھتے حتے کہ لوگوں کو گمان ہوتا کہ اب آپ افطار نہ کرینگے اور کبھی اتنا افطار کرتے کہ لوگ کہتے

کہتے کہ روزے نہ رکہتے گے عن ابی هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم بمعناه زاد كان يصومه الا قليلا بل كان
يصومه كله ترجمہ ابو ہریرہ سے ایسا ہی روی ہے جیسے عائشہ رض کی حدیث مین ہے اتنا زیادہ ہے کہ آپ شعبان
مین اکثر دنون مین روزے رکہتے تہے اور بہت کم ناغہ کرتے تہے بلکہ ساری شعبان مین روزے رکہتے تہے **باب**
في صوم الاثنين والخميس پیر اور جمعرات کا روزہ عن مولى اسامة بن زيد انه انطلق مع اسامة الى وادي
القرى في طلب مال له فكان يصوم يوم الاثنين ويوم الخميس فقال له مولاه لم تصوم يوم
الاثنين ويوم الخميس وانت شيخ كبير فقال ان نبي الله صلى الله عليه وسلم كان يصوم يوم الاثنين
ويوم الخميس وسئل عن ذلك فقال ان اعمال العباد تعرض يوم الاثنين ويوم الخميس ترجمہ اسامہ
بن زید کے مولے سے روایت ہے وہ اسامہ کے ساتھ گئے وادی القری تک اون کے اونٹ ڈہونڈہنے کو تو اسامہ پیر اور
جمعرات کو روزہ رکہتے اون کے مولانے کہا تم کیون ان دنون مین روزہ رکہتے ہو بوڑہے ضعیف ہوکر انہون نے کہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکہتے تہے پیر اور جمعرات کو پہر لوگون نے آپ سے پوچہا اسکا باعث آپ نے فرمایا
کہ بندون کے اعمال ان دنون مین سامنے لائے جاتے ہین **ف** پیش کئے جاتے ہین خداوند کریم کے سامنے تو بہتر ہے کہ
ان دنون مین نیک عمل خدا کے سامنے جاوین دوسرے حدیث مین ہے کہ رات کے عمل صبح کے عملون سے پہلے اور صبح
کے عمل شام کے عملون سے پہلے اوسکے سامنے پیش ہوجاتی ہین ممکن ہے کہ یہ ہفتہ واری پیشی ہو روزانہ کے بعد اور شعبان
مین سالانہ پیشی ہو **باب** **في صوم العشر** ذیحجہ کے دسوین تاریخ تک روزے رکہنا عن بعض ازواج النبي
صلى الله عليه وسلم قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصوم تسع ذي الحجة ويوم عاشوراء
وثلاثة ايام من كل شهر اول اثنين من الشهر والخميس ترجمہ بعضے بی بیون سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکہتے تہے نو دن شروع ذیحجہ کے اور عاشورا کے دن ہر مہینے کے تین دن
نوچندی پیر اور جمعرات کو **ف** احمد اور نسائی کی روایت مین ہے کہ نوچندی پیر اور دو جمعراتون مین تاکہ تین روزے
پورے ہون یا ۱۳۔۱۴۔۱۵ تاریخ عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من
ايام العمل الصالح فيها احب الى الله من هذه الايام يعني ايام العشر قالوا يا رسول الله ولا الجهاد
في سبيل الله قال ولا الجهاد في سبيل الله الا رجل خرج بنفسه وماله فلم يرجع من ذلك بشيء ترجمہ
عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی نیک عمل کسی دن مین اتنا اللہ جل جلالہ کو
پسند نہین ہے جتنا ان دنون مین پسند ہے یعنے ذیحجہ کے دس دنون مین (شروع سے دسوین تاریخ تک) لوگون نے کہا
یارسول اللہ جہاد بھی نہین آپ نے فرمایا جہاد بہی نہین مگر وہ جہاد جسمین آدمی اپنا مال اور جان لیکر نکلے پہر کچھ پہیر کر نہ لاوے
(وہین شہید ہوجاوے مال بھی لٹ جاوے) تو البتہ ان دنون کی عبادت کے برابر ہوگا اسی واسطے لوگون نے کہا ہے حج ادنی

بہا دسے عاجز ہو وہ حج کرے واللہ اعلم **باب** فی فطر العشر ذیحجہ کے دس دنون مین روزے نہ رکہنا **عن**
عائشة قالت ما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صائما العشر قط **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبہی مین نے نہین دیکہا کہ بقر عید کے دس دن آپ نے برابر روزہ رکہا ہو **ف** مراد ان
دس دنون سے دن اول بقر عید کے ہین اور ایک روایت مین آیا ہے کہ روزہ رکہنا ہر روز ان دس دنون مین یعنی سوائے دسوین کے نویں
تک ثواب ہے برابر روزہ برس کے اور قیام کرنا اوس کے ہر شب مین برابر ہے قیام شب قدر کے پس مراد حضرت عائشہ کی
اس حدیث سے یہہ ہے کہ حضرت عائشہ نے اپنے علم کی نفی کی کہ مین نے نہین دیکہا نہ دیکہنا حضرت عائشہ کا دلیل نہین ہے
کہ حضرت نے رکہا ہی نہو اور یا یہہ احتمال ہے کہ حضرت نے ثواب روزہ رکہنے ان دنون کا فرمایا اور آپ کو اتفاق روزہ رکہنے کا نہین
ہوا **باب** فی صوم عرفة بعرفة عرفے کے دن عرفات مین روزہ نہ رکہنا **عن عکرمة** قال کنا عند
ابی هریرة فی بیته فحدثنا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نهی عن صوم یوم عرفة بعرفة
ترجمہ عکرمہ سے روایت ہے کہ ہم ابی ہریرہ کے گہر مین بیٹہے تہے اونکے پاس تو ابی ہریرہ نے ہم سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے منع کیا ہے عرفہ کے دن روزہ رکہنے سے عرفات مین **ف** اسلیے کہ ضعف سے وہان کے افعال مین قصور ہوگا
عن ام الفضل بنت الحرث ان ناسا تماروا عندها یوم عرفة فی صوم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فقال بعضهم هو صائم وقال بعضهم لیس بصائم فارسلت الیه بقدح لبن وهو واقف علی بعیره
بعرفة فشرب **ترجمہ** ام الفضل بنت الحرث سے روایت ہے کہ لوگ اونکے پاس جہگڑنے لگے عرفہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے روزہ کے مقدمہ مین تو بعضون نے کہا کہ حضرت روزے سے ہین اور بعضون نے کہا کہ نہین مین نے ایک دودہ
کا پیالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بہیجا اور آپ اپنے اونٹ پر کہڑے تہے عرفات مین تو آپ نے دودہ پی لیا معلوم
ہوا آپ روزے سے نہ تہے **باب** فی صوم یوم عاشورا عاشورا کے دن روزہ رکہنا **عن عائشة** رضی اللہ
عنها قالت کان یوم عاشورا یوما یصومه قریش فی الجاهلیة وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یصومه فی الجاهلیة فلما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینة صامه وامر بصیامه
فلما فرض رمضان کان هو الفریضة وترك عاشورا فمن شاء صامه ومن شاء ترکه **ترجمہ** حضرت
عائشہ سے روایت ہے انہون نے کہا عاشورا (دسوین تاریخ محرم بقول مشہور اور صحیح اور بعضون نے کہا نوین تاریخ بعضون
نے کہا گیارہوین) وہ دن تہا جس مین لوگ روزہ رکہتے تہے جاہلیت مین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہی زمانہ جاہلیت
مین اسدن روزہ رکہتے جب آپ مدینے مین تشریف لائے تو آپ نے عاشورا کے دن روزہ رکہا اور لوگون کو اوسدن روزہ
رکہنے کا حکم کیا پہر جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو فرض روزے رمضان کے رہے اور عاشورا چہوڑ دیا گیا اب جسکا جی
چاہے عاشورا کے دن روزہ رکہے جسکا جی چاہے نہ رکہے **ف** مگر رکہنا مسنون یا مستحب ہے باجماع علمای اہل سنت رحمہم اللہ

عن ابن عمر قال کان یوما عاشوراء نصومه فی الجاهلیة فلما نزل رمضان قال رسول الله صلی الله علیه وسلم هذا یوم من ایام الله فمن شاء صامه ومن شاء ترکه **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے کہ ایام جاہلیت مین عاشورہ کے دن ہم روزہ رکہتے تہے پہر جب رمضان فرض ہوا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہہ دن اللہ کے دنون مین ایک دن ہے جو چاہے اسمین روزہ رکہے اور جو چاہے چہوڑ دے یعنے عاشورا مین۔

عن ابن عباس قال لما قدم النبی صلی الله علیه وسلم المدینة فوجد الیهود یصومون عاشوراء فسئلوا عن ذلك فقالوا هذا الیوم الذی اظهر الله فیه موسی علی فرعون نحن نصومه تعظیما له فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم نحن اولی بموسی منکم وامر بصیامه **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین آئے تو عاشورا کے دن یہودیون کو روزہ رکہے ہوئے پایا تو آپ نے یہود سے اوس دن کے روزے کا سبب پوچہا تو یہود نے کہا اس دن مین اللہ نے موسے کو فتح دیا فرعون پر اور ہم روزہ رکہتے ہین اُسکی تعظیم کیواسطے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم تم سے زیادہ نزدیک تر ہین موسے سے ساتہہ اور حکم فرمایا روزہ رکہنیکا اُس روز۔

عن عبد الله بن عباس یقول حین صام النبی صلی الله علیه وسلم یوم عاشوراء وامر بصیامه قالوا یا رسول الله انه یوم تعظمه الیهود والنصاری فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم فاذا کان العام المقبل صمنا یوم التاسع فلم یات العام المقبل حتی توفی رسول الله صلی الله علیه وسلم **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے جسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکہا عاشورے کے دن اور ہم کو حکم کیا اوس دن کے روزہ رکہنیکا صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہہ تو وہ روز ہے کہ جسکی تعظیم یہود اور نصاریٰ کرتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مین سال آیندہ تک زندہ رہا تو اگلے سال نوین کو روزہ رکہونگا پہر سال آیندہ آنے سے پیشتر آپ کے وفات ہو گئی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عاشورا کا روزہ نوین تاریخ محرم کے چاہیے۔

عن الحکم بن الاعرج قال اتیت ابن عباس وهو متوسد رداءه فی المسجد الحرام فسالته عن صوم یوم عاشوراء فقال اذا رایت هلال المحرم فاعدد فاذا کان یوم التاسع فاصبح صائما فقلت کذا کان محمد صلی الله علیه وسلم یصوم فقال کذلك کان محمد صلی الله علیه وسلم یصوم **ترجمہ** حکم بن اعرج سے روایت ہے مین ابن عباس پاس آیا وہ اپنی چادر پر تکیہ لگائے ہوئے مسجد حرام مین بیٹہے تہے مین نے اون سے عاشورے کے روزے کو پوچہا اہنون نے کہا جب تو محرم کا چاند دیکہے تو شمار کرنا شروع کر جب نوین تاریخ ہو تو روزہ رکہہ مین نے کہا کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسی دن روزہ رکہتے تہے اُنہون نے کہا ہان محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسی دن روزہ رکہتے تہے **ف** مگر یہہ حدیث پہلے روایت کے خلاف ہے اسی واسطے جمہور صحابہ اور تابعین کے نزدیک عاشورا محرم کی دسوین تاریخ ہے

باب فی فضل صوم عاشورا

کے روزے کی تاکید عن عبد الرحمن بن مسلمة عن عمه ان اسلم اتت النبی صلی الله علیه وسلم فقال
صمتم یومکم هذا قالوا لا قال فاتموا بقیة یومکم واقضوه ترجمہ عبد الرحمن بن مسلمہ نے اپنے
چچا سے روایت کیا کہ قبیلہ اسلم کے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ نے پوچھا تم نے اس دن (عاشورہ کا)
روزہ رکھا انہون نے کہا نہین آپ نے فرمایا اچھا جسقدر دن باقی ہے اوسکو پورا کرو پھر اسکی قضا کرو شاید یہ جب
حکم دیا کہ عاشورہ کا روزہ فرض تھا **باب فی صوم یوم وفطر یوم** ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن افطار کرنا
عن عبد الله بن عمرو قال قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم احب الصیام الی الله تعالی صیام
داؤد واحب الصلوة الی الله تعالی صلاة داؤد کان ینام نصفه ویقوم ثلثه وینام سدسه وکان
یفطر ویصوم یوما ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے فرمایا سب روزون
مین اللہ کے نزدیک حضرت داؤد علی نبینا وعلیہ السلام کے روزے پسند ہین اور سب نمازون مین اون کی نماز اللہ کو زیادہ پسند
وہ پہلی آدہی رات تک سوتے تھے پھر تہائی رات عبادت کرتی تھی پھر چھٹا حصہ رات سوتے تھے اور ایک دن روزہ رکھتے اور ایک
دن افطار کرتے (اسی کو صوم داؤدی کہتے ہین) **باب فی صوم الثلاث من کل شهر** ہر مہینے مین تین روزے رکھنا
یعنی تیرہوین چودہوین پندرہوین جنکو ایام بیض کہتے ہین یا شروع مہینے پہلے دوسری تیسری کو عن ملحان القیسی قال
کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یامرنا ان نصوم البیض ثلاث عشرة واربع عشرة وخمس عشرة قال وقال هن
کهیئة الدهر ترجمہ ملحان القیسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو حکم کرتے تھے کہ ایام بیض کے روزے
رکھین - ۱۳ تیرہوین ۱۴ چودہوین - ۱۵ - پندرہوین - آپ نے فرمایا یہ ہمیشہ روزے رکھنے کے برابر ہے (بیض جمع ابیض کی
ان دنون مین رات کو چاندنی کی سفیدی ہوتی ہے اسواسطے انکو ایام بیض کہتے ہین) عن عبد الله قال کان رسول الله
صلی الله علیه وسلم یصوم یعنی من غرة کل شهر ثلاثة ایام ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے کے شروع سے تین روزے رکھتے (یعنے پہلی دوسری تیسری تاریخ کو) **باب من قال**
الاثنین والخمیس پیر اور جمعرات کو روزے رکھنے کا بیان عن حفصة قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم
یصوم ثلاثة ایام من الشهر الاثنین والخمیس والاثنین من الجمعة الاخری ترجمہ ام المؤمنین حفصہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہینے مین تین روزے رکھتے تھے ایک تو پہلے پیر اور پہلی جمعرات مین پھر ایک اور پیر مین
دوسرے ہفتے کے (سب تین روزے ہوئے) عن هنیدة الخزاعی عن امه قالت دخلت علی ام سلمة فسالتها عن
الصیام فقالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یامرنی ان اصوم ثلاثة ایام من کل شهر اولها
الاثنین والخمیس ترجمہ ہنیدہ خزاعی نے اپنی ماں سے روایت کیا ہے اوس نے کہا کہ مین ام سلمہ کے پاس گئے اور ان سے
روزے دن کو پوچھا تو اونہون نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھکو حکم کرتے تھے کہ ہر مہینے مین تین دن روزے رکھون پہلا

اون مین پیر کا دن یا جمعرات کا ہو **ف** یعنی تو چندی جمعرات اور تو چندی پیر کو روزہ رکہے پہر اور رکہہ لے **باب**

من قال لا یبالی من ای الشھر جس نے کہا مہینے مین تین روزے جن دنون مین چاہے رکہے **عن** معاذۃ قالت قلت

لعائشۃ اکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم من کل شھر ثلاثۃ ایام قالت نعم قلت من ای

شھر کان یصوم قالت ماکان یبالی من ای ایام الشھر کان یصوم **ترجمہ** معاذہ سے روایت ہے کہ اونہوں نے حضرت

عائشہ سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے مین تین دن روزہ رکہا کرتے تہے اونہون نے کہا کہ ہان پہر مین نے

پوچھا کہ مہینے مین کون سے دنون مین رکہتے تھے حضرت عائشہ نے کہا کسی دن کی پروا نکرتے تہے مہینے مین جسدن چاہتے

رکہہ لیتے (یعنی کوئی ایام خاص مقرر نہ تہے) **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر مہینے مین تین روزے کافی ہین جب چاہے

رکہہ لے کچہ قید تیرہوین چودہوین پندرہوین کی نہین لیکن اکثر حدیثین اور آثار اون دنون مین بھی واقع ہوئے ہین پس وہ

افضل ہین اور اور بھی کتنی طرحین آئی ہین جو اوپر بیان ہو چکین اب رکہنے والے کو اختیار ہے جسپر چاہے عمل کرے **باب**

النیۃ فی الصیام روزے مین نیت کرنا ضرور ہے **عن** حفصۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم قال من لم یجمع الصیام قبل الفجر فلا صیام لہ **ترجمہ** ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت

ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے فجر ہونے سے پہلے روزے کی نیت نہ کی اوسکا روزہ درست نہ ہوگا

ف یہ فرض روزے مین ہے **باب** فی الرخصۃ ذلک روزے مین نیت ضرور نہ ہونا **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا

قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل علی قال ھل عندکم طعام فاذا قلنا لا قال انی

صائم زاد وکیع فدخل علینا یوما اخر فقلنا یا رسول اللہ اھدی لنا حیس فحبسناہ لک فقال

ادنیہ قال طلحۃ فاصبح صائما وافطر **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب

میرے پاس آتے تو پوچھتے کیا تمہارے پاس کچہ کہانیکی چیز ہے جب ہم کہتے کچہ نہین تو آپ فرماتے مین روزے سے ہون وکیع نے

زیادہ کیا ایک دن آپ ہمارے پاس آئے ہم نے کہا یا رسول اللہ ہمارے پاس تحفہ آیا حیس کا رکہلیں ایک کہانا ہے عرب مین کہجور

اور گہی اور پنیر ملا کر بناتے مین یا تو ہم نے رکہہ چہوڑی آپ کیواسطے آپ نے فرمایا کہان ہے لاؤ طلحہ نے کہا آپ صبح کو روزے

کی نیت کر چکے تہے لیکن آپ نے روزہ توڑ ڈالا کیونکہ نفل تہا **عن** ام ھانی قالت لما کان یوم الفتح فتح مکۃ

جاءت فاطمۃ فجلست علی یسار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وام ھانی عن یمینہ قالت فجاءت

الولیدۃ باناء فیہ شراب فناولتہ فشرب منہ ثم ناولہ ام ھانی فشربت منہ فقالت یا رسول اللہ

لقد افطرت وکنت صائمۃ فقال لھا اکنت تقضین شیئا قالت لا قال فلا یضرک ان کان تطوعا

ترجمہ ام ہانی سے روایت ہے کہ جب فتح مکہ کا دن ہوا تو حضرت فاطمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بائین طرف آکر

بیٹہین اور ام ہانی حضرت کے داہنی طرف تہین پس ایک لونڈی ایک برتن لیکر آئی اوس مین کچہ پینے کی چیز تہی تو لونڈی نے
حضرت کی چچا کی بیٹی

وہ برتن حضرت کو دیا حضرت نے اوسمین سے پیا اور وہ برتن حضرت نے ام ہانی کو دیا تو ام ہانی نے بھی اوسمین سے پیا اور کہا یارسول اللہ مین نے تو افطار کیا کیونکہ مین روزہ دار تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو کچھ قضا کرتی تھی یعنی کیا روزہ قضا رمضان کا یا نذر کا تہا کہا کہ نہین آپ نے فرمایا اگر روزہ نفل ہو تو تجھکو کچھ ضرر نہین کرتا **ف** یعنی کچھ گناہ نہین ہوا اب اختلاف ہی کہ قضا نفل روزے کی جب اوسکو توڑ ڈالی کرنا ضرور ہی یا نہین اکثر کے نزدیک قضا ضرور ہے اور یہی صحیح ہے کیونکہ دوسری حدیث مین ہی اسکی عوض مین ایک روزہ رکہو **باب** من رای علیہ القضاء جن لوگون کے نزدیک نفل روزہ توڑنیسے قضا واجب ہوتی اون کی دلیل **عن** عائشۃ قالت اھدی لی ولحفصۃ طعاما وکنا صائمتین فافطرنا ثم دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلنا لہ یا رسول اللہ انا اھدیت لنا ھدیۃ فاشتھیناھا فافطرنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا علیکما صوما مکانہ یوما اخر **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ میری اور حفصہ کے واسطے کہانیکا حصہ آیا اور ہم دونون روزہ دار تہے تو ہمنے روزہ کہول ڈالا اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے تو ہم نے کہا یا رسول اللہ ہمارے پاس ہدیہ آیا اور کہانے کو ہمارا جی چاہا تو ہم نے روزہ توڑ ڈالا آپ نے فرمایا کچھ قباحت نہین اسکے بدلے ایک روزہ رکہہ لینا **ف** یعنی روزہ توڑنے مین تمپر گناہ نہین ہوا اب اوسکا تدارک یہہ ہی کہ اوس روزے کی قضا کر لینا یہ قول ابو حنیفہ اور مالک اور اہل حدیث کا ہے اور شافعی اور احمد اور اسحاق کے نزدیک قضا واجب نہین بلکہ مستحب ہے چاہی قضا کرے چاہی نہ کرے کیونکہ دوسری حدیث مین ہی کہ نفل روزہ رکہنے والا اپنی نفس کا مختار ہے یعنی چاہے روزہ قائم رکہے چاہے توڑ ڈالے امام مالک اور ابو حنیفہ یہ جواب دیتے ہین کہ یہ حدیث ہماری مذہب کے منافی نہین کیونکہ مختار ہونے کے یہ معنے ہین کہ روزہ رکہنے یا توڑ ڈالنے مین اوسکو اختیار ہی اور اس سے یہ نہین نکلتا کہ اوسپر قضا نہ آوے گی بالجملہ قضا رکہہ لینا بالاتفاق بہتر اور موجب احتیاط ہی **باب** المراۃ تصوم بغیر اذن زوجھا عورت کو نفل روزہ بغیر اپنے خاوند سے پوچہے درست نہین **عن** ابی ھریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تصوم المراۃ وبعلھا شاھد الا باذنہ غیر رمضان ولا تاذن فی بیتہ وھو شاھد الا باذنہ **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت روزہ نہ رکہی (یعنے نفل) جب خاوند اوسکا موجود ہو بغیر اوسکے حکم کے سوای روزہ رمضان کے اور بغیر اپنے خاوند کی پروانگی کے جب وہ موجود ہو کسی کو اپنے گہر مین آنے کی اجازت نہ دے **ف** یعنی جس عورت کا خاوند موجود ہو اوسکی پاس اوسکو نفل روزہ رکہنا درست نہین بغیر خاوند کے اذن کے خواہ اذن صراحتاً ہو یا دلالۃً اسلیے کہ تکلیف ہوگی اوسکو صحبت کرنیکی طرف سے اور حدیث سے تو مطلق روزہ رکہنا منع معلوم ہوتا ہے پس یہہ حجت ہی شافعیہ پر کہ اونہون نے استثنا کیا ہے عرفہ اور عاشورے کی روزہ کو۔ اور نہین درست عورت کو کہ اذن دے کسیکو گہر مین آنیکا بغیر اذن خاوند کے آنیوالا خواہ قرابتی ہو یا غیر قرابتی مطلب یہ کہ عورت کو بہی بغیر اجازت خاوند کے نہ اذن دے **عن** ابی سعید قال جاءت امراۃ الی

النبی صلی اللہ علیہ وسلم ونحن عندہ فقالت یا رسول اللہ از زوجے صفوان بن معطل یضربنی اذا
صلیت ویفطرنی اذا صمت ولا یصلی صلاۃ الفجر حتی تطلع الشمس قال وصفوان عندہ قال
فسالہ عما قالت فقال یا رسول اللہ اما قولہا یضربنی اذا صلیت فانہا تقرا بسورتین وقد نہیتہا
قال فقال لو کانت سورۃ واحدۃ لکفت الناس واما قولہا یفطرنی فانہا تنطلق فتصوم وانا
رجل شاب فلا اصبر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تصوم امراۃ الا باذن زوجہا واما
قولہا انی لا اصلی حتی تطلع الشمس فانا اہل بیت قد عرف لنا ذاک لا نکاد نستیقظ حتی تطلع الشمس قال فاذا استیقظت فصل ترجمہ ابو سعید
کو کہتے ہیں ایک عورت آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور ہم آپکے پاس بیٹھے تھے وہ بولی یا رسول اللہ میرا خاوند صفوان بن معطل مارتا
ہے مجھکو جب میں نماز پڑھتی ہوں اور روزہ توڑ ڈالتا ہے میرا جب میں روزہ رکھتی ہوں اور نماز فجر کی نہیں پڑھتا یہاں
تک کہ آفتاب نکل آتا ہے (یعنی ہر روز نماز میں دیر کرتا ہے اپنی وقت سے اگرچہ یہ تیسرا امر عورت کے حق سے متعلق نہ تھا جیسے
پہلے دو امر متعلق تھے مگر شاید اس سے یہ مقصود ہو کہ میرا مرد خود بے احتیاط فاسق ہے اس سبب سے وہ میری روزے نماز
میں بھی خلل ڈالتا ہے) اور صفوان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اون سے پوچھا عورت تمہاری کیا کہتی ہے صفوان نے کہا یہ جو وہ کہتی ہے نماز پر مجھے مارتا ہے تو اوسکی حقیقت یہ ہے
یا رسول اللہ وہ دو دو سورتیں نماز میں پڑھتی ہے میں نے اوسکو منع کیا وہ نہیں سنتی (اسوجہ سے نماز پر مارتا ہوں)
آپ نے فرمایا اگر ایک سورت پڑھی جاوے تو کفایت کرتی ہے لوگوں کو اور یہ جو وہ کہتی ہے میرا روزہ توڑ ڈالتا ہے تو وہ
روزے رکھتی چلی جاتی ہے میں جوان آدمی ہوں مجھسے صبر نہیں ہوتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسدن سے منع کر دیا
کوئی عورت روزہ نہ رکھے بغیر خاوند سے پوچھے ہوئے (یعنی نفل روزہ) اور یہ جو وہ کہتی ہے میں فجر کی نماز نہیں پڑھتا
یہاں تک کہ آفتاب نکل آتا ہے اسکی حقیقت یہ ہے کہ میں محنت کرنیوالا آدمی ہوں سب جانتے ہیں (رات کو پانی بھرتا تھا) ہماری
آنکھ نہیں کھلتی یہاں تک کہ آفتاب نکل آتا ہے آپ نے فرمایا جب تیری آنکھ کھلے تو نماز پڑھ لیا کر **ف** کیونکہ سونے والے
پر کچھ مواخذہ نہیں ہے البتہ جاگنے کے بعد پھر دیر نہ کرے آنکھ کھلتے ہی وضو کرکے نماز پڑھے تو وہ نماز ادا ہوگی نہ قضا **باب**

فی الصائم یدعی الی ولیمۃ روزہ دار کی دعوت ولیمہ ہووے **عن ابی ہریرۃ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اذا دعی احدکم فلیجب فان کان مفطرا فلیطعم وان کان صائما فلیصل ترجمہ
ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی کہانے کیواسطے بلایا جاوے تو قبول کرنا چاہیے
اگر روزہ دار نہ ہو تو کہانا کہالیوے اور اگر روزہ دار ہو تو دعوت کرنیوالے کے لیے نیک دعا کرے **ف** یعنی دعوت کا
رد کرنا حرام ہے کہانا نہیں اگر عذر ہو تو اختیار ہے اور اگر دعوت میں کچھ بدعت ہو جیسے ناچ اور راگ اگر اسکی جانے سے موقوف
ہو جاوے تو ضرور جاوے اور اگر نہ موقوف ہو سکے تو نجاوے ایسی دعوت کا رد کرنا درست ہے اگر یہ شخص مقتدی ہو اور

یعنی اوس کی بیری کرنی چاہیئے اور جاتا ہو تو چاہیئے کہ ... **باب** ما یقول الصائم اذا دعی الی الطعام جب روزہ دار کہانا کیلیے بلایا جاوے تو کیا کہے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دعی احدکم الی طعام وھو صائم فلیقل انی صائم **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شخص کہانے کیواسطے بلایا جاوے اور وہ روزہ دار ہو تو چاہیئے کہ یون کہے مین روزہ دار ہون **ف** یعنی نفل عبادت کا چھپانا بہتر ہے لیکن وقت مین اظہار کریے بیغرض تاکہ عذر ہو مین میزبان ہون نہین تو کہانا کہانا تاکہ دوسرا رنجیدہ نہو **باب** الاعتکاف اعتکاف کا بیان **عن** عائشۃ ان النبی صلی

اللہ علیہ وسلم کان یعتکف العشر الاواخر من رمضان حتی قبضہ اللہ ثم اعتکف ازواجہ

من بعدہ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتے تہے رمضان کے آخر دہے مین یہانتک کہ اون کی روح کو قبض کیا اللہ تعالی نے پہر اعتکاف کیا اون کی بی بیون نے اونکے پیچہے

ف پہر اعتکاف کیا حضرت کی بی بیون نے یعنے اپنے گہرون مین اسلیے فقہا نے کہا ہو کہ مستحب ہے عورتون کو کہ اعتکاف کرین مسجد البیت مین اور اگر مسجد البیت نہو تو ایک جگہہ کو گہر مین مسجد ٹہراکر اوس مین اعتکاف کرین پر وہ اونکے حق مین حکم مسجد کا رکہتی ہے بلا ضرورۃ اوس مین سے نہ نکلین **عن** ابی بن کعب ان النبی صلی اللہ علیہ

وسلم کان یعتکف العشر الاواخر من رمضان فلم یعتکف عاما فلما کان العام المقبل اعتکف

عشرین لیلۃ **ترجمہ** ابی بن کعب سے روایت ہو کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتے تہے رمضان کے اخیر کے دس دن مین پہر ایک سال اعتکاف نکیا یعنی شاید بسبب کسی عذر کے پہر جب اگلا سال آیا تو آپ نے بیس رات تک اعتکاف کیا

عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان یعتکف صلی الفجر ثم دخل

معتکفہ قالت وانہ اراد مرۃ ان یعتکف فی العشر الاواخر من رمضان قالت فامر ببنائہ فضرب

فلما رایت ذلک امرت ببنائی فضرب قالت وامر غیری من ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ببنائہ فضرب فلما صلی الفجر نظر الی الابنیۃ فقال ما ھذہ آلبر تردن قالت فامر ببنائہ

فقوض وامر ازواجہ بابنیتہن فقوضت ثم اخر الاعتکاف الی العشر الاول یعنی من شوال

ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ اعتکاف کرنیکا کرتے تو فجر کی نماز پڑہ کر اپنے اعتکاف کیجگہہ مین داخل ہوتے ایکبار آپ نے قصد کیا رمضان کے اخیر دہے مین اعتکاف کرنیکا اور حکم کیا خیمہ لگانے کا تو خیمہ لگایا گیا جب مین نے یہ دیکہا تو مین نے بہی حکم کیا خیمہ لگانے کا میرا بہی خیمہ لگایا گیا آپ نے جب نماز فجر کی پڑہی دیکہا کہ خیمے لگے ہوئی مین آپ نے پوچہا یہ کیا ہے کہا انہون نے نیکی کیواسطے یہ کیا ہے آپ نے اپنی بی بیون کو فرمایا کہ انہون نے خیمہ اعتکاف کے لیے خلوص نیت سے لگائے ہین یا میری دیکہا دیکہی ہر ایک نے دوسری کی حرص کی) پہر آپ نے حکم کیا آپ کا خیمہ توڑا گیا اور اپنی بی بیون کے بہی خیمے اوکہیڑ ڈالے اور اعتکاف نہ کیا جب شوال کا مہینا آیا تو اوسکے پہلے دہے مین اعتکاف کیا دوسری روایت مین ہے اعتکف عشرین من شوال شوال کی بیس راتون مین اعتکاف کیا۔ عمر کا

کی نہ کوئی شرط ہے نہ کوئی مدت مقرر ہے) **باب** این یکون الاعتکاف اعتکاف کہان اور کس جگہ کرنا چاہیے
عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یعتکف العشر الاواخر من رمضان قال وقد ارانی
عبد اللہ المکان الذی کان یعتکف فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من المسجد **ترجمہ** ابن
عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتی تھے رمضان کے اخیر دہے مین نافع نے کہا عبد اللہ نے
مجھے وہ مقام بتلایا جہان پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کیا کرتے تھے مسجد نبوی مین **ف** اس سے معلوم
ہوا کہ اعتکاف مسجد مین چاہیے **عن** ابی ھریرۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعتکف کل رمضان
عشرۃ ایام فلما کان العام الذی قبض فیہ اعتکف عشرین یوما **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر رمضان کے مہینے مین دس دن اعتکاف کیا کرتے تھے پھر جب وہ سال آیا جس مین آپ
کی قبض روح ہوئی تو آپ نے اوس سال کے رمضان مین بیس دن تک اعتکاف کیا **باب** المعتکف یدخل
البیت لحاجتہ معتکف گھر مین پاخانہ یا پیشاب کے لیے جاوے **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اذا اعتکف یدنی الی راسہ فارجلہ وکان لا یدخل البیت الا لحاجۃ الانسان **ترجمہ**
حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کرتی تو میری طرف اپنا سر نزدیک کرتے اور
آپ مسجد مین ہوتے تو مین آپ کے سر مین کنگھی کر دیتی اور آپ سوائے حاجت انسانی کے (یعنی پیشاب پاخانہ) گھر مین نہ آتے **ف** یہہ دلیل ہے
اسپر کہ اگر معتکف نکالے کوئی عضو اپنا مسجد سے تو درست ہے اور اوسکا اعتکاف باطل نہین ہوتا اور کنگھی کرنا بھی درست
ہے **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون معتکفا فیناولنی راسہ من خلل
الحجرۃ فاغسل راسہ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتے تھے تو
اپنا سر حجرہ کے سوراخون سے اندر کر دیتے مین آپکا سر دھو دیتی دوسری روایت مین ہے فارجلہ وانا حائض مین
کنگھی کر دیتی آپ کے سر مین حالانکہ مین حائضہ ہوتی **عن** صفیۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معتکفا
فاتیتہ ازورہ لیلا فحدثتہ ثم قمت فانقلبت فقام معی لیقلبنی وکان مسکنہا فی دار اسامۃ
بن زید فمر رجلان من الانصار فلما رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم اسرعا فقال النبی صلی اللہ علیہ
وسلم علی رسلکما انہا صفیۃ بنت حیی قالا سبحان اللہ یا رسول اللہ قال ان الشیطان یجری
من الانسان مجری الدم فخشیت ان یقذف فی قلوبکما شیئا او قال شرا **ترجمہ** صفیہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف مین تھے مین اون کے پاس گئی ملاقات کو رات کے وقت اور مین نے آپ سے
باتین کین بعد اوسکے مین اوٹھی اور لوٹی آپ بھی میرے ساتھ اوٹھے میرے پہونچانے کو اور صفیہ کا گھر اون دنون مین
اسامہ بن زید کے مکان مین تھا) راہ مین دو آدمی انصاری ملے انہون نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا

تو جلد چلنے لگے آپ نے فرمایا اپنی چال سے چلو (جلدی نہ کرو) یہ صفیہ بنت حیی ہے (یعنے تم دونون اپنے دل مین کچھ گمان فاسد نہ کرو کہ رسول اس وقت اندھیری رات مین ایک عورت کے ساتھہ جا رہے ہین یہ عورت غیر نہین ہے بلکہ میری بیوی ہے) ادن دونون نے یہ سنکر کہا سبحان اللہ یا رسول اللہ (یعنے ہمارا ہرگز ایسا گمان آپ کی نسبت نہین ہو سکتا آپ اللہ کے رسول ہین تمام برائیون اور گناہون سے معصوم اور پاک ہین) آپ نے فرمایا نہین شیطان مثل خون کی آدمی کے ہر رگ مین حرکت کرتا ہے تو مجھے خوف ہوا کہین وہ تمھاری دل مین بری بات نہ ڈالی (یعنے بدگمانی میری نسبت تمھارے دل مین نہ جاوے) **باب المعتکف یعود المریض** معتکف بیمار پرسی کو نجاوے **عن** عائشۃ قال النفیلی قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یمر بالمریض وھو معتکف فیمر کما ھو ولا یعرج یسال عنہ وقال ابن عیسی قالت ان کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعود المریض وھو معتکف **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیمار پر گزرتے اور آپ اعتکاف مین ہوتے پس گزرتے جسطرح کہ ہوتے یعنے نہ ٹھہرتے نہ پوچھتے اوس کا حال ابن عیسی کی روایت مین ہے کہ آپ بیمار پرسی کرتے تھے حالت اعتکاف مین **ف** یعنے بیمار پرسی کو جاتے نہ تھے مگر اگر راہ مین چلتے چلتے کوئی مریض مل گیا تو اوسکا حال پوچھہ لیتے اس مین کچھہ قباحت نہین ہے **عن** عائشۃ انھا قالت السنۃ علی المعتکف ان لا یعود مریضا ولا یشھد جنازۃ ولا یمس امراۃ ولا یباشرھا ولا یخرج لحاجۃ الا لما لا بد منہ ولا اعتکاف الا بصوم ولا اعتکاف الا فی مسجد جامع **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے اعتکاف کرنیوالے کو یہ سنت ہے کہ عیادت نہ کرے مریض کی اور نہ جنازہ کی نماز کے واسطے حاضر ہو (یعنے باہر مسجد کے) اور نہ عورت کو چھووے اور نہ عورت سے مباشرت کرے اور نہ کسی کام کیواسطے نکلے سوای ضرورت کے کام کے (یعنے پیشاب و پاخانہ وغیرہ کے لیے) اور بغیر روزہ کے اعتکاف درست نہین ہوتا اور نہ بغیر جامع مسجد کے **ف** مراد مس سے مجامعت ہے اور وہ اعتکاف کو باطل کرتا ہے ساتھہ اتفاق کے اور نہین ہے مراد مس سے یہان ہاتھہ لگانا کیونکہ ہاتھہ لگانے سے اعتکاف باطل نہین ہوتا اور بعضون کے نزدیک اگر شہوت سے ہاتھہ لگاوے تو اعتکاف باطل ہوگا (اور مسجد جامع کی قید مالک اور شافعی کے نزدیک نہین ہے ہر مسجد مین درست ہے) **عن** ابن عمر ان عمر رضی اللہ عنہ جعل علیہ ان یعتکف فی الجاھلیۃ لیلۃ او یوما عند الکعبۃ فسال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اعتکف وصم **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے کہ عمر نے جاہلیت کے زمانے مین نذر کی تھی ایک رات یا ایک دن اعتکاف کرنیکی کعبے کے پاس انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپنے فرمایا اعتکاف کرا ور روزہ رکھہ **عن** عبد اللہ بن بدیل باسنادہ نحوہ قال فبینما ھو معتکف اذ کبر الناس فقال ما ھذا یا عبد اللہ قال سبی ھوازن اعتقھم النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال وتلک الجاریۃ فارسلھا معھم **ترجمہ** دوسری روایت مین بھی ایسا ہی ہے اتنا زیادہ

کہ عمر اعتکاف مین تھے یکایک لوگون نے تکبیر کہی عمر نے عبداللہ سے پوچھا یہ کیا ہوا ای عبداللہ عبداللہ نے کہا
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوازن کے قیدیون کو آزاد کر دیا آپ نے فرمایا اس لونڈی کو بھی پھر اوسکو بھی اون کے
ساتھہ کر دیا **باب المستحاضة تعتكف** مستحاضہ اعتکاف کر سکتی ہے **عن عائشة رضي الله عنها**

قالت اعتكفت مع النبي صلى الله عليه وسلم امرأة من ازواجه فكانت ترى الصفرة والحمرة
فربما وضعنا الطست تحتها وهي تصلي **ترجمہ** حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رض سے روایت ہی کہ ایک
عورت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیون مین سے آپ کے ساتھہ اعتکاف کیا اون کو زردی یا سرخی آتی
تھی (استحاضہ سے) تو کبھی ہم اون کے تلے طشت رکھہ دیتے اور وہ نماز پڑھا کرتین فقط اعتکاف پورا ہوا

اول كتاب الجهاد

جہاد کا بیان

بسم الله الرحمن الرحيم

باب ما جاء في الهجرة ہجرت کا بیان **عن ابي سعيد الخدري** ان اعرابيا سال النبي صلى
الله عليه وسلم عن الهجرة فقال ويحك ان شان الهجرة شديد فهل لك من ابل قال نعم
قال فهل تؤدي صدقتها قال نعم قال فاعمل من وراء البحار فان الله لن يترك من عملك
شيئا **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہی ایک اعرابی نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت کو
آپ نے فرمایا ای ہجرت بہت مشکل ہی تیری پاس کچھ اونٹ ہین بولا ہان آپ نے فرمایا تو اون کی زکوۃ ادا کرتا
ہی بولا ہان آپ نے فرمایا پھر کہین بھی دریاؤن کے اوس پار رہ کر تو عمل کر اللہ تعالی تیری عمل مین سے کچھ کم نکریگا
ف یعنی ہجرت اسکا نام تھوڑی ہی ہے کہ فقط اپنا ملک چھوڑ دی بلکہ سب گناہون کو چھوڑنا ضرور ہے **عن**
شريح قال سالت عائشة رضي الله عنها عن البداوة فقالت كان رسول الله صلى الله عليه
وسلم يبدو الى هذه التلاع وانه اراد البداوة مرة فارسل الي ناقة محرمة من ابل الصدقة
فقال لي يا عائشة ارفقي فان الرفق لم يكن في شيء قط الا زانه ولا نزع من شيء قط الا
شانه **ترجمہ** شریح سے روایت ہی مین نے حضرت عائشہ سے پوچھا بداوت کو (بداوت جنگل مین رہنا آبادی سے الگ
جانا خلوت اور عبادت کیواسطے) انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگل مین جاتے تھے ان پہاڑون کیطرف (یعنی
پانی کے بہاؤ جو پہاڑون کے اوپر سے ہوتے ہین نیچے کو) ایکبار آپ نے جنگل جانے کا ارادہ کیا تو میری پاس ایک اونٹ
بھیجا جسپر سواری نہین ہوئی تھی (یعنے نیا یا اٹھا) صدقے کے اونٹون سے اور آپ نے فرمایا ای عائشہ نرمی کر جہان
نرمی ہو وہ چیز عمدہ ہو جاتی ہے اور جس چیز سے نرمی نکل جاوی وہ عیب دار ہو جاتی ہی **باب في الهجرة**

هل انقطعت کیا ہجرت ختم ہو گئی نہیں ہرگز نہیں عن معاویۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقول لا تنقطع الھجرۃ حتی تنقطع التوبۃ ولا تنقطع التوبۃ حتی تطلع الشمس من مغربھا
ترجمہ معاویہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے ہجرت کبھی ختم نہ ہو گی جب تک
توبہ ختم نہ ہو گی اور توبہ ختم نہ ہو گی جب تک آفتاب پچھم کیطرف سے نہ نکلیگا ف تو ہمیشہ دار الکفر اور دار المعاصی سے
ہجرت کرنا دار الاسلام اور دار الصلاح کیطرف بہتر ہے عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یوم الفتح فتح مکۃ لا ھجرۃ ولکن جھاد ونیۃ واذا استنفرتم فانفروا ترجمہ عبد اللہ بن عباس
سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسدن مکہ فتح ہوا اب ہجرت نہیں ہے (کیونکہ مکہ خود دار الاسلام
ہو گیا) لیکن جہاد اور نیت کا ثواب باقی ہے جب تم کو حکم جہاد کے لیئے نکلنے کا تو نکلو عن عامر قال اتی رجل عبد اللہ
بن عمرو وعندہ القوم حتی جلس عندہ فقال اخبرنی بشیء سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول المسلم من سلم المسلمون من لسانہ و
یدہ والمھاجر من ھجر ما نھی اللہ عنہ ترجمہ عامر شعبی سے روایت ہے ایک شخص عبد اللہ بن عمرو پاس آیا اور
اون کے پاس لوگ بیٹھے تھے وہ بھی بیٹھ گیا اور کہا بتاؤ مجھکو کچھ اوس میں سے جو تم نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
سلم سے اُنہوں نے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے مسلمان وہ ہے جسکی زبان اور ہاتھ
سے مسلمان بچے رہیں (زبان سے بُرا نکہے ہاتھ سے تکلیف نہ دیوے) اور مہاجر وہ ہے جو چھوڑ دے اون چیزوں کو جن سے
اللہ نے منع کیا ہے (نہ وہ جو صرف اپنا ملک چھوڑ دیوے) باب فی سکنی الشام شام میں رہنے کی فضیلت عن
عبد اللہ بن عمرو قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ستکون ھجرۃ بعد ھجرۃ فخیار
اھل الارض الزمھم مھاجر ابراھیم ویبقی فی الارض شرار اھلھا تلفظھم ارضوھم تقذرھم
نفس اللہ وتحشرھم النار مع القردۃ والخنازیر ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے میں نے سنا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے قریب ہے کہ اس ہجرت کے بعد (یہ جو رسول اللہ نے اور صحابہ نے مکے سے مدینے کو ہجرت
کی) ایک اور ہجرت ہو گی (قیامت کے قریب) اوس وقت میں بہتر وہ لوگ ہوں گے جو ابراہیم علیہ السلام کے مہجر کو لازم
پکڑینگے یعنی شام میں رہنا اختیار کریں گے کیونکہ ابراہیم علیہ السلام نے عراق سے شام کیطرف ہجرت کی تھی) اور زمین میں
وہ لوگ رہ جاویں گے جو بدترین ہیں زمین کے رہنے والوں میں سے پھینک دیگی ان کو اون کی زمین (یعنی ایک ملک سے
دوسرے ملک جاویں گے بھاگتے پھرینگے) بُرا جانے گا ان کو اللہ جل جلالہ اور اکٹھا کریگی اون کو آگ بندروں اور سوروں کے ساتھ
ف شاید آگ سے مراد وہ آگ ہے جو قیامت کے قریب نکلیگی اور لوگوں کو ہانککر شام کو لیجاویگی یا مراد جہنم کی آگ ہے
بندر سور خود وہ لوگ ہیں جنمیں طمع اور حرص اور بیحیائی بھری ہوئی ہو گی یا حشر ان کا ان جانوروں کے ساتھ ہو گا اللہ اور

اوسکا رسول خوب جانتا ہے ۔ اس حدیث سے ملک شام کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی عن ابن حوالۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیصیر الامر الی ان تکونوا جنودا مجندۃ جند بالشام وجند بالیمن وجند بالعراق قال ابن حوالۃ خر لی یا رسول اللہ ان ادرکت ذلک فقال علیک بالشام فانھا خیرۃ اللہ من ارضہ یجتبی الیھا خیرتہ من عبادہ فاما اذا ابیتم فعلیکم بیمنکم واسقوا من غدرکم فان اللہ توکل لی بالشام واھلہ ترجمہ ابن حوالہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب ہے ایسا وقت آویگا تمہاری لشکر جدا جدا ہون گے ایک لشکر شام مین ایک یمن مین ایک عراق مین ابن حوالہ نے کہا یا رسول اللہ مجھے بتائیے مین کس لشکر مین ہون اگر یہ زمانہ پاؤن آپ نے فرمایا لازم شام کو کیونکہ شام کا ملک بہتر زمین ہے پروردگار کی (اخیر زمانی مین) جمع کریگا اللہ اوس ملک مین اپنے نیک بندونکو اگر نہ مانو تم شام کا رہنا تو یمن مین رہو اور اپنے حوضون سے پانی پلاؤ کیونکہ اللہ نے کفالت کی ہے میری لیے شام کے ملک اور وہان کے رہنے والونکی (یعنی بچاویگا اللہ اوس ملک کو اور وہان کے رہنے والونکو کافرون کے غلبے اور شر سے **باب** فی دوام الجہاد جہاد ہمیشہ رہیگا عن عمران بن حصین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تزال طایفۃ من امتی یقاتلون علی الحق ظاھرین علی من ناواھم حتی یقاتل اخرھم المسیح الدجال ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ ایک گروہ میری اُمت کا حق پر لڑتا ہوا رہیگا اپنی دشمن سے یہان تک کہ آخری اُمت میری دجال سے لڑیگی **ف** امام مہدی یا عیسی علیہ السلام کے ساتھ ہوکر **باب** فی ثواب الجہاد جہاد کا ثواب عن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ سئل ای المؤمنین اکمل ایمانا قال رجل یجاھد فی سبیل اللہ بنفسہ ومالہ ورجل یعبد اللہ فی شعب من الشعاب قد کفی الناس شرہ ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا کس مومن کا ایمان کامل ہے آپ نے فرمایا اوس شخص کا جو جہاد کرتا ہے اللہ کی راہ مین جان اور مال سے اور اوس شخص کا جو اللہ کی عبادت کرتا ہے کسی پہاڑ کی گھاٹی مین کسی شخص کو برائی اوس سے نہین پہونچتی **باب** فی النہی عن السیاحۃ سیاحی کی ممانعت عن ابی امامۃ ان رجلا قال یا رسول اللہ ائذن لی بالسیاحۃ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان سیاحۃ امتی الجہاد فی سبیل اللہ عز وجل ترجمہ ابو امامہ سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ مجھی اجازت دیجئے سیاحت کی آپ نے فرمایا میری اُمت کی سیاحت جہاد کرنا ہے اللہ کی راہ مین **ف** تو جو سیاحت کافرون کا ملک دریافت کرنیکی واسطے ہو اور وہان کے حالات اور اون کی طاقتین پہچاننی کو وہ بہتر ہے بیکار سیاحت منع ہے **باب** فی فضل القفل فی الغزو ترجمہ جہاد سے جب فارغ ہوکر لوٹے اوسکا ثواب یا لوٹتے وقت پھر کافرون کا پیچھا کرے تو اوسکا ثواب اسکو قفل اور قفلہ کہتے ہین عن عبد اللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قفلۃ کغزوۃ

ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قفلہ مثل جہاد کی ہے ثواب میں **باب**

فی فضل قتال الروم علی غیرہم من الامم روم سے لڑنا بہت ثواب ہے **عن** قیس بن شماس قال جاءت امراۃ الی النبی

صلی اللہ علیہ وسلم یقال لہا ام خلاد وہی متنقبۃ تسال عن ابنہا وہو مقتول فقال لہا

بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم جئت تسألین عن ابنک وانت متنقبۃ فقالت ان ارزاء

ابنی فلم ارزا حیائی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابنک لہ اجر شہیدین قالت ولم

ذاک یا رسول اللہ قال لانہ قتلہ اہل الکتاب **ترجمہ** قیس بن شماس سے روایت ہے ایک عورت آئی رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جسکا نام ام خلاد تھا نقاب ڈالے ہوئے اپنے بیٹے کو ڈھونڈھتی ہوئی (جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کے ساتھ جہاد کو گیا تھا) ایک صحابی نے کہا تو بیٹے کو تو ڈھونڈھنے نکلی ہے اور نقاب ڈالی ہے (یعنی ایسی مصیبت کے وقت

مین پردہ پوشی کیسی) وہ بولی میرا لڑکا جاتا رہا تو میں اپنی حیا بھی کھو دوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیری بیٹے

کو دو شہیدوں کا ثواب ہے وہ بولی کیوں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا اوسکو اہل کتاب نے مارا (معلوم ہوا کہ اہل کتاب سے

لڑنا بہ نسبت اور قوموں کے زیادہ ثواب ہے) **باب فی رکوب البحر فی الغزو** جہاد کے لیے دریا میں سوار ہونا

عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرکب البحر الا حاج او معتمر او غاز

فی سبیل اللہ فان تحت البحر نارا وتحت النار بحرا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے نہ سوار ہو دریا میں مگر حج یا عمرہ کی نیت سے یا جہاد کی نیت سے (یہ نہی احتیاطی اور تنزیہی ہے ورنہ تجارت

اور سوداگری اور ملاقات احباب کے لیے جہاز میں سوار ہونا درست ہے) کیونکہ سمندر کے تلے آگ ہے اور آگ کے تلے

سمندر ہے (یعنی آفت پر آفت ہے خوف کا مقام ہے) **عن** انس بن مالک قال حدثتنی ام حرام بنت

ملحان اخت ام سلیم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال عندہم فاستیقظ وہو یضحک

قالت فقلت یا رسول اللہ ما اضحکک قال رأیت قوما ممن یرکب ظہر ہذا البحر

کالملوک علی الاسرۃ قالت قلت یا رسول اللہ ادع اللہ ان یجعلنی منہم قال فانک منہم

قالت ثم نام فاستیقظ وہو یضحک قالت فقلت یا رسول اللہ ما اضحکک فقال

مثل مقالتہ قالت قلت یا رسول اللہ ادع اللہ ان یجعلنی منہم قال انت من الاولین قال

فتزوجہا عبادۃ بن الصامت فغزا فی البحر فحملہا معہ فلما رجع قربت لہا بغلۃ لترکبہا

فصرعتہا فاندقت عنقہا فماتت **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے مجھ سے حدیث بیان کی ام حرام بنت

ملحان (انس کی خالہ نے) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس دن کو سوئے پھر آپ جاگے ہنستے ہوئے

ام حرام نے کہا میں نے پوچھا یا رسول اللہ آپ کیوں ہنستے ہیں آپ نے فرمایا میں نے چند لوگوں کو اپنی امت میں سے دیکھا

جو اس دریا پر سوار ہو رہے ہین جیسے بادشاہ تخت پر بیٹھتے ہین رعب شان اور شوکت سے) ام حرام نے کہا یا رسول اللہ دعا کیجیے اللہ مجھکو اون لوگون مین سے کرے آپ نے فرمایا تو اونھی مین سے ہے پھر آپ سو گئے پھر ہنستے ہوئے جاگے ام حرام نے کہا یا رسول اللہ آپ کیون ہنستے ہین آپ نے وہی فرمایا ام حرام نے کہا یا رسول اللہ آپ دعا کیجیے کہ اللہ مجھکو ان مین سے کرے آپ نے فرمایا تو پہلے لوگون مین سے ہو چکی انس نے کہا ام حرام سے عبادہ بن صامت نے نکاح کیا پھر انہون نے جہاد کیا دریا مین (حضرت عثمان کی خلافت مین کفار روم سے) تو ام حرام کو بھی لے گئے جب لوٹی تو ایک خچر آیا اون کی سواری کے لیے اور خچر نے ام حرام کو گرا دیا اون کی گردن ٹوٹ گئی وہ مر گئین (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی سچ ہوئی) عن انس بن مالك انه سمعه يقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا ذهب الى قباء يدخل على ام حرام بنت ملحان وكانت تحت عبادة بن الصامت فدخل عليها يوما فاطعمته وجلست تفلي راسه وساق هذا الحديث ترجمه دوسری روایت مین یون ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب قبا کو جاتے تو ام حرام بنت ملحان کے یہان جاتے وہ عبادہ بن صامت کے نکاح مین تہین ایک دن آپ اون کے پاس گئے آپ کو انہون نے کھانا کھلایا اور بیٹھ کر آپکے سر مین جوئین دیکھنے لگین پھر یہی حدیث بیان کی تیسری روایت مین یون ہے عن بنت ملحان خالة انس ام سليم الرميصاء قالت نام النبي صلى الله عليه وسلم فاستيقظ وكانت تغسل راسها فاستيقظ وهو يضحك فقالت يا رسول الله اتضحك من راسي قال لا وساق هذا الخبر يزيد وينقص ترجمه ام سلیم کی بہن (ام حرام) سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو رہے پھر جاگے وہ اپنا سر دہو رہی تھین تو آپ جاگے ہنستے ہوئے انہون نے پوچھا کیا آپ میرے سر پر ہنستے ہین آپ نے فرمایا نہین پھر یہی حدیث بیان کی کم و بیش (ام حرام آنحضرت کی خالہ رضاعی تہین یا آپ کے والد کی خالہ تہین بہرحال آپ کی محرم تہین) عن ام حرام عن النبي صلى الله عليه وسلم قال المائد في البحر الذي يصيبه القي له اجر شهيد والغرق له اجر شهيدين ترجمه ام حرام سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو دریا مین سوار ہو (حج یا جہاد کے لیے) پھر اوس کا سر گھومے اور قے کرے تو اوسکو شہید کا ثواب ہے اور جو ڈوب جاوے تو دو شہیدون کا ثواب ہے عن ابي امامة الباهلي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ثلثة كلهم ضامن على الله عز وجل رجل خرج غازيا في سبيل الله عز وجل فهو ضامن على الله حتى يتوفاه فيدخله الجنة او يرده بما نال من اجر وغنيمة ورجل راح الى المسجد فهو ضامن على الله حتى يتوفاه فيدخله الجنة او يرده بما نال من اجر وغنيمة ورجل دخل بيته بسلام فهو ضامن على الله عز وجل ترجمه ابو امامہ باہلی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمی ہین جنکا اللہ ضامن ہے ایک وہ جو اللہ کے راہ مین جہاد کو نکلے اللہ اوسکا ضامن ہے یا اوسکو مار کر جنت مین داخل کریگا یا زندہ گھر کو پھیر لیگا ثواب اور مال غنیمت دلوا کر دوسرے وہ شخص جو مسجد کو چلے اللہ اوسکا ضامن ہے اگر مر جاویگا تو جنت مین جاویگا

انہین تو اسکا بدلہ دو تو اب کیا کر پھر آوے گا تیسرا شخص جو اپنے گھر مین سلام علیکم کر کر جاوے اسکا اللہ ضامن ہے - تمام ہوا پارہ چودہوان سنن ابی داود کا

تم الجزء الخامس عشر ويتلوه الجزء السادس عشر ان شاء الله تعالى

فہرست پارہ پانزدہم سنن ابی داود علیہ الرحمۃ

الجزء السادس عشر

پاره سولهوان

بسم الله الرحمن الرحيم

باب في فضل من قتل كافرا جو شخص كسي كافر كو مارے تو كتنا ثواب هوگا عن ابي هريرة قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم لا يجتمع في النار كافر وقاتله ابدا ترجمه ابي هريره سے روايت هے رسول الله
صلى الله عليه وسلم نے فرمايا كه جمع نهوگا كافر اور اوسكا قتل كرنيوالا مسلمان دوزخ مين ف جس مسلمان نے كافر كو
جهاد مين مارا وه خلود دوزخ سے بچا باب في حرمة نساء المجاهدين على القاعدين جهاد كرنيوالونكي عورتوں سے
كيا معامله كرنا چاهيے عن بريدة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حرمة نساء المجاهدين على
القاعدين كحرمة امهاتهم وما من رجل من القاعدين يخلف رجلا من المجاهدين في اهله الا نصب
له يوم القيمة فقيل له هذا قد خلفك في اهلك فخذ من حسناته ما شئت فالتفت الينا
رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ما ظنكم كان قعنب رجلا صالحا وكان ابن ابي ليلى اراد قعنبا
على القضاء فابى عليه وقال انا اريد الحاجة بدرهم فاستعين عليها برجل قال واينا لا يستعين في
حاجته قال اخرجوني حتى انظر فاخرج فتوارى قال سفيان بينما هو متوار اذ وقع عليه البيت
فمات ترجمه بريده سے روايت هے كه حضرت نے فرمايا كه غازيون كي بي بيون كي حرمت خانه نشين لوگون پر ايسي هے
جيسے اون كي ماؤن كي حرمت هے اور جو خانه نشين مرد دوسرے مجاهدين کے گھر بار كي خدمت مين هے پهر اون کے اهل بيت
خيانت كرے يعنے اونكي بي بيون سے برا كام كرے يا اون پر بدنظر ڈالے) تو قيامت کے روز وه شخص كهڑا كيا جاويگا اور
مجاهد سے كها جاويگا كه اس شخص نے خيانت كي تيري بي بي كے مقدمه مين اب تو اسكي نيكيان جتني چاهے ليلے بعد اوسكے
رسول الله صلى الله عليه وسلم هماري طرف متوجه هوئے اور فرمايا كه تم كيا سمجهتے هو ف يعني جب مجاهد كو اختيار ديا جاويگا
خائن كي نيكيان لے لينے كا تو وه كهان تك ليگا يعني سب ليگا كچھ نه چهوڑيگا (قعنب اس حديث كا راوي ايك مرد صالح
تها ابن ابي ليلے نے اوسكو قاضي بنانا چاها قعنب نے انكار كيا اور كها مين ايك درهم كا سودا ليتا هون تو دوسرے كي مدد سے
اونهون نے كها كون هم مين ايسا هے جو دوسرے كي مدد كا محتاج نهو پهر وه ايك مكان مين چهپ گئے اور مكان گركر مرگئے) باب
السرية تخفق جن مجاهدين كو مال غنيمت نه ملے عن عبد الله بن عمرو يقول قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم ما من غازية تغزو في سبيل الله فيصيبون غنيمة الا تعجلوا ثلثي اجرهم من الآخرة ويبقى لهم
الثلث فان لم يصيبوا غنيمة تم لهم اجرهم ترجمه عبد الله بن عمرو سے روايت هے كه رسول الله صلى الله عليه وسلم
فرمايا جو جماعت غازيون كي الله كے راه مين كافرون سے لڑے اوسكا فرونكا مال لوٹے تو اون لوگون نے دو تهائيان اپنے

مزدوروں کی پاوین اور ایک تہائی آخرت کیواسطے رہی اگر اون کو مال غنیمت نہ ملے تو اونکا پورا بدلہ آخرت کیواسطے رہیگا
ف کیونکہ دنیا مین کچھ لوٹ کا مال اونکو نہ ملا کل ثواب آخرت پر رہا **باب** تضعیف الذکر فی سبیل اللہ تعالیٰ
جہاد مین نماز اور روزے اور ذکر الٰہی کا ثواب **عن** معاذ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الصلاۃ و
الصیام والذکر تضاعف علی النفقۃ فی سبیل اللہ بسبعمائۃ ضعف **ترجمہ** معاذ سے روایت ہے کہ فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک نماز اور روزہ اور ذکر الٰہی اللہ کے راہ مین خرچ کرنے پر سات سو حصے تک بڑھتا ہے
ف یعنی ایک روزے کا ثواب سات سو روزے کے برابر ہوتا ہے یا سات سو بار دو چند کرتے ہوئے جو حاصل ہو **باب**
فیمن مات غازیا جو شخص جہاد کو نکل کر مر جاوے **عن** ابی مالک الاشعری قال سمعت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یقول من فصل فی سبیل اللہ فمات او قتل فھو شہید او وقصہ فرسہ او بعیرہ
او لدغتہ ھامۃ او مات علی فراشہ بای حتف شاء اللہ فانہ شہید وان لہ الجنۃ **ترجمہ**
ابا مالک اشعری سے روایت ہے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرماتے تھے جو شخص اللہ کے راہ مین
نکلا (یعنے جہاد کے لیے اور مانند اوسکی) پس مر گیا یا مارا گیا تو وہ شہید ہے یا اوسکے گھوڑے نے اوسکو کچلا یا اوسکو اونٹ
نے یا اوسکو کسی زہریلے جانور نے کاٹا (یعنے سانپ وغیرہ نے) یا وہ اپنے بچھونے پر مر گیا کسی موت کے ساتھ جو اللہ نے
چاہا تو مقرر وہ شہید ہے اور اوسکے لیے بہشت ہے ف ہر طرح سے شہادت کا ثواب ہے جب خدا کیواسطے نکل چکا
اگرچہ اپنی موت سے مر جاوے **باب** فی فضل الرباط دشمن کے مقابلے مین مورچہ بندی کرنا **عن** فضالہ
بنت عبید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کل المیت یختم علی عملہ الا المرابط فانہ ینمو لہ
عملہ الی یوم القیمۃ ویؤمن من فتان القبر **ترجمہ** فضالہ بن عبید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ہر میت کا ختم کیا جاتا ہے (یعنے عمل اوسکا زندگی تک ہے بعد مرنے کے عمل نہین ہوتا یعنے اوسکے لیے ثواب جدید
نہین لکھا جاتا) مگر جو کہ مورچہ دار کہ بڑھایا جاتا ہے اوسکیواسطے عمل اوسکا قیامت تک اور قبر کے فتنے سے امن مین رہتا ہے
ف یعنی خدا کی راہ مین دشمن سے لڑنے کیواسطے جو مورچے مین تیار ہی کر کے مستعد رہے تو اس عمل کا ثواب ہمیشہ بڑھتا
جاویگا **باب** فی فضل الحرس فی سبیل اللہ تعالیٰ خدا کی راہ مین چوکی پہرہ دینا کتنا ثواب ہے **عن** سہل
بن الحنظلیۃ انھم ساروا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم حنین فاطنبوا السیر حتی کانت عشیۃ
فحضرت الصلاۃ عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجاء رجل فارس فقال یا رسول اللہ انی انطلقت
بین ایدیکم حتی طلعت جبل کذا وکذا فاذا انا بھوازن علی بکرۃ ابائھم بظعنھم ونعمھم
وشائھم اجتمعوا الی حنین فتبسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال تلک غنیمۃ المسلمین
غدا ان شاء اللہ ثم قال من یحرسنا اللیلۃ قال انس بن ابی مرثد الغنوی انا یا رسول اللہ قال فارکب

فركب فرسا له فجاء الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم استقبل
هذا الشعب حتى تكون في اعلاه ولا يغرن من قبلك الليلة فلما اصبحنا خرج رسول الله صلى الله
عليه وسلم الى مصلاه فركع ركعتين ثم قال هل احسستم فارسكم قالوا يا رسول الله ما احسسناه
فثوب بالصلاة فجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يصلي يلتفت الى الشعب حتى اذا قضى
صلاته وسلم قال ابشروا فقد جاءكم فارسكم فجعلنا ننظر الى خلال الشجر في الشعب فاذا هو قد
جاء حتى وقف على رسول الله صلى الله عليه وسلم فسلم فقال اني انطلقت حتى كنت في اعلى
هذا الشعب حيث امرني رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما اصبحت طلعت الشعبين كليهما
فنظرت فلم ار احدا فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم هل نزلت الليلة قال لا الا مصليا
او قاضيا حاجة فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم قد اوجبت فلا عليك ان لا تعمل بعدها

ترجمہ سہل بن الحنظلیہ سے روایت ہے وہ ساتھ گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جنگ حنین میں اور بہت لمبی راہ
کی جب تیسرا پہر ہوا تو سہل نے کہا نماز کا وقت آگیا اور میں شریک ہوا نماز میں آپ کے ساتھ اتنے میں ایک سوار آیا اور بولا
یارسول اللہ میں آپ کے پاس سے گیا جاتے جاتے ایک پہاڑ پر چڑھا قبیلہ ہوازن کے لوگوں کو دیکھا سب ایک جگہہ جمع ہیں
اپنی عورتوں اور اونٹوں اور بکریوں کو لیے ہوئے آپ نے یہہ سنکر تبسم فرمایا اور کہا وہ سب مسلمانوں کی غنیمت ہونگے
اگر خدا چاہے پھر آپ نے فرمایا رات کو ہمارا پہرہ کون دیگا انس بن ابی مرثد نے کہا میں دونگا یارسول اللہ آپ نے فرمایا
سوار ہو جا وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ نے فرمایا جا اس گھاٹی میں یہاں
تک کہ اوسکی بلندی پر پہونچ جاوے مگر ایسا نہ کرنا کہ تمہاری وجہ سے ہم دھوکا کھاویں رات کو اور دشمن آجاوے (یعنی اچھی
طرح ہوشیاری سے پہرہ دینا یہہ نہ کرنا کہ غافل ہو جاؤ اور دشمن بے خبری کی حالت میں ادہر سے چلا آوے) جب صبح ہوئی تو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو نکلے اور دو رکعتیں آپ نے پڑھیں پھر فرمایا تم نے اپنے سوار کو بھی دیکھا لوگوں نے عرض
کیا یارسول اللہ ہم نے اوسکو نہیں دیکھا پھر تکبیر ہوئی آپ نماز پڑھنے لگے لیکن نماز پڑھنے میں کنکھیوں سے گھاٹی کیطرف دیکھہ
رہے تھے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ التفات ادہر اودہر نماز میں درست ہے بیان اسکا کتاب الصلوۃ میں گزر چکا
ف جب آپ نماز پڑھ چکے اور سلام پھیرا تو فرمایا خوش ہو جاؤ تمہارا سوار آگیا ہم دیکھنے لگے درختوں کے بیچ میں جو گھاٹی
میں تھے یکایک وہی سوار آگیا (یعنی انس بن ابی مرثد) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا ہوا اور سلام کیا بعد
اوسکے عرض کیا یارسول اللہ میں چلا گیا یہاں تک کہ گھاٹی کی بلندی پر پہونچ گیا جہاں آپ نے حکم کیا تھا جب صبح ہوئی
تو میں نے دونو گھاٹیوں کو دیکھا کسی کو نہ پایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو رات کو گھوڑے پر سے اترا تھا
وہ بولا نہیں مگر نماز پڑھا یا پاخانے پیشاب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے واجب کیا اپنے واسطے جنت کو اب تجھے

کچھ ضرر نہ کریگا اگر بعد اسکے کچھ عمل نہ کرے ف یہ عمل قبول ہوگیا اور اسکے بدلے جنت تیری لیے قرار پائی اب اگر کوئی اور
عمل نیک تجھ سے سرزد نہ ہو جب بھی جنت تجھ کو ملے گی اور جو اور بھی نیک کام کرے تو بطریق اولےٰ جنت ملے
گی۔ یہ آپ نے خوشی اور بشارت کے طور پر فرمایا یہ غرض نہیں کہ اور فرائض تجھ سے معاف ہوگئے۔ اس
حدیث سے خدا کی راہ میں بھیدہ چوکی دینے کی بڑی فضیلت ثابت ہوئے۔ خیال
کرنا چاہیے کہ جب جہاد میں ایسے خفیف خدمتوں کا اتنا بڑا ثواب
اور درجہ ہے تو لڑکر شہید ہونے کا کیا کچھ ثواب اور مرتبہ ہوگا **باب**
کراھیۃ ترك الغزو جہاد نہ کرنے کی مذمت **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من مات ولم
یغز ولم یحدث نفسہ بالغزو مات علی شعبۃ من نفاق **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مر گیا اسطرح پر کہ نہ کبھی اوس نے جہاد کیا اور نہ کبھی راہ خدا میں اوس نے لڑنیکی نیت کی اپنے دل
مین تو وہ منافق کے ڈیرے پر مرا **ف** یعنی جو مسلمان سچا ہوگا وہ دین محمدی کا غلبہ چاہیگا تو کافرون سے اللہ کیواسطے لڑیگا
اور اگر سامان نہ ہوگا تو دل مین البتہ اوسکا قصد رکھیگا اور جو دل مین بھی جہاد کا کبھی خیال نہ کریگا تو معلوم ہوا کہ منافقان
کیطرح اوسکا ایمان زبانی ہے **عن** ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من لم یغز او یجھز غازیا
او یخلف غازیا فی اھلہ بخیر اصابہ اللہ بقارعۃ قال یزید بن عبد ربہ فی حدیثہ قبل یوم القیمۃ
ترجمہ ابی امامہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے جہاد نہیں کیا یا کسی غازی کا سامان بھی
درست نکیا یا کسی غازی کی نیابت بھی نہ کی یعنے اوسکے پیچھے اوسکے گھر والون کے خبر گیری بھلائی کے ساتھہ نہ کی تو اللہ تعالیٰ
اوسکو کوئی مصیبت سخت پہونچا دیگا قیامت سے پہلے (دنیا مین) اور آخرت مین سخت عذاب ہے **عن** انس
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال جاھدوا المشرکین باموالکم وانفسکم والسنتکم **ترجمہ** انس کی روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مشرکون سے جہاد کرو تم اپنے مالون کے ساتھہ اور اپنے جانون کے ساتھہ اور
اپنی زبانون کے ساتھہ **ف** جہاد کرنا مال اور جان کے ساتھہ یہہ ہے کہ خرچ کرے اپنا مال جہاد مین اور اپنی جان اوس
مین فدا کرے اور زخمی ہو اور زبان کا جہاد یہہ ہے کہ مذمت کرے اون کے بتون کی اور دین باطل کی اور بد دعا کرے
اون پر کہ وہ ذلیل ہون اور شکست پاوین اور ڈراوے اونکو قتل اور قید کرنے کے ساتھہ اور مانند اون کے اور دعا کرے
مسلمانون کی فتح کی اور غنیمت ہاتھہ لگنے کی اور رغبت دلاوے لوگون کو جہاد کی **باب** فی نسخ نفیر العامۃ
بالخاصۃ سب آدمیون کا جہاد کے لیے نکلنا منسوخ ہوگیا **عن** ابن عباس قال الا تنفروا یعذبکم عذابا الیما
وما کان لاھل المدینۃ الی قولہ یعملون نسختہا الایۃ التی تلیہا وما کان المومنون لینفروا
کافۃ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے یہ جو اللہ نے فرمایا اگر تم نہ نکلوگے جہاد کیواسطے (سب کے سب) تو تم کو عذاب کریگا

دکھ کا اور مدینہ والوں کو نہ چاہیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر پیچھے رہ جاویں (یعنی سب آپ کے ساتھ جہاد کو نکلا
کریں) منسوخ ہو گیا اس آیت سے مسلمان سب نہیں نکل سکتے ایک وقت میں عن نجدة بن نفيع قال سألت ابن عباس
عن هذه الآية الا تنفروا يعذبكم عذابا اليما قال فامسك عنهم المطر وكان عذابهم ترجمہ نجدہ
بن نفیع سے روایت ہے میں نے ابن عباس سے پوچھا اس آیت کو اگر تم نہ نکلو گے جہاد کو تو اللہ تم کو عذاب کریگا دکھ کا
کیا عذاب ہے ابن عباس نے کہا عذاب یہی تھا کہ بارش رک گئی ان سے اور قحط ہو گیا گرانی ہو گئی لوگ بھوکوں کے مارے
مرنے لگے) **باب في الرخصة في القعود من العذر** اگر کسی کو عذر ہو تو جہاد کو نہ جانا درست ہے عن زيد بن ثابت
قال كنت الى جنب رسول الله صلى الله عليه وسلم فغشيته السكينة فوقعت فخذ رسول الله
صلى الله عليه وسلم على فخذي فما وجدت ثقل شيء اثقل من فخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم
سري عنه فقال اكتب فكتبت في كتف لا يستوي القاعدون من المؤمنين والمجاهدون في سبيل الله
الى آخر الآية فقام ابن ام مكتوم وكان رجلا اعمى لما سمع فضيلة المجاهدين فقال يا رسول الله فكيف بمن لا
يستطيع الجهاد من المؤمنين فلما قضى كلامه غشيت رسول الله صلى الله عليه وسلم السكينة فوقعت
فخذه على فخذي ووجدت من ثقلها في المرة الثانية كما وجدت في المرة الاولى ثم سري عن رسول
الله صلى الله عليه وسلم فقال اقرأ يا زيد فقرأت لا يستوي القاعدون من المؤمنين فقال رسول الله
صلى الله عليه وسلم غير اولي الضرر الآية كلها قال زيد فانزلها الله وحدها فالحقتها والذي نفسي
بيده لكاني انظر الى ملحقها عند صدع في كتف ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پہلو میں بیٹھا تھا ناگاہ آپ پر وحی اترنے لگی آپ کی ران میری ران پر گری مجھے کبھی اتنا بوجھ معلوم نہیں ہوا
جتنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ران کا بوجھ معلوم ہوا ف شاید وحی کے وقت اعضا آپ کے گراں ہو جاتے
تھے اور عرق آپ کی پیشانی پر آجاتا تھا بوجہ شدت اور سختی کے جو وحی آنے کے وقت ہوتی ہے پھر یہ حالت آپ کی جاتی رہی
(یعنی وحی اترنا موقوف ہوا) تو آپ نے فرمایا لکھ میں نے بکری کی شانے پر لکھا لا یستوی القاعدون من المؤمنین والمجاہدون
فی سبیل اللہ اخیر آیت تک یعنی نہیں برابر ہو سکتے بیٹھنے والے اور جہاد کرنیوالے اللہ کی راہ میں درجے میں یعنی جہاد کرنیوالوں کا
درجہ گھر میں بیٹھنے والوں سے زیادہ ہے) عبد اللہ بن ام مکتوم اندھے تھے انہوں نے جب مجاہدین کی فضیلت سنی تو عرض
کیا یا رسول اللہ جو مومنین جہاد کی طاقت نہیں رکھتے (مثلاً معذور ہیں جیسے اندھے لولے لنگڑے ہیں) اتنا کہنا تھا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پر پھر وحی کی حالت طاری ہو گئی اور آپ کی ران مبارک میری ران پر گری میں نے پھر ویسا ہی بوجھ پایا
جیسا پہلے پایا تھا بعد اس کے وحی اترنا موقوف ہوا اور آپ نے فرمایا پڑھ اے زید میں نے پڑھا لا یستوی القاعدون من
المؤمنین آپ نے فرمایا غیر اولی الضرر پھر اخیر آیت تک وہی آیت رہی تو غیر اولی الضرر علیحدہ اترا لیکن میں نے اس کو اپنی مقام

پر لگا دیا قسم خدا کی گویا مین اب دیکھتا ہون اوس ہڈی کے درار پر جہان مین نے اس کو لگایا تہا **ف** یعنی وہ ہڈی
پہٹی ہوئی تھی اوسکی شگاف پر یہ لفظ پڑہا پایا تہا غیر اولی الضرر یعنی وہ لوگ جو معذور ہین اس سے مستثنی ہین یعنی انکو
درجہ مجاہدین کے برابر ہوگا کیونکہ وہ عذر کے سبب سے جہاد کو جا نہین سکتے برخلاف اون لوگون کے جو تندرست
اور صحیح ہوکر نہین جاتے **عن** انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لقد ترکتم
بالمدینة اقواما ما سرتم مسیرا ولا انفقتم من نفقة ولا قطعتم من واد الا وهم معکم
فیه قالوا یا رسول اللہ وکیف یکونون معنا وهم بالمدینة فقال حبسهم العذر **ترجمہ** انس
بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک جہاد مین) فرمایا تم مدینے مین ایسے لوگون کو
چھوڑ آئے ہو جو تمہاری ساتھ مین چلنے مین اور خرچ کرنے مین اور جنگل کاٹنے مین لوگون نے کہا یا رسول اللہ بہلا وہ
ہمارے ساتھ کیونکر ہو سکتے ہین ان کامون مین حالانکہ وہ مدینے مین ہین آپ نے فرمایا وہ عذر کے سبب سے
رک گئے (تو گویا شریک ہین) **باب** ما یجزئ من الغزو مجاہدین کی خدمت بھی جہاد ہے **عن** زید بن
خالد الجهنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من جهز غازیا فی سبیل اللہ فقد غزا ومن
خلفه فی اهله بخیر فقد غزا **ترجمہ** زید بن خالد جہنی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو راہ خدا مین لڑنیوالے کا سامان درست کردے تو بیشک وہ بھی غازی ہوا اور جو غازی کے پیچھے اوس کے
گھر کی اچھی طرح خبر لیا کرے تو وہ بھی مقرر غازی ہوا (یعنے غازی کے برابر ثواب پاویگا) **عن** ابی سعید الخدری
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث الی بنی لحیان وقال یخرج من کل رجلین رجل ثم قال
للقاعد ایکم خلف الخارج فی اهله وماله بخیر کان له مثل نصف اجر الخارج **ترجمہ** ابی
سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی لحیان کی طرف ایک لشکر کو بہیجا - اور فرمایا کہ ہر دو
شخصون مین سے ایک نکلے (یعنے ہر قبیلے مین سے آدہے رہ جاوین اور پس ماندون کی اہل وعیال وغیرہ کی خبرگیری
کرین) پہر آپ نے فرمایا رہ جانیوالے سے اگر وہ نکلنے والے کی گہربار کی اچھی طرح خبرگیری کریگا تو اوسکو نکلنے والے
کا آدہا ثواب ملیگا **عن** ابی هریرة یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول شر ما فی رجل
شح هالع وجبن خالع **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے
تہے سب سے بری آدمی مین دو خصلتین ہین - ایک تو بخیلی رلانے والی دوسری نامردی خالی کرانیوالی **باب**
فی قوله تعالی ولا تلقوا بایدیکم الی التهلکة یہ جو اللہ نے فرمایا مت ڈالو اپنی جانون کو ہلاکت مین
اسکو کیا سمجھنا چاہئے **عن** اسلم ابی عمران قال غزونا من المدینة نرید القسطنطینیة وعلی الجماعة عبد
الرحمن بن خالد بن الولید والروم ملصقو ظهورهم بحائط المدینة فحمل رجل علی العدو

فقال الناس مه مه لا اله الا الله يلقي بيديه الى التهلكة فقال ابو ايوب انما نزلت هذه الآية فينا

معشر الانصار لما نصر الله نبيه واظهر الاسلام قلنا هلم نقيم في اموالنا ونصلحها فانزل الله

تعالى وانفقوا في سبيل الله ولا تلقوا بايديكم الى التهلكة فالالقاء بالايدي الى التهلكة

ان نقيم في اموالنا ونصلحها وندع الجهاد قال ابو عمران فلم يزل ابو ايوب يجاهد في سبيل

الله حتى دفن بالقسطنطينية ترجمہ اسلم ابو عمران سے روایت ہی ہم نے جہاد کیا مدینہ سی قسطنطنیہ کا قصد رکہتی تھی (جو دار السلطنت تہا روم کا اور اب تک دار الخلافت ہی سلطان روم کا اوسکو استنبول۔ اور اسلامبول بھی کہتی ہین) اور جماعت اسلام کی سردار عبد الرحمن بن خالد بن ولید تھے اور کفار روم اپنی پشت لگائی ہوئی تھے شہر کی دیوار سے (یعنی منتظر کہڑی تھے ہماری آنے کے اور حملہ کرنے کے) اتنی مین ایک شخص نے ہم مین سی دشمن پر ہتہیار اٹہانا چاہا لوگون نے کہا ہان ہان لا اله الا الله اپنی جان کو ہلاکت مین ڈالتا ہے اوسوقت ابو ایوب نے کہا یہ آیت تو ہماری قوم انصار کے شان مین اوتری ہے جب الله تعالی نے اپنے پیغمبر کو مدد دی اور اسلام کو غالب کیا تو ہم نے اپنے دلون مین کہا اب جہاد کی کیا ضرورت ہی اپنی مالون مین رہین (او نٹون اور باغون مین) اور اونکو درست کرین جہاد چہوڑ دین تب الله جل جلاله نے یہ آیت اوتاری وانفقوا في سبيل الله ولا تلقوا بايديكم الى التهلكة خرچ کرو الله کی راہ مین اور مت ڈالو اپنی جانون کو ہلاکت مین تو ہلاکت مین جانون کو ڈالنا یہ ہے کہ اپنے مالون مین مصروف رہین اون کی فکر کرین جہاد چہوڑ دین (نہ یہ کہ جہاد کرنا ہلاکت ہی یہ تو حیات ابدی ہی) ابو عمران نے کہا پھر ابو ایوب جہاد کرتے رہے الله جل جلاله کی راہ مین یہانتک کہ دفن ہوی قسطنطنیہ مین باب في الرمي تیر مارنیکا بیان عن

عقبة بن عامر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الله عز وجل يدخل بالسهم الواحد

ثلثة نفر الجنة صانعه يحتسب في صنعته الخير والرامي به ومنبله وارموا واركبوا وان ترموا

احب الي من ان تركبوا ليس من اللهو الا ثلاث تاديب الرجل فرسه وملاعبته اهله ورميه

بقوسه ونبله ومن ترك الرمي بعد ما علمه رغبة عنه فانها نعمة تركها او قال كفرها ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہی کہ مین نے رسول الله صلی الله علیہ وسلم سے سنا فرماتے تہے تحقیق الله عز وجل داخل کرتا ہی ایک تیر کے سبب سے (یعنی کفار کیطرف پہینکنے کے سبب سے) تین شخصون کو بہشت مین ایک تو اوسکی بنانے والے کو جو اپنی پیشہ مین ثواب کی امید رکھی (یعنے اس نیت سے بناوی کہ جہاد مین کام آوے) دوسری تیر پہینکنی والیکو (یعنے جہاد مین) اور تیسری تیر دینے والیکو تیر انداز کے ہاتہہ مین خواہ اپنا تیر دی خواہ اوسکا خواہ نیا تیر دے یا نشانہ سی پھر اوٹہا کر لاوی پس تیر اندازی کرو اور گہوڑون پر سواری کرو (یعنے سیکہو تیر اندازی اور سواری) لیکن بہت پیاری ہی مجھکو تیر اندازی سواری سے (کیونکہ تیر اندازی پیادہ بھی کر سکتا ہی) ہمارے دین مین کوئی کہیل نہین مگر تین۔ ایک ادب سکہانا آدمی کا اپنے گہوڑیکو

اور اپنی بی بی سے کہیلنا اور تیر اندازی کرنا اپنی کمان سے اور تیر سے (یعنی اسی مین مشغول رہنا) اور جو شخص تیر اندازی
سیکھہ کر چھوڑ دے اوس سے بیزار ہو کر تو مقرر وہ تیر اندازی ایک نعمت تھی جسکو چھوڑ دیا اوس نے یا فرمایا کہ اوس نعمت کا
کفر کیا (ناشکری کی) ف اس حدیث سے تیر اندازی کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی اب تیر کے بدلے بندوق اور
توپ ہے ہر مسلمان کو گولی لگانا گولہ مارنا سیکھنا اور اوسکی مشق کرنا ضرور ہے اسیطرح جتنی سامان حرب اور جنگ
مین اونکا سیکھنا اور حاصل کرنا اور اسلیے سفر کرنا جہاد مین داخل ہے عن عقبة بن عامر الجهني يقول سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو على المنبر يقول واعدوا لهم ما استطعتم من قوة الا ان
القوة الرمي الا ان القوة الرمي ترجمہ عقبہ بن عامر جہنی سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا ہے کہ آپ منبر کے اوپر فرماتے تھے کافرون کے جنگ کیواسطے تیار کرو جتنی تم مین طاقت ہو قوت کو خبردار ہو جاو
کہ قوت تیر اندازی ہے خبردار ہو جاو کہ قوت تیر اندازی ہے ف یعنی کلام اللہ مین جو آیا ہے واعدوا لهم ما
استطعتم من قوة مراد قوت سے تیر اندازی ہے شاید اس لیے کہ یہہ قوی و اسہل ہے بہ نسبت اور چیزون کے سو اب
اس زمانے مین قوت سے مراد بندوقین اور توپین اور کارتوس اور ٹوپیان ہین عن معاذ بن جبل ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم انه قال الغزو غزوان فاما من ابتغى وجه الله واطاع الامام وانفق الكريمة
وياسر الشريك واجتنب الفساد فان نومه ونبهه اجر كله واما من غزا فخرا ورياء وسمعة
وعصى الامام وافسد في الارض فانه لم يرجع بالكفاف ترجمہ معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاد دو طرح پر ہے ایک وہ جہاد جو اللہ کی رضامندی کیواسطے کیا جاتا ہے اور امام کی
فرمانبرداری کیجاتی ہے اور عمدہ سے عمدہ مال اوس مین خرچ کیا جاتا ہے اور رفیق کے ساتھہ نرمی اور محبت کیجاتی ہے اور
فساد سے پرہیز رہتا ہے تو اس قسم کا جہاد تو سونا اور جاگنا سب عبادت ہے اور جو جہاد اپنی بڑائی اور اپنا درجہ دکھانے
اور سنانے کیواسطے ہو اور اپنے افسر کی نافرمانی اور زمین مین فساد منظور ہو تو یہہ جہاد ایسا ہے اسمین جو کوئی جاوے ثواب
تو کیا اوسکو خالی لوٹ آنا مشکل ہے ف یعنی ایسے جہاد مین اگر گناہ سے بچ جاوے تو بھی غنیمت ہے ثواب کا کیا ذکر عن
ابي هريرة ان رجلا قال يا رسول الله رجل يريد الجهاد في سبيل الله وهو يبتغي عرضا من عرض
الدنيا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا اجر له فاعظم ذلك الناس وقالوا للرجل عد
لرسول الله صلى الله عليه وسلم فلعلك لم تفهمه فقال يا رسول الله رجل يريد الجهاد في سبيل
الله وهو يبتغي عرضا من عرض الدنيا فقال لا اجر له فقالوا للرجل عد لرسول الله صلى الله عليه
وسلم فقال له الثالثة فقال له لا اجر له ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے ایک شخص نے حضرت سے کہا یا رسول
اللہ ایک شخص جہاد فی سبیل اللہ کا ارادہ رکھتا ہے حالانکہ وہ اوس سے دنیا کے مال و اسباب چاہتا ہے تو رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوسکو کچھ ثواب نہوگا تو لوگون نے بہت بڑی بات سمجھی اور دوبارہ اُس شخص سے کہا تو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکو پھر پوچھہ شاید کہ تو اس بات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اچھی طرح سمجھا
نہ سکا تو پھر اوس نے کہا یا رسول اللہ ایک شخص اللہ کے راہ مین جہاد کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اور وہ اوس سے دنیا کا مال
و اسباب چاہتا ہے پھر آپ نے فرمایا اسکو کچھ ثواب نہوگا پھر تیسری بار لوگون نے اوس شخص سے کہا تو پھر اسکو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے پوچھہ تو اوسنے تیسری بار پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا آپ نے فرمایا اوسکو کچھ ثواب نہوگا ف
اسلیے کہ اوس نے جہاد اللہ کے راہ مین نکیا بلکہ مقصود مال و متاع دنیا ہی کا تھا اور اگر جہاد اللہ کے لیے کرے اور مقصود غنیمت
کا حاصل ہونا بھی ہو تو ثواب پاتا ہے لیکن اُس سے کم جو محض اللہ ہی کے لیے جہاد کرے اور اوسکو غنیمت مقصود نہو۔

عن ابی موسی ان اعرابیا جاء الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان الرجل یقاتل للذکر
ویقاتل لیحمد ویقاتل لیغنم ویقاتل لیری مکانہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من
قاتل حتی تکون کلمۃ اللہ ھی العلیا فھو فی سبیل اللہ عزوجل ترجمہ ابی موسی سے روایت ہے ایک شخص رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا ایک شخص لڑتا ہے ذکر کیواسطے یعنے آوازہ اور شہرت کیواسطے جسکو سمعہ کہتے ہین
اور ایک شخص لڑتا ہے اپنی تعریف اور نام آوری کیواسطے اور ایک شخص لڑتا ہے غنیمت ہاتھہ لگنے کیواسطے اور ایک شخص
لڑتا ہے تاکہ اوسکا مرتبہ دکھایا جاوے یعنے اپنی شجاعت اور بہادری دکھانے کو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو شخص اسواسطے لڑتا ہے کہ اللہ کا دین بلند ہو تو وہ شخص اللہ عزوجل کی راہ مین لڑتا ہے (اوسکو جہاد کا ثواب ہے)
اور جو ملک اور دنیا کیلیے لڑتا ہے وہ جہاد نہین ہے عن عبداللہ بن عمرو یا رسول اللہ اخبرنی عن الجھاد و
الغزو فقال یا عبداللہ بن عمرو ان قاتلت صابرا محتسبا بعثک اللہ صابرا محتسبا وان قاتلت مرائیا
مکاثرا بعثک اللہ مرائیا مکاثرا یا عبداللہ بن عمرو علی ای حال قاتلت او قتلت بعثک اللہ علی
تلک الحال ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے اُنہون نے کہا یا رسول اللہ مجھکو جہاد سے خبر دیجیے یعنے کسطرح کا جہاد
موجب ثواب کا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبداللہ بن عمرو اگر لڑے تو اس حال پر کہ صبر کرنیوالا اور ثواب
چاہنے والا ہو تو اللہ تعالی تجھکو صبر کرنیوالا اور ثواب چاہنے والا اوٹہا دیگا اور اگر تو لڑیگا اپنی بہادری دکھلانے کے
لیے اور زیادتی کیواسطے (یعنے لوگون مین فخر کے لیے کہ مین تم سے شجاعت اور بہادری مین زیادہ ہون) تو اللہ تجھکو اسی
حال پر اوٹہا دیگا اے عبداللہ بن عمرو تو جس حالت پر لڑیگا یا مارا جاویگا تو اللہ تعالی تجھکو اوسی حال پر اوٹہا دیگا اگر نیت خالص
ہے تو مخلصون مین حشر ہوگا نہین تو ریاکارون مین ہوگا باب فی فضل الشہادۃ شہادت کی فضیلت کا بیان

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما اصیب اخوانکم باحد جعل اللہ ارواحھم
فی جوف طیر خضر ترد انھار الجنۃ تاکل من ثمارھا وتاوی الی قنادیل من ذھب معلقۃ فی ظل العرش

فلما وجدوا طيب ماكلهم ومشربهم ومقيلهم قالوا من يبلغ اخواننا عنا انا احياء في الجنة
ترزق لئلا يزهدوا في الجهاد ولا ينكلوا عند الحرب فقال الله سبحانه انا ابلغهم عنكم قال
فانزل الله ولا تحسبن الذين قتلوا في سبيل الله الى اخر الاية ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمھارے بہائی احد کے دن شہید کیے گیے تو اللہ نے اونکی روحون کو سبز چڑیون
کے پیٹ مین کر دیا (یعنے رکہدیا) وہ بہشت کی نہرون پر پہرتی ہین اور اوسکے میوے کہاتی ہین اور سونیکی قندیلون میز
بسیرا اوٹہکانا کرتی ہین عرش کے سایہ مین جب اون روحون نے اپنے کہانے اور پینے اور سونے کی خوشی حاصل کی تو
کہا کون ہے جو ہماری طرف سے ہمارے بہائیون کو یہ خبر پہونچاوے کہ ہم بہشت مین زندہ ہین اور کہانے کہاتے ہین
تا کہ وہ بھی بہشت کے حاصل کرنیمین بے رغبتی نہ کرین اور لڑائی کیوقت سستی نکرین تو اللہ تعالی نے فرمایا مین پہنچاؤنگا
اونکو تمہاری خبر پس نازل کیا اللہ تعالی نے یہ آیت جو لوگ اللہ کی راہ مین مارے گئے اون کو مردہ مت سمجھو بلکہ وہ جیتے مین
اپنے رب کے پاس کہانے کہلوائے جاتے ہین **ف** خوش ہین اون نعمتون پر جو اللہ نے اونکو دین اور خوشخبری دیتے ہین اون
لوگون کو جو ابھی اون تک نہین آئے کہ تم ہرگز مت ڈرو نہ رنجیدہ ہو عن حسناء بنت معاوية الصريمية قالت
حدثنا عمي قال قلت للنبي صلى الله عليه وسلم من في الجنة قال النبي صلى الله عليه وسلم النبي في
الجنة والشهيد في الجنة والمولود والوئيد ترجمہ حسناء بنت معاویہ نے اپنے چچا اسلم بن سلیم کو روایت
کیا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا بہشت مین کون ہوگا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہشت مین نبی ہونگے
اور بہشت مین شہید ہونگے اور لڑکے اور جیتی گاڑی گئی **ف** مراد شہید سے مومن ہے بموجب قول اللہ تعالی کے والذین
آمنوا باللہ ورسولہ اولئک ہم الصدیقون والشہداء عند ربہم حاصل یہ ہے کہ شہید عام ہے اس سے کہ ہو حقیقةً یا
حکماً اور لڑکا مومن کا ہو یا کافر کا داخل ہوگا بہشت مین اور لڑکے مین داخل ہے کچا بچا ہی اور جیتی گاڑی گئے آخر جیتی
عادت کافرون کی تہی کہ جیتی لڑکیونکو گاڑ دیتے تہے اور بعضے بیٹون کو بھی گاڑ دیتے تہے تکلیف اور تنگی کیوقت اگرچہ
اس حدیث مین لڑکا مطلق ہے مومن کا ہو یا کافر کا مگر کفار کے لڑکون مین بڑا اختلاف ہے اور اون کے باب مین علما کی چند
قول ہین مگر صحیح توقف ہے **باب في الشهيد يشفع** شہید کی شفاعت کا بیان عن نمران بن عتبة
الذماري قال دخلنا على ام الدرداء ونحن ايتام فقالت ابشروا فاني سمعت ابا الدرداء يقول
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يشفع الشهيد في سبعين من اهل بيته ترجمہ نمران بن عتبہ
ذماری سے روایت ہے ہم ام الدرداء پاس گئے اور ہم یتیم تہے اونہون نے کہا خوش ہو جاؤ مین نے ابو الدرداء سے سنا وہ
کہتے تہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہید کی شفاعت قبول کیجاوے گی اوسکے ستر کنبہ والون کے لیے **ف**
بعضون نے کہا مراد شہید سے وہ شہید ہے جو اللہ کی راہ مین قتل کیا جاوے نہ جو طاعون یا اسہال سے مرجاوے۔ اور بعضون نے

کہا مراد مطلق شہید ہے کیونکہ خود آپ نے شہید کو دوسری حدیث مین عام فرمایا **باب في النور يرى عند قبر الشهيد** شہید کی قبر پر نور دکھائی دینے کا بیان **عن عائشة قالت لما مات النجاشي كنا نتحدث انه لا يزال يرى على قبره نور** ترجمہ حضرت عائشہ نے کہا جب نجاشی (بادشاہ حبش) مرگیا تو ہم سے لوگ کہا کرتے تھے کہ اوسکی قبر پر ہمیشہ ایک نور برستا ہے ف شاید وہ شہید مرا ہوگا **عن عبيد بن خالد السلمي قال آخى رسول الله صلى الله عليه وسلم بين رجلين فقتل احدهما ومات الآخر بعده بجمعة او نحوها فصلينا عليه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما قلتم فقلنا دعونا له وقلنا اللهم اغفر له والحقه بصاحبه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فاين صلوته بعد صلوته وصومه بعد صومه شك شعبة في صومه وعمله بعد عمله ان بينهما كما بين السماء والارض** ترجمہ عبید بن خالد سلمی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو شخصون مین بھائی چارہ کردیا تھا (یعنی ایک کو دوسرے کا بھائی بنا دیا تھا) تو ایک تو اون مین سے قتل کیا گیا۔ اور دوسرا کوئی ایک ہفتہ یا ایسے ہی کچھ اوسکے بعد مرگیا ہم نے اوس پر نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے کیا کہا ہم نے اوسکے لیے دعا کی ای اللہ بخش دے اوسکو اور ملا دے اوسکو اپنے ساتھی سے (یعنی پہلے بھائی سے جو قتل کیا گیا تھا اللہ کی راہ مین) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (یہ تم نے کیا کہا) اوسکی نمازین کدھر گئین جو اوس نے اپنے ساتھی کے قتل کے بعد پڑھین اور اوسکے روزے کدھر گئے جو اوس نے اپنے ساتھی کے بعد رکھے اور اوسکے اعمال کدھر گئے جو اوس نے اوسکے بعد کئے بیشک ان دونون مین اتنا فرق ہے جتنا آسمان زمین مین فرق ہے (ایک کا رتبہ زیادہ دوسرے کا کم ہے) **باب في الجعائل في الغزو** مزدوری پر جہاد کرنے کا بیان **عن ابي ايوب الانصاري انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ستفتح عليكم الامصار وستكون جنود مجندة تقطع عليكم فيها بعوث فيكره الرجل منكم البعث فيها فيتخلص من قومه ثم يتصفح القبائل يعرض نفسه عليهم يقول من اكفيه بعث كذا من اكفيه بعث كذا الا وذلك الاجير الى آخر قطرة من دمه** ترجمہ ابی ایوب انصاری سے روایت ہے انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے فتح کیے جاوینگے تم پر شہر یعنی بڑے بڑے شہر اور ہونگے یعنی پائے جاوینگے اور واقع ہونگے لشکر جمع کیے گئے یعنی بھیجا وینگی تم پر اون لشکرون مین فوجین یعنی ہر ایک قوم اور قبیلے کو اونہی مین سے ایک حصہ لشکر کا دینا پڑیگا تو برا جانیگا ایک شخص یعنی امام کے کو اوس کے تئین یعنی ہمراہ جانیکو جہاد کے لیے بغیر اجرت کے پس نکلیگا اور بھاگیگا اپنی قوم مین سے یعنی تا بچے جہاد سے پھر تلاش کریگا قبیلونکو درحالیکہ پیش کریگا اپنے تئین اور پکارتا ہوگا کون ہے کہ کفایت کرون مین اوسکو لشکر سے یعنی کون مجھہ کو نوکر رکھیگا تا محنت لشکر کی اوس سے اپنی ذمہ لون مقصود یہ ہے کہ یہہ شخص راضی نہین ہے کہ بغیر اجرت کے للہ جہاد کرے پس حضرت برائی اوس کی بیان کرتے ہین خبردار ہو یہہ شخص مزدور ہے آخر قطرہ تک خون

تک ف یعنی کیجا دینگے الخ یعنی لازم کرینگے امام یہہ کہ بھیجین فوجین ہر قوم مین سے طرف جہاد کی یعنے جب پہیلیگا اسلام
ہر جانب مین تو محتاج ہوگا امام طرف اوسکی کہ بھیجے ہر جانب فوج تا کہ لڑے اون کفار سے کہ قریب اوس جانب کے ہین اور نہ
غالب ہون کفار اون مسلمانون پر کہ اوس جانب مین ہین عن عبد اللہ بن عمرو ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال للغازی اجرہ وللجاعل اجرہ واجر الغازی ترجمہ ابن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا واسطے جہاد کرنیوالیکے اجر اوسکا ہے یعنے ثواب اوسکا کامل کہ خاص کیا گیا ہے ساتھہ اوسکے اور واسطے دینے والے
مال کے اجر اوسکا ہے اور جہاد کرنیوالیکا بھی ف یعنے جو کوئی مال دیتا ہے اور مدد کرتا ہے غازی کی تا کہ وہ جہاد کرے تو
اوسکو دوہرا ثواب ہوتا ہے ایک ثواب خرچ کرنے مال کا راہ خدا مین اور دوسرا ثواب ہونے اوسکا سبب جہاد و اوس غازیکا
پس مراد ساتھہ جعل کے اسباب تیار کر دینا غازی کا ہے اور جائز ہونا اوسکا اور فضیلت اوسکی متفق علیہ علماء کی ہے

باب فی الرجل یغزو باجیر لیخدم

کوئی لیکے ساتھہ جہاد مین خدمت کیلئے کسیکو اجرت پر لیجاوے عن یعلی بن منیۃ قال اذن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالغزو وانا شیخ کبیر لیس لی خادم فالتمست اجیرا یکفینی و
اجری لہ سہمہ فوجدت رجلا فلما دنا الرحیل اتانی فقال ما ادری ما السہمان وما یبلغ سہمی
فسم لی شیئا کان السہم او لم یکن فسمیت لہ ثلاثۃ دنانیر فلما حضرت غنیمۃ اردت ان اجری
لہ سہمہ فذکرت الدنانیر فجئت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت لہ امرہ فقال ما اجد لہ فی
غزوتہ ہذہ فی الدنیا والآخرۃ الا دنانیرہ التی سمی ترجمہ یعلی بن منیہ سے روایت ہی خبردار کیا لوگون کو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کے نکلنے کیلیے اور مین بوڑہا تھا نہایت اور کوئی خادم میرے پاس نہ تھا کہ میری خدمت
کرے تو مین نے مزدور تلاش کیا کہ مجہکو کفایت کرے اور مین نے اوسکیواسطے اوسکا حصہ بہی جاری کرنا چاہا ف یعنی جو مال
غنیمت مجہکو ملے اوس مین سے ایک حصہ اوسکا دینا چاہا یا کل حصہ اوسی کو دینا چاہا مین نے صرف آخرت کے ثواب پر قناعت کی ف
آخر ایک مزدور مجہے ملا جب کوچ کا وقت قریب آیا تو وہ میرے پاس آیا اور بولا مین نہین جانتا کتنے حصے ہون اور میرا حصہ
کیا آوے تم میری مزدوری کچہہ معین کر دو حصے ہون یا نہ ہون (یعنے مال غنیمت ملے یا نہ ملے) مین نے تین دینار اوسکے
لیے مقرر کر دیے جب مال غنیمت آیا تو مین نے اوسکا حصہ دینا چاہا پہر مجہے خیال آیا اوسکے تو تین دینار مقرر ہوئی تہے
مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور سب حال بیان کیا آپ نے فرمایا اس جہاد کا بدلہ اوسکے لیے دنیا اور آخرت
مین یہی تین دینار ہین

باب فی الرجل یغزو وابواہ کارہان

کوئی شخص بدون مرضی والدین کے جہاد کرے
عن عبد اللہ بن عمرو قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال جئت ابایعک علی
الہجرۃ وترکت ابوی یبکیان فقال ارجع علیہما فاضحکہما کما ابکیتہما ترجمہ عبد اللہ بن عمرو
سے روایت ہی ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ مین آپ سے ہجرت کی

بیعت کرنیکو آیا ہون اور اپنے ماں باپ کو روتا ہوا چھوڑ آیا ہون آپ نے فرمایا جا اون کے پاس اور ہنسا اونکو جیسا رلایا
تھا تو نے اونکو عن عبد اللہ بن عمرو قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ اجاہد
قال الک ابوان قال نعم قال ففیہما فجاہد ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی ایکشخص رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ مین جہاد کرون آپنے فرمایا کیا تیری ماں باپ ہین اوسنے کہا کہ ہان
آپنے فرمایا پس تو بیچ اونہین کے جہاد کر یعنے اونہین کیخدمت مین کوشش کر کہ حکم جہاد کا رکہتا ہی عن ابی سعید
الخدری ان رجلا ہاجر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الیمن فقال ہل لک احد بالیمن
قال ابوای قال اذنا لک قال لا قال ارجع الیہما فاستاذنہما فان اذنا لک فجاہد والا
فبرہما ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہی ایکشخص یمن سے ہجرت کرکر آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
آپنے اُس سے فرمایا کیا یمن مین کوئی تیرا ہے اوسنے کہا ماں باپ ہین آپنے فرمایا کیا اونہون نے تجھکو اذن دیا ہے اوسنے
کہا نہین آپ نے فرمایا کہ تو اونہین کے پاس پھر جا اور اون سے اجازت مانگ اگر وہ تجھکو اجازت دیوین تو جہاد کر اور
نہین تو اونہین کے ساتھ نیکی کر یعنے خدمت کر اون کی

باب فی النساء یغزون عورتین جہاد مین جاسکتی ہین

عن انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغزو بام سلیم ونسوۃ من الانصار لیستقین
الماء ویداوین الجرحی ترجمہ انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام سلیم کو جہاد مین لیجاتے تہے اور
انصار کی کئی عورتون کو بھی اپنے ساتھ لیجاتے تہے جب حضرت اور صحابہ جہاد کرتے تو یہہ عورتین اونکو پانی پلاتین اور زخمیون
کی دوا کرتین ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورتونکا جہاد مین ہمراہ جانا درست ہی لیکن بضرورت لڑائی بہ ہمراہی نہ
کرین زخمیونکے مرہم پٹی کرین پیاسونکو پانی پلادین اگر ضرورت ہو تو جنگ بھی کرین

باب فی الغزو مع ائمۃ الجور ظالم حاکمونکے ساتھ جہاد کرنا درست ہے

عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثۃ
من اصل الایمان الکف عمن قال لا الہ الا اللہ ولا تکفرہ بذنب ولا تخرجہ من الاسلام بعمل والجہاد
ماض منذ بعثنی اللہ الی ان یقاتل اخر امتی الدجال لا یبطلہ جور جائر ولا عدل عادل والایمان
بالاقدار ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتین ایمان کے جڑ مین ایک تو یہہ
جو لا الہ الا اللہ کہے اوسکی قتل اور ایذا سے باز رہنا اور کیسا ہی وہ گناہ کرے اوسکو کافر نہ بنانا اور اسلام سے باہر نہ کرنا ف
یعنے جب آدمی لا الہ الا اللہ کہتا ہو اور کسی اسلام کے رکن کا انکار کرتا ہو تو گناہ کرنیسے وہ کافر نہ ہوگا البتہ اوس گناہ سے
کافر ہوگا جو ایمان کو دور کر دی جیسے شرک کرنا ف اور جہاد جاری رہیگا جسدن سے اللہ تعالی نے مجھے پیغمبر کیا۔ یہانتک کہ اخیر
امت میری دجال سے لڑیگی جہاد باطل نہین ہو سکتا کسی ظالم کے ظلم سے اور نہ عادل کے عدل سے یعنے بادشاہ مسلمان خواہ
ظالم ہو خواہ عادل جہاد اوسکی ساتھ درست ہے اور ایمان لانا چاہیے تقدیر پر عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی

الله عليه وسلم الجهاد واجب عليكم مع كل امير برا كان او فاجرا والصلاة واجبة عليكم خلف كل
مسلم برا كان او فاجرا وان عمل الكبائر والصلوة واجبة على كل مسلم برا كان او فاجرا وان
عمل الكبائر ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد فرض ہے تمپر ہر امیر (حاکم) کے
ساتھ نیک ہو یا فاسق اور نماز فرض ہے تمپر ہر مسلمان کے پیچھے نیک ہو یا بد اگرچہ کبیرے گناہ کرے اور نماز فرض ہے ہر مسلمان
پر نیک ہو یا بد اگرچہ کبیرہ گناہ کرے **ف** یہ حدیث صحیح نہیں ہے مگر متعدد طریقوں سے مروی ہے اور سب طریق ضعیف ہیں۔
اسی واسطے امام کا صالح اور نیک ہونا بہتر ہے اور بدعتی اور فاسق کے پیچھے نماز جائز ہونے میں اختلاف ہے بعضوں کے نزدیک جائز
ہے لیکن مکروہ ہے بعضوں کے نزدیک جائز ہی نہیں مگر بادشاہ ظالم کے ساتھ جب وہ مسلمان ہو بالاتفاق جہاد کرنا درست ہے

باب الرجل يتحمل بمال غيره يغزو ایک آدمی دوسرے کے سواری پر جہاد کرے **عن** جابر بن عبد الله عن
رسول الله صلى الله عليه وسلم انه اراد ان يغزو فقال يا معشر المهاجرين والانصار ان من
اخوانكم قوما ليس لهم مال ولا عشيرة فليضم احدكم اليه الرجلين او الثلاثة فما لاحدنا من ظهر
يحمله الا عقبة كعقبة يعني احدهم فضممت الى اثنين او الثلاثة قال ما لي الا عقبة كعقبة
احدهم من جملي ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کا قصد کیا تو فرمایا اے گروہ مہاجرین
اور انصار کے بعضے تمہاری بھائی ایسے ہیں جنکے پاس مال نہیں ہے نہ کنبہ ہے تو ہر ایک تم میں سے دو تین آدمیوں کو اپنے ساتھ شریک
کر لے اسطرح کہ ہم میں سے کسی کے پاس سواری نہ ہو مگر باری سے جیسے اوروں کی باری ہوتی ہے جابر نے کہا تو میں نے اپنے ساتھ
دو یا تین آدمیوں کو ملا لیا اور میں بھی صرف باری سے اپنی اونٹ پر چڑھتا تھا جیسے وہ چڑھتے تھے **ف** یعنی ہر چند اونٹ
میرا تھا لیکن چونکہ انکو اپنے ساتھ شریک کر لیا تھا تو سب باری باری اوسپر چڑھتے حساب سے

باب في الرجل يغزو يلتمس الاجر والغنيمة کوئی شخص جہاد کرے ثواب اور غنیمت کیواسطے **عن** ضمرة ان ابن زغب الايادي حدثه
قال نزل علي عبد الله بن حوالة الازدي فقال لي بعثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم لنغنم
على اقدامنا فرجعنا فلم نغنم شيئا وعرف الجهد في وجوهنا فقام فينا فقال اللهم لا تكلهم الي
فاضعف عنهم ولا تكلهم الى انفسهم فيعجزوا عنها ولا تكلهم الى الناس فيستأثروا عليهم ثم
وضع يده على راسي او قال على هامتي ثم قال يا ابن حوالة اذا رأيت الخلافة قد نزلت ارض
المقدسة فقد دنت الزلازل والبلابل والامور العظام والساعة يومئذ اقرب من الناس
من يدي هذه من راسك ترجمہ ابن زغب سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن حوالہ ازدی اوترے میرے پاس اور مجھسے کہا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو بھیجا پاپیادہ غنیمت حاصل کرنے کے واسطے (یعنی سواری ہمارے پاس نہ تھے پاؤن
پیدل آپ نے روانہ کیا) ہم گئے اور کچھ کما کے نہ لائے (یعنی مال غنیمت نہ ملا) اور آپ نے ہمارے چہرون پر رنج دیکھا تو آپ کھڑے ہوئے

اور فرمایا یہ مت سونپ دی ان لوگون کو مجھے پھر مین ان کے خبرگیری سے عاجز ہو جاؤن اور نہ سونپ دی اونکو اونھی کے کہ وہ عاجز ہو جاوین اور نہ سونپ دے اونکو اور لوگون کے کہ وہ اپنے تئین مقدم کرین اونپر **ف** بلکہ تو خود اون کی خبرگیری کر اور اون کی حفاظت اپنے سے متعلق رکھ **ت** پھر آپ نے اپنا ہاتھ میرے سر پر رکھا اور فرمایا ای ابن حوالہ جب تو دیکھے خلافت کو زمین مقدس یعنے شام مین اوترتے ہوئے (مراد خلافت سے خلافت نبوت ہے یا امامت مہدی علیہ السلام) تو نزدیک ہو گئے زلزلے اور بلبلے (زلزلے سے مراد زلزلہ قیامت ہے اور بلبلہ رنج اور غم) اور بڑی بڑی واقعات (علامات کبری) اور قیامت اون دنون مین قریب ہو گی لوگون سے اس سے بھی زیادہ جتنا میرا ہاتھ تیرے سر سے نزدیک ہے (یعنے قیامت بہت قریب ہو جاوے گی) **باب** فی الرجل یشری نفسہ آدمی اپنی جان خدا کے ہاتھ بیچڈالے **عن** عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عجب ربنا من رجل غزا فی سبیل اللہ فانہزم یعنی اصحابہ فعلم ما علیہ فرجع حتی اہریق دمہ فیقول اللہ تعالی لملائکتہ انظروا الی عبدی رجع رغبۃ فیما عندی وشفقۃ مما عندی حتی اہریق دمہ **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارا پروردگار تعجب کرتا ہے اوس شخص سے جو جہاد کو گیا اللہ کی راہ مین پھر اوسکے ساتھی سب بھاگ نکلے اور وہ گناہ کے ڈر سے لوٹا یہانتک کہ مارا گیا۔ اوسوقت اللہ جل جلالہ اپنے فرشتون سے فرماتا ہے دیکھو میرے بندے کو لوٹ آیا میرے ثواب کی رغبت کر کے اور میرے عذاب سے ڈر کے یہانتک کہ اوسکا خون بہایا گیا **ف** دوسری حدیث شریف مین ہمارا ہنستا ہے اس سے معلوم ہوا کہ ضحک اور تعجب اون صفات مین سے ہین جو پروردگار کے لیے ثابت ہین **باب** فیمن یسلم ویقتل مکانہ فی سبیل اللہ عزوجل جو شخص مسلمان ہو اور اوسیوقت مارا جاوے خدا کی راہ مین **عن** ابی ہریرۃ ان عمرو بن اقیش کان لہ ربا فی الجاہلیۃ فکرہ ان یسلم حتی یاخذہ فجاء یوم احد فقال این بنو عمی قالوا باحد قال این فلان قالوا باحد قال فاین فلان قالوا باحد فلبس لامتہ ورکب فرسہ ثم توجہ قبلہم فلما راہ المسلمون قالوا الیک عنا یا عمرو قال انی قد امنت فقاتل حتی جرح فحمل الی اہلہ جریحا فجاءہ سعد بن معاذ فقال لاختہ سلیہ حمیۃ لقومک او غضبا لہم ام غضبا للہ فقال بل غضبا للہ ورسولہ فمات فدخل الجنۃ وما صلے للہ صلاۃ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ عمرو بن اقیش کو سود لینا تھا لوگون سے جاہلیت کے زمانے مین انہون نے اسلام کو برا جانا جبتک اپنا سود وصول نہ کرین (کیونکہ اسلام لانے سے سود ساقط ہو جاویگا) پھر وہ جنگ احد کے دن آئے اور پوچھا میرے چچا کے بیٹے کہان ہین لوگون نے کہا احد مین پوچھا فلان کہان ہے لوگون نے کہا احد مین پوچھا فلان کہان ہے لوگون نے کہا احد مین پھر اونہون نے اپنی زرہ پہنی اور اپنے گھوڑے پر سوار ہوے بعد اوسکے متوجہ ہوئے اونکی طرف جب مسلمانون نے اونکو دیکھا تو کہا الگ رہو اونہون نے کہا مین ایمان لایا پھر وہ لڑے یہانتک کہ زخمی ہو کر

اور لوگ اونکو اوٹہا لے گئے وہان سعد بن معاذ آئے اُنہون نے اون کی بہن سے کہا یوچھو اپنے بہائی سے تم کیون لڑے اپنی قوم کی غیرت سے یا غصہ سے یا اسد کیواسطے غصہ کرکے اونہون نے کہا اسد کیواسطے غصہ کرکے اور اوسکے رسول کے لیے پھر وہ مرگئے اور جنت مین گئے حالانکہ اونہون نے ایک نماز بھی نہین پڑہی **باب** فی الرجل یموت بسلاحہ جو شخص اپنے ہتہیار سے آپ مرجاوے **عن** سلمۃ بن الاکوع قال لما کان یوم خیبر قاتل اخی قتالا شدیدا فارتد علیہ سیفہ فقتلہ فقال اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ذلک وشکوا فیہ رجلا مات بسلاحہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مات جاھدا مجاھدا قال ابن شہاب ثم سالت ابنا لسلمۃ بن الاکوع فحدثنی عن ابیہ بمثل ذلک غیر انہ قال فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کذبوا مات جاھدا مجاھدا فلہ اجرہ مرتین **ترجمہ** سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے جب خیبر کا دن ہوا تو میرا بہائی خوب لڑا اتفاقا اوسکی تلوار اوسیکو لگ گئی اور وہ مرگیا تو رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کے اصحاب نے اسمین گفتگو کی اور اوسکی شہادت کو تسلیم نہ کیا بلکہ یون کہا ایک شخص تہا جو اپنی ہتہیار سے مرگیا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے یہہ سنکر فرمایا نہین وہ مرا ہے اسد کے راہ مین کوشش کرکے مجاہد ہوکر ابن شہاب جو اس حدیث کے اسناد مین ایک راوی ہین انہون نے کہا پھر مین نے سلمہ بن الاکوع کے ایک بیٹے سے پوچہا اُنہون بہی اپنے باپ سے ایسی ہی حدیث بیان کی مگر اتنا کہا کہ رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے سنکر فرمایا جہوٹ بولے وہ (صحابہ جو کہتے ہین کہ وہ شہید نہین ہے) وہ مرا ہے جہاد کرکے مجاہد ہوکر اوسکو دوہرا ثواب ہے) اگرچہ وہ اپنی ہتہیار کی چوٹ سے مرگیا **عن** ابی سلام عن رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اغرنا علی حی من جھینۃ فطلب رجل من المسلمین رجلا منھم فضربہ فاخطاہ واصاب نفسہ بالسیف فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخوکم یا معشر المسلمین فابتدرہ الناس فوجدوہ قد مات فلفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بثیابہ ودمائہ وصلی علیہ ودفنہ فقالوا یا رسول اللہ اشھید ھو قال نعم وانا لہ شھید **ترجمہ** ابو سلام سے روایت ہے اُنہون نے سنا ایک شخص سے جو صحابی تہا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کا وہ کہتا تہا ہم نے حملہ کیا جہینہ کے ایک قبیلہ پر تو ایک مسلمان نے قصد کیا ایک آدمی کے مارنے کا اون مین سے پہر مارا اوسکو تلوار سے لیکن تلوار نے خطا کی اور خود اوسیکو لگ گئی رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا ای لوگو اوٹہو اور خبر لو اپنی بھائی مسلمان کے لوگ جلدی کرکے دوڑے اوسکیطرف دیکھا تو وہ مرگیا ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے اوسکو اوسی کے کپڑون اور زخمون مین لپیٹا اور اوپر نماز پڑہی پھر اوسکو دفن کیا لوگون نے کہا یا رسول اسد کیا یہ شہید ہے آپ نے فرمایا ہان اور مین اسپر گواہ ہون **ف** یعنے اسکی شہادت پر مین گواہی دونگا قیامت کے روز۔ اس حدیث سے شہید پر نماز پڑہی جانیکا ثبوت ہے جیسے ابو حنیفہ کا قول ہے

باب الدعاء عند اللقاء جنگ شروع ہوتے وقت دعا کا قبول ہونا **عن** سھل بن سعد قال قال

رسول الله صلی الله علیه وسلم ثنتان لا تردان او قل ما تردان الدعاء عند النداء وعند البأس حين يلحم بعضهم بعضا قال موسى وحدثني رزق بن سعيد بن عبد الرحمن عن ابي حازم عن سهل بن سعد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ووقت المطر **ترجمہ** سہل بن سعد سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دعائیں نہیں رد کیجاتین یا بہت کم رد کی جاتی ہیں) یعنی ہمیشہ قبول ہو جاتین ہیں یا اکثر قبول ہوتی ہیں) یعنی بعد اذان کے) دوسری لڑائی کیوقت جب ایکدوسرے سے بھڑ جاتے ہیں دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہے اور مینہ برسنے وقت **ف** یعنی جب بارش شروع ہو کیونکہ اوسوقت خدا کی رحمت اوترتی ہے امید ہے کہ دعا بھی اوسکی رحمت اور کرم سے قبول ہو جاوے

باب فيمن سال الله تعالى الشهادة جو شخص اللہ سے شہادت مانگے **عن** معاذ بن جبل انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من قاتل في سبيل الله فواق ناقة فقد وجبت له الجنة ومن سال الله القتل من نفسه صادقا ثم مات او قتل فان له اجر شهيد زاد ابن المصفى من هنا ومن جرح جرحا في سبيل الله او نكب نكبة فانها تجئ يوم القيامة كاغزر ما كانت لونها لون الزعفران وريحها ريح المسك ومن خرج به خراج في سبيل الله فان عليه طابع الشهداء **ترجمہ** معاذ بن جبل سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص اللہ کی راہ مین لڑا اونٹنی کے فواق کے موافق تو مقرر اوسکے لیے بہشت واجب ہوئی (ایکبار اونٹنی کا دودہ دہوکر پھر دوسری بار دوہنے تک جتنا وقت ہوتا ہے اوسکو فواق کہتے ہین) اور جسنے شہادت مانگی اللہ تعالی سے سچے دل کے ساتھ پھر وہ مرگیا یا مارا گیا تو اوسکو شہید کا ثواب ہوگا **ف** معلوم ہوا کہ ہر کام مین سچی نیت کو دخل ہے اگر نیت ٹھیک نہ ہو تو جہاد کا بھی ثواب کچھ نہیں **ت** اور جو شخص زخمی کیا گیا زخمی کرنا یعنے دشمن کے ہتھیارون سے اللہ کے راہ مین یا مصیبت زخم کی پہونچایا گیا غیر دشمن سے یعنی کہین گر پڑا یا چوٹ کہائی مصیبت پہونچانا پس تحقیق وہ زخم آویگا قیامت کے دن مانند اکثر اوسچیز کے جو پایا جاتا تہا دنیا مین (یعنی اوسیحالت مین جیسیکہ وہ زخم بہت تازہ تہا دنیا مین) اوسکا رنگ زعفران کا ہوگا اور بو اوسکی مشک کی اور وہ شخص جو نکلا اوسکے پہوڑا اللہ کی راہ مین پس تحقیق اوس پہوڑے پہ یا پہوڑے والے پر مہر ہوگی شہیدون کی) یعنی علامت شہیدونکی ہوگی تاکہ پہنچانا جاوے جو اسی ترقی دین مین سعی کی تہے پس دیا جاویگا ثواب مجاہدین کا)

باب في كراهية جز نواصي الخيل واذنابها گھوڑے کی پیشانی اور دم کے بال نہ کترنا **عن** عتبة بن عبد السلمي وهذا لفظه انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا تقصوا نواصي الخيل ولا معارفها ولا اذنابها فان اذنابها مذابها ومعارفها دفاؤها ونواصيها معقود فيها الخير **ترجمہ** عتبہ بن عبد السلمی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اونہون نے سنا آپ فرماتے تھے گہوڑون کی پیشانی کے بال نکترو اور نہ اونکی یالین اور دمین کترو اسلیے کہ اون کی دمین اون کی چوریان ہین اون سے مکھیان اوڑاتے ہین اور

ایالیں انکی سبب گرم ہونے اونکے ہین اور اونکی پیشانیون کے بالون مین بندہے ہی بہلائی **ف** یعنی برکت ہو اونکے رہنے مین اور بہتری ہو اور زینت بہی ہے **باب** فی ما یستحب من الوان الخیل کون سے قسم کا گہوڑا بہتر ہی **عن** ابی وہب الجشمی وکانت لہ صحبۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بکل کمیت اغر محجل او اشقر اغر محجل او ادھم اغر محجل **ترجمہ** ابی وہب جشمی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لازم ہے تم کو گہوڑا کمیت سفید پیشانی کا اور سفید ہاتہہ پانوںکا یا اشقر سفید پیشانی اور سفید ہاتہہ پانون کا یا سیاہ سفید پیشانی اور سفید ہاتہہ پانوںکا **ف** اشقر کہتے ہین گہوڑے سرخ رنگ کو اور فرق کمیت اور اشقر مین یہہ ہی کہ کمیت کی دم اور ایال سیاہ ہوتی ہے اور اشقر کی سرخ **عن ابی وہب** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بکل اشقر اغر محجل او کمیت اغر فذکر نحوہ قال محمد یعنی ابن مہاجر سالتہ لم فضل الاشقر قال لان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعث سریۃ وکان اول من جاء بالفتح صاحب اشقر **ترجمہ** ابو وہب سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم پکڑو تم اپنے اوپر ہر ایک اشقر سفید پیشانی اور سفید ہاتہہ پانون کو یا کمیت سفید پیشانی اور سفید ہاتہہ پانون کو محمد بن مہاجر نے کہا مین نے عقیل سے پوچہا اشقر کو کیون فضیلت ہوئی انہون نے کہا اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بہیجا تو سب سے پہلے جو سوار فتح کی خبر لیکر آیا وہ اشقر پر سوار تہا **ف** بہتر قسمین گہوڑون کی یہہ ہین کمیت پنجکلیان مشکی پنجکلیان اشقر پنجکلیان انہی کے فضیلت آپ نے بیان فرمائی **عن ابن عباس** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمن الخیل فی شقرھا **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برکت گہوڑون کی سرخ رنگ کے گہوڑون میں ہی **ف** یعنی اون مین توالد تناسل زیادہ ہوتا ہے **عن ابی ہریرۃ** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یسمی الانثی من الخیل فرسا **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مادیان کو بہی گہوڑا شمار کرتے تہے **باب** ما یکرہ من الخیل جو گہوڑے منحوس ہین اونکا بیان **عن ابی ہریرۃ** قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یکرہ الشکال من الخیل والشکال یکون الفرس فی رجلہ الیمنی بیاض وفی یدہ الیسری او یدہ الیمنی وفی رجلہ الیسری **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گہوڑے مین شکال کو مکروہ رکہتے تہے اور شکال یہہ ہے جو ایسا گہوڑا ہو جسکی داہنی پانون اور بائین ہاتہہ مین سفیدی ہو یا اوسکی داہنے ہاتہہ اور بائین پانون مین سفیدی ہو **ف** راوی نے تو تفسیر شکال کے اسطرح کی اور شکال نزدیک صاحب قاموس اور تمام اہل لغت کے گہوڑون مین یہہ ہی کہ تین پانو گہوڑے کے سفید ہون اور ایک ہمرنگ تمام بدن کے یا بالعکس یعنی ایک پانون سفید ہو اور باقی ہمرنگ بدن کے اور شکال اصل مین اوس رسی کو کہتے ہین کہ جس سے چارپائی کو باندہتے ہین پس اسطرح گہوڑے کو تشبیہہ دی ساتھ اسکی اور اسطرحکی گہوڑی کو مکروہ رکہا ازراہ تفاول اسکے کہ وہ بصورت مشکول کے

ہی اور ممکن ہے کہ تجربے سے معلوم ہوا ہو کہ اس جنس کا گھوڑا اصیل نہ ہوتا ہو بعضون نے کہا کہ اگر باوجود اسکی سفیدی کے
پیشانی پر ہو تو دور ہوجاتی ہے کراہت گھوڑی والون کے نزدیک بھی ارجل اور اشکل گھوڑا منحوس ہے ایک شاعر کہتا ہے
ارجل و اشکل و ستارہ پیشانی + گر بہ مفت دہند ستانی **باب** ما یؤمر بہ من القیام علی الدواب والبھائم
جانورون کی خدمت اور خبرگیری اچھی طرح کرنا چاہیے **عن** سہل بن الحنظلیۃ قال مر رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ببعیر قد لحق ظھرہ ببطنہ فقال اتقوا اللہ فی ھذہ البھائم المعجمۃ فارکبوھا
صالحۃ وکلوھا صالحۃ **ترجمہ** سہل بن حنظلیہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اونٹ دیکھا
جسکو پیٹ پیٹ سے لگ گئے تھے **ف** بوجہ بھوک اور تکلیف کے **ف** آپنے فرمایا خدا سے ڈرو ان بے زبان جانورون
کی باب مین ان پر سواری کرو اچھی طرح اور انکو کھلاؤ اچھی طرح **ف** یعنی خوب خدمت اور خبرگیری کرو **عن** عبد اللہ
بن جعفر قال اردفنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلفہ ذات یوم فاسر الی حدیثا لا احدث
بہ احدا من الناس وکان احب ما استتر بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحاجتہ ھدفا او حائش
نخل قال فدخل حائطا لرجل من الانصار فاذا جمل فلما رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم حن وذرفت
عیناہ فاتاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فمسح ذفراہ فسکت فقال من رب ھذا الجمل لمن ھذا
الجمل فجاء فتی من الانصار فقال لی یا رسول اللہ فقال افلا تتقی اللہ فی ھذہ البھیمۃ التی
ملکک اللہ ایاھا فانہ شکی الی انک تجیعہ وتدئبہ **ترجمہ** عبد اللہ بن جعفر سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے ساتھ سوار کیا ایک دن اور آہستہ سے مجھے ایک بات کہی اور کہا کسی سے نہ کہنا اور رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو حاجت ضروری کیواسطے چھپنے کے جگہون مین دو جگہین بہت پسند تھین یا تو کوئی اونچا مقام ہو یا درختون کا
جھنڈ ہو ایکبار کسی انصاری کے باغ مین آپ تشریف لے گئے ادھر سے ایک اونٹ آیا اوس نے آپ کو دیکھکر رونا شروع کیا یعنی
آواز رونے کی سے نکالی اور آنکھون سے آنسو بہانا شروع کیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکے پاس گئے اور اوسکے سر پر ہاتھ
پھیرا وہ چپ ہو رہا بعد اوسکے پوچھا یہ اونٹ کسکا ہے ایک جوان انصار مین سے آیا اور کہنے لگا میرا ہے یا رسول اللہ آپ نے
فرمایا تو خدا سے نہین ڈرتا اس جانور مین جسکا اللہ نے تجھے مالک کیا اوس اونٹ نے مجھسے شکایت کی تیری تو اوسکو مارتا ہے اور
تھکاتا ہے **ف** سبحان اللہ آپ رحمۃ للعالمین تھے اونٹ بھی آپ کو دیکھکر اپنے فریاد سامنے لایا اور آپ کا ہاتھ پھیرتے
چپ ہو گیا **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بینما رجل یمشی بطریق فاشتد
علیہ العطش فوجد بئرا فنزل فیھا فشرب ثم خرج فاذا کلب یلھث یاکل الثری من العطش
فقال الرجل لقد بلغ ھذا الکلب من العطش مثل الذی کان بلغنی فنزل البئر فملا خفہ
فامسکہ بفیہ حتی رقی فسقی الکلب فشکر اللہ لہ فغفر لہ فقالوا یا رسول اللہ وان لنا فی البھائم

لاجرافقال فی کل ذات کبد رطبة اجر **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ایک شخص راہ خدا مین جارہا تہا اوسکو بہت پیاس معلوم ہوئی ایک کنوان دیکہا اوس مین اوترکر پانی پیا جب کنوئین سے نکلا
تو دیکہا ایک کتا ہانپ رہا ہے اور پیاس کے مارے کیچڑ چاٹ رہا ہے اوسنے دل مین کہا اس کتے کا بھی پیاس کے مارے وہی حال ہوگا
جو میرا تہا پھر کنوئین مین اوترکر اپنے موزے مین پانی بہرا اور موہنہ مین اوسکو داب کر اوپر چڑہا **ف** کیونکہ کنوان ایسا ہوگا
جسمین چڑہنا دشوار ہوگا اسوجہ سے موزہ ہاتھ مین نہ لا سکا منہ مین داب لیا **ت** اور کتے کو پانی پلایا اللہ جل جلالہ اوس سے
خوش ہوگیا اور اوسکو بخشدیا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمکو جانورون کے پانی پلانے مین بھی ثواب ہے آپنے فرمایا
کیون نہین ہر جاندار جگر مین ثواب ہے **ف** مسلمان ہو یا کافر آدمی ہو یا جانور رحمت سانی اور رحم اور مہربانی ایسی چیز
ہے جو اللہ جل جلالہ کو نہایت پسند ہین وہ کبہی بیکار نہ جاوے گی لگران مین سے وہ جانور مستثنی ہین جو موذی ہون یا واجب القتل
ہون **عن** انس بن مالك قال كنا اذا نزلنا منزلا لا نسبح حتى نحل الرحال **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت
ہے ہم جب منزل مین اوترتے تو نماز نہ پڑہتے جبتک کجاوُن کو اونٹون پر سے اوتار نہ لیتے تاکہ اونٹون کو تکلیف نہ ہو **باب**
فی تقلید الخیل بالاوتار جانورون کے گلین تانت کے گنڈے ڈالنا **عن** ابی بشیر الانصاری انہ کان مع رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض اسفارہ فارسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رسولا قال عبد اللہ
بن ابی بکر حسبت انہ قال والناس فی مبیتہم لا تبقین فی رقبۃ بعیر قلادۃ من وتر ولا قلادۃ
الا قطعت **ترجمہ** ابی بشیر انصاری سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے بعضے سفرون مین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے کسیکو بھیجا اور لوگ سو رہے تہے اوس نے کہا نہ باقی رہے اونٹ کے گردن مین تانت کا گنڈا یا کوئی گنڈا
مگر کاٹ ڈالا جاوے۔ کہا مالک نے یہ گنڈا نظر نہ لگنے کیواسطے باندہتے تہے آپنے اس سے منع کیا کہ گنڈا کچہ موثر نہین ہوسکتا
سب آفتون سے اللہ جل جلالہ بچانے والا ہے **عن** ابی وهب الجشمی وکانت لہ صحبۃ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ارتبطوا الخیل وامسحوا بنواصیہا واعجازها او قال اکفالها وقلدوها ولا
تقلدوها الاوتار **ترجمہ** ابی وہب جشمی سے روایت ہے وہ صحابی تہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گہوڑونکو
باندہ رکہو اور اونکے پیچھون اور پیشانیون پر ہاتھ پہیرا کرو یا یہ کہے اعجازها کے اکفالها فرمایا معنے دونون کے ایک ہین اور اونکے
گردنون مین گنڈے باندہو اور اونکی گردنون مین کمان کے چلے نہ باندہو **ف** گہوڑے باندہ رکہنے سے کنایہ یہہ ہے کہ اونکو
جہاد کیلیے فربہ کرو اور ہاتھ پہیرنے سے مقصود گرد وغبار سے اونکو صاف کرنا ہے اور اونکی فربہی کا حال معلوم کرنا ہے اور اس سے
اُنس و راحت بہی حاصل ہوتی ہے اور جاہلیت کی عادت تہی کہ کمان کے چلے گہوڑون کے گردنون مین باندہتے تہے تا نظر نہ لگے
آپنے تنبیہ کیلیے اس سے منع فرمایا کہ گہوڑے کا گلا نہ گہوٹے اور نہ یہہ تقدیر کو رد کرسکتا ہے **باب** فی تعلیق الاجراس
جانورون کے گلے مین گہنٹے لٹکانے کا بیان **عن** ام حبیبۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تصحب

الملائکۃ رفقۃ فیہا جرس **ترجمہ** ام حبیبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ساتھ نہیں رہتے
رحمت کے فرشتے اون لوگوں کا جنمیں گھنٹا ہوتا ہے **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لا تصحب الملائکۃ رفقۃ فیہا کلب او جرس **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا رحمت کے فرشتے ساتھ نہیں رہتے اون لوگوں کا جنمیں کتا اور گھنٹا ہو **عن** ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال فی الجرس مزمار الشیطان **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا گھنٹے میں شیطان کا باجا ہے **ف** گھنٹا اونٹ وغیرہ کی گردن میں اسواسطے منع ہوا کہ دشمن آواز سے خبردار
ہوجاتا ہے وہ اپنا بچاؤ کر لیتا ہے تو مسلمان اوسپر غالب نہیں ہوسکتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ پسند تھا
کہ دشمن کو بالکل اپنی خبر نہو یکایکی اوسپر پہونچ جاویں **باب** فی رکوب الجلالۃ جلالہ (جو جانور گوہ کھاوے)
اوسپر سواری کی ممانعت **عن** ابن عمر قال نھی عن رکوب الجلالۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر نے منع کیا جلالہ پر سوار ہونے
سے **عن** ابن عمر قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الجلالۃ فی الابل ان یرکب علیہا
ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلالہ اونٹ پر چڑھنے سے منع کیا (کیونکہ وہ نجس ہے
اور گوشت اوسکا حرام ہے تو پسینا بھی اوسکا نجس ہے ہوگا **باب** فی الرجل یسمی دابتہ آدمی اپنے جانور کا نام رکھے
عن معاذ قال کنت ردف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی حمار یقال لہ عفیر **ترجمہ** معاذ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھا ایک گدھے پر جسکو عفیر کہتے تھے **باب** فی النداء عند
النفیر یا خیل اللہ ارکبی کوچ کے وقت مجاہدین کو یوں پکارنا ای اللہ کے لوگو سوار ہوجاؤ **عن** سمرۃ بن جندب
اما بعد فان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سمی خیلنا خیل اللہ اذا فزعنا وکان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یامرنا اذا فزعنا بالجماعۃ والصبر والسکینۃ واذا قاتلنا **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری جماعت کا نام خیل اللہ رکھکر پکارتے جب ہم گھبراتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ہم کو حکم کرتے تھے گھبراہٹ کے وقت اکٹھا ہوجانیکا اور صبر اور تحمل کا اسیطرح لڑائی کے وقت **ف** ہر چند خیل اصل میں گھوڑوں
کو کہتے ہیں مگر یہاں مراد خیل سے جماعت ہے مجاہدین کی وہ اللہ کے گروہ ہیں **باب** النھی عن لعن البھیمۃ
جانور پر لعنت کرنیکی ممانعت **عن** عمران بن حصین ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان فی سفر فسمع لعنۃ
فقال ما ھذہ قالوا ھذہ فلانۃ لعنت راحلتہا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ضعوا عنہا
فانہا ملعونۃ فوضعوا عنہا قال عمران فکانی انظر الیہا ناقۃ ورقاء **ترجمہ** عمران بن حصین سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر میں تھے آپ نے لعنت کی آواز سنی (یعنی کوئی کسی کو لعنت کرتا ہے) آپ نے
پوچھا یہ کیا ہے لوگوں نے کہا فلاں عورت ہے اوس نے لعنت کی اپنی اونٹ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوتار لو

پالان اوس اونٹ پر سے کیونکہ وہ ملعون ہے لوگون نے اوسکو خالی کر دیا عمران نے کہا گویا مین دیکہہ رہا ہون اوس اونٹ
کو وہ سیاہی مائل تہا ف مقصود اس سے زجر تہا اوس عورت کو کہ جب تو نے اوسپر لعنت کی تو ملعون پر سوار ہونا کیا
ضرور ہے **باب فی التحریش بین البہائم** چوپایہ جانورونکو لڑانے کی ممانعت **عن** ابن عباس قال
نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن التحریش بین البہائم **ترجمہ** روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے چوپایہ جانورون کو لڑانے سے جیسے مینڈہے وغیرہ کو **باب فی وسم الدواب** جانورونکو داغ
دینا **عن** انس بن مالک قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم باخ لی حین ولد لیحنکہ فاذا ہو
فی مربد یسم غنما احسبہ قال فی آذانہا **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اپنی بہائی کو لیکر آیا جو پیدا ہوا تہا تحنیک کے لیے (یعنے کچہ چبا کر آپ اوسکے منہہ مین ڈالدین) دیکہا تو آپ جانورون
کے تہان پر تہے اور بکریونکے کانونپر داغ دیرہے تہے نشانی کیواسطے (تاکہ اپنی بکریان پہچانی جاوین) **عن**
جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مر علیہ بحمار قد وسم فی وجہہ فقال اما بلغکم انی قد
لعنت من وسم البہیمۃ فی وجہہا او ضربہا فی وجہہا فنہی عن ذلک **ترجمہ** جابر سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گدہا دیکہا جسکے منہ مین داغ تہا آپ نے فرمایا تم کو خبر نہین مین نے
لعنت کی ہے اوس شخص پر جو جانور کو داغ دیوے منہ پر یا اوسکے منہ پر مارے پہر آپ نے اس سے منع کیا **ف** منہ کے
سوا اور جگہہ مارنا یا داغنا درست ہے پہلی حدیث سے **باب فی کراہیۃ الحمر تنزی علی الخیل** گدہونکا چڑہانا
گہوڑون پر کیسا ہے **عن** علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ قال اہدیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم بغلۃ فرکبہا فقال علی لو حملنا الحمیر علی الخیل فکانت لنا مثل ہذہ قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم انما یفعل ذلک الذین لا یعلمون **ترجمہ** حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے ایک خچر تحفہ آیا آپ اوس پر سوار ہوئے حضرت علی نے کہا کاش ہم بہی گدہون کو گہوڑیون
پر چڑہائین تو خچر ہمارے پاس بہی ہون آپنے فرمایا یہ کام وہ کرتے ہین جو نہین جانتے **ف** گہوڑون کی منفعت کہ
وہ جہاد مین کام آتا ہے اوسکو حصہ ملتا ہے اور قیمت بہی گہوڑے کی زیادہ ہوتی ہے خچر سے بعضون نے ظاہر حدیث سے
گدہونکا جفتی کرانا گہوڑیون پر مکروہ رکہا ہے بعضون کے نزدیک جائز ہے اور یہ حدیث محمول ہے اوپر استحباب کی واسطے
بڑہانے گہوڑون کے نسل کے کیونکہ وہ آلہ ہین جہاد کا **باب فی رکوب ثلاثۃ علی دابۃ** تین آدمیونکا ایک ہی جانور
پر چڑہنا **عن** عبد اللہ بن جعفر کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا قدم من سفر استقبل بنا فایّنا
استقبل اولا جعلہ امامہ فاستقبل بی فحملنی امامہ ثم استقبل بحسن او حسین فجعلہ خلفہ
فدخلنا المدینۃ وانا لکذلک **ترجمہ** عبد اللہ بن جعفر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وقت سفر سے

آتے تو لوگ ہم کو آپ کے استقبال کے لیے لیجاتے جو ہم میں سے پہلے پہونچتا آپ اوسکو اپنے آگے بٹھا لیتے تو پہلے میں پہونچا آپ نے مجھکو اپنے آگے بٹھالیا پھر امام حسن یا امام حسین پہونچے آپ نے اونکو اپنے پیچھے بٹھا لیا بعد اوسکے ہم مدینہ کو آئے اسی طرح بیٹھے ہوئے

باب فی الوقوف علی الدابۃ جانور پر بیکار بیٹھے رہنے کی ممانعت **عن** ابی هريرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ایای ان تتخذوا ظهور دوابكم منابر فان اللہ انما سخرها لكم لتبلغكم الی بلد لم تكونوا بالغيه الا بشق الانفس وجعل لكم الارض فعليها فاقضوا حاجتكم **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم اس بات سے کہ اپنی جانوروں کے پیٹھوں کو منبر بناؤ (بضرورت اوسپر بیٹھے رہو) کیونکہ اللہ تعالی نے اونکو تابع کر دیا تمہارے اسواسطے کہ تم ایک شہر سے دوسرے شہر کو پہونچو جہاں نہ پہونچ سکتے تھے مگر دل توڑ کر (یعنی تکلیف اوٹھا کر اگر سواری نہ ہوتی) اور تمہارے لیے زمین بنائی ہے اوسپر اپنے کام کیا کرو

باب فی الجنائب کوتل اونٹوں کا بیان **عن** ابی هريرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تكون ابل للشياطين وبيوت للشياطين فاما ابل الشياطين فقد رأيتها يخرج احدكم بنجيبات معه قد اسمنها فلا يعلو بعيرا منها ويمر باخيه قد انقطع به فلا يحمله واما بيوت الشياطين فلم ارها كان سعيد يقول لا اراها الا هذه الاقفاص التی يستر الناس بالديباج **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اونٹ ہوتے ہیں شیطانوں کیواسطے اور گھر شیطانوں کے لیے پس جو شیطانوں کے اونٹ ہیں میں نے اونکو دیکھا کوئی تم میں سے اپنے ساتھ کوتل اونٹ (زیب وزینت کے لیے) لیکر نکلتا ہے جنکو اوس نے موٹا بنایا ہے اونپر سواری نہیں کرتا اور راہ میں اپنے بھائی کو دیکھتا ہے کہ وہ چلنے سے عاجز ہو گیا لیکن اوسکو سوار نہیں کرتا اور شیطانوں کے گھر میں نہیں دیکھے **ف** اب شیطانوں کے گھر بھی موجود ہیں کسی کے پاس بہت سے مکانات ہوتی ہیں جو آراستہ پیراستہ فرش فروش سے ہوتے ہیں لیکن خالی اون میں کوئی نہیں رہتا اور اپنی بھائی مسلمان کو دیکھتے ہیں اوسکو گھر نہیں راہ میں پڑا ہے مینہ اور دہوپ کی تکلیف اوٹھاتا ہے رہنے کو اوسکو جگہہ نہیں دیتے **ت** سعید نے کہا میں تو شیطانوں کا گھر انھی ہودوں کو سمجھتا ہوں جنکو پردے لپٹے ہوتے ہیں رمترجم کہتا میں تو شیطانوں کا گھر اونھی گھروں کو جانتا ہوں جنکا اوپر بیان کیا

باب فی سرعۃ السیر جلدی چلنے کا بیان **عن** ابی هريرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا سافرتم فی الخصب فاعطوا الابل حقها واذا سافرتم فی الجدب فاسرعوا السير فاذا اردتم التعريس فتنكبوا عن الطريق **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ارزانی میں تم سفر کرو تو دو اونٹوں کو حق اونکا (یعنے اونکو چارہ کہانے چھوڑ دیا کرو تا خوب چریں اور تیز چلیں) اور جب تم قحط سالی میں سفر کرو تو جلدی چلو (یعنی راہ میں تاخیر نکرو تا ضعیف ہونے سے پہلے تم کو منزل

مقصود کو پہونچا دین) اور جب تم رات کو اترو تو راہ سے بچو۔ یعنی راہ مین مت اترو وہان سانپ بچھو موذی جانور وغیرہ کا اندیشہ ہے **عن** جابر بن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو ھذہ قال بعد قولہ حقھا ولا تعدوا المنازل **ترجمہ** دوسری روایت مین جابر سے بھی ایسا ہے مروی ہی مگر اسمین اتنا زیادہ ہے کہ منزل سے آگے نہ بڑہو تا کہ جانور کو تکلیف نہ ہو) **عن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بالدلجۃ فان الارض تطوی باللیل **ترجمہ** انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کو چلنا اپنے پر لازم پکڑو اسلیے کہ زمین رات کو طی ہو جاتی ہی **ف** یعنے دن کے چلنے پر ہی قناعت نہ کرو بلکہ رات کو بھی کچھ چلا کرو اسلیے کہ چلنا آسان ہوتا ہے رات کو خصوصًا عرب کے ملک مین جہان دنکو آفتاب کی تپش بہت ہوتی ہے رات کو جلد سے زمین طے ہو جاتی ہے **باب** رب الدابۃ احق بصدرھا جو جانور کا مالک ہو وہ آگے بیٹھنے کا حقدار ہے **عن** ابی بریدۃ یقول بینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمشی جاء رجل ومعہ حمار فقال یا رسول اللہ ارکب وتاخر الرجل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا انت احق بصدر دابتک منی الا ان تجعلہ لی قال فانی قد جعلتہ لک فرکب **ترجمہ** ابو بریدہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جا رہے تھے اتنے مین ایک شخص آیا گدہے پر سوار ہو کر وہ بولا یا رسول اللہ سوار ہو جائی اور پیچھے سر کا آپنے فرمایا نہین تو زیادہ حقدار ہے آگے بیٹھنے کا اپنے جانور پر مجھسے البتہ اگر تو یہ جانور مجھے دیدے تو مین آگے بیٹھونگا وہ بولا یا رسول اللہ مین نے یہ آپکو دیدیا پھر آپ اوسپر سوار ہوئے **ف** یعنے آگے بیٹھ گئے کیونکہ اب وہ جانور آپکے ملک مین آگیا **باب** فی الدابۃ تعرقب فی الحرب جانور کے کونچین کاٹ ڈالنا لڑائی مین **عن** عبد اللہ بن الزبیر حدثنی ابی الذی ارضعنی وھو احد بنی مرۃ بن عوف وکان فی تلک الغزاۃ غزاۃ موتۃ قال واللہ لکانی انظر الی جعفر حین اقتحم عن فرس لہ شقرا فعقرھا ثم قاتل القوم حتی قتل **ترجمہ** عبد اللہ بن الزبیر سے روایت ہی میری باپ رضاعی نے جو بنی مرہ بن عوف مین سے تہا مجھسے بیان کیا وہ جہاد مین تہا یعنے موتہ (ایک موضع ہی شام مین) کی لڑائی مین کہا مین گویا دیکھ رہا ہون جعفر بن ابی طالب کو جب وہ کود پڑے اپنے اشقر گھوڑے سے اور اوسکی کونچین کاٹ دین پھر لڑے کافرون سے یہانتک کہ قتل کیے گئے **ف** کونچین کاٹ دین تا کہ کافرون کے کام نہ آوے اس حدیث سے معلوم ہوا لڑائی مین اگر جانور یا سامان کا خوف ہو کہ وہ دشمن کے ہاتھ مین آکر باعث اوسکی تقویت کا ہوگا تو اوسکا تلف کر ڈالنا درست ہی۔ ابو داؤد نے کہا یہ حدیث قوی نہین ہے **باب** فی السبق آگے بڑھنے کی شرط کا بیان **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا سبق الا فی خف او فی حافر او نصل **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال نہین ہے مال کا لینا سابقت کے

ساتھ گھوڑ اونٹ یا گھوڑی دوڑانے مین یا تیر چلانے مین **ف** سبق اوس مال کو کہتے ہین کہ گھوڑ دوڑ وغیرہ مین شرط کیا جاوے اور اس حدیث کے ظاہر سے معلوم ہوتا ہے کہ مسابقت کے ساتھ مال لینا روا نہین سوائے ان تین چیزون کے اور بعضے فقہا نے لاحق کیا ہے ان کے ساتھ اون چیزونکو بھی جو جہاد کے اسباب سے ہین جیسے گدہا اور خچر گھوڑے کے حکم مین داخل ہے اور فیل اونٹ کے حکم مین اور جو چیز جہاد کے اسباب سے ہے اوسکی مسابقت مین شرط کرنا مال کا جہاد کے رغبت دلانیکے واسطے ہے بخلاف اون چیزون کے جو جہاد کے اسباب سے نہین مانند کبوتر بازی وغیرہ کے اوس مین مسابقت اور مال لینا اوسپر جائز نہین **عن** عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سابق بین الخیل التی قد اضمرت من الحفیاء وکان امدھا ثنیۃ الوداع وسابق بین الخیل التی لم تضمر من الثنیۃ الی مسجد بنی زریق وان عبد اللہ کان ممن سابق بہا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شرط لگائی آگے بڑہنے کی اون گھوڑون مین جو تیار کیے گیے تہے گھوڑدوڑ کے لیے حفیا سے (ایک مقام ہے باہر مدینہ کے) ثنیۃ الوداع تک (پانچ چھ میل ہے حفیا سے) اور جو گھوڑے تیار نہین کیے گیے تہے اونکی حد ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی زریق تک (ایک میل ہے) مقرر کی اور عبد اللہ بھی گھوڑ دوڑ مین شریک تہے **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یضمر الخیل یسابق بہا **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑون کو گھوڑدوڑ کے لیے اضمار کرتے تھے **ف** اضمار اسکو کہتے ہین کہ گھوڑی کو خوب گھانس کہلاتے ہین تا قوی و فربہ ہو بعد ازان کم کرتے جاتے ہین گھانس کو اور اوسکی خوراک پر لا ٹھیراتے ہین اور ایک مکان مین بند کر کر گردنیان ڈالتے ہین کہ وہ گرم ہوتا ہے اور عرق لے آتا ہے اور جب وہ عرق خشک ہوتا ہے تو سبک ہو جاتا ہے اوسکا گوشت اور وہ قوی ہوتا ہے راہ چلنے مین **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سبق بین الخیل وفضل القرح فی الغایۃ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑدوڑ کی اور جو گھوڑا پانچوین برس مین لگ چکا تھا اوسکا پلہ دور مقرر کیا

باب فی السبق علی الرجل

پاؤن پاؤن دوڑنے کا بیان **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا انہا کانت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر قالت فسابقتہ فسبقتہ علی رجلی فلما حملت اللحم سابقتہ فسبقنی فقال ھذہ بتلک السبقۃ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تہین سفر مین انہون نے کہا ہم اور آپ دوڑے تو مین آگے نکل گئی پھر جب مین موٹی ہو گئی تو ہم اور آپ دوڑے آپ آگے نکل گئے آپنے فرمایا یہ اوسکا بدلہ ہے جو تو پہلے آگے نکل گئی تھی (یعنے اب ہم اور تم برابر ہو گئے)

باب فی المحلل

گھوڑ دوڑ مین محلل کا شریک ہو جانا **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من ادخل فرسا بین فرسین یعنی وھو لا یؤمن ان یسبق فلیس بقمار ومن ادخل فرسا بین فرسین وقد امن

ان لیسبق فہو قمار ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایک گھوڑا داخل کرے
درمیان دو گھوڑون کے اور وہ گھوڑا ایسا ہو کہ اوسکے بڑھ جانے کا یقین نہو بلکہ پیچھے رہ جانیکا بھی احتمال ہو تو
وہ قمار نہیں اور جو شخص کہ داخل کرے ایک گھوڑیکو درمیان دو گھوڑون کے اور وہ یقین رکھتا ہو اوسکے آگے بڑھ جانے
کا پس وہ قمار ہے **ف** حاصل یہ ہے گھوڑدوڑ مین اگر شرط حاکم کی طرف سے ہو یا ایک طرف ہو تو درست ہے اور جو دونون
طرف سے ہو تو محلل کا ہونا ضرور ہے یعنے ایک تیسرے شخص کا جسکی جیت جانی یا ہار جانے کا یقین نہو بلکہ ہار نیکا
بھی اور جیتنے کا بھی احتمال ہو اگر جیتیگا تو دونون سے شرط کا روپیہ بھیگا اور ہاریگا تو کچھ نہ دیگا اور جو اس محلل کے جیتنے
یا ہارنے کا یقین ہو تو اوسکا شریک ہونا کچھ مفید نہ ہوگا **باب** فی الجلب علی الخیل فی السباق گھوڑدوڑ مین
کسیکو اپنی گھوڑے کے پیچھے رکھنا **عن** عمران بن حصین عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا جلب ولا جنب
زاد یحیی فی حدیثہ فی الرھان ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جلب نہیں
ہے اور نہ جنب ہے یحیی نے اپنی حدیث مین زیادہ کیا ہے فی الرہان کے لفظ کو یعنے لاجلب ولاجنب فی الرہان اور مراد رہان سے
بھی شرط کرنا ہے او مسابقت کرنا ہے گھوڑدوڑ مین **ف** زکوۃ مین جلب یہہ ہے کہ زکوۃ لینے والا دور اوترے زکوۃ دینے والونسے
اور اونکو یہہ حکم کرے کہ مواشی میرے پاس یہان لاؤ اور جنب یہ ہے کہ مال والے اپنی موضع سے دور جا بیٹھیں اور زکوۃ لینے والیکو
مشقت مین ڈالین تا وہ وہین جاوے تو یہ دونو مکروہ و ممنوع ہین۔ اور جلب گھوڑدوڑ مین یہہ ہے ایک شخصکو اپنی گھوڑی کے
پیچھے لگا لیوے کہ وہ گھوڑی کو ڈانٹتا رہے تا کہ وہ آگے بڑھ جاوے۔ اور جنب یہہ ہے کہ اپنے گھوڑے کے پہلو مین اور ایک گھوڑا
رکھے اسلیے کہ جب سواریکا گھوڑا تھک جاوے تو اوس گھوڑے پر سوار ہولے یہہ بھی منع ہے **عن** قتادۃ قال الجلب
والجنب فی الرھان ترجمہ قتادہ نے کہا جلب اور جنب گھوڑدوڑ مین ہوتے ہین جنکے معنے ابھی بیان ہوئے **باب**
السیف یحلی تلوار پر چاندی لگانا **عن** انس قال کانت قبیعۃ سیف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضۃ
ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تلوار کے قبضہ کی ٹوپی چاندی کی تھی **ف** اسمین
دلیل ہے اسپر کہ جائز ہے تلوار پر چاندی کا زیور لگانا قلیل ہو یا کثیر اسی طرح کمربند چاندی کا اور ٹوپے چاندی کی کیونکہ چاندی
کا استعمال مردون کے لیے درست ہے **عن** سعید بن ابی الحسن قال کانت قبیعۃ سیف رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فضۃ قال قتادۃ وما علمت احدا تابعہ علی ذلک ترجمہ سعید بن ابی الحسن سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کے قبضہ کی ٹوپی چاندی کی تھی قتادہ نے کہا مین نہیں جانتا کہ
سعید بن ابی الحسن کی متابعت کسی اور شخص نے کی ہو اس حدیث کی روایت مین **باب** فی النبل یدخل بہ المسجد
تیر لیکر مسجد مین جانیکا بیان **عن** جابر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ امر رجلا کان یتصدق
بالنبل فی المسجد ان لا یمر بھا الا وھو اخذ بنصولھا ترجمہ جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت ہے رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حکم کیا جو تیر بانٹ رہا تہا مسجد مین کہ جب وہ تیرون کو لیکر نکلے تو اون کی پیکانین پکڑے رہے تاکہ وہ تیر کسیکو لگ نہ جاوی اگر لگنے بھی تو لکڑی لگیگا جس سے صدمہ نہ ہو عن ابی موسے عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال اذا مر احدکم فی مسجدنا او فی سوقنا ومعہ نبل فلیمسک علی نصالھا او قال فلیقبض بکفہ او قال فلیقبض بکفہ ان یصیب احدا من المسلمین ترجمہ ابو موسے سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم مین سے ہماری مسجد یا بازار مین آوے اور اوسکی ہاتھ مین تیر ہون تو اون کے کانسی (پیکان) ہاتھ مین پکڑی ہے یا مٹھی مین دبا رہے ایسا نہ ہو کسی مسلمان کو لگ جاوے ف اسی حکم مین ہے بندوق یا تپنچہ کا بھرا ہوا دونون پاؤن چڑھا کر مجمع مین لیجانا کیونکہ اکثر دفا ہو جاتی ہے باب فی النہی ان یتعاطی السیف مسلولا ننگی تلوار دینی کی ممانعت عن جابر ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم نھی ان یتعاطی السیف مسلولا ترجمہ جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ننگی تلوار دینے سے منع کیا (ایسا نہ ہو لگ جاوی اگر کسیکو تلوار دیوے تو غلاف مین کر کے دیوی) باب النہی ان یقد السیر بین اصبعین تلی اوپر او نگلیان رکھکر کسی چیز کو کاٹنا عن سمرۃ بن جندب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی ان یقد السیر بین اصبعین ترجمہ سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا چمڑے کو کاٹنے سے دونو اونگلیون کے بیچمین (ایسا نہو کہ چمڑا کٹ کر اونگلیونکو صدمہ پہونچے) باب فی لبس الدروع کئی زرہین پہننے کا بیان عن السائب بن یزید عن رجل قد سماہ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ظاھر یوم احد بین درعین او لبس درعین ترجمہ سائب بن یزید نے ایک شخص سے روایت کیا جسکا اونہون نے نام لیا تہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جنگ احد کے دن دو زرہین تلے اوپر پہین لین تہین ف کمال احتیاط اور بچاؤ کیواسطے پس اس زمانہ کے جنگ مین زرہ کا پہننا چندان مفید نہین ہی باب فی الرایات والالویۃ جہنڈے اور نشان کا بیان عن یونس بن عبید مولی محمد بن القاسم قال بعثنی محمد بن القاسم الی البراء بن عازب یسألہ عن رایۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما کانت فقال کانت سوداء مربعۃ من نمرۃ ترجمہ یونس بن عبید مولے محمد بن قاسم سے روایت ہی کہ مجھے بھیجا محمد بن قاسم نے براء بن عازب کیطرف ورحالیکہ محمد پوچھتا تھا براء سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نشان کا حال تو براء نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نشان کا رنگ سیاہ تہا اور کپڑا اوسکا چوکور تہا نمرہ کی قسم سے ف سیاہ رنگ سے مراد یہ ہے جو دور سے سیاہ معلوم ہوتا تہا نہ خالص سیاہ رنگ کیونکہ نمرہ کی قسم جو کہا نمرہ اوس کملے کو کہتے ہین کہ خط سیاہ اور سفید اوس مین ہوتے ہین ہیلیکرا اوسکو مشابہت ہے نمرہ کے ساتہہ یعنی چیتہ کے عن جابر یرفعہ الی النبی صلے اللہ علیہ وسلم انہ کان لواؤہ یوم دخل مکۃ ابیض ترجمہ جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مین داخل ہوئی جس روز آپکا

نشان اسودن سفید تہا عن سماك عن رجل من قومه عن آخر منهم قال رايت راية رسول الله
صلى الله عليه وسلم صفراء ترجمہ سماک نے سنا ایک شخص اپنے قوم والے سے اوس نے اور ایک شخص سے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نشان مین نے دیکہا تو زرد رنگ کا تہا **باب** فی الانتصار برذل الخیل والضعفة
ضعیف بیکس آدمیون کے وسیلے سے مدد مانگنا عن ابی الدرداء یقول سمعت رسول الله صلی الله
علیه وسلم یقول ابغونی الضعفاء فانما ترزقون وتنصرون بضعفائکم ترجمہ ابی الدرداء سے
روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ فرماتے تہے تلاش کرو میرے لیے ضعیف لوگون کو (جیسے بوڑہے
مرد بیوہ عورتین بیکس لاوارث بچے معذور اپاہج لولے لنگڑے) اسواسطے کہ تم روزی دیے جاتے ہو یا مدد کیے جاتے ہو
ضعیف لوگون کیوجہ سے (یعنی اون کی طفیل سے تو اون کی خبر لیا کرو) **باب** فی الرجل ینادی بالشعار
پرول کو پکار کر کہنے کا بیان عن سمرة بن جندب قال کان شعار المهاجرین عبد الله وشعار
الانصار عبد الرحمن ترجمہ سمرہ بن جندب سے روایت ہے مہاجرین کی علامت عبد اللہ تہے اور انصار کی علامت
عبد الرحمن تہے ف یعنی جنگ مین اپنے آدمیون کے پہچاننے کے لیے یہی پرول (اصطلاح) تہی عن ایاس بن
سلمة عن ابیه قال غزونا مع ابی بکر رضی الله عنه زمن النبی صلی الله علیه وسلم فکان
شعارنا امت امت ترجمہ ایاس بن سلمہ نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ جہاد کیا ہمنے ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ
ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین تو ہمارے علامت یعنی اپنے لوگون کی پہچان کلمہ امت امت تہا (یعنی مار
اے خدا دشمنو نکو یہ گویا نیک فال ہے اپنے لیے اور بد ہی دشمنون کیواسطے) عن المهلب بن ابی صفرة اخبرنی
من سمع النبی صلی الله علیه وسلم ان بیتم فلیکن شعارکم حم لا ینصرون ترجمہ مہلب بن ابی صفرہ
نے صحابی سے روایت کیا آپ نے فرمایا اگر دشمن تمہارے پر شبخون کرین تو چاہیے کہ تمہاری علامت ہووے لفظ حم لا ینصرون
ف علامت الخ پہچانا جاوے کہ مسلمان کون ہے اور کافر کون ہے اور پیر قرار داد و سپاہ ہو نکا ہے جو ایک بولی اپنی مقرر
کر لیتے ہین تا علامت ہو اور اشتباہ نہ ہو کہ کس جانب کا ہے خصوصاً شبخون کے وقت کہ اکثر اوسمین اشتباہ ہوتا ہے حاصل یہ ہے
کہ اپنے لوگون کو کہدیتے ہین کہ جب ہم پوچہین کون تو تم یہہ بولی بولنا اسطرح کی بولی کو انگریزی زبان مین پاول کہتے ہین
اور معنی حم لا ینصرون کے یہہ ہین ای حم کے تو مار نیوالے کافر مدد نہ دیے جاوین **باب** ما یقول الرجل اذا سافر
سفر کیوقت آدمی کیا دعا پڑہے عن ابی هریرة قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا سافر قال
اللهم انت الصاحب فی السفر والخلیفة فی الاهل اللهم انی اعوذ بك من وعثاء السفر وکآبة المنقلب
وسوء المنظر فی الاهل والمال اللهم اطو لنا الارض وهون علینا السفر ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم جب سفر کو جاتے تو فرماتے اے اللہ تو سفر مین رفیق ہے اور اہل مین خلیفہ ہے اے اللہ تجہسے پناہ مانگتا ہون سفر

کے شر سے اور سختی کے ساتھ پھرنے سے اہل میں اور مال میں اور بری نظر سے اے اللہ ہماری لپیٹ زمین کو لپیٹ ڈال اور ہم پر سفر
آسان کر دے عن ابن عمران رسول الله صلے الله علیه وسلم کان اذا استوی علی بعیره خارجا
الی سفر کبر ثلثا ثم قال سبحان الذی سخر لنا هذا وما کنا له مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون
اللهم انی اسئلك فی سفرنا هذا البر والتقوی ومن العمل ما ترضی اللهم هون علینا سفرنا
هذا اللهم اطولنا البعد اللهم انت الصاحب فی السفر والخلیفة فی الاهل والمال واذا رجع قالهن
وزاد فیهن ائبون تائبون عابدون لربنا حامدون وکان النبی صلی الله علیه وسلم وجیوشه
اذا علوا الثنایا کبروا واذا هبطوا سبحوا فوضعت الصلاة علی ذلك ترجمہ ابن عمر سے روایت
ہے انہوں نے بتلایا۔ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے اونٹ پر سوار ہوتے سفر کو جانے کے لیے تو اللہ اکبر تین بار فرماتے
پھر فرماتے پاک ذات ہے وہ جسنے اسکو ہمارے بس میں دیا اور ہم نہ تھے اسکو قابو میں لانیوالے اور ہم کو اپنے رب کیطرف پھر جانا
ہے اے اللہ ہم مانگتے ہیں تجھسے اپنے اس سفر میں نیکی اور پرہیزگاری اور تیری رضامندی کے کام الٰہی آسان کر ہم پر یہ
ہمارا سفر یا اللہ لپیٹ لے ہماری واسطے اوسکی دوری الٰہی تو رفیق ہے سفر میں اور خلیفہ گھر والوں پر اور مال پر اور جب سفر سے
لوٹ کر آتے تو بھی فرماتے اتنا زیادہ رجوع کرنیوالے توبہ کرنیوالے عبادت کرنیوالے اپنے رب کی تعریف کرنیوالے۔ اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے لشکر کے لوگ جب چڑھائیوں پر چڑھتے تکبیر کہتے جب اوترتے نیچے کو تو تسبیح کہتے پھر
نماز بھی اسی قاعدے پر رکھے گئے (کہ اوٹھتے بیٹھتے اوسمیں تکبیر ہے) باب فی الدعاء عند الوداع رخصت کرتے
وقت کیا کہے عن قزعة قال قال لی ابن عمر هلم اودعك کما ودعنی رسول الله صلی الله علیه وسلم
استودع الله دینك وامانتك وخواتیم عملك ترجمہ قزعہ سے روایت ہے مجھکو ابن عمر نے کہا آمیں
تجھکو رخصت کروں جیسے کہ مجھکو رخصت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونپتا ہوں اللہ کو تیرا دین اور تیری امانت
اور تیری انجام کار کو عن عبد الله الخطمی قال کان النبی صلی الله علیه وسلم اذا اراد ان یستودع
الجیش قال استودع الله دینکم وامانتکم وخواتیم اعمالکم ترجمہ عبداللہ خطمی سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت لشکر کے رخصت کرنیکا ارادہ فرماتے تو فرماتے سونپتا ہوں اللہ کو دین تمہارا اور امانت
تمہاری اور انجام کام تمہارے باب ما یقول الرجل اذا رکب سواری پر چڑھتے وقت کیا کہے عن علی
بن ربیعة قال شهدت علیا رضی الله عنه اتی بدابة لیرکبها فلما وضع رجله فی الرکاب
قال بسم الله فلما استوی علی ظهرها قال الحمد لله ثم قال سبحان الذی سخر لنا هذا وما
کنا له مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون ثم قال الحمد لله ثلاث مرات ثم قال الله اکبر
ثلاث مرات ثم قال سبحانك انی ظلمت نفسی فاغفر لی انه لا یغفر الذنوب الا انت ثم ضحك

فقیل یا امیر المؤمنین من ای شئ ضحکت قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فعل کما فعلت ثم ضحک فقلت یا رسول اللہ من ای شئ ضحکت قال ان ربك یعجب من عبدہ اذا قال اغفر لی ذنوبی یعلم انہ لا یغفر الذنوب غیری **ترجمہ** علی بن ربیعہ سے روایت ہی علی رضی اللہ عنہ کیواسطے سواری حاضر کی گئی تاکہ اوسپر سوار ہوں پھر جب آپ نے اپنا پانون رکاب مین رکہا تو فرمایا بسم اللہ پھر جب اوسکی پیٹھ پر بیٹھ گئے تو کہا الحمد للہ پہر کہا پاک ہے وہ ذات جسنے ہمارے بس مین دیا ان جانورونکو اور نہ تھے ہم اونکو تابع کرنیوالے اور بیشک ہم اپنے رب کیطرف البتہ پہر جانیوالے ہین ۔ پہر کہا سب تعریف اللہ کو ہے تین بار ۔ پہر کہا اللہ اکبر تین بار ۔ پہر کہا پاک ہے تو بیشک مین نے ظلم کیا اپنی جان پر بخشدے مجھکو بیشک بات یہ ہے کہ کوئی نہین بخشتا گناہونکو سوا تیری ۔ پہر ہنس پڑے تو کہا گیا کہ کس چیز کے سبب آپ ہنسے یا امیر المؤمنین تو کہا مینے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اونہون نے ایسا ہی کیا جسطرح مینے کیا پھر ہنسے تو مین نے پوچھا البتہ خوش ہوتا ہے بندے سے جسوقت بندہ کہتا ہے میرے گناہ بخشدے کہ وہ جانتا ہے میری سوا کوئی گناہونکو نہین بخشتا ۔ **ف** یعنے بندے کے اس اعتقاد پر کہ اوسکے گناہون کو سوا اوسکے پروردگار کے اور کوئی نہین بخشتا خوش ہوجاتا ہے خداوند الخبشندی گناہ ہمارے سوا تیری کوئی ہمارے گناہ نہین بخشتا

باب مایقول الرجل اذا نزل المنزل جب آدمی منزل مین اوترے تو کیا کہے **عن** عبد اللہ بن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سافر فاقبل اللیل قال یا ارض ربی وربك اللہ اعوذ باللہ من شرك وشر ما فیك وشر ما خلق فیك وشر ما یدب علیك واعوذ بك من اسد واسود من الحیۃ والعقرب ومن ساکن البلد ومن والد وما ولد **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے اور رات ہو جاتے تو آپ فرماتی اے زمین میرا رب اور تیرا رب اللہ ہی مین اللہ کی پناہ چاہتا ہون تیری بدی سے اور اوس چیز کے بدی سے جو تجھ مین ہے اور بدی سے اوس چیز کے جو پیدا ہوئی ہی تجھ مین اور بدی سے اوس چیز کے جو چلتی ہے تجھپر اور پناہ چاہتا ہون مین اللہ کی شیر سے اور کالی سے یعنے سانپ سے اور بچہو سے اور شہر کے رہنے والی کے بدی سے اور بدی جننے والی کی سے اور جسکو اوسنے جنا

باب فی کراھیۃ السیر اول اللیل رات مین چلنے کی ممانعت **عن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ترسلوا فواشیکم اذا غابت الشمس حتی تذھب فحمۃ العشاء فان الشیاطین تعیث اذا غابت الشمس حتی تذھب فحمۃ العشاء **ترجمہ** جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت چھوڑو اپنی جانورون کو آفتاب ڈوبنے کے بعد جبتک رات کی سیاہی آجاوے کیونکہ شیطان چہرتے مین آفتاب ڈوبنی کے بعد جبتک سیاہی عشا کی آوے **ف** اسواسطے سفر مین مغرب کیوقت ٹھہر جانا چاہیے پہر اندہیری ہوئے پر چلنا چاہیے

باب فی ای یوم یستحب السفر کسدن سفر کرنا بہتر ہے **عن** کعب بن مالک قال قلما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج فی سفر الا یوم الخمیس **ترجمہ** کعب بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت کم ایسا ہوتا تہا کہ سفر کو کسی اور دن نکلیں سوا جمعرات کے اکثر جمعرات کو نکلتے

باب فی الابتکار فی السفر سفر کو صبح کیوقت نکلنا مستحب ہے **عن** صخر الغامدی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہم بارك لامتی فی بکورھا وکان اذا بعث سریۃ

او جيشا بعثهم من اول النهار وكان صخر رجلا تاجرا وكان يبعث تجارته من اول النهار فاثرى
وكثر ماله **ترجمہ** صخر غامدی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الٰہی برکت دے میری امت کو اُسکے دن کے اول
روز میں یعنے اول روز میں طلب کریں یا کسب یا سفر وغیر ذالک تو برکت حاصل ہو اوسمین) اور حضرت جسوقت چھوٹا یا بڑا لشکر
بھیجتے تھے تو اوسکو اول روز میں بھیجتے تھے اور صخر سوداگر تھا اور اپنی تجارت کا مال اول روز میں بھیجا کرتا تھا تو مالدار ہوگیا
اور اوسکا مال بہت ہوگیا **باب** فی الرجل یسافر وحدہ تنہا سفر کرنیکی ممانعت **عن** عمرو بن شعیب عن
ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الراکب شیطان والراکبان شیطانان و
الثلاثۃ رکب **ترجمہ** عمرو بن شعیب سے روایت ہے اونسے اپنے باپ سے اوسنے اپنے دادا سے نقل کیا ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک سوار ایک شیطان ہے اور دو سوار دو شیطان ہیں اور تین سوار سوار ہیں **ف**
یعنی تین سوار مستحق ہیں کہ اونکو سوار کہیں اس لیے کہ وہ شیطان سے محفوظ ہیں اور آپنے ایک سوار یا دو سوار کو سفر کرنیسے منع
فرمایا اسلیے کہ ایک کے ہونے میں تو جماعت فوت ہوتی ہے اور عند الحاجت کوئی مددگار نہیں ہوتا اور ہر امر میں درماندہ
ہوتا ہے اور اگر دو ہوں تو اون میں سے اگر ایک بیمار ہو یا مر جاوے تو مضطر ہوتا ہے دوسرا اور شیطان خوش ہوتا ہے
یا مراد یہ ہے کہ اونکے ساتھ شیطان ہے جو شر کا حکم کرتا ہے اور مبالغۃً اونکو نفس شیطان فرمایا غرض اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ سفر میں تین آدمی چاہییں تاکہ جماعت سے نماز پڑہیں اور اگر ایک کچھ کام کو جاوے تو دو باقی رہیں اور آپس میں انس
پکڑیں اور اگر اوسکو آنے میں تاخیر ہووے تو ایک اون دونوں میں سے جاکر خبر لاوے اور ایک اسباب پاس بیٹھے **باب**
فی القوم یسافرون یؤمرون احدھم جب تین یا زیادہ آدمی سفر کو نکلیں تو ایک کو افسر کرلیں **عن**
ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا خرج ثلاثۃ فی سفر فلیؤمروا احدھم
ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سفر میں تین شخص ہوں تو ایک شخص کو
چاہیے کہ اپنا امیر بنالیویں یعنی دو شخص ایک کو اپنا سردار ٹھہرالیں **ف** امیر کرنیکو اسلیے حکم فرمایا کہ اگر کسی امر میں نزاع
واقع ہو تو اوسکیطرف رجوع کریں اور امیر کو چاہیے کہ خیر خواہی کرے اور خادم اور مہربان ہو جیسیکہ اور حدیث میں آیا ہے۔ کہ
سید القوم خادمہم **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کان ثلاثۃ فی سفر
فلیؤمروا احدھم قال نافع فقلنا لابی سلمۃ فانت امیرنا **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تین شخص سفر میں ہوں تو چاہیے کہ اسمیں ایک کو سردار ٹھہرالیویں۔ نافع نے کہا ہم ابو سلمہ سے
بولے تم ہمارے امیر ہو (سفر میں) تاکہ نزاع نہو اگر ہو تو امیر فیصلہ کردیوے **باب** فی المصحف یسافر الی
ارض العدو کلام اللہ کو دار الحرب میں لیجانا **عن** عبد اللہ بن عمر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ان یسافر بالقرآن الی ارض العدو قال مالک وانما ذلک مخافۃ ان ینالہ العدو **ترجمہ**

عبد اللہ بن عمر و سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن شریف کو دشمن کے ملک میں لیجانے سے اور مالک نے کہا کہ اسواسطے منع کیا تا ایسا نہو کہ دشمن قرآن شریف کو لیکر اوسکی توہین کرے **ف** ابن عبد البر نے کہا کہ تمام فقہا نے اجماع کیا اس امر پر کہ مصحف کو چھوٹی فوج کی ہمراہ جسکی شکست پانیکا خوف ہو نہ لیجاوین اور بڑی فوج کے ساتھ لیجانا بھی مختلف فیہ ہے مالک کے نزدیک ممنوع ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک جائز ہے **باب** فیما یستحب من الجیوش والرفقاء والسرایا لشکر اور رفقا اور سرایا کی تعداد کا بیان کہ کسقدر تعداد بہتر ہے **عن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خیر الصحابۃ اربعۃ وخیر السرایا اربعمائۃ وخیر الجیوش اربعۃ آلاف ولن یغلب اثنا عشر الفا من قلۃ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین مصاحبوں اور رفیقوں میں چار رفیق ہیں اور چھوٹے لشکروں میں بہتر چار سو کا لشکر ہے اور بڑے لشکروں میں چار ہزار کا لشکر بہتر ہے اور بارہ ہزار قلت کے سبب ہرگز مغلوب نہیں ہوتے **ف** چار اسلیے بہتر ہیں کہ اگر ایک بیمار ہو اور وصیت کرنا چاہے کسی رفیق کو تو دو گواہ ہو جاوین۔ اور علما نے لکھا ہے کہ چار سے پانچ بہتر ہیں بلکہ جسقدر زیادہ ہوں گے بہتر ہونگے اور حدیث میں مرتبہ اقل کو بیان کیا۔ اور ہرگز مغلوب نہیں ہوتے یعنی بارہ ہزار مغلوب نہیں ہوتے اور اگر مغلوب بھی ہونگے تو کمی کے سبب نہوں گے کیونکہ عدد کمی سے نکل گیا ہے بلکہ بسبب کسی اور امر کے مغلوب ہوں گے یعنی عجب اور غرور نامردی وغیرہ ذالک سے **باب** فی دعاء المشرکین مشرکوں کو اسلام کی دعوت کرنا **عن** سلیمان بن بریدۃ عن ابیہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا بعث امیرا علی سریۃ او جیش اوصاہ بتقوی اللہ فی خاصۃ نفسہ ومن معہ من المسلمین خیرا وقال اذا لقیت عدوک من المشرکین فادعہم الی احدی ثلاث خصال او خلال فایتہا اجابوک الیہا فاقبل منہم وکف عنہم ادعہم الی الاسلام فان اجابوک فاقبل منہم وکف عنہم ثم ادعہم الی التحول من دارہم الی دار المہاجرین واعلمہم انہم ان فعلوا ذلک ان لہم ما للمہاجرین وان علیہم ما علی المہاجرین فان ابوا واختاروا دارہم فاعلمہم انہم یکونوا کاعراب المسلمین یجری علیہم حکم اللہ الذی یجری علی المؤمنین ولا یکون لہم فی الفیء والغنیمۃ نصیب الا ان یجاہدوا مع المسلمین فان ہم ابوا فادعہم الی اعطاء الجزیۃ فان اجابوا فاقبل منہم وکف عنہم فان ابوا فاستعن باللہ تعالی وقاتلہم واذا حاصرت اہل حصن فارادوک ان تنزلہم علی حکم اللہ تعالی فلا تنزلہم فانکم لا تدرون ما یحکم اللہ فیہم ولکن انزلوہم علی حکمکم ثم اقضوا فیہم بعد ما شئتم **ترجمہ** سلیمان بن بریدہ سے روایت ہے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص کو چھوٹے یا بڑے لشکر کا امیر کرکے بھیجتے تو آپ اوسکو وصیت فرماتی اللہ سے ڈرنے کی

پہلے اپنے خاص نفس کے لیے پہر ساتہہ والے مسلمانون کے ساتہہ بہلائی کرنے کے اور فرماتے جب تو اپنے دشمن مشرکو نکا سامنا کرے تو اونکو دعوت کر تین خصلتون کے یا کہا تین خلال کے (یہہ شک راوی کا ہے کہ لفظ خصال کا فرمایا یا خلال کا فرمایا یعنی دونون کے ایک ہین) پہر جو چیز ان تینون چیزون مین سے مشرک قبول کرلین تو تو بھی اونسے قبول کر اور اونسے باز رہ یعنے اونکو زیادہ تکلیف دیدے پہر اونکو بلا نقل کیطرف یعنے چلے آوینگے اپنے ملک سے یعنے دار الحرب سے مہاجرین کے ملک کیطرف یعنے دار الاسلام کی اور خبر دی اون کو یہہ کہ اگر وہ اسکو کرلیوین یعنے اپنے ملک سے دار الاسلام مین چلی آوین تو اون کیواسطے وہ چیز ہے جو مہاجرین کیواسطے ہے اور اونپر وہ چیز ہے جو مہاجرین پر ہے پہر جو اگر وہ نہ قبول کرین یعنے اپنے ملک سے اوٹہہ آنا تو اونکو یہہ خبر دی کہ وہ گنوار مسلمانون کی مانند ہونگے اور اونپر خدا کا وہ حکم جاری کیا جاویگا جو سب مسلمانون پر جاری کیا جاتا ہے (یعنے واجب ہونا نماز اور زکوۃ وغیرہا اور قصاص اور دیت اور جو اونکی مانند ہو) اور اون کے واسطے غنیمت اور فیٔ مین کچہہ حصہ نہو گا مگر یہہ کہ وہ مسلمان کے ساتہہ ہو کر جہاد کرین (یعنے جیسا مہاجرون کے لیے بغیر جہاد کے بھی حصہ مقرر تہا تو یہہ اون کے مثل نہونگے) اور جو وہ اگر اسکو قبول نہ کرین یعنے اسلام کو نہ مانین تو اونسے جزیہ کا سوال کر و پہر جو اونہون نے تیری طرف سے قبول کیا تو تو بھی اون سے قبول کرلے یعنے صلح کرلے اور باز رہ اونسے اور جو وہ نہ مانین تو اللہ سے مدد مانگ اور لڑ اون سے اور جسوقت قلعہ والون کو گہیرے تو یعنے کفار کو اور وہ تجہہ سے چاہین کہ اوتار ہے تو اون کو اللہ کے حکم پر تو تو اونکو مت اوتار اسلیے کہ تو نہین جانتا کہ اون کے باب مین اللہ کا کیا حکم ہے ولیکن تم اون کو اپنے حکم پر نکالو پہر تم اونکا فیصلہ کرو جسطرح چاہو ف یعنے جب کفار قلعے مین محصور ہون اور وہ تم سے چاہین کہ ہمکو قلعے کے باہر نکلنے دو اس شرط پر کہ جو اللہ کا حکم ہماری باب مین ہو بجا لاؤ تو اس کو نہ ماننا کیونکہ ہم کو معلوم نہین ہو سکتا کہ اللہ کا حکم اونکے باب مین کیا ہے برخلاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ پر وحی آتی تہی اللہ کا حکم معلوم ہو جاتا تہا بلکہ ہم کو یہ شرط کرنا چاہیے کہ جو ہمارا حکم ہو اوسکو تسلیم کرین خواہ قتل یا اخراج یا جزیہ یا امان وغیر ذلک **عن** سلیمان بن بریدۃ عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اغزوا باسم اللہ وفی سبیل اللہ وقاتلوا من کفر باللہ اغزوا ولا تغدروا ولا تغلوا ولا تمثلوا ولا تقتلوا ولیدا **ترجمہ** سلیمان بن بریدہ نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے راہ مین لڑو اللہ کے نام ساتہہ اور جو خدا کو نہ مانے اوسکو مارو لیکن قول نہ توڑیو اور غنیمت مین چوری نہ کیجیو اور ناک کان نہ کاٹیو اور لڑکے کو نہ ماریو **ف** یعنے نابالغ کو نہ عورتون کو نہ بوڑہے ضعیف مرد کو جو لڑائی کے قابل نہین ہین نہ لڑائی کا مشورہ دیتے ہین **عن** انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انطلقوا باسم اللہ وباللہ وعلی ملۃ رسول اللہ ولا تقتلوا شیخا فانیا ولا طفلا صغیرا ولا امرأۃ ولا تغلوا وضموا غنائمکم واصلحوا واحسنوا ان اللہ یحب المحسنین **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یعنے مجاہدون کو بہیجتے وقت

جہاد کیو واسطے اللہ کے تم کے ساتھ روانہ ہو اور تائید اور توفیق الہی کے ساتھ اللہ کے رسول کے دین پر اور جو مستحق تم
ہو اوسکا بڑہا اور نہ چھوٹے لڑکے کو اور نہ عورت کو اور نہ تم غنیمت مین خیانت کرنا اور غنیمت کے مال کو جمع کرنا اور تم آپس
تنازع کے ترک پر صلح کر دیا کفار سے اگر مصلحت دیکھو یا ستورے اپنے امورات کو اور نیکی کرو یعنی آپس مین ایسا ہو کر خدا تعالے
نیکی کو دوست رکہتا ہے **ف** بہت بوڑہے سے یہہ مراد ہے کہ کسی کام کا نہ ہو اور جو اگر لڑنے والا ہو یا صاحب تدبیر و رای ہو
تو اس صورت مین اسکو بھی مار دا اور ظاہر یہہ ہے کہ لفظ صغیر بدل ہے یا بیان ہے لفظ طفلا کا یعنے وہ لڑکا جو حد بلوغ کو نہ پہنچا
ہو اور مستثنا کیا گیا ہے اسی و لڑکا جو بادشاہ ہو یا لڑنے والا ہو اور نہ عورت کو یعنی وہ جبکہ لڑنے والی نہ ہو اور نہ وہ
لڑائی مین صاحب رای ہو **باب** فی الحرق فی بلاد العدو دشمنون کی زراعت اور اشجار کو جلانا **عن** ابن عمر ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرق نخل النضیر وقطع وھی البویرة فانزل اللہ عز وجل ما قطعتم
من لینة او ترکتموھا **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر کی کہجور کے درختون کو
جلا دیا اور کاٹ ڈالا موضع بویرہ مین تب اللہ تعالے نے یہ آیت اوتاری ما قطعتم من لینة الآیة جو کاٹ ڈالا تم نے کہجور کا پیڑ یا
رہنے دیا کہڑا اپنی جڑ پر سو اللہ کے حکم سے اور تا رسوا کرے بے حکمون کو **عن** اسامة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کان عھد الیه فقال اغر علی ابنی صباحا وحرق **ترجمہ** اسامہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اون سے کہا لوٹ لی ابنی کو صبح کے وقت اور جلا دی (ابنی ایک گانون ہے فلسطین مین عسقلان اور رملہ کے بیچ مین) **عن**
عبد اللہ بن عمرو الغزی سمعت ابا مسھر قیل له ابنی قال نحن اعلم ھی یبنی فلسطین **ترجمہ**
عبد اللہ بن عمرو غزی سے روایت ہے اونہون نے سنا ابو مسہر سے اور ان سے ابنا کا ذکر ہوا انہون نے کہا ہم جانتے ہین او
وہ یبنی ہے فلسطین مین (شام مین) **باب** فی بعث العیون جاسوس (گوئیندہ) بہیجنے کا بیان **عن** انس قال
بعث یعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بسیسة عینا ینظر ما صنعت عیر ابی سفیان **ترجمہ** انس سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بسیسہ کو جاسوس بنا کر بہیجا تاکہ دیکھے ابو سفیان کا قافلہ کیا کرتا ہے **باب** فی ابن
السبیل یاکل من التمر ویشرب من اللبن اذا مر به جب مسافر کہجور کے درختون یا دودھ والے جانورون پر گزرے
تو کہجور کہا لیوے اور دودھ پی لیوے اگرچہ مالک کی اجازت نہ ہو **عن** سمرة بن جندب ان نبی اللہ صلی اللہ
علیه وسلم قال اذا اتی احدکم علی ماشیة فان کان فیھا صاحبھا فلیستاذنه فان اذن له فلیحلب
ولیشرب فان لم یکن فیھا فلیصوت ثلاثا فان اجابه فلیستاذنه والا فلیحتلب ولیشرب ولا
یحمل **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی جانورون پر گزرے تو اگر
اونکا مالک موجود ہو تو اوس سے اجازت لیکر دودھ پیوے نچوڑ کر اور جو مالک نہ ہو تو تین بار اوسکو آواز دیوے اگر جواب دیوے تو
اوس سے اجازت لیکر ورنہ بلا اجازت دودھ نچوڑے اور پیوے لیکن اپنے ساتھ نہ باندہے **ف** یعنی جسقدر خواہش ہو

پی لیوے ساتھ نلیوے - خطابی نے کہا یہ حدیث منتظر مین ہی جسکو کہانا نہ ملے اور خوف ہو ہلاکت کا - اور بیہقی نے
سنن مین کہا کہ حسن کی روایتین سمرہ سے ثابت نہین ہین بعضون کے نزدیک **عن** عباد بن شرحبیل قال
اصابتنی سنة فدخلت حائطا من حیطان المدینة ففرکت سنبلا فاکلت وحملت فی ثوبی فجاء
صاحبه فضربنی واخذ ثوبی فاتیت رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال له ما علمت اذ کان
جاهلا ولا اطعمت اذ کان جائعا او قال ساغبا وامره فرد علی ثوبی واعطانی وسقا او
نصف وسق من طعام **ترجمہ** عباد بن شرحبیل سے روایت ہی مجھکو قحط نے ستایا مین ایک باغ مین گیا مدینہ کے باغ
مین سے اور ایک بالی کو ملکر مین نے کہایا اور اپنے کپڑے مین باندہا اتنے مین باغ کا مالک آیا اوسنے مجھکو مارا اور میرا کپڑا
چہین لیا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ نے باغ کا مالک سے کہا یہ جاہل تہا تو نے اسکو مسئلہ نہ سکہایا اور بہوکا
تہا تو نے اسکو نہ کہلایا آپ نے حکم کیا اوس نے میرا کپڑا پہیر دیا اور ساٹھ صاع یا تیس صاع اناج کے مجھے دیے) یعنی اوسکو مارنا کیا
ضرور تہا مسئلہ بتانا چاہیے تہا کہ تو نے کہا لیا ہوتا پر باندہ لیجانا درست نہین ہی) **عن** عم ابی رافع بن عمرو الغفاری
قال کنت غلاما ارمی نخل الانصار فاتی بی النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا غلام لم ترمی
النخل قال اکل قال فلا ترمی النخل وکل مما یسقط فی اسفلها ثم مسح راسه فقال اللهم اشبع
بطنه **ترجمہ** ابی رافع کے چچا سے روایت ہی مین لڑکا تہا انصار کے کہجور کے درختون پر ڈہیلے مارا کرتا تہا لوگ مجھکو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائے آپ نے فرمایا ای لڑکے تو کیون ڈہیلے مارتا ہی درختون پر مین نے کہا مین کہاتا
ہون (کہجور گرا کر) آپ نے فرمایا ڈہیلے مت مار اور جو نیچے گرا ہو اوسکو کہا لیا کر پہر میری سر پر ہاتہہ پہیرا اور دعا کی
یا اللہ اسکا پیٹ بہر دے **باب** فیمن قال لا یحلب بعضون کے نزدیک بی اجازت دودہ نہ نچوڑے **عن**
عبد الله بن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا یحلبن احد ماشیة احد بغیر اذنه ایحب
احدکم ان تؤتی مشربته فتکسر خزانته فینتثل طعامه فانما تخزن لهم ضروع مواشیهم
اطعمتهم فلا یحلبن احد ماشیة احد الا باذنه **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے دوسرے کی جانور کا دودہ نہ نچوڑے بی اوسکی اجازت کے کیا تم مین سے کوئی اسکو
پسند کرتا ہی کہ اوسکی کہڑکی مین کوئی آن کر اوسکا خزانہ توڑ کر غلہ نکال لیجاوے (نہین کوئی اسکو پسند نہین کرتا) اسی
طرح جانورون کے تہن اونکے کہانے ہین کوئی کسی کے جانور کا دودہ نہ نچوڑے بے اوسکی اجازت کے **باب**
فی الطاعة بادشاہ یا حاکم کی اطاعت کا بیان **عن** ابن جریج یا ایها الذین آمنوا اطیعوا الله واطیعوا
الرسول واولی الامر منکم فی عبد الله بن قیس بن عدی بعثه النبی صلی الله علیه وسلم فی سریة
اخبرنیه یعلی عن سعید بن جبیر عن ابن عباس **ترجمہ** ابن جریج سے روایت ہی یا ایها الذین آمنوا اطیعوا الله

الآیۃ ای ایمان والو تابعداری کرو اللہ کی اور اوسکے رسول کی اور جو تم مین صاحب حکومت ہو یہ آیت عبد اللہ بن قیس بن عدی کے شان مین اوتری ہی جب اونکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر کا سردار کرکے بھیجا خبر دی اسکی مجھکو یعلی نے انہون نے سعید بن جبیر سے انہون نے ابن عباس سے **عن** علی رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث جیشا وامر علیھم رجلا وامرھم ان یسمعوا لہ ویطیعوا فاجج نارا وامرھم ان یقتحموا فیھا فابی قوم ان یدخلوھا وقالوا انما فررنا من النار وارادقوم ان یدخلوھا فبلغ ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لو دخلوا فیھا لم یزالوا فیھا وقال لا طاعۃ فی معصیۃ اللہ انما الطاعۃ فی المعروف **ترجمہ** حضرت امیر المؤمنین علی رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اور اوسکا سردار ایک شخص کو بنایا اور حکم دیا اوسکی اطاعت کرنیکا اوس نے آگ سلگائی اور حکم کیا اون کو آگ مین گھس جانیکا تو بعض لوگون نے انکار کیا اس سے انہون نے کہا ہم آگ سے بھاگے ہین دوزخ سے۔ اور بعضون نے گھسنا چاہا۔ یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ نے فرمایا اگر آگ مین چلے جاتے تو پھر اوسمین ہمیشہ رہتے یعنی مر جاتے یا آخرت مین جہنم مین جلتے اور آپنے فرمایا نہین اطاعت ہی کسی کی اللہ کی نافرمانی مین بلکہ اطاعت اوس کام مین چاہیے جو دستور کے موافق ہو **ف** اور شرع کے موافق اگر بادشاہ کا حکم شریعت کے خلاف ہو تو محض لغو ہی اوسکی اطاعت کرنا ہرگز نہ چاہیے **عن** عبد اللہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال السمع والطاعۃ علی المرء المسلم فیما احب وکرہ مالم یؤمر بمعصیۃ فاذا امر بمعصیۃ فلا سمع ولا طاعۃ **ترجمہ** عبد اللہ سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سننا اور ماننا مسلمان پر خواہ وہ راضی ہو یا ناراض جبتک واجب ہی کہ گناہ کا حکم نہ ہو اگر گناہ کا حکم کیا جاوی تو نہ سننا چاہیے نہ ماننا چاہیے **ف** اگر بادشاہ اسلام کا فرض کا حکم کرے ماننا فرض ہے واجب کا کرے ماننا واجب ہے سنت کا کرے ماننا سنت ہے۔ مستحب کا مستحب ہے (مرقاۃ الصعود) **عن** عقبۃ بن مالک قال بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم سریۃ فسلحت رجلا منھم سیفا فلما رجع قال لو رأیت ما لامنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اعجزتم اذ بعثت رجلا فلم یمض لامری ان تجعلوا مکانہ من یمضی لامری **ترجمہ** عقبہ بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ٹکڑی بھیجی مین نے اون مین سے ایک شخص کو ایک تلوار دی جب وہ لوٹا تو اوس نے مجھسے بیان کیا کاش تو دیکھتا جیسی ملامت کی ہی ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ نے فرمایا کیا تم سے نہین ہو سکتا جب مین نے ایک شخص بھیجا وہ میرا حکم بجا نہین لایا تو تم اوسکے بدلے اوس شخص کو مقرر کرو جو میرا حکم بجا لاوے اور اوسکو نکال دو جو میری حکم کی تعمیل نہ کرے **باب** ما یؤمر من انضمام العسکر لشکر کے لوگونکو ملا رہنا چاہیے **عن** ابی ثعلبۃ الخشنی قال کان الناس اذا نزلوا منزلا قال عمرو کان الناس اذا نزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منزلا تفرقوا فی الشعاب والاودیۃ فقال رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تفرقکم فی ہذہ الشعاب والاودیة انما ذلکم من الشیطان فلم
ینزل بعد ذلک منزلا الا انضم بعضہم الی بعض حتی یقال لو بسط علیہم ثوب لعمہم ترجمہ ابی
ثعلبہ خشنی سے روایت ہی کہ حضرت کے صحابہ جب منزل مین اوترتے تو متفرق ہوکر پہاڑون کے درون اور نالون مین
اوترتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا یہہ تفرقہ درون اور نالون مین نہین مگر شیطان کیطرف سے جو
تم کو ایک دوسرے سے جدا کرتا ہے تاکہ دشمن تم پر قدرت پاوی اور تم کو تکلیف پہونچاوی) آپ کے اس فرمانے کے بعد پہر کسی
منزل مین لوگ کبہی متفرق نہ اوترے بلکہ بعضے ایسے باہم ملکر اوترتے کہ اونکو دیکھکر کہا جاتا کہ ایک کپڑا اگر اون پر پہیلایا جاوے
تو البتہ سب کو ڈہانک لیوی عن سہل بن معاذ بن انس الجہنی عن ابیہ قال غزوت مع نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوة
کذا وکذا فضیق الناس المنازل وقطعوا الطریق فبعث نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منادیا
ینادی فی الناس ان من ضیق منزلا او قطع طریقا فلا جہاد لہ ترجمہ انس جہنی نے اپنے باپ سے
روایت کیا ہی ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ ہوکر جہاد کیا فلان جہاد و فلان جہاد اور لوگون نے اوس منزل
مین جگہہ کو تنگ کیا یعنی بعضون نے بلا حاجت زیادہ مکان کو روک لیا تو اس سبب سے اورون پر جگہہ تنگ ہوگئی اور بعضون
نے راہ زنی کی یعنے راہ لوٹی ڈکیتی کے مسافرون کو مارا اوسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک منادی کو بہیجا جو پکار
کر یہہ بات کہی جو منزل کو تنگ کرے لوگون پر (یعنی حاجت سے زیادہ جگہہ گہیر لیوی) یا راہ مارے ڈکیتی کرے تو اوسکو جہاد کا ثواب
نہ ہوگا ف جہاد وہی ہی جسمین افسر کے اطاعت ہو انتظام ہو کوئی کام ظلم وستم کا خلاف شرع نہ ہونے پاوے ورنہ
وہ فساد ہے باب فی کراہیة تمنی لقاء العدو دشمن سے ملنے کی آرزو نہ کرنا چاہیے عن سالم
ابی النضر مولی عمر بن عبید اللہ وکان کاتبا لہ قال کتب الیہ عبد اللہ بن ابی اوفی حین
خرج الی الحروریة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض ایامہ التی لقی فیہا العدو
قال یا ایہا الناس لا تتمنوا لقاء العدو وسلوا اللہ تعالی العافیة فاذا لقیتموہم
فاصبروا واعلموا ان الجنة تحت ظلال السیوف ثم قال اللہم منزل الکتاب ومجری
السحاب وہازم الاحزاب اہزمہم وانصرنا علیہم ترجمہ سالم ابو النضر سے روایت ہی جو کاتب تہے
عمر بن عبید اللہ کے کہ عبد اللہ بن ابی اوفی نے اونکو لکہا جب وہ خارجیون کیطرف نکلے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضے
دنون مین جب دشمنون سے لڑنے کے لیے ہوتے فرمایا ای آدمیون دشمنون سے ملنیکی آرزو نہ کرو یعنے نہ چاہو کہ کافرون سے قتال واقع ہو
اسلیے کہ اوسمین بلا کا طلب کرنا ہی اور یہہ منع ہے اور اللہ سے عافیت مانگو پہر جب دشمنون سے مقابلہ ہو ہی جاوے تو پہر صبر کرو
اور یہہ جان لو کہ بہشت تلوارون کے سایے کے نیچے ہی یعنے بہت ہی قریب ہی پہر آپنے دعا کیا یا اللہ کتاب کے اوتارنیوالے اور ابر
کے چلانیوالے اور کافرون کی جماعت کے شکست دینے والے اونکو شکست دی اور ہم کو کافرون پر مدد دے ف مطلب یہی

کہ خواہ مخواہ دشمن سے بھڑنے کی آرزو کرنا بیفائدہ ہے شاید عین وقت پر صبر نہ ہو سکے تو نیکی برباد گناہ لازم ہو بلکہ جب دشمن سے مٹھ بھیڑ ہو جاوے اوسوقت صبر کرو اور اللہ پر بھروسا کرکے جہاد کرو **باب** ما یدعی عند اللقاء جب دشمن سے ملاقات ہو تو کیا کہے **عن** انس بن مالک قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا غزا قال اللّٰھم انت عضدی ونصیری بک احول وبک اصول وبک اقاتل **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جہاد میں جاتے تو فرماتے اے اللہ تو ہی میرا بازو اور میرا مددگار ہے میں تیری مدد کے ہی جیتا پھرتا ہون اور تیری ہی مدد سے حملہ کرتا ہون اور تیری ہی مدد سے جہاد کرتا ہون **باب** فی دعاء المشرکین مشرکون کو لڑائی کے وقت اسلام کیطرف بلانا **عن** ابن عون قال کتبت الی نافع اسالہ عن دعاء المشرکین عند القتال فکتب الی ان ذلک کان فی اول الاسلام وقد اغار نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بنی المصطلق وھم غارون وانعامھم تسقی علی الماء فقتل مقاتلتھم وسبی سبیھم واصاب یومئذ جویریۃ بنت الحارث حدثنی بذلک عبد اللہ وکان فی ذلک الجیش **ترجمہ** ابن عون سے روایت ہے کہ مین نے لکھا نافع کو پوچھتا تھا مین اونسے مشرکون کے بلانے کو لڑائی کیوقت اسلام کیطرف اونہون نے لکھا کہ یہ شروع اسلام مین تھا بعد اوسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غارت کیا بنی المصطلق کو (جو خزاعہ کا لقب ہے اور وہ ایک شاخ ہے قبیلہ خزاعہ سے اسی غزوہ مین حضرت عائشہ کا ہار گم گیا تھا اور آیت تیمم کی اوتری تھی) اور وہ غافل تھے اون کے جانور پانی پی رہے تھے آپ نے اون مین سے جو لڑنے والے تھے اونکو قتل کیا اور باقیماندہ کو گرفتار کیا اور جویریہ بنت الحارث کو اوسی دن آپ نے پایا نافع نے کہا۔ مجھسے یہ عبد اللہ نے بیان کیا جو اوس لشکر مین شریک تھا **ف** پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جویریہ سے نکاح کر لیا ۵۰ھ ہجری مین اونکا انتقال ہوا **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یغیر عند صلوۃ الصبح وکان یتسمع فاذا سمع اذانا امسک والا اغار **ترجمہ** انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حملہ کیا کرتے تھے صبح کی نماز کیوقت اور سنا کرتے تھے اگر اذان کی آواز آتی تو حملہ نہ کرتے نہین تو حملہ کرتے **ف** کیونکہ جب اذان کی آواز ہوتی تو معلوم ہوتا کہ وہ لوگ مسلمان ہین ورنہ کافر ہونا اونکا یقین ہو جاتا پس آپ حملہ کرتے **عن** ابن عصام المزنی عن ابیہ قال بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سریۃ فقال اذا رایتم مسجدا او سمعتم مؤذنا فلا تقتلوا احدا **ترجمہ** ابن عصام مزنی نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایک چھوٹے لشکر مین بھیجا۔ یعنی ہمراہ تو آپ نے فرمایا جب تم مسجد مین دیکھو یا موذن کی اذان کبھی سنو تو کسی کو مت قتل کرو **ف** یعنی جب تم شعائر اسلام کے کوئی علامت پاؤ فعلی ہو یا قولی تو کسی کو مت قتل کرو یہانتک کہ مومن اور کافر کی تمیز کر لو **باب** المکر فی الحرب لڑائی مین مکر کرنیکا بیان **عن** جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الحرب خدعۃ **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

فہرست ابواب پارہ شانزدہم سنن ابوداود علیہ الرحمۃ